التماس مترجم

جملہ صاحبان کیخدمت مین التماس ہے کہ کتاب ہذا کی رجسٹری حسب قانون بستم کرائی گئی ہے اور کاپی رائٹ اس کتاب کا سوائے مترجم کے اور کسیکو حاصل نہین ہے، امید کہ کوئی صاحب قصد طبع کتاب ہذا نہ فرماوین -

مکرر واضح ہو کہ جس کتاب پر مترجم کے دستخط قلمی ثبت نہ ہونگے وہ مال مسروقہ متصور ہوگی اور اوسکی نسبت قانونی کارروائی عمل مین آویگی

بندہ مولک رام مترجم چیف کورٹ پنجاب

فہرست مضامین

باب اول
قانون و ضابطہ دیوانی

باب سیوم

متفرقات

سرکلرات جوڈیشل محررہ چیف کورٹ پنجاب

باب اول

قانون ضابطہ دیوانی

سرکلر نمبر ۱ - یادداشت دستور العمل تجاویز مقدمات دیوانی

(الف) ارجاع نالش - صدور حکمنامہ - حاضری فریقین

مراتب عرضی دعوی کا گذرانا اور اسکی تصدیق۔

جب عرضی دعوی گذری تو حاکم اجلاس کنندہ کو چاہیے کہ اسکی پشت پر تاریخ ارجاع اور نیز یہہ امر درج کرے یا کرا دے کہ آیا اوسکو مدعی نے اصالتاً پیش کیا ہی یا اپنے مختار مجاز یا وکیل کی معرفت۔ بعد ازان حاکم مذکور عرضی دعوی کی احتیاط سے پڑتال کرے کہ آیا اسمین مراتب مصرحہ دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی درج ہین یا نہین اور اوس سے صاف اور علحدہ بناء دعوی ظاہر ہوتا ہی اور عبارت اوسکی بلا ضرورت طول طویل تو نہین۔ اور اسمین مدعیان کا اشتمال بیجا تو نہین۔ اور حسب طریقہ محکومہ دفعہ ۵۱ اوسپر العبد ثبت ہی اور اسکی تصدیق کیگئی ہی۔

اگر داد رسی مستدعویہ کی تصریح مین کوئی ابہام پایا جاوے تو مدعی سے اسکے دعوی کی نسبت استفسار کیا جانا چاہیے اس امر کی اہم ضرورت کی نسبت کہ عدالت داد رسی مستدعویہ مدعی کو ٹھیک ٹھیک تحقیق کر لیوے جسقدر اصرار کیا جاوے تھوڑا ہی۔ اگر نالش اراضی زرعی سے متعلق ہو تو عرضی دعوی کی پڑتال خاص طور پر بلحاظ قواعد مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۲ کیجانی چاہیے۔

اشتمال فریقین

۲ - عرضی دعوی سے یہہ ظاہر ہونا چاہیے کہ وہ اشخاص بشرطیکہ ایک سے زیادہ ہون جو باہم بطور مدعیان دعوی کرتے ہین سب کے سب خواہ مشترکاً یا منفرداً یا بالعوض بجائے بعض کے اوس استحقاق کا دعوی کرتے ہین جسکا راست ثابت کرنا نالش کی غرض ہے۔ اگر جملہ اشخاص سے جو مشترکاً اوس استحقاق کے مستحق ہون جسکا حسب بیان عرضی دعوی انفساخ ظہور مین آیا ہی باہم نالش نہ کرائی جاسکے تو یہہ امر معہ وجوہات انکار اگر معلوم ہون عرضی دعوی مین اس غرض سے تحریر کیا جانا چاہیے کہ عدالت حسب دفعہ ۳۰ یا حسب دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کاربند ہو۔

پھر عرضی دعوی سے یہہ ظاہر ہونا چاہیے کہ استحقاق و داد رسی مستدعویہ ایک ہی معاملہ متنازعہ کی بابت بمقابل جملہ مدعاعلیہم موجود ہی خواہ وہ مشترکاً ہو یا منفرداً یا بالعوض بجائے بعض کے ہو۔ اگر ایک مدعاعلیہ پر نالش کرنیکا باعث دوسرے مدعاعلیہ پر نالش کرنیکے باعث سے مختلف ہو تو لازم ہی کہ عرضی دعوی بغرض ترمیم اسوجہ سے واپس کیا جاوے کہ مدعی نے ایسے بنا ہائے دعوی کو شامل کیا ہی جو ایک ہی نالش مین شامل نہونی چاہیین -

اشتمال دعاوی بنا بر حقوق اطرافی و ترنی وغیرہ

۳ - اسملک کی عدالتون کا مدت سے یہہ دستور رہا ہی کہ حقوق از قسم اطرافی و ترنی و دیگر حقوق قسم مذکور کے دعویدارون کو اپنے نالشات اسطرح مرتب

عرضی دعوی کا بیرون عدالت تصدیق کرنا۔

۶۔ اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہونا مدعی کا بغرض تصدیق ضرور نہین ہی۔ مگر لازم ہی کہ جو شخص تصدیق کری وہ اوسپر اپنی العبد ثبت کری۔

دعاوی بابت اراضی اور اصلات اراضی کی نالش معمولی طور پر کیجا سکتی ہی۔

۷۔ دفعات ۴۴۔ اور ۴۵ مین یہہ شرط درج ہی کہ دعاوی واسطی بازیافت اراضی اور اصلات اراضی مذکور کی نالش بجز اوس صورت کے یکجا کیجا سکتی ہی کہ عدالت کے نزدیک دعاوی مزبور کی نسبت ایکہی مقدمہ مین سہولت سی تجویز نہ کیجا سکین بجز دفعہ ۲۱۲ کے روسی اون صورتون مین جہان عدالت نے علحدہ تجاویز کا حکم صادر نہین کیا ہی عدالت کو یہہ اختیار حاصل ہی کہ یا تو اصلات کی تعداد یکبارگی طی کر دی یا اس امر کی نسبت تحقیقات کو تا وقت اجرائی ڈگری ملتوی کہی اور دفعہ ۲۴۴ مین یہہ درج ہی کہ کسی امر مجوزہ ملتوی شدہ کی تجویز جو نسبت تعداد اصلات یا مقدار زر واجب الادا حسب دفعہ ۲۱۲ کی ہو عدالت اجرائی کنندہ ڈگری کریگی۔ تحقیقات قسم مذکور کرنی میں حاکم اجلاس کنندہ کو لازم ہی کہ اوس شہادت سی جو ہر دو فریق نی اوسکی سامنی پیش کی ہو تعداد اصلات۔ اگر کچہہ ہو۔ جو مدعی کو واجب الادا ہو۔ دریافت اور طی کری۔ اور حاکم موصوف کو یہہ اختیار نہین ہے کہ امر مزبور برای فیصلہ اہل کمیشن باقی چہوڑ دی جسصورت مین ضرورت ہو جائز ہی کہ اہل کمیشن تحقیقات موقع کیواسطی بہیجدیا جای مگر جب اہل کمیشن اسطور پر تعین کیا جائی اوسکو صرف یہہ لازم ہی کہ عدالت کیواسطے شہادت جمع کری اور اون واقعات کی حالت کی نسبت جو اوسکو دریافت ہوئی ہون رپورٹ کری اور ایسی صورتون مین عدالت کو لازم ہی کہ ٹہیک ٹہیک بموجب اون ہدایات کی کارروائی کری جو لبعد ازین فقرہ جات ۱۶ و ۱۷ مین تحریر ہوئی ہین۔

عرضیاں دعوی ناقابل سماعت ہین۔

۸۔ بعد ازان حاکم اجلاس کنندہ کو غور کرنی چاہئی کہ آیا عرضی دعوی بوجہہ کسی سبب مصرحہ دفعات ۵۳ و ۵۴ و ۵۶ یا ۵۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی ناقابل سماعت ہی یا اوسکی ترمیم ہونی ضرور ہی۔

اگر عرضی دعوی نامنظور ہو یا واپس ہو (۱) تو حکم اوس مضمون کا تحریر کرنا چاہیے۔

۹۔ اگر حاکم اجلاس کنندہ عرضی دعوی کو نامنظور کرنیکی ضرورت سمجہی تو اوس مضمون کا حکم مع وجوہ حکم مذکور اپنی قلم سی خواہ عرضی دعوی کی پشت پر یا علحدہ کاغذ پر تحریر کری اور عرضی دعوی مع حکم مزبور اور کوئی اظہار مدعی یا اوسکی وکیل یا مختار مجاز کا جو لکہا گیا ہو بطریقہ معمولی عدالت کی دفتر مین رکہا جاوی۔

اگر فریق پیش کنندہ کو عرضی دعوی بغرض ترمیم واپس کیجائی تو عدالت کو لازم ہی کہ ایسی میعاد مقرر کری جسکی اندر ترمیم مزبور کیجانی چاہئی بر وقت واپسی عرضی دعوی حاکم اجلاس کنندہ کو لازم ہی کہ اوسکی پشت پر اپنی قلم سی تاریخ ارجاع و تاریخ واپسی و نام فریق پیش کنندہ اور مختصر سبب اسکی واپسی کا مثلاً حد سی زیادہ طول طویل یا حجتون کی طرز پر ہو یا عدالت کو اختیار سماعت حاصل نہین تحریر کری۔

رجسٹر عرائض دعوی نامنظور شدہ و واپس شدہ

۱۰۔ ایک رجسٹر عرائض دعوی نامنظور شدہ اور واپس شدہ مطابق نمونہ* معینہ رکہنا چاہئی۔

کارروائی بروقت ادخال عرضیہ دعوی

۱۱۔ اگر عدالت یہہ قرار دی کہ عرضی دعوی برائی سماعت لیا جاوی تو رجسٹر مقدمات دیوانی مین اوسکی اندراج کا حکم تحریر کیا جانا چاہئی اور لازم ہی کہ مدعی سی سادہ کاغذ پر عرضی دعوی کی اسقدر نقلین یا (عدالت کی اجازت سی) اسقدر مختصر بیانات دعوی طلب کئی جائین جسقدر مدعا علیہم ہون۔

* رجسٹر دیوانی نمبر ۸

اوسی وقت مدعی کو لازم ہے (اگر اوس نے پیشتر ایسا نہیں کیا ہے) کہ ایک یادداشت دستاویزات (اگر کوئی ہون) جنپر وہ بطور دعوی کے استدلال کی ہو بنقشہ ضمیمہ نمبر ۱۰۴ ہمرشتہ مسل کر کے بنا اوس عرضی دعوی کی پشت پر تحریر کر دیگا یا اوسکے ساتھ شامل کر دیگا اور نیز یہ

فہرست فقرہ دستاویزات کی داخل کریگا جنپر وہ بتائید اپنے دعوی کے بطور وجہ ثبوت استدلال کرتا ہو۔ لازم ہے کہ مدعی دستاویزات مذکور کو

داخل کرے جسوقت کہ وہ اوسکے قبضہ یا اختیار مین ہون ہر وقت رجوع عرضی دعوی پیش کیا جاتے اور اوس دستاویز یا اوسکی نقل

ترجمہ عرضی دعوی کے ساتھ داخل کیا جائے۔ اگر مدعی کسی ایسے دستاویز پر استدلال کرتا ہو جو اوسکے قبضہ یا اختیار مین نہ ہو تو اوسکو لازم ہے کہ اگر ممکن

ہو تو یہ تحریر کرے کہ وہ کسکے قبضہ یا اختیار مین ہے۔ امور مندرجہ بالا بہت ضروری ہین کیونکہ وہ دستاویزات جو مدعا الیہ عرضی دعوی کے

ہمراہ پیش کیجانی چاہئین یا اوس فہرست مین درج ہونی چاہئین جسکی نسبت عرضی دعوی مین تحریر نہ کیا جائے یا اوسکے ساتھ شامل کی جانا

ضرور ہے اور جو بطور مذکورہ بالا پیش یا درج نہ کیجائیں بجز اسکے کہ سوائے وجہ معقول کے ہرگز جانچ کے لئے نہین لیجا سکتین۔ ان احکام کا

یہ منشا ہے کہ مدعا علیہ کو اون دستاویزات کی نسبت جنپر استدلال کیا گیا ہے بابت کیفیت اطلاع دیجاوے کہ وہ دعوی کو جو اوسپر کیا گیا

۱۲ قدری ضرورت ہے کہ مدعا علیہ کو ضرورت طلب کیا جائے اور قدر ہے اسکی کہ عدالت اور مدعا علیہ ہر دو اور نیز مدعی منشاء نالش

اور اون وجوہات کو جنپر دعوی قائم ہے صاف طور پر اور بخوبی سمجھ لین ہدایات مندرجہ بالا اور احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی کی

تعمیل باحتیاط کیجانی بہت ضرور ہے۔

۱۳ - عدالت کا اعلی اہلکار حکم کی تعمیل کرنیوالا حلیہ یادداشت ہائے دستاویزات پر جو عرضی دعوی کے ساتھ داخل کیگئی ہون اور عرضی

دعوی کی نقول یا مختصر بیانات پر جب وہ اونکا معائنہ کر لیوے تو اونکو صحیح پائے دستخط کریگا۔

عدالت کا اعلی اہلکار احکام کی تعمیل کرنیوالا نیز تمام نقول دستاویزات کو جو حسب دفعہ ۵۹ یا ۱۳۰ داخل کی گئی ہون اونکی اصل کے

ساتھ مقابلہ کریگا اور اونکی پیشانی پر اس امر کی تصدیق کریگا کہ اونسے مقابلہ کیا اور نقول مطابق اصل ہین۔ مگر جاری کردہ دستاویزات

نامجات اور رقعہ جات کی نقول پر جنپر مقدمات مبنی ہون حاکم اجلاس کنندہ کو خود تصدیق کرنی چاہئے۔

۱۴ - جبکہ کوئی اشخاص بطور وکلا یا مختاران مجاز کے حاضر ہونیکی درخواست کرین تو حتی الامکان اونکے اصل مختارنامجات عرضی دعوی

کے ساتھ داخل ہونی چاہئین جسصورت مین مختارنامہ عام ہو تو اوسکی نقل داخل ہونی چاہئے اور اصل واسطے تصدیق کے پیش ہونا چاہئے۔

جبکہ مختارنامہ بطور مذکورہ بالا داخل کیا جائے تو وہ اوسوقت تک جاری سمجھا جائیگا جبتک کہ عدالت کی اجازت سے وہ بذریعہ ایسی

تحریر کے منسوخ نہو جسپر موکل کے دستخط ہون اور عدالت مین داخل کیجائے یا جبتک کہ موکل یا وکیل یا مختار فوت نہو یا مقدمہ کے تمام کاروائیان

جہانتک کہ وہ موکل سے متعلق ہین ختم نہ ہون

۱۵ - جبکہ عدالت کو اس امر پر غور کرنا چاہئے آیا مدعی سے حسب دفعہ ۳۸۰ ضمانت لینے کی ضرورت ہے یا نہین۔

ہدایات متعلق ضرورت

داخل کرنا یادداشت دستاویزات کا اور تصدیق نقول عرضی دعوی کی

نقول دستاویزات کی تصدیق ہونی چاہئے۔

مختارنامجات

مطالبہ ضمانت لینا

گرفتاری یا قرقی قبل فیصلہ

۱۶۔ اگر مدعی عوی کے داخل کرنیکے وقت یا نالش کے کسی اثنا میں جلہ پر مدعی حسب باب ۳۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی بنا بر گرفتاری مدعا علیہ یا بنا بر قرقی جائداد نامبردہ قبل فیصلہ درخواست پیش کرے۔ تو عدالت کو چاہئے کہ بلحاظ احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی دکوالیف مندرجہ ذیل اوس درخواست پر غور کرنا شروع کرے

حالات جنمین حکم قرقی قبل فیصلہ جائز ہے قرقی بوجوہات غیر مکتفی کیصورت مین عوضانہ کا دلایا جانا

۱۷۔ مقدمات دیوانی مین احکام قرقی قبل فیصلہ اکثر بوجوہات غیر مکتفی صادر کئے جاتے ہین اور اس سبب سے جملہ افسران جوڈیشل کی اس بارہ مین پوری پوری توجہ دلانا ضروری ہے۔ وہ حالات جن مین عدالت کو اس قسم کا حکم صادر کرنا واجب ہے حصہ ب باب ۳۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین صاف صاف درج ہین قبل اس کے کہ عدالت ایسا حکم صادر کرے جسکی عموماً یہہ تاثیر ہوکہ مدعا علیہ کا اعتبار بالکل جاتا رہے۔ اور اس طرح پر مدعی کو اس قابل کردے کہ وہ مدعا علیہ سے ایسی شرائط کرالے جن کو وہ بصورت دیگر منظور نہ کرتا عدالت کو چاہئے کہ ہر صورت مین اپنا اطمینان کرلے۔ (دیکھو دفعہ ۴۸۴) کہ مدعا علیہ اپنے مال کو غرباً علیحدہ کرنے یا دور کرنیکا خیال کر رہا ہے۔ یا یہہ کہ نامبردہ اوسکے علاقہ اختیار سماعت مین اپنی جائداد چھوڑکر اوس علاقہ سے غریباً چلا گیا ہے۔ افسران جوڈیشل کو یہہ بہی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ بموجب دفعہ ۴۹۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی اونکو اختیار حاصل ہے کہ کسی مقدمہ مین جسمین مدعا علیہ کی جائداد مدعی نے قبل فیصلہ بطور بیجا قرق کرائی ہو عوضانہ دلاوے جسکی تعداد اس سے زائد نہو۔ حکام ملاحظہ کنندہ کو چاہئے کہ مسلہ عدالتہائے ماتحت خصوصاً مسلہ عدالتہائے منصفان کے ملاحظہ کیوقت احتیاط سے ایسے مقدمات کی یادداشت رکھا کرین جنمین قرقی جائداد قبل فیصلہ کا حکم جلد بازی سے یا سخت گیری سے صادر کیا گیا اور اگر ضروری ہو تو اوس افسر کی نسبت جسکا قصور ہو حاکم بالادست کیخدمت مین رپورٹ کردین۔

گرفتاری قبل فیصلہ

۱۸۔ وہ حالات جنمین مدعا علیہ قبل فیصلہ گرفتار کیا جاسکتا ہے حصہ الف باب مجموعہ ضابطہ دیوانی متذکرہ فقرہ ۱۶ مین لکہی ہین۔

گرفتاری شخص یا قرقی جائداد بیرون از علاقہ اختیار سماعت عدالت۔

۱۹۔ اس امر پر لحاظ رکہا جانا چاہئے کہ دفعہ ۴۹۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بموجب عدالتہائے دیوانی کو اختیار حاصل ہے کہ اپنے علاقہ اختیار سماعت کی حدود سے باہر وارنٹ گرفتاری و احکام قرقی بموجب باب مذکور صادر کرین۔ ضابطہ مندرجہ دفعہ مذکور کی باحتیاط تعمیل ہونی چاہئے۔

سمن بنام مدعا علیہ

۲۰۔ مدعا علیہم کے نام کے سمن پر حسب شرائط دفعہ ۶۴ پورے دستخط ایسے خط مین ثبت ہونے چاہئین جو بخوبی پڑہے جاسکین اور اوسپر عدالت کی مہر کہینچی جانی چاہئے سمن احتیاط سے مرتب کیا جانا چاہئے کہ اوسمین مدعا علیہ کے نام ہر ایسی دستاویز کی پیش کرنیکا حکم ہو جو مدعی نے طلب کی ہو یا جسپر مدعا علیہ کو اپنی جوابدہی کی تائید مین استدلال کرنا منظور ہو۔ اور اوسمین یہہ تحریر ہونا چاہئے آیا مقدمہ کی پیشی صرف واسطے قرار داد امور تنقیح طلب کے مقرر کیگئی ہے یا واسطے انفصال قطعی کے لازم ہے کہ منجملہ نقول یا مختصر بیانات متذکرہ فقرہ جات ۱۱ و ۱۲ ایک نقل یا مختصر بیان سمن کے ہمراہ ہو سمن صادر کرنیسے پیشتر عدالت کو اس امر میں اپنا اطمینان کرلینا چاہئے کہ نمونہ جو پسند کیا گیا ہے ایسا ہے

* دیکھو ضمیمہ چہارم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۱۱۱ و ۱۱۸۔

جو حکم بمقدمہ حسب دفعہ ۲۰ کے دینا مناسب ہے۔

مدعا علیہ پر نوٹس

۲۱۔ واضح رکھنا چاہئے کہ احکام در باب اجرای سمن بنام مدعا علیہ مندرجہ دفعات ۷۷ لغایت ۹۰ و دفعات ۱۴۱ و ۲۲۳ و ۲۴۳ و ۴۰۴ پر ہمیشہ ٹھیک عملدرآمد ہونا چاہئے کیونکہ انکی عدم تعمیل سے ممکن ہے کہ اجرای سمن اکثر بیاثر ہو جائے خصوصاً اسوقت جبکہ سمن مدعا علیہ کی ذات پر جاری نہ کیا جا سکے جبکہ سمن بغرض اجرا کسی افسر عدالت کے علاقہ فوجداری سماعت میں حسب احکام دفعہ ۸۵ بھیجا جاوے یا ایسے افسر عدالت میں واپس بھیجے۔ تو نمونہ حکم مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا ہمیشہ استعمال ہونا چاہئے اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ حکم مذکور پر مہر عدالت و نیز دستخط صاحب جج ثبت ہونی چاہئیں دفعہ ۹۰ کے رو سے لازم ہے کہ جب سمن بسبیل ڈاک ارسال کیا جاوے تو وہ بصیغہ رجسٹری روانہ کیا جانا چاہئے۔

ثبوت اجرای حکمنامہ

۲۲ جب کبھی تجویز شروع ہونے سے پیشتر (جیسا کہ حسب دفعہ ۱۰۰ یا دفعہ ۱۰۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی) یا کسی اور وقت عدالت کو اس امر کا اطمینان کرنا ضرور ہو کہ سمن یا دیگر حکمنامہ حسب ضابطہ جاری ہو گیا ہے تو حاکم اجلاس کنندہ کو چاہئے کہ اس مطلب کیواسطے تعمیل کنندہ سمن کی شہادت لیوے۔ اور اسکو خصوصاً یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بجز اوس صورت کے کہ مدعا علیہ کی ذات پر سمن جاری کرنے کے لئے معقول کوشش بغیر کامیابی کے کیگئی ہو سمن کی ایک نقل مکان سکونتی کے دروازہ پر چسپان کرنے سے اجرای حسب ضابطہ مطابق دفعہ ۸۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی تکمیل نہیں ہوتا۔ اس سبب سے لازم ہے کہ پیشتر اس سے کہ عدالت کا اطمینان اس باب میں ہو سکے کہ اجرای حسب ضابطہ عمل میں آیا ہے شرط مذکور بور از روئے شہادت ثابت ہونی چاہئے۔ اگر وہ شخص جس پر سمن جاری کرنا ہے اوس مکان کے سوائے جسکا پتہ دیا گیا ہو کسی اور جگہ ہو تو تعمیل کنندہ سمن کو لازم ہے کہ یا تو تلاش کر کے اوسکا پتہ لگاوے یا حکمنامہ کو واپس کرے۔ تجویز یکطرفہ شروع ہونے سے پیشتر لازم ہے کہ امر واقعہ اجرای (اطلاعیابی) سمن مذکور کا ہمیشہ باقاعدہ ثابت کیا جاوے۔

فیصلہ یکطرفہ

۲۳۔ اگر اوس تاریخ کو جو سمن میں مدعا علیہ کی حاضری اور دعوی کی جوابدہی کے لئے مقرر ہو مدعی حاضر ہو اور مدعا علیہ حاضر نہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ سمن حسب ضابطہ ایسے وقت جاری کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ کو تاریخ مقررہ سمن پر حاضر ہونے اور جوابدہی کرنے کے لئے کافی مہلت حاصل تھی تو عدالت مجاز ہو گی کہ مقدمہ میں یکطرفہ کارروائی کرے مگر مقدمات قسم مذکور میں بھی قبل اسکے کہ مدعی ڈگری حاصل کر سکے اوسکو مناسب ہے کہ اپنے مقدمہ کو حسب اطمینان عدالت ثابت کرے واضح ہو کہ مدعا علیہ کو بھی اختیار ہے کہ کسیوقت تاریخ فیصلہ اور کسی حکمنامہ اجرا فیصلہ کی تعمیل کی تاریخ سے تیسویں یوم کے اندر درخواست حکم منسوخی فیصلہ یکطرفہ کے گذرانے۔

بیانات تحریری بعد تنقیح مقدمہ

۲۴۔ بیان تحریری جو مدعی حسب دفعہ ۱۱۰ پیش کرے عرضی دعوی کا جز و مقصود نہیں ہونا چاہئے بلکہ بالکل علیحدہ رہنا چاہئے۔ وہ صورت جسمیں مدعا علیہ کو لازم ہے کہ تحریری بیان بلا حکم عدالت داخل کرے فقط یہ ہے کہ جب مدعا علیہ چاہے کہ کسیقدر زر مجرائی دعوی اوسکا مدعی سے ہو بذریعہ ستمعہ (؟) مدعی میں مجرا پاوے۔ مگر جملہ صورتوں میں عدالت کو اختیار ہے کہ فریقین میں سے کسی فریق

* ضمیمہ چہارم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۱۲

کو بیان تحریری پیش کرنیکا حکم ہو اور لازم ہی کہ اس اختیار کا استعمال مدعا علیہ کی نسبت بلا کسی قید کے کیا جائے جن صورتون مین سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب صادر کیا جائے عدالت کو لازم ہی کہ بروقت صدار سمن مدعا علیہ سے بیان تحریری طلب کرے اور نیز مدعی سے اگر اوسنے بیان تحریری عرضی دعوی کے ساتھ داخل نہین کیا ہی ۔

جائز ہی کہ بیانات تحریری جو کوئی فریق مقدمہ کی پیشی اول کیوقت یا اوس سے پہلے حسب دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی پیش کرے سادے کاغذ پر تحریر کئے جاوین کیونکہ مجموعہ ضابطہ دیوانی حال مین کوئی حکم مطابق دفعہ ۱۲۰ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع کے نہین ہے جسکے رو سے لازم تہا کہ ایسے بیانات کاغذ اشٹام پر جو عرائض کیلئے مقرر ہے لکہے جاوین ۔

علحدہ علحدہ عذرات

۲۵ ۔ جن صورتون مین جہان کئی مدعا علیہم ہون جس صورت مین کوئی بیان تحریری ہو عدالت کو یہہ بات باحتیاط دیکہنی لازم ہی کہ ہر مدعا علیہ کا عذر علحدہ علحدہ قلمبند کیا گیا ہی ۔ اور اگر ایک مدعا علیہ دوسرے کے جواب کو اختیار کرے تو یہہ تحقیق کرنا لازم ہی کہ مدعا علیہ مسبوق الذکر سمجہتا ہی کہ وہ جواب کیا ہی ۔ ممکن ہی کہ بہت مختلف عذرات ہون جو مختلف حالات پر مبنی ہون اور عذرات مزبور صرف اس وجہہ سے باہم مخلوط نہین کئے جانے چاہئین کہ اون سب عذرات مین دعوی مدعی سے انکار ہی بلکہ اونکا ایک دوسرے سے علحدہ رکہنا لازم ہی ۔ ان ہدایات پر توجہہ کرنیسے امور تنقیح طلب کے مرتب کرنے مین بہت آسانی ہو جائیگی ۔

(ب) امور تنقیح طلب کا مرتب کرنا فریقین کا اظہار لینا اور فریقین کو ایک دوسرے کے سامنے کرنا

امور تنقیح طلب کے متعلق عام ہدایات

۲۶ ۔ جبکہ مقدمہ واسطے مرتب کرنے امور تنقیح طلب کے پیش ہو تو عدالت کو لازم ہی کہ پہر عرضی دعوی اور مدعی کے بیان تحریری کو اگر کوئی ہو بغور ملاحظہ کرے اور کاغذات مزبور کے ایسے بیانات کو بطور یادداشت کے درج کرلے جو مدعی کے بنار دعوی کیواسطے ضروری ہون ۔ یہہ بیانات عموماً تعداد مین بہت کم پائے جاوینگے ۔ پہر عدالت کو چاہئے کہ مدعا علیہ کے بیان تحریری یا عذر کو ملاحظہ کرے اور دیکہے کہ اوسمین مدعی کے بیانات مذکورہ مین سے کون کونسے کی نسبت اقبال نہین کیا گیا ہی ۔ اگر معلوم ہو کہ مدعا علیہ نے مدعی کے بیانات مین سے کسی کی نسبت اقبال یا جوابدہی نہین کی ہی تو لازم ہی کہ مدعا علیہ سے دریابین استفسار کیا جائے ۔ عرضی دعوی کے بیانات نفس مقدمہ جنکی نسبت معلوم ہو کہ مدعا علیہ نے اون سے انکار کیا ہے یا اقبال نہین کیا ہے جب بشکل سوال درج کئے جاوین امورات تنقیح طلب متعلق واقعات ہین جن پر مدعی کے مقدمہ کا حصر ہے ۔

پہر عدالت کو لازم ہی کہ مدعا علیہ کے بیان تحریری یا عذر پر ایسے بیانات نفس مقدمہ کیلئے اگر کوئی ہون غور کرے جنسے بغیر انکار کے مدعی کے مقدمہ سے درحقیقت انکار کیا جائے مقدمہ مزبور کی وضع تبدیل ہو جائے اور تبدیلی مذکور سے بنار دعوی زائل ہو جائے بیانات مزبور بشکل سوال درج کئے جاوین وہ امور تنقیح طلب ہین جنپر بشرطیکہ مقدمہ مدعی درحقیقت پایہ ثبوت کو پہونچ جاوے جوابدہی کا حصر ہوگا ۔

اگر بیانات مندرجہ بیانات تحریری عام الفاظ مین ہون تو عدالت کو یا تو بذریعہ اظہار لینے فریقین یا اونکے وکلا کے یا ایسے شخص کے جو اظہا

دیگر کسی طور سے تحریر کیا گیا ہو۔ یا بذریعہ طلب کرنے ترمیم شدہ بیان تحریری کے اس امر کی بابت دریافت کرے جس میں مختلف ہونا چاہئے کہ فریقین کا منشا
کس کس امر پر ہے۔ لازم ہے کہ امور تنقیح طلب ایسے امور متنازعہ کی بابت قائم ہوں اور صحت مزید بصرف اسی طور پر حاصل ہو سکتی ہے کہ فریقین کے
بیانات تحریری و بحث و عذرات کی بابت تحریر کرائے جائیں ۔

دو قسم کے امور تنقیح طلب جو بطور مذکورہ بالا نکالے جائیں اصلی امور تنقیح طلب مقدمہ کے ہیں اور اونمیں سے ہر ایک بذاتہ بالکل مفرد ہوتا
ہے اور کسی صورت میں تبادل نہیں ہوتا ہے کہ بعض اوقات علاوہ امور تنقیح طلب مذکور کے ضمنی امور متعلق واقعات بنظر سہولیت بطور علیحدہ
امور تنقیح طلب درج کئے جائیں ۔

اگر مدعا علیہم تعداد میں ایک سے زیادہ ہوں اور وہ علیحدہ علیحدہ جواب دعوی داخل کریں تو عدالت کو لازم ہے کہ ہر ایک امر تنقیح طلب کے
مقابل اوس مدعا علیہ یا اون مدعا علیہم کے نام تحریر کرے جنکے اور مدعی کے مابین امر مذکور پیدا ہوا ہو ۔

متعدد و مختلف بنائے دعوے جو ایک ہی عرضی دعوی میں شامل ہوں

۲۷۔ اگر ان ہدایات پر عمل کیا جائے تو باوجود اس نتیجہ کے جو بروقت رجوع عرضی دعوی کے کی گئی تھی عرضی دعوی میں متعدد و مختلف بنائے
دعوے اگر کوئی موجود ہوں تو وہ عدالت کو اکثر معلوم ہو جائیگی اور اگر اس مرحلہ پر وقت انگیز متعدد و مختلف بنائے دعوی معلوم ہوں
تو جائز ہے کہ قبل اسکے کہ کوئی شہادت قلمبند کیجائے عدالت مدعا علیہ کی درخواست پر مدعی کو اوس بنائے دعوی کے پسند کرنیکا حکم دے جسکی نسبت
وہ تجویز کرانی چاہے اور لازم ہے کہ باقیماندہ عرضی دعوی سے دست برداری کرنیکی ہدایت کرے ۔

یہہ سوال کہ ایسے متعدد و مختلف بنائے دعوی جیسے مقدمہ بطور مذکورہ بالا بیگ لکھا ہے کیا ہیں یا کیا نہیں ہیں ایک امر اکثر سہولیت
کا ہے جسکی ایک قاعدہ ذیل سے حاصل ہوتی ہے کہ ایک مدعا علیہ سے ایسی عرضی دعوی کی جوابدہی نہیں کرانی چاہئے جسمیں علیحدہ اور جداجدا امورات
ایسے دیگر مدعا علیہم کے متعلق ہوں جنسے مدعا علیہ مذکور کو کچھہ تعلق نہیں ۔

مناسب تنقیح طلب کا مرتب کرنا بعد دریافت کئے فریقین کے

۲۸۔ بروقت مرتب کرنے امور تنقیح طلب کے عدالت کو لازم ہے کہ جملہ فریقین مقدمہ کے بیانات کو سماعت کرے ۔ ایک غلطی جو عدالتہائے اکثر کرتی ہیں
یہہ ہے کہ وہ مدعی کے بیان اور مدعا علیہ کے جواب کو لیکر اور مدعی سے اس بات کی بکرر استفسار کرنیکے بغیر کہ وہ واقعات نفس مقدمہ مندرجہ جواب دعوی
میں سے کون کونسے کی نسبت قبال انکار کرتا ہے ۔ امور تنقیح طلب مرتب کرنا شروع کر دیتی ہیں یہہ دستور ایسا ہے جس سے احتراز کیا جانا چاہئے
کیونکہ اوسکے سبب سے اکثر تجویز ناقص ہو جاتی ہے ۔ امور تنقیح طلب مناسب طور پر صرف اوس وقت مرتب کئے جا سکتے ہیں جبکہ امور نفس مقدمہ کی نسبت
فریقین مخالف کے بیانات بالکل ختم ہو جائیں جبتک ہو تو تبتک فریقین بذریعہ وکلا حاضر ہوں جائز ہے کہ عدالت بنظر سہولیت وکلائے مذکور کو
امور تنقیح طلب کی یادداشت تحریری مرتب کرنیکا حکم دے جو اونکے نزدیک معاملہ متنازعہ کی تجویز مناسب کے لئے ضروری ہوں۔ لیکن بعد مرتب کرنے
اون امور تنقیح طلب کے جنکو وہ ضروری سمجھے قرار دیکر قلمبند کرلے ہر دو فریق سے کسی فریق کو اختیار ہے کہ کسی مسترد شدہ امر تنقیح طلب کو ضبط تحریر
میں لانیکی پیش کرے اور عدالت کو لازم ہے کہ اوسپر یادداشت استرداد تحریر کرے ۔

مندسطور بالا امور تنقیح طلب مرتب کرنیکی طریقہ نقص امور تنقیح طلب

۲۹ - اکثر مقدمات مین تجویز کی وقت اُسوقت رقم ہوتی ہی جبکہ درست امور تنقیح طلب ٹہیک طور پر مرتب ہو گئی ہین - برخلاف اسکے جب کبھی مجوزہ سوالات پیچ در پیچ کو ایک امر تنقیح طلب کی شکل مین بنایا جاوی جیسا کہ اکثر دیکہنی مین آتا ہی وہ بالکل امر تنقیح طلب نہین ہوتا اور اس سے تجویز کیوقت بجز قباحت اور کچہہ نتیجہ نہین نکلتا ایسا ہی ہوتا ہی کہ امور جو امور تنقیح طلب کے نام سے موسوم ہین - اکثر ان امور کی نسبت ہوتی ہین جنکی بابت کچہہ تنازعہ نہین ہوتا مثلاً ایسی امور تنقیح طلب اکثر نظر سے گذرتی ہین - اس اراضی کی نسبت اندراج بندوبست کیا ہی یا فریقین کے مابین وادستد کب شروع ہوا جبکہ ان امور کی نسبت فریقین کے درمیان کچہہ اختلاف نہین ہوتا - دوسرے پہلو یا مقابلہ امر تنقیح طلب عموماً یہہ ظاہر کرتا ہی کہ عدالت اسبات کو درست طور پر نہین سمجہتی کہ درست امر تنقیح طلب کس فریق کیطرف یا کسطور پر پیدا ہوتا ہی - اور امر تنقیح طلب جو عام عبارت مین ہو مثلاً کیا مدعی ڈگری کا مستحق ہی - بے معنی ہی -

فریقین کا ایک دوسری کے سامنی کرنا اور اونکا اصالتاً اظہار لینا - خصوصاً مقدمات [illegible] مابین ساہوکار و اشخاص زراعت پیشہ ہون

۳۰ - دیکہا گیا ہی کہ ایک طریقہ اون تعلقات مین خوش اسلوبی پیدا کرنیکا جو مابین ساہوکاران اور اونکی مقروضان اقوام زراعت پیشہ کے ہین یہہ ہی کہ فریقین نالشات دیوانی جبکہ وہ فرقہ مذکور سے ہون بہ نسبت حال بیشتر مرتبہ ایک دوسری کے سامنی کئی جاوین اور اونکا اظہار اصالتاً عدالتین لیا کرین اور یہہ باور کیا گیا ہی کہ بہت سے مکر و فریب اور لوگون پر ظلم کے ہونیکی انسداد ہو جاویگی اگر عدالت ہای دیوانی صیغہ ابتدائی بپیروی احکام قانون جو اسمعاملہ کی نسبت ہین خود فریقین کا اظہار لینی کے ذریعہ ٹہیک طور پر کیا کرین خواہ اونکی طرف سے وکلا حاضر ہون یا نہون اور قرار واقعی چہان بین مقدمات کی بذات خود کوشش کرکے کیا کرین بجائی اسکے کہ عذرات فریقین اور بیانات گواہان کو بطور معمولی منظور کر لیا کرین -

اسبارہ مین احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی کیطرف توجہ دلائی جاتی ہی

۳۱ - عدالتہای دیوانی کو لازم ہی کہ احکام دفعہ ۲۰۴ (استثنا ر) اور دفعات ۶۶ و ۶۷ و ۱۸۱ و باب ۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی پر خاص توجہ کرین - یہہ قرین مصلحت معلوم ہوتا ہی کہ جو بڑی اختیارات مجموعہ مذکور مین اسباب مین دی گئی ہین کہ فریقین کو اصالتاً حاضر ہونیکا حکم دیا جاوی خواہ اونہون نے وکلا یا مختاران مقرر کئی ہون یا نہین وہ بہ نسبت معمول حال بہت زیادہ کثرت سے استعمال مین لائی جاوین - احکام دفعہ ۱۱۰ او فقرات ماقبل [illegible] پر توجہ بلیغ دلائی جاتی ہی اور عدالتہای دیوانی کو صلاح دیجاتی ہی کہ محض یہہ امر کہ منجملہ فریقین کے کسینی جواب تحریری داخل کر دیا ہی کوئی کافی وجہ اس امر کی نہین کہ اس فریق کا اون واقعات کی نسبت جو اوسکی علم مین ہون اصالتاً اظہار نہ لیا جاوی تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ عرضیدعوی اور بیانات تحریری مین اکثر اوقات محض عرضی نویس کی رائی درج ہوتی ہی جو وہ اسباب مین رکہتا ہی کہ موقع مقدمہ بلا سفرض ہی کہ اوسکی موکل کا مقدمہ کا ڈہنگ عمدہ نظر آئی کیا ہونی چاہئین - اسکی ساتھ عدالتونکو احتیاط رکہنی چاہئی کہ جب اس امر کی باور کرنیکی وجہ ہو کہ مدعی یا مدعاعلیہ آپہی واقعات سے ذاتی واقفیت نہین رکہتا تو اوسکی اصالتاً حاضر ہونی پر اصرار نہ کرین اور ہر ایک مقدمہ مین ضرور ہی کہ جج بروی بیانات مندرجہ عرضیدعوی خود اسبات کو طی کری کہ آیا مقدمہ کی سماعت آیندہ پر مدعی یا مدعاعلیہ کی اصالتاً حاضری سے در گذر کیا جا سکتا ہی یا نہین -

۲۲ - ایک غلطی جو بارہا کیجاتی ہے خاص طور پر بیان کیجا سکتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ فریقین کا بکثرت بعد دیگرے اسطرحسے اظہار تحقیق لیا جاتا ہے جس سے وہ امور بلاکم وکاست تحقیق ہو جائیں جنکی نسبت اونکے باہم بیانات متعلقہ میں بہ غلطی یا احتیاط رقم کیجانی چاہیئے اور صاحبان جج کو صرف ایسکا پابند ہونا چاہیئے جیسا کہ وہ اب ہوتے ہیں کہ صرف بیان مدعی اور جواب مدعا علیہ لیکر بلو تنقیح طلب قائم کر دی۔ یہہ صرف اوس حالت میں کافی ہو سکتا ہے جبکہ مدعی ہر ایک امر بیان کر دیوے اور مدعا علیہ اوسکے ہر ایک بیان کا صاف صاف اقبال کرے یا اوس سے انکار کرے۔ قریباً ہر ایک مقدمہ میں کچھہ نیا معاملہ مدعا علیہ کیجانب سے پیش ہوتا ہے جسکی اقبال یا انکار یا سبب بتانے کیلئے مدعی کو کہا جانا چاہیئے اور اسیطرح جب مدعی کوئی نیا معاملہ پیش کرے تو مدعا علیہ کو اوسکی اقبال یا انکار کیلئے یا اوسکا سبب بتانے کیلئے کہا جانا چاہیئے۔

افسران جوڈیشل کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طریق پر عمل کرنیکی اونہیں صلاح دیگئی ہے اوسمیں اونکا دوبالا فائدہ ہے۔ جب فریقین کا اظہار شروع ہی میں بیدار مغزی کے ساتھہ بلاکم وکاست لیا جاوے تو صحیح صحیح تنقیح طلب کی وضع کرنے میں اور مزید کارروائی بطور تجویز میں عدالت اور فریقین ہر دو کو بہت سہولت ہوگی۔ دوم یہہ کہ وہ طریق جس سے کوئی جج معاملات تحقیق طلب قابل تصفیہ کو تحقیق اور تحریر کرکے اپنے فرائض کو ادا کرتا ہے اوسکی قابلیت بحیثیت افسر جوڈیشل اصول کی عملی طور پر کارگذار ہونیکا ایک بہترین معیار ہے اور جو افسران امر زیر بحث میں بھی طرحسے پورے اوترینگے وہ اپنے آپکو اپنے افسران اعلیٰ کے نزدیک بالضرور قابل تحسین ٹھہراوینگے۔

عدالتہائے اپیل میں اظہار کا لیا جانا

۲۳ - عدالتہائے اپیل بھی اکثر اسکو مفید سمجھینگے کہ فریقین کے اظہار لیں اور پابندی احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی اونکو بحیثیت عرضی کے طلب کریں جسطور پر ہیں کہ عدالت ماتحت نے اسبارہ میں اپنے فرائض واجب طور پر ادا کئے ہوں

اسبارہ میں عدالتہائے ماتحت کی کارروائی کی نگرانی ہونی چاہیئے

۲۴ - اعلیٰ عدالتیں اون مقدمات میں جو اونکے روبرو پیش ہوں اس امر کی تحقیق کیلئے خاص توجہ رکھیں کہ آیا عدالتہائے ابتدائی فرمان ہدایات پر پورا پورا عمل کیا ہے یا نہیں۔ اور جو نقص معلوم ہوں وہ نہ صرف درست کریں بلکہ اون عدالتہائے ماتحت کو جتلانا چاہیئے جہاں غلطی ہوئی ہو

(ج) تجویز و اظہار گواہان وغیرہ

اطلاع تاریخ تجویز و التوائے

۲۵ - تاریخ تجویز کی اطلاع جو بابت گواہان کے معقول طور پر کافی ہو کہ فریقین اپنے گواہان کو حاضر کرسکیں پیشتر دیجانی چاہیئے۔ فریقین کا کام ہے کہ وہ اپنے گواہان کو تاریخ مذکور عدالت میں حاضر کرادیں۔ عدالت کو لازم ہے کہ درخواست گذرنے پر فریقین کے گواہان کے نام سمن ہائے مطلوبہ بلا توقف جاری کرے۔

لازم ہے کہ تاریخ تجویز جسکی نسبت ایک مرتبہ بالاطلاع دیجائے بجز موجودگی وجوہ موجہ تبدیل نکیجائے اور روزمرہ التوا کرنے سے پیشتر دونوں فریق کے فائدہ و نقصان پر غور ہونا چاہیئے۔ جبکہ تاریخ تجویز بجز رضامندی جملہ فریقین کے اور طرح پر تبدیل کیجائے تو لازم ہے کہ تبدیلی کی معقول اطلاع جیسی کہ اول مرتبہ دیگئی تھی دیجائے۔ عدالت کو لازم ہے کہ ہر مرتبہ بوقت عطائے التوا اپنے وجوہات التوا کو بھی تحریر کرے اور خرچہ التوائے مطلوبہ کی نسبت حکم صادر کرے۔

سمن کا اجرا گواہ پر

۳۶ - حد التہائی احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی پر جنمین یہہ اجازت ہی کہ اجرای کسی سمن بنام گواہ کا اوسکی کسی اہل خاندان بالغ اقرباء ذکور پر جو اوسکی ساتھ سکونت پذیر ہو کیا جائی لحاظ رکہینگی اسبات کو واسطی کہ اجرائی سمن اجرائی جائز متصور ہو یہہ ضرور ہی کہ فریقین میں اوا قرب ہو نیک نیتی بالاشتراک یکجا رہتی ہون یا کم از کم ایکہی مکان مین رہتی ہون - اس امر کی انسداد کیواسطی کہ اس طریقہ اجرا سے کا فریب سے فائدہ نہ اوٹہایا جائی احتیاط ضرور درکار ہوگی یہہ معلوم ہوگا کہ بموجب دفعہ ۱۷۰ آیندہ کو جبکہ گواہان اسواسطی روپوش ہین تاکہ سمن کا اجراء اونپر نہونی پاوی اونکی نسبت بلا ثبوت اس امر کی کہ اونکی شہادت ضروری ہی کچہہ کارروائی ہنین ہونی چاہیی اور اونکی جائداد سوائی درخواست اوس شخص کی جو اونکو طلب کری قرق نہین ہونی چاہئی -

جبتک گواہان حاضر ہون اونکا اظہار لیا جانا چاہیئے -

۳۷ - حکام کو لازم ہی کہ تاریخ مقررہ پر شہادت کی سماعت کرنیکی کوشش کرین کیونکہ اُن التوا ہائی سی جنکی نسبت صرف بغرض سہولیت عدالت قبل اسکی کہ گواہان حاضر عدالت کی سماعت ہو حکم دیا جاوی خرچ کثیر پڑتا ہی اور اکثر شہادت ضایع ہو جاتی ہی بموجب دفعہ ۱۵۶۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی جب شہادت کی سماعت ایکمرتبہ شروع ہو جائی چاہیی کہ سماعت مقدمہ روز بروز جاری رہی جبتک کہ کل گواہان حاضرین کی اظہارات قلمبند نہو لین بجز اوس صورت کے کہ عدالت کی دانست مین سماعت کا ملتوی کرنا بسبب وجوہات معقول ضروری ہو اور اون وجوہات کو صاحب جج اپنی قلم سی لکہیگا حکم مزبور عدالت اور گواہان اور فریقین کی لئی اگر وہ ایماندار ہون نہایت مفید ہی - اور وجوہات متذکرہ صدر التوائی کے جائز ٹہیرانی کی لئی بہت بڑی درجہ تک قوی ہونی چاہئین -

تجویز کا شروع ہونا

۳۸ - تجویز اسطور پر شروع ہوگی کہ وہ فریق جو شروع کرنیکا استحقاق رکہتا ہی (دیکہو دفعہ ۱۷۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی) مقدمہ کا حال جسپر بنا دعوی یا جواب دعوی جیسی صورت ہو قایم ہوتا ہی (اگر وہ چاہی) بیان کریگا۔ اور اون واقعات کا مطلب بیان کریگا جو اوسکو اپنی شہادت سے ثابت کرنی منظور ہین ضرور ہی کہ مقدمہ جو اسطور پر ظاہر کیا جائی فریق مذکور کے عذرات یعنی عرضی دعوی یا بیان تحریری کی معقول طور پر مطابق ہو - کیونکہ کسی اہل مقدمہ کو یہہ اجازت نہین دیجاسکتی کہ تجویز کی وقت ایسا مقدمہ پیدا کری جو اوس مقدمہ سی بالکل اور فی الواقع مختلف ہو جو فریق مزبور نی درج مسل کرایا ہی اور جسکی جوابدہی کیواسطی اوسکا مخالف تیار ہی -

اظہار گواہان کسطرح پر لئی جاوین -

۳۹ - اظہار گواہان مین سوالات موصل الی المقصود نہین کئی جانی چاہئین اور نہ اس طرز کی کہ شخص ماہر کسی فن کی سوائی اور گواہ کو اونسی اسبات کی ترغیب ہو کہ بیجائی بیان کرنی اوس چیز کی جو اوسکو فی الواقع معلوم ہوئی ہو اپنی دلائل کا نتیجہ یا نفس امر واقعہ جو اوسکی دلیر ہوا ہو یا امر یقینی بیان کری - سوالات سہل ہونی چاہئین اور ایک دوسری کی بعد پوچہی جانی چاہئین - اور اسطور پر مرتب کئی جانی چاہئیں کہ گواہان مجملہ واقعات نفس مقدمہ کی جنکی نسبت وہ اپنی ذاتی علم سی گفتگو کر سکتی ہین جہانتک ہوسکی بلحاظ زمانہ ترتیب وار بیان کرین -
گواہ کو اسبات کی لئی عام حکم دینی جانیکا دستور عموماً بند کیا جانا چاہیی کہ وہ جو کچہہ جانتا ہی بتائی یا واقعات مقدمہ بیان کری کیونکہ اسکی بنائی ہوئی کہانی کی بیان کرنیکا موقع ملتا ہی - جن مقدمات مین اوس فریق کیطرف سی وکیل ہو جسنی گواہ طلب کیا ہو اور فریق مزبور

اپنے گواہ کا اظہار درست طور پر نہ لے سکے تو عدالت کو لازم ہے کہ اوس گواہ کا اظہار لے۔

سوالات جرح

جبکہ سوال فریق اول ختم ہو جائے تو فریق مخالف کو گواہ مذکور سے سوال طرف ثانی پوچھنے کی اجازت ملنی چاہیے اگر فریق مذکور سوال نہ پوچھ سکے تو اوسکو اسبات کی اجازت ملنی چاہیے کہ عدالت کو وہ سوالات بتا دے جو سوالات کرے جائز ہے کہ سوال فریق ثانی میں بجز مدعی الی المقصود پوچھنے کی اجازت دیجا دے۔

سوال مکرر فریق

پھر سوال مکرر فریق اول اس غرض سے پوچھا جانا چاہیے کہ گواہ کو اون جوابات کی تصریح کرنیکے جو اوسنے سوال فریق ثانی کیوقت پیش کئے ہوں اور ایسے اور واقعات بیان کرنیکا موقع دیا جائے جنکا ایما کیا جا دے اور جنکو عدالت قابل پیدائی تسلیم کرے جبکہ لقیناً یا اذکر وکلا سوال فریق اول اور سوال فریق ثانی اور سوال مکرر فریق اول پوچھے گئے ہوں تو حکم اجلاس کنندہ کو بطور قاعدہ عام چاہئے کہ اوسوقت کے دست اندازی نہیں کرنی چاہیے جبتک سوالات کو صاف اور مناسب شکل میں بیان کرانے اور مناسب سوالات کر کے گواہ سے ٹھیک ٹھیک جوابات دلانے کے لئے دست اندازی کرنی ضرور نہو اگر سوالات فریق اول وغیرہ وغیرہ معقول طور پر پوچھے گئے ہوں تو اظہار کے خاتمہ پر حاکم اجلاس کنندہ کو قریب قریب معلوم ہو جاویگا کہ واقعات نفس مقدمہ کی نسبت گواہ کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کیا ہے اور پھر جو سوال اوسکو ضروری معلوم ہو گواہ سے کرے۔

گواہ جنکو عدالت طلب کرے۔

۴۰۔ لازم ہے کہ اون گواہوں کا اظہار جنکو عدالت نے بموجب احکام دفعات ۱۶۵ و ۱۶۱ ایکٹ ۳ (؟) ۱۸۷۲ء خود طلب کیا ہو ہمیشہ خود عدالت لیا کرے اور اگر بعد اظہار تسم بکرد فریقین مقدمہ جاہیں تو لازم ہے کہ فریقین مذکور گواہان مذکور سے سوال فریق ثانی پوچھیں بوقت ختم سوال طرف ثانی اگر گواہ مذکور سے سوال مکرر فریق اول پوچھنے کی ضرورت ہو تو لازم ہے کہ عدالت بموجب قاعدہ سوال مکرر فریق اول قصد کرے بعد اوس کے سوال پوچھے۔

شہادت کیطرح تحریر کرنی چاہیے۔

۴۱۔ مدالتہائے ماتحت کو اوس قاعدہ کیطرف خاص توجہ کرنی چاہیے جسمیں یہ حکم ہے کہ کل شہادت صاحب جج لینگے یا اونکے روبرو زیر ہدایت اور اہتمام ذاتی صاحب جج لیجاویگی اور جبتک حاکم شہادت قلمبند کرنے پر قادر ہو تو واجب ہے کہ جیسے ہر ایک گواہ کا اظہار ہوتا جائے اوسوقت جو کچھ گواہ بیان کرے اوسکے خلاصہ کی یادداشت اپنے ہاتھ سے لکھتا جائے اور بعد ثبت دستخط اوسکو مسل میں شامل کرے اور اگر حاکم یادداشت قلمبند کرنے نہ سکے تو وجہ اپنی معذوری کی تحریر کریگا اور سر اجلاس یادداشت مذکور اپنی زبان سے لکھوا دیگا۔ صاحبان جج ضلع و قسمت کو لازم ہے کہ جو عہدہ داران ماتحت اس قاعدہ کی تعمیل نہ کریں اونکو معلوم ہو اور انکی باز پرس کریں۔

(د) اون دستاویزات کی نسبت جو شہادت میں پیش کیجاویں کسطرح عمل ہونا چاہیے

فہرست دستاویزات اون دستاویزات کی جو پیش کیجاویں

۴۲۔ حکام چیف کورٹ کا یہ ارشاد ہے کہ فہرست جو بر رو ئے دفعہ ۶۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی اون دستاویزات کے ہمراہ ہونی چاہیے جنہیں ہر مقدمہ کے اول پیشی کیوقت حسب دفعہ ۱۲۹ مجموعہ مذکور پیش کرے نمونہ مقررہ (۱) کے موجب تیار کیا کرے۔

(۱) دیکھو نمونہ دیوانی نمبر ۲۔

ایسی ایک فہرست مدعی یا مدعیان اور ایک دوسری علحدہ فہرست مدعا علیہ یا مدعا علیہم داخل کیا کریں پیشانی نمونہ دا اندراجات خانہ سوکو وہ شخص یا اشخاص تحریر کرینگے جو دستاویزات کو پیش کریں اور خانہ امین عدالت خود مراتب ضروری تحریر کرائیگی۔ خانہ کیفیت میں عدالت دستاویز کی نسبت فریق مخالف کے اقبال کی ایک یادداشت یا اگر اقبال نہ کیا جائے تو اوس طریقہ کی یادداشت تحریر کرائیگی جسمیں ثابت کی گئی ہو۔

دستاویزات جو مرحلہ مابعد پیش کیجائیں

۴۳ - دفعہ ۱۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں حکم ہے کہ کوئی دستاویزی ثبوت سماعت اول کی بعد کی کارروائی کی کسی مرحلہ میں لیا جانا چاہئے اِلّا اوس صورتمیں کہ اوسکے پیشتر پیش نکرنیکی وجہ موجہہ حسب اطمینان عدالت ظاہر کیجائے۔ اگر کوئی دستاویزی ثبوت اسطور پر مرحلہ مابعد میں لیا جائے تو تاوقتیکہ اوسکے ساتھہ ایک فہرست حسب محکومہ بالا نہو وہ شامل مسل نہیں کیا جانا چاہئے۔

جس صورتمیں کہ مدعی اپنی عرضی دعوی کی پشت پر یادداشت اون دستاویزات کی تحریر نہ کرے جو اوسکے ساتھہ پیش کی گئی ہوں تو جو یادداشت حسب دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی اوسکے ساتھہ منسلک کیجانی چاہئے وہ مطابق معینہ نمونہ کے ہوا کریگی اور احکام دفعہ ۶۲ کی تعمیل اون دستاویزات کی نسبت احتیاط سے کیجانی چاہئے جو حسب حکم دفعہ ۵۹ پیش کی گئی ہیں۔

افسران جوڈیشل کو تاکید کیجاتی ہے کہ وہ تمام عرضی نویسان کو جو اونکی عدالتوں میں عرضی نویسی کرتے ہوں حسب الافہمائش کردیں اور دستاویزی ثبوت نہ لیا جانا چاہئے تاوقتیکہ اوسکے ساتھہ فہرست حسب نمونہ معینہ پیش نہ کیجائے۔

تجویز کیوقت دستاویز کے ساتھہ کسطرح کارروائی کیجانی چاہئے۔

۴۴ - لازم ہے کہ ہر ایک دستاویز یا تحریر جسکا کسی فریق کو بطور وجہ ثبوت اپنے مخالف کے خلاف استعمال کرنا منظور ہو دراثنائے ثبوت مقدمہ خود حسب ضابطہ پیش کرے۔ اس مطلب کے لئے اگر دستاویز مذکور بہ تعمیل کسی حکم مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تجویز سے پیشتر مسل مقدمہ میں شامل ہو چکی ہے تو مسل مذکور سے نکال لیجانی چاہئے دیگر صورتوں میں لازم ہے کہ دستاویز مذکور اوس شخص سے جسکی حراست میں ہو طلب کیجائے اور وہی شخص اوسکو پیش کرے۔ یہ امر کہ کوئی دستاویز اوس فریق کے نوکر یا مختار کے قبضہ میں تھی جسکی طرف سے وہ پیش کی گئی ہے بجائے خود اس بات کے لئے کافی وجہ نہیں ہے کہ اوسوقت کے بعد جو دفعہ ۱۳۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے روسے مقرر ہوا ہے اوسکی پیش کرنیکی اجازت دیجاوے۔

مشتبہ دستاویزات یا وہ جنپر ناواجب اسٹامپ لگایا گیا ہو۔

۴۵ - اگر اثنائے کارروائی میں کوئی ایسی دستاویز پیش ہو جسکا کوئی جزو حک کیا گیا ہے یا جسمیں سطور لکھی گئی ہیں یا جو کسی اور طور پر مشتبہ معلوم ہو تو لازم ہے کہ اس امر کی یادداشت لکھی جائے اور اگر بعد میں ایسی تبدیلی یا جعلسازی کا قوی شبہ پیدا ہو جو بہ نیت فریب کی گئی ہو تو لازم ہے کہ دستاویز ضبط کیجائے اور دفعات ۴۷۶ و ۴۷۸ و ۴۷۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بموجب کارروائی کیجائے۔ علی ہذا القیاس اگر کوئی ایسی دستاویز پیش ہو جسکی نسبت معلوم ہو کہ وہ بارادہ زر اسٹامپ ادا نکرنیکے بلا اسٹامپ کاغذ پر یا کمتر اسٹامپ کے کاغذ پر تحریر ہوئی ہے لازم ہے کہ دستاویز مذکور ضبط کیجائے اور اوس مقدمہ کی نسبت بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بغرض صدور احکام رپورٹ کیجائے۔

دستاویزات جنکو فریق مخالف تسلیم کرے سوائے اونکے جو بطور ثبوت نا منظور ہوں انکی بابت میں

۴۶ - اگر فریق مخالف دستاویز مذکور کے بطور وجہ ثبوت منظور ہونیکی نسبت اعتراض نہ کرے تو لازم ہے کہ صاحب جج اپنے قلم سے عبارت ظہری مضمون مذکورہ درج کرے اور اگر دستاویز ایسی ہو جسکو ضوابط قانونی بطور وجہ ثبوت استعمال کرنیکی ممانعت کی ہو تو صاحب جج اوسکو منظور

عبارت ظہری کیسی چاہیئے اور نمبر دیا جاوے

کریگا اور ایسی خاص صنف یا ہندسہ کا اوسپر نشان کرے جس سے جب بعد مین ضرورت ہو باسانی تجویز اوسکی طرف حوالہ دیا جائے دستاویز نمبر ہو کر یا اوسکی نسبت حکم ہو کہ جتنا فریقین چاہین بآواز بلند پڑھا ہوا ہو گا۔ اون دستاویزات پر جنکو مدعی نے پیش کیا ہو بنظر سہولیت بطور نشان کے کوئی حرف لکھدیا جائے اور اون پر جنکو مدعا علیہ نے پیش کیا ہو بطور نشان کے کوئی ہندسہ لکھدیا جائے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی یہہ احکام جنپر فی الحال عموماً لحاظ نہین کیا جاتا نہایت ضروری ہین اور آیندہ کو لازم ہے کہ اونکی تعمیل ٹھیک ٹھیک کیجائے ۔

دستاویزات جو حسب بالا تسلیم کیجاوین اونکی نسبت سوال طلب

۴۷ ۔ اگر اون دستاویزات کی نسبت جو پیش ہوئی ہین فریق مخالف اونکے بطور وجہ ثبوت تسلیم کیے جانیکی نسبت اعتراض کرے تو عموماً دو سوال پیدا ہوتے ہین اول آیا دستاویز صحیح ہے یعنی وہی ہے جو فریق پیش کنندہ اوسکو ظاہر کرتا ہے ۔ دوم فرض کیا کہ وہ صحیح ہے تو اوس فریق کے برخلاف جسپر اوسکا موثر ہونا مطلوب ہے وہ جائز طور پر قابل تسلیم ہے یعنی پچھلا سوال صرف مسائل بحث طلب ہے مگر لازم ہے کہ اول سوال کی تائید ایسی شہادت سے ہو جو فریق مزبور پیش کر سکے ۔ اور اس مقام پر یہہ امر قابل بیان ہے کہ بموجب نمبر ۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہر فریق مقدمہ کو اختیار ہے کہ بذریعہ ایک اطلاعنامہ معرفت عدالت کے ایک عرصہ معقول کے اندر جو سماعت کی تاریخ مقررہ سے پہلے دس روز سے کم نہو فریق ثانی سے درخواست کرے کہ وہ کسی دستاویز کی اصلیت کو جو مقدمہ کے لئے اہم ہو تسلیم کرے اور اگر ایسا اطلاعنامہ جاری نکیا جائے تو دستاویز کے ثابت کرنیکی بابت عموماً کچھ خرچہ نہ دلایا جائیگا اور اگر برعکس اسکے اطلاعنامہ جاری کیا جاوے اور بدون کافی وجہ دستاویز تسلیم نکیجائے تو دستاویز کے ثابت کرنیکا خرچہ بلالحاظ نتیجہ مقدمہ فریق منکر کے ذمہ عاید کیا جائیگا ۔

دستاویزات جو ثابت کیجاوین یا منظور ہون اونکی عبارت ظہری تحریر کیجاوے اور وہ پڑھکر سنائی جاوین

۴۸ ۔ اگر افسر جو نالش کی سماعت کرتا ہو اوس شہادت سے جو مطابق منظور کرلی یا پیش کی گئی تھی اور جسکی تکمیل انکشاف اور پڑتال بابت سوال فریق ثانی سے ہوئی تھی بادی النظر مین دستاویز کا صحیح ہونا ثابت ہے تو اوسکو لازم ہے کہ اپنے دستخط سے اوسکی پشت پر لکھدے کہ دستاویز مذکور ثابت ہو گئی ہے اور اگر اوسکی یہہ بھی رائے ہو کہ دستاویز فریق مخالف کے مقابل بطور وجہ ثبوت قابل پذیرائی ہے تو اوسکو چاہیئے کہ دستاویز کو تسلیم کرے اور اوسطور پر پڑھا ہوا دے جیسے وہ بموجب ہدایات فقرہ ۴۶ ۔ ۱ ۔ اوس صورت مین پڑھا ہوا تا اگر اوسکی نسبت اعتراض کیا جاتا ۔

جو دستاویزات شامل مسل ہون تسلیم شدہ ہونی چاہیئن یا ثابت شدہ

۴۹ کوئی دستاویز کسی مقدمہ کی مسل مین اوس وقت تک شامل نہین کیجانی چاہیئے جبتک کہ وہ حسب ضابطہ ثابت نہوئی ہو یا اوسکو فریق ثانی نے تسلیم نکیا ہو ۔

حکام چیف کورٹ کو اس امر کی یاد کرنیکی وجہ حاصل ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی یہہ احکام بہ نسبت ادخال ثبوت دستاویزات کامل طور پر نہین سمجھی جاتے یا بہرحال عدالتہائے ماتحت اونپر کم توجہ کرتے ہین ۔ عدالتہائے اپیل کو لازم ہے کہ اون مقدمات کی مسلکو جو اونکے روبرو بصیغہ اپیل پیش ہون اس باب مین اپنا اطمینان کرنیکی غرض سے پڑتال کرلیا کرین کہ عدالتہائے ماتحت نے اس معاملہ کی نسبت احکام قانون کی تعمیل کرلی ہے ۔ اور لازم ہے کہ جب اونکو معلوم ہو کہ کسی عدالت نے احکام مذکور کی تعمیل مین کوتاہی کی ہے تو عدالتہائے اپیل اوسپر سخت باز پرس کرین ۔

اظہار گواہان شناخت کنندہ دستاویزات

۵۰۔ قبل اسکے کہ گواہ کو کسی دستاویز کی شناخت کرنیکی اجازت دیجائے لازم ہے کہ عموماً اوس سے ایسے سوالات پوچھے جائیں جن سے وہ دستاویز مذکور کی نسبت اپنی آگاہی کی وجوہات بیان کرے۔

مثلاً اگر وہ قبل العبد ثبت کرنیکی نسبت گفتگو کرنیکو طیار ہو تو اوس سے وہ واقعات ٹھیک طور پر دریافت کئے جانے چاہئیں جو دستاویز پر العبد ثبت ہونیکے وقت اوسکی موجودگی کا باعث ہوئے ہوں۔ اور اگر وہ کسی العبد کو فرضی العبد کنندہ کی تحریر سے آگاہی کی وجہ سے شناخت کرنیکو تیار ہو تو اوس سے اول وہ طریقہ پوچھا جانا چاہئے جس سے اوسکو علم مذکور حاصل ہوا کارروائی مذکور اوس فریق کو کرنی چاہئے جو دستاویز کو ثابت کرنا چاہتا ہو اور لازم ہے کہ اگر فریق ثانی چاہے تو اوسکو قبل اسکے کہ دستاویز گواہ کو دکھائی جاوے اس امر کی نسبت گواہ مذکور سے سوال فریق ثانی پوچھنے کی اجازت دیجاوے۔ اور اگر گواہ بیان کرے کہ وہ تحریر مذکور کو پہچان سکتا ہے یا اوسکی شناخت کر سکتا ہے تو عدالت کا فرض ہے کہ بجز اوس صورت کے کہ فریق مخالف گواہ کی لیاقت شناخت کو تسلیم کرے ہمیشہ اس بات کی احتیاط رکھے کہ اوسکی لیاقت کو بطور متذکرہ بالا امتحان کر لیوے۔ اور اگر اوس امتحان کی نسبت جو مطلب ہے سے کیا جائے معلوم ہو کہ فی الواقع گواہ بروقت العبد ثبت ہونیکے موجود تھا یا معقول طور پر خط کی پہچاننے کی لائق نہیں ہے تو صحت العبد کی نسبت اوسکی شہادت لیجانی نہ چاہئے۔

ایک شخص کا دوسرے کی طرف سے العبد ثبت کرنا

۵۱۔ کسی شخص کے العبد دوسرے شخص کے ہاتھ سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہوں یا از روئے شہادت اس قسم کے پائے جاویں تو اوس وقت تک ثابت نہیں ہوتی جبتک کہ اوس تحریر اور دو اجازت ہر دو ثابت نہوں جو کاتب کو بہم مذکور دستاویز پر تحریر کرنیکی دی گئی ہو۔ اور اگر ایسے شخص کے العبد ہو جو مطلقین یا ناخواندہ ہو تو قبل اسکے کہ ثبوت العبد ایسے شخص کا کافی سمجھا جاوے کہ دستاویز مذکور کو بطور وجہ ثبوت تسلیم کیجاوے ضروری ہے کہ ایسی بات کی شہادت دیجانی بھی لازم ہے کہ العبد ثبت کنندہ وہی شخص ہے جو صاحب الشاہد حاضر ہونے سے مستثنی ہے۔

اگر العبد ایسے شخص ناخواندہ کیطرف سے ہو جو پڑھ نہ سکتا ہو تو یہہ بات ثابت کیجانی لازم ہے کہ اوسنے مضمون دستاویز کو سمجھا تھا۔

پرانی دستاویزات

۵۲۔ قانون کے اون احکام کی نسبت جو پرانی دستاویزات کے پیش کرنے اور ثبوت کے متعلق ہیں عدالت کو لازم ہے کہ ہر ایک معقول وسیلہ سے صرف اسباب میں ہی اپنا اطمینان نکرے کہ دستاویز حراست واجبی سے پیش ہوئی ہے بلکہ اس میں بھی کہ وہ تاریخ وجود سے حراست واجبی میں رہی ہے کیونکہ وہ ایک شہادت معتبر ہے۔

نقول دستاویزات

۵۳۔ جن صورتوں میں جبکہ قانوناً نقول لیجا سکیں یہہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وہ حالات جنکی رو سے بجائے اصل کے نقل قابل پذیرائی ہے اون حالات سے بالکل علیحدہ ہیں جنکے سبب سے دستاویز (اصل یا نقل) طرف ثانی کے برخلاف وجہ ثبوت میں قابل پذیرائی ہوتی ہے۔

(ہ)۔ دیگر معاملات متعلق تجویز

فریق مخالف کے مقدمات پر اوس طرح عمل ہونا چاہئے جس طرح کہ فریق شروع کنندہ کے مقدمہ پر

۵۴۔ جب حسب ہدایات متذکرہ صدر وہ فریق اپنے مقدمہ کا حال بیان کر چکے جسکو شروع کرنیکا استحقاق حاصل ہو اور گواہان جو وہ پیش کرے اونسے سوال فریقانہ اور سوال طرف ثانی و سوال مکرر فریق اول پوچھے جا چکیں اور جملہ دستاویزات جو فریق مذکور نے پیش کی ہوں وجہ ثبوت میں تسلیم یا نامنظور ہو چکیں تو چاہئے کہ ہر ایک فریق مخالف جنکی جداگانہ مقدمات ہیں اگر وہ چاہیں ایک دوسرے کے بعد پھر اپنے مقدمہ کا حال بیان کریں اور جب جملہ فریق بیان کر چکیں یا استحقاق مذکور کے استعمال کرنے سے انکار کر چکیں تو لازم ہے کہ بعینہ اوس طور پر جیسے فریق اول کی صورت میں کیا گیا تھا شہادت کی نسبت خواہ

وہ زبانی ہو یا تحریری جو ہر ایک فریق ترتیب وار پیش کرے کارروائی کیجائے اور اسکے اختتام پر لازم ہے کہ فریق اول کو تردید اوسکی مخالف کی شہادت کی گفتگو کرنیکی اجازت دیجاوے۔

امور غیر متعلقہ۔ شہادت مزید

۵۵۔ اگر جو فریق مخالف کا مقدمہ ایسا ہو کہ تجویز میں ایسے امور داخل کرے جو مقدمہ فریق اول اور شہادت پیش کردہ فریق اول کے غیر متعلق ہوں تو اگر فریق مذکور چاہے اور گواہ بات کی اجازت دیجانی چاہیے کہ بذریعہ شہادت مزید اوسکی تردید کرے اور لازم ہے کہ قبل اسکے کہ خود فریق اول بطور مدعی صد اپنا جواب دے فریق مخالف کو امر مذکور کی نسبت بطور جواب گفتگو کرنیکی اجازت دیجاوے۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ اگر دوسرے فریق اول سے طلب کرکے کرائے [illegible] کا مستحق ہے بجز اوس صورت کے کہ عدالت کو اوسکے برخلاف عذر وجہ معلوم ہو فریق مذکور اس بات کا پابند ہے کہ شہادت تردید [illegible]

گواہوں کو طلب کرنا

۵۶۔ حاکم اجلاس کنندہ کو جب کبھی واسطے اغراض انصاف کے یہ ضروری سمجھے کسی فریق کے کسی گواہ کو واسطے زیادہ سوال یا سوال اطرفانی پوچھنے کے طلب کرنیکا اختیار ہے مگر لازم ہے کہ بدون وجہ معقول ترتیب مذکورہ صدر کے خلاف عمل نہ کیا جاوے۔

کسی فریق کے گواہان سے جبکہ بطور پر اونکو حاضر عدالت ہونیکا اتفاق ہوا ہو بلا لحاظ ترتیب مذکورہ صدر بلا اعتنائی سے سوالات پوچھنے کا دستور وقت آگین اور خلاف ضابطہ ہے۔

دوسرے مقدمہ کی مسل

۵۷۔ جب کبھی افسر جوڈیشل کو واسطے اغراض انصاف کے یہ ضروری معلوم ہو کہ کسی اور مقدمہ یا کارروائی کی مسل کو طلب کرنیکا اختیار کا استعمال کرنا ضروری معلوم ہو جو بموجب دفعہ ۱۳۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی حاصل ہے لازم ہے کہ اوس مسل میں جو بطور ثبوت طلب کیجائے جو واقعات نفس مقدمہ جنپر فریقین میں سے کوئی فریق استدلال کرنا چاہتا ہو سر اجلاس بروقت سماعت مقدمہ پیش کیے جائیں اور واقعات مذکورہ کو عدالت صرف اوسی صورت میں منظور کر سکتی ہے اور اونپر غور کر سکتی ہے جبکہ بطور ثبوت مذکورہ بالا پیش کیے گئے ہوں کسی فریق کی درخواست پر ایسے اختیار کو استعمال کرنے میں افسر جوڈیشل کو چاہیے کہ اوس مسل مقدمہ بجز اوس صورت کے طلب نہ کرے کہ درخواست مذکور کے ساتھ بیان حلفی کر دیا گیا ہو کہ مسل مطلوبہ مقدمہ میں جن کاغذات [illegible] کی ضرورت ہے اور یہ نقل مصدقہ حسب ضابطہ کاغذات مشمولہ مسل کے یا اوس خرچ کر جو ایسی کارروائی میں بلا توقف یا صرف مناسب کے نہیں ملسکتی ہے یا ایسے کہ پیش ہونا اصل کاغذات کا واسطے انصاف کے ضروری ہے۔

حساب داخل کرنا۔ ثبوت مقومات

۵۸۔ جس صورت میں دوران مقدمہ میں حساب لینے کی ضرورت پڑے تو فریق حساب دہندہ کو لازم ہے کہ یا تو بروقت داخل کرنے تحریری بیان کے یا بعد تجویز معاملہ مذکور سے کسی وقت جو عدالت مقرر کرے حساب داخل کرے پھر عدالت کو چاہیے کہ فریق مخالف کو حساب مذکور کی پڑتال اور اوسکی نسبت اپنے عذرات بیان کرنیکے لیے مہلت معقول دیوے لازم ہے کہ حساب منجانب فریق حساب دہندہ کی بذریعہ حلفیہ اقرار صالح التصدیق ہو اور مد خرچ کی ہر ایک رقم نیز ہر ایک ایسی رقم کا ثبوت جو اوسنے صرف کی ہو اور جسکی نسبت فریق مخالف اعتراض کرتا ہو بذریعہ کافی شہادت کے دیا جاوے اور فریق مخالف بذریعہ اوس شہادت کے جو حساب کی کسی خاص امر میں تردید کرنیکے واسطے یا مدعا میں رقم جدید شامل کرنیکے واسطے پیش ہو فرد حساب کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

کارروائی جسکی بابت ثبوت [illegible] کیجانی چاہیے

۵۹۔ مقدمات قسم مذکور میں لازم ہے کہ عدالت اول اوس شخص کے دستخط سے جو بتا دے فرد حساب منجانب حساب دہندہ پیش ہوئی ہو اور پیراوسی طرح پر اوسپر

شہادت کو جو فریق مخالف پیش کرے اور لازم ہے کہ انجام کار کل شہادت پر غور کر کے جہانتک ممکن ہو حساب کی اصل حالت معلوم کرے الغرض معاملہ حساب بطور علحدہ امر ہے تجویز طلب اور خاص معنے مین باقی مقدمہ سے بلا تعلق خیال کیا جانا چاہئے اور ممکن ہے کہ بعض اوقات ایسا کرنے سے سہولیت ہو کہ حساب کے سوائے فریقین کے مابین ضروری امور تنقیح طلب کے سماعت ختم ہونے پر معاملہ حساب کی سماعت اور تجویز ایسے وقت مین کیجاوے جو عدالت بذریعہ التوا اس مطلب کیواسطے مقرر کرے اور جب طریقہ مذکور اختیار کیا جاوے تو حساب مصدقہ کے داخل کرنے کیلئے رجو در اصل ایک تتمہ بیان تحریری ہے ایک وقت مقرر کیا جائے اور اوسکے بعد ایک وقت اسبات کیواسطے مقرر کیا جاوے کہ فریق مخالف حساب مذکور کی نسبت عذرات داخل کرے۔ جب کارروائی مذکور ہو چکے تو لازم ہے کہ بعد عرصہ مناسب ایسی تاریخ پر جو اس مطلب کے لئے مقرر کیجائے معاملہ حساب کی انفصال پیشی ہو۔

تحقیقات موقع وغیرہ کے لئے اجرائے کمیشن

۶۰۔ جب کبھی دوران مقدمہ مین یہ امر لابد ہو جاوے کہ تحقیقات موقع کرنے یا برائے معائنہ حساب اہل کمیشن مقرر کیا جاوے تو افسر جوڈیشل کو جو حکم تقرری صادر کرے چاہئے کہ حکم مذکور اپنے قلم سے تحریر کرے اور اسمین ان امور کی تصریح ہو۔

(ا) ٹھیک ٹھیک معاملہ تحقیقات طلب۔

(ب) وجہ جسکے سبب سے معمولی طور پر شہادت متعلقہ امر مذکور عدالت کے اندر بروقت تجویز معقول طور پر نہین لیجا سکتی تھی۔

فرائض اہالی کمیشن جو حسب بالا مقرر کئے جاوین

۶۱۔ لازم ہے کہ حکم مذکور کے رو سے اہل کمیشن کا کام ٹھیک طور پر ایسے معاملات کے نسبت محدود کیا جاوے مثلاً حساب لینا۔ گواہوں کے اظہار لینا۔ زمین یا کسی شے متنازعہ کو ملاحظہ کرنا۔ اور یا تو بشکل نقشہ یا بذریعہ تحریر یا ہر دو طرح سے شے ملاحظہ شدہ کے طبعی صورتہائے موجودہ کی نسبت اور اوسکے حدود اربعہ اور دیگر حالات کی نسبت جو شے مذکور کی بابت دیگر اشیائے کے ہو اور دیگر امور کی نسبت جیسی کہ صورت ہو عدالت کیخدمت مین رپورٹ ارسال کرنا اس طور پر اہل کمیشن کا کام تجویز کیواسطے شہادت اور آگاہی حاصل کرنے پر محدود ہے اور لازم ہے کہ یہہ شہادت جسمین اہل کمیشن کے نقشہ جات رپورٹ ہائے وغیرہ شامل ہین سر اجلاس فریقین کے روبرو پیش کیجائے اور مثل دیگر شہادت کے بموجب قواعد مسلمہ متذکرہ صدر اوسکی نسبت اعتراض کئے جا سکین اور اوسکی پڑتال کیجائے۔ عدالت کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کسی امر تنقیح طلب مابین فریقین کے تجویز اہل کمیشن کے سپرد کرے۔ اسبارہ مین ہدایات مزید سرکلر نمبر ۱۲ مین ملینگی۔

وفات اور شادی یا دیوالہ نکلنا فریقین کا۔

۶۲۔ ا۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی دربارہ وفات اور شادی اور دیوالہ نکلنے فریقین کے باب ۲۱ قابل توجہ ہے اکثر صورتہائے مین نالش کی نسبت کچھ ہرج عائد نہ ہوگا۔ اور یہہ خود فریقین پر موقوف ہے کہ عدالت کو اسکی درخواست کرین کہ نام وارث یا قائم مقام بجائے شخص متوفی کے درج کیا جائے۔

التوا بغرض مباحثہ

۶۳۔ جب کل شہادت گذر چکے تو عموماً مقدمہ کو بغرض مباحثہ ملتوی کرنیکے دستور کی پیروی نہین کرنی چاہئے۔ مگر ہدایت مذکور ایسے التوا سے متعلق نہین ہے جو اوس فریق کیطرف سے ہو جو کل مقدمہ کی نسبت جواب دینے کا مستحق ہو جاوے کو حاصل کرنے کے لئے معقول طور پر ضروری ہو۔ اور نہ التوا بغرض مباحثہ ایسے سوال قانونی سے متعلق ہے جو دوران تجویز مین پیدا ہوا ہو اور جسپر مباحثہ بنظر سہولیت بعد شہادت لئے جانیکے ملتوی کیا گیا ہو۔

(و) فیصلہ و ڈگری

عام ہدایات نسبت فیصلہ شہادت گواہان کی اہم ضرورت

۶۴ - جب اظہار تحریر ختم ہو چکیں تو صاحب جج کو لازم ہے کہ فی الفور یا جیسی جلدی ممکن ہو اپنے فیصلہ کی نسبت غور کرنا شروع کرے یہہ امر بہت ضروری کا ہے کہ یہہ کام اوسکو اوس وقت کرنا چاہیے جب گواہوں کے اوضاع و حرکات اور اونکے جداگانہ صفات اوسکو تازہ تازہ یاد ہوں صاحب موصوف کو یہہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اوسکا سب سے بڑا کام یہہ ہے کہ اون واقعات مقدمہ کی اصلی شکل کی نسبت جنپر فریقین کا اتفاق نہیں ہے دیانتداری سے نتیجہ نکالے اور اس مطلب پر پہونچنے کی بہیں صرف گواہوں کی شہادت ہے۔ دستاویزات عموماً صرف اسطور پر کارآمد ہوتی ہیں کہ وہ اون اشخاص کے افعال یا بیانات ہوتی ہیں جنہوں نے اونپر العبد ثبت کئے ہوں یا اونکو دیا ہو یا اونکی نسبت رضامندی ظاہر کی ہو لیکن اونکا وزن اون حالات پر منحصر ہے جنمیں وہ اشخاص جنپر دستاویزات مزبور کا پیش کیا جانا موثر ہوگا اونمیں فریق شریک ہوئے ہیں جنکے کل حالات صرف شہادت زبانی معلوم ہو سکتے ہیں۔

بہتسی دستاویزات ہیں مثلاً بیعیات و قسطبندی و خسرہ و دیگر دستاویزات از قسم مذکور زیادہ سے زیادہ ہم وقت یادداشتہائی اون معاملات کی ہوتی ہیں جو اونمیں درج کیے ہیں اور اوس فریق کی حقیقت جسکی طرف سے وہ پیش کی گئی ہوں صرف اسقدر تاثیر رکہتی ہیں کہ معاملات مذکور کی نسبت گواہوں کے بلا واسطہ شہادت کے تصدیق ہو مثلاً وصول رسید رقوم اور حساب کی نسبت خزانچی کی شہادت اور اوس تحصیل کی نسبت جو مختار نے خود بموجب قسطبندی تحصیل کیا مختار مزبور کی شہادت وغیرہ وغیرہ تعلقات فریقین متنازعہ اون واقعات میں جنکو بلا واسطہ بار دعوی ہیں یعنی وہ واقعات جنکے سبب سے مدعی نالش کرنیکا مستحق ہوتا ہے اور اوسکو ایسا کرنیکی بہی مجبور کرتے ہیں اور اون واقعات میں جو بلحاظ زمانہ واقعات مزبور سے پیشتر کی قسم میں آگے ہیں عموماً معاملات اور بیانات ہیں کہ ابتدا منتج ہوئی جلینگے یہہ واقعات بجز گواہوں کے زبانی معلوم ہونگے اور طرح بہت کم معلوم ہو سکتے ہیں۔ اسواسطے صاحب جج کا یہہ فرض ہے کہ دوران تجویز میں ہر ایک گواہ پر جب اوسکا اظہار لیا جائے بغور توجہ نظر رکہے اور سب سے زیادہ ضروری یہہ بات ہے کہ اوسکا سب سے بڑا کام بوساطت گواہان واقعات پر پہونچنا ہے۔ اگر افسر مذکور ہوشیاری سے اس امر کیطرف توجہ کرے تو وہ بالضرور کامیاب ہوگا۔ اور جب بڑی بڑی واقعات دریافت ہو جائیں تو صحیح فیصلہ کے پہونچنے پر بہت کم شبہہ رہتا ہے۔

احکام درمیانی

۶۵ - لازم ہے کہ اون جملہ احکام کی یادداشت جو عدالت نے تبدیلی فریقین یا طریقہ سماعت مقدمہ کے متعلق صادر کیے ہوں اور اون تمام واقعات ضروری اور وقوعات کی یادداشت جو دوران تجویز مقدمہ میں آئے ہوں حاکم اجلاس کنندہ وقتاً فوقتاً باحتیاط اپنے قلم سے تحریر کرے اور یادداشتہائی مذکور پر تاریخ تحریر ہو کر شامل مثل کیجائیں۔

شہادت اور حکم خوشخط تحریر ہونا چاہئے جو بخوبی پڑھا جاوے

۶۶ - صاحب جج کی یادداشتہائی اظہارات اور فیصلہ اخیر ہمیشہ ایسے خط میں تحریر ہونی چاہئیں جو بخوبی پڑہے جاویں بعد اگر کسی سبب سے یادداشتہائی و فیصلہ مذکور نا صاف یا بد خط تحریر ہوئی ہوں تو مناسب ہے کہ جب مسل عدالت اپیل سے طلب ہو تو اونکی نقول تیار کرا کر مسل مقدمہ کے ساتھ بہیجی جاویں

ڈگری

۶۷ - لازم ہے کہ صاحب جج ڈگری کو جو اوسکا مقصود ہے نہایت باحتیاط توجہ کرکے مرتب کرے۔ چاہئے کہ ڈگری مطابق فیصلہ کے ہو اور اوسکی عبارت ٹہیک ٹہیک معین ہو اور اوسمیں دلادہی علاقہ شدہ کی نوعیت و وسعت کی تصریح صاف اور واضح طور پر ہونی چاہئے اور نیز بطور مذکور اس امر کی تصریح ہونی چاہئے کہ ہر ایک فریق کی نسبت جسپر ڈگری مزبور موثر ہے کس چیز کے کرنے اور کس چیز سے باز رہنے کا حکم ہے۔ ہر ایک قرارداد استحقاق ڈگری میں مذکور

ردّ کیا گیا ہو مختصر مگر صحیح اور ہر ایک حکم انشا مین صاف اور زود فہم ہونا چاہیے۔

مُجرا

٦٨ - اون مقدمات مین جنمین عرضی دعوی مین زر واصلات کی نسبت درخواست کی گئی ہو اور ارجاع نالش سے پیشتر تاریخ ارجاع نالش تک مدت سابقہ کی بابت واصلات کی تعداد اور (اگر کچھ ہو) اجرۂ کو جو واجب الادا ہو بر وقت سماعت مقدمہ مقرر ہو چکے ہو تو ڈگری مین تعداد مذکور کے حصہ کی تصریح جسکا ادا کرنا ہر ایک مدعا علیہ کے ذمہ فرداً فرداً یا بالاشتراک معہ اشخاص دیگر بحق مدعی ہو صاف طور پر ہونی چاہیے۔

تعداد زر واجب الطلب بموجب ڈگری

٦٩ - جب کبھی درخواست اجرائے ڈگری گذرنے پر یا کارروائی اجرائے ڈگری کے دوران مین اوس تعداد زر کا معلوم کرنا ضروری ہو جو بموجب ڈگری واجب الطلب باقی رہگئی ہو تو افسر جوڈیشل کو لازم ہے کہ اوسوقت مسل مقدمہ پر غور کرے اور امر مذکور کی نسبت اوس سے نتیجہ نکالے۔

ایک یا زیادہ ڈگریداران کیطرف سے درخواست اجرائے ڈگری

٧٠ - جبکہ ایک یا زیادہ اشخاص جنمین وہ جملہ اشخاص شامل نہون جنکے حق مین ڈگری مشترک طور پر ہوئی ہو یہ معلوم ہو افسر جوڈیشل کو بحد متعلقہ حسب دفعہ ٢٣١ مجموعہ ضابطہ دیوانی واسطے اجرائے کل ڈگری کے درخواست کرین تو افسر مذکور کو لازم ہے کہ باقی ماندہ ڈگریداران یا اونکے قائم مقامون کو اوسکی اطلاع کرا دیوے اور اوسکو درخواست مذکور بجز اوس صورت کے منظور کرنی نہین چاہیے کہ جملہ اشخاص کو موقع سماعت ملجانے کے بعد اس امر کی نسبت اوسکو اطمینان ہو جاوے کہ درخواست کرنیکی وجہ معقول موجود ہے۔

جس صورت مین ڈگری ایک سے زیادہ اشخاص کے حق مین فرداً فرداً ہو اور اوسمین ہر ایک کا استحقاق علیحدہ علیحدہ تحریر ہو جزو اجرائے ڈگری کی درخواستین گذر سکتی ہین۔ مگر جس صورت مین ڈگری ایک سے زیادہ اشخاص کے حق مین مشترکہ ہو تو درخواست کل ڈگری کے اجرا کیواسطے ہونی چاہیے جہانتک کہ ڈگری مذکور کا اجرائے یا ایفائے باقی ہو اور اگر درخواست واسطے اجرائے جزو یا ڈگری کی صرف حصہ رسدی کی ہو تو وہ نامنظور ہونی چاہیے۔

درخواست اجرائے ڈگری منجانب منتقل الیہ۔

٧١ - جبکہ کوئی شخص جو ماسوائے ڈگریدار کیطرف سے بذریعہ انتقال تحریری ڈگری کے اوسکے حق مین منتقل ہونیکے سبب سے ڈگری سے فائدہ اوٹھانیکے استحقاق کا دعوی کرتا ہو حسب احکام دفعہ ٢٣٢ مجموعہ ضابطہ دیوانی درخواست اجرائے ڈگری پیش کرے تو افسر جوڈیشل کو لازم ہے کہ درخواست کی اطلاع انتقال کرنیوالے کو اور نیز مدیون ڈگری کو کرا دیوے اور افسر مذکور درخواست کو بجز اوس صورت کے منظور نہین کر سکتا کہ فریقین مذکور کو موقع سماعت ملجانے کے بعد اس امر مین اوسکو اطمینان ہو کہ درحقیقت انتقال ہو چکا ہے اور اون اشخاص کے عذرات (اگر کوئی ہون) جنکے برخلاف درخواست اجرائے گئی ہے معقول اور مناسب نہین ہین۔

اون صورتون مین جنمین عدالت درخواست کو منظور کرنا مناسب سمجھے اوسکو لازم ہے کہ وجوہات منظوری تحریر کرے اور حکم بدین مضمون صادر کرے کہ اوسوقت سے نام سائل بجائے نام اصل ڈگریدار درج مسل ہوگا۔

قرقی زر ڈگری

٧٢ - دَین ڈگری بذریعہ اوس قرضہ کے قرق ہو جانے سے جسکی ادائی کا ڈگری مین حکم ہو یہ ضرور نہین ہے کہ اجرائے ڈگری ملتوی ہو اگرچہ اوسکی یہ تاثیر ہوتی ہے کہ مدیون کو دَین مذکور فی الفور ڈگریدار کو ادا کرنے سے روکے۔ الا اگر دوران قرقی مین دَین مذکور یا اوسکا کوئی جز بذریعہ اجرائے وصول ہو جائے اور عدالت مین داخل کیا جاوے تو وہ اوس حکم قرقی کا پابند رہیگا۔ اور اوسکی نسبت صرف حسب دفعہ ٢٧٣ مجموعہ ضابطہ دیوانی کارروائی کیجا سکتی ہے۔

نیلام بعینہ اجرائے ڈگری کسی وقت بھی ملتوی ہو سکتا ہے۔

۷۳ - احکام دفعہ ۲۹۰ کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے جسکے رو سے مدیون ڈگری کی درخواست پر اگر عدالت کا اس امر مین اطمینان ہو جاوے کہ ڈگری کسی ایسے ذریعہ سے بجز بیع جائیداد وصول ہو سکتا ہے عدالت مذکور کو باجرائے ڈگری نیلام جائداد غیر منقولہ کے ملتوی کرنیکا اختیار رہتا ہے۔ اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ اختیار مذکور کا ایسا استعمال نہو جس سے ڈگریدار کو نقصان پہونچے۔

بے خبر خریدار

۷۴ - دفعہ ۳۱۱ - ایسے نالشات و بطلان بابت اراضیات فروخت شدہ بعینہ اجرائے ڈگری کی طرف ہر حال جنمین یہ بیان ہو کہ خریدار کو اراضیات مذکورہ کسی اور شخص کیطرف سے کی گئی تھی۔

ملاحظہ تشریحات مندرجہ بالا

۷۵ - واضح ہو کہ یادداشت ہذا جو بغرض ہدایت و امداد افسران جوڈیشل پنجاب کے شائع کی گئی ہے اون معاملات کی نسبت جنسے وہ متعلق ہے بطور حکمی شرح قانون کے متصور نہین ہونی چاہیے۔ اور یہ منشا نہین ہے کہ وہ کسی ایسے اختیار یا تقاضائے رائے کے استعمال کے مانع ہو۔ یا اوسے محدود کرے جو از روئے مجموعہ ضابطہ دیوانی دیا گیا ہے معمولی طور پر اون معاملات مین جنکا یادداشت ہذا مین کچھ ذکر ہے اوسکا استعمال بطور رہبر کے کیا جانا چاہیے مگر معاملات قسم مذکور کی نسبت نزاع کی صورت مین عدالتہائے کو لازم ہے کہ خود مجموعہ مذکور اور مقدمات منفصلہ کا ملاحظہ کرین۔

سرکلر نمبر ۲ - خاص قواعد دربارہ تجویز نالشات متعلقہ اراضی

قواعد مندرجہ ذیل کا تجویز نالشات متعلقہ اراضی سے خاص تعلق ہے اور قواعد ہذا سے یہ مقصود ہے کہ اس قسم کی نالشونکی ڈگریات کے مرتب کرنے مین زیادہ درستی اور صحت عمل مین آوے۔

قواعد

۱ - ہر عرضیدعوی جو نسبت ملکیت یا دخلیابی اراضی زرعی کے موجب گذرانا جاوے تو حاکم جلیس عدالت اوسکی بااحتیاط اس غرض سے پڑتال کرے کہ آیا دادرسی مستدعویہ کی تحریر مین کوئی ابہام تو نہین حاکم موصوف کو ہر ایسے مقدمہ مین مدعی یا اوسکے مختار کا باحتیاط اظہار لیکر یہ تحقیق کرنا لازم ہے کہ آیا جو مدعا عرضی دعوی مین کی گئی ہے وہ ملحاظ جملہ مراتب کے بعینہ اوس دادرسی کے مطابق ہے جسکی مستغیث ہندی زبان خود بیان کرتا ہے۔ اگر بیانات زبانی مدعی یا اوسکے مختار کے اوسکے دعوی کے تحریری حالات سے مختلف ہون تو جہان ایسا کرنا ممکن ہو عرضیدعوی اوسکو یا اوسکے مختار کی موجودگی مین اوس عرضی نویس کو واپس کیا جاوے جسنے اوسے تحریر کیا تھا اور اوسے ہدایت کیجاوے کہ وہ عرضیدعوی مین ایسی ترمیمات کر دے جس سے عرضیدعوی مدعی کی زبانی بیان دادرسی مستدعویہ کے مطابق ہو جاوے جسقدر تمیم عرضی نویس جسنے عرضیدعوی لکہا ہو حاضر نہو سکے تو عدالت ایسی ہدایات ترمیمات مطلوبہ کی نسبت کسی مقامی عرضی نویس منتخبہ مدعی کو کریگی اور کوئی عرضی دعوی منظور نہ کیا جاویگا تاوقتیکہ عدالت کو اطمینان ہو جاوے کہ اوسمین وہ دعوی ٹھیک ٹھیک لکہا ہے جسے مدعی ثابت کرنا چاہتا ہے۔

۲ - ہر ایسی عرضی دعوی کے ساتھ ایک فرد جمعبندی مصدقہ (نمونہ دیوانی نمبر ۱۱۲) ہونا چاہیے لہذا اوسمین مراتب متعلقہ عرضی دعوی مندرجہ مسل بندوبست و جمعبندی گذشتہ درج کیے جانے چاہییں۔ اس فرد پر اوس حلقہ کے پٹواری کی بابت تصدیق ثبت ہونی چاہیے جسمین اراضی واقع ہو جسکی تعیین

تقسیم یا برد و برآمد، یا کسی اور وجہ کے اندراجات مندرجہ مسل بندوبست و جمعبندی گذشتہ سے مطابقت نہ رکہا دین تو مختصر حال وجہ مذکور آخری خانہ کیفیت مین
تحریر کرنا چاہئے - جب نالش کسی خاص قطعہ اراضی کی بابت ہو جسکی حدود اربعہ معین ہون تو اوسکے ساتھہ ایک نقشہ بھی ہونا چاہئے جو بموجب پیمانہ کے کہینچا گیا
اور جسمین وہ قطعہ خاص جسکا دعوی کیا جاوے یا بہ تعلق جسکے ڈگری دیجاوے اور نیز اوسقدر کہیتہائے ملحقہ صاف صاف درج ہونے چاہئین جو سہولیت سے
شناخت کے لئے کافی ہون اور یہہ کہیت بھی بموجب پیمانہ کے کہینچے جانے چاہئین خاص قطعہ مذکور اور کہیتہائے متصلہ کا نمبر شمار مطابق فرد مذکور کے
درج کرنا چاہئے اور نقشہ کی صحت کی تصدیق پٹواری تیار کنندہ نقشہ کریگا جسصورت مین نالش ایک حصہ کہیوٹ یا مختلف کہیتون کی بابت ہو جو مختلف
مقامات مین واقع ہون تو نقشہ ضروری نہوگا -

۴۴ - اختتام مقدمہ پر بعد تصفیہ اس امر کے کہ آیا نالش ڈسمس ہونی چاہئے یا کل یا کسقدر جزو دعوی کی ڈگری ہونی چاہئے عدالت اپنی ڈگری
اپنے فیصلہ کی عبارت کے ٹہیک مطابق مرتب کریگی ڈگری مین اوس حصہ یا ہیت اور وسعت مدعی علاشدہ کی تصریح کیجائیگی اور بتعمیل احکام دفعہ
۲۰۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی اوسمین حوالہ اراضی متنازعہ کا بذریعہ اون نمبرہائے شمار کے دیا جاویگا جو فرد مذکورہ حسب قاعدہ دوم کی بابت درج ہونگے

سرکلر نمبر ۳ - اختیار سماعت عدالتہائے دیوانی

یادداشت مندرجہ ذیل مین وہ تبدیلیان ظاہر ہوتی ہین جو گذشتہ وسی واضعان قانون کے احکام کے سبب سے اختیار سماعت عدالتہائے دیوانی
ملک پنجاب مین درباب بعض مدعاہائے مقدمات ہوئی ہین -

۱۸۸۴ء سے پہلے بیشتر اختیار سماعت عدالتہائے دیوانی کا انتظام قانون پنجاب کی رو سے ہوتا تہا

۲ - قبل از اجرائے ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۴ء و ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۴ء اختیار سماعت عدالتہائے کا انتظام زیادہ تر احکام قانون دیوانی پنجاب سے ہوتا تہا جسکی رو سے عدالت
ہائے دیوانی کو اختیار تہا کہ عموماً تمام نالشات مستغاثہ جات + + بابت جملہ حقوق و معاملات دیوانی کو بقید اون مستثنیات کے جو باب مذکور
مین منضبط کی گئی ہین سماعت کرے پہر احکام من بعد علی المخصوص سرکلرات مندرجہ حاشیہ سے کسیقدر ترمیم ہوگئی تہی جن کے بموجب تمام مقدمات
اراضی و لگان اراضی بجز مقدمات وراثت کے جو ایک ہی وقت مین حقوق اراضی نیز دیگر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ سے متعلق ہون
عدالتہائے دیوانی کی سماعت سے خارج کی گئی تہی اور اونکی نسبت یہہ قرار دیا گیا تہا کہ وہ صرف قابل سماعت عدالتہائے مال ہین -

(حاشیہ: ۱۸۶۰ء ، ۱۸۶۶ء ، ۱۸۷۱ء)

مقدمات اراضی و لگان اراضی عدالتہائے مال مین قابل سماعت تہے

۳ - چنانچہ قبل از اجرائے ایکٹ ۱۷ و ۱۸ ۱۸۸۴ء اور ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۴ء اکثر مقدمات جو فی الحقیقت از قسم دیوانی ہین یا در حالیکہ دیگر ممالک ہندوستان مین
اگر رجوع ہوتے تو عدالتہائے دیوانی مین تجویز کئے جاتے لہذا اون عدالتہائے دیوانی کی سماعت سے خارج تہے اور اونکی تجویز فقط عدالتہائے مال
یا افسران منتظم سرکاری کرتے تہے - مگر یہہ ضابطہ ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۴ء و ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۴ء کے جاری ہونے سے بہت ترمیم ہوگیا تہا -

ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۴ء کی رو سے عدالتہائے مال کا اختیار سماعت اون مقامات کے جہان بندوبست جاری ہو خارج ہو گیا تہا -

۴ - ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۴ء جس سے مدعا یہہ مقصود تہا کہ وہ ایک ایکٹ بنا بر تعین اختیار سماعت عدالتہائے دیوانی جو ڈسٹرکٹ ملک پنجاب کے ہر عدالت ہائے مال ملک پنجاب
پر بلحاظ عدالتہائے جوڈیشل کمیشنر جاری کیجاوے نہین تہا اور نہ اوسکی رو سے استعمال اختیارات جوڈیشل منجانب صاحبان اضلاع بحیثیت عدالتہائے مال موصوف مقرر
کیا جاتا تہا بجز اون اضلاع کے جنمین بندوبست جاری ہو - ایکٹ مذکور مین حکم تہا کہ اضلاع بندوبستی مین عہدہ داران جوڈیشل عہدہ داران

فاص کو اختیار دیا جاوے اور ہدایت کیجاوے کہ وہ بعینہٖ ان مقدمات متعلقہ ادائے لگان یا مالگذاری یا پیداوار اراضی کی تجویز کرین۔ اور بیعینہٖ دیوانی تجویز نکرین۔ اور اسوائے منشائے مذکورہ اوسمین یہ بھی حکم تہا کہ عدالتونکو صیغہٖ دیوانی مین ہر قسم کے مقدمات کی تجویز اور تصفیہ کا اختیار ہے

۵۔ علاوہ اسکے دفعہ ۱۔ ایکٹ ۔ ۱۸۶۱ء مین یہ حکم تہا کہ عدالتہائے دیوانی کو چاہئے کہ جملہ مقدمات قسم دیوانی کی سماعت کرے سوائے اون مقدمات کے جنکی سماعت کسی ایکٹ آف پارلیمنٹ یا کسی آئین یا ایکٹ نواب گورنر جنرل بہادر یا حضور کونسل سے ممنوع ہو۔

۶۔ پس ایکٹہائے مذکورہ بالا کی یہہ تاثیر تہی کہ عدالتہائے دیوانی ملک پنجاب پر کل اختیار جملہ مقدمات قسم دیوانی دیا جاوے سوائے اون مقدمات کے جو بموجب کسی ایکٹ یا آئین کے ممنوع السماعت ہون اور بذریعہ قوانین مجریہ جو بیچ ایکٹ ۱۸۶۳ء اور ایکٹ ۱۸۷۱ء قائم ہوئی اس اصول کو قائم رکہا گیا اور عدالتہائے دیوانی کے اختیار سماعت کو وسعت دیگئی تہا۔

منشائے دفعہ ۴۰۔ ایکٹ ۱۸۷۱ء کی روسے درحالیکہ گورنمنٹ اس امر کی مجاز تہی کہ کسی افسر کو بندوبست مالگذاری اراضی کرنا ہو یا اوسکا انتظام کرنا ہو اختیارات تجویز نالشات اور اپیل متعلقہ اراضی یا لگان یا مالگذاری یا پیداوار اراضی بمقدمہ معمولی عدالتہائے دیوانی کے اون صورتون مین جنکی اشتہار متعلق ہوتا ہو عطا کرے اوسی دفعہ مین یہی حکم ہے کہ افسران مذکور نالشات اور اپیل مرقومہ صدر کو بطور عدالتہائے دیوانی سماعت کرین اور نہ بعینہٖ مال جیسا کہ سابق مین دستور تہا۔ دفعہ ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی حال (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) مین ایک شرط نسبت سماعت مقدمات دیوانی کے شامل اوسکی بیج ہے جسکا ذکر فقرہ اخیر مین کیا گیا ہے۔

۷۔ آخر الامر ایکٹ عدالتہائے پنجاب یعنی ایکٹ ۱۸۸۴ء کی روسے اسکی کی عدالت ہائے مالی کو بعض اقسام مقدمات کی نسبت ایک بالکل علیحدہ اور بلا شرکت غیرے اختیار سماعت دیا گیا ہے۔

بروئے احکام دفعہ ۴۴ مقدمات جو اون اقسام مین سے ہون جو شق ہائے متذکرہ دفعہ مذکور مین شامل ہین (خصوصاً مقدمات مزارعت و مقدمات متعلقہ مالگذاری) عدالتہائے مال مین جو ہو سماعت و تجویز ہونی چاہئین۔ اور اور کسی طرح نہین۔ اور دفعات مابعدین یہ حکم ہے کہ اپیل مقدمات مذکورہ کی سماعت صاحبان ڈپٹی کمشنر و صاحبان کمشنر و صاحب فنانشل کمشنر درجہ بدرجہ کرینگے۔

دفعہ ۴۵ مین یہہ حکم ہے کہ جب کسی عدالت مال کو یہہ معلوم ہو کہ کسی مقدمہ مین جو اوسکے روبرو زیر تجویز ہے کوئی امر تنقیح طلب یا دعوے ایسا قابل انفصال عدالتہائے دیوانی کے ہو جائے ہے کہ عدالت مال مذکور بنظر رسمی تقاضائے عدالت کے جسکو وہ ماتحت ہو بذریعہ حکم تحریری مقدمہ مذکور کے کسی فریق کو حکم دیوے کہ وہ ایک خاص میعاد کے اندر سوال مذکور کا فیصلہ حاصل کرنے کے لئے عدالت دیوانی مین مقدمہ رجوع کرے۔

۸۔ تاہم بعض خاص معاملات کے متعلق یہہ تجویز کرنا کہ آیا وہ عدالتہائے دیوانی کے اختیار سماعت کے اندر ہین۔ یا قابل سماعت صرف افسران مال کے بہ افسران گورنمنٹ کے اونکی حیثیت انتظامیہ مین ہین کا ہے کہ کسیقدر دقت آگین سوال ہے۔

کو ایکٹ مندرجہ ذیل بعموماً توضیح اس امر کے مستثنیات مندرجہ دفعہ ۷ و دفعات مابعد باب حصہ اول پنجاب کی ڈھونڈ کسیقدر جاری ہین

بحکم دفعہ ۱ ایکٹ ۔ ۱۸۶۱ء

عدالتہائے دیوانی کل مقدمات قسم دیوانی ... کا اختیار سماعت رکہتی ہین بجز اون مقدمات کے جنکی سماعت کسی قانون کے ذریعہ ممنوع ہو۔

ایکٹ ۱۸۸۴ء

امر متنازعہ سماعت کی نسبت تجویز صرف بذریعہ ... عدالت ... ہو سکتی ہے

مفید ہونگی۔ نظر سہولیت حوالہ جات مذکورہ حاشیہ مین درج کیجاتی ہین -

فقرہ ۱۰ - اگر کوئی امر جاگیر یا معافی یا دیگر حقوق کے مستحقین یا اراضی یا مالیہ سرکاری یا دیگر تشخیص یا حقوق سے تعلق رکھتا ہو اور رشتہ عدالتہائے کو تحقیقات کا اختیار نہو جاگیرداران یا معافیداران کو ... غیر شخص کو جو حال مین ملکیت نہ رکھتا ہو ... مقدمات ... اور وہ بین غیر شخص کی بید التین جو ہو سکتی ہین -

۹ - بموجب دفعہ ۴ - ایکٹ پنشن ۱۸۷۱ء معاملات متعلقہ حقوق پنشن یا عطیات زر نقد یا مالگذاری اراضی عطا شدہ از جانب برٹش گورنمنٹ یا از جانب کسی سرکار سابق مین سے کوئی اختیار سماعت عدالتہائے دیوانی ممنوع ہے جو دعاوی اس قسم کے معاملات سے متعلق ہون لازم ہے کہ وہ کلکٹر کے روبرو پیش ہون اور عدالت دیوانی انکی صرف اس صورت مین سماعت کر سکتی ہے جبکہ انکو کلکٹر بموجب احکام دفعہ ۶ - ایکٹ پنشن بالتخصیص عدالت مذکور مین تجویز کیواسطے مرسل کرے اور اگر عدالت مذکور کو ایسی صورت مین مقدمہ مذکور کی تجویز کی مجاز ہو جو مقدمات بطور خبر مرسل ہو وہین عدالت دیوانی فقط حقوق باہمی اون فریقین کی نسبت تصفیہ کر سکتی ہے بشرطیکہ دوسرے دعویدار ہون الا کوئی اس قسم کی ڈگری حاکم صادر نہین کر سکتی جو مہیا باکفایہ گورنمنٹ کی بنا پر ایسی پنشن یا عطیہ کو ... ہو

معاملات متعلقہ جاگیر وغیرہ مین عدالتہائے دیوانی کو اختیار سماعت حاصل نہین ہے -

فقرہ ۱۲ - اگر کسی امر مین جو حدود ریاستہائے خود مختار یا علاقہ انگریزی سے متعلق ہو -

۱۰ - معاملات متعلقہ حدود ریاستہائے خود مختار عدالتہائے دیوانی کی سماعت مین نہین آتے کیونکہ انتظام بطور پر علاقہ انگریزی و علاقہ رئیسان خود مختار و سرداران مالگذار کے درمیان حد بندی کرادینا انتظام ملکی گورنمنٹ کا کام ہے -

نیز معاملات متعلقہ حدود ریاستہائے خود مختار مین -

فقرہ ۱۵ - کوئی امر جو کارروائی افسران گورنمنٹ صیغہ مال یا صیغہ جوڈیشل سے تعلق رکھتا ہو -

۱۱ - بیشتر معاملات متعلقہ کارروائے سرکاری افسران صیغہ مال بھی قابل سماعت عدالتہائے دیوانی کے نہین بجہت کارروائی سرکاری افسران صیغہ جوڈیشل ایکٹ ۱۸۵۰ء ان افسران کو جو صیغہ جوڈیشل کا کام انجام دیتے محفوظ کرتا ہے کہ کوئی شخص بابت ان افعال کے نالش نکرے جو انہون نے ... فرائض جوڈیشل کی انجام دہی مین کئے ہون بشرطیکہ افسران مذکور اوس وقت نیک نیتی سے باور کرتے تھے کہ اونکو اس فعل کے کرنیکا اختیار تھا جسکی نسبت استغاثہ کیا گیا ہے مگر جس صورت مین افسران مذکور ایسے یقین پر جو نیک نیتی پر مبنی نہو عمل کیا ہو وہ ایکٹ مذکور کی حفاظت کا اون نتائج سے جو انکے بلا اختیار یا بیرون اختیار کے عمل کی نسبت وقوع مین آتے ہون مستحق نہین ہو سکتے -

مقدمات بنام افسران جوڈیشل و مال بابت افعال جو انہون نے بوقت انجام دہی فرائض خود کئے ہون -

۱۲ - مختصر بیان مندرجہ صدر سے عمدہ ان تبدیلیون کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے جو قوانین جدید کے رو سے اختیار سماعت عدالتہائے کے بارہ مین ہوئی ہین لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سوال اختیار سماعت کسی خاص مقدمہ مین جو عدالت کے سامنے پیش ہے بلحاظ حالات خاص مقدمہ طے کیا جاوے عام قاعدہ یہ ہے کہ عدالتہائے دیوانی کو لازم ہے کہ جملہ مقدمات از قسم دیوانی کی سماعت کرین سوائے اون مقدمات کے جنکی سماعت کسی ایکٹ یا قانون نافذ الوقت سے ممنوع ہو - افسران جوڈیشل کو بالتخصیص یاد رکھنا چاہیئے کہ اختیار سماعت عدالتہائے دیوانی بمقدمات متعلقہ اراضی یا لگان یا مالگذاری یا پیداوار اراضی پابندی احکام دفعات ۷۷ و ۷۸ - ایکٹ مزارعان ۱۸۸۷ء و دفعہ ۱۵۸ - ایکٹ مالگذاری پنجاب ۱۷ ۱۸۸۷ء حاصل ہے -

ہر مقدمہ مین عدالت کو سوال اختیار سماعت کا فیصلہ خود کرنا چاہیئے -

۱۳ - اون سوالات کی نسبت جو حدود اختیار سماعت بلحاظ مالیت سے جو مختلف درجہ کی عدالتہائے کو بموجب دفعہ ۲۲ - ایکٹ عدالتہائے پنجاب نمبر ۱۸ ۱۸۸۴ء کے مقرر کیگئی ہین متعلق ہون جمیع صاحبان جج دیوانی کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جن مقدمون مین کسی مقدمہ کی مالیت

حدود اختیار سماعت بلحاظ مالیت -

اغراض شمار اصلی الیت سی مختلف ہو تو اختیار سماعت کا حصر اصلی الیت پر ہی۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ کی رو سی چیف کورٹ بمنظوری لوکل گورنمنٹ اس امر کی
مجاز ہی کہ ان اقسام مقدمات میں جنکی مالیت قابل اطمینان طور پر تعین نہین کیجا سکتی بمطلب اغراض اختیار سماعت مالیت مقرر کرے۔

سرکلر نمبر ۴۔ اشتہارات مجریہ لوکل گورنمنٹ بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی

اشتہارات مندرجہ ذیل کو لوکل گورنمنٹ نے بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء جاری کیا ہو
یا بموجب دفعہ ۳۔ ایکٹ مذکور اونکا نفاذ قائم ہے

۳۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ء

مختاران مقبولہ ملک پنجاب۔

نمبر ۵۰۴۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس اختیار کی رو سی جو جناب ممدوح کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۳۷ کے بموجب حاصل ہی اشخاص
مندرجہ ذیل کو اہالی مقدمہ کے مختاران مقبولہ قرار دیتے ہین۔

(الف) اشخاص جو ایسے اہالی مقدمہ کی طرف سے اپنے نام کے عام مختارنامجات رکھتے ہون جو اوس عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر نہ رہتے
ہون جسکی حدود کے اندر حاضر ہونے یا درخواست دینے یا عمل کرنیکی ضرورت ہو اور مختارنامون مین اونکی طرف سے حاضر ہونے اور درخواست دینے
اور عمل کرنیکا اختیار دیا گیا ہو۔

(ب) مختار جنہون نے کسی قانون مجاریہ وقت کی رو سے سارٹیفکٹ حسب ضابطہ مختاری کا پایا ہو اور اونکے پاس مختارنامجات خاص جنکی رو سے
اونکو موکلون کی طرف سے ایسے افعال کرنیکا اختیار دیا گیا ہو جو مختار قانوناً کرنیکے مجاز ہون۔

(ج) اشخاص جو اون اہالی مقدمہ کی طرف سے یا اونکے نام سے کچھ تجارت یا کاروبار کرتے ہون جو اوس عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے
اندر نہ رہتے ہون جسکی حدود کے اندر حاضر ہونا یا درخواست دینا یا عمل کرنا صرف معاملات متعلقہ تجارت یا کاروبار کی بابت ہو اور کوئی اور
مختار جسکو ایسی حاضری عدالت اور درخواست دینے اور عمل کرنیکی اجازت بصراحت دی گئی ہو وہان موجود نہو۔

(د)۔ اشخاص جنکو اہالی مقدمہ نے اپنی طرف سے کسی خاص مقدمہ مین حاضر ہونے اور کارروائی کرنیکی خاص اجازت دی ہو۔
مگر شرط یہہ ہے کہ اشخاص مذکورہ ایسے مختار ہون جنکو صرف اوسی موقع کے لئے اجازت دیگئی ہو۔ اور ایسے اشخاص قانون پیشہ نہون جو خلاف قواعد
دربارہ انتظام ادخال و اندراج نام وکلا و مختاران عمل کرتے ہون۔
اور نیز یہہ بھی شرط ہے کہ عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی ایسے شخص کو اسطرح حاضر ہونے یا کارروائی کرنیکی اجازت دینے سے انکار کرے۔

حفاظت جائداد زیر قرق

نمبر ۵۰۶۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس اختیار کے رو سے جو جناب ممدوح کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۶۹ کے موجب
حاصل ہے جانورون اور دیگر مال منقولہ کی حفاظت بحالت قرقی کے باب مین مندرجہ ذیل قواعد منضبط فرماتے ہین۔

۱۔ جانور اور دیگر مال جو زیادہ جگہہ گھیرتا ہو یا فی الفور اوٹھایا نہین جاسکتا ہو نظر یا اوسکے اہلکار کی معرفت قرق ہونے پر اگر ممکن ہوگا
تو گاؤن کے نمبردار یا اور ویسے معتبر شخص کی حفاظت مین رکھا جائیگا جو مال مذکور کو بپابندی احکام عدالت اپنی تحویل مین لینا منظور کرے۔

۲۔ تمام قسم کا ہلکا اور ایسا مال جو فی الفور اوٹھایا جاسکتا ہو اور خاصکر کم مقدار کا قیمتی مال مثل جواہرات وغیرہ قرق ہونیکے بعد عدالت
اجرا کنندہ ڈگری کے صدر مقام مین پہونچایا جائیگا اور وہان کسی ایسے عہدہ دار کو سپرد کیا جائیگا جسکو عدالت حکم دے۔

مدیون ڈگری کو جو زر نقد کی ڈگری کی اجرا مین گرفتار ہو دیوالیہ قرار پانیکی درخواست کرنیکی اطلاع۔

نمبر ۵۰۶۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس اختیار کے رو سے جو جناب ممدوح کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۳۳۳ کے بموجب حاصل
ہے ہدایت فرماتے ہین کہ جبکہ کوئی مدیون ڈگری دفعہ مذکور کے بموجب بعلت اجرا ڈگری زر نقد گرفتار ہوکر عدالت کی روبرو حاضر کیا جائے
تو عدالت اوسکو مطلع کریگی کہ اوسکو مجموعہ مذکور کے باب بستم کے مطابق دیوالیہ قرار پانے کے لئے درخواست دینے کا اختیار ہے اور اگر اوسکی
اپنی درخواست کے مضمون کی نسبت بدنیتی کا کوئی فعل نہ کیا ہو اور اگر وہ اپنی کل جائداد کو تحویلدار مقررہ عدالت کے قبضہ مین کردیگا تو
اوسکو رہائی دیجائیگی۔

اختیار سماعت عدالت ہائے کورٹ آف ریکویسٹ

۳۔ اون مقامات مین جہان ملکہ معظمہ کی افواج دامی مین سے کوئی دستہ فوج ملک ہند مین خدمت پر مامور ہو اور مقامات مذکور مین عدالت خفیفہ کے علاوہ اختیار رکہا ہو وہان نالشات قرضہ یا نالشات ذاتی کو جو سپاہیان افواج دامی کے سوائے افسران و دیگر اشخاص پابند قانون فوجی کے نام ہون فقط کورٹ آف ریکویسٹ سماعت کر سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ مالیت متدعویہ چار سو روپیہ سے زیادہ نہو اور بروقت پیدا ہونے بنائے دعوی کے مدعا علیہ از قسم اشخاص مذکورہ بالا ہو[1]

افواج ہند کے افسران اہل یورپ

۴۔ ملکہ معظمہ کی افواج ہند کے افسران اہل یورپ ایسے اشخاص مین جو قانون فوجی کے پابند ہین اور بحیثیت مذکور مقدمات دیوانی کی نسبت ویسے اختیارات کے تابع ہین جس اختیار کے ملکہ معظمہ کے افواج دامی کے افسران تابع ہین[2]

سپاہیان افواج یورپین اون قرضون کے عوض جو تیس پونڈ سے کم ہو قابل گرفتاری وغیرہ کے نہین ہین

۵۔ سپاہیان افواج دامی نالشات قرضہ و دیگر نالشات مین خواہ مالیت متدعویہ کسیقدر ہو قابل مواخذہ عدالتہائے دیوانی مین اس امر کے نہین ہو سکتے اور نہ عدالت دیوانی مین حاضر ہونیکو مجبور کئے جا سکتے ہین اور نہ اس امر کے کہ قرضہ یا ہرجانہ یا تعداد نالش علاوہ دیگر خرچہ مقدمہ کے ۳۰ پونڈ سے زیادہ ہو۔ اور نہ عدالت دیوانی انکے آلات جنگ ضروری یا سامان جنگی کے برخلاف ڈگری کا اجرا کر سکتی ہے[3]

تعریفات افسر وغیرہ

۶۔ الفاظ و عبارات ہائے افسر۔ سپاہیان۔ افواج دامی۔ ہند کی تعریف دفعہ ۱۹۰ مین درج ہے۔ اور عبارت پابند قانون فوجی کی تشریح کیواسطے دفعات ۱۷۵ و ۱۷۶ ایکٹ افواج مجریہ ۱۸۸۱ء کا ملاحظہ کرنا چاہئے۔

نالشات بنام دیسی افسران و سپاہیان

۷۔ بروئے دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۹ء نالشات قرضہ و نالشات ذاتی بنام دیسی افسران و سپاہیان و دیگر اشخاص کے جو انڈین آرٹیکلز آف وار ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۹ء کے تابع ہون ایسے مقام لشکر یا چھاونی کے اندر بود و باش رکہتے ہون بعد بازار فوجی مین کسی طرح کی تجارت یا کسی طرح کا کام کرتے ہون ماسوائے اون چھاونیون کے جہان مجسٹریٹ چھاونی کو اختیار سماعت دیوانی حاصل ہو یا عدالت مطالبہ خفیفہ قایم کی گئی ہو صرف ملٹری کورٹ سماعت کر سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ مالیت متدعویہ دو سو روپیہ سے زیادہ نہو اور بروقت پیدا ہونے بنائے دعوی کے جسکی وجہ سے نالش کی گئی ہو مدعا علیہ از قسم اشخاص مذکورہ ہو[4]

دیسی افسران وغیرہ کا گرفتار نہی کیا جانا اور انکی تنخواہ کا قرق نہ ہونا

۸۔ دیسی افسران و سپاہیان و دیگر اشخاص جنکی تصدیق بموجب ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۹ء انڈین آرٹیکلز آف وار ہوئی ہو کسی حکمنامہ مجریہ عدالت دیوانی کی بموجب گرفتار نہین کئے جا سکتے اور کسی ایسے شخص کے ہتہیار اور اسباب یا ساز و یراق یا وردی یا سامان و فرودیا جنگی قرقی کی ماتحتی سے مستثنی ہین نہ اونکی تنخواہ اور الاونس کسی ڈگری عدالت کی تعمیل مین قرق کیا جا سکتا ہے[5]

(ب) قواعد فوجی بارہ عطائے رخصت دیسی افسران و سپاہیان بنابر پیروی مقدمات بعدالت ہائے دیوانی

قواعد کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے

عدالتہائے دیوانی ملک پنجاب کی توجہ ریگولیشن ہائے افواج بنگال کے انتخابات مفصلہ ذیل پر دلائی جاتی ہے جو دیسی افسران و سپاہیان کو عدالتہائے دیوانی مین پیروی مقدمہ کیلئے اور دیگر معاملات ہم قسم کیلئے رخصت کے عطا کئے جانے سے متعلق ہین۔

---

[1] دفعہ ۱۳۰ ایکٹ افواج مجریہ ۱۸۸۱ء
[2] دفعہ ۱۳۶ ایکٹ افواج مجریہ ۱۸۸۱ء
[3] دفعہ ۱۴۴ ایکٹ افواج مجریہ ۱۸۸۱ء
[4] دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۹ء و دفعہ ۵ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۹ء
[5] ضمن ۶ دفعہ سوم ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۹ء و ضمن ط دفعہ ۲۶۶ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۹ء

استصواب از عدالت ہائے دیوانی جب رخصت مزید درکار ہو۔

۲- استصوابات دفعہ ۱۱ کا افسران دیوانی سے بلا واسطہ طور پر تعلق نہیں ہے لیکن یہہ معلوم ہوگا کہ اوس مین یہہ حکم ہے کہ جب رخصت مزید کی درخواست بدین وجہ کیجاوی کہ سائل کے مقدمہ کی جسمین اوسکی موجودگی ہنوز مطلوب ہے۔ اور نیز جب افسر کمانڈنگ کو اسبابمین شبہہ ہو کہ آیا جس دیسی افسر یا سپاہی کو صاحب مجسٹریٹ نے رخصت عطا کی ہے اوسکی موجودگی بالضرور ضروری ہے یا نہین تو ایسی صورتونمین عدالت دیوانی سے استصواب کر لیا جائے۔ لازم ہے کہ ایسے استصوابہائے کا جواب فی الفور دیا جائے۔

دیسی افسران و سپاہیان مصروف مقدمات سے حکام فوجی و دیوانی کا تعلق۔

۳- دفعہ ۲۰ مین افسران فوجی کے فرائض متعلق حکام دیوانی کا عام طور پر ذکر کیا گیا ہے اور فقرہ ہائے منتخبہ مین افسران کمانڈنگ کو جتایا گیا ہے کہ وہ دیسی افسران و سپاہیان کی امداد کیلئے جو اونکے تحت حکم ہوں اور مقدمہ مین مصروف ہوں کونسی امور کر سکتے ہین اور کن امور کے کرنے سے اونھین باز رہنا چاہیے۔ فقرہ ۱۲ کی نسبت جہانتک کہ خود عدالتہائے سے متعلق ہے یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اوس سے گورنمنٹ کی امید اسباب مین ظاہر ہوتی ہے کہ عدالتہائے دیوانی اوس حرج کا لحاظ رکھین جو ممکن ہے کہ اگر دیسی افسران و سپاہیان اشد ضرورت سے زیادہ اپنے فرائض سے باز رکھے جاوین تو کار سرکار مین واقع ہو۔ اور فقرہ ۲۲ مین یہہ حکم ہے کہ عدالت دیوانی کا سارٹیفکٹ بدین مضمون کہ کسی دیسی افسر یا سپاہی کی موجودگی بعد انقضائے اوسکی رخصت کے مطلوب ہے بطور ایک عذر کافی اس امر کے منظور کیا جائے کہ افسر یا سپاہی مذکور اپنی رخصت سے زیادہ اوسوقت تک ٹھیرا رہے جبتک کہ وہ اپنے افسر کمانڈنگ سے یہہ دریافت کرے کہ آیا اوسکی رخصت ایک مزید عرصہ کیلئے بڑھائی جا سکتی ہے یا نہین۔ اون حالاتمین جنکی تصریح اس فقرہ مین کی گئی ہے ایک سارٹیفکٹ جسکا اوسکے لئے درخواست کیجائے دیا جانا چاہیے۔ فقرہ ۲۳ کے رو سے عدالتہائے دیوانی کو آزادگی حاصل ہوگی کہ وہ افسر کمانڈنگ کیطرف سے ایسی چھٹیات لیلیا کرین جنمین مقدمات دیوانی کی پیروی کے لئے عطائے رخصت کی اطلاع دیجاوے۔ اظہر ہے کہ یہہ چھٹیات صرف اسلئے بھیجی جاتی ہین کہ اونکے ذریعہ کوئی مدعی یا مدعا علیہ متعلق معاملہ متنازعہ مرسل کیا جانا چاہیے۔ جو کوئی چٹھی بتعمیل ان ہدایات کے موصول ہو بذریعہ ایک تحریر ظہری کے واپس کیجانی چاہیے جسمین مختصراً ظاہر کر دیا جائے کہ وہ کیون نہین لیجا سکتی۔ فقرہ ۲۹ کی تصریح مزید کی ضرورت نہین۔ فقرہ ۳۰ اون امور سے متعلق ہے جو افسران دیوانی کے نام اونکی حیثیت منتظمی مین ہون اور فقرہ ۳۰ کے ذریعہ ایک عمدہ قائم شدہ قاعدہ بتلایا گیا ہے اور عدالتہائے دیوانی کو بجائے خود اسبات کی احتیاط رکھنی لازم ہے کہ کسیصورت مین اوس قاعدہ کا انحراف نکرین۔

دفعہ ۱۳- رخصت غیر حاضری و رخصت فرلو

رخصت لغرض پیروی نالش دیوانی حد سے زیادہ جلد بازی سے نہ دیجائے۔

۴۰۲- کسی دیسی افسر یا سپاہی کو کوئی رخصت اس غرض سے کہ وہ کسی مقدمہ کی پیروی یا کسی نالش کی جوابدہی کسی عدالت دیوانی مین کرے عطا نہ کی جاویگی تا اوسکی طرفسے ایسی رخصت کی درخواست کیجاویگی تا وقتیکہ کچھہ حالات اوس دعوے یا نالش کے منکشف نہو جاوین اور تا وقتیکہ رجمنٹ کا افسر کمانڈنگ اپنا اطمینان ہا بین نہ کرلے کہ اوسکی موجودگی بشد طور پر ضروری ہے اور اس امر پر لحاظ رکھنا چاہیے کہ غالباً ایسی دیسی افسر یا سپاہی بہت کم ہین جنکا کوئی قریبی رشتہ دار وطن مین اس لایق نہو کہ وہ بطور اوسکے قائم مقام کے عمل کر سکے۔

رخصت مزید حسب استدعا عدالت دیوانی۔

۴۰۳- اول تو کسی سائل کو اس سے زیادہ رخصت دینی ہے نہین چاہیے کہ وہ اس امر کیلئے کافی ہو کہ تاریخ مقررہ پر مقام نالش مین پہنچے اور وہان دس روز ٹھیرے کہ بعد اپنی رجمنٹ مین واپس آجائے لیکن اگر افسر دیوانی تصدیق اس امر کی کرے کہ شخص مذکور کی موجودگی مسلسل مطلوب ہے

تو اسکو اوسقدر عرصہ کی رخصت مزید دیجانی چاہئی جس افسر دیوانی اشد ضروری ظاہر کردی۔ کوئی رخصت ثانی اوسی سائل کو اونہیں وجوہات پر بغیر اسکی عطا نہ کیجانی چاہئی کہ بیروت افسر عدالت دیوانی پر مستعوابکریا جائی (فقرہ ۲۲۰۔ دفعہ ۲۸۰)

رخصت کے لیے جہتی وجہ بیان کرنیکی ضرورت

۲۳۔ اگر افسر دیوانی رپورٹ کرے کہ کسی دیسی افسر یا سپاہی کی موجودگی جسکو رخصت عطا کی گئی ہو راشد طور پر ضروری تہی تو دیسی افسر یا سپاہی کو کل تنخواہ اور الاونس اوس تمام عرصہ کی بابت ضبط کیا جاویگا جسمین وہ اپنی رجمنٹ سے غیر حاضر رہے۔

دفعہ ۲۴۔ نالشات بعدالت ہائی دیوانی

نالشات دیسی سپاہیان عدالت ہائی دیوانی

۲۱۔ جن نالشات بعدالتہائی دیوانی جنکی پیروی یا جوابدہی کے لئے دیسی افسران سپاہیان رخصت غیر حاضری حاصل کی ہو جسقدر جلدی ہوسکی اونکا فیصل کیجانی چاہئیں جسقدر قرار واقعی دادگستری کے مطابق ہو۔

توسیع رخصت بذریعہ افسر دیوانی کو عطا کرنی چاہئے

۲۲۔ اگر کوئی مقدمہ قبل از انقضائی رخصت غیر حاضری کے فیصل نہ کیا جاسکتا ہو تو جس افسر دیوانی کے روبرو مقدمہ زیر تجویز ہو اوسی اختیار حاصل ہے کہ بسبب انقضائی میعاد خود دیسی افسر یا سپاہی کی رخصت مین اوسقدر وسعت منظور کرے جسمین سرکاری طور پر اوسکی رجمنٹ کی افسر کمانڈنگ سے استصواب بدیافت اس امر کے کیا جاسکے کہ آیا رخصت کسی مزید عرصہ کیلئے بڑہائی جاسکتی ہے یا نہیں۔

افسر کمانڈنگ افسران دیوانی کو رخصت عطا شدہ سے اطلاع دین

۲۳۔ جب کبھی کوئی دیسی افسر یا سپاہی کسی نالش دیوانی کی پیروی یا اوسکی جوابدہی کی لئے رخصت غیر حاضری حاصل کرے تو اوسکا کمانڈنگ افسر ایک چٹھی سرکاری اوس ضلع کے افسر دیوانی کے نام لکہیگا جسمین نالش مذکور کی تجویز عمل مین آنیوالی ہو اور اوس مین عرصہ رخصت اور غرض جسکے لئے وہ عطا کی گئی تحریر کیجاوے۔ اس چٹھی کے ذریعہ کوئی عرضی یا بیان بتوضیح واقعات یا حالات متنازعہ مرسل نہ کیجانا چاہئے اور ضروری ہے کہ چٹھی مذکور اصالتاً پیش کیجاوے۔

کمانڈنگ افسران وصولیابی اطلاع ناموں کی رسید دین

۲۵۔ کمانڈنگ افسران کو چاہئے کہ فی الفور افسران سول کے کل اطلاع ناموں متعلقہ مقدمات مرجوعہ عدالت کے وصول کی رسید معہ تصریح اوس تاریخ کے بہیجدیا کرین جس تاریخ کہ اطلاع نامہ مذکور کی اطلاع اشخاص متعلقہ کو دیگئی یا تصریح اون حالات کی کردیا کرین جنکے سبب سے اطلاع مذکور نہ دیجا سکے۔

تصدیق عرائض سپاہیان دیسی۔

۳۰۔ کمانڈنگ افسران کو چاہئے کہ اپنی دستخط تصدیقی کے ذریعہ دیوانی افسر متعلقہ کیجانب تمامی کل عرائض دیسی افسران و سپاہیان زیر حکم خود جو دعاوی اراضی یا دیگر معاملات سے متعلق ہوں مرسل کردیا کرین اور اونکو مرسل کرتے وقت حالات مقدمہ کا کسیطرح ذکر نہیں بازرہاکرین اور بہ افسر دیوانی کے اختیار مین چہوڑا گیا ہے کہ تصفیہ عرضی مذکور کے لئے یا اس امر کی ہدایت کرنیمین کہ سائل اپنے دعوی کی پیروی سے دیگر مستغیث کرے جو احکام ضروری ہیں صادر کرین۔

فیصلجات فوجی کی نسبت خط وکتابت ممنوع ہے

۳۱۔ حکام دیوانی سے کسی فیصلہ یا حکم کی اقعات کی نسبت جسے اونہوں نے بہ تعمیل اپنے فرض منصبی کے صادر کیا ہو خط وکتابت کرنیکی جدید حالات مین ممانعت ہے

(ج) مقدمات بنام سپاہیان مین دلیسی سمن کے واسطے تاریخ مقرر ہونی چاہئے

حکام عدالت ہذا کو معلوم ہوا ہے کہ اون مقدمات مین جو بنام ایسی سپاہیوں کے دائر ہوتی ہین جو اپنی رجمنٹوں کے ساتھ اپنی خدمت پر متعین ہوں عدالتہائی دیوانی ہمیشہ مدعا علیہ کو حاضر ہونیکی لئے مہلت کافی نہیں دیتیں

مدعا علیہ کی حاضری کے لئے مدت کافی دیجاوے

۴۲۔ یہ بات یاد رکہنی چاہئے کہ مقدمات قسم مذکورہ مین مدعا علیہ کی حاضری کی لئے تاریخ مقرر کرنیکی وقت اوس مدت کا خیال کرنا لازم ہے جو بہ غرض سے کہ تعمیل سمن مدعا علیہ پر کی جائے بذریعہ عدولی سائل سمن ارسال کرنیکی لئے ضروری ہو۔ نیز اوس مدت کا خیال کرنا لازم ہے جسکی ضرورت سمن جاری ہونیکے بعد مدعا علیہ کو معقول طور پر اسلئے ہو کہ رخصت حاصل کرکے اصالتاً حاضر ہونے یا کارندہ کو اسواسطے مقرر کرکے اوسکو ہدایات ضروری کا بندوبست کرے کہ وہ اوسکی طرف سے مقدمہ مین جوابدہی کرے۔

اگر ضروری ہو تو مدعا علیہ حاضر کیا جاوے۔

۴۳۔ اوس تاریخ کو جو سماعت کی لئے مقرر ہوئی ہو اگر معلوم ہو کہ کسی وجہ سے تعمیل سمن ایسے وقت نہیں ہوئی کہ مدعا علیہ اصالتاً یا بوساطت کارندہ حاضر

ہو تو وہ ملتوی ضروری ہیں بند و بست کرنیکے لئے کافی مہلت مل سکے تو لازم ہے کہ تاریخ جدید مقرر کیجائے اور مدعا علیہ کو امر مذکور کی اطلاع دیجائے ۔ لیکن اگر عدالت ہائے اول ہی مرتبہ اس بات کے احتیاط رکھیں کہ مہلت کافی طور پر دیوین جسکی تعریف دفعہ ۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مندرج ہے اور جسکی تشریح کو ائف مندرجہ صدر میں کی گئی ہے تو کارروائی التوا کرنیکی شاذ ضرورت پڑیگی ۔

سرکلر نمبر ۶ ۔ عرائض دعوے و اپیل کا لینا

عرائض سوال کا ایام تعطیل میں لینی چاہئیں ۔

ہر روز حسب دن منظور شدہ عام یا سوائے تعطیل کے دیوانی ہر دو عدالت ہائے دیوانی کو عرائض لینی چاہئیں بغرض تخفیف تعداد مقدمات زیر تجویز مہینے یا سال کے اخیر چند دنون میں جدید مقدمات دیوانی کو نہ لینے کا دستور بے قاعدہ ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ کسی حاکم التنخواہ ایسا طریق اختیار کیا ہے تو اس بارہ میں سخت تدارک کیا جانا چاہئے ۔ دستور مذکور سے علاوہ اسکے کہ اہل مقدمات پر بڑی سختی عاید ہوتی ہے نقشجات کیفیات بے وقعت ہو جاتے ہیں ۔

تعداد کی بابت جو بتائی جاسکتی ہے

۲ ۔ اگر دیوانی کام بطور مناسب تقسیم کیا جاوے اور بطور قاعدہ عام تاریخ رجوع کے لحاظ سے فیصل کیا جاوے یعنی سب سے پرانے مقدمات کی اول تجویز کیجاوے تو مہینے یا سال کے اخیر پر کوئی ایسی تعداد رہیگی جسکی وجہ قابل اطمینان طور پر بتلائی نہ جاسکے ۔

سرکلر نمبر ۷ ۔ مقدمات و اپیل کا انتقال اور انکا ہٹا لینا

احکام قانون در بارہ انتقال مقدمات

دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء) میں انتقال مقدمات و اپیل ہائے زیر تجویز عدالت ہائے ماتحت کے بارہ میں حکم درج ہے اور دفعہ ۳۰ (۱) ایکٹ عدالت ہائے پنجاب مجریہ ۱۹۱۸ء میں یہہ قرار دیا گیا ہے کہ عدالت ہائے قسمت اون عدالت ہائے کی نسبت جو انکی نگرانی میں ہون اون اختیارات کو استعمال کر سکتی ہیں جو دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے عدالت ضلع کو دیگئی ہیں ۔

انتقالات حسب دفعہ ۲۹ (۱) ایکٹ عدالت ہائے پنجاب

۲ ۔ دفعہ ۲۹ (۱) ایکٹ عدالت ہائے پنجاب میں حکم درج ہے کہ چیف کورٹ کسی عدالت کو اختیار دیسکتی ہے کہ اون کارروائی ہائے یا اقسام کارروائی ہائے کو جنکی اوسمین تصریح کی گئی ہے کسی صاحب جج یا منصف کی عدالت میں جو اسکی نگرانی میں ہو انتقال کرے ۔ جبکہ چیف کورٹ میں درخواست کیجاوے تو انتقالات از قسم مذکور کی نسبت جو سوال پیدا ہو ایک ضلع کی بابت علیحدہ علیحدہ غور کیا جاویگا ۔ اور سوال مذکور پر اون وجوہات کے لحاظ سے جو انتقال کے عمل میں لانیکے بارہ میں پیش کی گئی ہون اور اوس افسر کی قابلیت پر جسکے پاس کارروائی ہائے مذکور کے انتقال کی تجویز پیش کی گئی ہو غور کیا جاویگا بجز مستثنی صورتون کے جنمین قوی وجوہات ظاہر ہون ایسے افسر ان کے پاس جو صاحب جج سے کم درجہ کے اختیارات استعمال کرتے ہون انتقالات کی اجازت نہیں دیجاویگی ۔

درخواست ہائے انتقال میں مقدمہ کا حال معہ وجوہات انتقال درج ہونا چاہئے ۔

۳ ۔ عدالت ہائے دیوانی کو چاہئے کہ جب حکام بالادست کی خدمت میں حسب دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی مقدمات کی انتقال یا ہٹانیکے واسطے درخواست ہا کرین ۔ تو ہمیشہ مقدمہ کا مختصر حال معہ اپنی وجوہات کے جو درخواست ہائے مذکور کرنیکی لئے ہون تحریر کرین ۔ ترک امر مذکور سے بہت دقت اور توقف واقع ہوتا ہے ۔

۴ - وہ افسران جنکو منصب ثالثی حاصل ہی اکثر ایسے معاملات میں مصروف ہوتے ہیں جنکے سبب سے بعد مین مقدمات سماعت کرنے میں ہرج پیدا ہوتی ہی اور افسران مذکور کو ہر دو اونکی جوڈیشل حیثیت میں انہی ضلع میں دائر ہوتے ہیں جنمیں مال اور عوضی قسم میں کئی ہو ایسی صورتوں میں واجب طریق عملدرآمد افسر جوڈیشل کیلئے یہہ ہی کہ یا تو فوراً مقدمہ کو دوسری عدالت مجاز سماعت میں منتقل کرے جسکو وہ تعین کرے۔ اور اگر اسکا اختیار اونکو حاصل ہو اور کوئی اور عدالت مجاز سماعت مقدمہ موجود ہو۔ یا مقدمہ منتقل کئے جانیکے لئے حاکم بالادست کے پاس رپورٹ کرے۔

مقدمات جنمیں افسران کو بحیثیت منصفی اون سے تعلق ہو

۵ - جب کبھی کوئی ایسی نالش یا اپیل کسی حاکم کے روبرو پیش ہو جسمیں وہ بذات خود تعلق رکھتا ہو یا جسمیں وہ حکم جسکی نسبت اپیل ہو خود اوسکا دیا صادر کیا ہوا ہو تو چیف کورٹ میں فوراً اس غرض سے رپورٹ کرنی چاہیئے کہ مقدمہ دوسری عدالت میں منتقل کیا جاوے۔

طریق عملدرآمد جب حاکم کو کسی مقدمہ میں خود تعلق ہو یا ہو وغیرہ۔

سرکلر نمبر ۸ - نالشات بیعیات رہن بطریق بیع بالوفا

طریق عملدرآمد نالشات بیعیات۔

قانون جو اون مقدمات کی کارروائی کے انتظام سے متعلق ہی جنمیں مرتہن جسکے رہننامہ میں شرط بیع بالوفا بھی ہو مورد رہن کا بیعیات کرانا چاہے بار ہا غلط سمجھا جاتا ہی لہذا تمام عدالتہائی کی توجہ آئین نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۸ء کیطرف دلائی جاتی ہی اور اب تک اس بارہ میں یہی قانون نافذ ہی۔ واضح رہے کہ بیع بالوفا کی شرائط خواہ کچھہ ہی ہوں مرتہن اوسکے عملدرآمد کرنیکا مجاز نہیں ہی تاوقتیکہ سرسری عرضی عدالت میں گذرانکر اس مضمون کا اطلاعنامہ راہن کے نام جاری نہ کرائے کہ اگر راہن ایکسال کے اندر زر رہن ادا نہ کریگا تو رہن کا بیعیات سمجھا جاویگا۔ بعد انقضای سال مذکور مرتہن قبضہ کرلینے بطور مالک کیا اگر قابض ہو تو اس غرض سے کہ مطابق شرائط رہننامہ مالک قرار دیا جاوے نالش کرنیکا مجاز ہوگا اور اوس سے پیشتر نہوگا۔

۲ - جائز ہی کہ یہہ امر جتلایا جاوے کہ درخواستہائی حسب دفعات ۷ و ۸ - آئین ۱ کی نسبت صرف صاحبان جج ضلع کارروائی کرسکتے ہیں اور ایکٹ عدالتہائی پنجاب میں کوئی ایسی شرط درج نہیں ہی جسکی رو سے کارروائی قسم مذکور کے متعلق صاحب سب جج کو اختیارات صاحبان جج ضلع تفویض کئے جاویں۔ اس سبب سے کارروائی مذکور عدالت صاحبان جج ضلع میں کیجانی چاہئیں۔

درخواستہائے حسب آئین ۱ کا تصفیہ صاحب جج ضلع کو کرنا چاہیئے

سرکلر نمبر ۹ - مقدمات بنابر تصحیح اندراجات مسل بندوبست

نالشات بنابر تصحیح اندراجات مسل بندوبست تصور ... استقرار استحقاق ہونی چاہئیں جن صورتوں میں چارہ جوئی مسدود بالاشتر بوجہ انقضائی میعاد مسدود ہو

بغرض کہ اون اشخاص کو جو تصحیح مسل بندوبست کیواسطے نالش کریں مصارف اور دقت عائد نہوں اور نیز داد رسی سے در اصل انکار نکیا جاوے - اوس اصول کیطرف جو فیصلہ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۱ء و دیگر غیر مطبوعہ فیصلجات میں درج ہی توجہ دلائی جاتی ہی یعنی یہہ کہ نالش جو در اصل بنابر استقرار ادعای استحقاق نسبت بعض حقوق جائداد کے ذریعہ بنابر تصحیح مسل بندوبست کی ہو اوسپر میعاد معینہ مد ۹۶ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کا اطلاق نہیں ہی اور علاوہ برین یہہ کہ اگر استدعای تصحیح مسل بندوبست کا اتفاق بوجہ انقضائی میعاد زائل بھی ہو گیا ہو تو ممکن ہے کہ کوئی فریق اراضی متدعویہ کی نسبت اپنے استحقاق کے استقرار کا مستحق ہو - اون مقدمات میں جنمیں نالش کا منشا در اصل استقرار استحقاق ہو گو صریح داد رسی جسکے واسطے عرضی دعوی کی عبارت میں درخواست کی گئی ہو تصحیح مسل بندوبست ہو عدالتہائی دیوانی کو چاہیئے کہ عرضی دعوی کو

اس امر مین ہو سکین کہ وہ بموجب اصول قایم کردہ بالا کے ترمیم کیجاوے اور اقتضای رائے کا استعمال کرین جو انکو بروے دفعہ ۲۵ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء حاصل ہی۔

ایک مقدمہ مابعد مین اجو بطور فیصلہ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۱ء درج ہی ایک نالش بابت تصحیح مسل بندوبست مین جسکی بموجب مدعی میر یہہ بیان کیا گیا تہا کہ مدعی اراضی متدعویہ پر بمالکانہ قبضہ رکہتا ہی مگر بنائے دعوی اسطرح ظاہر کی گئی تہی کہ مدعا علیہ مدعی کے استحقاق اراضی کی نسبت اعتراض کرتا ہی۔ یہہ قرار دیا گیا تہا کہ اگرچہ نالش جہانتک کہ اسمین تصحیح مسل بندوبست کیواسطے استدعا کی گئی ہی زایدالمیعاد ہی تاہم عدالتہائے کو چاہئے تہا کہ مدعی کے استحقاق ملکیت کے سوال کی نسبت تجویز اور فیصلہ کرتین اور اگر وہ ثابت ہوتا تو اوسکو ڈگری مشعر استقرار استحقاق مذکور عطا کرتین۔

سرکلر نمبر ۱۰۔ درخواست ہائے بعدالت ہائے دیوانی

درخواست ہا کسی طرح گذرانی چاہئیں۔

دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء مین یہہ حکم درج ہی کہ باستثنائے اون صورتہائے کہ جنکی نسبت کوئی خاص حکم بروے کسی قانون نافذ الوقت کے ہو تمام درخواست ہائے کسی عدالت دیوانی مین اصالتاً یا معرفت مختار مقبولہ (جسکی تعریف اشتہار نمبر ۲۸۵ مورخہ ۳۔ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ء مندرجہ پنجاب گزٹ مین درج کی گئی ہی) یا وکیل کے گذرنی چاہئے۔

عرائض جو بسبیل ڈاک بہیجی جاوین وہ نہین لینی چاہئین۔

۲۔ ایک وقت مین درخواستہائے خصوص عدالتہائے اپیل مین عموماً بسبیل ڈاک بہیجی جاتی تہین۔ اور وہ درج رجسٹر ہو جاتی ہین یا بنحو دیگر اونکا تصفیہ کیا جاتا تہا گویا وہ عدالت مین ہی گذرانی گئی تہی۔ یہہ دستور بیقاعدہ ہی۔ اور لازم ہی کہ جو اشخاص نقول فیصلجات دیوانی ہمراہ اپیل لیوین اونکو اطلاع دیجاوے کہ وہ اپنی اپیل اصالتاً گذرانین یا اوس مطلب کے واسطے مختاران مقبولہ یا وکلاء مقرر کرین۔ کل درخواست ہائے جو چیف کورٹ مین بصیغہ دیوانی بسبیل ڈاک بہیجی جاتی ہین بزرگ اپیل بہیجی جاوینگی۔ اور عدالت ہائے ماتحت کو بہی اسی طریقہ پر عملدرآمد کرنا چاہئے۔

سرکلر نمبر ۱۱۔ مختارنامجات جو انگلستان مین تحریر کئے جاوین

جو مختارنامجات انگلستان مین تحریر ہوا ہوں اونپر اسٹام انگریزی لگا چاہئے۔

ایک نقل انتخاب مراسلہ آنریبل صاحبان عالیشان کورٹ آف ڈایرکٹرز بحکم اسکے کہ آیندہ کو کوئی مختارنامہ جو ولایت انگلستان مین تحریر ہوا ہو اور اوسپر اسٹام انگریزی لگا ہوا ہو تو اسملک مین قبول کیا جاوے اطلاعاً وہدایتاً مشتہر کیجاتی ہی۔

انتخاب مراسلہ صاحبان والاشان آنریبل کورٹ آف ڈایرکٹرز

موسومہ گورنمنٹ کشور ہند بصیغہ فنانس نمبر [illegible] مورخہ ۱۲۔ اپریل [illegible]

فقرہ ۶۰۔ بموجب احکام مندرجہ اسٹام جملہ مختارنامجات محررہ ولایت انگلستان پر اسٹام لگنا چاہئے پس جس مختارنامہ پر یہہ علامت جواز کی ہو ہم صاحبان کو شک ہی کہ آیا اوسکا آپکو کسیصورت مین قبول کرنا مناسب ہے یا نہین۔

سرکلر نمبر ۱۲۔ زبان مروجہ عدالت ہائے پنجاب

زبان اردو عدالتہائے ماتحت کی زبان ہی

بحوالہ دفعہ ۳۳۷۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء افسران جوڈیشل کو یاد دلایا جاتا ہی کہ جو خط و کتابت گورنمنٹ پنجاب نے اپنی سرکلر نمبر ۱۳۴-۱

زبان عدالت ہے

مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۶۳ء کے ساتھ متداول کی ہے اور جس میں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے حکم قرار دیا ہے کہ اردو زبان عدالت ہائے ملک پنجاب کی زبان ہے

نوٹ

احکام گورنمنٹ اس بارہ میں چٹھی مندرجہ ذیل میں جو بذریعہ سرکلر نمبر ۱۳ - ۱ مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۶۳ء متداول ہوئی تھی درج ہیں

منجانب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بنام جوڈیشل کمشنر ملک پنجاب

نمبر ۹۰ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۶۳ء

تمہید فقرہ ۔ ۲۔ آپکی چٹھی نمبر ۱۰ مورخہ ۹ جون گذشتہ مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ آپکو اس امر کی اطلاع دوں کہ بعد ملاحظہ جوابات صاحبان کمشنر قسمت ہائے کے نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ عدالتہائے ملک پنجاب میں زبان اردو حسب دستور دیسی ان جاری رہنی چاہیے اگر کسی جگہ زبان اردو مناسب حال ہے تو وہ اضلاع پشاور و ڈیرہ جات کے مناسب حال ہے مگر اضلاع مذکور میں بھی صرف ایک قلیل حصہ اعلی درجہ کے لوگوں کا زبان فارسی بولتا ہے اور عام لوگ زبان پشتو بولتے ہیں اور وہ زبان بطور زبان عدالت جاری نہیں کیجا سکتی

۲۔ امر اسم یہ ہے کہ گواہان کا منشا اور ارادہ کی اصل مراد ٹھیک ٹھیک تحریر کیجاوے اس امر کو پورا کرنے کو یہ کبھی کبھی ضروریات سے ہوگا کہ انکے خاص الفاظ خواہ وہ کسی زبان میں ہوں تحریر کیجاویں لیکن عموماً انکی مراد زبان اردو میں بالکل ظاہر ہو سکتی ہے۔

۳۔ لیکن اگرچہ اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ عدالت کی زبان مروجہ حال تبدیل کیجاوے تاہم یہہ افسران مختلف کی رائے ہے کہ جس کی تصدیق کیجاتی ہے ظاہر ہے کہ زبان اردو ہنوز بہت اضلاع ملک پنجاب میں بخوبی سمجھی نہیں جاتی ۔ اسواسطے یہہ بہت ضروریات سے ہے کہ افسران جوڈیشل کو چاہیے کہ محنت کرکے اون اضلاع کے زبانوں سے واقفیت پیدا کریں کہ جنمیں وہ متعین ہیں۔"

ہدایات مندرجہ صدر عدالتہائے دیوانی اور فوجداری ہر دو کے متعلق ہیں اور ظاہرا ونسی سرکلر نمبر ۱۹ مورخہ یکم جون ۱۸۶۱ء معدومہ بورڈ آف ایڈمنسٹریشن منعقد منسوخ ہوتا ہے کہ جس سے عدالت ہائے اضلاع آنروے دریائے سندھ میں زبان فارسی کے استعمال کی اجازت تھی۔

اور عدالت چیف کورٹ کی ۔

۴ - بذریعہ اشتہار نمبر ۲۴۴ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۰ء چیف کورٹ نے باستعمال اون اختیارات کے جو بموجب دفعہ ۱۳۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی عطا کئے گئے ہیں اور بمنظوری لوکل گورنمنٹ اردو کو زبان عدالت مذکور قرار دیا ہے۔

سرکلر نمبر ۱۳ - طلبی مدعاعلیہ

(الف) اصدار سمن واسطے فیصلہ قطعی مقدمہ کے

سمن واسطے تصفیہ قطعی کے ۔

دفعہ ۶۰ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء میں ہدایت ہے کہ بروقت اصدار سمن عدالت اس امر کو طے کریگی کہ آیا سمن صرف واسطے قرار داد امور تنقیح طلب یا واسطے تصفیہ قطعی مقدمہ کے صادر ہونا چاہیے اور سمن میں ہدایت بالصراحت بالا درج ہوگی" اور ایک شرط دفعہ مذکور میں کہا ہے کہ لازم ہے کہ ہر مقدمہ میں جسکی سماعت عدالت متعلقہ خفیفہ کرے سمن واسطے تصفیہ قطعی مقدمہ کے صادر کیا جانا چاہیے لیکن جن مقدمات عدالت متعلقہ خفیفہ میں دائر ہوں انمیں ضرور لازم ہے کہ سمن واسطے تصفیہ قطعی کے صادر کیا جاوے اور دیگر مقدمات میں یہہ امر کہ کس نمونہ کا سمن صادر ہونا چاہیے ایسا امر ہے کہ عدالت پر لازم ہے کہ ہر ایک مقدمہ میں غور کرکے اوسکا تصفیہ کرے۔

کن حالات پر خیال کرنا چاہیے

۲ - اسبات کے فیصل کرنے میں کہ آیا سمن صرف واسطے قائم کرنے امور تنقیح طلب کے یا تصفیہ قطعی مقدمہ کے ہوگا عدالت کو لازم ہے کہ نوعیت نالش سے اور اس امر کو اغلب یا غیر اغلب ہونے سے رہنمونی حاصل کرے کہ امور واقعہ مندرجہ عرضی دعوی کی نسبت مدعا علیہم کی طرف سے وجوہات کی بنیاد پر حجت کرینگے کہ جن سے بہت سی شہادت پیش ہونیکی ضرورت یا بہت سی مباحثہ کی حاجت ہوگی جب مقدمہ آسانی سے معلوم ہو اور اغلب معلوم ہو کہ پہلی ہی پیشی میں فریقین اونکے

گواہان کے اظہارات اور ایسی شہادت زبانی یا تحریری ہے کہ جو وہ اپنے ساتھ لا سکیں گے تب یا فیصلہ ہو جاویگا تو سمن واسطے تصفیہ قطعی مقدمہ کے صادر ہونا چاہئے۔

جب سمن واسطے تصفیہ قطعی کے ہو تو عدالت پابند نہیں ہے کہ مقدمہ کو تاریخ مقررہ ہی پر فیصل کرے۔

۳- مگر البتہ یہہ یاد رہیگا کہ جب سمن تصفیہ قطعی کی ہوئی ہو تو عدالت اس امر کی پابند نہیں ہے کہ ضرور تاریخ مقررہ سماعت پر مقدمہ کو فیصل کرے بلکہ عدالت مقدمہ کو اس غرض سے کہ ملتوی کر سکتی ہے کہ فریقین شہادت پیش کر سکیں جسکو تحقیقات کی غرض سے ضروری معلوم ہووے اور خصوصاً جب اس امر کا اندیشہ ہو کہ ایک فریق کو دوسرے فریق نے عذرات اور بحث سے یا ان بیانات سے جو فریق ثانی نے اپنے اظہار کے وقت کئے ہیں اسکو یکلخت آدبایا ہے۔

ضابطہ انجام کیسا معلوم ہوجاویگا۔

۴- یہہ ممکن ہے کہ اول اول اہلمقدمہ کو ہدایات کی سمجھانے میں کسیقدر دقت عاید ہو کہ اسطور کے مقدمات میں جنمیں سمن تصفیہ قطعی کی ہوئی ہو کل اونکی شہادت اوسی دن پیش ہونی چاہئے جو فیصلہ کیواسطے مقرر ہو اور ممکن ہے کہ حکام کو اس ضابطہ کے رواج دینے میں کسی قدر تکلیف ہو الا انجام کار تلافی اسکی ان فوائد سے بوجہ کامل ہوجاویگی جو اس طریق سے کام کے جلد انجام دینے میں اور حاکم اور اہل مقدمہ دونوں کی سہولیت میں پیدا ہونگے۔

سمن واسطے فیصلہ قطعی کے رنگین کاغذ پر ہونا چاہئے۔

۵- سمن واسطے قطعی تصفیہ مقدمہ کے بزبان اردو رنگین کاغذ پر چھپنا چاہئے کیونکہ اوسکے ذریعہ سے جو فرق ان سمنوں میں اور اون میں ہے جو واسطے مقرر کرنے امور تنقیح طلب کے ہیں لوگوں اور افسران عدالتہائے دونوں کے دلونمیں منقوش ہوجاویگا ایسے مقدمات میں حکام عدالت کو احتیاط رکھنی ہوگی کہ مدعی یہہ بات سمجھتا ہے کہ مجھے اپنی شہادت سماعت اول مقدمہ پر ضرور پیش کرنی ہوگی اور اگر وہ عدالت کی امداد بغرض مذکور چاہتا ہے تو لازم ہے کہ درخواست عرصہ مناسب میں پیش کرے۔

(ب) تاریخ جو حاضری مدعا علیہ کے لئے مقرر ہو

تاریخ حاضری مدعا علیہ کسطرح مقرر کرنی چاہئے۔

۶- قانون دربارہ تقرری یوم حاضری مدعا علیہ دفعہ ۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں درج ہے اور اوس دفعہ کے مطابق مدعا علیہ کو استحقاق حاصل ہے کہ اوسے کافی مہلت حاضری اور جوابدہی کیلئے دیجاوے۔

کافی مہلت ملنی چاہئے۔

۷- یہہ ایسا معاملہ ہے کہ جسمیں بہت احتیاط اور توجہ مطلوب ہوگی خصوصاً جب فریقین اصالتاً حاضر ہونیوالے ہوں کیونکہ یہہ بہت ضروریات سے ہے کہ حتی الامکان التوائی سماعت مقدمہ کے شاذ ہونی چاہئے اور بطور قاعدہ عام مقدمات ہمیشہ بروز مقررہ سماعت ہونی چاہئیں۔ تاریخ حاضری جو سمن میں لکھی جاوے تمام مقدمات میں اتنی دور ہونی چاہئے کہ مدعا علیہ کو اپنا جواب دعوے تیار کرنیکے لئے کافی مہلت ملے۔

کافی مہلت کسطرح قرار دینی چاہئے۔

۸- یہہ امر کہ کافی مہلت کیا ہوگی ہر مقدمہ کے حالات خاص کے غور کرنے سے کہ آیا مقدمہ آسان یا پیچیدہ ہے اور خفیف یا بھاری ہے اور نیز تعداد مقدمات زیر تجویز عدالت و دیگر مراتب مندرجہ دفعہ ۹ مجموعہ مذکورہ بالا پر غور کرنے سے معین ہوگا۔

کم سے کم سات روز کا عرصہ تاریخ سمن سے ملنا چاہئے۔

۹- یہہ امر ہویدا ہے کہ تین یا چار روز کی اطلاع گو اوسمیں مدعا علیہ حاضر ہوسکے مقدمات معمولی میں اسلئے کافی نہیں ہے کہ نامبردہ اوس دعوے کی جوابدہی کرسکے جو اوسکے برخلاف کیا گیا ہو کسی عدالت دیوانی میں مدعا علیہ کے حاضر ہونے کی تاریخ۔ تاریخ اجرائے سمن سے سات یوم کے عرصہ سے کم مقرر نہیں کیجانی چاہئے الا الصورتیکہ کسی مقدمہ میں وجوہات خاص جلد تر یوم مقرر کرنیکی ہوں اور اوس صورت میں حاکم کو لازم ہوگا کہ وجوہات مذکور درج کردے۔

فریقین کو مقام و تاریخ سماعت سے مطلع کرنا چاہیے۔

۱۰ - ریاست کے بعض حصوں میں یہ دستور ہے کہ اکثر مقدمات بحالت دورہ حکام کے روبرو فریقین کو خاص مقام سماعت کے حسب ضابطہ اطلاع دیئے بغیر پیش ہو جاتے ہیں اس سے اہالیان مقدمہ کو سخت دقت ہوتی ہے اور کارروائی از قسم مذکور بالکل خلاف منشاء ضابطہ دیوانی کے ہے حکام کو احتیاط کرنی چاہیے کہ فریقین کو یا تو بذریعہ حکم کے انکے روبرو عدالت میں خواہ بذریعہ سمن یا اطلاعنامہ جاری شدہ تاریخ پیشی و مقام سماعت مقدمہ سے پوری پوری اطلاع دیا کریں اور ایک یادداشت ایسے حکم یا اجرائے اطلاعنامہ کی مسل میں تحریر ہوگی۔

مقام سماعت مسل میں درج ہونا چاہیے۔

۱۱ - اکثر عدالت بالادست کو مسل سے کہ جاننا مشکل ہوتا ہے کہ آیا فریقین مقدمہ کو موقعہ واجبی اوس جگہ پر حاضر ہونے کا جہاں مقدمہ کی سماعت ہونی تھی ملا تھا یا نہیں - ایسی اون جملہ مقدمات میں جنکی سماعت مقام صدر حاکم جو ڈیشیل کے باہر ہو وے انکو کاغذات کارروائی میں مقام و تاریخ سماعت صاف صاف درج ہونی چاہیے۔

نالشات بنام کاشتکاران ایام فصل میں۔

۱۲ - موسم فصل میں جو نالشات بنام کاشتکاران دائر ہوں اون میں خسران کو مدعا علیہم کی ایسی عذرات کے سننے کے لیے آمادہ رہنا چاہیے کہ وہ بسبب کاروبار کاشت خود عدالت میں بسہولیت حاضر نہیں ہو سکتے اور جبکہ عذر مذکور موجہ معلوم ہو وے تو حتی المقدور کسی میعاد معقول تک ملتوی رکھنا چاہیے۔

سرکلر نمبر ۱۴ - تعمیل سمن و دیگر حکمنامجات

(الف) جبکہ وہ شخص جسکا نام حکمنامہ میں مندرج ہو ملازم سرکار ہو یا کسی محکمہ عامہ کا ملازم ہو

ایما بموجب احکام ضابطہ دیوانی

دفعہ ۱۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں درباب تعمیل سمن بنام مدعا علیہ جو ملازم سرکار ہو یہ حکم ہے کہ اگر عدالت کو طریقہ تعمیل بالا سہل تریں معلوم ہو تو وہ مجاز ہوگی کہ ایک کاپی نقل سمن اوس محکمہ کے افسر اعلیٰ کے پاس جہاں مدعا علیہ نوکر ہو بغرض تعمیل بمدعا علیہ بھیجے۔

حتی الامکان اس قاعدہ کا عملدرآمد جملہ ایسی صورتوں میں جسمیں وہ شخص کہ جسکی طلبی مطلوب ہو ملازم سرکار یا کسی محکمہ عامہ کا ہو کرنا چاہیے

۲ - حکام چیف کورٹ کی یہ رائے ہے کہ قاعدہ مذکورہ تمام ایسی صورتوں میں جنمیں سمن بنام مدعا علیہ یا بنام گواہ ملازم سرکاری یا ملازم کسی محکمہ عامہ جاری کرنا ضرور ہو بسہولیت متعلق کیا جا سکتا ہے پس جملہ ایسی صورتوں میں تاوقتیکہ کوئی حالات خاص ایسے نہ ہوں جنکو تحریر کرنا چاہیے حکمنامہ اوس محکمہ کے افسر اعلیٰ کے پاس بھیجا چاہیے جسمیں مدعا علیہ یا گواہ ملازم ہو اور افسر مذکور اگر ممکن ہو بعد تعمیل کرانے سمن کے اوس شخص پر کہ جسکے نام ہو اوسکو عدالت صادر کنندہ سمن کے پاس مع اطلاع یابی تحریری ظہری شخص مذکور واپس کریگا۔

معقول وقت شخص طلب شدہ کی حاضری کے واسطے مقرر ہو۔

۳ - اس غرض سے کہ حکمنامجات مذکور کی جلد تعمیل ہو وقت معقول واسطے حاضری شخص طلب شدہ کے مقرر کیا جاوے تاکہ محکمہ کا افسر اعلیٰ شخص طلب شدہ کی حاضری میں اوسکے کام کے انصرام کے لیے انتظام مناسب کر سکے اس امر کو خصوص اوس صورت میں یاد رکھنا چاہیے اجبکہ حکمنامجات ایسے سپاہیان کے نام صادر کیے جاویں جو عدالتوں سے فاصلہ پر اپنی رجمنٹوں کے ساتھ اپنے کام پر تعینات ہوں۔

سمن کے ساتھ روبکار یا چٹھی محکمہ کے افسر کے نام بھیجنی چاہیے۔

۴ - جب کبھی کسی ملازم سرکاری کے نام سمن جاری کیا جاوے تو عدالت طلب کنندہ کو لازم ہے کہ اوسیوقت بذریعہ روبکار معمولی یا چٹھی کے اوس محکمہ یا سررشتہ کے افسر کو جسمیں شخص مطلوبہ نوکر ہو اوسکی طلب کیے جانے کی اطلاع دیوے مثلاً اگر کوئی دیسی حاکم کسی پٹواری یا قانونگو کو ادائے شہادت کے واسطے طلب کیا چاہے تو حاکم عدالت کو مناسب ہوگا کہ جس صاحب ڈپٹی کمشنر کے ماتحت وہ اہلکار ہے اطلاع طلبی بذریعہ روبکار فالکے بھیجے

(ب) جبکہ وہ شخص جسکی اطلاعیابی مطلوب ہو کسی ایسی عدالت کے علاقہ مین جو اوسی ملک مین یا کسی اور ملک مین واقع ہو بود و باش رکہتا ہو اور عدالت صادر کنندہ حکمنامہ کے علاقہ کے اندر اوسکا کوئی ایسا مختار نہو جو اطلاعیابی کو منظور کرسکے۔

تعمیل حکمنامجات جو دیگر ممالک یا دیگر ممالک سے جاری کیجاوین۔

اول حاکم

حکمنامہ عدالت کی کسی اہلکار کی معرفت بہیجا جا سکتا ہے حکمنامہ کسکے پاس بہیجا جانا چاہیئے۔

۵۔ جبکہ وہ شخص جسکی اطلاعیابی منظور ہو کسی اور عدالت کے علاقہ کے اندر بود و باش رکہتا ہو تو حاکم عدالت کو یہہ کرنا چاہیئے کہ یا وہ کسی اہلکار عدالت کو بہیجیگا یا ڈاک کو کام مین لاویگا ۔ اس باب مین کوئی اعتراض نہوگا کہ حکمنامہ دیوانی مذکوری کرتا ہے اوس عدالت مین بہیجا جاوے جسکے علاقہ مین شخص طلب شدہ سکونت رکہتا ہو بشرطیکہ فاصلہ زیادہ نہو جب حکمنامجات دیوانی اضلاع ممالک دیگر مین جاری کیئے جاوین تو وہ بغرض تعمیل صاحب جج دیوانی اوس ضلع کی خدمت مین ارسال ہونی چاہئین جسمین ایسے اطلاعنامہ کی اطلاعیابی منظور ہو۔ (سوائے اون صورتون کے جبکہ اونکی اطلاعیابی بکر از بلاد پریسیڈنسی یا رنگون مین ہونیوالی ہو۔ (دفعہ ۹۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

حکمنامہ مین کل مراتب درج ہونے چاہئین

۶۔ اون حکمنامجات کے صادر کرنے مین جنکی تعمیل دیگر ممالک مین ہونیوالی ہو حاکم جلیس عدالت صادر کنندہ حکمنامہ کو اپنے آپکو اس بات سے مطمئن کر لینا چاہیئے کہ جس شخص کی طلبی ہوئی ہے حکمنامہ مین ایسے پورے حالات اوسکے پتہ اور نشان کی تحریر مین ہین جس سے احتمال اس بات کا جاتا رہے کہ اہلکار تعمیل کنندہ حکمنامہ شخص طلب شدہ کی شناخت مین غلطی کریگا۔ اشخاص یورپین اور اشخاص یوریشین کی صورتون مین جس شخص کو طلب کیا جاوے اوسکا کرسچین نیم یعنے اسم یا اسمائی اگر ممکن ہو تو پوری پوری لکہنی چاہئین اور یہہ ضرور ہونا چاہیئے کہ نام کے حروف ابتدائی اور نام پتہ یا تجارت کا اور پورا پتہ شخص طلب شدہ کا صحت کے ساتھہ لکہا جاوے۔ دیسی اشخاص کی صورتون مین شخص طلب شدہ کا نام اوسکے باپ کا نام ذات پیشہ اور پتہ سمن مین تحریر ہونا چاہیئے اور اگر کوئی دیگر کوائف ایسے ہون جنسے البتہ عدالت اطلاعیابی حکمنامہ مین سہولیت حاصل ہوگی تو وہ بہی لکہنی چاہئین جو شخص اصدار حکمنامہ کی درخواست کرے جبتک کہ وہ اون کوائف کو قابل اطمینان طور سے نہ بتلاوے اوس وقت تک حکمنامہ کا اصدار ملتوی رکہا جاویگا۔

اور نام عدالت اور ضلع جہان سے صادر ہوا لکہنا چاہیئے

۷۔ کل حکمنامجات مین صاف طور سے نام اوس عدالت کا جہانسے حکمنامہ صادر ہوا اور نیز نام ضلع کا لکہا جانا چاہیئے۔

حاضری کے لئے مہلت کافی دینی چاہیئے

۸۔ جو تاریخ فریق مقدمہ کے حاضر ہونیکے لئے مقرر ہو اوسطرح مقرر کیجانی چاہیئے کہ بعد اطلاعیابی حکمنامہ نامبردہ کو کافی مہلت تاریخ مزبور کو اوس عدالت مین جس سے حکمنامہ صادر کیا ہو اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی کرنیکے لئے ملے۔

تعمیل حکمنامجات بلاد پریزیڈنسی مین۔

۹۔ جبکہ حکمنامہ کی تعمیل کسی بلدہ پریزیڈنسی کے اندر یا رنگون مین ہونیوالی ہو تو حکمنامہ مزبور کو مطابق دفعہ ۹۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی اوس عدالت مطالبات خفیفہ مین بہیجدینا چاہیئے جسکے علاقہ مین اوسکی تعمیل مطلوب ہو۔

حکمنامہ اون حکمنامجات کا جو بیرون علاقہ صادر ہوں اوسی ملک میں بابت ... میں بغرض تعمیل بھیجے جاوین -

۱۰ - ہر صورت میں بیرون علاقہ عدالت کسی حکمنامہ کے اصدار کی درخواست کیجاوے وہ اشتہار جو اوس حکمنامہ کے اصدار کی نسبت قاعدہ مجریہ ملک پنجاب ضروری ہو وصول ہو کر روزنامچہ حکمنامجات پر چسپان کیا جاویگا اور ایک یادداشت حکمنامہ کی پشت پر بدین مضمون لکھی جاویگی کہ رسوم مناسب وصول کر لیگئی ہے حکمنامہ جو ملک پنجاب کے کسی عدالت سے صادر کیا جاوے علاقہ سرکار انگریزی کے کسی اور حصہ میں اوسکا اجرا یا تعمیل بلا خرچ کیا جاویگا بشرطیکہ حکمنامہ پر اس امر کی تصدیق ہو کہ رسوم مناسب بموجب قواعد مجریہ ملک پنجاب† وصول ہو گئی ہے -

(دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۳۲)

حکمنامجات جو دیگر ملک سے وصول ہوں

۱۱ - اون حکمنامجات کو جو کسی عدالت علاقہ سرکار انگریزی سے صادر ہوں عدالت ہائے ملک پنجاب بلا خرچ اونکو حسب شرائط مندرجہ فقرہ ۱۰ جاری کرینگی یعنی بشرطیکہ حکمنامہ پر اس امر کی تصدیق ہو کہ بموجب قواعد مجریہ اوس ملک یا علاقہ کی رسوم مناسب وصول ہو گئی ہے - واضح رہے کہ اون حکمنامجات کے اجرا کی بابت جو ایک حصہ برٹش انڈیا کی کسی عدالت سے دیگر حصہ میں تعمیل کیواسطے صادر ہوں کل خاص اخراجات [illegible]

افسران ممالک دیگر کے ساتھ خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہیے -

۱۲ - کل خط و کتابت مابین افسران جوڈیشل ملک پنجاب و عدالتہائے دیگر ممالک بزبان انگریزی میں ہونی چاہیے - اور افسران دیسی عہدہ تحصیلداری حاکم ضلع کی معرفت خط و کتابت ہونی چاہیے -

دوئم - محصول ڈاک و فیس رجسٹری بابت اون حکمنامجات جو بسبیل ڈاک مرسل کیے جاوین کسطرح ادا ہونی چاہیے

احکام گورنمنٹ ہند درباب مصارف ترسیل حکمنامجات

۱۳ - بشکل انتخاب رزولیوشن گورنمنٹ ہند نمبر ۲۲۲ مورخہ ۱۲ - اپریل ۱۸۸۱ء صیغہ مال و تجارت بمراد ہدایت عدالت ہائے دیوانی ملک پنجاب کی شامل کیا گیا ہے -

اخراجات ڈاک بابت کل حکمنامجات کے بذریعہ سروس ٹکٹ ادا کیے جاوین

۱۴ - واضح رہے کہ اخراجات ڈاک بابت کل حکمنامجات و اطلاعنامجات اور دیگر ایسی دستاویزات کی جنکو کوئی عدالت جاری کرے - اور جو بسبیل ڈاک مرسل کیجاوین بذریعہ سروس ٹکٹ ڈاک کے ادا کیے جاوینگے - اور اون فریق ہائے سے جنکی درخواست پر حکمنامجات و دستاویز مذکورہ جاری کیجاوین اوسکے عوض کچھ محصول نہیں لیا جاویگا - جن صورتوں میں لفافہ کا رجسٹری کرانا ضروری سمجھا جاوے فیس رجسٹری بھی بذریعہ ٹکٹ سروس ادا کیجاویگی -

واپسی حکمنامجات تعمیل شدہ از عدالت ہائے دیگر

۱۵ - جو حکمنامجات عدالتہائے ممالک دیگر سے بغرض تعمیل وصول ہوں وہ لفافیات ٹکٹ چسپانیدہ میں واپس کیے جانے چاہییں اور ٹکٹ عدالت واپس کنندہ بہم پہونچاویگی - اسیطرح وہ حکمنامجات جو عدالتہائے ملک پنجاب میں دیگر ممالک کی عدالتہائے سے واپس کیے جاوین لفافیات ٹکٹ چسپانیدہ میں مرسل کیے جاوینگے - بیشک یہی قاعدہ اون حکمنامجات سے بھی متعلق ہے جنکو کسی ملک کی عدالتہائے واپس بھیجتی ہیں یا اوسی ملک کی دیگر عدالتہائے کے پاس واپس بھیجی جاوین -

ٹکٹ قسم مذکورہ کا حساب رکھا جانا چاہیے -

۱۶ - لازم ہے کہ ایک علیحدہ حساب ان سروس ٹکٹ ہائے ڈاک کا رکھا جاوے اور اوسکا خرچ نقشجات مصارف تعمیل حکمنامجات میں جنکو عدالت ہائے قسمت و عدالت ہائے ضلع سالانہ مرسل کرتے ہیں شامل کیا جاوے -

† دیکھو رزولیوشن گورنمنٹ ہند نمبر ۹۳۰-۳۰ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۰ء

انتخاب

ان حالات میں نواب لیفٹیننٹ گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آیندہ کو اخراجات ڈاک کل حکمنامجات و طلبانہ جات اور دیگر اشیا دیگر کی بابت جنکو کوئی عدالت جو قلمرو میں عدالت ہائے جاری کرے اور جنکا بسبیل ڈاک ارسال کرنا ضروری ہو۔ بذریعہ سروس ٹکٹ ڈاک کے ادا کئے جاویں گے۔ اور ازانجا کہ فریقین مقدمہ سے جنکی نسبت حکمنامجات مذکورہ صادر کئے جاتے ہیں اونکا محصول نہیں لیا جاویگا۔ ان سروس ٹکٹ ہائے کی قیمت جو اس طرح پر استعمال میں آوینگے تعمیل حکمنامجات سے امپیریل ریونیو (آمدنی شاہی) میں بذریعہ تصفیہ حساب باوقات مقررہ ادا کی جاویگی۔ ان اقسام سے امپیریل ریونیو (آمدنی شاہی) میں ڈاک میں بلا قدر رقم تفریق شرح محصول ڈاک معمولی و شرح محصول ڈاک سروس کے خسارہ ہوگا۔ مگر چونکہ اوسکی سبب سے تنازعین کو بعض خاص خاص اخراجات سے بچ جائیگی نواب لیفٹیننٹ گورنر جنرل صاحب بہادر ہند با جلاس کونسل آمدنی مذکور کو نقصان کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

سوئم تعمیل حکمنامجات صادرہ عدالتہائے انگریزی بعلاقہ جموں و کشمیر و برعکس آن۔

۱۷ ایسے حکمنامجات جو عدالتہائے انگریزی بغرض تعمیل اندر علاقہ عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں کشمیر کے صادر کریں اونکی تعمیل عدالتہائے ریاست مذکور کرینگی۔ اور اسیطرح سے اون حکمنامجات کی بابت جو عدالتہائے مہاراجہ صاحب بہادر سے بغرض تعمیل اندر علاقہ انگریزی جاری کئے جاویں عدالتہائے انگریزی کوئی فیس نہیں لینگے۔

حکمنامجات صادرہ عدالتہائے انگریزی کی تعمیل بمقام جموں و کشمیر اور علی ہذا القیاس صادرہ عدالتہائے ریاست۔

۱۸ حسب الایمائی صاحب رزیڈنٹ کشمیر حکام عدالت ہذا بہ تنسیخ احکام سابقہ جو بابت ہذا ہیں نفاذ حکم فرماتے ہیں کہ تمام سمن ہائے جنکی تعمیل اون اشخاص سے ہونی ہو جو مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر اور جموں کی ریاست میں رہتے ہوں اونکو عدالتہائے صادر کنندہ براہ راست صاحب رزیڈنٹ کی خدمت میں ارسال کیا کرینگی۔ سمن ہائے از قسم مذکور کی واپسی کی تاریخیں مقرر کرنیمیں عدالتہائے کو چاہیے کہ تعمیل کے لئے معقول مہلت دیویں اور یہ مہلت بلحاظ اوس فاصلہ کے جو کشمیر سے عدالت اور اوس فاصلہ کے جو شخص طلب شدہ کی سکونت اور دفتر صاحب رزیڈنٹ کے درمیان ہو اکرے گی۔

طریقہ تعمیل سمن جات بذریعہ صاحب رزیڈنٹ بغرض تعمیل اندر علاقہ مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر۔

نوٹ - ہر دو قواعد مندرجہ صدر سمن ہائے بنام گواہان مقدمات فوجداری سے بھی متعلق ہیں۔

(ج) ثبوت تعمیل

۱۹ کوئی عدالت کسی نالش یا اپیل کی سماعت یکطرفہ درست طور پر اوسوقت تک شروع نہیں کر سکتی جب تک کہ یہ بات حسب اطمینان عدالت ثابت نہ ہو جائے کہ مدعاعلیہ کو اِم حاضر ہونیکی سمن یا ریسپانڈنٹ کو اِم سماعت اپیل کی اطلاعنامہ کی جیسی کہ صورت ہو قرار واقعی طور پر تعمیل ہو چکی ہے یعنی ٹھیک اسطور پر اوسکی تعمیل ہو چکی ہے جیسا کہ قانون میں حکم ہے۔

مقدمات یکطرفہ میں ثبوت تعمیل ہمیشہ ضروری ہے۔

۲۰ جب کہ سمن کی تعمیل مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ پر اصالتاً کیجاویگی یا کارندہ پر جو حسب ضابطہ حکمنامہ لینے کا مجاز ہو تو عدالت کو لازم نہیں ہے کہ متعدد بار یکطرفہ میں کسی اور طرح کی تعمیل کو دیکھے۔ ۱۰ الف مجموعہ ضابطہ دیوانی کے منشا کے اندر اوسوقت تک قرار واقعی تعمیل کی سمجھی جبتک کہ اوسکا ایسا یقین اطمینان نہ ہو جائے کہ تعمیل مزید معقول طور پر ممکن نہ تھی۔

جب کہ سمن کی تعمیل مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ کی ذات پر کیجاویگی یا کارندہ پر۔

۲۱ ثبوت تعمیل کی نوعیت جو مطلوب ہے کہ ہر ایک صورت میں جیسی کہ منجملہ مختلف دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلقہ تعمیل سمن کسی نہ کسی دفعہ سے متعلق ہو طلب کی جاتی ہے مختصر طور پر حسب ذیل بیان کیجا سکتی ہے۔

نوعیت ثبوت جو مطلوب ہے بصورت تعمیل ہونا چاہیے۔

(۱) جبکہ سمن یا اطلاعنامہ کی تعمیل مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ کی ذات پر ہوئی ہو تو لازم ہے کہ تعمیل کا ثبوت اور نیز حکمنامہ کی پشت پر مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ کے دستخط موجود ہونے چاہئیں

(۲) اگر تعمیل حسب منشاء دفعہ ۰ ۲ کارندہ پر کیجائی یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ امر مذکورہ حسب منشاء ۵۰۳۔۴۰۔۴۱ یا ۴ مجموعہ مذکور جیسی صورت ہو سمن لینے کا مجاز تہا لازم ہے کہ جو فریق تعمیل کرا دیے اس بات کا ثبوت دیوے یہہ معاملہ ایسا ہے کہ جس کی بابت عہدہ دار تعمیل کنندہ کو عموماً کچھ علم نہیں ہوتا۔

(۳) اگر تعمیل حسب منشاء دفعہ ۷۷ کیجائے تو اسطرح یہہ ثابت کیجانی چاہئے کہ سمن یا اطلاعنامہ کی تعمیل مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ کی ذات پر نہیں ہو سکتی تہی۔ اور اوسکا کوئی ایسا کارندہ نہ تہا جسکو تعمیل سمن کے تسلیم کرنیکا اختیار ہو اور وہ شخص جسکو حکمنامہ حوالہ کیا گیا تہا مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ کا ایک کارندہ تہا جسکو اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ متنازعہ بہا کا اہتمام حاصل تہا۔

(۴) اگر تعمیل حسب منشاء دفعہ ۸ ۷ کیجائے تو یہہ ثابت کیا جانا چاہئے کہ مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ دستیاب نہیں ہو سکتا تہا اور اوسکا کوئی کارندہ نہ تہا جو سمن لینے کا مجاز ہو اور وہ شخص جسکو حکمنامہ حوالہ کیا گیا تہا اوسکے خاندان کا رکن بالغ از قسم ذکور تہا اور بوقت تعمیل مذکور فی الواقع اوسکے ساتھ رہتا تہا۔

(۵) اگر تعمیل حسب منشاء اصل اخیر دفعہ ۸۰ کیجائے تو حسب حالات مقدمہ اسطور پر یہہ ثابت کیا جانا چاہئے کہ یا تو اوس شخص نے جسکو سمن یا اطلاعنامہ پیش کیا گیا اوسکی تعمیل کے اقرار پر دستخط کرنے سے انکار کیا گو اوسکو آگاہ کیا گیا تہا کہ حکمنامہ مذکور کیا ہے اور اوسکی ہیت اور مضمون سے اوسکو واقف کیا گیا تہا یا یہہ کہ مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ دستیاب نہیں ہو سکتا تہا۔ اور اوسکا کوئی کارندہ ایسا نہ تہا جسکو تعمیل سمن کے تسلیم کرنیکا اختیار ہو کوئی اور شخص ایسا تہا جس پر تعمیل ہو سکے اور ان ہر دو صورتوں میں وہ مکان جسکے بیرونی دروازہ پر حکمنامہ کی ایک نقل چسپان کی گئی تہی اوس وقت جب نقل مذکور بطور پر چسپان کی گئی تہی مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ کا معمولی مسکن تہا۔

(۶) اگر تعمیل حسب دفعہ ۸۲ کیجائے تو اسطور پر یہہ ثابت کیا جانا چاہئے کہ وہ مکان جسکے دروازہ پر حکمنامہ کی ایک نقل چسپان کی گئی تہی ایسا مکان تہا جسمیں مدعاعلیہ یا ریسپانڈنٹ اخیر مرتبہ سکونت رکہتا تہا اور تعمیل تمام امور میں مطابق اوس حکم کے کی گئی ہے جو بجائے طریقہ معمولی تعمیل کے کسی اور طریق کا استعمال کرنیکے لئے صادر ہوا تہا اور حکم مذکور بہ حکمنامہ کے ساتھ ہونا چاہئے۔

(۷) اگر تعمیل حسب منشاء دفعہ ۴۳۴ کیجائے تو یہہ ثابت کیا جانا چاہئے کہ سمن یا اطلاعنامہ کمپنی کے دفتر رجسٹری شدہ میں پہونچایا گیا تہا یا کمپنی کے ڈائرکٹر یا سکرٹری یا دیگر اعلیٰ عہدہ دار کے حوالہ کیا گیا تہا۔

طریق حصول ثبوت تعمیل

۲۲ جبکہ تمام صورتوں میں عدالت کو لازم ہے کہ جس قسم کا ثبوت جیسا ثبوت اوپر ضروری بیان کیا گیا ہے بذریعہ مصدقہ و تکمیل شدہ بیان اوس شخص کے لیوے جس نے تعمیل مذکور کی ہو یا اگر ضروری سمجہا جاوے تو عدالت بذریعہ اظہار بطور گواہان اون اشخاص کے لیا جاوے جنکا اظہار لینا عدالت مناسب سمجہے۔

جب کوئی سمن بموجب دفعہ ۸۰ واپس آئے تو عدالت کو لازم ہے کہ اوس کارروائی کی نسبت جو تعمیل کنندہ سمن نے کی ہو حلفاً اوس کا اظہار لیوے اور نیز جانچ کرے کہ تحقیقات مزید جو اوسکی دانست میں مناسب ہو عمل میں لائے۔

نمونہ جات جو بابت حاضری گواہان صادر کئے جاتے ہیں

۲۳ نمونہ جات جو ابات معین کئے گئے ہیں اور جہانتک بلحاظ حالات مقدمہ ہوسکے نمونہ جات مذکور کی پیروی کیجانی چاہئے۔

حکمنامہ جات عدالتہائے ضلع کیسوا تیرن خواہ ابتدائی ہوں خواہ لیسنے اپیل جو اس غرض کے اندر تعمیل ہونیکی غرض سے صادر کئے گئے ہوں جسمیں لفٹننٹ اپیل

† دیکہو آئینہ جات دہلی فی نمبر ۲ و ۱۱۔

زیر تجویز ہو۔ اگر مدعا علیہ یا رسپانڈنٹ حاضر ہو جائے تو جواب کے صفائی تصدیق ضروری نہوگی لیکن اگر مدعا علیہ یا رسپانڈنٹ حاضر نہو اور مقدمہ میں یکطرفہ کارروائی کرنیکی تجویز ہو تو لازم ہے کہ قبل اسکے کہ مقدمہ میں کارروائی کیجائے بموجب ہدایات مندرجہ فقرہ ماقبل حکمنامہ کی قرار واقعی تعمیل کا حسب ضابطہ ثبوت دیا جائے (گو یہہ ضرور نہیں ہے کہ نالش یا اپیل کے باضابطہ سماعت کے وقت ہی دیا جائے)

جبکہ حکمنامہ جسکی تعمیل کیگئی ہے کسی عدالت اپیل کا حکمنامہ ہو یا کسی اور ضلع سے بغرض تعمیل بھیجا گیا ہو تو لازم ہے کہ تعمیل کا حسب ضابطہ ثبوت اور صاحب جج کا ایک سارٹیفکیٹ بموجب نمونہ مقررہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہمیشہ حکمنامہ کیساتھ بھیجا جائے جبکہ حکمنامہ مذکور بعد از تعمیل واپس بھیجا جائے جسمیں وہ ابتداً صادر کیا تھا۔

ہدایات مندرجہ بالا تمام حکمناموں کے متعلق ہیں جو حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی صادر کیے جاتے ہیں۔

۴۴۔ ہدایات مندرجہ صدر جملہ دیگر اطلاعنامجات و احکام سے متعلق ہیں اور جملہ دیگر اطلاعنامجات و احکام کیصورت میں انکی پیروی کیجانی چاہیے جنکی تعمیل بموجب دفعہ ۹۴۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء اسطرح کیجانی چاہیے جسطرح مدعا علیہ کے نام احضار و جوابدہی کے سمن کی تعمیل ہونی چاہیے۔

سرکلر نمبر ۱۵۔ نالشات بنام سرکار

گورنمنٹ کے ساتھ خط و کتابت کے لئے مناسب مہلت ملنی چاہیے۔

دفعہ ۴۲۴۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء میں یہہ حکم ہے کہ عدالت وقت تقرر تاریخ سماعت مقدمہ بنام سرکار بتوسط سررشتہ ہائے متعلقہ گورنمنٹ کے ساتھ ضروری خط و کتابت کرنیکی مہلت مناسب دیگی۔ یہہ تحقیق ہوا ہے کہ بہت سی صورتوں میں مہلت جو دیگئی وہ مطلب مذکورہ بالا کیلئے کافی نہ تھی۔ اور افسران کو جو سرکار کیطرف سے پیروی مقدمات کرتے ہیں اکثر درخواست واسطے التوائے مقدمات کے کرنی پڑتی ہے میعاد مطلوبہ مقدمہ کی صورت پر منحصر ہے اور اسبابمیں کوئی ایسا قاعدہ جو تغیر پذیر نہو مقرر نہیں کیا جاسکتا لیکن اکثر صورتہائے میں غالباً دو ماہ کی مہلت مناسب ہوگی۔

تاخیر ناواجب سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۲۔ اس میعاد کو مقرر کرنے میں کہ جو کسی مقدمہ میں مطلوب ہو اس افسر کے گذارش پر جسکے پاس سمن پہونچے یا جو منجانب سرکار مقدمہ کی پیروی کرتا ہو خوب لحاظ ہونا چاہیے کیونکہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں صاف مندرج ہے کہ گورنمنٹ سے بتوسط سررشتہ ہائے معمولی جسمیں ایک خاص تاخیر واقع ہوگی استصواب کے لئے مہلت دیجائیگی۔ اور وجہ موجہ کے ظاہر کیجانے پر میعاد مہلت کو وسعت دینی چاہیے لیکن اسکے برخلاف ان مقدمات میں مثل جملہ دیگر قسم کے مقدمات کے عدالتہائے دیوانی کو واسطے روکنے تاخیر ناواجب کے احتیاط عمل میں لانی چاہیے۔

ارجاع نالش سے پیشتر نوٹس کا دینا از بس ضروری ہے۔

۳۔ علاوہ بریں یہہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دفعہ ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں حکم درج ہے کہ کوئی نالش بنام سرکار یا کسی عہدہ دار سرکار کے کسی ایسے فعل کی نسبت جو عہدہ دار نے بحیثیت ملازم سرکار کیا ہو اس وقت تک رجوع نہیں کیجائیگی جبتک کہ نالش قسم مذکور رجوع کرنیسے دو ماہ پیشتر اسکے ارادۂ ارجاع کی نوٹس نہ دیگئی ہو۔ اور عرضی دعوی میں یہہ امر تحریر ہونا چاہیے کہ نوٹس قسم مذکور حسب ضابطہ دیگئی ہے۔ عرائض دعوی قسم متذکرہ بالا میں اگر یہ امر مندرج نہو نہیں لینی چاہئیں۔ بلکہ جب شخص پیش کنندہ عرضی دعوی کے بیان سے یہہ معلوم ہو کہ نوٹس دیگئی ہے تو عرضی دعوی بغرض ترمیم واپس دیا جانا چاہیے اور اگر یہہ معلوم ہو کہ نوٹس نہیں دیگئی ہے تو نامنظور کیا جانا چاہیے

سرکلر نمبر ۱۶۔ فہرست ہائے مقدمات پیشی

فہرست ہائے مقدمات پیشی

فہرست ہائے مقدمات پیشی اگر روزانہ نہوں تو ہفتہ وار تیار کرنی چاہئیں اور انمیں کل مقدمات تجویز طلب کی تاریخ سماعت جو مقرر ہو تحریر کیجاوے یہہ

تمر سنین کر دہ مثلاً لسٹ اسکان عدالت کی برآمدہ میں بغرض آگاہی فریقین اور مختاروں وکیلان کے آویزاں کی جاوینا اور بلا سبب قوی کے اوکی ترتیب سے تجاوز نہ کیا جاوے اور تاوقتیکہ یا تو مقدمہ راضی نامہ سے فیصلہ ہو جاوے یا تاریخ معینہ تجویز سے پیشتر دعوی کی نسبت ابطال کیا جاوے پیش نامہ پر بخوبی عملدرآمد نہو ایسے تو تمام ان مقدمات کے وقت معینہ پر ہوا کرینگی اور کارروائی بہت جلد ہوگی اور سب اشخاص متعلقین مقدمہ کو آرام ہو جاویگا ۔

(حاشیہ: سیر کرنے مقدمات کی لسٹ کا برآمدہ میں آویزاں کیجانا)

۲ - رجسٹر مقدمات پیشی (نمبر ۹) یا ایک نقشہ جسکا حیثیت عدالت کے روبرو رہنا چاہیے اور مقدمات روزانہ کا اوسی رجسٹر کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے - ایک یادداشت نتیجہ سماعت مقدمہ ہر مقدمہ کی سماعت پر رجسٹر مقدمات پیشی کے خانہ کیفیت میں کیجاتی چاہیے اور اگر کوئی التوا ہو تو اوسکی اطلاع فریقین کو ضرور دینی چاہیے اور اونکو ایک یادداشت اوس تاریخ اور مقام کی کہ جس تاریخ اور مقام پر پھر مقدمہ سماعت کیا جاویگا دینی چاہیے ۔

(حاشیہ: مقدمات کی سماعت ملتوی ہو تو مقدمات پیشی کی یادداشت اور سماعت کا نتیجہ درج ہونا چاہیے۔ التوا کی اطلاع فریقین متعلقین کو کرنی چاہیے)

۳ - نمونہ فہرست ہائے مقدمات پیشی اور اوسکے تیار کرنیکی ہدایات کے لئے فہرست رجسٹر ہائے دیوانی نمبر ۹ کو دیکھو ۔

(حاشیہ: نمونہ جات فہرست ہائے مقدمات پیشی)

سرکلر نمبر ۱۷ - ان دستاویزات کی نسبت جنپر اسٹامپ چسپاں نہویا ناکافی اسٹامپ چسپاں ہو عدالت دیوانی کے فرائض

سرکلر منسلکہ مجریہ ہائیکورٹ کلکتہ جسمیں ان تبدیلات کیطرف توجہ دلائی گئی ہے جو قانون در بارہ شہادت میں لئی جا کر ایسی دستاویزوں کی جنپر اسٹامپ چسپاں نہوا ہو یا جنپر کافی اسٹامپ چسپاں نہو ایکٹ اسٹامپ ہند مجریہ ۱۸۷۹ء کی رو سے عملدرآمد میں آئی ہیں بغرض اطلاع وہدایت افسران جوڈیشل پنجاب مشتہر کیا گیا ہے ۔

(حاشیہ: ہدایات بابت داخل کرنے دستاویزات جنپر اسٹامپ چسپاں نہو یا ناکافی اسٹامپ چسپاں ہو)

سرکلر آرڈر نمبر ۳۲

مجریہ جناب حکام ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر واقع فورٹ ولیم بنگال

مورخہ یکم ستمبر ۱۸۷۹ء

جملہ جوڈیشل افسران دیوانی کی توجہ ان تبدیلات کیطرف دلائی جاتی ہے جو قانون در بارہ شہادت میں لئی جا کر ایسی دستاویزات کی جنپر اسٹامپ چسپاں نہوا ہو یا جنپر کافی اسٹامپ چسپاں نہو بموجب ایکٹ اسٹامپ ہند مجریہ ۱۸۷۹ء عمل میں آئی ہیں :

۲ - دفعہ ۳۹ ایکٹ ۱۸۶۹ء کی رو سے عدالتہائے دیوانی پر لازم تھا کہ اطمینان اس امر میں کر لیا کریں کہ کسی ایسی دستاویز کا جو بطور شہادت پیش کیجاوے اور جسپر اسٹامپ مناسب چسپاں نہ پایا جاوے اسٹامپ مناسب پر تحریر نہ کیا جانا بہ نیت ہضم کرنے رسوم اسٹامپ مناسب کے ظہور میں نہیں آیا ہے اور اس امر میں اطمینان کرنیکی بعد اونہیں یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جو تعداد رسوم اسٹامپ میں کم ہو اوسی مقدار سے دس گنی وصول کیا کریں جبکی تعداد مقدار کمی کی پانچ گنی سے بیس گنی تک ہو اور اوسکے بعد دستاویز پر تصدیق باضابطہ درج کیا کریں کہ اوسکی بابت رسوم اسٹامپ مناسب وصول کر لیا گیا ہے جس دستاویز پر اسطرح تصدیق ہو جاتی تھی وہ شہادت میں لئے جانیکے لائق اسطرح ہو جاتی تھی گویا اصل میں وہ ایسے کاغذ پر تحریر پائی تھی جسپر اسٹامپ مناسب چسپاں ہو ۔

۳ - دفعہ ۱۱ کی رو سے عدالتہائے دیوانی پر لازم تھا کہ ان رقوم کو جو رسوم اسٹامپ اور جرمانہ کی بابت ادا کیجاویں درج رجسٹر کیا کریں اور ان دستاویزات کی نسبت جو بموجب دفعہ ۱۰ شہادت میں لیجاویں رقم مذکور کی تعداد درج کیجاوے اور ہر ماہ کے آخیر پر ایک نقشہ صاحب کلکٹر کے پاس کل ایسی رقوم وصول شدہ کا ارسال کر کے رقوم مذکور اوسکو ادا کر دیا کریں ۔

۴ - اندر دفعہ ۴ ایکٹ نمبر ۲۶ ۱۸۶۷ء عدالتہائے مذکورہ کو یہ حکم ہے کہ نسبت ان حالات کی نسبت عمل میں لاویں جنمیں دستاویز جنپر اسٹامپ چسپاں نہ ہو یا جنپر پورا اسٹامپ نہ ہو ایسے کاغذ پر تحریر کی گئی جسپر اسٹامپ مناسب چسپاں نہیں ہے اور دفعہ ۳۳ ایکٹ مذکور با استثناء بعض خاص افسران کے جملہ افسران سرکاری کو حکم ہے کہ ہر ایک دستاویز جو قابل ادائے رسوم ہو اور جو بحالت انجام دہی خدمات اونکے عہدہ کے اونکے روبرو پیش کیا کریں اور جس دستاویز پر حسب ضابطہ اسٹامپ چسپاں نہ پایا جاوے اوسے ضبط کر لیا کریں ۔ ہر عدالت جو ایسی دستاویز کو ضبط کرے اوسے چاہیے کہ لفظ ضبط شدہ تحریر کر دیا کریں اور افسر ضبط کنندہ اپنے معمولی پورے دستخط اور تاریخ ثبت کیا کرے ۔

سے طلب کئے جاوین جنکی نسبت ملاحظہ اسلئے ضروری ہو کہ نقشہ جات یا اظہارات نوکروں ضلع یا محافظ دفتر سے اوسیطرح آگاہی حاصل ہو سکتی ہے جیسے بات یاد کرنی چاہیئے کہ پٹواریونکو نہایت ضروری فرائض کا انجام کرنا پڑتا ہے اور انکو عدالتہائے دیوانی مین حاضر کرانیکے ذریعہ فرائض مذکور کے انجام مین کسیطرح کا ہرج نہیں ہونا چاہیئے بجز اوس صورت کہ اونکا اظہار بطور گواہان کے لینا درحقیقت ضروری ہو۔ علی الخصوص یہ بات بہت ضروری ہے کہ پٹواریان اون اوقات مین جو ملاحظہ فصل کیلئے مقرر ہین طلب نکئے جاوین بلحاظ ان خیالات کے ہدایات مندرجہ ذیل باتفاق رائے صاحبان فنانشل کمشنر جاری کیجاتی ہین ۔

پٹواریان گرداوری کے وقت طلب نکئے جاوین

۲۔ حکام عدالتہائے دیوانی کو چاہیئے کہ پٹواریونکو سوائے اشد ضرورت کے (جو نہ ہونگی) اون ایام مین جبکہ بڑی بڑی فصلونکی گرداوری ہوتی ہے یعنی ماہ ستمبر سے نومبر تک اور ۲۲ فروری سے ۔ اپریل تک طلب کیا کرین ۔

پٹواریان بوساطت تحصیلدار طلب کئے جاوین۔ عدالتہائے پٹواریونکو سارٹیفکٹ دیوین جنمین تاریخ ایام حاضری درج ہوں۔

۳۔ جبکہ کسی عدالت دیوانی کو وقت تحویل صدر کے سوائے کسی اور وقت پٹواری کی طلبی منظور ہو تو اوسے چاہیئے کہ سمن تحصیلدار کے پاس بغرض اطلاع حاکم مال اوس تحصیل کے جس سے کہ پٹواری مذکور متعلق ہو ارسال کرے تحصیلدار کو چاہیئے حتی المقدور بلاتوقف سمن کی تعمیل کراوے۔ عدالت کو چاہیئے کہ ہر ایک پٹواری کو جو بہ تعمیل سمن حاضر ہو ایک سارٹیفکٹ دیوے جسمین عدالت کے روبرو اوسکی حاضر ہونیکی تاریخ اور وہ تاریخ درج ہو جسکو وہ رخصت کیا گیا ۔

اثنائے بندوبست مین پٹواریونکے اظہار بذریعہ کمیشن لئے جاوین۔

۴۔ جبکہ بندوبست ہو رہا ہو یہ امر بالخصوص مناسب ہے کہ پٹواریونکو عدالتہائے دیوانی مین حاضر ہونیکا حکم دیا جاوے ۔ اور جس صورت مین اونکو ایسی شہادت دینی ہو جو بطریقہ متذکرہ فقرہ ۱ حاصل ہو سکے تو چاہیئے کہ شہادت مذکور عموماً بذریعہ اجرائے کمیشن حسب دفعہ ۳۸۶ (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی حاصل کیجاوے کمیشن اس قسم مذکور عموماً تحصیل کے سپرنٹنڈنٹ بندوبست کے نام بھیجے جانے چاہئین۔ مگر لازم ہے کہ کوئی خواہش جو بارہ مین مہتمم بندوبست کی ظاہر کی ہو اوسکی مطابق عمل کیا جاوے ۔ اور میعاد جو علی العموم تعمیل کمیشن کیواسطے دیجاوے اوسکا انتظام بمشورہ مہتمم مذکور کیا جاوے ۔ عدالت دیوانی اجرا کنندہ کمیشن کو چاہیئے کہ اوس امر کی بابت یہ احتیاط کرے کہ تاریخ جس تاریخ تک مقدمہ ملتوی ہوا ہے درج کرے بعد ازان جس حاکم کے پاس کمیشن بھیجا جائے وہ احتیاط کرے کہ یا تو کمیشن کو تاریخ مذکور تک واپس بھیجدے یا اوس تاریخ سے پہلے عدالت مذکور کو اون حالات کی اطلاع دیوے جو میعاد مقررہ واپسی کمیشن کے مانع ہونگے اور نیز یہ بتلاوے کہ تعمیل کمیشن مین کسقدر زائد عرصہ مطلوب ہوگا ۔

سرکلر نمبر ۲۰۔ اخراجات گواہان جو عدالتہائے دیوانی مین حاضر ہون

شرح اخراجات جو معین ہے

دفعہ ۱۶۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین یہ حکم ہے کہ اخراجات گواہان بیشتر اصدار سمن کے عدالت مین داخل کئے جاوین اور ذیل کے شرح روزانہ اخراجات ہر ایک گواہ یا اور شخص طلب شدہ بغرض حاضری عدالتہائے دیوانی ملک پنجاب بوقت تعمیل کے لئے مقرر کیجاتی ہے۔ اخراجات اس شرح کے مطابق صرف ایام حاضری واقعی کیواسطے ہی نہین دیجاوینگے بلکہ اوسکی کسی معقول وقت کیلئے بھی کہ جو آمد و رفت مکان اجلاس مین صرف ہو بلحاظ سبیل سواری قابل استعمال دیئے جاوینگے

افسر جلیس گواہ کے درجہ کی تجویز کریگا کہ گواہ کس درجہ کا ہے۔

۲۔ افسر جلیس ہر عدالت بصورت ہونے شک کے ہر گواہ کے درجہ کی تجویز کرینگے اپنی مقتضائے رائے کو استعمال مین لاویگا اور جو شرح نسبت ہر ایک درجہ کے مقرر ہوئی ہے اوسمین واقعی سفرخرچ گواہان کا شامل تصور ہوگا ۔

دیگر عدالتہائے مین مقدمات بذریعہ ... کئے جاوین۔

۳۔ اون گواہان کے مصارف کی بابت جو مقدمات دیوانی مین شہادت دینے کے لئے بذریعہ کسی اور عدالت کے طلب کئے جاوین۔ یہ بیعانہ اوس کا اسٹامپ کے

کا دستور مورد سخت اعتراضات کا ہے۔ اور رقومات قسم مذکور ہمیشہ بذریعہ منی آرڈر بہرسہ ہونی چاہئیں۔ اس امر میں خاص احتیاط ہونی چاہیے کہ جب روزینہ گواہ کا نہ بذریعہ درخواستانی آرڈر کیجاوے اوسی نرو سے عدالت کو تعمین منی آرڈر ارسال کرنا مطلوب ہو بلا اطلاع ترسیل نہ کیجاوے اور کل ضروری اطلاع نسبت اوس شخص یا اون شخصوں کے دیجاوے جنکو روپیہ دیا جاویگا ۔

درجہ اول یومیہ ۔ عہ

جملہ افسران سرکاری متعہد و کمیشن یافتہ افسران سرکاری غیر متعہد جنکا عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ کے برابر ہو صاحبان اہل یورپ و صاحبان یوریشین و معزز دیسی رئیس ۔

درجہ دویم یومیہ ملے ر

غیر ملازم اہل یورپ یوریشین درجہ اوسط ہیڈ اسسٹنٹ و کلارک ہائی اعلیٰ دفاتر سرکاری تحصیلداران یا پولیس انسپکٹر درجہ اول یا ویسے ہی درجہ کے اہلکاران ۔ دیسی معزز اشخاص جو درجہ اول میں نہ آتے ہوں ۔

درجہ سوم یومیہ ۔ عصہ

اہل یورپ یوریشین جو درجہ اول و دوم میں داخل نہوں ادنیٰ کلارک ہائی دفاتر سرکاری ۔ اہلکاران ملازم دفاتر یا محکمہ جات فارسی اور عموماً دیسی لوگ درجہ اوسط کے مثلاً بڑے بڑے درجہ کے زمینداران و اشخاص تجارت پیشہ ۔

درجہ چہارم یومیہ ۸ ر

دیسی لوگ جو درجہ سوم سے کم اور درجہ پنجم سے زیادہ ہوں مثلاً زمینداران ادنیٰ اور چھوٹے درجہ کے تجارت پیشہ ۔

درجہ پنجم یومیہ ۔ ۴ ر

جملہ دیسی لوگ جو کسی بھی منجملہ درجہ ہائی اسبق میں داخل نہوں مثلاً قلی و مزدوران وغیرہ ۔

سرکلر نمبر ۱۲ ۔ کمیشن بغرض تحقیقات موقع و تصفیہ حساب کتاب

ہدایات کی ضرورت

چونکہ حکام چیف کورٹ کی معائنہ میں اس قسم کے مقدمات آئے ہیں جنمیں احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی درباب اجرائے کمیشن بنا بر تحقیقات موقع مقام یا حساب کتاب کا غلط طور پر عملدر آمد ہوا ہے اسلئے کل عدالتہائے دیوانی کے توجہ اون احکام مجموعہ مذکور کیطرف دلائی جاتی ہے جو درباب امور مذکور ہیں ۔

جو کمیشن حسب دفعہ ۳۹۲ و ۳۹۴ جاری ہوں ان دونوں میں کیا فرق ہے ۔

۲ ۔ واضح ہو کہ اوس طریق میں جسمیں عدالت اہل کمیشن مقررہ بغرض تحقیقات موقع حسب دفعہ ۳۹۲ کی رپورٹ کے ساتھ اور اوس طریق میں جسمیں عدالت اہل کمیشن مقررہ بغرض پڑتال حساب حسب دفعہ ۳۹۴ کی رپورٹوں کے ساتھ برتاؤ کرے بڑا فرق ہے ۔ صورت مقدم الذکر میں رپورٹ اہل کمیشن اور اظہارات جو اہل کمیشن لیوے بمنزلہ شہادت کے متصور ہو کر شامل مسل کیجائیں اور خود اہل کمیشن کا اظہار نسبت اوسکی کارروائی کے لیا جاسکتا ہے الا صورت موخر الذکر میں عدالت اہل کمیشن کو ہدایت کر سکتی ہے کہ اپنی کارروائی سے یا بلا رپورٹ کی بھیجے یا اگر اوسکی کارروائی سے مطمئن نہو تو تحقیقات

وصول ہوئیں گورنمنٹ ہند کا کثرت رائے سے صدر اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمالی و مغربی کی رائے سے یہ بات بین الفاظ ہے کہ ایسی نسبت کا اون افسران سے طرف سے لیا جانا نامناسب ہے جنکو سرکار اور تمام حکام کی اطلاع بجرد دفتر حیثیت منصبی میں کرنی بخوداہ دیتی ہے۔ اور فوراً بعمل القاب مجوزہ طرز لیاقت ہند کونسل بذریعہ رزولیوشن بالفاظ ذیل قرار دیتی ہیں کہ اسطور کی نسبت لینی کا دستور جہاں وہ مروج ہو آئندہ موقوف کیا جاوے۔

سرکلر نمبر ۲۴ - تیار کرنا اور سنانا فیصلجات کا

قواعد جنپر عملدرآمد ہونا چاہیے

عدالتہای دیوانی کی توجہ احکام دفعہ ۱۹۸ لغایت ۲۰۰ و دفعہ ۲۰۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کیطرف جو بمقدمات دیوانیمین فیصلجات کو نویسی سے متعلق ہیں دلائی جاتی ہے اور قواعد مندرجہ ذیل کا عملدرآمد بیشک ہونا چاہیے۔

اول۔ فیصلہ یا تو زبان مروجہ عدالت یا زبان انگریزی یا حاکم کی زبان مادری میں لکھا جاوے۔

دوم۔ برسر اجلاس سنایا جاوے۔

سوئم۔ فیصلہ پر دستخط اور تاریخ وقت سنائی جانے کی برسر اجلاس تحریر ہونی چاہئیں۔

چہارم۔ اگر فیصلہ کسی اور عدالت کا سوائے عدالت مطالبہ خفیفہ کے ہو تو اوسمین بیان مختصر مقدمہ کا اور امور تصفیہ طلب اور تجویز ہر امر مذکور اور اوسکی وجوہات لکھنی ضرور ہیں۔

پنجم۔ اگر فیصلہ عدالت مطالبہ خفیفہ کا ہو تو اوسمین امور تصفیہ طلب اور تجویز بابت امور مذکور لکھنی ضرور ہیں۔

ششم۔ فیصلہ میں عدالت کا حکم نسبت خرچہ کے تحریر ہونا چاہیے۔

فیصلہ لکھی جا چکنے پر حکم اخیر سنائے جانے کا دستور بیفائدہ ہے

۲۔ قواعد دوم و سوم مندرجہ بالا کی یہ مراد نہیں ہے کہ افسر جوڈیشل اپنا فیصلہ ضرور بعدالت میں آکے لکھے بعض عدالتوں کا اکثر یہ طریقہ ہے کہ بوقت اختتام تجویز کے حکم اخیر سنا دیتے ہیں اور چند روز کے بعد اپنا فیصلہ تحریر کرتے ہیں اور اوسمین وہی تاریخ لکھدیتے ہیں کہ جس تاریخ حکم اخیر سنایا گیا تھا یہ طریقہ بیفائدہ ہے اور موقوف ہونا چاہیے۔

فیصلہ حسب منشاء احکام دفعہ ۲۰۳ بجائے خود مکمل ہونا چاہیے

۳۔ بسبب القاعدہ چہارم و پنجم حکام چیف کورٹ کے نزدیک اس امر کا تلاش ضرور ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ اکثر دیسی افسران جوڈیشل کا یہ دستور ہے کہ وہ اپنے فیصلجات کی ابتدا میں ایک یادداشت خلاصہ شہادت ہر ایک گواہ کی جسکا اظہار لیا گیا ہو اور جسکا حوالہ دینا ضرور ہے لکھدیا کرتے ہیں جبکہ یہ یادداشت ماسوائے اوس یادداشت کے ہو جو حسب دفعہ ۱۸۰ تحریر کیگئی ہو تو دستور مذکور بیفائدہ ہے بلحاظ احکام دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی فیصلہ بجائے خود مکمل ہونا چاہیے اور اوسمین وجوہ تجویز کی ایسی مختصر تحریر ہونی چاہئیں کہ اونمین تمام امور ضروری آجاویں بلاشبہ بعض اوقات مین شاید ضرورت اس امر کی ہو کہ ذکر بیانات گواہان کا کیا جاوے اور ان بیانات کا خلاصہ لکھا جاوے اور ایسی صورت میں چاہیے کہ خلاصہ مذکور وجوہات تجویز عدالت میں نسبت اوس تنقیح کے جس سے تجویز مذکور متعلق ہو اسطرح شامل کر دیا جاوے کہ وہ وجوہات تجویز کے ساتھ ملکر یکجا ہوجاوے۔

ترجمہ فیصلجات

۴۔ جب کبھی فیصلہ زبان انگریزی میں لکھا جاوے اور کل فریق مقدمہ یا اپیل اگر اونکی طرف سے وکلاء ہوں تو اونکے وکلاء زبان انگریزی سے واقف نہوں تو لازم ہے کہ فیصلہ مذکور کا ترجمہ اردو زبان میں کیا جاوے بجز اوس صورت کے کہ وہ فیصلہ عدالت مطالبہ خفیفہ کا ہو حکام چیف کورٹ نے بابت

ہدایات کا جاری کرنا مناسب خیال نہین کیا ہے کہ کن صورتہای مین فیصلہ عدالتہای ماتحت کا ترجمہ حاکم اجلاس کنندہ کو خود کرنا چاہیے اور کن صورتہای مین ترجمہ کسی ملازم سے کرایا جا سکتا ہے کیونکہ ایسا امر ہے جسکو ہر ایک صاحب جج ضلع اون عدالتہای کے متعلق جو اوسکی ماتحت ہون نہایت عمدہ طور پر فیصلہ کر سکتا ہے مگر صاحبان جج ضلع سے تمنا کیجاتی ہے کہ وہ اس بارہ مین ہدایات معین جاری کرین جبکہ حاکم اجلاس کنندہ فیصلہ کا ترجمہ خود نہ کرے تو اوسے ہمیشہ اس بات مین اپنا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ترجمہ کو صحیح ہے۔

نقول ان فیصلون کی جنکی بابت دستاویزات رجسٹری شدہ ناقابل اعتبار قرار دیجاوین ... بہیجی جاوین

۵ - ہر ایک مقدمہ مین جسمین کوئی عدالت دیوانی کسی دستاویز رجسٹری شدہ کو ناقابل اعتبار قرار دے لازم ہے کہ نقل اوس فیصلہ کی جسمین کہ دستاویز کو ناقابل اعتبار قرار دیا گیا ہو صاحب انسپکٹر جنرل رجسٹری کی خدمت مین بغرض اطلاع ارسال کیجاوے۔

یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہیے کہ دفعہ ۳۹ - ایکٹ وار رہی خاص مین یہہ حکم ہے کہ جب کوئی دستاویز رجسٹری شدہ بحکم عدالت منسوخ کیجاوے تو لازم ہے کہ عدالت مذکور اپنی ڈگری کی نقل اوس عہدہ دار کے پاس جسکے محکمہ مین دستاویز مذکور کی رجسٹری ہوئی ہو اس غرض سے بہیجدے کہ عہدہ دار مذکور اپنی بیاض مین منسوخی مذکور کی یادداشت درج کرے۔

سرکلر نمبر ۲۴ - مقدمات کی قسم وار تقسیم

صحیح تقسیم قسم وار کی ضرورت

حاکمان عدالتہای دیوانی کو نقشجات سالانہ مین مقدمات دیوانی کی قسم وار تقسیم کی نسبت خاص توجہ کرنی چاہیے۔

مقدمہ کی نوعیت بروقت ارجاع درج ہونے چاہیے۔

۲ - ہر ایک ابتدائی مقدمہ دیوانی جو سال کے اندر کسی عدالت مین رجوع کیا جاوے ہر حال کے سالانہ نقشہ دیوانی ضلع نمبر ۲ مین اپنے خانہ مناسب مین دکہایا جانا چاہیے اور اس امر کی احتیاط کرنی لازم ہے کہ ہر ایک مقدمہ اس طرح کے صحیح قسم مین درج ہو بروقت ارجاع ٹہیک ٹہیک یہہ تجویز اور تحریر کرنا ضروری ہے کہ مقدمہ کی نوعیت کیا ہے اور سالانہ نقشہ دیوانی مین وہ کونسے خانہ مین دکہایا جاویگا۔ رجسٹر دیوانی نمبر ا مین ان مطالب کے اندراج کے لئے ایک خانہ رکہا گیا ہے اور جبکہ مقدمہ بروقت ارجاع درج رجسٹر ہوتا ہو یہہ خانہ اوسیوقت پر کیا جانا چاہیے اور اسی مضمون کی ایک یادداشت مسل کے شروع مین تحریر ہونی چاہیے۔

ہر ایک مقدمہ کی قسم کا حاکم تجویز کیا کرے۔

۳ - وہ قسم جسمین مقدمہ متعلق ہو حاکم عدالت کا مسلخوان تجویز کریگا اور اکثر صورتون مین اسکو قسم مقدمات ٹہیک ٹہیک تجویز کرنی مشکل نہوگی مسلخوان کو چاہیے کہ عنوان نقشہ ضلع نمبر ۲ و ضمیمہ متعلقہ نقشہ مذکور کی ایک نقل اپنے پاس رکہے اور صاحب جج کو اس امر مین اپنا اطمینان کر لینا چاہیے کہ عنوان کی تفصیل کو مسلخوان سمجہتا ہے اور مسلخوان کو ہدایت ہونی چاہیے کہ تمام صورتون مین جنمین اوسکو شک ہو صاحب جج کے احکام حاصل کر لیا کرے۔

صاحب جج کو تقسیم قسم وار کی صحت کی پڑتال کرنی چاہیے۔

۴ - صاحب جج کو یہہ بہی چاہیے کہ رجسٹر نمبر ا کی اندراجات مذکور کی پڑتال وقتاً فوقتاً بذریعہ مثلہ کے کر لیا کرے اور افسران معائنہ کنندہ کو اس امر کے دیکہنے مین محتاط رہنا چاہیے کہ آیا یادداشتہائے ضروری تحریر کی گئی ہین اور اونکی صحت کی پڑتال کر لینی چاہیے۔

سرکلر نمبر ۲۵ - تجویز خرچہ مقدمات دیوانی

قاعدہ عام

عام قاعدہ دربارہ تجویز خرچہ مقدمات دیوانی یہہ ہے کہ خرچہ جسکا نتیجہ مقدمہ کے عاید ہوتا ہے یعنی خرچہ جیتنے والی فریق کا اوس فریق کو ادا کرنا پڑتا

ہو جاتا ہے۔

تجویز خرچہ میں عدالت کو بڑی انفصالی رائے حاصل ہے

۲- مگر خرچہ کے عطا کرنے میں یا ڈگری میں اُسکو تقسیم کرنے میں جیسا کہ عدالت کی دانست میں مناسب ہے عدالت کو بڑی انفصالی رائے حاصل ہے مثل انفصالی رائے کے استعمال کرنے کے لئے قواعد معین کا بنانا یا مقرر کرنا مشکل ہے مگر یہہ امر بطور ایک اصول عام کے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ایک فریق کامیاب بلا وجہ بے انصافی کے اپنے خرچہ سے محروم نہیں کیا جا سکتا ہے جبکہ یہہ امر قابل اطمینان طور پر ثابت ہو جاوے کہ وہ زر ڈگری شدہ کو بلا رجوع نالش حاصل کر سکتا تھا اور اگر یہہ بھی معلوم ہو کہ وہ عدالت میں ایذا رسانی کی غرض سے رجوع لایا ہے تو ممکن ہے کہ یہہ مناسب ہے کہ مدعا علیہ کا خرچہ بھی اوسکے ذمہ ڈالا جاوے جبکہ یہہ حکم ہو کہ خرچہ مقدمہ حسب نتیجہ عاید نہیں ہوگا تو عدالت کو لازم ہے کہ اپنے حکم کی وجوہات تحریر کرے۔

خرچہ کی تقسیم کرنے میں امور ذیل یاد رکھنے چاہئیں

۳- خرچہ کے تقسیم کرنے میں احکام دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نسبت مطالبہ میں قابل اجرائی آئندہ احکام دفعہ ۳۴۴ در بابت ادائی خرچہ بعد الفراغ نظرانداز نہیں کرنے چاہئیں نیز ایک کامیاب مدعی (مثلاً عذر میعاد یا عذر نابالغی) پر اکسی عذر کے جواب کے اخراجات ادا کرنے کا حکم فریق کے خلاف تجویز کیا جا سکتا ہے جو بالآخر فتحیاب ہوا اگر کوئی کافی وجوہات بطور معقول عذر یا جواب کے پیش کرنیکی نہ ہوں۔ ایک آئندہ وجہ جزو خرچہ دلانے کی بابت فریق فتحیاب کے خلاف نسبت ایک جزو دعوی کے خرچہ کی تجویز کرنیکی یہہ ہے کہ جب مطالبہ خواہ قرضہ یا ہرجانہ یا جائداد سے متعلق حد سے زیادہ ہو یا مطالبہ کو بجز ایک جزو کے کامیابی حاصل ہو۔

درخواستوں کا خرچہ۔ خرچہ پر سود۔ شے متنازعہ میں سے خرچہ کا دیا جانا

۴- درخواستوں کی خرچہ کی تجویز کرنیکا بابت دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ذکر درج ہے۔ عدالت کو اختیار ہے کہ جب کسی درخواست کا حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی تصفیہ کرے تو خواہ درخواست مذکور کا خرچہ ہر دو فریق میں سے کسی فریق کو فوراً دلادے یا خرچہ مذکور کی تجویز کو مقدمہ کی کسی کارروائی آئندہ تک ملتوی کرے۔ مگر یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حسب دفعہ ۲۲۲ عدالت کو اختیار ہے کہ خرچہ پر سود کسی شرح سے دلائے جو چھ روپیہ سالانہ فیصدی سے زیادہ نہو اور یہہ حکم صادر کرے کہ خرچہ معہ سود یا بلا سود شے متنازعہ میں سے دیا جاوے یا شے مذکور پر عاید کیا جاوے۔

خرچہ میں کیا کیا اخراجات داخل ہیں۔

۵- ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء میں اسکا کچھ ذکر نہیں ہے کہ لفظ خرچہ میں کونسے اخراجات شامل متصور کئے جانے چاہئیں دفعہ ۱۰۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۰ء کی رو سے خرچہ کے ذیل میں وہ کل اخراجات داخل تھے جو فریقین میں سے کسی فریق نے مقدمہ کی بابت اور مقدمہ مذکور کی پیروی میں ضرور دیئے ہوں اور اخراجات مذکور عموماً مدات ذیل میں آتے ہیں۔

(الف) اسٹامپ کی فیس جو تمام ضروری عرضیات پر لگایا جاوے۔

(ب) رسوم حکمنامہ طلبانہ۔

(ج) خرچہ ثبوت و داخل نقول دستاویزات ضروری۔

(د) محنتانہ وکیل۔

(ھ) اخراجات جو گواہان کے حاضر کرانے میں عاید ہوئے ہوں خواہ گواہان مذکور عدالت کی معرفت طلب ہوئے ہوں یا نہیں۔

(و) اخراجات نشان دہی یا بیان کمیشن۔

ڈگریدار کے بذات خاص حاضر ہونے سے متعلق

۱ - حسب ہدایات دفعہ ۳۳۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی جائز ہے کہ بعض صورتون مین مدیونین کو بذات خاص سے سود ادائی کی خرچہ کی کیسو زر ناقابل ڈگریدارین حسب دلخواہ اُنکی از جانب شخص مانع بالذات الفقرہ کے حاضر ہوئی ہون۔

سرکلر نمبر ۲۶ - ڈگریات مین سود کا تجویز کرنا

(الف) عام ڈگریات مین

مدرسہ کمی شرح سود دلادی

از روی ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۳۹ء یعنی ایکٹ درباب تنسیخ قوانین متعلقہ سود بیجا یہہ حکم نافذ کیا گیا ہے کہ جس مقدمہ مین سود قابل وصول ہو جاتی ہے کہ عدالت درستی کی اگر باہم فریقین کے کچھ شرح قرار پائی ہو تو اوسی شرح مقررہ پر تجویز کیجاوے یا ڈگری دیجاوے اور جس حالت مین کوئی شرح قرار نہ پائی ہو تو جو شرح عدالت کے نزدیک مناسب ہو اوسپر ڈگری دیجاوے (دفعہ ۲)

شرح سود فیصلہ یا ڈگری پر

۲ - علاوہ برین ایکٹ مذکور مین یہہ بھی حکم ہے کہ جب کبھی عدالت یہہ حکم دے کہ فیصلہ یا ڈگری پر سود لگایا جاوے یا جب کبھی عدالت فیصلہ یا ڈگری کی بابت سود دلائے تو اوسی یہہ حکم دینے کا اختیار ہے کہ جس شرح پر فیصلہ یا ڈگری مین زر اصل ڈگری شدہ پر سود دلایا گیا ہو اوسی شرح پر سود لگایا جاوے یا کسی دیگر شرح پر لگایا جاوے جو عدالت مذکور کے نزدیک مناسب تصور ہو (دفعہ ۳)

ایضاً - تعین سود ڈگری مین یہہ حکم ہوسکتا ہے کہ سود زر اصل ڈگری شدہ پر تاریخ نالش سے تاریخ ادائیگی تک دیا جاوے۔

۳ - از روی دفعہ ۲۰۹ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء یہہ حکم صادر ہوا ہے کہ جبکہ نالش واسطے دلاپانے زر نقد یا قیمتی مدعی کی ہو تو عدالت کو لازم ہوگی کہ ڈگری مین بابت زر اصل ڈگری شدہ کی تاریخ نالش سے تاریخ ڈگری تک سود دلانے کا حکم ایسی شرح پر کہ جو عدالت کے نزدیک معقول معلوم ہو علاوہ کسی سود کے جو زر اصل پر بابت کسی عرصہ قبل از رجوع نالش کے دلایا گیا ہو صادر کرے اور سوائے اوسکے اوس مجموعہ زر اصل اور سود ڈگری شدہ پر تاریخ ڈگری سے تاریخ ادائیگی تک سود دلانے کا حکم دے واضح ہو کہ دفعہ مذکور کی رو سے انقضائے رائے دو مدتون کی نسبت دیا گیا ہے یعنی تاریخ رجوع نالش سے تاریخ ڈگری تک اور تاریخ ڈگری سے تاریخ ادائیگی تک۔

سود بابت خرچہ

۴ - دفعہ ۲۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے بھی عدالت کو اختیار ہے کہ خرچہ پر کسی شرح سے جو چھ روپیہ فیصدی سالانہ سے زیادہ نہو سود دلادے۔

تجویز سود بابت عرصہ مابعد ڈگری۔

۵ - تاریخ ڈگری سے عرصہ مابعد کی بابت سود دلانے مین عدالتونکو لازم ہے کہ اوس انقضائے رائے کو استعمال مین جو اونکو قانوناً عطا کیا گیا ہے معمولی طور پر تو مدیونین سود اوس شرح کے موافق نہ دلائین جو معاملات داد و ستد عامہ مین ادن اشخاص کو مل سکتا ہے جنکو وہ اطمینان حاصل نہین ہے جو ڈگری عدالت سے دربارہ حصول زر ہوتی ہے ڈگریدار ذنکو کوئی ایسی ترغیب نہ دینی چاہیے کہ وہ اپنی ڈگریات غیر جاری شدہ رہنے دیوین بحکام چیف کورٹ کی رائے ہے کہ معمولی طور پر تو مدیونین چھ روپیہ فیصدی سالانہ سے زیادہ سود بعد تاریخ ڈگری نہین دلاتی۔

وہ تصفیہ جات بیرون عدالت بعد ڈگری شدہ پر سود ادا کرنیکا قرار کرے

۶ - عدالت ہذا کی اطلاع مین یہہ امر لایا گیا ہے کہ غلط فہمی بہ نسبت احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی بابت تصفیہ یا لشاہیرون عدالت خصوصاً دربارہ شرح سود جسکی ادائیگی کا اقرار بعد ڈگری ہوا ہو واقع ہے معلوم ہوتا ہے کہ بعض عدالت ہا یہہ خیال کرتی ہین کہ اونپر یہہ لازم ہے کہ کسی تصفیہ کی تعمیل جو مابین فریقین ہوا ہو بذریعہ ڈگری کرا دین اور اس سبب سے وہ بلا تامل ہر ایک شرح سود کی ڈگریات جسکے شرح ہائے مذکور پر فریقین راضی ہوگئے ہون صادر کر دیتی ہین

قانون کی نسبت بیان غلط ہی۔ دفعہ ۲۰۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین صرف یہ شرط درج ہی کہ اگر تصفیہ کسی مقدمہ کا کسی تجویز مصالحت یا رفعداد سے کُل یا جزو ہو جاوی یا مدعاعلیہ مدعیکو نسبت کل یا جزو شی متنازعہ مقدمہ کے راضی کر دی تو اسطرح کا مصالحت یا رفعداد یا راضی نامہ ضبط تحریر مین لایا جاویگا اور عدالت اوسکی مطابق ڈگری صادر کریگی جہانتک کہ اوس مقدمہ سے اوسکا تعلق ہو۔" تاریخ ڈگری کے بعد سود کا دلانا مجموعہ اوس مقدمہ کا جزو نہین ہوتا جیسا کہ دعوی زادہ سے رجوع کیا ہی۔ اور ایسی صورتونمین عدالت پر یہہ لازم نہین ہے کہ اپنی ڈگری مین وہ سود دلاوی جسپر بعد ازان فریقین راضی ہوگئی ہون یا بالکل کوئی سود دلاوی۔ صورتہای قسم مذکورہ مین بعد ڈگری کی سود کا دلانا متعلق بدفعہ ۲۰۹ مجموعہ مذکور ہی۔ اور جسوقت دفعہ مذکور کا منشا ہجو وقت عدالتہا کو ایسی نالشات مین بمقام تصفیہ پیروان عدالت ہوا ہو جیسے نالشات دیگر ہدایات مندرجہ صدر دفعہ ۶ ملحوظ رکھنی چاہئین۔

(ب) ڈگریات بنام اشخاص زراعت پیشہ مین

اشخاص زراعت پیشہ پر بھاری شرح سود کی ڈگری صادر کرنیکے بارہ مین احکام قانون کی تشریح درکار ہی

۷۔ جناب چیف کورٹ کو اس امر کا بارور کرنیکی وجہ حاصل ہی کہ ملک کی بہت سی عدالتہا خصوصاً وہ عدالت ہائی جو اکثر مقدمات مرجوعہ ساہوکاران بنام اشخاص زراعت پیشہ کو فیصل کرتی ہین اکثر اوقات ایسی ڈگریات صادر کرتی ہین جنکی رو سے سود اون قرضونکا جو کاشتکاران و دہقانی اور مزارعان نے لیا ہو صادر کیجاتی ہی زیادہ شرح پر قابل ادا قرار دیا جاتا ہی۔ حکام چیف کورٹ یہہ خیال کرتے ہین کہ قانون مذکور کی اپنی صورت مجوزہ مین کسیقدر تشریح درکار ہی۔ تاکہ افسران جو ذیل ایسکی اسطرح غلط فہمی کرتے ہین کہ جس سے قرضداران قسم مطولہ بالا کو نقصان پہونچے۔

ایکٹ ۲۸ بابت ۱۸۵۵ء

۸۔ دفعہ ۲ ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء مین یہہ حکم ہی کہ کسی مقدمہ مین جسمین سود واجب الوصول ہو عدالت اوس شرح پر جو فریقین کے درمیان ٹھیرا ہو یا اگر کوئی ایسی شرح نہو تو ایسا سود تجویز کریگی یا اوسکی ڈگری دیگی"۔ اور بلاشبہ لازم ہی کہ اس عبارت کی صاف صاف اور اصول معنون کی پوری پوری تعمیل کیجاوی اور کسی غرض سے یہی عبارت مذکور کی کوئی مصنوعی معنی نہ لئی جاوین۔

پنجاب کی کورٹ

۹۔ مگر شرائط ایکٹ مذکورہ بالا کی ترمیم سابق مین عملاً بروی کار آئی اصول قانون جو عملاً پنجاب کی ڈگری نام سے نامزد ہی اور جسمین حسب ذیل درج ہے ہوئی تھی "سود بیاج کی بابت عدالت ہای کسی قیود کی پابند تصور نہین ہین۔ قرضدار اور قرضخواہ کو اجازت ہی کہ شرح و شرائط سود کی جسطور سے اپنے فائدہ کے لئے بہتر سمجھین مقرر کرلین جو شرح سود کی از روی نیک نیتی آپسمین ابین متخاصمین کے ٹھیری ہو اوسکی ڈگری عدالت کردیگی اگر کوئی خاص شرح مقرر نہوئی ہو تو عدالت ایک قدر جو لحاظ رواج اوس جگہہ کی یا رسم تجارت یا روئداد معاملہ کی واجبی معلوم ہو مقرر کردی۔ یاد رکہنا چاہئی کہ شرح سود کی مقدمات اقسام مختلفہ اور مقامات جداگانہ مین مختلف ہوتی ہی"

\+ \+ \+ \+ \+ \+

"اگر اس امر کا باور کرنیکی وجہ ہو کہ تمسک بسبب غبن یا جبر کے لکہا گیا ہی تو عدالت کو ضرور نہین کہ قرضدار کو مجبور کرکر کل روپیہ کا دلادی"

عام قانون معاہدہ

۱۰۔ اگرچہ جس کتاب سے یہ انتخاب لیا گیا ہی وہ بجای خود تو کوئی تاثیر قانون حاصل نہین ہی تاہم عام قانون معاہدہ کے رو سے یہہ گنجائش نہین ہے کہ ہماری عدالتین دنیز آئندہ اون حالات کی ملحوظ رکہنی کی ذمہ داری سے سبکدوش سمجھین جنمین اقرار حد واجبی سے زیادہ سود ادا کرنیکا ہوا ہو۔ اگر عدالتین ایسے حالات کو واجبی وزن نہ دینگی تو سخت ناانصافی کی وقوع مین آنیکا احتمال ہی۔

کیونکر عذر کرسکتے ہیں کہ آیا عاقبت اندیشی درجہ کی ایسی ظاہر ہوئی ہے یا نہیں جس سے حالات دیگر داخل اثر کر ہونیکا نتیجہ پیدا ہوسکے ۔ آبادا
مین رواج مقامی اور دستور خاص منجملہ ایسی ہی حیثیت ہو اور ترجمہ شرح سود بابت قرضہ کا حوالہ دیا جاسکتا ہے تاکہ صورت معاملہ کی پڑتال ہو سکے

کس صورت میں کل تعداد سود قرار یافتہ نہ دلایا جاوے ۔

۱۷ - اگر اس امر کا مدعی کوئی گواہ ہو کہ اقرار جسکا ثبوت تمسک سے یا ساہوکار کی بہی پر دستخط کرنے یا نشانی کرنے سے ہوا آیا جبر کسی طریق سے
عمل میں آیا یا ناواقفیت کی وجہ سے تحریر ہوا ہے تو عدالت کے لئے ضرور نہیں کہ قرضدار کو کل رقم سود کے ادا کرنے پر مجبور کرے علاوہ اس کے کہ اوسکا
ادا کرنا نقد ہی میں قرار پایا ہو یا غلہ میں ۔ اور اگر کسی مقدمہ میں یہ معلوم ہو کہ تعداد سود کی بنسبت زر اصل سے ان حالات میں جو ہوئی ہے جنکی رو سے کہ وہ
ولا نا خلاف اصول محولہ بالا ہو جاوے تو ان صورتوں میں عدالت صرف اوسقدر سود کی ڈگری دیگی جو بلحاظ حالات قرین انصاف معلوم ہو ۔

مقدمہ دہرم سنگھ بنام جیونخان

۱۸ - مقدمہ بنام دہرم سنگھ گورکھ رام مدعیان اپیلانٹان بنام جیونخان (مدعی علیہ رسپانڈنٹ) مین جو پنجاب ریکارڈ بابت ۱۸۸۸ء مین بطور
فیصلہ دیوانی نمبر ۱۱ درج ہے حکام چیف کورٹ کو سوال مذکورہ بالا پر بصیغہ جوڈیشل غور کرنیکا موقع پڑا تھا ۔ اور جملہ عدالتہائے دیوانی کی توجہ فیصلہ
مقدمہ مذکور کیطرف دلائی جاتی ہے ۔

تجویز سود بابت ایام مابعد ڈگری

۱۹ - اخیر مین حکام چیف کورٹ اعادہ اوس حکم امتناعی کا کرتے ہین جو فقرہ ۵۰ مین درج ہے اور وہ یہ ہے کہ عدالتونکو چاہئے کہ جب وہ تاریخ ڈگری سے
بعد کی بابت دلاوین تو اوسکی تعداد اوس حد تک نہ بڑھنے دیوین جس سے یہ تاثر ہو کہ اشخاص حاصل کرسکتے ہین جنکا قرضہ بمنزلہ ڈگری کے محفوظ نہیں ہے
اور ڈگریداروں کو بھی ایسی ترغیب دینی چاہئے جس سے وہ اپنی ڈگریات بدون اجرائی کے رہنے دیوین علاوہ اسکے عدالتونکو یہ یاد دلایا جاتا ہے کہ جس صورت
مین ایک بڑا جزو رقم ڈگری شدہ کا سود ہو تو بپابندی اس امر کے نہیں ہے کہ رقم ڈگری شدہ پر سود کی ڈگری دین کیونکہ عدالتہا مجاز ہین کہ
وہ حسب ضرورت اس اقتضائے رائے کی استعمال کرین جو اونکو از روئے دفعہ ۲۰۹ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء حاصل ہے اور کچھ بھی سود از قسم مذکور نہ دلاوین ۔

اس بارہ مین کارروائی عدالتہائے ماتحت کی نگرانی کیجاوے

۲۰ - حکام چیف کورٹ امید کرتے ہین کہ کل صاحبان جج قسمتہائے و اضلاع ایسے موقع سے جو اونکو بہ ملاحظہ مسلہ و نقشہ جات وغیرہ مرتبہ و تعاسینہ
سے حاصل ہوتے ہین اس بات کے دیکھنے کے لئے فائدہ اوٹھاوین کہ عدالتہائے ماتحت اون اصول کے بموجب جو اونکی ہدایت کے لئے قرار دئے گئے ہین کاربند ہوتے ہین
وہ اختیار جو عدالتہائے دیوانی کو ڈگریات سود کے صادر کرنے میں دیا گیا ہے اوسکے عام غلط استعمال کا نتیجہ زبون پنجاب جیسے حالت کے ملک میں ایسا سنگین
ہے کہ خاصکر اون اشخاص کے جو بصیغہ دیوانی انصاف گستری کے ذمہ دار ہین بالخصوص یہ لازم ہے کہ امر مذکور کی بابت اپنے ماتحتونکی کارروائی کی نگرانی کرین
ڈگریات قسم مذکور کی تعداد جو ہر ایک عدالت سے صادر ہوں دیوانی نقشجات سالانہ وششماہی مین دکھلائی جاتی ہے ۔ اور صاحبان جج ضلع کو لازم ہے
کہ نقشہائے مذکور کی باحتیاط پڑتال کرین اور اپنے ماتحت عدالتہائے کو اوس میلان کی جو بارہ مین ہوا ڈگریات پر بلا ضرورت یا بشرح ناجائز
سود دلانے سے روکین ۔

سرکلر نمبر ۲۷ - ڈگریات اور اونکا اجراء

ذیل کی ہدایات و قواعد دربارہ ڈگریات و اجرائے ڈگریات کے لوکل گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے اور وہ بغرض عدالتہائے دیوانی کی ہدایت کے لئے جاری

و نیز عدالتہائی ابتدائی کے متعلق ہے۔ اُن کل مقدمات مین جنمین نقول ڈگریات کا حسب دفعہ محولہ بالا صاحب ڈپٹی کمشنر کو بھیجا جانا مطلوب ہے اگر وہ ڈگری جسکی نقل مرسل کیجاوے انگریزی مین تیار کیگئی ہو تو نقل مذکور کیساتھ اردو ترجمہ جسکی تصدیق با ضابطہ عدالت متعلقہ کی ہو منسلک ہونا چاہیے جناب ڈپٹی کمشنر کو چاہیے کہ اسمعاملہ مین نگرانی کامل رکھا کرین اگر کسیوقت تعمیل قانون سے فروگذاشت کیگئی ہو تو اوسکی اطلاع دیوانی عدالتہائے نگران کو کرین

(ب) انتقال ڈگریات بعدالت دیگر برائے اجرا و اجرائے منجانب عدالت مذکور

جبکہ بغرض ڈگری حسب دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی منتقل کیجاوے تو کیا کارروائی کرنی چاہیے

۷۔ دفعہ ۲۲۳ مجموعہ مذکور مین اون حالات کی تصریح درج ہے جنکی رو سے جس عدالت نے کوئی ڈگری صادر کی ہو وہ اسکو عدالت مذکور کسی دوسری عدالت مین منتقل کر سکتی ہے جبکہ کوئی ڈگری حسب منشا بالا منتقل کیجاوے تو جو عدالت ڈگری کو بھیجے اوسکو چاہیے کہ ایک نقل ڈگری کی بھیجے اور نیز ایک سارٹیفکٹ جس سے معلوم ہو کہ ڈگری کا کچھ باقیدار اگر ہے بعلاقہ عدالت صادر کنندہ ڈگری مذکور ہوا ہے تو کسقدر ہوا ہے اور نیز ایک نقل اوس حکم کی جو اجرائے ڈگری کی بابت صادر ہوا ہو یا ایک سارٹیفکٹ باظہار اس امر کے کہ اس قسم کا کوئی حکم صادر نہیں ہوا بھیجا جاوے۔ خرچہ تیاری نقل و سارٹیفکٹ ہائے محولہ بالا اور اونکی ڈاک مین روانہ کرنیکا خرچ اگر سائل اونکو بذریعہ ڈاک بھجوانا چاہے ابتدا مین ضرور ہے کہ وہ شخص ادا کرے جو انتقال ڈگری کیلئے درخواست کرے۔

منتقل شدہ ڈگری کا اجرا معرفت اوس عدالت کے جسکے پاس وہ بھیجی جاوے۔

۸۔ بموجب دفعہ ۲۲۴ مجموعہ مذکور جو ڈگری حسب احکام دفعہ ۲۲۳ مجموعہ مذکور اجرا کیلئے کسی دوسری ضلع مین بھیجی جاوے اوسکا اجرا یا تو وہ عدالت ضلع کریگی جسمین ڈگری مذکور بھیجی گئی ہو یا کوئی عدالت ماتحت جسکو عدالت ضلع ڈگری مذکور مرسل کرے اور حسب دفعہ ۲۲۸ عدالت اجرا کنندہ ڈگری مذکور کو وہی اختیارات اجرا حاصل ہونگے جو ڈگری مذکور خود اوسنے ہی صادر کی تھی اس قسم کے مقدمات کے مسل اجرا اوس عدالت کے کاغذات کیساتھ شامل ہونی چاہئین جسکی معرفت ڈگری اجرا پادے اور اوس عدالت کی مسل مین نہین ہونی چاہئین جسنے ڈگری صادر کی ہو۔

سارٹیفکٹ بہ نسبت اجرائے ڈگری اوس عدالت مین بھیجا جاویگا جسنے ڈگری صادر کی ہو۔

۹ حسب دفعہ ۲۲۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی یہ مطلوب ہے کہ اس امر کا ایک سارٹیفکٹ کہ ڈگری کا کسقدر اجرا ہوا ہے بغرض شمول مسل مثل اوس عدالت مین بھیجا جاویگا جسنے ڈگری صادر کی ہو اور عدالت مذکور کو رجسٹر نالشات دیوانی کے خانہ کیفیت تعمیل اجرائے ڈگری مین کو اندراج کرنے چاہئین تاکہ ڈگری کا دوسری مرتبہ کسی اور ضلع مین اجرا نہ کرایا جاسکے۔

اجرائے ڈگریات صادرہ چیف کورٹ باستعمال اختیار سماعت ابتدائی

۱۰ ۔ جب کسی نالش کو چیف کورٹ نے بحیثیت عدالت مجاز سماعت ابتدائی کی تجویز کیا ہو تو مقدمہ واسطے اجرائے اوس ڈگری کے جو صادر کیجاوے اوس عدالت مین جہان نالش دائر ہوئی تھی ارسال کیا جاویگا یا کسی اور ایسی عدالت ابتدائی مین جہانکہ چیف کورٹ بالتخصیص ہدایت کرے۔

(ج) عام کارروائی باجرائے ڈگریات

درخواست اجرا کی پڑتال بحوالہ احکام دفعہ ۲۳۰ و دفعات ۲۳۵ تا ۲۴۰ کیجانی چاہیے

۱۱۔ احکام مندرجہ خیر جارمنی دفعہ ۲۳۰ مجموعہ مذکور باحتیاط یاد رکھے جانے چاہئین و درخواست اجرا کے گذرنے پر عدالت کو چاہیے کہ اوسکی پڑتال اس امر کی معلوم کرنیکے لئے کرے کہ کل مراتب دفعات ۲۳۵ تا ۲۴۰ کی پوری تعمیل ہو گئی ہے جبکہ درخواست برائے قرقی جائداد غیر منقولہ ہو تو اس امر مین خاص احتیاط کرنی چاہیے کہ تفریح و تصدیق مطلوبہ دفعہ ۲۳۷۔ اور نیز مصدقہ انتخاب مندرجہ دفعہ ۲۳۸ جبکہ جائداد ایسی اراضی کے قسم سے ہو موجود دفتر کلکٹری مین درج رجسٹر ہو بہم پہونچائی گئی ہین۔

کارروائی بر درخواست اجرا

۱۲۔ جبکہ درخواست باضابطہ معلوم ہو یا حسب دفعہ ۲۴۵ ترمیم کی گئی ہو تو ضرور ہے کہ عدالت اسطرح کارروائی کرے جسکی ہدایت دفعہ مذکور کے آخری فقرہ میں مندرج ہے اور نیز درخواست کو فی الفور رجسٹر نمبر ۱ میں درج کرائے۔ اس صورت میں نقل ڈگری کی کچھ ضرورت نہیں ہے جبکہ اجرا اوسی عدالت میں کیا گیا ہو جسنے ڈگری مذکور صادر کی تھی کیونکہ درخواست میں جملہ مراتب ضروری کے درج ہونگے۔ الا اگر ضرورت اس امر کی معلوم ہو کہ صحت درخواست کی تصدیق اجرا سے پیشتر کرلی جاوے تو دفتر سے رپورٹ طلب نہیں کیجانی چاہئے بلکہ عدالت کو چاہئے کہ اصل ڈگری کو طلب کرکے اوسکو ملاحظہ کرے۔ مقدمات اجرا رجسٹر مقدمات پیشی (نمبر ۹) دکہلائے جانی چاہئین اور فیصلہ اونکا آخری تصفیہ ہونا چاہئے۔ اور اونمین کارروائی ایسی احتیاط کے ساتھ اور ٹھیک وقت پر ہونی چاہئے جیسی کہ مقدمات اصلی میں ہوتی ہے کل احکام جو مسل اجرا میں صادر کئے جاویں انکا ساتھ اور صاف طور پر درج مسل کئے جانے چاہئین اور جبکہ کوئی امر متنازعہ متعلق ہو تو اوسی حاکم اجلاس کنندہ کو خاص اپنے ہاتھ سے تحریر کرنا چاہئے۔

مسل اجرا برائے نقشہ جات مسل زیر تجویز کی ساتھ سمجھی جاتی ہے جبتک عمل کیا جاتا ہو

۱۳۔ مسل اجرا برائے اغراض نقشہ جات صرف اوسوقت کی لئے زیر تجویز متصور ہوگی جبتک اجرا کی نسبت کچھ عدالت سے عمل ہو رہا ہو۔ اگر ڈگریدار نے اپنی مطلوبہ وصول کرلی ہو یا وہ الفاً حاصل کرلیا جسکی استدعا نامبردہ نے اپنی درخواست اجرا میں کی تھی تو مقدمہ داخل دفتر کیا جانا چاہئے خواہ ڈگری کا کوئی جزو غیر اجرا شدہ بہی باقی رہگیا ہو علی ہذا القیاس مقدمہ داخل دفتر کیا جانا چاہئے اگر سائل اجرا معقول وجہ بیرا اپنی درخواست کی پیروی نکرے

اجرا کا حکم دیئے جانے پر وارنٹ جاری کیا جانا چاہئے۔

۱۴۔ ہر ایک مقدمہ میں جسمین عدالت نے اجراء ڈگری کا حسب دفعہ ۲۴۸ مجموعہ مذکور حکم دیدیا ہو اول کارروائی جو کیجانی چاہئے یہ ہے کہ ایک وارنٹ مطابق ہدایات مندرجہ دفعہ ۲۵۱ جاری کیا جائے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ وارنٹ مذکور احکام امتناعی اور اطلاعنامجات متذکرہ دفعات ۲۶۸ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ سے ایک بالکل مختلف دستاویز ہے کیونکہ وہ ایسا حکم ہے جو ایک افسر عدالت کے نام بعض خاص افعال کے کرنیکے لئے ہے۔ درحالیکہ احکام اور اطلاعنامجات محولہ بالا مدیون یا دیگر شخص یا اشخاص کے نام ہوتی ہین جنکو جائداد مصرحہ وارنٹ پر اختیار حاصل ہوتا ہے اور وہ ہدایات وارنٹ مذکور کی تعمیل کے طریقے ہین۔ ایک نمونہ وارنٹ قرقی جائداد غیر منقولہ بلا اجرائے ڈگری استعمال کیلئے معین کیا گیا ہے اور دیکھو نمونہ دیوانی نمبر ۲۲

(د) اجرائے ڈگریات بابت حوالگی جائداد غیر منقولہ

جائداد غیر منقولہ کی حوالگی بصیغہ اجرائے ڈگری مسئلہ مشکل ہے۔

۱۵۔ دفعات ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۴ میں بصیغہ اجرائے ڈگری حوالگی جائداد غیر منقولہ کی نسبت احکام درج ہین۔ احکام مذکور کی نسبت خاص توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ تنازعات اکثر اس امر کی نسبت پیدا ہوتی ہین کہ آیا دخل جائداد غیر منقولہ کارروائی اجرا میں درحقیقت ملچکا ہے یا نہیں اور ایسی اطلاع مسل میں بہت کم ملتی ہے جس سے تنازعات مذکور کے تصفیہ کرنے میں مدد ملے۔ ممکن ہے کہ یہہ ثابت کیا جائے کہ بوقت اجرائے جائداد مذکور کسی ایسے شخص کے قبضہ یا التصرف میں تھی جو ڈگری کا فریق نہ تہا اور یہہ کہ نامبردہ قابض تہا لیکن اس امر کی ظاہر کرنیکے لئے کچھ نہیں ہوتا کہ شخص مذکور کو اوس خبر سے آگاہ کردیا گیا تہا جو بصیغہ اجرا کی گئی تھی اور اوسنے اوس شخص کی آسامی کی حیثیت میں قابض رہنا منظور کرلیا تہا جسکے قبضہ کے دیئے جانے کا حکم دیا گیا تہا۔ مسل اجرا کی ملاحظہ کرنے سے جو کچھ کہ ملتا ہے وہ صرف یہہ ہے کہ وارنٹ پر صرف عبارت ظہری مختصر سی درج ہوتی ہے کہ اوسکی تعمیل ہوگئی ہے اور ڈگریدار کیجانب سے یہہ اقرار رہوتا ہے کہ اوسنے قبضہ حاصل کرلیا ہے اور قبضہ مذکور کی نسبت ثبوت مذکور اکثر پایا جاتا ہے کہ وہ

برعایت ضابطہ بہ نیجال دیا گیا تہا کہ تکمیل کارروائی کے روسے نامبردہ اس امر کا مستحق ہے کہ وہ لبعد ازان جائداد مذکور کو بطور اپنی جائداد کی سمجھے اور شخص قابض کو یا تو اپنا کرایہ دار یا بیجا دخل دہندہ تصور کرے۔ لبعض صورتہا مین تو عبارت ظہری نہین ہوتی اور لبعض مین اقرار مذکور نہین ہوتا گو اگر یہہ دونون ہی موجود ہون تاہم اس امر کے ظاہر کرنیکی لئے کچہہ نہین ہوتا کہ اجرا کسطور پر عمل مین آیا۔

احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی اہبارہ مین صاف ہین کیفیت تعمیل مفصل طور پر ہونا چاہئے کہ کیا تدبیر کی گئی ہین

۱۶ - اہبارہ مین احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی صاف ہین اور انکی تعمیل احتیاط کیجانی چاہئے۔ دفعہ ۲۰۱ کی رو سے یہہ مطلوب ہے کہ وہ افسر جسپر وارنٹ اجرا کے لئے حوالہ کیا گیا ہے اوسپر وہ دن اور وہ طریقہ تحریر کرے جسمین اوسکی تعمیل کی گئی۔ پس افسر مذکور کو لئے اس امر کا تحریر کرنا کافی نہین ہے کہ وارنٹ مذکور کی تعمیل ہوگئی ہے۔ ضرور ہے کہ نامبردہ مفصل طور پر اون تدابیر کو بیان کرے جو اوسکو اثر پذیر کرنیکی لئے کی گئی ہون۔

وہ تدابیر جو حوالگی قبضہ جائداد غیر منقولہ کیجانی چاہئین۔

۱۷ - دفعات ۲۶۳ و ۲۶۴ مین یہہ درج ہے کہ تدابیر مذکور بصورت حوالگی جائداد غیر منقولہ کیا ہونی چاہئین۔

اول - اگر جائداد مذکور کسی ایسی شخص کے قبضہ مین ہو جسپر ڈگری مذکور کی پابندی لازم ہو تو شخص مذکور کو جائداد کی خالی کرنیکا حکم دیا جاسکتا ہے اور قبضہ اوس شخص کو جسکے حق مین ڈگری ہوئی ہے یا اوسکے مختار کو دیا جاوے اور اگر وہ شخص مذکور کے کرنیسے انکار کرے تو وہ جائداد مذکور سے بقبضہ مذکور کے دلائے جانیکی غرض سے نکال دیا جاسکتا ہے۔ اس موقع پر عبارت ظہری مین درج ہوگا کہ جائداد مذکور الف (شخص مذکور کا نام بیان کیا جائے) کے قبضہ مین پائی گئی اور نامبردہ اون اشخاص مین سے ایک تہا جنپر پابندی ڈگری مذکور لازم تہی یا اون اشخاص مین سے کسی شخص کیجانب سے (شخص مذکور کا نام بیان کیا جائے) قابض تہا اور اوسے جائداد مذکور خالی کرنیکو کہا گیا اور جبکہ اوسنے اوسے خالی کردیا تو شخص مستحق بروئے ڈگری قابض کردیا گیا یا یہہ کہ جبکہ نامبردہ نے اوسکو خالی کرنیسے انکار کیا تو وہ اوس سے نکالدیا گیا اور شخص مستحق بروئے ڈگری قابض کردیا گیا۔

دویم - اگر جائداد مذکور بقبضہ آسامی یا دیگر شخص مستحق دخل کے ہو اور ڈگری کی رو سے اوسپر واجب نہیں کہ وہ دخل چہوڑ دے اور متصرف کلیتہً نکالا جاوے تو ایک اطلاعنامہ تحریری جسمین ڈگری کا خلاصہ درج ہو نامبردہ پر جاری کیا جاویگا اور وارنٹ کی عبارت ظہری مین یہہ درج ہونا چاہئے کہ حسب الاعمل کیا گیا ہے۔ اگر نامبردہ دستیاب نہو سکے تو لازم ہے کہ وارنٹ مذکور کی ایک نقل جائداد کی کسی منظر عام پر آویزان کیجائے اور اوسکا اشتہار حسب حکم مندرجہ دفعہ ۲۶۴ دیا جاوے۔ اس موقع پر عبارت ظہری مین یہہ درج ہونا چاہئے کہ متصرف دستیاب نہین ہوسکتا تہا اور ایک نقل وارنٹ کی (وہ موقعہ بیان کیا جاوے جہان وہ آویزان کی گئی ہے) لگادی گئی اور خلاصہ ڈگری مشتہر کر دیا گیا تہا۔

قبل اسکے کہ وارنٹ جائداد غیر منقولہ کی حوالگی کے لئے جاری کیا جائے عدالت کو چاہئے کہ ڈگری دار سے یا اوسکے مختار سے یہہ تحقیق کرے کہ وہ کونسے شخص کو قابض جائداد باور کرتا ہے تاکہ عدالت کو اس امر کا حکم دینے مین کہ کونسا طریقہ حوالگی قبضہ کا اختیار کیا جانا چاہئے رہنمونی ہو۔

جبکہ حوالگی قبضہ کی تکمیل ہوجاتی تو تحصیلدار کو اطلاع دینی چاہئے۔

۱۸ - حسب ہدایات صاحبان فنانشل کمشنر کل عدالہائے اجرائے کنندہ ڈگریات بابت قبضہ اراضی زرعی کے نام اس امر مین ہدایات جاری کیگئی ہین کہ اون علاقہ سب کلکٹری کی تحصیلدار کو جسمین اراضی واقع ہو اس امر واقعہ کی اطلاع دیوین کہ قبضہ ڈگری دار کو دیدیا گیا ہے۔ اطلاع مذکور مین کل وہ امور درج ہونے چاہئین جو اراضی مذکور کی شناخت کے لئے ضروری ہین مع نام و ولدیت وسکونت وغیرہ اوس شخص کی جسکو

نام قبضہ منتقل کیا گیا ہو۔ یہ امر بیان ہو کہ اطلاع مذکور درصورت علیحدہ اور مختلف ہے جو حسب دفعہ ۷۱۔ ایکٹ ہذا مطلوب ہے (دیکھو فقرہ ۱ سرکلر ہذا) اطلاع موخر الذکر کے مدد سے حسب ڈپٹی کمشنر اصدار ڈگری سے ترجیح ملکیت اراضی یا دخل اراضی سے مطلع ہوتا ہے درحالیکہ اول الذکر سے جسکی صورت میں ہدایت کی گئی ہے یہ مقصود ہے کہ اسکے ذریعہ حکام اسکو وقت انتقال قبضہ سے مراد اغراض داخل خارج بکاغذات حقیت مطلع کیا جاوے

(۵) قرقی جائداد و حفاظت جائداد زیر قرقی

آلات کاشتکاری مویشی جو باغراض زراعت ضروری ہوں وغیرہ قابل قرقی نہیں ہیں۔

۱۹۔ افسران جوڈیشل کے خاص توجہ ضمنہائے (ب) و (ج) دفعہ ۶۰ کیطرف دلائی جاتی ہے جنمیں یہ قرار دیا گیا ہے کہ زراعت کے آلات اور ایسی اشیا جو مدیون ڈگری کو بحیثیت زراعت پیشہ معاش پیدا کرنے کیلئے ضروری ہوں قابل قرقی نہیں اور نیز اجرائے ڈگریات مکانات کیلئے اور دیگر عمارات کا بھی جو ملکیت کاشتکاران ہوں اور انکے دخل میں ہوں قابل قرقی نہیں ہے۔

حفاظت جائداد زیر قرقی حسب مجموعہ قواعد ترمیم کردہ پنجاب گورنمنٹ حسب دفعہ ۶۰

۲۰۔ احکام دفعہ ۶۰ مجموعہ مذکور در باب حفاظت جائداد زیر قرقی قواعد مندرجہ اشتہار پنجاب گورنمنٹ نمبر ۵۰۲۸ مورخہ ۳۔ اکتوبر کے ذریعہ ترمیم کی گئی ہیں (دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۴) قواعد مذکور کے متعلق عدالت نے ہدایات ذیل جاری کی ہیں۔

متعلق ہدایات قواعد مذکور ... فہرست ... قاعدہ ۱ ... جائداد ... دعویٰ ... [illegible]

۲۱ جب کبھی جائداد حسب قاعدہ ۱۔ کسی لمبردار یا دیگر شخص کے حفاظت میں رکھی جاوے تو ایک فہرست جائداد مذکور کی افسر قرقی کنندہ تیار کریگا اور فہرست مذکور سے ہر ایک چیز جو حوالہ کیجاوے اور اوسکی مالیت مشخص اور ایسے دیگر امور نسبت مقدار یا وزن یا نوعیت کی جو جائداد مذکور کی پوری پوری طور پر شناخت کرنیکے لئے کافی ہوں مفصل ظاہر ہونگے فہرست مذکور پر تحویلدار بہ تسلیم اس امر کے کہ وہ صحیح ہے دستخط کریگا

اگر جائداد مذکور میں جانوران شامل ہوں تو ایک تتمہ فہرست مذکور میں ازدیاد کیجاویگی جس سے یہ ظاہر ہو کہ جانوران مذکور کے رکھنے کیلئے انتظام کیا گیا ہے آیا جانوران مذکور کو تحویلدار خوراک دیگا اور اگر وہ خوراک دیگا تو خرچ کی شرح کیا ہوگی یا آیا مدیون دیگا یا کوئی اور انتظام جو کیا جاسکے۔

اگر جائداد اس قسم کی ہو کہ اوسکی خبرداری کیلئے کوئی شخص مطلوب ہے تو امر مذکور بھی معہ اوس انتظام کے درج کیا جاویگا جو برائے خبرداری مذکور اور اوسکی صرف کے لئے کیا گیا ہو۔

اگر جائداد اس قسم کی ہو کہ اوسکی مالیت کم ہوجاویگی بجز اسکے کہ اوسکو ذخیرہ میں رکھنے کیلئے یا امین عرصہ قرقی طریقہ موید لیاری کر عمل میں لانیکے لئے کوئی خاص انتظام کیا جاوے تو ضروری انتظام کئے جاوینگے اور فہرست مذکور کے تحت میں درج کئے جاوینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر ایسی صورت ہائے میں مدیون اور ڈگریدار بذریعہ تحریر اس امر پر متفق ہوجاویں کہ جائداد مذکور فی الفور فروخت کیجاوے تو افسر مذکور انتخاص کو جو اوسکے خریداری کیلئے ہوں ایسی اطلاع دینے کے بعد جو حالات مقدمہ کے رو سے ہو سکے بذریعہ نیلام فی الفور اوسکی فروخت کی کارروائی شروع کریگا

کل انتظامات جو بموجب قاعدہ ہذا کئے جاوینگے بشرط پذیرائی اور منظوری عدالت اجرا کنندہ ڈگری کئے جاوینگے۔

فہرست مشتملہ تحویلدار

۲۲۔ فہرست مذکور معہ تتمہ تیار کیجاویگی اور وہ بمواجہہ مدیون اور مدعی دار گواہان کے مرتب کیجاویگی اور مدیون سے اوسپر بہ تصدیق صحت دستخط کرائینگے

لئے کیا جائیگا اور گواہان مذکور بھی اسپر دستخط کرینگے۔ اگر مدیون فہرست مذکور پر دستخط کرنے سے انکار کرے تو بصراحت اسکے انکار کی وجوہات تحریر کیجاویگی

(وہ مقدمہ بہونچا یا جاوے)

۲۳۔ فہرست مذکور کی ایک نقل مثل مقدمہ سے حسب بالا تحویلدار کو حوالہ کیجاویگی اور اصل عدالت اجرا کنندہ ڈگری کے روبرو پیش کیجاویگی

(ایک نقل فہرست مذکور کی عدالت میں ... مستغیث ... تحریر ... اور نقل ... منظور ... کرنے)

جاویگی اور عدالت مذکور یا تو کارروائی افسر قرقی کنندہ کو منظور کریگی یا کوئی اور حکم جو اسکے نزدیک مناسب ہو صادر کریگی بشرطیکہ اگر عدالت ڈگری پاکر یہ

حکم دیسکتی ہے کہ وہ عدالتین میعاد مقررہ کے اندر ایک رقم جو جائداد مذکور کی حفاظت یا قائمی یا طیاری یا اوسکی تخمینہ کردہ کل قیمت کے برابر ہو جو

وہ زیر قرقی ہے کافی ہو داخل کریں اور اگر وہ داخل کریں تو عدالت یہ حکم دیسکتی ہے کہ قرقی اٹھا دی جاوے یا کوئی اور ایسا حکم صادر کرسکتی ہے

جو منصفانہ اور واجب معلوم ہو۔

اگر اون انتظامات کو جو افسر قرقی کنندہ نے کئے ہیں عدالت ترمیم کرے تو بلحاظ ترمیم مذکور کی نسبت ایک نوٹ فہرست مذکور میں درج کیا جاویگا

اور اسپر وہ اشخاص دستخط کرینگے جنہون نے پہلے اس فہرست مذکور پر دستخط کئے تھے یا ایک فہرست جدید بطریقہ مذکورہ بالا تیار کیجاویگی جیسا کہ عدالت

مذکور ہدایت کرے۔

۲۴۔ اگر عدالت جائداد کی اگذاری کی حکم یا جزئی ہدایت کرے تو جائداد واگذار شدہ اوس شخص کو جسے عدالت ارشاد کرے دیجاویگی مگر یہ افسر عدالت مع اوسکے گواہان کے

(اگر عدالت جائداد کی واگذاشت کرے جائیداد ... کی کاروائی ...)

تحویلدار و مدیون گواہان مذکورہ یا اگر اونکی موجودگی بسہولت حاصل نکیجا سکے تو دو دیگر معتبر گواہان کے روبرو حوالہ کریگا۔ اگر اوس وقت کوئی نقص

کسی جائداد میں ظاہر ہو تو ایک نوٹ خاص اوسکا افسر مذکور اوسوقت فہرست عدالت پر کریگا اور وہ نوٹ ہر شخص کے دستخط ہونگے جنہون نے اونکو کیا ہو۔ بیانات تحویلدار و گواہان کی نسبت

امر مذکور کو بھی افسر عدالت تحریر کریگا اور اوسپر تحویلدار مذکور اور گواہان کے دستخط ثبت ہونگے۔

۲۵۔ اگر عدالت جائداد مذکور کو نیلام کیجانیکا حکم دے تو نیلام مطابق احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی و قواعد مندرجہ سرکلر بابت نیلام جائداد غیر منقولہ

(اگر عدالت جائداد مذکور نیلام کیجانیکا حکم دے)

اجرائے ڈگریات کیا جاویگا افسر نیلام کنندہ اشیاء نیلام شدہ اور قیمت کو جو ہر ایک شے کی بابت وصول ہو تفصیل وار تحریر کریگا اور کوئی اعتراضات

جو اوس وقت نیلام کی نسبت بطریقہ محکومہ بالا کے جاوین تحریر کریگا۔

۲۶۔ کسی اعتراض مذکور کی حسب بالا رپورٹ کے موصول ہونے پر عدالت اجرا کنندہ ڈگری ایک سرسری تحقیقات کریگی اور اگر یہ معلوم ہو کہ تحویلدار نے خیانت

(اعتراضات کیساتھ کسطرح کارروائی کیجانی چاہئے)

مجرمانہ کا جرم کیا ہے تو کارروائی فوجداری اوسکے برخلاف دائر کیجاویگی اگر یہ معلوم ہو کہ امر مذکور محض صیغہ دیوانی ذمہ داری ہے تو اوس شخص کو جسکو نقصان

ضرر رسیدہ تصور کریں اس امر پر چھوڑ دیا جاویگا کہ وہ اپنی چارہ جوئی کی استدعا بذریعہ نالش دیوانی کرے۔

۲۷۔ کل خرچہ جو بابت بالا مین سے کسی ہدایت کی تعمیل مین عاید ہوا ہو بطور خرچہ کارروائی اجرا سمجھا جاویگا۔ اگر جائداد مذکور نیلام کیجاوے تو رقم

(خرچہ جو ہدایات مذکور کی تعمیل مین ہوا ہو)

مذکور زر نیلام مین سے بموجب ہدایت عدالت منہا کیجاویگی اور باقی ڈگری دار کو ادا کردیجاویگی یا بحصہ رسدی مطابق احکام دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی تقسیم

کیجاویگی بصورت دیگر عدالت یہ حکم دیگی کہ خرچہ مذکور کس شخص کے ذمہ پڑیگا۔

۲۸۔ ایک رجسٹر اوس جائداد کا جو تحویلداران مو کو اشخاص کی حفاظت مین ہو بحسب نقشہ ملحقہ فقرہ ... ہر کچہری مین بنمونہ معینہ رکھا جاویگا

(رجسٹر ... جائداد ... تحویلداران ...)

+ دیکھو رجسٹر دیوانی نمبر ...۔

کی تحقیق کرنیکے لئے اور اشتہار نیلام کے تصفیہ کرنیکے لئے مقرر کریگی اور اطلاع اوس روز کی جو حسب بالا مقرر کیا گیا ہو فریقین یا اونکے وکلا کو دیجاویگی۔

(بصورت جایداد غیر منقولہ اسکی دراضی واگذار سرکار کیفیت دفتر کلکٹری سے حاصل کیجاویگی)

۳۳۳۔ اگر جایداد مقروقہ جایداد غیر منقولہ (بجز اراضی واگذار سرکار یا معافی کے) ہو تو عدالت اوس کلکٹر کو جسکے ضلع مین جایداد مذکور قائم ہے یہ لکھیگی کہ وہ اپنے رجسٹرون کی تلاش کرکے اون تمام امور کی جو برائے تصفیہ اشتہار مقرر ہو سکیں رپورٹ کرے کہ اگر جایداد مذکور کسی نوع کے ذمہ داری سے متعلق کیا گیا ہے کوئی نہیں بابت تلاش رپورٹ مذکور قابل ادا ہوگی۔

(تصفیہ اشتہار کسطرح کیا جانا چاہئے۔)

۳۳۴۔ اوس روز جو حسب بالا مقرر کیا گیا ہو عدالت دستاویزات کو اگر کوئی ہون جو حسب دفعہ ۲۸۷ و ۲۸۹ مجموعہ مذکور داخل کی گئی ہون اور رپورٹ محولہ القاعدہ اخیر کو ملاحظہ کرنیکے بعد اور ڈگری دار اور دیون کا اگر وہ حاضر ہون اظہار لینے کے بعد اور ایسی تحقیقات مزید جو اوسکے نزدیک ضروری ہو کرنیکے بعد اشتہار نیلام کا تصفیہ کریگی اور اشتہار مذکور مین امرات مطلوبہ دفعہ ۲۸۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بمونہ مندرجہ ذیل جہانتک ممکن ہو واجب طور پر مشرح تحریر کریگی

قسم جایداد معہ نام صیغہ حدود اگر ضروری ہون۔	نام مدیون	وسعت حق مدیون بجایداد مذکور جہانتک کہ اوسکو عدالت نے تحقیق کیا ہے	تفصیل دیون اگر کوئی ہون جنکی جایداد مذکور ذمہ دار ہو جہانتک عدالت اونکو تحقیق کرسکے۔	کوئی اور معلوم حالات متعلقہ نوعیت و مالیت جایداد مذکور

اشتہار پر جبکہ اوسکا حسب بالا تصفیہ ہو جاوے صاحب جج دستخط کرینگے اور وہ بطریقہ معینہ دفعہ ۲۸۹ دیا جاویگا۔

(تحقیقات نسبت اشتہار ملتوی کیجا سکتی ہے)

۳۳۵۔ عدالت کو اختیار ہے کہ اپنی اقتضائے رائے پر اوس تحقیقات کو ملتوی کردے جو بروئے فقرہ ماقبل مطلوب ہے بشرطیکہ وجوہات التوائے درج کیجاوین اور کوئی التواسوائے اوسکے جو بغرض تحقیقات ضروری ہون نکیا جاوے۔ رپورٹ سب رجسٹرار کو فریقین یا اونکے وکلا بلا ادائے فیس بین اوس عرصہ کے دیکھنے کے مجاز ہونگے جو درمیان موصول ہونے رپورٹ مذکور کے عدالت مین اور تصفیہ اشتہار نیلام کے واقع ہو۔

(وہ امور جو اشتہار کے بعد اطلاع مین آوین بوقت نیلام مشتہر کئے جاوینگے)

۳۳۶۔ اگر اشتہار کے مشتہر کئے جانیکے بعد کوئی ایسا امر عدالت کی اطلاع مین لایا جاوے جو عدالت کے نزدیک خریداران کے معلوم ہونیکے لئے ضروری ہو تو عدالت امر مذکور اون اشخاص کو جو ارادہ خریداری کا رکھتے ہون جبکہ جایداد مذکور نیلام پر چڑھائی جاوے معلوم کرادیگی۔

(خرچہ کارروائی مذکور)

۳۳۷۔ خرچہ کارروائی معینہ بالا ابتداءً ڈگری دار ادا کریگا لیکن وہ بطور جزو خرچہ اجرا محسوب کیا جاویگا بجز اوس صورت کے کہ عدالت اون وجوہات کی رو سے جنکی صراحت تحریر مین کیجانی چاہئے یہ تصور کرے کہ خرچہ مذکور یا تو کلاً یا جزواً روسمین نہ لگایا جاوے۔

(نیلام مقررہ تاریخ مصرحہ اشتہار کیا جاوے اور التوا اوسکا مشتہر کیا جاتا ہے۔)

۳۳۸۔ لازم ہے کہ نیلام اوس وقت اور اوس مقام پر کیا جاوے جسکی تصریح اشتہار مین کی گئی ہو بجز اوس صورت کے کہ عدالت کسی مصرحہ یوم اور ساعت تک اوسکو ملتوی کردے یا عہدہ دار نیلام کنندہ (باجازت عدالت اگر نیلام عدالت مین یا عدالت کے احاطہ کے اندر کیا جاوے) اوسکو اون وجوہات کی رو سے جنکا حسب ضابطہ تحریر ہونا لازم ہے ملتوی کردے جب کبھی نیلام سات روز سے زیادہ میعاد کے لئے ملتوی کیا جاوے تو ضرور ہے کہ اشتہار جدید دیا جاوے بجز اوس صورت کے کہ مدیون اوسکے ترک کرنے پر رضامند ہو جاوے۔ ہم مذکور کیطرف خاص توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ اس امر کی باور کرنیکی وجہ ہے کہ نیلام بغیر

اوقات بجز تواریخ مشتہرہ کی دیگر تواریخ پر بغیر اسکی کہ کوئی باضابطہ التوا کیا جائے یا کہ کوئی تاریخ جدید نیلام کی مقرر کیجائے کیونکہ ایسی صورتوں میں اوس
سبب سے حقوق فریقین متعلقہ کی حق تلفی ہوتی ہے۔

کوئی افسر یا ملازم سرکاری متعلق سررشتہ نیلام نہ بولی بولے اور نہ کوئی ڈگری دار بغیر صریح اجازت کے بولی نہ دیوے

۳۹- دفعہ ۲۹۰ کیطرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے جسمین یہہ ہدایت ہے کہ اگر کوئی عہدہ دار کسی نیلام اجرائے ڈگری کے متعلق کوئی خدمت بجا لاتا ہو تو اوسپر لازم ہے کہ حیلۃً یا صراحۃً کسی جائداد نیلام شدہ کی بابت بولی نہ دیوے اور نہ حیلۃً یا صراحۃً ایسی جائداد میں کوئی استحقاق حاصل کرے اور نہ حاصل کرنیکا اقدام کرے اور دفعہ ۲۹۴ کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے جسکی رو سے اوس ڈگریدار کو جسکی اجرائے ڈگری میں جائداد نیلام ہوتی ہو اس امر کی ممانعت ہے کہ بلا حصول اجازت صریح عدالت اجرا کنندہ ڈگری کی جائداد مذکور کے لئے بولی بولے یا اوسکو خرید کرے۔

بیانات ضبطی شدہ جب عمل درآمد ہو چکا ہو تو مذکور کا نقشہ ارسال کیا جاوے

۴۰- اگر حکم یابت ضبطی زرمیانہ متذکرہ دفعہ ۲۹۰ حسب تشریح دفعہ ۲۹۰ فرورسی ہو جاوے تو عدالت مذکور کا افسر اجلاس کنندہ جسنے نیلام اور ضبطی ابتدا حکم دیا ہو ضبطی کی شرح داد مابعد میں ایک نقشہ اون رقومات کا جو حسب شرائط دفعہ ۲۹۰ سرکار میں جمع کیجاوین بغرض ارسال بحکام ضلع اکونٹنٹ جنرل تیار کریگا اور نقشہ مذکور بموجب اوس ضابطہ کے تیار کیا جاویگا جو حال میں ہر ایک عدالت کیواسطے نقشہ وصولی جرمانہ کی تیاری اور ارسال کیواسطے مقرر ہے اور حاکم جلیس کو اس امر کا ذمہ دار ہوگا کہ صرف بابت اخراجات نیلام رقم امانتی میں سے وضع کی گئی ہے رسید خزانہ اوس رقم کی بتجوید ماہ میں سرکار میں جمع کیجاوے مسل کارروائی مذکور کے ساتھ شامل رہیگی اور محافظ دفتران کو بھی شامل حسکے ساتھ رسید مذکور شامل ہو دفتر میں داخل کرینگے۔

بدرخواست منسوخی نیلام جائداد غیر منقولہ بوجہ نقص کارروائی نیلام منسوخ کیا جاوے جبکہ خریدار کو نقصان پہنچا ہو اور بعد اوسکے التوا کیا جاوے

۴۱ جو جائداد غیر منقولہ اجرائے ڈگری نیلام کیجائے اوسکا خریدار حسب دفعہ ۳۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی مجاز ہے کہ عدالت سے منسوخی نیلام کی اس بنا پر درخواست کرے کہ یون جائداد مذکور میں کوئی حق قابل نیلام نہین کیا تھا۔ لازم ہے کہ اس قسم کی درخواست تاریخ نیلام سے ۳۰ روز کے اندر کیجاوے (دیکھو مد ۱۲ ، ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) جبکہ کوئی نیلام از قسم مذکور بالا یا بوجہ مذکورہ بالا یا بوجہ کسی بے ضابطگی عظیم کے منسوخ کیا جاوے جو نیلام کرنے مین ہوئی ہو اور جس سے خواہ ڈگری دار کو یا خریدار کو نقصان پہنچا ہو یا جبکہ کوئی مشتری بعد حصول قبضہ مبیعہ کے اس وجہ سے محروم کیا جاوے کہ مدیون ڈگری جائداد مذکور مین کوئی حق قابل نیلام نہین رکھتا تھا تو دفعہ ۳۱۵ مین واسطے وصولیابی اوس زر ایسکے جو کہ بابت زر نیلام کے مشتری کو خرچ ادا کرنا پڑا ہو عدالت کو یہہ سمجھنا ہے کہ اوسکو ہدایات نالش علیحدہ اوس دیکھے کہ جو اوسنے داخل کیا ہو کرے۔

جبکہ نیلام قطعی ہو جاوے تو سارٹیفکیٹ نیلام جائداد غیر منقولہ کا خریدار کو دیا جاوے

۴۲ جب نیلام جائداد غیر منقولہ کا قطعی ہو جاوے تو عدالت کو ہمیشہ لازم ہے کہ ایک قطعہ سارٹیفکیٹ مشتمل تفصیل جائداد نیلام شدہ اور نام اوس شخص کا جو وقت نیلام اوسکا خریدار قرار پایا ہو عطا کرے یہ سارٹیفکیٹ مذکور نمونہ معینہ[+] ہونا چاہئے اور ضرور ہے کہ اوسپر تاریخ منظوری نیلام ثبت ہو اور اوسپر خریدار کے صرف سے مطابق احکام باب ۲ فصل (ب) دفعات ۱۰ اور ۱۱ ضمیمہ اول ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ء اسٹامپ لگایا جاوے چونکہ شرائط سارٹیفکیٹ قطعی طور پر ناطق ہو جاتی ہیں مسودہ پر جسپر جج کو دستخط کرنے چاہئیں اور وہ مسل ابتدائی کے ساتھ رکھا جانا چاہئے اور سارٹیفکیٹ جو خریدار مذکور کو عطا کیا جاوے اور جو ٹھیک مسودہ مذکور کے مطابق ہونا چاہئے کاغذات اسٹامپ پر بلا ادائی اجرت نقل تحریر کیا جاوے۔

نقل سارٹیفکیٹ نیلام مہتمم ...

۴۳ لازم ہے کہ سارٹیفکیٹ مذکور کی ایک نقل خواہ جائداد نیلام شدہ اراضی ہو یا دیگر جائداد غیر منقولہ ہو بالاتفاق اور زمین اوس تحصیل کی

+ نمونہ دیوانی نمبر ۲۹۰۔

غیر منقولہ استامپ دفتر رجسٹری میں ارسال کیے جاویں۔

کنندہ کو پاس جسکے علاقہ اختیار کی حدود ارضی کے اندر اوس کا کوئی جزو جائداد مذکور واقع ہو حسب منشاء موصوف کی تمہ بنی نمبر ۱ مین شامل کیجائیگی غرض سے پرسل کیجائے
نقل مذکور اردو مین اون نمونہ جات کی بموجب جو اس غرض سے مندرج مین ہیں اور جو حسب منشاء انسپکٹر جنرل رجسٹری سے درخواست دینی پر حاصل کیجا سکتی ہین تحریر
کیجانی چاہئے حاشیہ طرف راست سے یہہ مقصود ہی کہ افسر رجسٹری کنندہ نقل مذکور کو اپنے تمہ بنی نمبر ۱ مین درج کر سکے۔

کمیشن بابت نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری

۴۴ - جو اہلکاران نیلام جائداد مین اور باستثناء اون جائداد کی جسکو صاحب ڈپٹی کمشنر حسب قواعد مندرجہ حصہ (ب) فصل ۲ انیلام کرین مصروف
ہون اونکو کمیشن بشرح ذیل ملیگی جو محاصل نیلام مین سے وضع کیجاویگی۔

اگر زر محاصل نیلام پانچہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پانچ روپیہ سیکڑہ۔

اگر زر محاصل نیلام پانچہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو پانچہزار روپیہ تک پانچ روپیہ سیکڑہ اور باقی کیواسطی آٹھ آنہ سیکڑہ۔

یہہ امر قابل لحاظ ہوگا کہ کمیشن زر محاصل نیلام مین سے قابل ادا ہے۔ اگر کوئی نیلام وقوع مین نہ آئے تو کوئی حق کمیشن پیدا نہین ہوتا۔ اور کوئی
کمیشن اوس افسر کو نہین دیا جانا چاہئے جو قرقی و نیلام جائداد اجرائے ڈگری مین مصروف ہو تاوقتیکہ نیلام مذکور دراصل وقوع مین آوے اور وہ
عدالت منظور نکرلے پس اگر کارروائی قرقی و نیلام جائداد مدیون جاری ہون لیکن نیلام کے جاری ہونے پر مدیون رقم ڈگری عدالت مین داخل کردے اور کارروائی
اجرائی ملتوی کیجاوے تو کمیشن اوس رقم پر جو حسب بالا داخل کی گئی ہو نہین دلایا جاسکتا۔

نیلام ناظر یا نائب ناظر یا بعض صورتوں میں تعمیل کنندہ حکمنامہ کرسکتا ہے۔ جن میں بعد میں قواعد۔

۴۵ نیلام ناظر یا نائب ناظر یا بعض خاص صورتون مین تعمیل کنندہ حکمنامہ کرسکتا ہے۔ قواعد مندرجہ ذیل مین وہ شرائط درج ہین جن مین
نیلام کرنیکی خدمت تعمیل کنندہ حکمنامہ کو دیجا سکتی ہے اور وہ طریقہ جسمین کمیشن ناظر اور اسکے ماتحتون کے درمیان تقسیم ہونا چاہئے بتلایا گیا ہے۔
یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظر کو ایک جزو کمیشن کا کل نیلامون کی بابت ملے جو اس امر کے لئے کافی ہو کہ ناظر اوس عملہ پر جو اوسکے ماتحت احکام پر اسوجہ نگرانی
عمل مین لانا اپنی غرض سمجھے لیکن اسکے ساتھ حکام عدالت ہذا کی رائے مین انصاف یہہ بھی چاہتا ہے کہ جو شخص فی الواقع نیلام عمل مین لاوے وہ گو ایک تعمیل
کنندہ حکمنامہ ہی ہو الا کچھہ حصہ کمیشن مین پاوے تعمیل کنندہ حکمنامہ کی صورتین وہ جزو جو اوسے دلایا جانا چاہئے حکام عدالت ہذا کی نزدیک بلحاظ اس امر
واقعہ کے مقرر کیا جانا چاہئے کہ ناظر یا نائب ناظر جو اوسے باجازت عدالت نیلام کرنیکے لئے مقرر کرے ہو وہ اوسکی کسی ایسی رقم نقد کا جو تعمیل کنندہ حکمنامہ کے ہاتھہ مین آوے
یا کسی ایسے نقصان کا جو نامبردہ کی کوتاہی سے ظہور مین آوے اوسیطور ذمہ دار ہوگا گویا کہ نیلام ناظر یا نائب ناظر نے بذات خود کیا تھا۔

قواعد

اول - کوئی نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری تعمیل کنندہ حکمنامہ بلا صریح حکم عدالت اجرائی کنندہ ڈگری کے نکریگا حکم مذکور بجز اسکے نہ دیا جانا چاہئے کہ مالیت جائداد
کم ہو اور ایسے کسی صورت مین نہین دیا جانا چاہئے جسمین مالیت سو روپیہ سے زیادہ ہو۔ اور حکم مذکور باستثناء اوس صورت کے جسمین خاص وجوہات ایسے ہون جنسے یہہ
مناسب ہو کہ جائداد موقع پر نیلام کیجاوے نہین دیا جانا چاہئے۔

دوم - جس حالت مین کہ نیلام تعمیل کنندہ حکمنامہ کرے وہ مستحق دو فیصدی کمیشن کا ہوگا اور باقی تین فیصدی حسب ذیل تقسیم کیا جاویگا۔

(الف) جبکہ نیلام حسب الحکم عدالت بیرون از مقام صدر ہو تو دو فیصدی نائب ناظر اور ایک فیصدی صدر ناظر کو ملیگا۔

(ب) جبکہ نیلام حسب الحکم عدالت صدر ہو تو تین فیصدی ناظر صدر کو ملیگا۔

سوم۔ جس صورت میں کہ نیلام نائب ناظر کسی عدالت بیرون از مقام صدر کا کرے تو وہ مستحق چار فیصدی کا اور صدر ناظر ایک فیصدی کمیشن کا ہوگا

چہارم۔ جس صورت میں کہ نیلام صدر میں ہو تو ناظر کل کمیشن کا مستحق ہوگا در صورتیکہ وہ نیلام خود کرے۔ اگر نیلام نائب ناظر کرے تو وہ مستحق دو فیصدی کا اور ناظر تین فیصدی کا ہوگا۔

پنجم۔ قواعد سوم و چہارم متذکرہ بالا ان نیلاموں سے متعلق ہیں جن میں زر نیلام پانچہزار روپیہ سے زائد نہو جن صورتوں میں احتمال ہو کہ زر نیلام پانچہزار روپیہ سے بڑھ جاویگا ان میں نیلام صدر ناظر بذات خود کریگا۔

ششم۔ قواعد اول و دوم (باستثنائے ضمن (الف)) ان نیلاموں سے متعلق ہونگے جو حسب الحکم فیصلہ جات عدالت ہائے خفیفہ کئے جاویں۔ نائب ناظر یا جہاں نائب ناظر نہو تو اہلمد ایسی عدالت کا بنابر اغراض قواعد ہذا صدر ناظر سمجھا جاویگا۔

حوالگی قبضہ جائداد غیر منقولہ نیلام شدہ باجراء ڈگری جبکہ سارٹیفکٹ حسب منشاء دفعات ... جاری ہوچکے۔

۹۴ - حوالگی قبضہ جائداد غیر منقولہ نیلام شدہ باجرائے ڈگری کی نسبت دفعات ۳۱۸ - و ۳۱۹ مجموعہ مذکورہ میں حکم درج ہے دونوں دفعات ۳۱۸ و ۳۱۹ سے بہت مشابہ ہیں (دیکھو فقرہ ۷ اسرکلر ہذا) حوالگی مذکور کی درخواست خریدار بعد اسکے دیسکتا ہے کہ اوسنے وہ سارٹیفکٹ حاصل کر لیا ہو جبکی رو سے نیلام قطعی قرار دیا گیا ہو اور نہ صرف مدیون یا اوس شخص کو جو اسکی جانب سے قابض ہو بلکہ کسی اور شخص کو بھی جائداد مذکور کا ایسے اتفاقی کرایہ دار ہو جو بعد تاریخ قرقی قائم کر دیا ہو یہ حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ جائداد مذکور خالی کردے اور اگر وہ خالی کرنے سے انکار کرے تو وہ اس سے نکالا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں یہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ بصورت حوالگی جائداد جسکی قبضہ کی ڈگری دی گئی ہو ضروری ہے کہ وارنٹ کی عبارت ظاہری اس طور پر وہ امر ظاہر ہونا چاہیے جو کیا گیا ہو کوئی درخواست قبضہ منظور نہیں کیجانی چاہیے بجز اس صورت کے کہ عدالت کا اطمینان اس امر میں ہوجاوے کہ ایک سارٹیفکٹ جاری ہوگیا ہے اور نیز یہ کہ سارٹیفکٹ مذکور حسب ضابطہ اشتہار چسپان ہو چکا ہے اصلی سارٹیفکٹ کو پیش کرنیکا حکم دیا جانا چاہیے قبل اسکے کہ وہ حکم جسکی درخواست کی گئی ہو دیا جاوے۔

جس صورت میں کہ جائداد نیلام شدہ اسامی ایسی اور شخص کے تصرف میں ہو جسکو اسکے دخل کا استحقاق حاصل ہو تو ایک نقل مصدقہ سارٹیفکٹ نیلام کی اوس الیست کے کاغذ اشتہار پر جو ضمیمہ اول ایکٹ ۱۸۸۲ء میں ہے ضرور ہے کہ خریدار بہم پہنچاوے اور وہ جائداد مذکور کی کسی نظر عام پر آویزاں کرائی جاوے بعد ضرورت ہے کہ اشتہار حسب منشاء دفعہ ۳۱۹ دیا جاوے۔ اس امر کی نسبت کوئی حکم نہیں ہے کہ ضابطہ مذکور کی بجائے ایک تحریری اطلاع غائبانہ بنام اسامی قائم کیا جاوے۔

(ب) قواعد خاص بابت اجراء ڈگریات جنکی بموجب اراضی مالگذار سرکار یا معافی یا کوئی حق متعلق باراضی مذکور قرق کیا گیا ہو

قواعد متعلق بحیثیت نیلام اراضی بعینہ اجرائی ڈگری از دفعہ ۳۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی

۴۷ اشتہار و قواعد مندرجہ ذیل کو لوکل گورنمنٹ نے بموجب احکام دفعہ ۳۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا ہے۔

اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۲۹۷۔ ایس مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء

"باستعمال اون اختیارات کے جو بموجب دفعہ ۳۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی یعنی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دیگئی ہین۔ اور منظوری سابقہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر اون قواعد مین کہ جنکا نفاذ بذریعہ اشتہار پنجاب گورنمنٹ نمبر ۳۸۵ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۸۷۸ء قائم رکھا گیا تھا اور اشتہار مذکور ہم معنی احکام ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے روسے جاری کیا گیا تھا ترمیمات مندرجہ ذیل کرتے ہین۔

(۱) کوئی اراضی جو سلطانی یعنی جاگیر کر کے بخشی ہوئی ہو اور کوئی حق متعلق اراضی قسم مذکور بلا منظوری سابقہ صاحب کمشنر قسمت بعینہ اجرای ڈگری عدالت دیوانی نیلام نہوگا۔ اور جبصورتیکہ اراضی یا حق و اقتدار اراضی جسکی نیلام کی حسب بالا تجویز ہو حقیقت میں رانی یا پیداکردہ مشترکہ ہو تو وہ بدون منظوری سابقہ صاحب فنانشل کمشنر بعینہ اجرائے ڈگری عدالت دیوانی نیلام نہوگی۔

(۲) اراضی قسم مذکور یا کوئی حق و اقتدار اراضی قسم مذکور کا نیلام عدالت دیوانی کی کسی ڈگری کے اجرا مین صاحب ڈپٹی کمشنر اجرا کنندہ ڈگری کی دستخط پر کریگا"

قواعد در باب کار روائی بحیثیت صاحب ڈپٹی کمشنر بیرونی عدالت دیوانی

۴۸۔ انتظام ضابطہ عدالت دیوانی صاحبان ڈپٹی کمشنر اور اونکے ماتحتون کا جوجب اشتہار مذکور کار بند ہونا حسب قواعد ذیل کیا جائیگا۔ یہ امر قابل تحریر ہے کہ چونکہ کوئی اشتہار حسب دفعہ ۳۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی پنجاب کے لئے جاری نہین کیا گیا ہے لھذا اجرائے ڈگریات مذکور کا کام صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس منتقل نہین ہوا ہے اور صاحب موصوف کار روائی بموجب قواعد مذکور محض بحیثیت تعمیل کنندہ اہلکار عدالت اجرا کنندہ ڈگری کا رہند ہونگے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر عدالت کے پاس حسب دفعہ ۳۲۳ رائے کہ جنکے بحیثیت تعمیل کنندہ اہلکار مثل نہین کرتا گر جب عدالت نے صاحب موصوف کو اوس طریقہ مین جسکی اونہون نے جب دفعہ مذکور سفارش کی ہو انفاذ ڈگری کی اجازت دیدی اور عدالت صرف انفاذ ڈگری باہم پہنچادین تو عمل کر بحیثیت اہلکار کیا جاتا ہے۔ اختیار تصفیہ عذرات و منظوری نیلام عدالت دیوانی کو حاصل ہے۔

قواعد

اول جبکہ کوئی اراضی یا حق و اقتدار اراضی جو سرکار کو مالگذاری دینی ہو یا جسکی مالگذاری معاف ہو یا عارضی طور پر معاف ہو بذریعہ حکم عدالت دیوانی اجرائے ڈگری مین قرق کی گئی ہو تو عدالت وارنٹ قرقی کو حسب ضابطہ تعمیل ہوکر واپس آنے پر اوس ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر کو قرقی مذکور کی اطلاع جسمین حالات مذکور واقع ہو مثل مقدمہ کے پاس کل اجرای اور ایک دو یا دو بکار کے بھیجکر بدین استفسار دیگی کہ آیا مصرف حسب دفعہ ۳۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی دخل دینا تجویز کرتے ہین یا نہین اگر مثل کے بھیجی جائیگی بعد کوئی دعوی نسبت اراضی مقرر و قرقی یا کوئی عذر نسبت قرقی مذکور عدالت اجرا کنندہ ڈگری مین کیا جائے تو عدالت مذکور اوسکا تصفیہ کردیگی۔ اور اگر اس طلب کیواسطے ضروری معلوم ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ وہ مثل کارروائی اجرا کو واپس طلب کرے اور دعوی یا عذر مذکور کا تصفیہ کرنا خود ضروری کرے جبکہ دعوی یا عذر مذکور کا تصفیہ کیا جاچکے اور اگر حکم قرقی بحال رکھا جائے تو مثل مذکور صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس پھر بھیجی جائیگی۔ اگر دعوی یا عذر مذکور صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس پیش کیا جائے تو دعویدار یا عذر دار کو یہ ہدایت کیجائیگی کہ وہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری کی طرف رجوع کرے

دوئم مسل اس سے بکار ہوگا کہ حصول ہونے پر صاحب ڈپٹی کمشنر حتی المقدور بلا توقف اس حال پر غور کرنا شروع کرینگے کہ آیا بادی النظر میں حسب منشائے موضوع کی زمین بیع کی وجوہات موجود ہیں یا نہیں۔ بنسبت امر مذکور کے اپنا اطمینان کرنیکی غرض سے صاحب ڈپٹی کمشنر ایسی تحقیقات جو حسب منشائے موضوع کے نزدیک ضروری ہو اس امر کی تحقیق کرینگے کہ آیا نیلام اراضی کو کسی طرح احتراز کیا جا سکتا ہے یا نہیں تحقیقات مذکورہ کے مکمل ہونے پر صاحب ڈپٹی کمشنر مسل مذکور کو بموجب نہیں بھیجینگے یا نہیں ہے۔ یا یہ کہ اندر اوسی دلیل کے جو کہ اندیا تو رائے منجملہ دفعہ ۳۲۳ مجموعہ مذکور کے بھیجینگے یا اس امر سے مطلع کرینگے کہ صاحب معروف عمل پیرا نہیں ہوا۔

سوم۔ اگر صاحب ڈپٹی کمشنر دخل دینے پر آمادہ ہوجاویں اور حسب دفعہ ۳۲۳ مجموعہ اپنی رائے ظاہر کریں کہ جائداد مذکورہ کا نیلام عام نامناسب ہے اور وصول کرنا زرڈگری کا اندر میعاد معقول کے اسطرح ممکن ہے کہ اراضی عارضی طور پر منتقل کیجاوے یا زیر سربراہی ہو تو عدالت دیوانی رائے مذکورہ کو مثل کے ساتھ شامل کریگی اور بعد سماعت تقریر فریقین اس کا تصفیہ کریگی کہ آیا صاحب ڈپٹی کمشنر کو دخل دینے کا اختیار دیا جانا چاہیے یا نہیں۔ اگر عدالت اس بارہ میں تسلی بخش اثبات فیصلہ کرے تو عدالت بمضمون مذکور ایک حکم تحریر کریگی اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس ایک روبکار بدین اجازت مرسل کریگی کہ صاحب موصوف حسب طریقہ مجوزہ اپنی کے زرڈگری کے وصول کرنیکا بندوبست کریں۔ روبکار مذکور کے ساتھ عدالت کاغذات ذیل مرسل کریگی۔

(۱) ایک نقشہ جس سے وہ وسعت (اگر کوئی ہو) ظاہر ہو جس تک ڈگری مذکور کا اجرا ہو چکا ہے اور جس کے بدیں مطلب سے ظاہر ہو کہ کونسا جزو ڈگری مذکور کا ہنوز غیر الغا شدہ باقی ہے۔

(۲) ایک نقل اس ڈگری کی جسکا اجرا ہے اور اس درخواست اجرا کی جس پر جائداد مذکور قرق کی گئی ہے۔

(۳) ایک نقشہ جس سے ایسے صاف طور پر جہانتک ممکن ہو حقوق و مرافق مدیون بہ جائداد مقرر تہ جہانتک کہ وہ عدالت کو معلوم ہوں ظاہر ہوتے ہیں۔

(۴) کوئی دیگر کاغذات جو اس امر کے لئے ضروری تصور کئے جاویں کہ اونسے صاحب ڈپٹی کمشنر ٹھیک ٹھیک نوعیت ڈگری کو اور جائداد زیر قرقی کو اور ان حقوق و مرافق کو جو اوس میں مدیون کے ہوں تحقیق کر سکیں۔

دستاویزات مذکورہ بالا مذکورہ کی محکمہ میں تیار کیجاوینگی اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس بلا کسی خرچہ بذمہ فریقین کے مرسل کیجاوینگی نقشہ جات (۱) و (۳) بنمونہ ذیل ہونگے۔

(۱)

نمبر و تاریخ ڈگری	اسماء فریقین مندرجہ مثل اجراء	تعداد ڈگری	وہ وسعت اگر کوئی ہو جس تک ڈگری کا اجرا کیا جا چکا ہے		تعداد جو بروئے ڈگری مذکورہ واجب الادا باقی ہو
			تدابیر جو کی گئیں اور کب	تعداد وصول شدہ	

ہفتم۔ منظوری فہرست کی موصول ہونے پر عدالت اجرا کنندہ ڈگری ایک حکم بابت نیلام جائداد حسب دفعہ ۲۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی صادر کریگی اور
مع نقل روبکار اجرائی کے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس واسطے نیلام مرسل کریگی ۔

ہشتم۔ درخواست مذکور کے موصول ہونے پر صاحب ڈپٹی کمشنر ایک تاریخ اور مقام نیلام مقرر کرینگے۔ اور نیلام معہودہ کا اشتہار عدالت کی زبان
میں تحریر کرینگے اشتہار مذکور میں مراتب معینہ دفعہ ۲۸۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی مندرج ہونگے اور اسمیں یہ بھی بیان ہوگا کہ آیا جائداد مذکور ایک لاٹ
یا کئی لاٹ میں نیلام کیجاویگی اور قیمت محفوظہ جو ہر ایک لاٹ کیلئے مقرر کی گئی ہو درج کیجاویگی اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں ایک معقول محفوظ
قیمت جائداد مذکور کیلیے مقرر کرنی بھی کمالی مناسب ہے۔ پھر اشتہار مذکور بطریقہ معینہ دفعہ ۲۸۹ مجموعہ مذکور دیا جاویگا ۔

کوئی نیلام بلا مناسبی تحریری رضامندی ڈگری دار کے نہوگا تاوقتیکہ اوس تاریخ سے جسکو اشتہار کی ایک نقل مکان عدالت صاحب جج میں آویزان
کی گئی ہو کم از کم تیس روز نہ گذرے ہوں ۔

بپابندی شرط مذکور نیلام ہر ایک ماہ کی پہلی تاریخ کو جو مقرر ہو اور اگر کوئی روز تعطیل کا ہو تو کیا جاویگا۔ اور بعد ازان یا دیگر تعطیل کے دن
دن کیا جاویگا جب التوا یا تعطیل نہ ہو کر کے بعد دوسرے دن عدالت کھلی ہو کل نیلام حسب قواعد ہذا کے جاری خود صاحب ڈپٹی کمشنر یا کوئی اسسٹنٹ کمشنر یا
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جسکو صاحب ڈپٹی کمشنر امر مذکور کی بابت خاص اجازت دین کیا کریگا ۔

نہم نیلام مذکور ٹھیک ٹھیک مطابق احکام دفعہ ۲۹۰ تا ۲۹۳ ۔ اور ۳۰۶ تا ۳۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کئے جاوینگے۔

دہم منہائی بشرح ہائے ذیل زر نیلام سے کیجاویگی یعنی۔
بشرح ایک روپیہ فی سیکڑہ میں سے جبکہ زر نیلام دو سو روپیہ سے زیادہ نہو ۔
بشرح آٹھ آنہ فیصدی زر نیلام میں سے بابت رقم زاید از دو سو روپیہ جبکہ کل زر نیلام ایک ہزار روپیہ سے زیادہ نہو ۔
بشرح ایک روپیہ فی پانچ سو روپیہ زر نیلام میں سے بابت رقم زاید از الہ،،
کل اخراجات جو نیلاموں کی انجام دہی میں عائد ہوں منہائی مذکورہ میں سے ادا کئے جاوینگے اور باقی روپیہ سرکار میں جمع کیا جاویگا۔ ناظر کوئی
کمیشن اوس نیلام پر جو حسب قواعد ہذا کیا گیا ہو نہیں لیگا ۔

یازدہم۔ ڈگری دار کو یا کسی شخص کو جسکی جائداد بموجب قواعد ہذا نیلام ہوئی ہو اختیار ہے کہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری کو درخواست واسطے منسوخی نیلام کے
بربنای بیضابطگی یا نقص اجرائی کے جو اوس نیلام کی شہرت کرنے یا عمل میں لانے میں ہو گذرانے لیکن کوئی نیلام بوجہ بیضابطگی فسخ ہوگا الا اوس حالمین کہ سائل
پہلے ثابت کرے کہ بوجہ بیضابطگی مذکورہ کے اوسکو ضرر واقعی پہنچا ہے ۔

دوازدہم۔ اگر کوئی ایسی درخواست جسکا ذکر قاعدہ ماقبل میں ہے نیلام کی تاریخ سے تیس روز کے اندر نہ دیجاوے یا اگر کوئی عذر کیا جاوے اور وہ نامنظور
کردیا جاوے تو عدالت ایک حکم واسطے منظوری نیلام کے بنسبت غیر منقولہ کے روبکار اجرائی کے خبر پاکر صادر کریگی ۔

اگر کوئی درخواست متذکرہ بالا دیجاوے اور منظور کیا جاوے تو عدالت ایک حکم منسوخی نیلام صادر کریگی ۔

سیزدہم ۔ جبکہ کوئی نیلام حسب الامنظور کیا گیا ہو تو صاحب ڈپٹی کمشنر اپنی کارروائی کی رپوٹ اوس عدالت مین کرینگے جس عدالت سے ڈگری برائے اجرائی موصول ہوئی ہو اور سادہ اوس قسم کی اطلاع دینگی جو وصول ہوئی ہو اور عدالت کے اختیار مین ہو اور ڈگری کے سوا اون کاغذات کے جو عدالت مذکور سے موصول ہوئے ہین مکرر ارسال کرینگے ۔

عدالت ایک سارٹیفکیٹ بطریقہ محکومہ دفعہ ۳۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی عطا کریگی اور اوسکی ایک نقل اوس افسر رجسٹری کنندہ کے پاس جسکے علاقہ کے اندر کل یا جزو جائداد مذکور واقع ہو حسب ہدایات مندرجہ قواعد مرتبہ چیف کورٹ بابت نیلام اراضی باجرائی ڈگری مرسل کریگی ۔

عدالت مذکور صاحب ڈپٹی کمشنر کو ایک رسید بابت ڈگری مذکور و دیگر کاغذات کے حسب بالا دیگی ۔

کل کارروائی مابعد متعلق ڈگری مع حوالگی قبضہ بخریدار حسب احکام عدالت کیجاویگی ۔

چہاردہم ۔ قبل اسکے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے نیلام کیا ہو عدالت مذکور سے اس اطلاع کے موصول ہونے پر کہ حکم نیلام منسوخ ہو گیا ہے صاحب موصوف نیلام سے دست برداری کرینگے اور ڈگری و دیگر کاغذات کو جو عدالت مذکور سے وصول ہوئے تھے اوس عدالت میں جس نے نیلام کا حکم دیا تھا واپس ارسال کرینگے ۔

(ز) مزاحمت نسبت اجرائے

تعرض یا مزاحمت منجانب مدیون یا اوس شخص کی جانب سے جو مدیون کی طرف سے کارروائی کرے اجرائی ڈگری بابت قبضہ جائداد ۔

۴۹ ۔ جو عہدہ دار ڈگری قبضہ جائداد کی اجرائی کیلئے مقرر ہوا ہو اگر اوسکی مقابل تعرض یا مزاحمت مدیون ڈگری یا کوئی شخص منجانب اوسکے کرے اور ڈگریدار شکایت اسیر تعرض یا مزاحمت کی بذریعہ درخواست کے کرے تو ایسی صورت کیلئے ضابطہ جسکے مطابق عمل کیا جاویگا دفعات ۳۲۸ تا ۳۳۰ مین درج ہے اور از روئے دفعہ ۳۳۲ ۔ اوسی ضابطہ کو اوس صورت تک وسعت دیگئی ہے جسمین کہ خریدار جائداد غیر منقولہ نیلام شدہ باجرائے ڈگری کی مزاحمت بحصول قبضہ جائداد مذکور کیجاوے ۔

تعرض یا مزاحمت نسبت اجرائے ڈگری مذکورہ مدیون ڈگری یا سوا کسی اور شخص کی جانب سے جو اپنی طرف سے جو قابض ہو ۔ کارروائی اوس صورت مین جب جائداد بذریعہ اجرائے ڈگری نیلام ہوئی ہو ۔

۵۰ ۔ دفعہ ۳۳۱ مین احکام دربارہ ان صورتوں کی ہین جنمین تعرض یا مزاحمت منجانب کسی ایسے شخص کے علاوہ مدیون ڈگری کی سرزد ہو جو بہ نیک نیتی یہ دعویٰ کرتا ہو کہ وہ اپنی طرف سے یا منجانب کسی اور شخص علاوہ مدیون ڈگری کے جائداد مذکور پر قابض ہے ۔ کوئی ایسا حکم بصورت اوس جائداد کے ضروری نہین جو اجرائے ڈگری مین نیلام ہوئی ہو کیونکہ جو شخص اس حیثیت مین ہو اوسکو قبضہ سے اوسوقت تک مزاحمت نہ کرنی چاہیے جبتک کہ خریدار ایک نالش علحدہ سے یہ ثابت نکرے کہ حق مدیون ڈگری کا جو اوسنے خرید کیا ہے حق شخص مذکور سے فائق ہے الّا اگر کوئی شخص جو قابض نہو مگر استحقاق قبضہ کا دعویدار ہو تعرض یا مزاحمت خریدار کی کرے تو دفعہ ۳۳۵ عدالت اجرا کنندہ ڈگری کو خریدار کی شکایت پر اس قابل کرتی ہے کہ اس معاملہ کی تحقیقات کرکے احکام صادر کرے ۔

اسیطرح دفعہ مذکور کی رو سے عدالت کو اختیار ہے کہ کسی شخص کی شکایت کی تحقیقات کرے جو سوائے مدیون یا ایسے شخص کے ہے جو اوسکی طرف سے قابض ہو اور جو مشتری کو جائداد کی قبضہ کی حوالگی کے بعد بیدخل کیا گیا ہو ایسی شکایت حسب دفعہ ۳۳۵ تاریخ تعرض یا مزاحمت سے ۳۰ یوم مین (دفعہ ۱۶۵ ضمیمہ دوم

ایکٹ ۱۰ (۱۸۷۷ء)

۵۱۔ اگر کوئی شخص حسب ہدایت ڈگری کی پابندی لازم آئی ہو کسی بناء پر اجراء ڈگری میں مداخل کیا جاوے اور شخص کہ بعد حکم کے گرفتار کیا گیا ہو اسکو تعمیل قبضہ پانیکا نہیں ہے تو نامبردہ کو اختیار ہے کہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری میں حسب دفعہ ۳۳۲ درخواست گذرانے اور اگر بعد پیشی ظاہر سائل کے عدالت کو معلوم ہو کہ درخواست گذرانے کی وجہ غالب ہے تو عدالت کو چاہئے کہ امر متنازعہ کی تحقیقات میں مصروف ہو اور اسکی نسبت حکم صادر کرے۔ اس حکم کی نسبت توجہ اس امر پر دلائی جاتی ہے کہ کام چیف کورٹ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کے تعداد میں تحقیقات کرنے سے انکار کرنا اور سائل کو بمرتبہ نالش کرنے کا ارشاد کرنے کی فہمائش کرنا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ اس قسم کی درخواست کے لئے میعاد تاریخ مداخلت سے ۳۰ یوم ہے دیکھو ۱۰ ضمیمہ دوم۔ ایکٹ ۱۵ (۱۸۷۷ء)۔

(ح) زر و اسباب وصول یافتہ بعینہ اجرائے ڈگری کی بابت رسیدات کا لینا اور اونکا شامل مسل کرنا

۵۲۔ بمعرفت عدالتوں کے ایفائے ڈگریات میں جو روپیہ دیا جاوے یا مال حوالہ کیا جاوے اوسکی بابت ڈگری داران کو چاہئے کہ ہمیشہ رسیدات داخل کریں۔

۵۳۔ جو رقمیں مدیون کسی ڈگری کے ایفائے کلی یا جزوی میں پیش کرے اونہیں وہ عدالت ایسی ڈگری مذکور مرتب کی ہو یا جس کو اس ڈگری کے بغرض اجرائے بھیجی گئی ہو خواہ ڈگری دار نے اجرائے ڈگری کی درخواست کی ہو یا نہیں اور اگر اوس نے اجرائے ڈگری کی درخواست کی ہو تو خواہ وہ فی الواقع حاضر عدالت ہو یا نہیں۔

۵۴۔ روپیہ پیش کرنے کے وقت اگر ڈگری دار حاضر ہو (خواہ اپنی ڈگری کے اجرا کے واسطے حاضر ہو یا نہیں) تو جو روپیہ حسب منشاء رسید صدر ادا ہوگا نامبردہ کو اوسکی رسید دینے پر حوالہ کیا جاوے گا اور اگر وہ رقم جو حسب الحکم ہے ۵ روپے سے زائد ہو تو رسید پر باضابطہ ٹکٹ لگایا جاویگا۔ اور جو رسید دیجاویگی وہ شامل مسل کیجاویگی۔

۵۵۔ اگر ڈگری دار حاضر نہ ہو تو جو روپیہ مدیون ڈگری ادا کریگا عدالت اوسکو حوالہ ناظر کر دیگی۔ اور ناظر اوس روپیہ کو بد امانت داخل خزانہ صدر یا تحصیل جیسی صورت ہو فی الفور کر دیگا اور جس نمبر اور تاریخ پر وہ روپیہ جمع رجسٹر امانت میں چڑھایا جاویگا اوس سے عدالت کو مطلع کر دیگا عدالت کی مسل میں اوسکے مطابق اندراج کیا جاویگا۔

۵۶۔ جو روپیہ عدالت میں حسب قواعد مندرجہ صدر داخل کیا جاوے اوسکی بابت وہ افسر جسے روپیہ دیا جاوے ہر ایک صورت میں ایک رسید بنام مدیون ڈگری کو دیگا۔

۵۷۔ جبکہ ڈگری دار حاضر ہو کر دعوی اوس روپیہ کا کرے جو عدالت نے حسب دفعہ ۵۵ لیا ہو تو عدالت موصوف شخص مذکور کو (جسکی شناخت پیشتر ہو چکی ہو) ایک چک خزانہ کے نام کا جو اوسکے مطالبہ پر قابل ادا ہوگا رقم مذکور کی بابت دیگی اور اوس چک پر اوس کے دستخط تاریخ ادخال ثبت

ڈگری داروں کی رضامندی کے بغیر ڈگری کی پابندی سے ... آئی ہو ... تحقیقات صرف اجراء ... کے ...

ڈگری داران سے رسیدات لیجاویں

جو رقم مدیون دیوے اونکو عدالت لیویگی

روپیہ جبکہ ڈگری دار کو دیا جاوے ... اگر وہ حاضر ہو

اگر ڈگری دار حاضر نہ ہو تو ناظر کے حوالہ کیا جاوے

جبکہ کوئی رقم ... کو رسید دینا لازم ہے

جبکہ ڈگری دار حاضر ہو ... روپیہ کا دعوی ... چک ... دینی چاہیئے۔

۸ - جناب نواب گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل کی دانست مین کچھ بھی اوس قاعدہ کو بیچ اور قرین انصاف ہونے مین تشکیک نہین ہی کہ جو سرکلر مورخہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۹ء مین قائم کیا گیا تہا اور نواب صاحب کی یہہ بہی جاتی نہین رہی ہی کہ رفتہ رفتہ بزمانہ آیندہ صدالنہائی باقاعدہ تمام بڑی بڑی دیسی ریاستون مین مقرر ہو جائینگی اور وہ آخرالامر ایسی مقدمات کا اعتبار حاصل کرینگی اور صدالنہائی علاقہ سرکار انگریزی کی اوسکے ذریعہ سے جاری ہو گی اگر دیسی عہدہ داران اوس پر تصدیق کرینگے اور خود بہی ایسی ڈگریان جاری کرینگے جو بمقدمات معمول صاحبان جج علاقہ انگریزی کے ذریعہ سے قابل اجرائی ہون ۔

۹ - لیکن جو اعتراضات قوی کہ عہدہ داران لائق اور تجربہ کار نے نسبت اختیار کرنے شرط دوم مندرجہ سرکلر مذکور کے اور اسباب مین کہ دیسی والیان ملک اور سرداران پر ہمیشہ سرکار انگریزی کے عہدہ داران کی طرف سے اس امر مین بطور سرکاری تاکید و تقاضائی خلاف مصلحت ہی اور زیر بیگار ایسے طریقہ کا اختیار کرنا کچھ عجب نہین کہ موجب بیدا ہونے نارضامندی اور دوستون کا ہو اور غالب ہی کہ آخر کو عہدہ داران سرشتہ ملکی نے توجہ کی رسوخ کو مین بہی بہتر بڑہا دیا اور یہی طریقہ مناسب سے تجاوز در انتہا ہو بیشک ان اسباب پر نظر فرما کر گورنمنٹ ہند اون ہدایات کی تعمیل مین اصرار نہین کرتی جو سابق مین منظور اور بہت معاملہ اوسکا بیاب اپنی مقدمات تجویز کی گئی تہین بنابران علاقہ سرکار انگریزی کی تمام منتظمان ممالک اور عہدہ داران سرشتہ پولیٹکل کو لازم ہی کہ آیندہ صرف ہدایات مندرجہ ذیل پر عمل کرین ۔

۸ - جو قاعدہ کہ اون صورتہائے اور ریاستوں کی نسبت تجویز کیا گیا ہی جہان صدالنہائی باقاعدہ موجود ہین وہ بدستور قائم رہیگا ڈگریداران علاقہ سرکار انگریزی کو لازم ہی کہ عہدہ داران سرکار انگریزی متعینہ ریاستہائی مذکور سے کسی نہج پر مدد یا سفارش کی درخواست کرینگے بدون خود جہانتک بذریعہ مختاران مقرر حسب قانون کی اون ریاستون کی عدالتون مین واسطے جاری کرانے اپنی ڈگری کے حاضر ہون ۔ اور اجرائی ڈگریات علاقہ کی بابت سوال ایسا ہی کہ جو علاقہ سرکار انگریزی کا اور دیسی ریاستون کے عدالتونکو طے کرنا چاہیے ۔

۹ - جہان کوئی صدالنہائی باقاعدہ مقرر نہوون وہان بالعموم یہ لازم ہی کہ عہدہ دار سرشتہ پولیٹکل واسطے اجرائی کسی ڈگری کی جو عدالت انگریزی سے حاصل کی گئی ہو دربار ریاست یا رئیس پر کسی نہج کا دباؤ نہ ڈالا اور نہ اس معاملہ مین اپنا کچھہ رسوخ جتلاوے ۔

۱۰ - اس مین یہہ بہی نہ چاہیے کہ اس تجویز کے رو سے اون ڈگریداروں کے جو سرکار انگریزی کی عدالتون مین نالش حق رسی کرکے کامیاب ہوئے ہون در اصل حق تلفی ہو ۔

۱۱ - اکثر مقدمات مین جنمین مدیون ساکنان عملداری سرکار انگریزی پر زر کثیر کا دعوی ہوتا ہی ایسے اشخاص اگر ریاستہائی دیسی مین بہاگ کر جا رہین تو اونکی جائداد یا اونکی تمسک کا عملداری مذکور مین رہجاتے ہین پس جائز ہی کہ اون پر فورا اجرائی ڈگری کی درخواست گذرانے جاوے اور اون تمام مقدمات مین جنمین کہ جانکو مدیون یا دہندہ کی فرار ہونی یا جائداد کے نکال لیجانے کا اندیشہ ہوتا ہی احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی جو دربارہ قرقی جائداد در اثنائی دوران مقدمہ ہین ایسے تمام مستغیثون کو جو در اثنائی دوران مقدمہ اپنے حقوق قانونیت کے حفظ و نگہداشت مین ہوشیاری مناسب عمل مین لانے مین گریز یا دہندہ کے انجام کار نقصان سے حفاظت واجب اور کافی حاصل ہوتی ہی ۔

۱۲ - مگر جناب نواب گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل ارشاد فرماتے ہین کہ شاید بعض ایسے مقدمات واقع ہون جنمین یا دہندہ اور مفرور مدیون دیسی والیان کے حلقہ کو اندر جائداد کثیر رکہتا ہو اور نا دہندی اوسکی زیر وجہ رشد فریب اور نہایت بددیانتی کے وقوع مین آیا ہو اور مدیون نے اپنی دغابازی یا چالاکی سے دائین راست معاملہ کو برباد کر دیا ہو یا اوسکے واسطے کوئی بہی امید داد رسی کی نہ چہوڑی ہو اور علاوہ اسکے ایسے اور حالات خاص ہو سکتے ہین جنمین عہدہ داران سرشتہ پولیٹکل کی مداخلت اور توسط اغلب ترین مصلحت نظر آوے ۔

۱۳ - ایسے مقدمون مین سرکار انگریزی کی عہدہ داران متعینہ ریاست کو جائز ہی کہ جب اوس سے درخواست کیجائے تو نہایت مناسب طور پر حسب اقتضائی مصلحت کے رئیس یا دربار ریاست کو اون حالات خاص سے مطلع کرے جنکے سبب سے مداخلت مناسب تصور کی گئی ہو اور اونکو تحریک اس امر کی کرے کہ وہ اونکے مدیون کو انکے دیون ادا کرنے پر مجبور کرین اور جن صورتون مین کہ کوئی خاص دشواری یا شک پیدا ہو عہدہ دار موصوف کو جائز ہی کہ اگر مناسب سمجہے کچہہ بہی عمل مین لانے سے پہلے گورنمنٹ سے اوسکی ماصدور حکم کی کرے ۔

۱۴ - لیکن یہہ امر خوب سمجہہ لینا چاہیے کہ ایسی صورتین شاذ و نادر ہونگی عموما وقوع مین آوینگی اور عہدہ داران سرشتہ پولیٹکل کو یہہ طریقہ صرف اوس صورت مین اختیار کرنا چاہیے کہ جب اوسکو اطمینان کلی اس امر کا ہو کہ وہ صورتہائے خاص مقدمہ مین پائے جاتے ہین اور مدعی مظلوم فریب دغابازی کا ہوا ہی اور علاوہ کوئی اور ذریعہ اوسکی حق رسی کا نہین ہی ۔

۱۵- ایسی صورتہائے خاص مین جناب نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل کر سکتے ہین کہ عہدہ داران سرکار انگریزی بطور مناسب ایسی تمیز رکھ
پر اپنا اثر ایک خاص مین ہو سکتے ہین اور ان کو ملاحظہ و تکمیل کرتے ہین اور والیان دربار بھی اس کو تحریر یا تسلیم کرینگے اور اوس دیون کو جسکو بطور
کیا ہو اسکے تمام قرضخواہون کو کسیطرح کا فائدہ اوس انتظام کا ضرور ہو۔

۱۶- رزولیوشن مورخہ ۸ جنوری از روئے رزولیوشن ہذا منسوخ کیا جاتا ہے آئندہ جملہ عہدہ داران کو لازم ہے کہ اس قواعد کے مطابق
کاربند ہوں۔

سرکلر نمبر ۲۹ - ڈگریات بمقدمات حق شفع

چونکہ عدالت ہذا کے علم مین یہ امر آتا رہا ہے کہ ڈگریات بمقدمات حق شفع جنمین مدعی کامیاب ہوتا ہے مقدار ڈگری مندرجہ حکم کی واقفیت یا غلط فہمی کے سبب سے کالعدم ہو جاتی ہین ایسی ہی نظر آتی ہین پس بلحاظ مناسب ہے کہ اگر ایسی ڈگری کالعدم ہو تو اس امر واقعہ کا علم عدالت اپیل کو سب سے اول موقع پر ہو جانا چاہئے۔
اسلئے حکام چیف کورٹ قواعد ذیل سوائے ہدایات عدالتہائے ماتحت تجویز فرماتے ہین۔

قواعد

اول ہر ایک مقدمہ حق شفع مین جسمین مدعی کامیاب ہو جاوے ایک پرچہ منجانب عدالت مدعی کو بروقت فیصلہ سنائے جانے کے یا بعد ازان جسقدر جلد ممکن ہو دیا جاویگا
جسمین مفصلہ ذیل درج ہونگے۔

(الف) تاریخ فیصلہ۔

(ب) وہ تاریخ جسکو یا جس سے پہلے زر ثمن عدالت مین داخل کیا جانا چاہئے۔

(ج) ایسی رقم جو داخل کیجانی چاہئے مشعر اظہار اوس کل رقم کے جو قابل الادا ہو اور تخفیفات بابت خرچہ و دیگر ایسی ہی اخراجات کے اگر کوئی ہون۔

(د) وہ تاریخ جسکو پرچہ مدعی کو دیا گیا۔

دوم۔ یہہ عدالت کا کام ہوگا کہ پرچہ مذکور مدعی کو اون کل مقدمات مین جنمین پرچہ کا دینا ممکن ہو دیوے۔ مگر پرچہ کے کسی وجہ سے نہ دئے جانے کے سبب
زر ثمن کا اوس میعاد مین نہ دیا جانا جواز ردی ڈگری قرار دہی مستانہ ہوگا۔

سوم۔ ایک پرچہ مثنی جسپر مدعی کے ساتھہ دستخطی فریق گیرندہ پرچہ رکھا جاویگا۔

چہارم۔ جبکہ اسلامقدمہ حق شفع جسمین مدعی کامیاب ہوا ہے عدالت اپیل مین مرسل کیا جاوے۔ تو ایک فرد بہی مرسل کیا جاویگا جسمین یہہ درج ہوگا۔

(الف) رقم یا رقوم (اگر کوئی ہون) ادا کردہ منجانب مدعی

(ب) تاریخ یا تاریخ ہائے ادائیگی۔

سرکلر نمبر ۳۰ - نالشات و اپیل ہائے منجانب مفلسان

نالشات و اپیل بصیغہ مفلسی مین اون تدابیر کیطرف جنکو واسطے حفظ حقوق سرکار اختیار کرنا چاہئے توجہ دلائی جاتی ہے۔

تحقیقات ابتدائی

۲۔ قبل اسکے کہ کوئی نالش بصیغہ مفلسی داخل کیجاوے مناسب ہے کہ سائل یا اوسکے مختار کا جسکو بصورت تعین سائل کی مختار کے ذریعہ حاضر ہونیکی اجازت دیگئی ہو دریاب روئداد آمدنی و جائداد سائل اظہار لیا جاوے۔ اگر عدالت کو معلوم ہو جاوے کہ سائل مفلس نہین ہے یا اوسنے قبل از رجوع عرضی دعوی دھوکا دینے کی نیت سے کوئی جائداد فریب سے منتقل کر دیا ہے یا اوسکے بیانات سے ظاہر ہو کہ وہ کوئی حق نالش نہین رکھتا ہے یا اوسنے نسبت شی مدعا بہا اوس نالش کے جسکو دائر کرنیکا ارادہ ہے کوئی ایسا اقرار کیا ہے جسکی رو سے کسی دوسرے شخص کو شی مدعا بہا مین کوئی حق حاصل ہو گیا ہے تو لازم ہے کہ درخواست نامنظور کیجاوے۔ اگر عدالت کو کوئی وجہ درخواست کے نامنظور کرنیکی معلوم نہو تو لازم ہے کہ عدالت ایک دن جسکے کم سے کم دس یوم قبل تشتہیر اطلاع فریق ثانی کو و سرکار کی وکیل صاحب کو دیجاوے مقرر کرے واسطے لینے ایسی شہادتیکے جو سائل اپنے افلاس کے ثبوت مین پیش کر سکے اور واسطے سماعت کسی شہادت کے جو مفلسی کی تردید مین پیش کیجاسکے مقرر کرے اور درخواست پر عدالت حکام خفیفہ بعد سماعت شہادت و دلائل جو بیوم مقررہ حسب طریق بالا پیش کیجاوین صادر کر سکتی ہے

فسخ مفلسی

۳۔ بموجب شرائط دفعہ ۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت کو اختیار ہے کہ بعض خاص صورتوں مین جو کہ مفلسی کے فسخ ہونیکا حکم کرے۔

اپیلہاے بصیغہ مفلسی۔

۴۔ عدالت ہائے اپیل کی توجہ ایکبار نسبتاً ضمیمہ ہو کیطرف جسمین احکام واسطے درخواست اجازت رجوع اپیل بصیغہ مفلسی کے مقرر ہین اور دفعہ ۵۔ ایکٹ ۹ ۱۹۰۸ء کیطرف جسمین نسبت میعاد آمد عدالت اپیل یہ وقت موصول ہونے ایسی درخواست کے ہدایات مندرج ہین دلائی جاتی ہے۔ عدالت اون کو یہ طے کرنا چاہیے کہ آیا فیصلہ عدالت ماتحت خلاف قانون یا کسی ایسے رواج کے جو بمنزلہ قانون معلوم ہوتا ہے یا آیا کسی دیگر حسب غلطی کیجاتی ہے اور اگر منجملہ وجوہات مذکورہ کسی وجہ پر برائے سماعت اپیل کرنے کی وجہ معلوم ہو تو نسبت افلاس مظہرہ سائل کی تحقیقات کر یا کرا دے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر بالمقابل عدالت ماتحت مین واسطے رجوع نالش بصیغہ مفلسی کی اجازت دیگئی ہو تو نسبت مفلسی اوسکے کچھ تحقیقات مزید ضروری نہوگی الا بصورتیکہ نسبت خاص وجوہات کے عدالت تحقیقات مذکورہ کا حکم دینا مناسب سمجھے۔ لازم ہے کہ درخواست اجازت اپیل بصیغہ مفلسی اون تیس یوم کے اندر کیجاوے علاوہ اوس وقت کے جو واسطے حصول نقل ڈگری و فیصلہ جسکی بابت اپیل کیا گیا ہے ضروری ہو۔ اس میعاد کی توسیع نہین کیجا سکتی

جس حکم کی رو سے درخواست اپیل بصیغہ مفلسی نامنظور کیجاوے اوسکی اپیل نہین ہوسکتا۔

۵۔ جس حکم کی رو سے کوئی درخواست نالش بصیغہ مفلسی یا درخواست اپیل بصیغہ مفلسی منظور یا نامنظور کیجاوے اوسکی اپیل نہین ہوسکتا اور وہی حق رجوع نالش کی نسبت دفعہ ۹ ہو کہ بموجب حکم نامنظوری کا صادر ہوا ہو وہ اوسی سائل کیجانب سے کبھی درخواست ابعد کیواسطے مانع ہوگا الا سائل کو اختیار ہے کہ حسب طریق معمولی اوس خرچہ کی ادا کرنے پر جو سرکار کو اوسکی درخواست نالش یا اپیل بصیغہ مفلسی کے رو کرنے مین اوٹھانا پڑا ہو کوئی نالش یا اپیل رجوع کرے

خرچہ اثبات اپیل بصیغہ مفلسی

۶۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ منظوری درخواست اجازت نالش یا اپیل بصیغہ مفلسی سائل کو ذمہ داری رسوم حکمنامہ یا اخراجات زاد راہ و خوراک گواہان سے بری نہین کرتی۔

رسوم سرکاری کی وصول کرنیکا طریق

۷۔ حسب الایمائے گورنمنٹ کلکٹر چیف کورٹ نے نفاذ حکم فرمایا ہے کہ جب کبھی نالش بصیغہ مفلسی مین فیصلہ صادر ہو تو عدالت کو لازم ہوگا کہ فوراً اس امر کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر کو کر دیوے اور صاحب موصوف کو اوس رقم سے جو گورنمنٹ کو بابت مطالبہ اسٹامپ واجب الادا ہوا ہو اور نیز اون اشخاص کے نام سے جنسے رقم مذکورہ واجب الوصول ہو اور نیز دیگر حالات متعلقہ تعین یعنی مقام سکونت اور اونکا دوبارہ وغیرہ سے مطلع کر دین جس سے صاحب ڈپٹی کمشنر مطالبہ سرکار کی وصول کرنے کے قابل ہو جاوین

حاصل کرنیکی ضرورت ہو۔ دفعہ ۵۲۳ مین حکم ہی کہ اگر کوئی درخواست واسطی تنسیخ فیصلہ ثالثی کی نہ گذری یا اگر مدالت درخواست مذکور کو نامنظور کرتی عدالت کو لازم ہی کہ مطابق فیصلہ ثالثی کی فیصلہ صادر کری۔

تاریخ اور خلاف فیصلہ ثالث ۔ ورنہ گذر نے کے عدالت فیصلہ صادر نہین کرنا چاہیے

۹۔ بحکم صدر سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ عدالت کو لازم ہی کہ صدور فیصلہ مطابق فیصلہ ثالثی کو بہر اوس وقت تک کہ جبتک فریقین نے فیصلہ مذکور سے اپنی چند مخالفت بالتفصیل ظاہر کی ہو اوس تاریخ سی کہ جس روز فیصلہ عدالت مین داخل ہو کم سے کم دس روز تک ملتوی رکھی تاکہ فریقین مین سے کسی فریق کو موقع گذرانے درخواست از قسم تحلیل دفعہ ۵۲۱ بغرض تنسیخ فیصلہ ثالثی کا ملے۔

ضابطہ کی پابندی ٹھیک ٹھیک ہونی چاہیے

۱۰۔ چونکہ فیصلہ مصدورہ مطابق فیصلہ ثالثان قطعی ہی اور اسلئے احکام مجموعہ مذکور کی ٹھیک ٹھیک پابندی کرنی چاہیے کیونکہ ضابطہ مونر فیصلہ متقدمہ میں اگر کچھ غلطی ہوگی تو وہ فیصلہ کو لیئے ناسخ ہوسکتی ہی۔ عدالتہائی اپیل کو ہمیشہ واسطے اس امر کی اپنی اطمینان کرنی چاہیے کہ جو احکام اسبابمین تاکید کئے مین انکی ہر طرح سے تعمیل ہوتی ہی۔

اقرار نامہ فریقین نسبت ثالثی بلا توسط عدالت

۱۱۔ دفعات ۵۲۳ و ۵۲۴ مین ضابطہ خاص اسطی ارجاع و فیصلہ ایسے مقدمات کی ضمین فریقین قبل از ارجاع نالش متفق ہوگئی ہون کہ مقدمہ واسطے ثالثی کی سپرد ہو مندرج ہی اور بموجب دفعات ۵۲۵ و ۵۲۶ یہ حکم ہی کہ جبکہ کوئی معاملہ بلا توسط کسی عدالت کی سپرد ثالثی ہو تو فیصلہ ثالثی بمنزلہ ڈگری تصور کیا جاوی۔ درخواستہائی مطابق ان دفعات کی اون عدالتو مین جنکو سماعت معروضہ ثالثان کی نسبت یا معاملہ متعلقہ فیصلہ ثالثی کی نسبت سماعت کا اختیار ہو گذرانی جاسکتی ہین اور وہ رجسٹر مقدمات دیوانی نمبرا مین درج ہونی چاہیین۔ درخواستہائی اجرائی فیصلہ ثالثی جو ان دفعات کی مطابق ڈگری بمنزلہ دیگر مقدمات اجرائی ڈگری کی متصور ہونگی اور نقشجات دیوانی مین اوسی مطابق درج ہونگی۔

سرکلر نمبر ۳۲ - اپیلہائے دیوانی

(اول) خاص طریقہ اپیل ملک پنجاب

خاص طریقہ اپیل ملک پنجاب

خاص طریقہ اپیل ملک پنجاب کا انتظام ایکٹ جب باب ۴۔ ایکٹ عدالتہائے پنجاب۔ (ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء) کے ہوتا ہے اون امور کی مفصل تصریح کرنی غیر ضروری ہی جنمین طریقہ مذکور اوس طریقہ سی مختلف ہی جہان دفعات ۵۸۰ و ۵۸۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی بلا کسی قید کی نافذ ہین۔ دفعہ ۳۹۔ ایکٹ عدالتہائی پنجاب سے وہ عدالت ظاہر ہوتی ہی جسمین بنا رامنی ڈگریات مصدورہ باستعمال اختیار مختار ابتدائی اپیل ہوسکتی ہین اور دفعہ ۴۰ مین بعض خاص صورتون بنا رامنی ڈگریات ابتدائی اپیل عدالتہائی قسمت چیف کورٹ مین اپیل مزید گذرانی کی شرط درج ہی۔ عام ضابطہ جسکی پیروی اپیلہائی کی ساتھہ عملدر آمد کرنی مین ہونی چاہیے باب ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین درج ہی۔

بالتفات حجم مطالبات خفیفہ میرن اور بالتے مین ہمارے سے کم ہون اونکی تجویز منصفان سے کرنی چاہیے۔

۲۔ جلد عدالتہائی دیوانی کی توجہ احکام دفعہ ۳۹۔ ایکٹ عدالتہائی پنجاب پر دلائی جاتی ہی۔ جو اپیلون مقدمات خفیفہ سے جنکی الیت ۱۸ سے زیادہ نہ ہو متعلق ہین بحکم عطنا نباکی اطلاع مین ایسے مقدمات آتی ہین جنمین اون عدالتہائی کو جنکو اختیارات سب جج حاصل ہین اس قسم کی مقدمات کو منفصل کیا ہی جنکو منصفان یا صاحبان جج خاص جنکو اختیارات منصف حاصل ہین فیصل کرسکتے۔ اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالتہائی قسمت

مین ایسے اپیل سے ہوتی ہین جنکا فیصلہ اون عدالتہائی کو کرنا چاہیے تہا جنکو اختیارات سماعت اپیل صاحب جج ضلع حاصل ہین - اور عدالتہائی مسبوق الذکر بلا ضرورت ایسے کام کا بوجہ پڑا جسکا انفصال کمتر درجہ کی عدالتونمین ہونا چاہیے - صاحبان جج قسمت کو چاہیے کہ کل مقدمات از قسم محولہ بالا کو جنکو غیر ضروری طور پر ایسے افسران نے فیصل کیا ہے جنکو اختیارات صاحب جج حاصل تہے عدالتہائے متعلقہ کی اطلاع مین لاکر اونمین جواب طلب کیا کرین - یہہ منشا نہین ہے کہ یہہ ہدایات اون مقدمات سے متعلق ہون جنکی نسبت بوجوہات خاص صاحب جج ضلع یا کوئی اعلی عدالت یہہ حکم دے کہ اونکو وہ عدالت سماعت کرے جسے اختیارات صاحب جج حاصل ہون - یا اگر اون مقدمات سے متعلق ہون جنکو افسران مہتمم حصہ ضلع جہان کہ کوئی منصف نہو سماعت کرین -

نقول فیصلہ عدالتہائے قسمت مین جو [illegible] ہو یہہ درج ہونا چاہیے کہ [illegible] سارٹیفکٹ [illegible] ضمن (ا) [illegible] درخواست کی گئی ہے یا نہین

۳ درخواستہائے نگرانی مین جبکہ نالش مالیت کی ہو (الا از قسم مطالبہ خفیفہ نہو) اور ڈگری مصدرہ ڈگری عدالت قسمت ہو جب دفعہ ۳ مکتبہ عدالتہائے پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء ضمن (ب) یا ضمن (ج) کے ذیل مین آتی ہون اکثر اوقات کوئی ایسا امر نہین ہوتا جسکے وجود اوس شرط کا پایا جانا جو ایسی درخواستہائے کی سماعت کیلئے جانب سے پہلے پوری ہونی چاہیے جو دفعہ ۷۰ ایکٹ عدالتہائے پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء کے رو سے عاید کی گئی ہے ظاہر ہو یہہ درخواست حسب ضمن (د) دفعہ مذکور نامنظور کی گئی ہے ایسے مقدمات مین قواعد مندرجہ چیف کورٹ سرکلر نمبر ۳۰ کی ٹہیک ٹہیک تعمیل ہونی چاہیے - اور عدالتہائے قسمت کو چاہیے کہ انکے فیصلجات کی اون نقول پر جو ایسے مقدمات فریقین کو بہم پہونچائی جاوین ایک یادداشت درج کرادیا کرین جسمین یا تو یہہ تحریر کردیا جاوے کہ کسی سارٹیفکٹ کی درخواست نہین کی گئی یا یہہ کہ سارٹیفکٹ کی درخواست کی گئی تہی مگر وہ نامنظور ہوئی -

(دوئم) عدالتہائے اپیل کا عام ضابطہ

(الف) یادداشت اپیل کے ساتھ نقول ہونی چاہئین

اپیل کے ساتھ نقل ڈگری و فیصلہ حکم کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو دی جانی چاہیے -

۴ - دفعہ ۵۴۱ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء مین یہہ حکم ہے کہ یادداشت اپیل کے ساتھ نقل اوس ڈگری کی داخل ہوگی کہ جسکی ناراضی سے اپیل ہے اور اگر عدالت اوس سے درگذر نہ کرے تو نقل فیصلہ کی جسپر وہ مبنی ہو داخل کرنی چاہیے -

جب کبہی اپیل نقل فیصلہ دیوانی کیواسطے درخواست کیجاوے تو سائل کو ہمیشہ اس امر کی اطلاع دیجانی چاہیے کہ نقل ڈگری بہی ضروری ہے اور وہ نقل فیصلہ کے ساتھ دیجانی چاہیے بجز اوس صورت کے کہ سائل وہ فیس ضروری ادا کرنیسے انکار کرے - اور اس صورت سائل کے انکار کرنیکی ایک سارٹیفکٹ دستخطی اوس عہدہ دار کا جسکو محکمہ نقل نویسان کا اہتمام حاصل ہو نقل فیصلہ کی پشت پر جو سائل کو دیجاوے یہہ مضمون لکہا جانا چاہیے کہ سائل باوجود اسکے حسب ضابطہ مطلع کیا گیا تہا کہ نقل ڈگری ضروری ہے اور باوجود مطلع کئے جانیکے اوسنے نقل ڈگری کی بابت فیس ادا کرنیسے انکار کیا -

تاریخ درخواست نقل اور تاریخ [illegible] نقل [illegible] پشت پر تحریر کردی جانی چاہیے

۵ - دفعہ ۱۲ - ایکٹ میعاد سماعت مین یہہ حکم ہے کہ میعاد مقررہ بغرض اپیل مجرائی اون ایام کی شمار ہوگی کہ جو واسطے حصول اوس نقول فیصلہ و ڈگری کے مطلوب ہے کہ جسکی ناراضی سے اپیل ہو - پس نقول فیصلجات کے دینے مین عدالتہائے ماتحت محتاط رہنا چاہیے کہ اونکی پشت پر تاریخ درخواست نقول اور وہ تاریخ کہ جب نقول اپیلانٹ کو دینے کیواسطے تیار ہون تحریر کردی ہوں - جب درخواست کے ساتھ صرف نقل مطلوبہ داخل ہوں تو تاریخ درخواست وہ سمجہی جانی چاہیے کہ جب

درخواست نقل داخل ہونے کی تاریخ اور نقل نویسان سرکاری اون کو شروع کرنیکے قابل ہو جاویں۔ اسکی تحریر ظہری میں ہمیشہ لکھنا چاہیے کہ کس تاریخ درخواست مسلودیا مکمل ہوئی۔ عدالت اپیل کو مناط رہنا چاہیے کہ اگر نقول کے کرنے میں کوئی توقف ہوا ہو تو اوسکا خیال رکھیں۔

صرف اصل حکم کی نقل ملا جاوے ترجمہ کی نقل ضرور

۶۔ جبکہ حکم جسکی ناراضی سے اپیل ہو انگریزی میں ہو تو یہ کافی ہے کہ صرف نقل انگریزی حکم مذکور کی داخل کیجاوے اور اوسکی ترجمہ فارسی کی کچھ ضرورت نہیں الا اگر اپیلانٹ نقل ترجمہ لینا چاہے تو اوسکو نقل ترجمہ اردو کی بھی لینیکی اجازت ہونی چاہیے۔

(ب) ابتدائی اپیلونکا لینا

یادداشت اپیل کا لینا۔

۷۔ عدالتہائے ماتحت میں عموماً یہ دستور ہے کہ کلارک ادنی کورٹ ابتدائی یادداشت اپیل کو لیتا ہے۔ اس دستور کی نسبت کچھ اعتراض نہیں ہے دستور مذکور عدالت اور اہلمقدمات دونوں کے لیے سہولت بخش ہے مگر یہ ضابطہ پیدا کرنا لازم ہے کہ جو کام قانوناً کلارک ادنی کورٹ کے سپرد کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ یادداشت اپیل کو لیوے اور اوسپر اوسکے وصول ہونیکی تاریخ درج کرے۔ مگر حکم اوسکے داخل کیے جانیکی نسبت یا اوسکے منظور کیے جانیکی نسبت خود عدالت ہی صادر کر سکتی ہے۔

واپسی درخواست اپیل جو نمونہ کے موافق نہو۔

۸۔ اگر وجوہات عذرات ڈگری کی نسبت جسکی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو دفعہ ۵۴۱ کے برخلاف بعبارت مختصر تحریر کیے گئے ہوں یا بالتفصیل حجت یا بیان تحریر کیے گئے ہوں تو درخواست اپیل بغرض ترمیم حسب دفعہ ۵۴۳ واپس کی جانی چاہیے۔ اور عدالتہائے کو چاہیے کہ اوس اقتضائے رائے کو جو اونکو بروئے دفعہ مذکور حاصل ہے اس غرض سے آزادانہ طور پر استعمال کریں کہ احکام ضمن دوم دفعہ ۵۴۱ کی تعمیل زیادہ ٹھیک طور پر کیجاوے۔ جو اپیل نویس حسب ضابطہ متنبہ کیے جانیکے بعد احکام مذکور کو بامر اغیر ملحوظ رکھے تو وہ اپنے لائسنس سے محروم کیا جانا چاہیے۔

یادداشت اپیل کا درج رجسٹر کرنا۔

۹۔ یادداشت اپیل جبکہ وہ پوری کاغذ اسٹامپ پر ہو داخل کر لیا جانا چاہیے بشرطیکہ وہ بموجب قانون معینہ اندر میعاد مقررہ پیش کیا جاوے بجز اوس صورت کے کہ وہ حسب دفعہ ۵۴۳ نامنظور کیا جاوے یا بجہت ترمیم واپس کیا جاوے جبکہ اپیل داخل ہو چکے تو اوسکی پشت پر تاریخ ارجاع درج کیجاویگی اور عدالت کا اہلکار مناسب اوسکو درج رجسٹر کریگا۔

ہر وقت داخل ہونے یادداشت اپیل کے سرسری کارروائی کرنی چاہیے۔

۱۰۔ یادداشت اپیل کے داخل کرنیکے وقت عدالت پر اس امر کا فیصلہ کرنا لازم ہے کہ آیا عدالت مذکور بموجب دفعہ ۵۵۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی کارروائی کریگی اور اپیلانٹ یا اوسکے وکیل کی عذرات سماعت کرنیکے لیے بلا اجرائے نوٹس بنام رسپانڈنٹ کوئی وقت مقرر کریگی یا رسپانڈنٹ کے نام اور اوس عدالت کے نام کہ حکم کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو اپیل کی نوٹس بھیجیگی اور روز سماعت اپیل کے تاریخ مقرر کریگی۔

بلا طلبی رسپانڈنٹ اپیل کا فیصلہ کیا جانا۔

۱۱۔ حکم مجموعہ ضابطہ دیوانی محولہ بالا جسکی رو سے عدالت اپیل اپیل رجسٹر شدہ کو بذریعہ بحال رکھنے فیصلہ عدالت ماتحت بتاریخ مقررہ بحاضری اپیلانٹ بلا طلبی اسلا اور بلا طلبی رسپانڈنٹ فیصل کر سکتی ہے ایک بہت ضروری حکم ہے اور عدالتہائے اپیل کو محتاط رہنا چاہیے کہ اوسکا منشا جسقدر صفائی میں بے تمیزانہ طور پر رسپانڈنٹ کے نام سمن جاری کرنے سے مفقود نہو جاوے اور رسپانڈنٹونکو غیر ضروری خرچ اور تکلیف نہ اوٹھانی پڑے۔ یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ جب کوئی فیصلہ بموجب دفعہ ۵۵۱ بحال رکھا جاوے تو اوسکی بحالی کی اطلاع عدالت ماتحت کو بھیجنا لازم ہے۔ چونکہ منظوری ترمیم مذکور تعریف ڈگری

مندرجہ دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین داخل ہر اور بحیثیت ڈگری قابل اپیل ہر لازم ہر کہ ہر ایک مقدمہ مین جو حسب الحکم دفعہ ۲۰۵ تفصیل کیا جاوے ڈگری حسب ضابطہ مرتب کیجاوی۔

مسلہای مقدمات عدالت ماتحت کی بغرض پڑتال طلب نہین کئی جانی چاہئین۔

۱۲۔ بعض افسران یہہ تنازعہ کرتے ہین کہ تمام مقدمات اپیل مین اس غرض سی مسل طلب کرتے ہین کہ اونکو عدالت ابتدائی کی کارروائی کی پڑتال کا موقع ملی مگر یہہ مطلب بہتر طور پر اس سبیل سی حاصل ہوسکتا ہر کہ ایسی مقدمات جنمین اپیل نہ گذرا ہو بغرض ملاحظہ طلب کئی جاوین انفصال اپیل اور نگرانی عدالت ہای ماتحت دو بہت مختلف امور ہین اور اونکی طرف ایک ہی وقت مین قرار واقعی توجہ نہین ہوسکتی ہر۔

ترمیم درخواست اپیل

۱۳۔ جبکہ اپیل درج رجسٹر ہوگیا ہو بعد سماعت کیواسطی تاریخ مقرر ہوئی ہو تو درخواست اپیل واسطی ترمیم کی واپس نہین کی جاسکتی اپیل مطابق ضابطہ کی بذریعہ حکم اخراج یا بذریعہ ایک فیصلہ کی جسکی رو سی عدالت ماتحت کی ڈگری بحال یا ترمیم یا منسوخ ہو فیصل ہوجاتا ہے۔ اگر اپیلانٹ کوئی اور عذر جو یادداشت اپیل مین درج نہین ہر پیش کرنا چاہی تو وہ حسب الحکم دفعہ ۵۴۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی عذر مذکور کو صرف باجازت عدالت پیش کرسکتا ہر اور لازم ہر کہ عموماً اجازت مذکور کی لئی کچھہ دیر پیشتر تاریخ مقررہ سماعت اپیل حسب دفعہ ۵۵۵ درخواست تحریری کیا جاوے تاکہ رسپانڈنٹ کو بلا ضرورت التوای مقدمہ مین وجہ مذکور پر بحث کرنے کا کافی موقع ملے۔

معنی لفظ ڈگری مندرجہ دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

۱۴۔ یہہ بات یاد رہنی چاہئی کہ دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تکمیل تعریف لفظ ڈگری مندرجہ دفعہ ۲ مجموعہ مذکور سی اسطرح ہوتی ہر کہ اوسمین حکم جسکی رو سی عرضی دعوی نامنظور کیا جاوی یا جسمین تصفیہ حساب کی ہدایت ہو یا جسکی رو سی کوئی امر متذکرہ یا محولہ دفعہ ۲۴۴ باستثنای امر مصرحہ دفعہ ۴۸ طی کیا جاوی شامل ہر۔

(ج) سماعت اور تصفیہ اپیل ہا

سماعت اپیل بغیر حاضری اپیلانٹ خلاف ضابطہ ہے اور نہ اپیلانٹ کی حق مین مضر ہر۔

۱۵۔ اگر بروز مقررہ سماعت اپیل حسب دفعہ ۵۵۵ یا اور کسی دن کہ جسپر سماعت مقدمہ ملتوی کیا گیا ہو اپیلانٹ اصالتاً یا مختارتاً حاضر نہو تو لازم ہر کہ اپیل عدم پیروی مین ڈسمس کیا جاوی۔ یہہ امر خلاف ضابطہ ہر کہ اپیلانٹ یا اوسکی مختار کی غیر حاضری مین کوئی اپیل بجوانی سماعت کیا جاوی اور بجای اسکی کہ اپیل بوجہ عدم پیروی ڈسمس ہو عدالت ماتحت کا فیصلہ روئداد پر بحال رکھا جاوی۔ کیونکہ اگر اپیلانٹ بعد مین حاضر ہو اور یوم سماعت مقدمہ پر اپنی غیر حاضر ہونیکی وجہ معقول بتادی اور اپیل کو دوبارہ داخل ہونیکی درخواست کری تو عدالت کو یہہ دقت پیش آتی ہر کہ اپیل کی سماعت روئداد پر ہوچکی ہر۔

جبتک کہ رسپانڈنٹ کو موقع اس امر کا نہ دیا جاوی کہ اوسکی عذرات سماعت ہون احکام ترمیم اور منسوخ نہ کئی جانی چاہئین۔

۱۶۔ علاوہ اسکی دستور ترمیم یا منسوخ کرنی احکام عندالاپیل بلا اسکی کہ رسپانڈنٹ کو موقع دیا جاوی کہ اوسکی عذرات سماعت ہون خلاف ضابطہ ہی ہر حسب دفعہ ۵۵۱ عدالت اپیل کو اختیار ہر کہ بلا اجرای اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ یا طلبی اوسکی اپیل خارج کری لیکن جہان بادی النظر مین فیصلہ مین نقص یا سقم معلوم ہو تو او سمقدمہ مین چاہئی کہ عدالت ماتحت سی مسل طلب کی جاوی اور عدالت ضلع سی ایک اطلاعنامہ میعادی کم سی کم ایک ہفتہ کا اور عدالت ہای قسمت سی دو ہفتہ کا رسپانڈنٹ کی نام جاری کیا جاوی۔

(د) فیصلجات بصیغہ اپیل

فیصلہ مین حالات مقدمہ اور تصفیہ طلب امور اور عدالت اور وجوہات تحریر ہونی چاہئیں -

١٧ - بعض عدالتون مین یہہ عام دستور ہے کہ فیصلہ بصیغہ اپیل عبارت عام مین لکھا جاتا ہے جس سے ممکن ہے کہ تصفیہ اپیلانٹ کی عذرات کا ہو یا ہو بعض عدالتہائی اپیل محض نا مقدر لکھنے پر اکتفا کرتے ہین کہ ہمکو فیصلہ عدالت ماتحت مین درست اندازی کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ہے چنبد قانوناً ضرور نہین کہ ہو تنقیح طلب مثل مقدمات ابتدائی کے قائم کیجاوین تاہم فیصلہ عدالت اپیل مین امریا ہو تجویز طلب اور تجویز کی نسبت امریا ہو مذکور اور وجوہات تجویز درج ہونی چاہئین اور جب کہ دیگر حکام سے اپیل ہو منسوخ یا ترمیم کیجاوے تو وادرسی کہ جسکا اپیلانٹ مستحق ہو درج ہونی چاہئیے (دیکھو دفعہ ٥٧٤ - ایکٹ ١٤ سنہ ١٨٨٢ع) یعنی فیصلہ بذاتہ مکمل ہونا چاہئیے اور اسمین مختصر حال مقدمہ متخاصمین کا درج ہونا چاہئیے فقط یہی نہیں عدالت اپیل بالادست کی یہی ہدایت بلکہ ہر خاص حکم اسبارہ مین احکام قانون کی نسبت بلا اتفاقی کرنے سے ناقص و نا تمام فیصلجات صادر ہوتے ہین اور عدالت ہائے اپیل بالادست کا کام بہت بڑہ جاتا ہے -

فیصلہ مین کل متعلق امور اہم وجوہات پر کا تصفیہ ہونا چاہئیے

١٨ - یہہ ضروری نہین ہے کہ عدالت بطور ضابطہ ادن عذرات کو فیصل کرے جو بادی النظر مین مقدمہ سے غیر متعلق ہون یا فضول ہون گو عدالت مذکور نے درخواست اپیل کے ترمیم نکرائی ہو مگر اپیلانٹ صرف اسی بات کی امید کرنیکا مستحق نہین ہے کہ ہر ایک عذر پر جو فیصلہ یا کارروائی عدالت ماتحت کی نسبت حسب ضابطہ کیا جاوے اور مقدمہ سے متعلق ہو اور وہ عذر از قسم نفس الامر ہو غور کیا جاوے - بلکہ نامبردہ اسکا بھی مستحق ہے کہ ہر ایک امر پر جو عذر از قسم مذکور سے پیدا ہوا ہو فیصلہ عدالت اپیل مین تجویز تحریر کیجاوے - ورنہ فیصلہ ناقص رہتا ہے اور اوس سے یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ باعث ناراضی کا ہے اور اوس سے اپیل مزید کی تحریک ہوتی ہے -

وجہ اپیل عدالت انتہائی اپیل عدالت ماتحت کو ایک فیصلہ مین معقول طور پر کل بیان مقدمہ کا درج ہو

١٩ - یہہ اکثر واقع ہوتا ہے کہ جن مقدمات مین درخواستہائے اپیل مزید یا درخواستہائے نگرانی چیف کورٹ مین پیش کیجاتی ہین حکام جج کو اصلہ مقدمہ کی طلبی اور اونکے ملاحظہ کر اس امر کے دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ آیا از روئے شہادت قلمبند شدہ حکم اخیر بلحاظ معقد قانونی قابل جواز ہے یا نہین - اس طریق جو تکلیف و محنت اور توقف ہوتا ہے بہت ہے اگر عدالتہائے ماتحت قواعد ضابطہ کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرین تو اونکا بسہولیت انسداد ہو سکتا ہے -
(دیکھو خصوصاً دفعہ ٥٧٤ - ایکٹ ١٤ سنہ ١٨٨٢ع و فیصلجات دیوانی مندرجہ پنجاب ریکارڈ نمبر ٨ سنہ ١٨٧٩ع و نمبر ٢ سنہ ١٨٨٠ع و نمبر ٩٤ سنہ ١٨٨١ع و نمبر ٥٨ سنہ ١٨٨٤ع) آیندہ حکام چیف کورٹ اوس افسر جوڈیشل کو جو فیصلہ اخیر کسی مقدمہ مین لکھے جسمین تجویز بلحاظ اپیل ملحق ہو یا جسمین دوسرا اپیل عدالت چیف کورٹ مین ہو سکتا ہو اس امر کا ذمہ وار گردانینگے کہ جو فیصلجات مقدمہ مذکور مین صادر ہوئے ہین اون مین سے کم از کم ایک فیصلہ مین معقول طور پر پورا پورا اور قابل فہم بیان اہم واقعات مقدمہ کا درج ہو - ہر مقدمہ مین یہہ ایک معاملہ اختیاری عدالت اپیل متحدہ رہیگا کہ درحالیکہ فیصلہ عدالت ابتدائی اس امر مین ناقص ہو خواہ نقص مذکور کو عدالت مذکور سے درست کرائے خواہ عدالت اپیل مذکور خود کردے -

الفاظ اپیلانٹ و ریسپانڈنٹ کا استعمال نہین ہونا چاہئیے

٢٠ - چونکہ دو عدالتہائے اپیل پے در پے مین الفاظ اپیلانٹ اور ریسپانڈنٹ کے استعمال کرنے سے ابتری واقع ہو جاتی ہے علی الخصوص جب اپیل کنندہ فریقین مخالفین سے ہون اسلئے عدالتہائے اپیل کو الفاظ اپیلانٹ اور ریسپانڈنٹ کا استعمال نہین کرنا چاہئیے بلکہ ہمیشہ برابر اپنی کارروائی میں

مین الفاظ مدعی یا مدعا علیہ مستعمل کرین۔ اگر ان الفاظ کا استعمال ہوگا تو ممکن نہین ہے کہ کوئی غلطی وقوع مین آوے۔

(ہ) ڈگریات بصیغہ اپیل

مضامین ڈگری

۲۱ - حسب الحکام دفعہ ۵۷۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت اپیل کی ڈگری مین نمبر اپیل کا اور یادداشت اپیل اور نام و نشان وغیرہ فریقین اور بصراحت ڈگری دادرسی عطا شدہ یا دیگر تصفیہ اپیل کا مندرج ہونا چاہئے اور حکم نسبت خرچہ کے لکھنا چاہئے۔

(و) واپسی ہاے

فریقین کو [illegible] مین دفعہ [illegible] ماتحت مین [illegible] ہون

۲۲ - جب کبھی بموجب دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کوئی مقدمہ واسطے تحقیقات مکرر کے واپس کیا جاوے یا عدالت ماتحت مین بغرض تجویز چند امور تنقیح طلب بموجب دفعہ ۵۶۶ ایکٹ مذکور مرسل کیا جاوے تو عدالت ماتحت کو مناسب ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ کے نام ایک اطلاع نامہ جاری کرے کہ فلان تاریخ واسطے سماعت مقدمہ کے مقرر ہوئی ہے تا وقتیکہ اطلاع اونکو نہ بھیجی جاوے تو یہ ناممکن ہے کہ اونکو معلوم ہو کہ عدالت ماتحت مین مسل کب وصول ہوگی اور یہ نہین ہو سکتا ہے کہ جب تک مسل نہ آوے تب تک فریقین حاضر رہین۔ جو روپیہ بابت خرچہ مقدمہ کے وصول کیا ہوا ہو اوسی سے خرچہ اجراے اطلاع نامہ بنام فریقین کو دینا چاہئے۔

جو مقدمات عدالت ماتحت مین واپس بھیجے جاوین حسب دفعہ ۵۶۲ [illegible] کرنا چاہئے

۲۳ - جب کوئی مقدمہ عدالت اپیل سے بموجب دفعہ ۵۶۲ واپس کیا جاوے تو وہ عدالت کے رجسٹر مین جس مین وہ واپس کیا جاوے اصلی نمبر پر درج کیا جانا چاہئے اور وہ بطور زیر تجویز مقدمہ نمبری کے متصور ہونا چاہئے الا اگر وہ واسطے تحقیقات مکرر چند امورات تنقیح طلب کے حسب دفعہ ۵۶۶ مرسل کیا جاوے تو وہ عدالت اپیل کے رجسٹر مین درج رہنا چاہئے اور بطور اپیل زیر تجویز عدالت مذکور کے سمجھا جانا چاہئے۔

حکم حسب دفعہ ۵۶۲ ایک ڈگری نہین ہے

۲۴ - چونکہ حکم واپسی حسب دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک ڈگری جسکی تعریف مجموعہ مذکور مین درج ہی نہین ہے لہذا اون مقدمات مین جو حسب دفعہ مذکور واپس کیے جاوین باضابطہ ڈگری کا مرتب کرنا غیر ضروری ہے۔ اور اون کل مقدمات مین جنمین حکم واپسی علی الخصوص حسب دفعہ ۵۶۲ صادر کیا جاوے حکم واپسی کو بطور ایک ڈگری کے تحریر کرنیکا دستور موقوف کیا جاسکتا ہے۔ مقدمات مذکور مین حکم واپسی کے ساتھ جو چٹھیات کورٹ سے جاری کیا جاوے کوئی باضابطہ ڈگری نہین بھیجی جاویگی۔

عذرات حسب دفعہ ۵۶۸ [illegible] میعاد [illegible] ہونی چاہئے

۲۵ - دیوانی عدالت ہاے اپیل کو احکام دفعہ ۵۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کیطرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ جب کبھی مقدمہ دفعہ ۵۶۶ کے بموجب بعض امور تنقیح طلب یا سوالات امور واقعہ کی نسبت مزید تحقیقات اور تجویز کیلئے واپس کیا گیا ہو اور حکم واپسی کا جواب آگیا ہو تو عدالت اپیل کا فرض ہے کہ ایک میعاد مقرر کردے جسکے اندر فریقین تجویز کی نسبت ایک یادداشت عذرات داخل کرسکین۔ اس فرض سے اکثر غفلت کیجاتی ہے اور عام دستور یہ ہے کہ حکم واپسی مقدمہ مین اپیل کی سماعت آیندہ کیلئے تاریخ مقرر کردیجاتی ہے اور اس مقرر کردہ تاریخ کو اپیل کی سماعت اور اوسکا تصفیہ فی الفور شروع کردیا جاتا ہے۔ اس بیضابطہ دستور سے نتائج وقت انگیز پیدا ہوتے ہین اور ممکن ہے کہ وہ جدید نظام اپیل کے روکنے اور بہی طرح ہوجاوین جو بربناے بیضابطگی عدالت اپیل ہذا مین درخواست ہاے نگرانی کی وجہ ہونیکا باعث ہون۔

ہی عملہ عدالتہای دیوانی کو چاہیئے کہ وہ تدابیر سیارہ میں عمل میں لاوین کہ تمام مقدمات واپسی حسب دفعہ ۶۲ ۵ میں سے تحقیقاتی عدالت اپیل میں پیش ہو یا ایک معین عرصہ جسکی اطلاع فریقین کو دیگئی ہو واسطے غرض سے مقرر کیا جاوے کہ جو فریق نا راضی ہو وہ عذرات داخل کر سکے کسی عدالت کو بغیر تحقیقات اس امر کے فیصلہ اخیر صادر نہیں کرنا چاہیئے کہ میعاد مذکور حسب ضابطہ دیجا چکی ہے اگر میعاد مذکور نہ دیجا چکی ہو تو عدالت اپیل تو اپیل کو ملتوی کریگی اور تقرر یا اور نہیں ہے کہ کیسی عذرات دریافت کرکے تحریر کریگی یا بعد دریافت تحریر کریگی کہ فریقین میں سے کوئی فریق کچھ عذر نہیں رکھتا کہ پیش کرے ۔

(ز) تعمیل حکمنامجات صادرہ عدالتہائے اپیل

حکمنامجات عدالتہائے اپیل کی کس طرح تعمیل ہونی چاہیئے ۔

۲۶ ۔ یہ اکثر وقوع میں آتا ہے کہ حکمنامجات عدالتہائے اپیل جو اضلاع میں اس غرض سے بھیجے جاتے ہیں کہ رسپانڈنٹان پر اونکی تعمیل کرائی جاوے وہ بدین یادداشت واپس آتے ہیں کہ رسپانڈنٹ اوس ضلع سے چلا گیا ہے یا اوس ضلع میں نہیں رہتا اور اسلئے اپیل کی سماعت ملتوی کرنی پڑتی ہے تا وقتیکہ وقت مذکور کو رفع کرنیکی دستور و دفعہ ۔۔ ایک امر خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے جسکو رو سے وہ عدالت جسکو نام حکم واسطے تعمیل حکمنامہ کے صادر ہوتا ہے یہی اہلیت ہوجاتی ہے گویا حکمنامہ کو اوسنے خود جاری کیا تھا جو حکام مجموعہ ضابطہ دیوانی میں بابت ... ہیں اونپر عملدرآمد کرنی چاہیئے اور جب وہ فریق جسپر حکمنامہ کی تعمیل مطلوب ہے اوس ضلع میں نہ ہو جسمین حکمنامہ مذکور بھیجا گیا ہے تو حکمنامہ اوس ضلع کی عدالت ادنی خفیفہ میں تعمیل کے واسطے بھیجنا چاہیئے جسمین فریق مذکور سکونت پذیر ہو ۔

سمن ہائے ریخوائنڈنٹ

۲۷ ۔ اون سمن ہائی کی صورت میں جو جیف کورٹ سے صادر ہوں عدالت تعمیل کنندہ سمن مذکور کا بیان نسبت تعمیل سمن باقرار صالح قلمبند کریگی اور سمن کے واپس ارسال کرنے سے پیشتر بیان مذکور کی تصدیق اپنے دستخط سے کریگی ۔

سرکلر نمبر ۳۳ ۔ بجہت اغراض اپیل مقدمات کی شئے دعویٰ کی مالیت دریافت کرنے کے واسطے ہدایات ۔

مالیت مقدمات کی رسمہ دریافت کرنیکی ضرورت

۱ ۔ جب ایکٹ عدالتہائے پنجاب گذشتہ کو مقدمہ میں اپیل کی تعداد کا تصفیہ اور اس امر کا تصفیہ کہ کونسی عدالت اپیل اوسی سماعت کریگی کسیقدر تو بذریعہ نوعیت مقدمہ مذکور اور کسیقدر اوسکی مالیت کے ذریعہ کیا جاتا ہے ۔ اسوجہت وقت اعلی عدالتہائے کو حکام کو تمیز المقدمات کرا وسوقت ہوتی ہے جبکہ اس حالت ابتدائی میں مالیت مقدمہ مذکور ظاہر نہیں ہوتی دقت مذکور کے رفع کرنیکے لئے قواعد ذیل جاری کئے جاتے ہیں ۔

مالیت بغرض سماعت مقدمات برائے اغراض اختیار سماعت ... ہونگے ۔

۲ ۔ افسران جوڈیشل کو یہ بات یاد دلائی جاتی ہے کہ مالیت مقدمہ برائے اغراض ایکٹ کورٹ فیس اور انکی مالیت برائے اغراض اختیار سماعت حسب ایکٹ عدالتہائے پنجاب بالضرور ایک ہی نہیں ہیں اور اکثر وہ بہت مختلف ہوتی ہیں ۔ امر مذکور بالتخصیص بصورت مقدمات بابت اراضی و بابت شفع اراضی قابل لحاظ ہے جنمیں مالگذاری قابل ادا بابت اراضی مذکور مالیت برائے اغراض اختیار سماعت کے لئے کوئی رہنمونی نہیں ہے ۔

لفظ مالیت مندرجہ ایکٹ عدالتہائے کے معنے

۳ ۔ علاوہ برین تعریف مالیت کی نسبت توجہ دلائی جاتی ہے جیسا کہ وہ لفظ ایکٹ عدالتہائے پنجاب میں بہ تعلق مقدمہ استعمال کیا گیا ہے شئے مدعا بہا مقدمہ کی تعداد یا مالیت مراد ہے ۔

ان ہدایات کا تعلق

۴ ۔ ہدایات ہذا اون کل افسران پر بھی حاوی ہیں جنکو اختیارات جوڈیشل دیوانی حاصل ہیں باوجودیکہ اونکو دیگر اختیارات بھی ہوں

جوڈیشل کمشنر صاحب بہادر ۔

قواعد

ہر ایک مقدمہ قابل اپیل مرجوعہ عدالت دیوانی اسوائے عدالت مطالبہ خفیفہ میں جج مقدمہ ایک مقدمہ از قسم مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۲۹ ہو اور وہ ایک مقدمہ صرف ابتدائی نہو صاحب جج مجوز مقدمہ مذکور بوقت پیشی اول مالیت شی مدعا بہا کی تحقیق کرنیکی تدابیر مدعی اور مدعا علیہ یا اونکے مختاران یا وکلا سے استفسار کرنیکے ذریعہ کرینگے اور اگر ضروری ہو تو نسبت امر مذکور شہادت لینگے اور اوسے تحریر کرینگے۔ اور خواہ شہادت لیجاوے یا نہ لیجاوے ایک تجویز نسبت مالیت مذکور تحریر کرینگے۔

(۲) تجویز سینہ قاعدہ ۱۔ کے تحریر کرنیکے وقت کل مقدمات میں مالیت شی مدعا بہا کا ٹھیک ٹھیک طور پر یا قریب ٹھیک ٹھیک کے تعین کرنا ضروری نہوگا لیکن ہر ایک مقدمہ میں ضرور ہے کہ صاحب جج بہ اطمینان اس امر میں کرلین کہ مالیت مقدمہ مذکور خاص اونکے اختیار سماعت کی مالیت سے متجاوز نہیں ہے

(۳) یعنی ضرور ہے کہ ہر ایک منصف درجہ سوم یا درجہ دوم یا درجہ اول یہہ تحقیق کرے کہ مالیت شی مدعا بہا تا ۳۰۰ روپیہ ۱۰۰۰ روپیہ اور ۵۰۰۰ روپیہ جیسی کہ صورت ہو متجاوز نہیں ہے۔

اسیطرح ضرور ہے کہ صاحب سب جج درجہ دوم یہہ تحقیق کرین کہ مالیت مذکور ۱۰۰۰۰ روپیہ سے متجاوز نہیں ہے۔

(۴) مگر منصفان درجہ اول و صاحبان سب جج درجہ دوم کو یہہ بہی لازم ہے کہ اپنی تجویز دربارہ مالیت اسطور پر تحریر کرین کہ اس امر مین کوئی شک نرہے کہ آیا مالیت مذکور ۵۰۰۰ روپیہ سے متجاوز ہے یا نہیں ہے کیونکہ امر مذکور بغرض دریافت طریقہ اپیل ضروری ہے۔

(۵) اسیطرح ضرور ہے کہ صاحبان سب جج درجہ اول و صاحبان جج ضلع ایک تجویز اس امر کی نسبت تحریر کرین کہ آیا مالیت مقدمہ (۱) ۵۰۰۰ روپیہ سے کم ہے یا (۲) ۵۰۰۰ روپیہ سے متجاوز ہے اور ۱۰۰۰۰ روپیہ سے متجاوز نہیں ہے یا (۳) پانچہزار روپیہ سے متجاوز ہے۔

(۶) جب منصف یا صاحب سب جج کو یہہ معلوم ہو کہ کوئی مقدمہ بوجہ اوسکی مالیت کے اونکے اختیار سماعت سے باہر ہے تو وہ اگر عرضی دعوی اسکے پاس تقسیم کیا گیا ہوگا یا ہوا ہو تو صاحب جج ضلع کے پاس مرسل کریگا یا اگر عرضی دعوی مذکور اوسکے پاس ہی پیش کیا ہو تو اوسے مدعی کو اسطرح واپس کردیگا کہ وہ اوسے اوس عدالت مین پیش کرے جسے اختیار سماعت حاصل ہو۔

(۷) حسب قواعد ہذا دربارہ مالیت مقدمہ کسی صاحب جج کی تجویز صحیح تصور ہونی چاہیے۔ اور سوال مالیت پر کسی عدالت جسے اختیار سماعت ابتدائی کو جسکو بعد ازان وہی مقدمہ سپرد ہو کر پھر غور کرنا نہیں چاہیے بجز اوس صورت کے کہ طریقہ مذکور کے لئے وجوہات قوی موجود ہوں۔

(۸) مالیت مقدمہ جیسی کہ وہ حسب قواعد ہذا تعین کیجاوے مقدمہ کے فیصلہ اخیر و ڈگری مین بالطور ہر بہ اطلاع فریقین و عدالت اپیل تحریر کیجانی چاہیے۔

(۹) ہر ایک افسر کو جسکے کوئی مقدمہ بذریعہ انتقال موصول ہوا ہو یا وہ ایسا مقدمہ سماعت کرے جسے جزؤ اوسکی مقدم نے سماعت کیا ہو لازم ہے کہ مقدمہ مذکور کی سماعت کرنیسے پہلے یہہ تحقیق کرے کہ آیا اوسکی مالیت تعین کی گئی ہے یا نہیں اور کہ وہ دیکر اپنے اختیار سماعت کے اندر ہے۔ اور اگر امر مذکور

اور قبل اسکے کہ اُس سے ظاہر ہووے تو ضرور ہے کہ وہ تدابیر معینہ قواعد ہذا مالیت مذکور کی تعین کیلئے کرے اور اپنی تجویز بہ مدد ہر دو ہوسکے کلی کی نسبت ظاہر ہو اور کی نسبت تحریر کرے

(۱۰) اگر قواعد بالا کی پیروی عدالتہاے ابتدائی کرین تو عدالتہاے اپیل کو عموماً اس امر کی طرف کرنے مین کوئی دقت نہوگی کہ آیا کوئی اپیل جو اونکے پاس پیش کیا گیا ہے باعتبار مالیت مقدمہ اونکی اختیار سماعت کے اندر ہے یا نہین لیکن اون مقدمات کیلئے انتظام کرنا ضروری ہے جنمین نقول مثلہ ہمراہ درخواست اپیل سے مالیت ظاہر نہو یا جبکہ مالیت کی نسبت بصیغہ اپیل تنازعہ کیا گیا ہو ۔

(۱۱) جبکہ نقول مثلہ سے مالیت ظاہر نہوتی ہو تو عدالت اپیل کو چاہیے اگر اوسے شبہہ ہو تو اوس مسل کو طلب کرے جس سے مالیت ظاہر ہو اور اوسکی بموجب کارروائی کرے کل صورتون مین جنمین مسل سے مالیت ظاہر نہوتی ہو ضرور ہے کہ عدالت اپیل یہ تحقیق کرے اور اوسکا تصفیہ کرے کہ آیا مالیت مقدمہ جیسا کہ دائر کیا گیا ہے (نہ کہ مالیت اپیل) بصورت عدالت ضلع حد اختیار سے متجاوز ہے یا نہین یا بصورت عدالت قسمت حد اختیار سے متجاوز ہے یا نہین یا اگر وہ حد اختیار سے متجاوز ہو تو وہ کسقدر سے متجاوز ہے یا نہین (جیسی کچھ صورت ہو) وہ تدابیر جو مالیت کی تحقیق کرنیکے بابمین کیجاوین تحریر کیجانی چاہیے اور اون کل صورتون مین جہانکہ یہہ امر مشتبہ ہو کہ آیا مالیت حد اختیار سے کم ہے یا زیادہ یا صرف اوس سے کم ہے یا زیادہ یہہ مناسب ہے کہ ہر دو فریق کی تقریرات کی مقرر کیجانیسے پہلے سماعت کیجاوے لیکن عموماً اون اپیلون مین جو حد اختیار سے متجاوز ہون اور جنکی نسبت دفعہ ۱۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت نامنظور کرنیکے لئے مائل ہو تو مالیت ابتدا مین یکطرفہ تعین کیجانی چاہیے علی الخصوص اون صورتون مین اگر اس امر کی باور کرنیکی وجہ ہو کہ وہ مالیت حد اختیار سے متجاوز نہین ہے ۔

(۱۲) جبکہ یا تو اپیلانٹ یا ریسپانڈنٹ اوس مالیت کی نسبت اعتراض کرے جو عدالت ماتحت نے تعین کی ہے تو ضرور ہے کہ امر مذکور کی نسبت اس کسی اپیل دیگر امر کے جو بصیغہ اپیل اوٹھایا جائے یا بطریقہ حد المقابل کیا جاوے کارروائی کیجائے بس شہادت مزید دربارہ مالیت بغیر عمدہ وجہ کے پذیرا کیجانی یا لیجانی نہین چاہیے ۔

(۱۳) قواعد ۶ و ۷ و ۸ و ۹ بہ تبدیل مراتب تغیر طلب التہاے اپیل سے متعلق ہین ۔

(۱۴) عدالتہاے اپیل یعنی عدالتہاے ضلع و قسمت دونونکو یہہ یاد دلایا جاتا ہے کہ ایسے مقدمہ مین جو مالیت مین حد اختیار سے متجاوز نہو اور جو مطالبہ خفیفہ ہو اپیل بنا راضی ڈگری منصف صرف قابل سماعت عدالت ضلع ہے ۔

سرکلر نمبر ۳۴ - سرٹیفکیٹ والی اپیل از عدالتہاے قسمت

ہدایات براے اتمام کرر اپیل ۔

بطور تتمہ ہدایات مجریہ جوڈیشیل سرکلر نمبر ۳۴ قواعد ذیل بہ ایماے عدالتہاے قسمت بہ تعلق سرٹیفکیٹ والی اپیلون کے مقرر کئے جاتے ہین ۔

قواعد

ہر ایک ایسے مقدمہ مین جو مالیت مین حد اختیار سے زیادہ نہین ہے اور مطالبہ خفیفہ نہو جسمین عدالت ابتدائی کی ڈگری کو عدالت قسمت نے بحال رکھا ہو بروقت سنائے جانے فیصلہ اپیل کے ایک پرچہ بہ نمونہ منسلکہ (الف) اپیلانٹ یا اوسکے مختار کو اگر حاضر ہو دیا جاویگا ۔ اور یہہ امر کہ پرچہ

حسب بالا دیگئی ہو یا ہوگی نہ دیگئی ہو یا دیجائیگی فیصلہ کی نقل بزبان انگریزی میں تحریر کیجاویگی ۔

(۲) ہر ایک سارٹیفکیٹ عطا کردہ صاحب جج قسمت بمو نمونہ (ب) یا اسی نمونہ کا ہوگا ۔

(۳) جب امر کہ سارٹیفکیٹ کی درخواست کی گئی ہو اور درخواست از قسم مذکور کی تاریخ اور حکم صادرہ بر درخواست مذکور کا اندراج بحکم مذکور بہ مسل اپیل بزبان انگریزی میں تحریر کیجاویگی ۔

الف

بعدالت قسمت ________________________________

اپیلانٹ }
رسپانڈنٹ } دعویٰ جو مالیت یا تعداد میں دس ہزار سے زیادہ ہو

نوٹس بنام اپیلانٹ

کوئی اپیل بدیں جیف کورٹ میں واسطے ڈگری کی نارضی جسکی رو سے تمہارا اپیل ڈسمس کیا گیا ہے بجز اسکے نہیں ہوسکتا کہ عدالت ہذا ایک سارٹیفکیٹ عطا کرے کہ مقدمہ ڈگری متنازعہ قابل نگرانی جیف کورٹ نہیں ہے بجز اس صورت کے کہ عدالت ہذا سارٹیفکیٹ از قسم مذکور دیدی جاوے پس اس امر سے مطلع رہو کہ اگر تمہاری خواہش عدالت ہذا کے حکم کی بابت چیف کورٹ میں کسی درخواست کرنے کی ہو تو ضرور ہے کہ تم عدالت ہذا ایک سارٹیفکیٹ کے لئے بتاریخ یا اوس سے پہلے (فیصلہ کی جانچ کی تاریخ سے ۳۰ یوم) یا اوس سے پیشتر درخواست دو ۔

دستخط صاحب جج قسمت

ب

بعدالت قسمت ________________________________

اپیلانٹ }
رسپانڈنٹ } دعویٰ جو مالیت یا تعداد میں دس ہزار سے زیادہ ہو ۔

بر درخواست اپیلانٹ متذکرہ بالا ہم بذریعہ حکم ہذا اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ مقدمہ ہذا میں ایک سوال قانون یا رواج یا نلفظ عام (بیان سوال کی تحریر کرو) متعلق ہو اور مقدمہ مذکور ہماری رائے میں اسقدر بھاری ہے کہ اوس میں اپیل مزید جائز ٹھہرتا ہے ۔

دستخط صاحب جج قسمت

سرکلر نمبر ۳۵ - اختیار سماعت اپیلہائے نارضی احکام

ہدایات کی ضرورت

حکام چیف کورٹ کو یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جلد دیوانی عدالتہائے اپیل کی توجہ احکام متعلقہ دفعہ ۵۸۸ و ۵۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی طرف دلائی جائے

طریقہ اپیل نارضی حکم بابت اجرائے ڈگری

۲ - اگرچہ حسب احکام دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی جائز ہے کہ کارروائی اجراء ڈگری یا سوائے اوس عدالت کے جسنے ڈگری مذکور صادر کی

کوئی آڈر عدالت کرے۔ لیکن بطریق اپیل ناراضی اوس حکم کے جو کارروائی اجرا مین صادر کیا جاوے اوس عدالت کے اختیارات کے رو سے تصفیہ نہین پاتا جسنے حکم مذکور صادر کیا ہے بلکہ باستثنیات چند اپیل اوس عدالت مین پہونچتا ہے جسمین اپیل ناراضی ڈگری بالنش ابتدائی پہونچتا۔

۳ - پس اپیل اون ناراضی حکم قابل اپیل جو ایک معمولی مقدمہ دیوانی کی ڈگری کے اجرا مین صادر کیا جاوے بشمول احکام دفعہ ۲۴۴ مجموعہ مذکور لیکن باخراج احکام متذکرہ ضمن ہائے ۵ و ۶ و ۷ دفعہ ۵۸۸ عدالتہائے ذیل مین پہونچتا ہے۔

(۱) بطالبہ خفیفہ جو مالیت مین ۵ سے متجاوز ہو منفصلہ منصف عدالت ضلع مین اور جسمین سب جج شامل ہے جسکو حسب ضابطہ بموجب دفعہ ۲۴ ایکٹ عدالتہائے پنجاب ۱۸۸۴ع اختیار حاصل ہو)

(۲) ہر ایک مقدمہ مین جو مالیت مین ... سے متجاوز ہو اور ہر ایک مقدمہ مجوزہ عدالت قسمت مین - چیف کورٹ مین۔

(۳) ہر ایک دیگر مقدمہ مین - عدالت قسمت مین۔

۴ - حکام ضلع و قسمت کو یہہ بہی یاد دلایا جاتا ہے کہ وہ احکام متذکرہ ضمن ہائے ۵ و ۶ و ۷ دفعہ ۵۸۸ مین سے کسی حکم کی ناراضی سے اپیل کی سماعت کرنیکی مجاز نہین ہین۔ کیونکہ ہر ایک ایسا اپیل حسب دفعہ ۵۸۸ چیف کورٹ مین پہونچتا ہے اور عدالتہائے قسمت کو یہہ یاد دلایا جاتا ہے کہ وہ کسی ایسے حکم کی ناراضی سے جسکو عدالت ضلع نے بحیثیت عدالت اپیل صادر کیا ہو اپیل کی سماعت کرنیکی مجاز نہین ہین

۵ - آخر در بارہ اون احکام قابل اپیل حسب دفعہ ۵۸۸ مجموعہ مذکور کے جو بدوران کارروائی مقدمہ ابتدائی صادر کیے جاوین اور وہ ایسے احکام نہون جو اجرا ڈگری مین صادر کیے گئے ہون تو اپیل حسب دفعہ ۵۸۸ مجموعہ مذکور اوس عدالت مین پہونچتا ہے جسمین اپیل ناراضی ڈگری اخیر مقدمہ مذکور حسب دفعہ ۴۰ ایکٹ عدالتہائے پنجاب پہونچتا یعنی اوس عدالت مین پہونچتا ہے جو سرکلر ہذا کے فقرہ ۳ مین بیان کی گئی ہے۔

بعض خاص احکام کی ناراضی سے اپیل چیف کورٹ مین پہنچتی ہین - عدالت ضلع کے حکم کی ناراضی سے جو بحیثیت عدالت اپیل ہو کوئی اپیل نہین ہوسکتا

احکام بموجب دفعہ ۵۸۸ جو مقدمات ابتدائی مین صادر کیے جاوین -

عدالتہائے جنمین اپیلہائے ناراضی احکام مذکور پہونچتی ہین۔

سرکلر نمبر ۳۶ - کارروائی نسبت درخواستہائے اپیل و درخواستہائے نظر ثانی و دیگر درخواستہائے ہمچو قسم جو میعاد مقررہ کے بعد پیش ہون

قواعد مندرجہ ذیل متعلقہ کارروائی نسبت ادخال یا نامنظوری درخواستہائے اپیل یا درخواستہائے نظر ثانی فیصلہ و دیگر درخواستہائے ہمچون قسم کو جو اندرون میعاد معینہ قانون پیش نہ کیجاوین چیف کورٹ نے بمنظوری لوکل گورنمنٹ جاری کیا ہے۔

قواعد

جب کسی عدالت اپیل مین کوئی درخواست اپیل پیش کیجائے تو جس افسر کا فرض ایسی درخواستہائے کی پڑتال کرنیکا ہو وہ نقل یا نقول فیصلجات و ڈگریات منسلکہ اپیل کی پڑتال کریگا اور یہہ حساب کریگا کہ بالعد مجرائی رعایت ہائے جنکی قانوناً اجازت ہے درخواست کو اندرون میعاد پیش ہوئی ہے یا نہین

۲ - اگر اپیل کا میعاد کے بعد پیش کیا جانا معلوم ہووے یا اس امر کے شبہ کرنے کی کوئی وجہ ظاہر ہووے کہ آیا وہ اندرون میعاد ہے یا نہین تو افسر مذکور درخواست اپیل پر ایک یادداشت اپنے حساب کی تحریر کریگا یا اوسکے ساتھ منسلک کریگا۔

امور ذیل حساب مذکورہ بالا سے ظاہر ہونگے۔

(۱) تاریخ جب میعاد بلحاظ رعایات مذکورہ کے منقضی ہوئی۔

(۲) رعایات جنکا اپیلانٹ مستحق معلوم ہو۔

(۳) تاریخ جب بعد مجرائی کل رعایات جو زیر مد (۲) کے مجرا کیجاوین میعاد منقضی ہوئی۔

بیرو حساب کرنے مین امور مندرجہ ذیل یاد رکھنے چاہئین۔

(الف) جس تاریخ پر میعاد منقضی ہو اوسکا شمار بلا لحاظ ایسی تاریخ کے کیا جاوے جو ایسے دن پڑے جب بوجہ کسی چھٹی کے جس مین یکشنبہ بھی شامل ہے یا تعطیلات کے عدالت بند ہو اور جو رعایت اس وجہ سے دیجاوے وہ زیر مد (۲) حساب کر کے درج کیجاوے۔

(ب) اندراجات جو بابت نقول تعطیلات وغیرہ کے کئے جاوین وہ صحیح سمجھے جاوینگے۔

(ج) جس تاریخ درخواست نقل دیجاوے اور نیز جس روز نقل حوالہ کیجاوے وہ ہر دو ایک ایک دن شمار کئے جاوینگے بجز اوس صورت کے کہ یہ ہر دو امور ایک ہی روز وقوع مین آوین۔

(د) جس روز نقل حوالگی کیواسطے تیار ہو وہ برائے مطلب حساب کے وہ دن سمجھا جاویگا جس روز نقل دیگئی۔

(ہ) جہان درخواستہائے اپیل کیواسطے کسی صندوق کے رکھنے کا دستور ہو اور صندوق مذکور ہر روز مقرری گھنٹہ پر سوائے اون گھنٹون کے جبکہ دفتر بند ہو تمام خالی کرلیا جاتا ہو تو جو درخواست صندوق مین سے اوس وقت برآمد ہو جبکہ صندوق خالی کیا جاوے۔ اوسکی نسبت واسطے مطالب حساب کے یہ ہی سمجھا جاویگا کہ گویا وہ صندوق مین اوسی وقت ڈالی گئی ہے جبکہ صندوق درخواستہائے کے لینے کیواسطے اول ہی کھولا گیا تھا

۳۔ جو افسر درخواست اپیل عدالت اپیل کے روبرو غور کرنے کیواسطے پیش کرے اوسکا یہ فرض ہوگا کہ یاد داشت معینہ بالا عدالت اپیل کو معلوم کراوے

۴۔ جبکبھی اوس تاریخ پر جو واسطے غور کرنے یاد داشت اپیل کے مقرر کیگئی ہو عدالت کو بادی النظر مین یہ معلوم ہووے کہ وہ بعد انقضائے میعاد معینہ قانون جسکا شمار حسب طریقہ معینہ قانون کیا گیا ہو پیش ہوئی ہے تو عدالت مذکور اپنی رائے بمضمون بالا تحریر کریگی اور جسقدر ایام میعاد معینہ قانون سے زیادہ ہوئے معلوم ہون وہ بھی تحریر کریگی۔

۵۔ بصورتہائے بالا اگر اپیلانٹ نے یاد داشت اپیل کے ساتھ کچھ کیفیت دیر مین پیش کرنیکی نہ دی ہو تو اگر اپیلانٹ عدالت مین اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو عدالت اوسپر یہ حکم صادر کریگی یا اوسکے ساتھ حکم مذکور منسلک کریگی کہ اپیلانٹ کیفیت مذکور تحریری داخل کرے اور اپیل کو بعد کسی میعاد کے اوسکے پیش کرے جسکو حکم مذکور مین تصریح کیا ہو اور اگر حسب اطمینان عدالت کافی وجوہ واسطے بڑہانے میعاد مقررہ حکم مذکور کے ظاہر کیجاوے تو عدالت مذکور حسب اقتضائے رائے خود قبل یا بعد انقضائے میعاد مذکور اوسکو بڑہا دیوے۔

۶۔ جب اپیل معہ کیفیت مطلوبہ کے پیش کیاجاوے اور نیز جبکہ اصل یاد داشت مین کیفیت درج ہو تو عدالت کیفیت گذرانیدہ پر غور کریگی اور بنظر صاف طور پر تحقیق کرلینے اوس کیفیت کے جو دیگئی ہے اوسکو اختیار ہے کہ اپیلانٹ یا اوسکے مختار کا اظہار لیوے۔

۷۔ اگر عدالت کی یہ رائے ہو کہ بعد فرض کر لینے اس کے کہ کل واقعات جو بطور کیفیت بیان کی گئی ہیں صحیح ہیں کیفیت مذکور غیر مکتفی ہے تو عدالت اپنا فیصلہ بمضمون بالا تحریر کرے گی اور اپیل کو بوجہ منقضی میعاد ہونے کے نامنظور کرے گی۔

۸۔ اگر عدالت کی یہ رائے ہو کہ بسبب بعض یا کل واقعات بنیہ صحیح ہونے کیفیت مذکور واجازۂ ظاہر از دخال اپیل کے کافی ہے تو عدالت مذکور اپیلانٹ کو موقع ثابت کرنے صداقت واقعات بنیہ کے دیگی۔

۹۔ ثبوت بالا تحریر یعنی بیان حلفی یا بعض شہادت زبانی اور ثابت ہے جو عدالت بنا بر غرض بالا مقرر کرے دیا جا سکتا ہے مگر بہر صورت کہ اپیلانٹ فی الفور ثبوت مذکورہ دینے کو آمادہ ہو اور عدالت کو بھی اوسکے لینے میں سہولت معلوم ہو۔

۱۰۔ جبکہ کوئی کیفیت از قسم مذکورہ بالا یادداشت اپیل کے ساتھ پیش کی جائے اور اپیلانٹ اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہو تو عدالت مجاز اس امر کی ہوگی کہ بعد تحریر کرنے رائے حسب ہدایت مندرجہ قاعدہ ۷ کے بجز اس صورت کے کہ اوسکے نزدیک التوائے صدور حکم آخری کی بابت وجہ موجود ہو فوراً بدون غور کرنے اصل و بنیاد اپیل مندرجہ یادداشت اپیل کے اپیل کو بوجہ انقضائے میعاد ڈسمس کر دے۔

۱۱۔ کارروائی ہمچون قسم مذکورہ بالا جسقدر ممکن ہے کچہریہائے عدالت ہائے دیوانی خواہ صیغہ ابتدائی ہوں یا نہیں نسبت درخواستہائے نظر ثانی اور اور درخواستوں کی نسبت عمل میں لائی جائے جو بعد گذرنے میعاد قانونی کافی وجہ ظاہر کرکے جائز یا وجود یکہ بعد انقضائے میعاد معینہ قانون پیش کی گئی ہوں داخل کی جا سکتی ہوں۔

سرکلر نمبر ۳۔ استصوابات از چیف کورٹ حسب دفعہ ۱۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی

حکام عدالت ہذا کی یہ خواہش ہے کہ کل صاحبان جج قسمت و ضلع و صاحبان جج عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ کی توجہ احکام دفعہ ۱۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی طرف دلائی جاوے۔

احکام دفعہ ۱۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اپیلہائے عدالت ہائے قسمت و ضلع سے متعلق ہیں

۲۔ صاحبان جج قسمت کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ تا بہ شیر دفعہ ہذا ہے۔ ایکٹ عدالت ہائے پنجاب دفعہ ۱۷ کل اپیلہائے عدالت ہائے قسمت جبکہ ایکٹ مذکور سے متعلق ہیں بجز اپیلہائے ایسی نالشات کے جو عدالت ہائے خفیفہ سے تجویز ہوئے ہوں اور صاحبان جج ضلع کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ دفعہ مذکور اون کل اپیلہائے سے متعلق ہے جنکو صاحبان موصوف نے حسب باب ۳ ایکٹ مذکور سماعت کیا ہو۔

غیر ضروری استصوابات نکئے جاویں۔

۳۔ جائز نہیں کہ یہ امر کل صاحبان جج کو جتلایا جاوے کہ کوئی استصواب پیش کیا جانا چاہیے بجز اوس صورت کے کہ عدالت کو اوس امر کی نسبت معقول شبہ ہو جسکا استصواب کیا جاوے بعض مقدمات میں صاحبان جج نے وکلاء کے اصرار پر استصوابات کئے ہیں اور نہ اس سبب سے کہ صاحب جج کو کوئی معقول شبہ تھا۔

نمونہ استصواب

۴۔ صاحبان جج استصواب کنندہ کو اس امر میں محتاط رہنا چاہیے کہ بذریعہ کارروائی ذیل شرائط مندرجہ دفعہ ۱۷ کی مطابق کاربند ہوں۔

(۱) بذریعہ تحریر کیفیت واقعات مقدمہ۔

(۲) بذریعہ تحریر اوس امر کے جسکی نسبت شبہ ہو۔

(۳) بذریعہ تحریر رائے صاحب جج نسبت امر مذکور۔

کیفیات متذکرہ بالا میں سے ہر ایک کیفیت مختصر اور صاف تحریر ہونی چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ چیف کورٹ مجبوراً مقدمہ بنا بر ترمیم حسب دفعہ ۶۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی واپس کرے۔

استصواب کے ساتھ مسلہ ارسال کیا کریں۔

۵۔ کل استصوابات میں مسلہ مقدمہ کیفیت ہائے مندرجہ بالا کے مرسل کرنی چاہییں۔ فقط

باب دوم

قانون وضابطہ فوجداری

سرکلر نمبر ۳۸ - اشتہارات مجریہ لوکل گورنمنٹ بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری

بعض خاص اشتہارات مجریہ گورنمنٹ بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری کیطرف توجہ دلائی گئی ہے اشتہارات پنجاب گورنمنٹ نمبر ۹ مورخہ ۶ فروری ۱۸۸۲ء و نمبر ۹۹ تا ۱۰۲ مورخہ ۲ فروری سنہ صدر و نمبر ۱۰۰ مورخہ ۶ فروری سنہ صدر و نمبر ۴۴۲ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۸۲ء۔	اشتہارات محولہ حاشیہ کو گورنمنٹ پنجاب نے بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) جاری کیا ہے اور اشتہارات مذکور نیز فی الحال و ہدایت عام کر کر مشتہر کئے جاتے ہیں۔

تبدیلیاں جو بذریعہ اشتہارات مذکور ہوئی ہیں۔

۲ - یہہ اشتہارات عموماً بجائے اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۳۱ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۷۴ء جیسا کہ اوسکی ترمیم اشتہار نمبر ۴۲ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۶ء سے ہوئی ہے قایم ہوئی ہیں۔ بڑی بڑی تبدیلیاں جو کی گئی ہیں حسب ذیل ہیں۔

(الف) وہ خاص قاعدہ جسکی رو سے مطلوب ہے کہ صاحبان سشن جج شہادت گواہان خود اپنے قلم سے اور اپنی مادری زبان میں تحریر کیا کریں منسوخ ہو گیا ہے کسی کافی وجہ کے سبب سے صاحب صوف ایسا نکر سکیں تو کل تجاویز سشن سے متعلق کیا گیا ہے۔ علاوہ برین جن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی زبان مادری اردو نہیں ہے اونکے لئے اب یہہ حکم ہے کہ مقدمات محولہ دفعہ ۳۵۶ مجموعہ مذکور میں شہادت انگریزی یا اردو میں تحریر کیا کریں بشرطیکہ وہ اُن دونوں زبانوں میں سے کسی سے کافی واقفیت رکھتے ہوں۔ سابق میں اسمعاملہ میں حسب اقتضائے رائے عمل کرنیکی اجازت تھی۔

(ب) وہ اختیارات مزید جنکا لینا مجسٹریٹان ماتحت کو قرین مصلحت ہے خود گورنمنٹ نے جہاں تک ممکن ہے عطا کر دئے ہیں اور اس بات کو مجسٹریٹ ضلع پر نہیں چھوڑا ہے کہ جن صورتوں میں اونکو اختیارات مزید عطا کرنیکا اختیار حاصل ہے اختیارات مذکور عطا کریں۔ مگر واضح رہے کہ اشتہار نمبر ۹۹ کی ضمن اخیر میں یہہ حکم صادر ہوا ہے کہ اختیارات مذکور بپابندی نگرانی عام صاحب مجسٹریٹ ضلع کی استعمال کئے جائینگے بطور یہ جیسا کہ اب تک عمل ہوتا رہا ہے بلحاظ اون انتظامات کے جو تقسیم کار فوجداری کی نسبت کئے گئے ہیں اس بات کا فیصلہ کرنا کہ کون کون سے مقدمات مجسٹریٹان متعلقہ اختیارات کافی الواقع استعمال کرینگے صاحب مجسٹریٹ ضلع پر موقوف رہیگا۔

(ج) اگر گورنمنٹ نے مجسٹریٹان درجہ دوم سے بحیثیت مجسٹریٹی مذکور اختیارات تفویض مقدمات بہ سشن لیلئے ہیں آئندہ یہہ اختیار مجسٹریٹان درجہ دوم کو صرف خاص صورتوں میں دیا جائیگا جبکہ یہہ ثابت کیا جاسکے کہ اختیار مذکور کی ضرورت درحقیقت اغراض انتظامی کے لحاظ سے ہے۔

(د) بعض خاص اضلاع میں تجاویز سشن کے لئے انعقاد جوری میں قدری تبدل وقوع میں آیا ہے۔

مقدمات کے منتقل کا اختیار صاحب سرسری درجہ میں دیا

۳ - فقرہ ۲ اشتہار نمبر ۱۳۱ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۷۴ء اشتہارات حسب مجموعہ حالیہ مکرر طبع نہیں کیا گیا ہے مجسٹریٹان ماتحت کے پاس کسی مقدمہ کے منتقل کرنیکا اختیار اب صرف خاص طور پر مجسٹریٹان درجہ اول کو صاحب مجسٹریٹ ضلع دے سکتے ہیں (دیکھو دفعہ ۱۹۲) نہ کہ لوکل گورنمنٹ اختیار

تجویز سرسری کے اختیارات صیغہ اپیل حسب سابق حاصل رہینگے صاحب سشن جج کی سفارش پر جنکے حدود اراضی کے بابین اختیارات مزید پر مستعار ہونے چاہئیں عطا کیے جاوینگے۔

۴۔ سرکلر گورنمنٹ پنجاب نمبر ۹۲۶ (ایس) مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۸۸۲ء قاعدہ سوم میں وہ وسائل مقرر کیے گئے ہیں جنکے ذریعہ سے سفارشیں بابت عطائے اختیارات فوجداری عدالت ہائے بالا میں پہنچنی چاہئیں۔ قواعد مذکورہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۳۹ میں مکرر طبع شدہ ملینگے۔

وسائل جنکے ذریعہ سے سفارشات بابت اختیارات عطاء ہائے بالا میں پہنچنی چاہئیں

۵۔ جو سفارشیں صاحبان سشن جج و صاحبان مجسٹریٹ ضلع اختیارات مجسٹریٹی درجہ دوم کے لئے کریں ان میں انکو خاص طور پر تحریر کرنا چاہئے کہ آیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ احکام سزائے تازیانہ کو صادر کرنے کا اختیار بھی شامل اختیارات مذکور کیا جائے یا نہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ مجسٹریٹ درجہ دوم مقیم صدر کو اس اختیار کے دینے کی ضرورت ویسی ہی نہیں ہے جیسی کہ تحصیلداران تحصیلات مفصل کو دینے کی ہے جہاں کوئی افسر اعلیٰ درجہ کے اختیارات مجسٹریٹی والا موجود نہیں ہوتا۔ اور اختیار مذکور کی درخواست کسی صورت میں بجز اسکے نہ کی جانی چاہئے کہ اوس افسر کی انفصالی رائے پر جس کے لئے سفارش کیجائے کامل بھروسہ کیا جا سکے۔

اختیارات تازیانہ

اشتہارات

مورخہ ۲ فروری ۱۸۸۳ء

نمبر ۹۵۔ بموجب احکام دفعہ ۳۰۵ ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ فوجداری) جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بہ تنسیخ احکام مندرجہ فقرہ ۱۔ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبری ۱۴۱۳ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۲ء ارشاد فرماتے ہیں کہ کل ملک پنجاب میں کل کارروائی ہائے روبروی عدالت سشن یا روبروی صاحب مجسٹریٹ میں ہر ایک گواہ کی شہادت بمقدمات محولہ دفعہ ۳۵۰ مجموعہ متذکرہ بالا کو صاحب سشن جج یا صاحب مجسٹریٹ اپنی قلم سے اور اپنی مادری زبان میں تحریر کرینگے بجز اس صورت کے کہ کسی کافی وجہ سے صاحب ممدوح صرف کسی گواہ کی شہادت بطور مذکور تحریر کرنے سے معذور ہوں۔ اور اس صورت میں صاحب موصوف حسب متذکرہ بالا عمل کرنے سے اپنی معذوری کی وجہ تحریر کرینگے۔ اور شہادت برسر اجلاس دیسی زبان میں قلمبند کرا دیگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر مادری زبان کسی دیسی صاحب مجسٹریٹ کی اردو نہو تو صاحب مجسٹریٹ موصوف شہادت کو زبان انگریزی یا زبان اردو میں تحریر کرینگے بشرطیکہ وہ ان ہر دو زبان ہائے میں سے کسی زبان سے کافی واقفیت رکھتے ہوں۔

مورخہ ۳۔ فروری ۱۸۸۳ء

نمبر ۹۹۔ بہ تنسیخ فقرہ ۲۔ ۳۔ اشتہار نمبری ۱۴۱۳ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۲ء و اشتہار نمبر ۳۴۶۳ مورخہ یکم اکتوبر ۱۸۸۲ء و باستعمال اوس اختیار کے جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کو بروئے دفعہ ۳۷ ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ فوجداری) حاصل ہے صاحب ممدوح صاحبان مجسٹریٹ درجہ ہائے مندرجہ ذیل کو اختیارات مزید مندرجہ ذیل عطا کرتے ہیں۔

اوّل۔ کل صاحبان مجسٹریٹ درجہ اول کو (جو اب مقرر شدہ ہیں یا بعد ازیں مقرر ہوں) بذریعہ اشتہار ہذا اختیارات ذیل تفویض کیے جاتے ہیں۔

(۱) ضمانت نیک چلنی کو داخل کرنیکا حکم دینا (دفعہ ۱۱۰)

(۲) امور باعث تکلیف متعامی کی نسبت احکام صادر کرنا (دفعہ ۱۳۳)

(۳) ایسے شخص کے گرفتاری کے لئے جس نے بیرون از علاقہ اختیار سماعت کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو اندر علاقہ اختیار سماعت حکمنامہ جاری کرنا۔ (دفعہ ۱۸۶)

(۴) ایسے مال کو جسکا سرقہ ہونا بیان کیا گیا ہو یا جسکی نسبت مسروقہ ہونیکا شبہہ ہو نیلام کرنا۔ (دفعہ ۵۲۴)

دوم۔ کل صاحبان مجسٹریٹ درجہ اول و درجہ دوم کو (جو اب مقرر ہیں یا بعد ازیں مقرر ہوں) بذریعہ اشتہار ہذا اختیارات ذیل تفویض کیے جاتے ہیں

(۱) امور باعث تکلیف کے مکرر وقوعہ کی نسبت احکام امتناعی صادر کرنا۔ (دفعہ ۱۴۳)

(۲) احکام حسب دفعہ ۱۴۴ صادر کرنا۔

(۳) تفتیش حالات مرگ کرنا۔ (دفعہ ۱۷۴)

(۴) بروقت اتصال ایسی جرائم کی سماعت کرنا۔ (دفعہ ۱۹۱)

سوم - کل صاحبان مجسٹریٹ کو (جو ابتک مقرر ہیں یا بعد ازین مقرر ہوں) بذریعہ اشتہار ہذا استغاثہ یا رپورٹ پولیس پر جرائم کی سماعت کرنیکا اختیار تفویض کیا جاتا ہے۔ (دفعہ ۱۹۱)

چہارم - کل صاحبان مجسٹریٹ متعینہ ضلع کو (جو ابتک مقرر ہیں یا بعد ازین مقرر ہوں) بذریعہ اشتہار ہذا اسلحہ کے ضبط کرنیکا اختیار تفویض کیا جاتا ہے۔ (دفعہ ۴۴)

کل اختیارات مندرجہ بالا کا استعمال بپابندی نگرانی عام صاحب مجسٹریٹ ضلع کے کیا جاویگا۔

نمبر ۱۰۰ - بموجب احکام دفعہ ۲۰۰ ۔ ایکٹ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ فوجداری) جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بہ ترمیم فقرہ ۔ ۹ ۔ اشتہار نمبر ۱۰۳ مورخہ ۷ جنوری ۱۸۸۲ء ارشاد فرماتے ہیں کہ تجاویز ذیل بربوئے مرافعات ہائیکورٹ بذریعہ اہالیان جوری میں اہالیان جوری کی تعداد حسب ذیل ہوگی

اضلاع ۔ دہلی ۔ شملہ ۔ لاہور ۔ راولپنڈی اور پشاور میں نو نو اشخاص

اضلاع ۔ انبالہ ۔ جالندھر ۔ امرتسر ۔ سیالکوٹ ۔ فیروزپور ۔ اور ملتان میں پانچ پانچ اشخاص ۔

اور کل دیگر اضلاع ملک پنجاب میں تین تین اشخاص ۔

نمبر ۱۰۱ ۔ بموجب احکام دفعہ ۵۲۸ ۔ ایکٹ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ فوجداری) جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کل صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو (جو ابتک مقرر ہیں یا بعد ازین مقرر ہوں) انکے ماتحت صاحبان مجسٹریٹ سے اقسام مقدمات کی واپس لینیکا اختیار عطا فرماتے ہیں ۔

نمبر ۱۰۲ ۔ بموجب احکام دفعہ ۵۴۱ ۔ ایکٹ ۱۸۸۲ء ۔ (مجموعہ ضابطہ فوجداری) جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر سنٹرل جیل لاہور و جیلخانجات اضلاع دہلی انبالہ ۔ راولپنڈی ۔ ملتان ۔ اور پشاور کو رعایا برطانیہ اہل یورپ کے لئے مقامات قید مقرر فرماتے ہیں ۔

نمبر ۱۰۳ ۔ بموجب احکام دفعہ ۵۵۸ (ایکٹ ۱۸۸۲ء) (مجموعہ ضابطہ فوجداری) جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر یہ قرار دیتے ہیں کہ اوس علاقہ کے اندر جسپر پنجاب گورنمنٹ حکمران ہے اردو عدالت ہائے فوجداری کی زبان متصور ہوگی ۔

مورخہ ۸ فروری ۱۸۸۲ء

نمبر ۸۰ بحوالہ دفعہ ۴۲۲ ۔ ایکٹ ۱۸۸۲ء ۔ (مجموعہ ضابطہ فوجداری) جسمین یہ حکم ہے کہ ہر عدالت اپیل کو جو کسی اپیل کو سرسری طور پر نامنظور نہ کرے لازم ہے کہ اوس وقت اور مقام کی اطلاع جسپر اپیل مذکور کی سماعت ہوگی ایسے افسر کو دیوے جسکو لوکل گورنمنٹ اسبارہ میں مقرر کرے۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ارشاد فرماتے ہیں کہ اسوائے اون اپیلوں کے جو صاحب مجسٹریٹ ضلع یا اوس صاحب مجسٹریٹ کے پاس جنکو اختیارات خاص حاصل ہوں دیگر اپیلہائے کی صورت میں عدالت ہائے اپیل کو لازم ہے کہ اپیل قسم مذکور کے وقت اور مقام سماعت کی اطلاع صاحب مجسٹریٹ ضلع کو دلادیں ۔

مورخہ ۹ مارچ ۱۸۸۲ء

نمبر ۱۴۴ ۔ بہ تسلسل اشتہار نمبر ۹۹ مورخہ ۳ فروری ۱۸۸۲ء مندرجہ گورنمنٹ گزٹ پنجاب جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر حسب حکم دفعہ ۳۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۔ صاحبان مجسٹریٹ درجہ دوم سے جو اشتہار محولہ بالا کی تاریخ سے پیشتر مقرر ہوچکے ہوں تفویض عدالت سشن کرنیکا اختیار جو اونکو بموجب فقرہ ۔ ۳ ۔ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۴۳ مورخہ ۷ جنوری ۱۸۸۲ء عطا ہوا تھا واپس لیتے ہیں ۔

سرکلر نمبر ۳۹ ۔ تقرری صاحبان جسٹس آف دی پیس

تقرری کی درخواستیں حسب ضرورت کی جاوینگی

درخواست ہائے واسطے تقرری افسران جسٹس آف دی پیس بغرض ارسال بجگہ گورنمنٹ چیف کورٹ مین حسب ضرورت کیجانی چاہئیں نہ کہ باوقات مقررہ ۔ جیسائی نام یا اسمائے افسر یا شخص سفارش شدہ کا پورا پورا تحریر ہونا چاہئے اور اوسکا عہدہ سرکاری اگر کوئی ہو تو درخواست میں درج ہونا چاہئے ۔

صرف مجسٹریٹان درجہ اول کی سفارش ہونی چاہئے ۔

۲ ۔ تاوقتیکہ کوئی صاحب ڈپٹی کمشنر یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ درجہ اول مقرر نہ کیا جاوے اوسکی سفارش عہدہ جسٹس آف دی پیس کے لئے نہیں ہونی چاہئے ۔

بعض حالتون مین سفارش شدہ کی قومیت تحریر ہونی چاہئے

۳۔ جبکہ سوائے متعہد یا کمیشن یافتہ افسر کے اور کسی اشخاص کے حق مین عہدہ جسٹس آف دی پیس کے واسطے سفارش کیجاوے تو یہ امر بصراحت تحریر کیا جانا چاہئے کہ آیا وہ رعایا برطانیہ اہل یورپ مین یا نہین ۔

سرکلر نمبر ۴ ۔ اصدار و تعمیل سمن مقدمات فوجداری

صاحب مجسٹریٹ کو نام اپنا پورا لکھنا چاہئے اور نہ صرف نام کے ابتدائی حروف ۔

ہر ایک سمن پر اوس صاحب مجسٹریٹ کے پورے دستخط ہونے چاہئین جسکی جانب سے وہ صادر کیا جاوے اور نام اوسکے عہدہ کا باصراحت اوس حیثیت کی جسمین وہ عمل کرتا ہو تحریر ہونی چاہئے ۔ دستور صرف حروف ابتدائی اپنے نام کا بامہر کنندہ کی استعمال کرنیکا قابل اعتراض ہے ۔

جب شخص طلب شدہ سرکاری کسی محکمہ کا ملازم ہو۔

۲۔ جب شخص طلب شدہ سرکار یا کسی ریلوے کمپنی کا ملازم ہو تو عدالت یا صاحب مجسٹریٹ صادر کنندہ سمن کو لازم ہے کہ عموماً سمن کو شنی افسر اعلیٰ اوس دفتر یا سررشتہ کے پاس بھیجے جسمین شخص طلب شدہ نوکر ہو اور افسر اعلیٰ کو سمن کی تعمیل شخص متذکرہ سمن پر تعمیل کرادیگا (دفعہ ۷۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری) یہ قاعدہ ہر ایک سمن سے جو حسب ضابطہ فوجداری صادر کیا جاوے تعلق رکھتا ہے (دفعہ ۹۳)

جب شخص طلب شدہ افسر پولیس ہو ۔

۳۔ جب کبھی کوئی سمن حضار بطور گواہ کسی پولیس افسر کے نام صادر ہو تو سمن مذکور کی تعمیل افسر مذکور پر بمعرفت ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یا اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ مہتمم اوس چوکی کے کیجانی چاہئے جس سے شخص طلب شدہ متعلق ہو ۔

اعلیٰ اہلکاران ریلوے کو طلب نہیں کرنا چاہئے بجز اوس صورت کے جبکہ اونکی شہادت از بس ضروری ہو ۔

۴۔ معلوم ہوا ہے کہ افسران اعلیٰ ریلوے کو ریلوے کے دستور و رواج و احکام وغیرہ کی نسبت شہادت دینے کے لئے بلا امتیاز طلب کرنے سے بہت ہرج کی ہونیکا احتمال ہے حالانکہ جس مقام پر تجویز ہونیوالی ہو وہ جگہ کے پاس اوسکے نزدیک اہلکاران ریلوے ماتحت ایسی ہی شہادت دے سکتی ہین جیسی کہ افسران اعلیٰ ۔ اسواسطے عدالتہائے دیوانی اور فوجداری ماتحت کو چاہئے کہ باستعمال اقتضاء رائے خود صاحب منیجر اور دیگر اعلیٰ اہلکاران کو طلب کیا کرین بجز صورتہائے خاص کے جنمین اونکی شہادت از بس ضروری ہو ۔

فہرست اہلکاران ماتحت جو عموماً شہادت مطلوبہ دے سکتے ہین ۔

۵۔ ایسے اہلکاران ماتحت کی طلبی کیغرض سے کہ جو غالباً شہادت مطلوبہ قلم ہرج ریلوے کمپنی دے سکینگے عدالتون کی امداد کے لئے ایک فہرست افسران اعلیٰ کی تحریکی جانب سے حکومت ریلوے اہلکاران ماتحت مذکور ہوتے ہین معطوف کیجاتی ہے اور تمام حکمنامجات کی تعمیل بغرض حاضری کسی اہلکار ماتحت عموماً اوسکے افسر اعلیٰ کی معرفت ہونی چاہئے بجز اوس حالت کے کہ جب سخت پابندی قاعدہ ہذا سے ترتف اور ہرج وقوع مین آوے ۔

انتخاب چٹھی نمبر ۵۵ مورخہ ۷ جولائی ۱۸۶۹ء از جانب جناب صاحب

دہلی ریلوے بنام جناب کنسلٹنگ انجینیر گورنمنٹ پنجاب

(اوّل) مطور کو لینے کا طریق وصول اور فارورڈ کرنیوالے اور محنتی لوگ کارخانجات کو لوکوموٹو سپرنٹنڈنٹ کی جو ذمہ دار افسر ہے ماتحت ہین مگر صاحب لوکوموٹو سپرنٹنڈنٹ کا اسسٹنٹ اور فورمین کہ جو موقعہ پر موجود ہون اکثر مقدمات مین بر وجہ کافی ٹھیک اطلاع دیسکینگے ۔

(دوم) سکارڈ اور پوائنٹس مین صاحب ٹریفک منیجر اور اوسکے اسسٹنٹ کی جو ذمہ دار ہین ماتحت ہین مگر صاحب ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ یا سٹیشن ماسٹران عموماً ٹھیک اطلاع دے سکینگے ۔

(سوم) سٹیشن ماسٹر اور جملہ اہالیان ٹریفک منیجر صاحب و اسسٹنٹ ٹریفک منیجر کی ماتحت ہین مگر اونکے فرائض کی نسبت صاحبان ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ عموماً اطلاع دیسکینگے ۔

(چہارم) پلیٹلیئر ریلوے لائن کی پٹریان بچھانیوالے اور مزدوران ڈسٹرکٹ انجینیر کے ماتحت ہین مگر صاحبان انسپکٹر اور فورمین کارخانہ عموماً ٹھیک اطلاع دیسکینگے ۔

نوٹ تین تحریرات مسبوق الذکر دیوانی اور فوجداری عدالتون کے متعلق ہین ۔

جبکہ شخص طلب شدہ ملازم فوج ہو

۱۶ جبکہ عدالت فوجداری کسی سپاہی ملازم فوج کی حاضری کیلئے سمن جاری کرے تو چاہیے کہ وہ سمن کو سپاہی مذکور کے کمان افسر کے پاس برائے تعمیل ارسال کرے۔ احکام دفعہ ۷۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایسے کافی وسیع ہیں جنمیں وہ اشخاص جو فوج میں ملازم ہوں شامل ہیں۔ اور جب کبھی کسی افسر یا سپاہی یا اور شخص ملازم فوج کو طلب کرنا ضروری ہو تو چاہیے کہ سمن بغرض تعمیل اوس شخص کے کمان افسر کے پاس ارسال کیا جاوے جسپر تعمیل کرانی مطلوب ہو بجز اوس صورت کے کہ دیگر نہج پر عمل کرنے کیلئے خاص وجوہات موجود ہوں اور ایسی وجوہات قلمبند ہونی چاہئیں۔

ثبوت تعمیل سمن ہائے فوجداری۔

۱۷ - قواعد مشمولہ جنہیں صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے بصلاح حکام چیف کورٹ جاری کیا ہے عدالتہائے فوجداری ملک پنجاب کی اطلاع و ہدایت کی غرض سے مشتہر کیجاتی ہیں۔ حالات مختلفہ قسم میں سمن ہائے فوجداری کی نسبت جنکی تعمیل حسب قواعد مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۲۳ اوس پولیس کیطرف سے حکمنامجات کرین لازم ہے کہ بیانات حلفی بہ نمونہ مشمولہ قواعد ہذا تحریر کیجاویں۔ نمونہ مذکور کی مطبوعہ نقلیں غرض مذکور کیلئے بہم پہنچائی جانی چاہئیں۔ صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو چاہیے کہ اپنے ماتحت مجسٹریٹان کو ہدایت کرین کہ عہدہ داران پولیس تعمیل کنندگان حکمنامجات کو جو اونکی عدالتوں میں محض بیانات حلفی کرنیکی غرض سے حاضر ہوں ضرورت سے زیادہ نہ رکھا کرین۔

قواعد مجریہ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نسبت تعمیل سمن ہائے منجانب اہلکاران پولیس

ثبوت تعمیل سمن ۱ جبکہ پولیس کسی سمن کی تعمیل اوس عدالت کے حدود اختیار اراضی کے باہر کرے جس سے وہ صادر ہوا ہو اور اون تمام صورتوں میں جنمیں یہہ غالب ہو کہ وہ اہلکار پولیس جو کسی سمن کی تعمیل کرے مقدمہ کی سماعت کیوقت حاضر نہوگا بشرطیکہ پشتی سمن مذکور پر عبارت کہری بطریق محکوم دفعہ ۷۴ یا دفعہ ۷۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری تحریر نہ کی گئی ہو لازم ہے کہ وہ عہدہ دار پولیس جسنے ایسے سمن کی تعمیل کی ہے حسب نمونہ مشمولہ سرکلر ہذا قریب ترین مجسٹریٹ کے روبرو بیان حلفی کرے اور بیان حلفی مذکور اور پشتی سمن مذکور اوس عدالت میں واپس بھیجا جائیگا جس سے سمن صادر ہوا تھا۔

بہم رسانی نمونہ جات ۲ بیان حلفی مذکورہ قاعدہ سابق کی نمونہ جات مطبوعہ کل افسران کے پاس جنکو تہانجات کا اہتمام متعلق ہے بہیجے جاوینگے۔

اظہار نسبت تعمیل سمن

مین ... ولد ... بذریعہ تحریر ہذا بالاقرار حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں بیوم ... بتاریخ ... ماہ ... سنہ ۱۸ء مسمی ... ولد ...
ساکن ... پر اوس سمن کی جو اب مجھکو دکھایا گیا ہے اور جسپر نشان (الف) ثبت ہے بامبردہ کو اوسکا پشتی حوالہ (یا پشتی حوالہ کر کے اوسکی ایک پشتی
اوسکو ... کے پاس جو بالغ ترینہ رکن اوسکے خاندان کا ہے اور اوسکے ساتھ رہتا ہے چھوڑ کر یا ایک پشتی اوسکا اوسکے مکان بود و باش کے
منظر عام پر چسپان کر کے) تعمیل کی۔
آج بتاریخ ... ماہ ... سنہ ... یہہ اظہار ہمارے روبرو لیا گیا۔

(دستخط) صاحب مجسٹریٹ - مقام

سرکلر نمبر ۱۴ - تیار و جاری کرنا وارنٹ ہائے گرفتاری و دیگر حکمنامجات کا

وارنٹ ہائے عام

۱ - کسی کورٹ اوف جسٹس سے کوئی وارنٹ ہائے عام برائے گرفتاری کبھی جاری نہیں ہونی چاہئیں۔

وارنٹ میں اوس خاص جرم کا جسپر وہ جاری ہو ذکر ہونا چاہیے

۲ - ہر ایک وارنٹ میں اوس خاص جرم کا حال جسپر وہ جاری ہوا ایسا مختصر درج ہونا چاہیے جیسا ممکن ہو اور وارنٹ بہ نمونہ نمبر ۲ مندرجہ ضمیمہ پنجم مجموعہ ضابطہ فوجداری ہونا چاہیے۔ نمونہ مذکور سے صریحاً خاص سبب وارنٹ کے عطا ہونیکا ظاہر ہوتا ہے یعنی یہہ کہ فلان شخص پر جرم ... (نام جرم کو تحریر کرو) کا الزام لگا ہے وارنٹ جو حسب دفعہ ۷۵ جاری ہو ایسی طور پر بہ نمونہ نمبر ۲ مرتب ہونا چاہیے۔ نمونہ وارنٹ ہائے گرفتاری

مبینہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ٹھیک پابندی سے وارنٹ ہاے کا بضابطہ اور بلا تحقیقات اس امر کے صادر ہونا مسدود ہو جاویگا کہ آیا حالات مقدمہ کے رو سے اونکا جاری ہونا واجب تھا یا نہیں عمل کئے جاویں۔

۳۔ جملہ وارنٹ ہاے اور ہر قسم کے حکمنامون مین خواہ وہ بروے مجموعہ ضابطہ فوجداری یا کسی اور قانون مجریہ کے جاری ہون اونکا نام و ولدیت و قوم و مقام سکونت اوس شخص کا جسکی گرفتاری یا طلبی وغیرہ مطلوب ہو درج ہونا چاہیے تاکہ شخص مذکور کی شناخت مین کچھ شبہہ نرہے۔ وارنٹ مین اوس عدالت کا نام جس سے وہ صادر ہوا و ضلع کا نام درج ہونا چاہیے جنانچہ چھپے ہوئے نمونون مین جو اب موجود ہین ان امور کے لیے نیز واسطے تحریر ولدیت و ذات یا قوم و سکونت جگہ نہین رکھی گئی ہے انہین امور مذکور وارنٹ یا حکمنامہ کے خواہ متن مین یا اور کسی جگہ پر قلم سے تحریر ہونی چاہیے۔

۴۔ نمونہ جات سمن و وارنٹ کی تمیز کرنے مین اور پولیس کی تمیز مذکور کے قائم رہنے مین بہت احتیاط رکھنی چاہیے مناسب ہے کہ ہمیشہ جدا جدا رنگ کا کاغذ اور ایسے یا تیہر سے چھاپے ہوئے نمونہ جات استعمال کئے جاوین۔ ہمکو امید ہے کہ لوگ رفتہ رفتہ ہر ایک قسم کے حکمنامہ کی شکل سے واقف ہو جاوینگے اور یہہ جان لینگے کہ کسطرح عمل کرنا چاہیے۔

۵۔ اس امر مین بھی بڑی احتیاط رکھنی چاہیے کہ جبتک رو سے مقتضاے انصاف کے سمن و اسطے احضار کے کافی ہو تو وارنٹ جس سے ہمیشہ مراد گرفتاری اور مزاحمت کسی شخص کی ہے کبھی جاری نہو وے اور اقدام جبر یا مزاحمت ایسے شخص کے ساتھ جسکے نام صرف سمن جاری ہوا ہو سمجھی جانی چاہیے اور اوسکی بابت سزا دینی چاہیے۔ واضح ہو کہ پولیس کو مناسب ہے کہ حکمنامہ جو اوسکو ملا ہو اوسکی ہدایات کی صرف بصرف تعمیل کرین اور صاحبان مجسٹریٹ نتائج کسی بیضابطہ یا ناجائز حکمنامہ کے جسپر صاحبان ممدوح کے دستخط اور مہر ہوگی ذمہ وار متصور ہونگے۔

۶۔ وارنٹ ہاے جو ملازمان ریل کے نام جاری ہون بغرض تعمیل کسی اعلی درجہ کے عہدہ دار پولیس کے سپرد ہونے چاہئین جسکو اگر وارنٹ کی تعمیل شروع کرنیکے وقت معلوم ہو کہ ملازم ریلوے کی فی الفور گرفتاری سے خطرہ یا وقت عاید ہوگی تو وہ اوسکی بھاگنے کے انسداد کو کوئی جو جو انتظام ضروری ہون کریگا۔ اور حکام مناسب کیخدمت مین یہہ درخواست کریگا کہ ملازم کی بجائے اوسکے کام پر کوئی اور شخص بھیجا جاوے اور جبتک کہ اوسکی جگہہ کوئی شخص نہ آجاوے عہدہ دار مذکور اوسکی گرفتاری کو ملتوی رکھیگا۔

سرکلر نمبر ۲۴۔ مقدمات فوجداری کی نسبت راجگان ریاست ہاے ملک پنجاب کے ساتھہ خط و کتابت

بلحاظ اس امر کے کہ اون مقدمات فوجداری کی تحقیقات سہل کیجاوے کہ جنمین راجگان ریاست ہاے خود مختار کے ساتھہ خط و کتابت کرنیکی ضرورت پڑے نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے فرمایا ہے کہ صاحبان ڈپٹی کمشنر کو اوس افسر کیطرف لکھنا چاہیے کہ جسکی عدالت یا محکمہ مین اوس راجہ کا وکیل متعین ہو جسکے ساتھہ خط و کتابت کرنا مطلوب ہے۔

۲۔ نواب صاحب معروف نے یہہ بھی فرمایا ہے کہ صاحبان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو نہین چاہیے کہ علاقہ غیر مین مجرمان کی گرفتاری کے لیے وکیل کے نام براہ راست احکام صادر کرین۔ تمام خط و کتابت جو افسران پولیس کا اور ریاست ہاے غیر کے ساتھہ کرین وہ معرفت صاحب ڈپٹی کمشنر کے

وارنٹ وغیرہ مین کل امور متعلقہ گرفتاری وغیرہ وارنٹ کے و نام عدالت اور ضلع کا جس سے صادر ہوا ہو درج ہونا چاہیے۔

وارنٹ اور سمن جدا جدا رنگ کے کاغذ پر ہونے چاہئین۔

جبتک کافی ہو تو وارنٹ کبھی جاری نہین ہونا چاہیے۔

تعمیل وارنٹ ہاے بنام ملازمان ریلوے

افسران پولیس کو براہ راست خط و کتابت نہونی چاہیے

افسران پولیس کی بابت صاحب ڈپٹی کمشنر کے خط و کتابت کرنی چاہیے نہ براہ راست

سوال چہارم

۳۔ ذیل میں فہرست ان افسران کی درج ہوتی ہے جو والیان ریاست ڈاکخانہ کی معرفت ذیل کے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں

فہرست افسران جنکو رئیسان راجگان ریاست ہائے مندرجہ ذیل کے ساتھ خط و کتابت کی ہے

فہرست افسران جنکو رئیسان ریاست ہائے مندرجہ ذیل ۲ لکھی ہے

مہاراجہ صاحب والی جموں و کشمیر

صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت لاہور۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت راولپنڈی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات۔ صاحب ڈپٹی کمشنر جہلم۔ صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ۔

نواب صاحب والی بہاولپور

صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت لاہور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ملتان۔ صاحب ڈپٹی کمشنر منٹگمری۔ صاحب ڈپٹی کمشنر سرسہ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان۔ افسر مہتمم مقام ضلع راجپوتانہ۔

مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ

صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر حصار۔ صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر لودہیانہ

مہاراجہ صاحب والی بیکانیر

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر حصار۔ صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور۔

راجہ صاحب والی جیند

صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کرنال۔

راجہ صاحب والی نابہ

صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر حصار۔ صاحب ڈپٹی کمشنر لودہیانہ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر روہتک۔

راجہ صاحب والی کپورتھلہ

صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت جالندہر۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت لاہور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر جالندہر۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر۔

راجہ صاحب والی منڈی

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت جالندھر۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ۔

نواب صاحب والی مالیر کوٹلہ

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر لودہیانہ۔

راجہ صاحب والی فرید کوٹ

صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت لاہور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور۔

راجہ صاحب والی چمبہ

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت لاہور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ۔

راجہ صاحب والی سکیت

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت جالندھر۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ۔

سردار صاحب کلسیہ

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ۔

نواب صاحب والی پٹودی

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی۔

نواب صاحب والی لوہارو

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر حصار۔

نواب صاحب والی دوجانہ

صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت دہلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر حصار۔

رئیسان ذیل سے بذریعہ صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ خط و کتابت کیجا دے

راجہ صاحب سرمور ناہن۔ راجہ صاحب ہنڈور نالہ گڈھ۔ راجہ صاحب کہلور بلاسپور۔ راجہ صاحب بشہر رام پور بشہر۔
راجہ صاحب کیونتہل۔ رانا صاحب باگہل۔ رانا صاحب کیار بہین۔ رانا صاحب کوٹہار۔ رانا صاحب دہامی۔ رانا صاحب ترودھ
رانا صاحب بانگل۔ رانا صاحب درکوٹی۔ رانا صاحب بلسن۔ رانا صاحب کوٹ کہائی۔ رانا صاحب جبل۔ رانا صاحب بگاٹہ۔
ٹہاکر صاحب بہجی۔ ٹہاکر صاحب مہلوگ۔ ٹہاکر صاحب کہنار۔ ٹہاکر صاحب بیجہ۔ میان صاحب منگری۔ ٹہاکر صاحب روتہیش۔

سرکلر نمبر ۳۴ - داد و گرفت مجرمان و اختیار بر ریاست غیر

قواعد و اشتہارات مشتہرہ بموجب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء

قواعد و اشتہارات وغیرہ مندرجہ ذیل داد و گرفت مجرمان و اختیار بہ ریاست غیر کے بارہ مین جاری کی گئی ہین - اونمین سی ایسے قواعد وغیرہ جو حسب ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ء جاری کی گئی تہے حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء اثر پذیر ہین -

(الف) قواعد وغیرہ بموجب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء (ایکٹ اختیار بہ ریاست غیر و داد و گرفت مجرمان)

چٹہی (نمبر ۲۰۵ جی مورخہ ۲ می ۱۸۸۰ء منجانب سکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ریاست ہائی غیر بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب جسکی ترمیم نمبر ۹۰ جی مورخہ ۱۶ - اگست ۱۸۸۰ء سے ہوئی ہے)

۱ - بحوالہ خط و کتابت جو آپکی چٹہی نمبری ۱۳۷۹ مورخہ ۱۱ - اگست ۱۸۷۹ء پر ختم ہوئی افسران ماتحت گورنمنٹ پنجاب کے ہدایت اور اطلاع کے واسطے نقل ملفوفہ اشتہار نمبر ۱۳ جی مورخہ ۱۲ مارچ ۱۸۸۰ء حسب الارشاد ارسال کیجاتی ہے جو گزٹ ہند مین طبع ہوا تہا اور جسمین قواعد منضبطہ جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل حسب دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء یعنے ایکٹ داد و گرفت مجرمان و اختیار بر ریاست غیر مجریہ ۱۸۷۹ء درج ہین -

۲ - نواب معتمم الیہ باجلاس کونسل یہہ ارشاد فرماتے ہین کہ دفعہ ۸ - ایکٹ مذکور کی طرف توجہ خاص دلائی جاوی - یہہ صراحت سی یاد رکہا جاوے کہ پابندی ایسی ترمیمات در باب ضابطہ جو نواب معتمم الیہ باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً نافذ فرماوین تمام تجاویز جو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کرین لازم ہے کہ وہ مطابق قانون اور ضابطہ فوجداری برٹش انڈیا کی کیجاوین جہانتک کہ اوسکا اطلاق ہو سکے -

۳ - دفعات ۱۳ و ۱۴ ایکٹ مذکور کی طرف بہی توجہ دلانی چاہیئے جب بغیر وارنٹ مجریہ کسی پولیٹیکل ایجنٹ (دفعہ ۱۳) یا بہ تعمیل وارنٹ مجریہ حسب دفعہ ۱۴ نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا کسی لوکل گورنمنٹ کے کوئی شخص گرفتار کیا جاوے تو توقفات نہین کیجا سکتی - اور لازم ہے کہ شخص گرفتار شدہ حراست مین روانہ کیا جاوے اور اوس مقام پر جہان اوس شخص کو جسکا نام وارنٹ میں درج ہو حوالہ کیا جاوے -

۴ - بحوالہ قاعدہ ۱۲ یہہ تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر اشخاص جنکی نسبت صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حکم سزا قید صادر کیا ہو رعایائی برطانیہ نہون تو وہ ریاست دیسی کو بغرض قید بہ جیلخانہ مقامی حوالہ کر دینے چاہئیں بشرطیکہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مذکور کا اس امر مین اطمینان ہو جاوے کہ جیلخانہ مقامی اونکی قید کئے جانے کے واسطے جگہہ مناسب ہے - الا اگر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ یہہ سمجہین کہ جیلخانہ مقامی قیدیان مذکور کے قید کرنیکے لئے جگہہ مناسب نہین ہے یا اگر کوئی اور وجوہات ہون کہ جنسے قیدیان مذکور کو اوس جگہہ قید رکہنا نامناسب ہو تو اونکے ساتہہ اوسیطرح کارروائی کیجانی چاہیئے جیسے کہ رعایائی برطانیہ کے ساتہہ حسب قاعدہ ۱۲ کیجاتی ہے -

۵ - جب کوئی شخص جو رعایا برطانیہ نہو حسب ہدایت مندرجہ فقرہ بالا کسی جیلخانہ علاقہ انگریزی مین بہیجا جاوے تو خرچ اوسکے جیلخانہ مین قید رکہنے کا اگر ممکن ہو ریاست دیسی سے وصول کیا جاوے -

۶ - البتہ رئیسان ریاست ہائے دیسی کو جنکے ساتہہ عہدنامجات داد و گرفت مجرمان قائم ہین یہہ اختیار ہے کہ وہ بموجب شرائط عہدنامجات مذکور عمل درآمد کرین اگر وہ شرائط مذکور کو ضابطہ مندرجہ قواعد ہذا پر ترجیح دینا پسند فرماوین -

۷ - بحوالہ فقرہ ۲ - آپکی چٹہی مورخہ ۱۱ - اگست کے تحریر کیا جاتا ہے کہ باستعمال اقتضائی رائے جو بموجب دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء دیا گیا ہے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر قواعد* مذکورہ بالا پر جب کوئی ریاست ایسی متعلق ہو جسکی نسبت یہہ دستور رہا ہو کہ قواعد مذکور پر عملدرآمد کیا جاوے عملدرآمد کر سکتے ہین -

اشتہار نمبر ۱۳ جی مورخہ ۱۲ مارچ ۱۸۸۰ء

(مرممہ بذریعہ اشتہار نمبر ۸۷ - جی - مورخہ ۱۶ - اگست ۱۸۸۰ء)

باستعمال اون اختیارات کے جو حسب دفعات ۱۳ و ۱۵ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء کے مفوض ہین اور تمام دیگر اختیارات کے جو اس باب مین حاصل ہین جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل قواعد مندرجہ ذیل منضبط فرماتے ہین -

*قواعد جنکی طرف اسجگہہ اشارہ ہے سرکلر ہذا کی حصہ ج مین مشمولہ ہین -

۱ - صاحب پولیٹکل ایجنٹ حسب دفعہ ۱۱ - ایکٹ مذکور کے کسی ایسی صورت مین جسکا ذکر عہدنامہ مین مندرج ہو وارنٹ جاری نہ کریگا بشرطیکہ وہ دیسی ریاست جسکو مقدمہ سے تعلق ہو بصراحت یہ چاہے کہ حسب ضابطہ مندرجہ عہدنامہ کاربند ہو اور نہ کسی ایسی صورت مین جاری کریگا جب درخواست حوالہ کردینے کے جسکی نسبت حضور نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل یا کسی لوکل گورنمنٹ کے بھیجی جاوے -

۲ - صاحب پولیٹکل ایجنٹ کوئی وارنٹ حسب دفعہ ۱۱ بجز اوس صورت کے صادر نہ کرینگے کہ اوس شخص نے جو بوقت موجودہ انتظام حکومت اوس دیسی ریاست کا کرتا ہو جہانکہ ایجنٹ موصوف متعلق سرکار انگریزی متعین ہو درخواست تحریری صاحب موصوف کو اس بھیجی ہو یا شخص مذکور کا جا ز ہو درخواست دیگئی ہو اور یہ بات مفہوم ہو کہ احکام ایکٹ ۱۸۷۹ اور قواعد ہذا کے مقدمہ مذکور سے متعلق ہونگے -

۳ - اگر شخص ملزم رعیت سرکار انگریزی ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ موصوف کو وارنٹ مذکور کے صادر کرنے سے پہلے اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ آیا اونکو اس مقدمہ مین اس امر کی تصدیق کرنی واجب ہے یا نہین کہ وہ مقدمہ برٹش انڈیا مین قابل تجویز ہے اور اگر اونکو باسبات کا اطمینان ہو کہ بنظر داد دہی اور سہولیت گواہون کے اوس شخص کی تجویز بہ نسبت دیسی ریاست کے برٹش انڈیا مین بوجہ احسن ہوسکتی ہے تو اونپر لازم ہے کہ بجائے صادر کرنے وارنٹ کے اوس طور کی تصدیق کرے -

۴ - صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو تمام صورتون مین لازم ہے کہ حسب دفعہ ۱۱ وارنٹ صادر کرنے سے پہلے تحقیقات ابتدائی کے ذریعہ سے اس امر کا اطمینان حاصل کرے کہ بادی النظر مین شخص ملزم پر مقدمہ قائم ہوسکتا ہے اور اغراض متعلقہ ریاست اوس پر باعث الزام لگانے کے نہین ہوئے ہین -

۵ - اگر وہ شخص جو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے وارنٹ مصدرہ حسب دفعہ ۱۱ کے موافق حوالہ کردیا جاوے رعیت سرکار انگریزی نہو یا اگر رعیت سرکار انگریزی ہو تو ریاست کی عدالتین رواج کے موافق یا بہ تسلیم صریح نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل تجویز اوس ہندوستانی رعیت انگریزی کی کرتے ہون جو قانون دادگرفت مجرمان کے موافق عدالت ہائے مذکورہ کے حوالہ کیا جاوے - اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو بعد سماعت بیان شخص ملزم کے اگر کوئی ہو اور بعد اوس تحقیقات مزید کے جو اونکی دانست مین ضروری ہو پھر بھی یہ اطمینان ہو کہ بادی النظر مین شخص ملزم پر مقدمہ قائم کرنیکی وجہ ہے اور اغراض متعلقہ ریاست باعث اوسپر الزام لگانے کے نہین ہوئی ہین تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ اوس ملزم کو حوالہ کردینگے تاکہ عدالت ہائے معمولی اوس ریاست کے جسمین جرم کا ارتکاب ہوا ہو اوسکی نسبت تجویز کرین - مگر شرط یہ ہے کہ اوس ریاست کی عدالتونکو رواج یا تسلیم مذکورہ بالا کی رو سے اوس سزا کے دینے کا اختیار حاصل ہو جو مجموعہ تعزیرات ہند کے موافق دیجاوے اوس جرم کے دیجاسکتی ہے جسکا الزام شخص ملزم پر لگایا گیا ہے -

۶ - اگر شخص ملزم رعیت سرکار انگریزی ہو لیکن دیسی ریاست کی عدالت ہائے بسبب رواج یا تسلیم مذکورہ بالا کے دیسی رعایائے انگریزی کی تجویز نہ کرتی ہون تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ اوس مقدمہ کا انفصال خود کرینگے -

۷ - اگر وہ سزا جو بموجب مجموعہ تعزیرات ہند بعلت اوس جرم کے جسکے لئے شخص ملزم حسب مذکورہ بالا حوالہ کردیا گیا ہو زیادہ اوس سزا سے ہو جو ریاست کی عدالت ہائے مذکور بسبب رواج یا تسلیم مذکورہ بالا دیتے ہین تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو جائز ہے کہ اگر مناسب سمجھین مقدمہ کی خود تجویز کرین -

۸ - باوجود کسی عبارت مندرجہ قواعد مرقومہ بالا کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ ایسے کسی مقدمہ کو خود تجویز کرینگے یا دیسی ریاست کی عدالت ہائے معمولی مین تجویز ہونے کے لئے سپرد کرینگے بشرطیکہ عموماً یا خصوصاً اونکو نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کے حضور سے ایسا کرنے کی ہدایت ہو -

۹ - جو مقدمات کہ دیسی ریاست کی عدالت ہائے مین حسب قاعدہ ۵ و ۷ کے تجویز ہونے کے لئے سپرد کئے جائین اونمین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اس امر کا اطمینان حاصل کرلینا ہوگا کہ شخص ملزم کی تجویز واجب طور پر ہوا اور جو سزا کہ درصورت ثبوت جرم دیجاوے وہ حد سے زیادہ یا ناشائستہ نہو - اور اگر اونکو اس بات کا اطمینان نہو تو اونکو لازم ہے کہ تا صدور حکم گورنمنٹ قیدی کو اپنی حراست مین رکھنے کے لئے واپس طلب کرین -

۱۰ - ایک نقشہ تمام اونہی مقدمات کا جو دیسی ریاستونکی عدالتون مین تجویز ہونے کے لئے بموجب قاعدہ ۵ و ۷ کے سپرد کئے جائین ششماہی پر صاحب پولیٹکل ایجنٹ جناب گورنمنٹ ہند یا گورنمنٹ مدراس یا بمبئی کی خدمت مین جیسی کہ صورت ہو بموجب نمونہ مندرجہ ذیل ارسال کیا کرینگے -

شششماہی نقشہ حسب دفعہ ۰۰ - مجریہ قواعد متعلقہ ایکٹ دادگرفت مجرمان نمبر ۱۱ ایکٹ ۱۸۸۱ء اون شخصون کا جنکو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ریذیڈنسی مقام .... نے دیسی ریاستون کی عدالتون میں تجویز ہونیکو حسب دفعہ ۰۰ سپرد کیا بابتہ ششماہی

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جرم	نام مجرم	نمبر

۱۱ - جو شخص کہ علاقہ سرکار انگریزی مین بذریعہ وارنٹ مصدرہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ حسب دفعہ ۱۰ کے گرفتار ہوں اور جو شخص کہ بذریعہ وارنٹ مصدرہ حسب دفعہ ۰۰ کے گرفتار کئے جاوین اونکی نسبت جہانتک کہ ممکن ہو اسیطور پر عمل کیا جاویگا جیسا کہ اون شخص کی نسبت جو اوسی طرح کے جرم کی علت مین زیر تجویز ہوں حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری کیا جاتا یا اگر گرفتاری کسی بلدہ پریسیڈنسی مین عمل مین آوے تو اوس ضابطہ کے موافق عملدرآمد ہوگا جو بلاد پریسیڈنسی مین نافذ ہے -

۱۲ - جن اشخاص کی نسبت حکم سزا قید صاحب پولیٹیکل ایجنٹ صادر کرین وہ اگر رعیت سرکار انگریزی ہون تو عملداری سرکار انگریزی کے اوس جیلخانہ مین جہان کہ بہیجنے کی زیادہ تر سہولیت ہو بہیجے جاوینگے اور وہان اونکی نسبت اوسیطرح عمل ہوگا کہ گویا ثبوت جرم برٹش انڈیا کی کسی عدالت مین ہوا تہا - مگر ہمیشہ شرط یہہ ہے کہ اس کارروائی کے ذریعہ سے کوئی اپیل بجز ایسی اپیل کے نہین ہوسکیگا جسکی اجازت بروئے کسی قواعد متعلقہ انتظام اپیل بارہ فیصلجات صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے ہو -

۱۳ - کوئی عبارت مندرجہ قواعد ہذا نسبت اون مقدمات متعلقہ دفعہ ۱۳ - ایکٹ مذکور سے علاقہ رکہتی ہے اون صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ سے متعلق متصور نہوگی جو خاص تحت حکومت نواب گورنر باجلاس کونسل فورٹ سینٹ جارج - یا نواب گورنر باجلاس کونسل پریزیڈنسی بمبئی کے ہین -

بذریعہ اشتہار صیغہ ریاست ہائے غیر نمبر ۹۰۴۳ جی مورخہ ۰۰ - اکتوبر ۱۸۸۱ء گورنمنٹ ہند نے یہہ ارشاد فرمایا ہے کہ قواعد مندرجہ صدر اون ریاستہائے دیسی کو مناسب حال نہین ہین جو زیر انتظام خاص گورنمنٹ انگریزی کے ہین اور جنمین مجموعہ ضابطہ فوجداری مروج ہے -

---

انتخابات مندرجہ ذیل سے جو ملک پنجاب کے جملہ صاحبان کمشنر قسمت مین پنجاب گورنمنٹ صیغہ پولیٹیکل کے سرکلر نمبر ۱۴۱ - ۹۰۰ مورخہ ۰ جولائی ۱۸۸۱ء کے ساتھہ اطلاعاً بہیجے گئے تہے معلوم ہوتا ہے کہ کن صورتون مین ہر ایجنٹی کی عدالت کو بلا پولیٹیکل ایجنٹ کی عدالت متصور ہوگی -

انتخاب چٹھی ایجنٹ گورنر جنرل متعلقہ راجپوتانہ نمبر ۹۴۳ جی مورخہ ۱۲ - اپریل ۱۸۸۱ء

فقرہ ۰ - ایکٹ دہم مجموعہ ضابطہ فوجداری سے تعلق رکہتا ہے واسطے غور کے پیش کیا جاتا ہے - فقرہ سوم عہدنامجات مین جو مالین ریاستہائے راجپوتانہ سے درباب دادگرفت مجرمان ہوئی ہین یہہ لکہا ہے کہ بطور قاعدہ عام ایسے مقدمونکی تجویز پولیٹیکل ایجنٹ کی عدالت کیا کریگی جسکو ریاست کے ملکی انتظام کی نگرانی سپرد ہو - ایک ایسا مقدمہ وقوع مین آیا ہے کہ جسمین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حسب فقرہ مذکور مندرجہ عہدنامہ ایک مجرم کی حوالگی اس غرض سے چاہی تہی کہ اوسکی تجویز وکلا کی عدالت کے روبرو جو زیر اجلاس صاحب ایجنٹ مذکور ہے ہووے - صاحب مجسٹریٹ نے اعتراض کیا کہ گورنمنٹ نے عدالت مذکور کا کسی جگہہ کوئی اشارہ نہین کیا اور نہ اوسکو عہدنامجات مین تسلیم کیا -

فقرہ ۹ - ظاہراً یہہ خیال از حد صحت نہین ہے کہ عدالت ہائے مذکور کی کارروائی کو تقویت و ترقی دیجاوے - بیشک ہماری رائے مین اونکو وسعت دینا ہی ایک امید کا وجہ ہے کہ ریاستہائے دیسی اپنی علیحدہ علیحدہ اختیار سماعت کو جو ہماری سلطنت کے درمیان قائم رکہہ سکینگی جو مجموعہ عدالت بنتی جاتی ہے اوسکو سلطنت سے ہماری دانست مین جناب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے بخوبی ذہن نشین ہوجاویگا کہ مجرمانی جو افسران انگریزی عمل مین لاتے ہین وہ اس امر کے لئے کافی ہے کہ نا شائستہ انصاف مناسب حال ملک حاصل ہوجاوے اور مجکو یقین ہے کہ بلا خطرہ قاعدہ یا جاسکتا ہے کہ ہر ایجنسی کی وکلا کی عدالت بلحاظ عہدنامجات دادگرفت مجرمان اون تمام صورتون مین جہان صاحب پولیٹیکل ایجنٹ خود پریزیڈنٹ ہو

کرین عدالت پولیٹکل ایجنٹ متصور ہونے چاہیے۔

انتخاب چٹھی بنام ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ راجپوتانہ نمبر ۷ جی مورخہ ۷ جون [illegible]ء

عدالت ہائی وکلا رجب اونمین پولیٹکل افسر خود اجلاس کرین بدولت جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل صیغہ ہذا پولیٹکل افسر کی عدالتین تصور کیجا سکتی ہین جنکا ذکر فقرہ ۳ مین عہدنامجات دادگرفت مجرمان مین ہی جو مختلف ریاست ہائی ملک راجپوتانہ کی ساتہہ ہوئی ہین مگر تاہم گورنمنٹ ہند کی ہوم ڈپارٹمنٹ مین اس غرض سی بہیجی جاویگی کہ اس بارہ مین منتظمان مقامی سی خط وکتابت ضروری کیجاوی جنکی افسران کی نسبت ایسا سمجہا جاتا ہی کہ اس سی کہ عہدنامجات مذکورہ بالا کی مطابق حوالگی مجرمان کی کیجاویگی۔

نقل منسلکہ چٹھی نمبر ۲۶۸۲ (آئی) مورخہ ۱۳۔ اگست [illegible]ء منجانب گورنمنٹ ہند جسمین بعض خاص افسران

بنابر اغراض باب ہائی ۴ و ۵۔ ایکٹ ۱۲ [illegible]ء پولیٹکل ایجنٹ مقرر کئی گئی ہین بغرض اطلاع وہدایت جملہ عدالت ہائی فوجداری

متداول کیجاتی ہے

نقل چٹھی نمبر ۲۶۸۲ (آئی) مقام شملہ مورخہ ۱۳۔ اگست [illegible]ء منجانب صاحب جونیر انڈر سکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ریاست ہائی غیر بنام صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مجہی یہہ ہدایت ہوئی کہ آپکی چٹھی نمبر ۱۲ مورخہ ۲۵ اپریل [illegible]ء کی وصول ہونیکی تسلیم کرون جسکی ذریعہ ایک فہرست اون افسران کی مرسل کی گئی تہی جنکو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بعض خاص دیسی ریاست ہائی واقع پنجاب کی لئی پولیٹکل ایجنٹ مقرر کرنا چاہتی ہین۔

۲۔ بجواب اوسکی مجہکو یہہ تحریر کرنیکا ارشاد ہوا ہی کہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل حسب سفارش نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بروئی احکام دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱۲ [illegible]ء یعنی ایکٹ اختیار ریاست ہائی غیر دادگرفت مجرمان اور بنابر اغراض باب ہائی ۴ و ۵۔ ایکٹ مذکور اون افسران کو جنکی اسمائی فہرست منسلکہ کی خانہ اول مین درج ہین اون ریاست ہائی دیسی کی لئی جنکی تصریح فہرست مذکور کے خانہ دوم مین کی گئی ہی پولیٹکل ایجنٹ مقرر کرتی ہین۔

۳۔ بحوالہ احکام دفعہ ۱۲۔ ایکٹ مذکور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یہہ بہی ارشاد فرماتی ہین کہ اون جرایم کی بابت جنکا ارتکاب ان ریاستون مین سی کسی ریاست مین کیا جائی اشخاص ملزم کو صاحبان پولیٹکل ایجنٹ متعلقہ بغرض تجویز حوالہ عدالت ہائی ریاست کرینگی لیکن یہہ بہی تحریر کیا جاتا ہی کہ ہدایت مذکورہ بپابندی اون ہدایات کے جو اشتہارات مطبوعہ گزٹ آف انڈیا نمبر ۸ جی مورخہ ۱۷۔ اگست [illegible]ء مین درج ہین اور بپابندی اس شرط مزید کے کیجاتی ہی کہ اگر کسی خاص صورت مین وجوہات خاص صاحب موصوف کی ایسا کرنیکی نسبت ہون تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقدمہ کو خود فیصل کرسکتی ہین۔

فہرست محولہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب بنام گورنمنٹ ہند صیغہ ریاست ہائی غیر نمبر ۱۲ مورخہ ۲۵۔ اپریل [illegible]ء

افسر	صاحب پولیٹکل ایجنٹ بابت
صاحب کمشنر قسمت دہلی۔	پٹیالہ۔ جیند۔ نابہہ۔ مالیرکوٹلہ۔ کلسیہ۔ دوجانہ۔ پاٹودی لوہارو۔
صاحب کمشنر قسمت لاہور۔	بہاولپور۔ چنبہ۔
صاحب کمشنر قسمت جالندھر۔	فریدکوٹ۔ منڈی۔ سکیت۔
صاحب سپرنٹنڈنٹ ریاست ہائی کوہی۔	سرمور (ناہن)۔ کہلور (بلاسپور)۔ بشہر۔ نالاگڈھ۔ کیونتہل۔ باگہل۔ بگہات۔ جُبل۔ کہارسین۔ بہجی۔ مائی لوگ۔ بلسن۔ دہامی۔ کوٹہر۔ کنہیار۔ مانگل۔ بیجا۔ دہرکوٹی۔ تروچ۔ سانگری۔

مراسلہ گورنمنٹ اوف انڈیا نمبر [illegible] مورخہ [illegible]

۴۔ اون سندات مین جو حضور وایسرائی وگورنر جنرل صاحب بہادر ہند کی تاریخ ۵ مئی [illegible]ء مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ اور راجگان والی جیند و نابہہ کو بتاریخ ۱۲۔ اپریل [illegible]ء راجہ صاحب والی فریدکوٹ کو عطا کی ہین یہہ قرار دیا گیا تہا کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ و دیگر راجگان متذکرہ صدر اون

اُنھوں نے یا سرکار انگریزی کی نسبت جو اونکو اونپر اتہام ملا تو جن پر ترکیب جرم ہو گرفتار کرکے دین اون قواعد کے مطابق کاربند ہونگے جو دربار کورٹ اوف ڈائرکٹرز کے مراسلہ نمبر ۴ مورخہ یکم جون ۱۸۳۶ء بنام گورنمنٹ مدراس مندرج ہین"۔ وہ قواعد جو اونکی ہدایت کے لئے حسب الامر مقرر کئے گئے ہین تنبہہ قواعد مندرجہ مراسلہ مذکورہ جو (ب) کے ذیل مین طبع کیا گیا ہی قواعد نمبر دوم و چہارم ہین۔

۳ - روبکار بزبان اردو صاحب چیف کمشنر مورخہ ۲۸ مئی ۱۸۶۷ء مین جسکا ترجمہ (ج) کے ذیل مین چھاپا گیا ہی اسی بارہ مین زیادہ مفصل قواعد مع الخصوص متعلق ریاست جموں درج ہین۔ خود اون قواعد سے ظاہر ہوتا ہی کہ اون سے کنہ یہ مراد ہی کہ اونمین ایکٹ ۱۱ ۱۸۶۳ء و ایکٹ ۳ ۱۸۶۴ء کے منشا کو درج کیا جاوے (دیکھو نون ریگولیشن لا برائے ملک پنجاب مولفہ بارکلی صاحب ص ۹۰۶) ہر دو ایکٹ ہائے مذکورہ بالا ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء کر کے منسوخ ہو گئے ہین جسمین "اون جرائم کی تجویز کی بابت جنکا ارتکاب مقامات بیرون از برٹش انڈیا مین ہوا ہو اور دادگرفت مجرمان کی بابت" احکام درج ہین۔ اور آیندہ کو کارروائی مقدمات قسم مذکور مطابق احکام اوس ایکٹ کے ہوا بانضباط ہونی چاہیے۔ لیکن دفعہ ۱۲ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء مین استثنائیہ بدین مضمون درج تہا کہ ایکٹ مذکور منسوخ بہ احکام کسی قانون یا عہدنامہ نافذ الوقت متعلقہ دادگرفت مجرمان نہوگا۔ بلکہ جو شخص کسی ایسے قانون یا عہدنامہ مین مجوزہ ہوا ہو اوسکی تعمیل ہر ایسی مقدمہ مین ہوگی جس سے وہ متعلق ہو"۔ بنا بران یہ قرین مصلحت سمجھا گیا ہی کہ قواعد مذکورہ اس تشریح کے ساتھ مشتہر کئے جاوین۔ کیونکہ ممکن ہی کہ عدالتہائے فوجداری کو گاہ ہی گاہ اونمین سے بعض قواعد دیکھنے پڑین۔ یہہ قواعد اون سندات مین درج نہین کئے گئے جو جلد دوم مجموعہ عہدنامجات مولفہ ایچیسن صاحب بصفحات ۲۹۴ و ۳۰۱ و ۳۰۶ و تتمہ صفحہ ۳۴۴ مین طبع کی گئی ہین

۴ - (د) اور (ہ) کے ذیل مین بعض خاص آئین ہائے و اشتہارات دربارہ استعمال اختیارات منجانب افسران انگریزی بریاست کشمیر و دیگر علاقجات فراہم کئے گئے ہین۔

(ب) قواعد دادگرفت مجرمان مجریہ آنریبل کورٹ اوف ڈائرکٹرز

مندرجہ مراسلہ نمبر ۴ مورخہ یکم جون ۱۸۳۶ء بنام گورنمنٹ مدراس

۱۹ - درخواست جو بخدمت لارڈ صاحب گورنمنٹ اس غرض سے کی گئی ہی کہ ایک دیسی شخص رعیت سرکار انگریزی جسپر علاقہ مذکور کے اندر ارتکاب جرم کا الزام لگایا گیا تہا مجسٹریٹ فوجداری کے حوالہ اس غرض سے کیا جاوے کہ اوسکی نسبت حسب احکام آئین ۷ ۱۸۳۲ء تجویز کیجاوے۔

۲۰ - رعایا دیسی ریاست ہائے غیر کا بابت جرائم وغیرہ جنکا ارتکاب علاقہ انگریزی مین کیا گیا ہو قابل مواخذہ ہونا۔

۲۲ - قانون متعلقہ انتظام معاملات اقدام کیجئیگا کہ سوال کی نسبت جسمین حکام مقامی نے کوئی ہدایات کی درخواست کی تہا اور آپنے گورنمنٹ ہند کے فیصلہ کی درخواست کی تہی جو کچھ تجویز صرف احکام آئین ۷ ۱۸۳۲ء کی ہی بالکل مطابق نہین ہی بلکہ وہ مناسب اور مقتضی انصاف بہی ہی۔ چند قواعد متعلق اس مضمون کے بمدات ذیل منقسم ہوسکتے ہین۔ یعنی

اول - جو رعایا و سرکار انگریزی با تہام کسی جرم موقوف

یہ کتاب سند کرہ بالا کے طبع کئے جانیکے بعد ایک جوڈیشل کمرر روائی مین جو چیف کورٹ مین دائر تہی صاحب چیف کمشنر کے احکام مذکورہ بالا کے جواز کی نسبت اعتراض کیا گیا تہا اور گورنمنٹ نے یہہ قرار دیا ہی کہ احکام مندرجہ ایکٹ دادگرفت مجرمان پر بہ ترجیح ضابطہ حسب احکام مذکور عمل درآمد ہونا چاہیے۔

ریاست دیسی علاقہ سرکار انگریزی میں گرفتار ہووے وہ صرف عدالت انگریزی کا قابل مواخذہ ہے۔

دوم - جو رعایا سرکار انگریزی اوس علاقہ میں جہاں سرزد ہوا جرم کا بیان کیا گیا ہے گرفتار کیا جاوے وہ قابل مواخذہ عدالتہائے مقررہ اوسی علاقہ کے ہے

سویم - جو رعایا علاقہ ریاستہائے دیسی یا بسبب جرائم وارداتہائے سنگین مفرور ہو علاقہ سرکار انگریزی خواہ کہیں گرفتار ہووے ہمیشہ قابل مواخذہ عدالتہائے انگریزی ہے۔

چہارم - جو رعایا سرکار انگریزی کی متہم جرائم سنگین ہو تو وہ علاقہ سرکار انگریزی کی ہو کر کسی ریاست دیسی میں جا کر پناہ لیوے تو وہ عدالت انگریزی کی حوالہ کر دی جاوے اور علی ہذا القیاس رعایا علاقہ ریاست دیسی جو علاقہ سرکار انگریزی میں پناہ لیوے ریاست دیسی کے حوالہ کر دیجاوے۔

۴۳ - قواعد مندرجہ کے قاعدہ اول و سوم میں جو مدعا مساوات کا فرق ہے وہ صرف اسی سبب سے ہے جائز نہیں جیسا کہ آپ تحریر کرتے ہیں کہ بہ حق وارثی سلطنت بالادست ہے لہذا اس سبب سے یہ جائز ہے کہ ریاست انگریزی اور ریاستہائے دیسی کا اصول معدلت اور عدالت شائستگی میں فرق ہے فائدہ دینے میں یہ حکم ہے کہ جو رعایا انگریزی اوسی علاقہ میں گرفتار ہووے جہاں جرم سنگین کا ارتکاب کیا گیا ہے وہ اوسی علاقہ کی عدالت کا جوابدہ ہوگا یہ حکم بنظر رفع کرنے اس عذر لازم کے کہ میں رعیت انگریزی ہوں جو عذر ہر ایک ملزم بصورت ہونے مناصعہ کے پیش کر سکتا ہے ضروریات سے معلوم ہوتا ہے۔ واقعی واسطے نفع رعایا انگریزی کے اس قاعدہ کی خلاف دستور ہونا ناجائز نہیں ہو سکتا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے تحریر میں [illegible] کہ جوابات میں اس قاعدہ کا کچھ ذکر نہیں کیا۔

(ج) اردو روبکار محکمہ چیف کمشنری واقع بست و ہفتم مئی سنہ ۱۸۵۶ء در باب حوالگی مجرمان
جرائم سنگین رعایا ریاست غیر گرفتار شدہ بہ ریاست انگریزی و مجرمان قسم مذکور رعایائے
علاقہ انگریزی گرفتار شدہ بہ ریاست غیر مطبوعہ پنجاب گزٹ مورخہ
۲۵ - دسمبر سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۸ نمبر ۹ بغرض اطلاع عام

عرضی دیوان جوالا سہائے مدار المہام مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے مخلصان مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر والی جموں مورخہ ہشتم اپریل سنہ حال متعلقہ داد و گرفت آسامیاں مجرمان از ہر دو علاقہ یعنی علاقہ سرکار انگریزی و علاقہ سرکار جموں بطریق سابقہ باندراج قسم مجرمان برشوت وغیرہ مندرجہ عرضی مذکور خواست نفاذ حکم مناسب ملاحظہ میں گزری۔

ازانجا کہ بموجب احکام گورنمنٹ کے جو دستور داد و گرفت مجرمان در مقدمات سنگین فوجداری کی مدد کے سرکار انگریزی و ریاستہائے غیر کے جاری ہے وہ طریقہ دہلی ریاست جموں کی متعلق آمد رہنا چاہیے کہ تعیین حکم صدر کی علاوہ ریاستہائے غیر میں کب اتفاق رہے چنانچہ بعد ملاحظہ کاغذات دفتر کی معلوم ہوا اوسکی روبکار ہذا میں درج ہوتی ہے۔ تفصیل جرائم مقدمات سنگین فوجداری کہ جنمیں داد و گرفت آسامی مجرمان بہ قاعدہ و دستور مصرحہ ماتحت روبکار ہذا ہمدگر سرکارین کی ہوا کرے گی۔

لیجانا کسی عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کا یا اوسکی مرضی کے بغیر [illegible] - خانہ جنگی - آتش زنی - زدوکوب سنگین معہ زخم یا خونریزی - نقب زنی - قلب سازی روپیہ - چوری اطفال - ٹھگی - جعلسازی - قتل بشبہ عمد - جو قیدی جرائم سنگین مثل مندرجہ تعدادات ذیل [illegible] بھاگا ہو - قتل - زہر کھلانا [illegible] زنا بالجبر - رہزنی - بردہ فروشی - ٹھگی - چوری اسباب جو زائد از پچاس روپیہ کے ہو - چوری مویشی - اسوائے ان میں قسم مقدمات مندرجہ بالا کے اور مقدمات خفیف چوری کمتر از پنجاہ روپیہ یا نقب شکستہ یا زدوکوب خفیف یا اسامیان بانیداری یا آسامیان مقدمات دیوانی و داد و ستد و قرضہ وغیرہ میں داد و گرفت آسامیان کی طرفین سے نہیں ہوگی۔ اس قسم کی مقدمات میں جو رعایا باشندہ علاقہ جموں کسی مدعی کا ہو اوسکو اختیار ہے کہ نالش جموں میں خواہ بعدالت انگریزی سرکار کے کرے خواہ اپنی عدالتہائے ریاست میں کرے اور اگر ہمیشہ نالش عدالت سرکار جموں میں دائر ہو اور مدعیان الی جموں بر نزیل [illegible] کاغذات تحقیقات بہ عدالت ہائے سرکار انگریزی استدعائے حاضری اوسکی کریگا تو عدالت سرکار انگریزی سے بموجب ضابطہ معینہ بشرطیکہ ثبوت دعوی کا فہرستی مدعی کر سکیگی -

قاعدہ و دستور گرفتاری داد و گرفت مجرمان بمقدمات سنگین فوجداری مصرحہ مقدمات مندرجہ بالا کا میہ ہوگا -

اول - یہہ کہ جو آسامی علاقہ سرکار انگریزی کی درعلاقہ ریاست جموں یا آسامی علاقہ ریاست جموں کی درعلاقہ سرکار انگریزی کا مجرم کسی جرم مفصلہ مندرجہ بالا کا ہو کر وہان ہی گرفتار ہو جاوے تو سرکارین کو اختیار رسزا دہی کا ہے لیکن مہاراجہ صاحب بہادر بسبب مرضی خود یہہ ہی مستحسن سمجہتے ہین کہ آسامی علاقہ سرکار کو واسطی سزا دہی کے عدالت انگریزی مین بہیجدین -

دوم - یہہ کہ جو آسامی علاقہ سرکار انگریزی اور علاقہ ریاست جموں یا آسامی علاقہ جموں درعلاقہ سرکار انگریزی مرتکب کسی جرم جرائم سنگین بالا کا ہو کر علاقہ اپنی مسکن کو بہاگ جاوے اور اگر آسامی مجرم درعلاقہ سرکار انگریزی دستیاب ہو تو لائق طلب کرنے از جانب اہلکاران ریاست جموں کے نہین ہوگا مہاراجہ صاحب کو اختیار ہے کہ معرفت اپنی ملازمان کے اوسکو اور پیروی درعدالت سرکار انگریزی رجوع کرکے بعد تحقیقات بشرط ثبوت جرم ایسی مجرم کو بعدالت سرکار انگریزی کی حسب سزا دیجاویگی اور جو مجرم واردات ریاست انگریزی کا بوجہ سکونت علاقہ جموں کے بعد ارتکاب جرم وہان بہاگ کر چلا گیا ہو اور سراغ اوسکا علاقہ ریاست مین لگے تو وہ حسب الطلب سرکار انگریزی علاقہ ریاست جموں سے یہان آنا چاہئے -

سوئم - یہہ کہ آسامی باشندہ علاقہ ہر دو سرکارین منجملہ جرائم سنگین مندرجہ مدات مندرجہ بالا اپنی علاقہ مین کوئی جرم کرکے علاقہ دوسرے مین فرار ہو جاوے تو وہ حسب الطلب اوس سرکار گرفتار ہو کر بہیجدیا جاوے گا مگر اسمین شرط یہہ ہے کہ جب مہاراجہ صاحب کوئی مجرم اس صورت کی اور آسامی جو باشندہ علاقہ ریاست کا ہو سرکار انگریزی سے طلب کریگا تو درصورتیکہ وہ مجرم مطلوبہ بنسبت انگریز مقیم علاقہ سرکار انگریزی اندر مقبوضہ شاہ کا ہو گا تو حاکم ضلع عدالت انگریزی مقامی بنسبت اوس آسامی مطلوبہ مہاراجہ صاحب کے بطور سرسری کے تحقیقات کر کے دریافت کریگا کہ درحقیقت جس جرم کے وہ ملتبس حقیقت مین اوسکے ذمہ کچھہ عاید ہے یا نہین درصورت لائق پائی جانے جرم مذکور کے وہ آسامی علاقہ ریاست جموں مین بہیجدیا جاویگی الا درحالیکہ بنسبت ایسی مجرم منسوبہ سرکار جموں کے مدت قیام اوسکی بہ علاقہ سرکار انگریزی کی چہہ مہینے سے زیادہ گذر گئی ہو تو وہ آسامی ریاست جموں کے حوالہ نہین کیجاویگی مگر اوسکی پیروی عدالت سرکار انگریزی مین ہوگی اور وہ بشرط ثبوت جرم کے لائق سزا بعدالت مذکور کے ہوگا -

چہارم - یہہ کہ وقت واردات سرکہ جو سراغ کسی جرم سنگین متوقعہ علاقہ جموں کا درعلاقہ سرکار انگریزی روان ہو تو ملازمان مہاراجہ صاحب کو کہ عملہ پولیس مقامی سرکار انگریزی کو اطلاع دیکر معرفت اونکی گرفتاری مجرم کی کرا دین اور خود بتوسط پولیس سرکار انگریزی دست انداز اس علاقہ مین نہووین مگر اہلکاران پولیس سرکار انگریزی کو چاہئے کہ جو مجرم ایسی سراغ پر اونکی علاقہ مین گرفتار ہو وے تو خواہ سکونت اوسکی علاقہ غیر کی ہو اور خواہ وہ ساکن علاقہ سرکار انگریزی کا ہو بلا اجازت عدالت ضلع اپنی کے حوالہ ملازمان مہاراجہ صاحب کے نہ کرین بلا وقت گرفتاری کے فوراً عدالت مین اطلاع کرین جیسا حکم عدالت نافذ ہو موجب اوسکے عمل کرین -

پنجم - یہہ کہ اسیطرح جو سراغ کسی جرم سنگین متوقعہ علاقہ سرکار انگریزی کا درعلاقہ ریاست جموں کے جاری ہو تو عملہ پولیس سرکار انگریزی کو چاہئے کہ وہ بے سراغ ہو کر کاردار مقامی یا تہانہ دار مقامی علاقہ ریاست مذکور کو اطلاع دیوین و بصورت انتہائی سراغ مجرم کو معرفت اہلکاران پولیس مہاراجہ صاحب کے گرفتار کرا دین الا خود اہلکاران پولیس سرکار انگریزی بلا توسط افسران مقامی ریاست جموں دست انداز نہوں اور جو دیوان جوالا سہائے نے اپنی عرضی مین بنسبت ہشت قسم کی آسامیان دفعہ وار سوال لکہی ہین ہر چند کہ جواب اون سب کا بالا بالاجمال مذکور ہو گیا ہے لیکن بخیال اینکہ آئندہ کو کچہہ مقام اشتباہ کا نرہی جواب دفعہ وار کا بذیل رقم ہوتا ہے -

سوالات دیوان جوالا سہائے مندرجہ عرضی	جواب صاحب چیف کمشنر
دفعہ اول - شخصی کہ علاقہ مہاراجہ صاحب درعلاقہ مہاراجہ صاحب خون کردہ فراری شدہ درعلاقہ انگریزی آمدہ پناہ یابد دفعہ دوم - بشرح ایضاً بابت زخمی کردن و فرار شدہ آمدن درعلاقہ انگریزی - دفعہ سوم بشرح ایضاً بابت دزدی کردہ فرار شدہ آمدن درعلاقہ انگریزی - دفعہ چہارم بہ اغوائے دیدہ راہی کردن و یا گرفتار کردن زنکہ کسی	واضح ہو کہ یہہ سب جرائم مندرجہ سوالات ہذا داخل مدات بیس قسم جرائم مندرجہ بالا کے ہین اور دستور و قاعدہ بنسبت مجرمان اس قسم کے دادوتکم بشرح مفصل بدفعات مندرجہ بدبکار ہذا اندفعہ اول تا دفعہ ششم لکہا گیا کہ جواب ان سوالات کا ادنی بخوبی ظاہر ہے حاجت تشریح مکرر کی نہین ہے ملاحظہ دفعات مذکور اور تفصیل جرائم سنگین کے سب بات حاصل ہے -

دفعات	جواب
(در رعایا مہاراجہ صاحب از نشستن در علاقہ سرکار انگریزی - از سکنائے علاقہ سرکار انگریزی در علاقہ ممدوح بہ ارتکاب کدام از امور مندرجہ بالا در آنجا گرفتار شدہ یا فراری شدہ از آنجا بیاید نسبت او چہ حکم -	
دفعہ پنجم - ہر کس کہ از دختر یا ہمشیرہ و داد لی کردہ باز منکر شدہ ہمہ دختر و ہمشیرہ خود آمدہ در علاقہ سرکار انگریزی نشیند و طرفثانی را جواب صاف دہد -	جواب یہ ہے کہ ایسے معاملہ میں ہا می مذکورہ علاقہ سرکار انگریزی سے علاقہ ریاست مہاراجہ صاحب میں نہیں بھیجی جاویگی مدعی کو لازم ہوگا کہ عدالت ضلع سرکار انگریزی میں جہاں وہ مدعا علیہ سکونت پذیر ہو حاضر ہوکر نالش اپنے دعوی کی رجوع کرے استغاثہ اوسکا تحقیق ہوکر بشرط ثبوت حقرسی اوسکی بہ قاعدہ معینہ عدالت ہائے سرکار انگریزی کے جو مروج ہیں کر دیجاویگی -
دفعہ ششم - ہر کس از ملازمان سرکار مہاراجہ صاحب بہادر یا قیدار مہاراجہ صاحب موصوف گریختہ در علاقہ سرکار انگریزی آمدہ پناہ یابد برائے او چہ حکم است -	ان دونوں دفعات ششم و ہفتم میں بھی بموجب جواب دفعہ پنجم مندرجہ بالا عمل در آمد ہوگا یعنے اسامی بھیجی نہیں جاویگی مدعی عدالت ضلع سرکار انگریزی میں جہاں مدعا علیہ رہتا ہو نالش دعوی اپنے کی رجوع کریگا -
دفعہ ہفتم - اگر شخصی برائے خرید اسباب مبلغ نقد دادہ روانہ طرف امرتسر یا لاہور یا جالندہر نمودہ شود و در آنجا رسیدہ جوابش برائے او چہ حکم است	

اور جو دیوان جوالا سہائے نے در اخیر عبارت عرضی کے جو فقرات بدین الفاظ کہ "علاقہ مہاراجہ صاحب بہادر کوہستان و دامن کوہ است ہرگاہ مجرمان فرار شود در علاقہ سرکار انگریزی پناہ یابند از رعایا سکنہ کوہستان و دامن کوہستان واردات خونریزی و رہزنی و دزدی بظہور خواہد آمد" فقط لکھے ہیں اس عبارت سے ایسا مترشح ہوتا ہے کہ شاید بخیال دیوان صاحب کے انتظام عملداری سرکاری بے تجربہ و بے سند و سستی ہے اور انتظام انکی ریاست جموں میں فائق تر از ان تصور فرماتے ہیں تو واضح ہو کہ سرکار انگریزی بالعرف اخراجات کثیرہ انتظام و انسداق ملک کا بہ تقرری تھانجات و چوکیات بہ مراد آرام و آسائش رعایا مقدم تر جملہ امورات سے سمجھتے ہیں اور اس طرح کا بہ آئین بہین انتظام علاقہ جات سرکاری کا ہے کہ مثل اوسکے اور ریاستہائے میں ہرگز نہیں ہے چونکہ جواب جملہ معروضات دیوان صاحب موصوف کا بالا ارقام پایا واسطے اجرائے نقل اس روبکاری کے واسطے عملدرآمد ہونے کے مناسب ہے اسواسطے حکم ہوا کہ ایک نقل روبکاری ہذا معہ خریطہ مختصر بخدمت مہاراجہ صاحب بہادر بھیجکر درج ہووے کہ مطابق اسکے عملدرآمد فرماویں اور دیگر ایک نقل اس روبکاری کی بخدمت صاحبان کمشنر قسمت لاہور و قسمت جہلم و پشاور و کمشنری دوابہ جالندہر بذریعہ چٹہیات انگریزی مرسل ہووے کہ صاحبان ممدوح ایک ایک نقل روبکار ہذا پاس ہر ایک صاحبان اضلاع ماتحت اپنے اپنے کے واسطے تعمیل کے بھیجدیں -

(۲) قواعد جنکے رو سے افسر انگریزی متعینہ کشمیر بعض خاص اختیارات کو استعمال میں لاوے اور جنکے رو سے عدالت مشترکہ بعض خاص نالشات دیوانی کی سماعت کیلئے مقرر ہوئے

منتقام فورٹ ولیم - ۲۰ مارچ ۱۸۷۳ء

نمبرہ ۹۰ - پی - بموجب اختیار جو ہمارہ میں حسب ضابطہ از روئے اقرار نامہ مہاراجہ صاحب کشمیر حاصل ہیں جنابہ بیسرائے و معلی القاب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل حسب دفعات ۴ و ۵ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۹ء (ایکٹ اختیار بریاست غیر و ماوگرفت مجرمان) جو افسر انگریزی فی زمانہ کشمیر میں متعین ہو اوسکو اختیارات مصرحہ قواعد مندرجہ ذیل تفویض فرماتے ہیں -

اول - جو عہدہ دار انگریزی فی زمانہ خدمت پر سری نگر مین مامور ہوگا وہ کشمیر مین سرکار انگریزی کا قائم مقام ہوگا اور حسن انتظام کی ترمیم
وکمیز کے واسطے اختیارات ذیل عہدہ دار موصوف کو عطا کیے جاتے ہین اور خدمات ذیل متعلق کیجاتی ہین -
(الف) عہدہ دار موصوف کو جائز ہوگا کہ کسی شخص ایسے کو جو سرکار انگریزی کی رعیت ہو اور کشمیر مین سفر کرتا ہو یا رہتا ہو اور کسی جرم
سخت کا مرتکب ہو حکم دے کہ فوراً کشمیر سے نکل جاوے اور جائز ہوگا کہ کسی شخص کو جو ایسے حکم سے آگاہ ہو اور عدول حکمی کرے قید سخت یا کسی
کی سزا دے جسکی میعاد چھ ماہ تک ہو سکیگی یا جرمانہ کی سزا دے جسکی تعداد ایکہزار روپیہ تک ہو سکیگی یا دونون سزائین دیوے -
(ب) عہدہ دار موصوف اپنے محکمہ مین (جسکا نام محکمہ عہدہ دار انگریزی واقع کشمیر ہوگا) جملہ نالشات قسم دیوانی کی جو مابین یورپین رعایا
سرکار انگریزی ہون یا جو مابین یورپین رعایا سرکار انگریزی یا اونکے ملازمان کے ہون لیوے اور تجویز کرے اور فیصلہ کرے بشرطیکہ
(۱) بنائے دعوی کشمیر کے اندر پیدا ہوئی ہو یا مدعا علیہ نالش کے شروع ہونے کے وقت کشمیر کے اندر رہتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا بذات خاص حصول
منفعت کے لئے کوئی کام کرتا ہو -
(۲) نالش اون نالشون کی قسم ہو جسکی سماعت کی معمولی عدالتہائے دیوانی برٹش انڈیا مین قانوناً ممانعت ہو -
(ج) عہدہ دار موصوف کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول حسب دفعہ ۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ - ۱۸۷۲ع) واسطے تجویز جرائم مرتکبہ یورپین
رعایا سرکار انگریزی یا مرتکبہ ایسے دیسی رعایا سرکار انگریزی جو ملازمان یورپین سرکار انگریزی کے ہون حاصل ہونگے - مگر شرط یہ ہے کہ اگر
مجرم اہل فرنگ رعیت انگریزی ہو تو عہدہ دار موصوف کو فقط یہ اختیار ہوگا کہ حکم سزائے قید ایک میعاد کے واسطے جو تین ماہ سے زیادہ نہو
یا جرمانہ کی سزا جسکی تعداد ایکہزار روپیہ سے زیادہ نہو یا دونون سزاؤنکا حکم دے اور درحالیکہ جرم جسکا استغاثہ کیا جاوے ایسا ہو کہ مجموعہ تعزیرات
ہند کے بموجب واجب سزائے موت کی ہو یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو یا جرم ایسا ہو کہ عہدہ دار موصوف کی رائے مین سزائے کافی دینے
کا اوسکو اختیار نہین ہو تو (اگر عہدہ دار موصوف سمجھے کہ ملزم تفویض ہونا چاہیے) تو اوسکو لازم ہے کہ چیف کورٹ پنجاب کے تفویض کرے -
دوم - جرمانے اوس طریق سے وصول کیے جاوینگے جیسا مجموعہ ضابطہ فوجداری یعنی ایکٹ ۱۰ - ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۳۰۷ مین حکم ہے -
سوئم - احکام سزائے تازیانہ کی تعمیل اوس طریق سے ہوگی جیسا مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۳۰۹ - ۳۱۱ - ۳۱۲ و ۳۱۳ مین حکم ہے -
چہارم - جن اشخاص کی نسبت حکم قید دیا جاویگا وہ جیلخانہ سیالکوٹ یا راولپنڈی کو منتقل کیے جاوینگے اور اوس جیلخانہ مین قید رہینگے -
پنجم - یورپین رعایا سرکار انگریزی کے مابین یا یورپین رعایا سرکار انگریزی اور اونکے ملازمان کے مابین جملہ دیوانی نالشات مین ضابطہ کا
عملدرآمد مطابق مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہوگا جبکہ فوجداری مواخذہ مین ضابطہ کا عملدرآمد مطابق ضابطہ فوجداری کے ہوگا -
ششم - عہدہ دار موصوف حکمنامجات کی تعمیل اور اجرا کے واسطے جو اوسکی محکمہ سے جاری ہون قواعد وضع کریگا اور حکمنامجات مذکورہ کے
اجرا کے واسطے رسوم مقرر کریگا اور یہ رسوم نالش کرنیوالون سے لیجاوینگی -
ہفتم - جملہ امور قانونی یا امور واقعہ یا دونون کی نسبت جنکے باب مین اون مقدمات مین بحث پیدا ہو جو عہدہ دار موصوف کے سامنے پیش ہون
بموجب اوس قانون کے عملدرآمد اور فیصلہ کیا جاویگا جس قانون کا عملدرآمد پنجاب کی عدالتون مین ہوتا ہے -
ہشتم - عہدہ دار موصوف ایسے رجسٹر اور کتابین اور چٹھے مرتب کیا کریگا اور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ملک پنجاب کے حضور ایسے نقشے روانہ
کیا کریگا جو اوسکے اختیارات متذکرہ صدر کے استعمال کی بابت ایسے ہون کہ نواب محتشم الیہ وقتاً فوقتاً معین فرماوین - نواب محتشم الیہ
اگر وقتاً فوقتاً مثل طلب فرماوین تو عہدہ دار مذکور کو حکم طلبی کی تعمیل کرنی ہوگی -
نہم - عہدہ دار موصوف اوسیقدر رسوم اسٹامپ اور کورٹ فیس وصول کیا کریگا جسقدر ایکٹ ۱۸ - ۱۸۶۹ع اور ایکٹ ۷ - ۱۸۷۰ع مین مقرر
دہم - عہدہ دار موصوف جو حکم یا فیصلہ یا ڈگری کسی دیوانی مقدمہ مین دیگا اوسکا اپیل نہوا کریگا لیکن اگر کسی ایسے مقدمہ کی تجویز مین
کوئی بحث امر قانونی یا کسی وثیقہ کے معنی کی تعبیر مین پیدا ہو جس تعبیر سے فیصلہ کی روئداد پر اثر ہو تو عہدہ دار موصوف کو جائز ہوگا کہ
مقدمہ کی کیفیت قلمبند کرکے چیف کورٹ کے فیصلہ کے لئے استصواب کرے اور ایسے فیصلہ کی نقل پہونچنے پر وہ اوسکے مطابق مقدمہ کو انفصال
اور کسی شخص کو جسپر عہدہ دار موصوف کے روبرو تجویز مقدمہ ہوکر جرم ثابت ہو جائز ہوگا کہ صاحب کمشنر قسمت راولپنڈی کے روبرو اپیل
کرے اور اگر شخص مذکور یورپین رعیت سرکار انگریزی ہو تو اوسکو جائز ہوگا کہ خواہ صاحب کمشنر موصوف کے یہان اپیل کرے خواہ چیف کورٹ

پنجاب کے روبرو ۔
یازدہم ۔ سائل کو لازم ہوگا کہ ہر مقدمہ میں درخواست کی بالمواجہ عہدہ دار موصوف کشمیر مین دے اور عہدہ دار موصوف اگر ضرور سمجھیگا تو اوس عہدہ دار کو جسکو پیروی مقدمہ کا اختیار دیا جاویگا ہدایت کرے ۔

عدالت مخلوط

دوازدہم ۔ دیوانی نالشات جنمین ایک فریق یورپین رعایا سرکار انگریزی یا ذکر نوکر ہون مہاراجہ صاحب بہادر کی رعایا ہون اور دوسرا فریق رعایا مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر ہو ان ایک مخلوط عدالت مین منفصل کیجاوینگی جسکا حاکم عہدہ دار انگریزی اور سول جج سرینگر یا اور عہدہ دار ہوگا جسکو مہاراجہ صاحب والی کشمیر اس کام کے واسطے بالتخصیص مقرر فرما دین ۔
سیزدہم ۔ جب عہدہ دار انگریزی مصرف اور سول جج موصوف یا کوئی اور عہدہ دار مسبوق الذکر کسی ایسی نالش مذکورہ بالا مین فیصلہ اخیر پر دیکھیں تو اپنا اختلاف قلمبند کرینگے اور ایک شخص ثالث کو مقدمہ تفویض کرینگے جسکو وہ دونون نامزد کرین ۔
چہاردہم ۔ جو ثالث اسطرح نامزد ہوگا وہ مقدمہ کی تجویز کی کارروائی کریگا اور اوسکا فیصلہ اطلق ہوگا ۔
پانزدہم ۔ اور ان قواعد کے بموجب ہر مقدمہ مین جو تفویض کیا جاوے ۔
(الف) ثالث کو اختیار ہوگا کہ اگر فریقین سے کوئی فریق بعد معقول اطلاع کے بلا عذر کافی سبکے حاضر ہونے مین تغافل کرے یا انکار کرے تو یکطرفہ تجویز کر دے ۔
(ب) ثالث کو اختیار ہوگا کہ اون مقدمات میں جو اوسکو تفویض ہون گواہون کو طلب کرے ۔
(ج) اور فریقین مین سے ہر ایک فریق کو لازم ہوگا کہ بیانات اور دستاویزون کو جو اونکے قبضہ اور اختیار مین ہون اور ثالث اونکو متعلق بمعاملہ مفروضہ سمجھکر طلب کرے ثالث مذکور کے روبرو پیش کرین ۔
(د) اور فریقین کو اور اونکے قایم مقامان باستحقاق کو لازم ہوگا کہ فیصلہ کو قبول کرین اور اوسکی تعمیل کرین ۔

(۵) بعض خاص افسرون کو اختیارات
فوجداری کا بلوچستان و دیگر مقامات مین دیا جانا

(۱) بلوچستان

۴ - جولائی ۱۸۸۳ء

نمبرہ ۱۳۶ ۔ پی (جیساکہ اوسکی ترمیم نمبرہ ۱۴۱ - ای پی مورخہ ۹ جنوری ۱۸۸۴ء سے ہوئی ہے) باستعمال اون اختیارات کے جو جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو بموجب دفعات ۴ و ۵ ۔ ایکٹ اٹہارہ ۱۸۷۹ء (یعنی ایکٹ اختیار بریاست غیر و داد و گرفت مجرمان مجریہ ۱۸۷۹ء) حاصل ہین اور باستعمال اون تمام دیگر اختیارات کے جو نواب ممدوح الیہ کو اس باب مین حاصل ہین برضامندی عالیجناب خان قلات (الف) اوس افسر متعینہ وقت کو جو نواب گورنر جنرل کے ایجنٹ مقیم بلوچستان کے عہدہ پر مامور ہو اختیارات سشن جج و مجسٹریٹ درجہ اول مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (یعنی ایکٹ ۱۰ ۔ ۱۸۸۲ء و ایکٹ ۱۱ ۔ ۱۸۸۲ء) اون تمام اشخاص کی نسبت عطا فرماتے ہین جو مابین حدود ضلع کوئٹہ و چھاونی شہری رستہ ہون اور (ب) نفاذ حکم فرماتے ہین کہ
اول ۔ ہر ایسا افسر حسب اقتضای رائے خود کسی مقدمہ کی تجویز بحیثیت سشن جج بلا جوری یا بلا امداد اسیسران کریگا مجاز ہوگا ۔
دوم ۔ احکام سزای موت جو کوئی ایسا افسر صادر کرے نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل کی منظوری کیلئے بموجب فصل ۱۱ مجموعہ مذکور مرسل ہوا کرین ۔
نمبرہ ۱۳۴ ۔ پی ۔ باستعمال اون اختیارات کے جو جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو بموجب دفعات ۴ و ۵ ۔ ایکٹ ۲۱ ۔ ۱۸۷۹ء (یعنی ایکٹ اختیار بریاست غیر و داد و گرفت مجرمان مجریہ ۱۸۷۹ء) حاصل ہین اور باستعمال اون تمام دیگر اختیارات کے جو نواب ممدوح الیہ

کو بابت میں حاصل ہیں برضامندی عالیجناب خان قلات اون افسر متعینہ وقت کو جو نواب گورنر جنرل کے ایجنٹ مقیم بلوچستان کی اسسٹنٹ اول کے عہدہ
پر مامور ہو اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول متذکرہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (یعنی ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء و ایکٹ ۱۸۸۲ء) اور مجسٹریٹ کے اختیارات
خاص متذکرہ دفعہ ۳۰ مجموعہ مذکور بہ نسبت اون تمام اشخاص کے عطا فرماتے ہیں جو ضلع کوئٹہ کے اندر رہتے ہوں -

نمبر ۱۳۶۷ - پی - باستعمال اون اختیارات کے جو جناب جلیل القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو بموجب دفعات ۴ و ۵ - ایکٹ
۲۱ ۱۸۷۹ء (یعنی ایکٹ اختیار ریاست غیر وداد و گرفت مجرمان مجریہ ۱۸۷۹ء) حاصل ہیں اور باستعمال اون تمام دیگر اختیارات کے جو جناب
محتشم الیہ کو بابت میں حاصل ہیں برضامندی عالیجناب خان قلات اون افسر متعینہ وقت کو جو نواب گورنر جنرل کے ایجنٹ مقیم بلوچستان کے
اسسٹنٹ دوم کے عہدہ پر مامور ہو اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول متذکرہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (یعنی ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء و ایکٹ ۱۸۸۲ء) کی
نسبت اون تمام اشخاص کے عطا فرماتے ہیں جو چھاونی ستری کے اندر رہتے ہوں -

نمبر ۱۳۶۸ - پی - باستعمال اون اختیارات کے جو جناب جلیل القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو بموجب دفعات ۴ و ۵ - ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء (یعنی ایکٹ
اختیار ریاست غیر وداد و گرفت مجرمان مجریہ ۱۸۷۹ء) حاصل ہیں اور باستعمال اون تمام دیگر اختیارات کے جو جناب نواب محتشم الیہ کو بابت میں
حاصل ہیں برضامندی عالیجناب خان قلات (الف) اون افسران متعینہ وقت رعایائے برطانیہ اہل یورپ کو جو نواب گورنر جنرل کے ایجنٹ مقیم
بلوچستان کے عہدہ پر یا نواب ممدوح کے ایجنٹ مقیم بلوچستان کے اسسٹنٹ اول یا اسسٹنٹ دوم کے عہدہ و منصب پر مامور ہوں ممالک عالیجناب خان
قلات میں صاحبان جسٹس آف دی پیس مقرر فرماتے ہیں اور (ب) نفاذ حکم فرماتے ہیں کہ عدالت چیف کورٹ پنجاب وہ عدالت ہوگی
جسمین افسران مذکور رعایا برطانیہ اہل یورپ کو واسطے تجویز کے تفویض کیا کرینگے -

(۲) جیند

اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۱۵۰۹ - جی پی مورخہ ۱۰ جون ۱۸۸۸ء

(د) اندر انجا کہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل کو رعایا برطانیہ اہل یورپ موجودہ علاقہ راجہ صاحب جیند پر اختیار سماعت متعلق ہے
بذریعہ اشتہار ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ باستعمال اون اختیارات کے جو جناب جلیل القاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل کو بموجب دفعات
۴ و ۵ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء (یعنی ایکٹ اختیار ریاست غیر وداد و گرفت مجرمان مجریہ ۱۸۷۹ء) حاصل ہیں اور باستعمال اون تمام دیگر اختیارات کے جو
نواب محتشم الیہ کو بابت میں حاصل ہیں نواب محتشم الیہ (الف) افسر متعینہ وقت کو جو سپرنٹنڈنٹ جیند کے عہدہ پر مامور ہو اور رعایا برطانیہ اہل یورپ
مہاراجہ صاحب والی جیند کے علاقہ کے اندر جسٹس آف دی پیس مقرر فرماتے ہیں اور (ب) نفاذ حکم فرماتے ہیں کہ چیف کورٹ پنجاب وہ عدالت
ہوگی جسمین افسر مذکور رعایا برطانیہ اہل یورپ کو تجویز کے لئے تفویض کیا کریگا -

(۳) کپورتھلہ

اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۱۵۱۰ - جی پی - مورخہ ۱۰ جون ۱۸۸۸ء

(ہ) اندر انجا کہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل کو رعایا برطانیہ اہل یورپ جو علاقہ راجہ صاحب والی کپورتھلہ کی نسبت
اختیار سماعت حاصل ہے بذریعہ اشتہار ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ باستعمال اون اختیارات کے جو بموجب دفعات ۴ و ۵ - ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء (ایکٹ اختیار
ریاست غیر وداد و گرفت مجرمان مجریہ ۱۸۷۹ء) حاصل ہیں اور باستعمال اون تمام دیگر اختیارات کے جو بابت میں نواب جلیل القاب گورنر
جنرل صاحب بہادر کو حاصل ہیں نواب محتشم الیہ باجلاس کونسل (الف) افسر متعینہ وقت کو جو سپرنٹنڈنٹ کپورتھلہ کے عہدہ پر مامور ہو اور رعایا
برطانیہ اہل یورپ جو علاقہ راجہ صاحب والی کپورتھلہ کے اندر جسٹس آف دی پیس مقرر فرماتے ہیں - اور (ب) نفاذ حکم فرماتے ہیں کہ چیف
کورٹ پنجاب وہ عدالت ہوگی جسمین عہدہ دار مذکور رعایا برطانیہ اہل یورپ کو بغرض تجویز تفویض کیا کریگا -

(۴) نابھہ پاٹودی (راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے)

اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۴۳۲۲ - آئی - جی مورخہ ۲ - نومبر ۱۸۸۱ء

(ز) اشتہار صیغہ ریاست ہائے غیر نمبر ۳۵۲۷ - جے - مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۸۰ء مطبوعہ صفحہ ۷۴۴ گزٹ ہند مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۸۸۰ء بذریعہ
اشتہار ہذا منسوخ کیا جاتا ہے اور بجائے اوس کے اشتہار مندرجہ ذیل قائم کیا جاتا ہے -

از انجا کہ راجہ صاحب والی ابیہ و نواب صاحب والی پاٹودی نے اپنے اپنے علاقہ کے اندر اون تمام قطعات اراضی کی نسبت جنپر راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے قائم ہے اور جنمین وہ اراضیات شامل ہین جنپر سٹیشن ہاؤس و مکانات ملازمان بنے ہوئے ہین اور دیگر مطالب متعلقہ ریلوے کو کرائے گئے ہوئے ہین سرکار انگریزی کو پورا پورا اختیار سماعت دیدیا ہے لہذا باستعمال اختیار سماعت مذکور اور باستعمال اون اختیارات کے جو بروئے دفعات ۴ و ۵ - ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء (ایکٹ اختیار بہ ریاست غیر) و دو گرفت مجریان مجریہ ۱۸۸۱ء نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل بطریقہ ذیل اشتہار جاری کرتے ہین -

۱- تمام قوانین نافذ الوقت ضلع گورگانوہ متعلق قسمت دہلی کے تمام قطعات اراضی مذکورہ بالا پر بذریعہ اشتہار ہذا وسعت دیجاتی ہے -

۲- صاحبان ڈپٹی کمشنر ضلع گورگانوہ و کمشنر قسمت دہلی متعینہ وقت و چیف کورٹ پنجاب تمام قطعات اراضی مذکورہ بالا کے اندر علیحدہ علیحدہ اونہین اختیارات انتظامی کا استعمال کرینگے جنکا استعمال صاحبان موصوف و عدالت چیف کورٹ علیحدہ علیحدہ علاقہ سرکار انگریزی کے اندر جدا اونکے زیر اختیار سماعت ہو کر سکتے ہین -

(۳) کل عدالتہائے انگریزی جو ضلع گورگانوہ کے اندر اختیار سماعت رکھتے ہین تمام قطعات اراضی مذکورہ بالا کے اندر اوسی اختیار سماعت کا استعمال کرینگے -

(۴) تمام قطعات اراضی مذکورہ بالا کے اندر پولیس کا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے پولیس کو حاصل ہوگا جو ماتحتی صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورگانوہ و صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ملک پنجاب اونہین اختیارات پولیس کا استعمال کریگا جنکا استعمال صاحبان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کسی قانون نافذ الوقت کے رو سے علاقہ سرکار انگریزی کے اندر کر سکتے ہین -

۵- پٹیالہ جیند و دوجانہ (ریواڑی فیروزپور ریلوے)

۵ نومبر ۱۸۸۴ء

نمبر ۳۹۲۷ - آئی

۶ سرکار انگریزی کو پور پور اختیار سماعت وغیرہ دیا گیا

از انجا کہ عالیجناب مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ و عالیجناب راجہ صاحب والی جیند و نواب صاحب والی دوجانہ نے اون اراضیات کی نسبت جو اونکی اپنی اپنی ریاستون مین واقع ہین اور جنپر ریواڑی فیروزپور سٹیٹ ریلوے قائم ہے یا جنپر مین لبعد ریلوے مذکور قائم کیا گیا و بشمول اون اراضیات کے جنپر اسٹیشن ہاؤس و مکانات ملازمان ریلوے بنے ہوئے ہین اور دیگر اغراض ریلوے کے واسطے لیے ہوئے ہین -) لہذا باستعمال اس اختیار سماعت کے اور اون اختیارات کے جو بروئے دفعات ۴ و ۵ - ایکٹ اختیار بہ ریاست غیر و داد و گرفت مجریان مجریہ ۱۸۸۱ء اور باستعمال اون تمام دیگر اختیارات کے جو اس بارہ مین نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر کو حاصل ہین نواب معتشم الیہ باجلاس کونسل اشتہار مندرجہ ذیل جاری فرماتے ہین -

(۱) تمام قوانین نافذ الوقت ضلع متعلقہ واقع ملک پنجاب کو قطعات اراضی مذکورہ بالا پر بذریعہ اشتہار ہذا وسعت دیجاتی ہے -

(۲) صاحبان ڈپٹی کمشنر ضلع حصار و کمشنر قسمت دہلی و صاحبان فنانشل کمشنر ملک پنجاب و جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ملک پنجاب وغیرہ متعینہ وقت کو اراضیات مذکورہ بالا کے اندر علیحدہ علیحدہ وہی اختیارات انتظامی حاصل ہونگے جو صاحبان ممدوح علاقہ سرکار انگریزی کے اندر جدا اونکے زیر انتظام ہو علیحدہ علیحدہ استعمال کر سکتے ہین -

(۳) عدالتہائے انگریزی جو ضلع حصار کے اندر اختیار سماعت رکھتے ہین اراضیات مذکورہ بالا کے اندر اوس اختیار سماعت کا استعمال کر سکتے ہین جنکا استعمال وہ ضلع مذکور کے اندر علیحدہ علیحدہ کرتے ہین -

(۴) اراضیات مذکورہ بالا کے اندر پولیس کا انتظام صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس کو یا اور کسی عہدہ دار کو جسکو جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نام یا بلحاظ عہدہ کے اس بارہ مین مقرر کرین حاصل ہوگا - صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل یا دیگر عہدہ دار مذکورہ بالا کو وہی اختیارات پولیس بماتحتی صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع حصار و صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ملک پنجاب حاصل ہونگے جنکا استعمال صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بروئے کسی قانون نافذ الوقت ضلع حصار کے کر سکتا ہے

سرکلر نمبر ۳۴ (الف) اون اشخاص کا جو بیرون از حدود برٹش انڈیا سکونت رکھتے ہون

بطور گواہان حاضر ہونا۔ اور اونکی شہادت

وارنٹ گرفتاری گواہ کی تعمیل صرف برٹش انڈیا میں ہو سکتی ہے

چیف کورٹ کو معلوم ہوا ہے کہ ماتحت عدالتہائے فوجداری گاہے گاہے بیرون حدود برٹش انڈیا اون اشخاص کی گرفتاری کیلئے جنکی حاضری شہادت دینے کیلئے مطلوب ہے گو جو اوس وقت بیرون از حدود برٹش انڈیا سکونت پذیر ہوں وارنٹ صادر کرتی ہیں۔ اور اسطرح پر مقدمات غیر فیصل شدہ رہتے ہیں اور ملزمان عرصہ ہائے دراز تک اس وجہ سے حوالات میں رکھے جاتے ہیں کہ عدالت ایسی وارنٹ کی منتظر ہے۔ لہذا احکام عدالت ہذا افسران جلیس عدالتہائے مذکور کی توجہ دفعہ ۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی طرف دلانا ضروری سمجھتے ہین جسکی رو سے وارنٹ گرفتاری گواہ کی تعمیل صرف کسی مقام واقع برٹش انڈیا مین ہو سکتی ہے۔ اور حکام موصوف ہدایت فرماتے ہین کہ وارنٹ ہائے قسم مذکور کا بغرض تعمیل بیرون از حدود برٹش انڈیا صادر کیا جانا موقوف ہونا چاہیے۔

چٹھیات [illegible] جاری ہو سکتی ہین

۲۔ مگر اسمین کچھہ اعتراض نہین ہے کہ چٹھی یا چٹھیات از قسم سمن بابت حاضری ادائے شہادت اوس شخص کے نام جاری کیجاوے جو دیسیان ریاستہائے متحدہ یا تحت ملکہ معظمہ قیصر ہند مین سے کسی رئیس یا سردار یا علاقہ کے اندر سکونت پذیر ہو جہان پر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ یا ایسے ہی اور عہدہ دار کی معرفت ذریعہ خط و کتابت قایم ہو جسکی وساطت سے چٹھی مذکور بدین امید کہ وہ جلد حوالہ کیجاویگی بہیجی جاسکتی ہے۔

بالعموم حالاتمین کمیشن جاری ہو سکتا ہے

۳۔ اگر وہ شخص جسکی حاضری مطلوب ہو ہدایات مندرجہ چٹھی کی تعمیل نکرے تو اوسکو حاضری پر مجبور کرنیکے لیئے کچھہ زیادہ تدابیر نہین کیجاسکتین مگر جس صورت مین اوسکی شہادت بغرض انصاف نہایت ہی ضروری ثابت کیجاوے تو شہادت لینے کیواسطے حسب دفعہ ۵۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری بنام کمیشن اوس عہدہ دار کے نام جاری کیا جاسکتا ہے جو اوس ریاست یا مقام پر جہان شخص مذکور سکونت پذیر ہو گورنمنٹ ہند سرکار انگریزی کی طرف سے رہتا ہو۔ اگر کوئی ایسا عہدہ دار نہو تو لازم ہے کہ مقدمہ بلا شہادت شخص مذکور فیصل کیا جاوے۔

حاضری گواہان کیلئے کارروائی ملتوی رہنے کی مدت طویل نہیں ہونی چاہیے

۴۔ عہدہ داران جلیس عدالتہائے فوجداری کو یاد دلایا جاتا ہے کہ بطور گواہان اون اشخاص کے حاضر کئے جانیکے لیئے جنکو برضا و رغبت حاضر آنے سے قاصر رہنے کی صورتمین عدالتہائے حاضری پر مجبور کرنیکی مجاز نہین ہین کارروائی فوجداری غیر واجب طور پر طویل نہین ہونی چاہیے اور استعمال اختیار انتہائی برائے اجرائے کمیشن بنا بر لینے اظہار کسی غیر حاضر گواہ کے صرف اون صورتمین ہونا چاہیے جبکہ شہادت ازبس ضروری معلوم ہو جسصورتمین تعمیل کمیشن سے انکار کیا جاوے تو وجوہات انکار مختصراً تحریر ہونی چاہیئین تاکہ اون اعتراضات مابعد کی پیش بندی کیجائے جو بربنائے انکار مذکور کئے جاوین۔

سرکلر نمبر ۴۴۔ ضابطہ متعلق اون تحقیقات کے جو مجرمان عادی سے نیک چلنی کی بابت ضمانت لینے کے بارہ مین کیجاوے

ہدایات ضروری بابت [illegible] بموجب باب ۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری

حکام چیف کورٹ کو اس امر کا اظہار کرنیکی خواہش ہے کہ احکام باب ۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری بہ تعیین اون حالات کے جن مین اشخاص کی نسبت یہ حکم دیا جاسکتا ہے کہ وہ ضمانت حفظ امن یا سوائے بدوئی ثبوت جرم یا باتینکہ چلنی داخل کرین داخل ہین وہ ضابطہ درج ہے جو مقدمات از قسم مذکور

تجویز کیوقت اختیار کیجانا چاہئے عموماً سمجھی نہین جاتی یا اونپر عملدرآمد نہین ہوتا لیس علی العمائے فوجداری کی توجہ احکام مذکور کی طرف دلائی جاتی ہے پہلے یہ امر قابل تحریر ہے کہ ضابطہ فوجداری حال (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کی بموجب نیک چلنی کی بابت ضمانت طلب کرنیکا اختیار بہت کم کردیا گیا ہے اور اب لازم ہے کہ بعض خاص شرائط کی جو بموجب مجموعہ سابقہ مطلوب نہین تعمیل کیجاوے قبل اسکے کہ کوئی حکمنامہ جاری ہوسکے اور قبل اسکے کہ ایک حکم اخیر جسکی روسے کسی شخص کو ہر دو اقسام مذکورہ بالا مین سے کسی قسم کی ضمانت کے داخل کرنیکا حکم دیا جاوے صادر کیا جاسکے۔

مقدمات ضمانت بابت نیک چلنی حسب دفعہ ۱۱۰ مین امور پر توجہ ہونی چاہئے۔

۲ - مقدمات حسب دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری جنمین برخلاف مجرمان عادی اس غرض سے کارروائی کیجاتی ہے کہ اونکو داخل ضمانت نیک چلنی کا حکم دیا جاوے نہایت عام ہین اور عموماً اونہین کی بابت یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ضابطہ مذکور کے احکام پر توجہ نہین کیجاتی۔ مقدمات از قسم مذکور کی کارروائی مرحلہ اولین مین اور قبل اسکے کہ اصلی تحقیقات بمواجہہ ملزم کیجاوے تین امور پر توجہ مطلوب ہے۔

(۱) اطلاع (دفعہ ۱۱۰)

(۲) حکم جو اطلاع مذکور پر صادر ہو مع خلاصہ اطلاع مذکور (دفعہ ۱۱۲)

(۳) حکم مذکور کے ملزم کو اطلاع دینی (دفعات ۱۱۴ و ۱۱۵)

اول اطلاع

۳ - اطلاع کل کارروائی کی بنیاد ہے اور یہ امر کہ صاحب مجسٹریٹ اطلاع مذکور پر کاربند ہوئے ہین تحریر کیا جانا چاہئے۔ کسی اطلاع پر کاربند نہین ہونا چاہئے بجز اسکے کہ وہ معتبر ذریعہ سے پہنچے اور وہ ایسی ہو کہ اگر وہ ثابت ہوجاوے اور اوسکی تردید کیجاوے تو اوس سے یہ تجویز جائز ٹہیرے کہ وہ شخص جسپر الزام لگایا گیا ہے ایک یا زیادہ خاص اقسام مندرجہ دفعہ ۱۱۰ مین آتا ہے۔

دویم۔ حکم بر اطلاع مذکور۔

۴ - اگر صاحب مجسٹریٹ کی نزدیک اطلاع موصولہ پر کاربند ہونا ضروری ہو تو لازم ہے کہ وہ ایسا حکم تحریر کرے جو مشتمل بر امورات مندرجہ دفعہ ۱۱۲ ہو۔ حکم مذکور مین اول اطلاع مذکور کا خلاصہ درج کیا جاوے اور وہ ایسا کافی مفصل تحریر ہونا چاہئے کہ شخص ملزم اوس معاملہ کو صاف سمجھ لے جسکا اوسے اپنی جواب مین مقابلہ کرنا ہے علاوہ برین حکم مذکور مین ضمانت مطلوبہ کی مراتب درج ہونے چاہئین۔ اور حکم مذکور کے اس جزو کی تحریر کرنیکی وقت ضرور ہے کہ شرط دفعہ ۱۱۸ یاد رکہی جاوے۔

سوئم۔ اطلاع دہی حکم مذکور بہ ملزم

۵ - امر سوم اطلاع دہی حکم مذکور بہ شخص ملزم ہے۔ اگر شخص ملزم عدالت مین حاضر نہو تو اوس حکمنامہ کے ساتھ جو نامبردہ کی حاضری کیلئے صادر کیا جاوے ایک نقل اوس حکم کی جو حسب دفعہ ۱۱۲ صادر ہو بغرض حوالگی جانب عہدہ دار تعمیل کنندہ حکمنامہ ہوگی۔ اگر شخص مذکور عدالت مین حاضر ہو تو حکم مذکور اوسے پڑہکر سنا دیا جاوے اور اگر وہ خواہش کرے تو اوسکا خلاصہ اوسے سمجہا دیا جاوے۔

نمونہ حکمنامہ جو شخص ملزم کے نام جاری کیا جاوے

۶ - حکمنامہ جو صادر ہونا چاہئے اوسکی نسبت دفعہ ۱۱۴ مین یہ حکم ہے کہ عموماً حکمنامہ ایک سمن ہوگا بجز اوس صورت کے کہ شخص مذکور حراست مین ہو اور بصورت حراست کی ایک وارنٹ اوس افسر کے نام جسکی حراست مین وہ ہو جاری کیا جاویگا جبکہ شخص مذکور حراست مین نہو تو وارنٹ صرف اوس صورت مین جاری کیا جاویگا جبکہ صاحب مجسٹریٹ کا اطمینان اس امر مین ہوجاوے کہ وہ بہ سبب انسداد نقض امن جسکا بوجوہات معقول

اندرج ہیں ضروری ہی۔ وہ وجوہات جنپر صاحب مجسٹریٹ اپنا حکم بابت اجرای وارنٹ مبنی کرین ضرور ہی کہ کل صورت ہائی مین تحریر کیجاوین
حکم مذکور زیادہ خصوصیت کے ساتھ درخواست ہائی حسب دفعہ ۰ اسی متعلق ہی اور دوبہت شاذ درخواست ہائی حسب دفعات ۹ و ۱۰ اسی متعلق ہو

تحقیقات بابت حاضری شخص ملزم

۷۔ بعد اسکے کہ کارروائی تمہیدی کمل ہو جاوی اور ملزم عدالت کے روبرو اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو تو تحقیقات اوس اطلاع کی صداقت
کی نسبت شروع ہوتی ہی جسپر صاحب مجسٹریٹ کاربند ہوئی ہون۔ بمقدمات حسب دفعہ ۱۰ امین ضابطہ جسکی پیروی کیجانی چاہیئے وہ منضبط
ہی جو بلئی مقدمات وارنٹ مقرر کیا گیا ہی بجز اسکے کہ کسی فرد قرارداد جرم کے مرتب کرنیکی ضرورت نہیں ہی لیکن اس امر مین احتیاط ضروری
ہی کہ ملزم کو اپنی جواب دہی اور اسکی تائید بذریعہ گواہان کرنیکے لئی پورا موقع دیا جاوی اگر غرض مذکور التوا ضروری ہو تو وہ عطا کیجانا

تجویز حکم

۸۔ تحقیقات مذکور کی خاتمہ پر ضرور ہی کہ صاحب مجسٹریٹ اوس حکم پر غور کرین جو صادر کیا جانا چاہیئے
اول امر غور طلب یہ ہی کہ آیا ملزم ایک ایسا شخص ثابت ہو گیا ہی جو اقسام مندرجہ دفعہ ۱۰ کی کسی قسم کے اندر آتا ہی اور اگر صاحب مجسٹریٹ کے
نزدیک نامبردہ اقسام مندرجہ دفعہ ۱۰ امین آوی تو صاحب مجسٹریٹ کو ایک صاف تجویز اوس خاص قسم کی نسبت جو صاحب موصوف کے نزدیک ثابت
شدہ ہو تحریر کرنی چاہیئے۔ اگر تجویز مذکور ناکافی ہو جیسا کہ کبھی کبھی توجہ مین آتا ہی یعنی یہ کہ ملزم بدمعاش ہی یا ایک مشہور سارق ہی۔
(جو تجاویز امکاناً بموجب مجموعہ سابقہ کافی ہوتین) تو حکم جو اسپر مبنی ہو قابل منسوخی ہوگا یہی صورت اوس وقت ہوگی اگر تجویز یہ ہو
کہ وہ عادی سارق ہی یا جیسی کچھ صورت ہو) اگر تجویز مذکور کی تائید اس شہادت سے نہ ہوتی ہو کہ بدچلنی عادتاً کیجاتی ہی۔

نسبت لینی کی آیا ضمانت صاحب مجسٹریٹ کو اقتضائی رائے حاصل ہی

امر دوم غور طلب یہ ہی کہ آیا ضمانت لینا ضروری ہی معمولی طور پر عادتاً بدچلنی کے ثبوت کے روسے یہ نتیجہ جائز ٹھیریگا کہ ضمانت ضروری ہی
لیکن صاحب مجسٹریٹ کو معاملہ مذکور مین اقتضائی رائے حاصل ہی اقتضائی رائے مذکور کی استعمال کرتے وقت یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مدعا کارروائی
مذکور یہ ہی کہ عبرت دیجاوے اور نہ یہ کہ سزا دیجاوے۔ ایک مجرم کو جو ابھی قیدخانہ سے رہا ہوا ہو عموماً ضمانت پر نہیں رکھنا چاہیئے تاوقتیکہ ایک
واجبی قدر اس امر کی جانچنے کا حاصل نہوا ہو کہ وہ سزا جو نامبردہ بھگت چکا ہی طریقہ ہائی بدی کی پر اختیار کرنیکے انسداد کے لئے بجائے خود کافی عبرت
آگین نہیں ہے۔

تعداد ضمانت و میعاد کی بابت ضمانت طلب کیجاوی

۹۔ اگر صاحب مجسٹریٹ یہ متعین کرے کہ ضمانت لینا ضروری ہی تو اگلا مرحلہ یہ ہی کہ امور ذیل طی کئی جاوین۔
(۱) وہ ضمانت جو دی جانی چاہیئے۔
(۲) وہ میعاد جسکے لئے ضمانت مذکور دیجانی چاہیئے۔
تعداد و میعاد کو مقرر کرتے وقت صاحب مجسٹریٹ کو محتاط رہنا چاہیئے کہ اس امر کو معلوم کرینکی لئی اصلی حکم کو ملاحظہ کرین کہ اوس ضمانت اور
تعداد سے جسکی صراحت حکم مذکور مین ہی تجاوز نہ کیا جاوی۔ علاوہ برین چونکہ تعداد ضمانت نامہ حالات مقدمہ پر پورا پورا لحاظ کرکے مقرر کیجانی
چاہیئے اور وہ حد سے زیادہ نہین ہونی چاہیئے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا چاہیئے کہ ضمانت مطلوبہ از شخص ملزم بلحاظ اوسکی حیثیت دنیاوی کی

اوسکی مقدور کی غیر متناسب نہین ہو ۔

اگر ملزم نابالغ معلوم ہو

۱۰ ۔ جبکہ ملزم کی صورت سے یہہ امر مشتبہ ہو کہ آیا وہ نابالغ ہو یا نہین تو اوسکی عمر تحقیق کیجانی چاہیئے ۔

ضابطہ اوس وقت جبکہ ضمانت ضروری تصور نہ کیا جاوے ۔

۱۱ ۔ اگر یہہ تجویز کیجاوے کہ ضمانت ضروری ہو تو صاحب مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۱۹ کاربند ہون گر خواہ شخص ملزم محض بغرض تحقیقات مذکور حراست مین ہو یا حراست مین نہو جیسی کی صورت ہو ۔

وہ امور جو حکم اخذ ضمانت کی تحریر میں لکھے جاوین اور حکم مذکور کا ترجمہ کیا جانا چاہیئے ۔

۱۲ ۔ جبکہ حکم اخیر حسب دفعہ ۱۱۸ صادر کیا جائے تو اوسمین امور ذیل صاف طور پر درج ہونی چاہیئین ۔

(۱) تعداد ضمانت نامہ ۔

(۲) یہہ امر کہ آیا وہ مع ضامنان کے ہے یا بلا ضامنان کے اور تعداد ضامنان ۔

(۳) وہ میعاد جسکے لئے ضمانت دینی مطلوب ہے ۔

اگر کارروائی انگریزی مین ہو تو ضرور ہے کہ حکم کا اردو مین ترجمہ کیا جاوے اور اوسپر صاحب مجسٹریٹ کے دستخط ہونے چاہیئین ۔

تاریخ آغاز میعاد ضمانت ۔ نمونہ وارنٹ

۱۳ ۔ جبکہ وہ شخص جس سے ضمانت مطلوب ہے زیر حکم سزائے قید نہو اور نہ وہ حکم سزا از قسم مذکور بھگت رہا ہو تو میعاد حکم کی تاریخ سے گذرنے شروع ہوتی ہو ۔ اور بجز اوس صورت کے کہ ضمانت مطلوبہ تاریخ مذکور دیجاوے اگر میعاد مقررہ ایک سال سے زیادہ نہو تو ضرور ہے کہ ملزم وہ حسب دفعہ ۱۲۳ بذریعہ وارنٹ بنمونہ نمبر ۳ ضمیمہ پنجم مجموعہ ضابطہ فوجداری جیلخانہ مین بھیجا جاوے جبکہ میعاد ایکسال سے متجاوز ہو تو ضرور ہے کہ نمونہ اسطرح تبدیل کیا جاوے کہ اوسکا فقرہ اخیر دفعہ ۱۲۳ کی فقرہ دوم کے مطابق ہو جاوے ۔ اور ضرور ہے کہ کارروائی ایسی جلدی جلدی کہ سہولتاً ممکن ہو روبرو عدالت سشن پیش کیجائے ۔

ضمانت نامہ یا نقل وارنٹ شامل مسل کیجانی چاہیئے

۱۴ ۔ ضرور ہے کہ اس امر مین احتیاط کیجاوے کہ مسل یا تو ضمانت نامہ یا ایک نقل وارنٹ سپردگی کی شامل کرنیکی ذریعہ مکمل کیجاوے قبل اسکے کہ مسل داخل دفتر ہو ۔

صاحبان مجسٹریٹ کو چاہیئے کہ بوقت کارروائی مذکور مجموعہ کو ملاحظہ کرین

۱۵ ۔ دیگر معاملات متعلق کارروائی حسب دفعات ۱۰۶ و ۱۰۹ و ۱۱۰ مین صاحبان مجسٹریٹ کو احکام ضابطہ مذکور مندرجہ باب ۸ کیطرف اور نمونجات ۱۱ تا ۱۵ مندرجہ ضمیمہ پنجم مجموعہ مذکور کیطرف متوجہ کیا جاتا ہے اور انکو یہہ صلاح دیجاتی ہے کہ وہ مجموعہ کو اپنے پاس رکھین اور اوسکو کل کارروائی حسب باب مذکور مین ملاحظہ کرین کیونکہ وہ غلطیان و بے ضابطگیان جنسے بذریعہ ملاحظہ مجموعہ مذکور احتراز کیا جا سکے ناقابل تلافی ہو متصور ہو سکتی ہین ۔

مقام تجویز

۱۶ ۔ آخر الامر مقام تجویز کے متعلق صاحبان مجسٹریٹ اضلاع مقدمات کی نسبت یہہ انتظام کرتے رہین کہ اذکو صاحبان مجسٹریٹ دورہ مین بموسم سرما اشخاص ملزمان کے گھرون کے قرب و جوار مین سماعت کرین بشرطیکہ اس امر مین احتیاط کیجاوے کہ کل تدابیر ابتدائی مطلوبہ قانون قبل از آغاز تحقیقات پوری پوری طور پر کیجاتی ہین اور کہ اشخاص ملزمان کے نام سمن جاری ہوتے ہین اور نہ کہ وہ بذریعہ وارنٹ حاضر

کئے جاتے ہین بجز اون صورتہای کے جنمین وارنٹ بنا بر طور پر جاری ہوگی۔

سرکلر نمبر ۴۵ ضابطہ پولیس

(الف) عام ضابطہ پولیس دربارہ تفتیش جرائم

باب ۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین پولیس کو اطلاع پہونچانے اور پولیس کے اختیارات تفتیش کے بارہ مین شرائط و قوانین مندرج ہین۔ اور اوسمین مجسٹریٹان کے ساتھ تعلقات پولیس تعین کئے گئے ہین۔

اختیارات پولیس اور اوسکا ضابطہ باب ۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین مندرج ہے۔

۲- اول یہ اصل سمجھا جاسکتا ہے کہ پولیس کو صرف جرائم قابل دست اندازی مین جیسا کہ اونکی تعریف مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دفعہ ۴ (ف) مین درج ہے بہ تحریک خود تفتیش کرنیکا اختیار حاصل ہے مگر دفعہ ۲۰۲ کے رو سے صاحب مجسٹریٹ اس امر کا مجاز ہے کہ جس صورت مین وہ کسی جرم کے استغاثہ کی صداقت کی نسبت جسکی سماعت کرنیکا وہ مجاز ہو اعتبار نہ کرنیکی وجہ معلوم ہو تو حکم تفتیش معرفت کسی عہدہ دار پولیس (یا دیگر شخص کے) صادر کرے۔ قیود جو اس اختیار ارسال مقدمات کی نسبت فقرہ ۲۰ جوڈیشل سرکلر نمبر ۲ مین درج ہین مجسٹریٹ کو اونکی تعمیل پوری پوری کرنی چاہئے۔

جرم جسکی پولیس تفتیش کرسکتی ہے۔

۳- دفعہ ۱۵۴ مین حکم ہے کہ ہر ایک اطلاع جو ارتکاب جرم قابل دست اندازی کے متعلق کسی افسر مہتمم اسٹیشن پولیس کے پاس کیجاوے وہ ضبط تحریر مین لائی جاویگی اور اوسپر حسب دفعات ۱۵۶، ۱۵۷ کارروائی کیجاویگی جبکہ اطلاع کسی جرم ناقابل دست اندازی کے ارتکاب سے متعلق ہو تو اوسکا خلاصہ ایک کتاب مین جو اس مطلب کے واسطے رکہی جاویگی درج کیا جاویگا اور اطلاع دہندہ کو ہدایت کیجاویگی کہ صاحب مجسٹریٹ کے حضور مین نالش کرے۔ کوئی افسر پولیس مجاز نہین ہے کہ بلا صریح حکم ایسے مجسٹریٹ کے جسکو حسب ضابطہ اختیارات حاصل ہوئے ہون کسی جرم ناقابل دست اندازی کی نسبت تفتیش کرے (دفعہ ۱۵۵)

اطلاع جو جرائم قابل دست اندازی و ناقابل دست اندازی کی بابت پولیس میں کیجاوے اوسکی بابت پولیس کو کیا کرنا چاہئے

۴- دفعات ۱۵۷ تا ۱۵۹ مین وہ ضابطہ درج ہے جسکی تعمیل پولیس کو اطلاع متعلق ارتکاب جرم قابل دست اندازی کے ملنے پر کرنی چاہئے اور نیز یہ شرط درج ہے کہ صاحب مجسٹریٹ ذی اختیار کے پاس اطلاعہای قسم مذکور کی رپورٹ ارسال ہونی چاہئین۔ سررشتہ پولیس مین ہدایات ذیل اس امر کی جاری کی گئی ہین کہ ارتکاب جرم قابل دست اندازی کے متعلق ہر اطلاع جو اسٹیشن پولیس مین کیجاوے اوسکی رپورٹ کسی نہ کسی طرح صاحبان مجسٹریٹ کو ضرور پہونچ جاوے۔

ہر ایک اطلاع جرم قابل دست اندازی کی جو افسر مہتمم اسٹیشن پولیس کو ملے اوسکی اطلاع صاحب مجسٹریٹ کو دیجانی چاہئے

اول گورنمنٹ نے روزنامچہ تہانہ بطور اوس کتاب کے مقرر کیا ہے جسمین اندراجات حسب دفعات ۱۵۴ و ۱۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری بابت ہر اطلاع متعلق جرم قابل دست اندازی یا ناقابل دست اندازی درج کیجاویگی فقرہ ۲۰ باب ۲ دستور العمل پولیس کا مضمون حسب ذیل ہے۔

(۲۰) روزنامچہ جات تہانہ مطابق نمونہ نمبر ۳ مندرجہ تتمہ مرتب ہونگے۔ اور اونمین وہ حالات درج ہونگے جو نمونہ مذکور سے واضح ہون اونمین ایک ثانی ہوگا جو تہانہ مین اوس غرض کے لئے جسکا ذکر من بعد ہوگا رہیگا اور ایک کونٹر فائل ہوگا جو ہر روز وقت معینہ پر صاحب

ڈاسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت مین بہیجا جاویگا"۔

باب مذکور پولیس کوڈ کے فقرہ جات ۲۳ و ۲۴ حسب ذیل ہین۔

"۲۳۔ اگر اطلاع یا اور خبر متعلقہ ارتکاب کسی جرم قابل دست اندازی جسکی تفتیش کرنیکا اختیار افسر مہتمم سٹیشن پولیس کو حاصل ہو ایسی ہو کہ افسر مذکور کو اس بارہ مین شک کرنیکی کوئی وجہ ہو کہ جرم مبینہ کا ارتکاب ہوا ہی تو افسر مذکور روزنامچہ تہانہ مین اطلاع یا خبر کے خلاصہ درج کرنے وقت ارتکاب جرم بیان کردہ کی نسبت مین شک کرنیکی وجوہات تحریر کریگا اور خلاصہ وجوہات مذکور کو کونٹر فائل مین شامل کریگا جو حسب فقرہ ۲۰۵ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت مین بہیجا جائے"۔

"۲۴۔ جب کونٹر فائل مذکور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس پہونچ جاوی اگر اونکی رائے ہو کہ مقدمہ کی تفتیش ہونی چاہیئے تو وہ اوس مضمون کا حکم دین اور ہر ایک مقدمہ مین کونٹر فائل کو واسطے ملاحظہ اور صدور حکم کے صاحب مجسٹریٹ ضلع کی پاس بہیجین"۔

۵۔ دو امور کی نسبت جو مقدمات قابل دست اندازی پولیس مین رپورٹون کے تحریر کرنیکے لئے اور مقدمات قسم مذکور مین پولیس کو تفتیش کا حکم دینے کے لئے اختیار صاحبان مجسٹریٹ سے متعلق ہین رائے مندرجہ ذیل جو چیف کورٹ نے غیر جوڈیشل طور پر ظاہر کی ہی حسب ارشاد لوکل گورنمنٹ بغرض اطلاع عدالت ہائے فوجداری ملک پنجاب مشتہر کی گئی ہے۔

۶۔ امر اول جسکی نسبت حکام عدالت ہذا سے رائے ظاہر کرنیکی استدعا کی گئی تہی یہہ تہا کہ آیا با مین دفعات ۱۴۸ و ۱۵۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری در بارہ تحریر کرنے اون رپورٹون کے جو مقدمات قابل دست اندازی مین پولیس مین کی جاوین میز کہا فی جاہیئی یا نہین۔ اس امر کی نسبت حکام عدالت ہذا کی یہہ رائے ہے کہ در حالیکہ ضرور ہے کہ ہر ایک اطلاع جو دفعہ ۱۵۴ مین داخل ہو حسب شرط مندرجہ دفعہ مذکور قلمبند کیجاوے۔ مگر دفعہ ۱۵۷ کی بموجب کارروائی کرنیکی ضرورت صرف اوس اطلاع پر ہوتی ہے جس سے با مین علاقہ اختیار سماعت اوس افسر پولیس کے جسکو اطلاع دیجاوے کسی جرم قابل دست اندازی کے ارتکاب کا معقول شبہہ پیدا ہو کہ صاحب مجسٹریٹ کی خدمت مین رپورٹ مرسل کی جاوی گی۔

۷۔ سوال ثانی جسکی نسبت استصواب کیا گیا تہا یہہ تہا کہ آیا مجسٹریٹ ایسی استغاثہ کی سماعت سے جو حسب ضابطہ اوسکی خدمت مین کیا گیا ہو بوجہ انکار کرسکتا ہے کہ وہ ایسی جرم سے متعلق ہی جو قابل دست اندازی پولیس ہے اور اس لئے استغاثہ مذکور پولیس مین کیا جانا چاہیئے تہا نہ کہ خود مجسٹریٹ مذکور کی خدمت مین اور آیا استغاثہ مذکور کی سماعت کرنیکی بغیر یا اوسکی سماعت کرنے کی بعد صاحب مجسٹریٹ ایسا یہہ حکم دیسکتا ہے کہ پولیس ایسے مقدمہ مین تفتیش کرے۔

رائے جو دیدیگی جہت دو امور کی نسبت ظاہر کی ہے۔

اختلاف در بیان دفعات ۱۴۸ و ۱۵۷

صاحب مجسٹریٹ جرم قابل دست اندازی کے استغاثہ کی سماعت کرنیسی جو براہ راست اونکی خدمت مین کیا جاوے انکار نہیں کرسکتے۔

مندرجہ ہے کہ جسکو اداسون ہر جیون (انڈین لا رپورٹ جلد ۲ بمبئی صفحہ ۲۸۹) اور پرسا روامن ملا بنام دیکاسون لک (انڈین لا رپورٹ جلد ۲ کلکتہ صفحہ ۱۵۷)

استغاثہ مذکور کی سماعت کرنیکو امر کی نسبت حکام عدالت ہذا کی یہہ رائی ہے کہ جب کسی مجسٹریٹ سے اختیار سماعت کی استعمال کرنیکی

وقت کے ہر جو مقام گرفتاری سے عدالت تک پہنچنے کے لئی ضروری ہو۔

کارروائی اوس صورت مین جبکہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر تحقیقات پوری نہو سکے۔

۱۲ جبکہ معلوم ہو کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر تفتیش پولیس پوری نہین ہو سکتی اور اس امر کی باور کرنیکی وجوہات موجود ہون کہ الزام مبنی بر وجہ موجہ ہی تو اہلکار پولیس کو لازم ہی کہ نزدیک ترین صاحب مجسٹریٹ کی خدمت مین ملزم کا چالان کری اور نیز تہانہ کی روزنامچہ مین اوس مقدمہ کے متعلق جو اندراجات ہون اونکی ایک نقل ارسال کرے۔ صاحب مجسٹریٹ کو جسکی سامنی ملزم لایا جاوی اختیار ہے کہ خواہ اوسی اختیار سماعت حاصل ہو یا نہو ایک عرصہ کے لئے جو پندرہ دن سے زیادہ نہو ملزم کی ایسی حراست مین رکہی جانیکا حکم دے جیسا کہ وہ مناسب سمجہی۔ اگر اوسکو مقدمہ کی نسبت اختیار سماعت حاصل نہو اور اوسکی نزدیک ملزم کا اوس سی زیادہ بحراست نذکور رکہا جانا غیر ضروری ہو تو صاحب مجسٹریٹ حکم دے سکتا ہی کہ ملزم کا چالان صاحب مجسٹریٹ ذی اختیار کی خدمت مین کیا جاوی۔

ملزم کو حراست مین رکہنیکے حکم کی نسبت صاحب مجسٹریٹ کو اپنی وجوہات تحریر کرنے۔

۱۳۔ صاحب مجسٹریٹ جو کسی ملزم کو بعد حراست بالاحراست مین رکہی جانیکی اجازت دیوی اوسی لازم ہی کہ ایسا کرنے کی لئی اپنی وجوہات تحریر کرے۔ اور اگر وہ صاحب مجسٹریٹ ضلع یا صاحب مجسٹریٹ حصہ ضلع نہو تو اوسی لازم ہی کہ اپنی حکم اور وجوہات کی نقل اوس صاحب مجسٹریٹ کیخدمت مین ارسال کری جسکی وہ خاص ماتحت ہو۔

پولیس گرفتاریون کی رپورٹ کرے۔

۱۴۔ دفعات ۶۲ و ۱۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین ہدایت ہی کہ افسران پولیس کو لازم ہی کہ ان تمام اشخاص کی رپورٹ مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ حصہ ضلع کے حضور مین بہیجا کرین جو اونکی اپنی تہانون کے علاقہ مین بلا وارنٹ گرفتار ہون عام اس سی کہ وہ اشخاص ضمانت پر رہا ہوئے ہون یا نہین۔ اور کوئی شخص جو گرفتار ہوا ہو رہا نہ کیا جائیگا اِلّا اوس صورت مین کہ وہ حاضر ضامنی دیوے یا خود مچلکہ لکہی یا اوسکی نسبت مجسٹریٹ سی کوئی خاص حکم صادر ہو وی۔

مجسٹریٹ کو گرفتاریونپر نگرانی کرنی چاہیئے۔

۱۵۔ منشاء دفعات مذکور کا یہہ ہی کہ صاحبان مجسٹریٹ نسبت جملہ گرفتاری ہائی منجانب پولیس فی الفور بشرط ضرورت اپنی اختیارات کو عمل مین لاوین اور دفعات مذکور اسی غرض سی مرتب کی ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ چونکہ کوئی شخص بلا حکم مجسٹریٹ سوائی ضمانت یا مچلکہ رہا نہین کیا جا سکتا اسواسطی اگر کوئی شخص ناجائز طور پر گرفتار کیا ہوا بلا ضرورت حوالات مین رہی تو ذمہ داری اسکی اوپر صاحب مجسٹریٹ اور نیز پولیس کے ہوگی۔

روزنامچہ پولیس

۱۶۔ دفعہ ۱۷۲ مین یہہ حکم ہی کہ جو پولیس افسر بموجب باب ۱۴ تفتیش کرتا ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنی کارروائی روزمرہ کو ایک روزنامچہ مین درج کری صاحب مجسٹریٹ ضلع کو دیکہنا چاہئی کہ روزنامچہ باقاعدہ رکہا جاتا ہی اور نیز یہہ کہ روزمرہ کا روزنامچہ پاس ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کی ڈاک مین وقت پر برابر بہیجا گیا ہی اور پہونچگیا ہی کیونکہ صرف اسی انتظام سے کسی مضمون پر تاریخ سابقہ کا ڈالنا روکا جا سکتا ہے بتجاویز فوجداری مین عدالت یا دیگر اشخاص کے لیئے ان روزنامچہ جات کے ملاحظہ کرنیکی نسبت ہدایات مجریہ چیف کورٹ جوڈیشل سرکلر نمبر ۴ مین درج ہین اور ہدایات مذکور پر ٹہیک ٹہیک عمل ہونا چاہئی۔

صاحب مجسٹریٹ کو پولیس پر ایسی نگرانی میں جیسے رہنا چاہیئے

۱۷۔ صاحبان مجسٹریٹ پر لازم ہے کہ اس امر کی نگران حال رہیں کہ احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری پر باوجہ کسی دستور مشترکہ پولیس کے بخوبی عملدرآمد ہوتا ہے۔ قانون میں یہہ حکم ہے کہ صاحب مجسٹریٹ کو چاہئیے کہ یا تو حسب دفعہ ۲۰۲ ہر ایک تفتیش فوجداری کی نسبت جو اوسکی ضلع میں شروع ہو حکم بالتصریح صادر کرے یا بموجب دفعہ ۱۵۹۔ اوسکو کیفیت مذکور کی فوراً اطلاع پہنچی ہو اوسکو یہہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اوس نگرانی میں جو بروئے منشاء قانون اوسے کرنی چاہئیے سستی کرے۔

نقشہ جات پولیس کیا رد کئے ہیں۔

۱۸۔ سہ ماہی نقشہ جات کیفیت سے کبھی کبھی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ کو تعداد اشخاص گرفتار کردہ پولیس افسر ماہ کی خبر نہیں ہوتی۔ اگر امور مرقومہ بالا کی طرف قرار واقعی توجہ کیجائے تو صاحب مجسٹریٹ خود دیکھ سکے گا کہ خانہ جات سہ ماہی نقشہ جات میں کیفیت مذکور درج ہو سکتی ہے کیونکہ رپورٹہائے جو صاحب موصوف کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ کیجاتی ہیں یعنی رپورٹ مشعر اطلاع وقوع جرم (دفعہ ۱۵۷) و رپورٹ اس امر کی کہ شہادت کافی نہیں (دفعہ ۱۶۹) و رپورٹ اس امر کی کہ شہادت کافی ہے (دفعہ ۱۷۰) تحریری ہونی چاہئیں۔ اور پولیس کے ساتھ رسل و رسائل خواہ کسی ذریعہ سے کیا جاوے مگر اوسکا صاحب مجسٹریٹ کے دفتر میں ایسا پتہ و نشان رہنا چاہئیے کہ اوس سے نقشہ نویس کافی طور پر اپنے نقشے تیار کر سکے۔

بیانات جو پولیس سے کئے جاویں اونکا قلمبند ہونا۔

۱۹۔ صاحبان مجسٹریٹ اضلاع کو اس امر پر بہی اصرار کرنا چاہئیے کہ احکام پولیس قانون مندرجہ دفعات ۱۷۱ تا ۱۷۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری پر ٹھیک ٹھیک عملدرآمد کریں۔

افسران پولیس کو ایسے خود اختیار جاری کرنے وارنٹ یا سمن کا نہیں مگر وہ حکم تحریری صادر کر سکتے ہیں۔

۲۰۔ مقدمات فوجداری میں سمن یا وارنٹ کے جاری کرنیکا منصب فقط صاحب مجسٹریٹ کو ہی ہے اور کوئی حکمنامہ اوس قسم کا جو افسر پولیس بجائے خود جاری کریگا وہ نہ سمن اور نہ وارنٹ کہلاویگا گو حسب دفعہ ۱۶۰ افسر پولیس کو جو تفتیش حسب باب ۱۴ کرتا ہو اختیار ہے کہ بذریعہ حکم تحریری کسی شخص کی حاضری کا حکم دے جو حالات مقدمہ سے واقف پایا جائے اور شخص مذکور پر لازم ہوگا کہ وہ حاضر آوے یا سارجنٹ یا کانسٹبل پولیس ہی جسکے نام افسر مہتمم تہانہ نے حکم تحریری صادر کیا ہو ملزم کو گرفتار کر سکتا ہے۔ مگر ایسے حکمنامجات کبھی نہ تو بطور ضابطہ اور نہ گفتگوئے عام میں وارنٹ یا سمن کے نام سے نامزد کئے جاوینگے۔

(ب) ریمانڈ ملزم بحراست پولیس

ہدایات مجریہ چیف کورٹ

۲۱۔ حکام چیف کورٹ نے ہدایات مندرجہ ذیل درباب ریمانڈ ملزم بحوالات پولیس صادر فرمائی ہیں

مجموعہ میں کوئی حکم صریح نہیں ہے کہ ریمانڈ ملزم بحوالات پولیس جائز ہو۔

۲۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں کوئی صریح حکم درباب ریمانڈ شخص ملزم بحوالات پولیس بعد اسکے کہ وہ صاحب مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جاوے نہیں ہے۔ حکام چیف کورٹ کی یہہ رائے ہے کہ بموجب منشاء مجموعہ مذکور طریقہ مذکورہ بالا صرف اون ہی صورتوں میں جائز ہے کہ جنمیں صاحب مجسٹریٹ کو حکم حسب دفعہ ۱۶۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری درباب رکہنے حوالات شخص ملزم کے پولیس میں زائد از ۲۴ گہنٹہ جائز ہو۔

۲۳۔ صاحبان مجسٹریٹ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس بات کا لحاظ رکہیں کہ ریمانڈ مذکورہ بالا میں اور معمولی ریمانڈ بحوالات حسب

حسب دفعہ ۳۴۴ مین جو بوقت التوا تحقیقات بسبب غیر حاضری کسی گواہ کے یا بسبب کسی اور سبب معقول کے دیجاتی ہو مذکور ہی ازان جملہ ذیل مین ہی

عدم تکمیل تحقیقات وجہ کافی واسطی ریمانڈ بحراست پولیس نہیں ہے۔

۲۴ - بصورت عدم تکمیل تحقیقات ریمانڈ موخر الذکر جائز ہی مگر یہ ریمانڈ مقدم الذکر مین بصورت عدم تکمیل تحقیقات سی کچھ اور زیادہ چاہئی کیونکہ دفعہ ۱۶۷ مین صاف حکم ہی کہ عدم تکمیل تحقیقات بصورت نہونی کسی خاص حکم صاحب مجسٹریٹ کے واسطی رکھنی ایک شخص ملزم کی بحراست پولیس ایک وجہہ کافی نہین سمجھی جاویگی۔

ریمانڈ بحراست پولیس صرف بحالات ضرورت واقعی عطا کرنا چاہئی۔

۲۵ - جب تحقیقات ناتمام ہو عموماً طریقہ مناسب یہہ ہی کہ شخص ملزم مع ایسی شہادت کے جو حاصل ہوئی ہو فوراً بہیجدیا جایا کرے اور صاحب مجسٹریٹ فوراً تجویز شروع کیا کرین اور مقدمہ مین کارروائی جہانتک کہ ممکن ہو کرین اور بہر واسطی شہادت مزید کے مقدمہ کو ملتوی کیا کرین احکام چیف کورٹ کی رائی مین ریمانڈ بحوالات پولیس صرف بصورت ضرورت واقعی اور جبکہ درخواست مین یہہ ظاہر کیا جاوی کہ معقول وجہہ اس امر کے باور کرنیکی ہی کہ شخص ملزم مال کی نشاندہی کر سکتا ہی یا بنوع دیگر پولیس کی انکشاف حالات مقدمہ مین مدد کر سکتا ہی عطا ہونا چاہئی۔

کبھی کبھی ریمانڈ کی درخواست محض اس امید سی کیجاتی ہی کہ اقبال جرم حاصل ہو جاوی۔

۲۶ - اکثر اوقات پولیس شخص ملزم کو ۲۴ گھنٹہ سی زیادہ اپنی حوالات مین صرف اس امید سی رکھنا چاہتی ہی کہ اوس سی کچھ اقبال جرم حاصل کیا جاوی یہہ امر دفعہ ۱۶۳ - اور دفعات مابعد مجموعہ ضابطہ فوجداری کی عموماً منشائی مجموعہ مذکور کی خلاف ہی اور صاحبان مجسٹریٹ کو محتاط رہنا چاہئی کہ بذریعہ عطا کرنی ریمانڈ بلا اطمینان وجہہ معقول کی مدعا مذکور کو سہل نہ کرین۔

بلا تقرری میعاد عطا کرنا ریمانڈ کا ناجائز ہے۔

۲۷ - یہہ بہی یاد رکھنا چاہئی کہ حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی ریمانڈ یعنی والپسی ایک ایام کی عرصہ سی زیادہ منظور نہین ہو سکتی اور جس وقت کہ ریمانڈ کی میعاد ختم ہووی وہی روز واسطی سماعت مقدمہ کے مقرر ہی بروز مذکور ملزم پیشگاہ مجسٹریٹ مین حاضر کیا جانا چاہئی اور اگر کوئی وجہ موجبہ اوسکی آیندہ حراست مین رکھنی کی ظاہر نہ کیجاوی تو فوراً رہا ہونا چاہئی - وجہ موجبہ ظاہر کئی جانی پر مجسٹریٹ کو اختیار ہی کہ ریمانڈ اور عرصہ کیلئی منظور کرے الا یہہ ریمانڈ ایک میعاد معینہ کیلئی ہونا چاہئی اور کسی صورت مین یہہ جائز نہین ہی کہ ریمانڈ بدون تقرری میعاد کے منظور کیا جاوی۔

(ج) حفاظت مال مرسلہ پولیس

پولیس جو مال بہیجاتی ہی وہ تین قسم کا ہوتا ہے۔

۲۸ - مال جو اہالیان پولیس بہیجتے ہین عموماً تین قسم کا ہوتا ہی۔

اول - وہ اشیاء جو مجسٹریٹ کے پاس بموجب دفعہ ۱۷۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری پولیس رپورٹ کے ساتھ ایسے مقدمات مین جو واسطی تجویز کے مرسل ہون بہیجی جاوین۔

دوم - وہ مال کہ جسکو پولیس بطور مال مسروقہ کے گرفتار کری اور جسکی نسبت صاحب مجسٹریٹ بموجب دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری صدر مین بہیجنی کا حکم دیوین۔

سوم - وہ مال جسکو بموجب دفعہ ۵۲۳ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء پولیس اپنی حفاظت مین کرلے اور جسکی نسبت صاحب مجسٹریٹ ضلع نے صدر مین بھیجے جانیکا حکم دیا ہو۔

مال متعلقہ مقدمہ زیر تجویز۔

۲۹ - مال قسم اول کو اہالیان پولیس تا فیصلہ مقدمہ اپنی حفاظت مین رکھینگے جب مقدمہ کا فیصلہ ہو جاوے اور اگر مال مالک کو واپس نہ کیا جاوے تو وہ واسطے حفاظت امین کے ناظر کے حوالہ کیا جاویگا۔

وہ مال جسکے مسروقہ ہونیکا اشتباہ ہو۔

۳۰ - مال قسم دوم جب صدر مین بھیجا جاوے تو وہ اہالیان پولیس کی حفاظت مین رہیگا تاوقتیکہ صاحب مجسٹریٹ بموجب دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے اجرائے اشتہار کے حکم صادر نہ کرین اور جب حکم مذکور صادر ہو جاوے تو مال مذکور ناظر کی تحویل مین منتقل کیا جاوے۔

مال لاوارث

۳۱ - مال قسم سوم بروقت پہنچنے صدر مین فوراً اہالیان پولیس سے ناظر کے حوالہ کیا جائیگا۔

نقد و سیم و سکہ وغیرہ خزانچی کے حوالہ کرنا چاہیے

۳۲ - کسی صدر مین جب مال از قسم زر و سیم یا سکہ نقد یا زیورات کے ہو اور زیادہ مالیت کا ہو یعنی ایکہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو وہ بجائے حوالہ کئے جانے ناظر کو بموجب قواعد مذکورہ صدر خزانچی کے حوالہ کیا جاوے زر و سیم بموجب اندازہ و نقدی مالیت کے اور سکہ نقدی بطور امانت معمولی کے اور زیورات بطور امانت غیر معمولی کے سپرد کیا جاوے جسکے واسطے یہ ضرور نہین کہ معمولی رجسٹر مین درج کیا جاوے بلکہ ہر ایک رجسٹر خاص مین اس رجسٹر پر مہر مع صاحب ڈپٹی کمشنر کے دستخط تصدیقی ہونی چاہئین۔

ذمہ داری حفاظت مال

۳۳ - جبتک بموجب قواعد مذکورہ صدر مال ناظر یا خزانچی کے حوالہ نہ کیا جاوے تب تک اہالیان پولیس اسکی حفاظت امین کے لئے ذمہ دار رہینگے۔ اور جب حوالہ کر دیا جاویگا تو اسکی حفاظت امین کی ذمہ داری ناظر یا خزانچی پر جیسا موقعہ ہو رہیگی۔ قواعد دربارہ حفاظت وغیرہ مال مذکور جبکہ وہ ناظر کے سپرد کیا جاوے جوڈیشل سرکلر نمبر ۹-۱ مین درج ہین۔

سرکلر نمبر ۲۴ - تجاویز فوجداری مین روزنامچہ جات پولیس کے ساتھ کس طرح کارروائی کیجانی چاہیے

ملزمان یا وکلاء یا کارپردازان کا کاغذات پولیس کو معائنہ کرنا۔

صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے صاحبان جج کو اطلاع دی ہے کہ بعض مقامات مین یہ دستور جاری ہے کہ وکلاء یا کارپردازان ملزمان کو جبکہ وہ کسی مقدمہ کی مسل کا معائنہ کرتے ہون کاغذات پولیس متعلقہ مقدمات فوجداری تک بلا روک دسترس ہونے دیتے ہین اور کہ اس دستور سے انصاف گستری فوجداری کو مضر نتائج پیدا ہوتے ہین۔

روزنامچہ جات پولیس ملزمان یا انکے وکیل یا کارپرداز کو نہ دکھائی جاوین

۲ - اس سبب سے عدالت ہذا حکم صادر کرتی ہے کہ آیندہ کو روزنامچہ ہائے پولیس طلب شدہ حسب دفعہ ۱۷۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ملزمان یا انکے کارپردازان یا وکلاء کو سوائے حالات مندرجہ ضمن دوم دفعہ ۱۷۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہین دکھلائی جانی چاہئین یعنی جبکہ کوئی اہلکار پولیس جسنے انکو مرتب کیا ہو اپنے حافظہ کو تازہ کرنیکے لئے انکا استعمال کرے یا بصورتیکہ عدالت اہلکار پولیس مذکور کی بیان کی تردید کے لئے انکا استعمال کرے اور صاحبان سشن جج و صاحبان مجسٹریٹ ضلع سے التماس کیجاتی ہے کہ ایسے احکام جاری کرین جو اسبات کے واسطے ضروری ہون کہ جو اشخاص روزنامچہ ہائے پولیس کے معائنہ کرنے کے مستحق نہون معائنہ نکر سکین

قیود مذکورہ ایسے شخص سے متعلق نہیں ہیں جسکو پیروی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

۳ قیود مندرجہ صدر ایسے شخص سے متعلق نہیں ہیں جسکو کسی مقدمہ میں پیروی استغاثہ کے لئے حسب ضابطہ اختیار دیا گیا ہو ۔

سرکلر نمبر ۴۷ ۔ امتحان نعش بعد مرگ و امتحان طبی محکومہ قانون و استصوابات از صاحب ممتحن اشیائے کیمیائے

کارروائی ہائے قبل امتحان طبی ۔

کارروائی ہائے جو عموماً قبل از امتحان نعش بعد مرگ و دیگر امتحان طبی محکومہ قانون ہوتی ہیں یعنی پولیس کی جانب سے تفتیش موقع کا ہونا ۔ اور شخص یا نعش یعنی لاش مع رپورٹ کے افسر طبی کے پاس اُسے سول سرجن ہوتا ہے یا دیگر افسر طبی جسکو لوکل گورنمنٹ نے بموجب دفعہ ۴، مجموعہ ضابطہ فوجداری احکام کے لئے مقرر کیا ہو بھیجا جانا ۔ باب ۲۷ جلد قواعد پولیس میں درج ہیں جو بنظر سہولیت حوالہ بطور تتمہ الف سرکلر ہذا میں ایزاد کیا گیا ہے ۔

امتحان طبی کی پوری اور مکمل ہونیکی ضرورت

۲ افسران طبی کی توجہ مراتب ذیل کیطرف دلائی جاتی ہے یعنی امتحان نعش بعد مرگ و دیگر امتحان ہائے طبی محکومہ قانون اشد ضروری ہیں اور امتحان ہائے مذکور کا حتی الامکان پورا پورا اور مفصل اور مکمل ہونا ضروریات سے ہے اور کل درخواست ہائے جو امتحان کیواسطے بھیجا دیں اونکا جواب جلد بھیجنا واجبات سے ہے ۔

امور جنکا ذکر امتحان طبی میں کرنا چاہئے ۔

۳ بعد امتحان نعش جو رپورٹ طبی بھیجی جاوے اوسکے عنوان ہائے سرکلر ہذا کے تتمہ ب (صفحہ ۱۴۱) میں درج ہیں ان عنوانوں سے یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک سوال کا جواب نقشہ کی شکل میں بھیجا جاوے الا اونسے وہ امور بتلائے جاتے ہیں جنکو امتحان طبی میں تنقیح ہونی چاہئے اور اونسے یہ بتلایا جاتا ہے کہ حالات متعلق کی بابت امتحان مذکور سے کسقدر معلومات حاصل ہونی چاہئیں ۔

قواعد جو گورنمنٹ بمبئی نے برائے ہدایات افسران طبی دربارہ امتحان نعش بعد مرگ و معائنہ اشخاص زخمی کے جاری کئے ہیں وہ بھی سرکلر ہذا کے تتمہ ج (صفحہ ۱۴۲) میں بغرض آگہی درج ہیں ۔

نعش کا گل جانا عذر سرسری امتحان کا نہیں ہو سکتا

۴ ۔ جب کہ نعش ہائے نکالی جاویں یا جب نعش ہائے گلنے کی حالتیں ہوں تو جسقدر کامل امتحان حالات مقدمہ کے رو سے ضروری ہو کرنا چاہئے اور ایسی ایک ضروری فرض کے سرسری طور سے ادا ہونیکے لئے کام کے ناگوار ہونیکا عذر پذیرا نہ ہو سکیگا ۔

باوجود نعش کے گل جانے کے بہت سے واقعہ موت کے معلوم ہو سکتے ہیں ۔

۵ ۔ امور جو امتحان نعش میں طے ہونی چاہئیں وہ مختلف صورتوں میں مختلف ہوتی ہیں اور ان امور کا کامل طور سے طے کرنیکا امکان ہر ایک صورتوں میں بدرجہ مساوی منحصر اوس نوبت پر نہیں ہے جس تک نعش کی سڑاند پہونچی ہو ۔

مثلاً جب بات پانی میں ڈوب جانے یا گلا گھونٹنے اور مختلف بیماریوں سے ہو تو سوالات نسبت صورت تازہ ٹھونکو اور مقدار خون کے حصہ ہائے بدنی میں غور کئے جانی چاہئیں اور سوالات مذکورہ موت کے تھوڑی ہی مدت بعد اور پیشتر اسکے کہ سڑاند نے بہت کچھ دخل کیا ہو طے کئے جا سکتے ہیں ۔

الا یہ امر طے کرنا کہ زخم موجود ہے یا نہیں یا نرم حصہ ہائے بدن میں سخت چوٹیں پہونچی ہیں یا نہیں بالکل امکانات جسم کو گلنے کی حالت بہت کچھ بدلگئی ہے اور استخوانوں کے ضربات اور مل اور غیر چیزوں کا جسم میں ہونا اور دھاتی زہر اور بعض اعضائے انسانی کی سخت بیماریاں ہونیکے

بہت دیر بعد بہی دریافت ہوسکتی ہین۔

نقشہ لاش تیار کرنا لازم ہے

۶۔ ہر ایک مقدمہ مین حالات متعلقہ موت اور روئیداد لاش جہانتک کہ معلوم ہوں اور جو پولیس تحریر کرے افسر طبی کو اون کی قائم کرنیکے قابل کرینگے کہ آیا امتحان نعش سے باعث موت کی نسبت کچھہ آگاہی حاصل ہونی ممکن ہے اور جب کبہی ایسا امکان۔ ہو یا جب کبہی معلوم نہ ہو تو افسر مذکور کا یہہ ایک فرض ہوگا کہ جسقدر کامل امتحان ممکن ہو کرے۔

مدفونہ نعش کا برآمد کیا جانا۔

۷۔ اس امر کے طی کرنیکے وقت کہ آیا اوس اختیار کا استعمال کرنا جو صاحب مجسٹریٹ کو از روئے قانون برآمدگی نعش کا حکم صادر کرنیکی نسبت دیا گیا ہے مناسب ہے یا نہین۔ لازم ہے کہ صاحب مجسٹریٹ خیالات قسم مذکور کی لحاظ سے کار بند ہوں حالات مشتبہ مین مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ اگر ممکن ہو تو حکم صادر کرنے سے پیشتر افسر طبی سے مشورہ کرلے۔

رپورٹ طبی بعد امتحان

۸۔ افسر طبی کو لازم ہے کہ جب وہ اپنا امتحان شخص یا نعش یا شئی مرسلہ کا ختم کرلے تو نتیجہ جسپر وہ پہونچے مفصل لکہے اور بحالت امتحان نعش کے اپنی رائے نسبت باعث موت تحریر کرے۔

افسر مذکور کو یہہ بہی تحریر کرنا چاہیے کہ آیا اوسکا ارادہ صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس کسی شے کے بہیجنے کا ہے یا نہین اور اگر ہے تو کس شے کے بہیجنے کا۔ رپورٹ طبی یا تو اوس چٹہی پولیس کی پشت پر لکہی جاویگی جسکے رو سے شخص یا نعش یا شئے امتحان طلب بہیجی جاوے یا چٹہی مذکور کے ساتہہ منسلک کیجاویگی اور اوسمین اسطور کا ذکر اوس چٹہی کا ہوگا جس سے کوئی شک نسبت اوس مقدمہ کے نہ ہے جس سے وہ رائے متعلق ہے۔

یہہ رپورٹ مقدمہ کی مسل پولیس کے ساتہہ رکہی جاویگی اور افسر طبی بوقت اپنی شہادت دینے کے اپنے حافظہ کی تازہ کرنے کے لئے اوسے کام مین لاسکتا ہے۔

جن مقدمات مین افسر طبی کوئی شئے صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس بہیجے تو ایک نقل افسر مذکور کی کیفیت یا رپورٹ امتحان نعش کے جو قاعدہ ۱۱ یا ۱۲ کی رو سے معین ہوئی ہے افسر مذکور کی رپورٹ کے ساتہہ پولیس مین ارسال ہونی چاہیے۔

صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس اشیائی کا ارسال کرنا افسر طبی کے متعلق ہے

۹۔ اس امر کا انفصال کہ آیا کوئی اشیائی امتحان کیمیائی کے لئے بہیجی جانی چاہئین اور اگر بہیجی جانی چاہئین تو کونسی بہیجی جانی چاہئین اور اون اشیائی کا صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس بہیجا جانا عمومًا باختیار افسر طبی ہوگا جو بالعموم صاحب سول سرجن ہونگے الّا اوسکا یہہ بہی کام ہوگا کہ مجسٹریٹ یا پولیس جو اوس سے اسمعاملہ مین درخواست کرے اوسکی تعمیل کرے۔

جن مقدمات مین اشیائی براہ راست بہیجی جاسکتی ہین

مجسٹریٹ کو بہیجنا چاہئے

اون مقدمات مین جنمین لوازم انسان کا تعلق ہو پولیس کے لئے جائز ہوگا کہ صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس اشیائی براہ راست بہیجدے اور اونسے خط وکتابت کرے کل مجسٹریٹونکو اختیار ہے کہ کسی اشیائی متعلقہ مقدمہ فوجداری کو جو اونکے روبرو پیش ہو صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس بہیجدین الّا یہہ امر حریحًا قرین مصلحت ہے کہ ایسا کرنے سے پیشتر صاحب سول سرجن یا دیگر افسر طبی سے صلاح کرلیجاوے۔

ہر ایک شئی جسکی نسبت صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کی رائے ضروری ہو صاحب موصوف کے پاس جسقدر جلد ممکن ہو بہیجدینا چاہیے۔

کیفیت جو نسبت مضمون کے صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کو بہیجی جاوے

۱۰۔ در باب کام صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی ممالک ہند صاحبان مجسٹریٹ اور افسران طبی اور پولیس کو کیفیت حالات تحقیقات طبی کو جو قانون کے

ہند مقابلہ بہ تحقیقات مذکور ہا بک انگلستان انکیطرف کمال توجہ دلائی جاتی ہے کیفیت مذکور کو صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی پنجاب نے مرتب کیا ہے سرکلر نامہ مین بطور تتمہ د (صفحہ ۱۴۲ مین) درج ہے۔

جو اشیا صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس بھیجی جاوین انکے ساتھ کیفیت یا رپورٹ نعش بھی ہونی چاہیئے۔

۱۱ جب کبھی کوئی شی صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس خواہ از جانب مجسٹریٹ یا افسر طبی یا پولیس بھیجی جاوے تو اوسکے ساتھ ایک کیفیت ہونی چاہیئے جسمین کل وہ حالات جنکا معلوم ہونا ممکن ہو درج ہون جو صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کو تحقیقات مین رہنمائی کرین۔ اور قواعد نسبت وزن کرنے اور تھیلی بند کرنے اور سر بمہر کرنیکے جو افسران طبی کیلئے مقدمات زہر خورانی مین مقرر ہین اور جو قاعدہ (۵) سے لغایت قاعدہ (۱۰) مین درج ہین جہانتک کہ اونکا تعلق ہو سکتا ہے اونپر عملدرآمد ہونا لازم ہے۔

خاص قواعد برای ہدایت افسران طبی مقدمات زہر خورانی مین جنمین امتحان نعش ہوا ہو۔

۱۲۔ مقدمات زہر خورانی مین جنمین امتحان نعش ہوا ہو اگر استصواب صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی سے کیا جاوے افسر طبی کو جو امتحان نعش کرے لازم ہوگا کہ مفصل کیفیت علامات اور صورت ظاہری لبعد مرگ اور حال علاج (بشرطیکہ ہوا ہو) اور خلاصہ کسی شہادت کا جو متعلق طریق زہر خورانی سے ہو اور وقفہ جسمین شی زہر آمیز کہانیکے بعد علامات ظاہر ہوئی ہون لکھ بھیجے۔ اس غرض کیلئے ایک نمونہ رپورٹ امتحان نعش کا تتمہ ہ (صفحہ ۱۴۶) مین درج کیا گیا ہے جو بجائے اوس کیفیت کے کام مین آویگا جسکا ذکر قاعدہ ماقبل مین کیا گیا ہے۔

مقدمات زہر خورانی مین کیا کیا چیز بھیجی جانی چاہیئے معدہ۔

۱۳۔ کل اس قسم کے مقدمات مین معدہ دونو طرف سے باندہ دینا چاہیئے اور جسم سے علیحدہ کر دینا چاہیئے تاکہ جو چیز اوسمین ہے وہ برقرار رہے۔ علیحدہ کئے جانے کے بعد معدہ کو کہولنا چاہیئے اور جو چیز اوسمین ہو اوسے ایک نہایت صاف بوتل مین ڈالدینا چاہیئے اور معدہ کی جہلی سطح کا احتیاط سے امتحان کرنا چاہیئے اور اوسکی ظاہری صورت لکہنی چاہیئے اور کوئی مشتبہ ذرہ مائی جو اوسمین لگی ہوئی پائی جاوین انہین جہلی کے ساتھ اوتہا کر علیحدہ پوٹلی مین بہیجدینے کی غرض سے رکہنا چاہیئے۔

وہ اتی زہر کے مقدمات مین جگر کا ایک ٹکڑہ بہیجدینا چاہیئے گردہ یا اندرونی وغیرہ۔

۱۴۔ کل مقدمات موت مین جنکی نسبت یہہ خیال ہو کہ دہاتی زہر کے دینے سے وقوع مین آئی ایک چہند جگر کا جو تا امکان ۱۶۔ اونس سے کم نہ ہو بہیجدینا چاہیئے۔ اور جن مقدمات مین یہہ شبہہ ہو کہ دہتورہ یا کوئی اور نباتاتی زہر باعث موت کا ہوا ہے تو جو چیز چہوٹی انتڑیون مین پائی جاوے وہ بہی بہیجدینی چاہیئے۔

مشتبہ غذا اور اشربہ اور ادویہ اور جو شی قے سے نکلی ہو وہ بہی بہیجدینی چاہیئے۔

جو اشیائے بہیجی گئی ہون اونکو بند کرنیکا طریق۔

۱۵۔ کل اشیائے علیحدہ علیحدہ بوتلونمین یعنی معدہ ایک بوتل مین جو چیز معدہ مین سے نکلی وہ دوسری مین اور جگر تیسری مین اور خشک ذری چہوٹی چہوٹی شیشیونمین بہیجنی چاہئین۔ اور جبکہ کوئی اشیائے گل جانیکی قابل ہون وہ ہمیشہ خواہ موسم گرمی کا ہو یا سردی کا شراب عطر مین ڈالکے بہیجنی چاہیئے۔ جو شراب شئے مذکور کی جسامت سے بقدر سوم حصہ کی ہونی چاہیئے۔

ہر ایک بوتل کا کاگ باندہ دینا چاہیئے اور اوسپر مہر کر دینی چاہیئے اور ہر ایک بوتل پر نمبر تحریر ہونا چاہیئے۔ اس امر کی تحقیق کرنے کے لئے کہ بوتل حسب بند ہو گئی ہے۔ وہ چند منٹ تک اوندہی رکہی جانی چاہیئے۔

اشیا کا وزن ہونی چاہیے

١٦ وزن ہر ایک شی کا جو بھیجی جاوے اور جس صورت مین جز کسی عضو کا بھیجا جاوے تو وزن کل عضو کا اور نیز خود مرسلہ کا اور بحالت رقیق شی کے کل مقدار رقیق شی کا اور مقدار اوسکے اوس جزو کا جو بھیجا جاوے گرمٹ بہ حجم بوتل پر چپیان سے لکھنا چاہیے اور نیز اوسکا چٹھی اطلاعی مین جو حسب قاعدہ ٢٠ مقرر کی گئی ہے۔

بوتلین بکس مین بند ہونی چاہئین اشیا بند کرنے مین احتیاط چاہیے۔

١٧۔ بوتلین جنمین اشیائی مرسل ہون ٹین یا لکڑی کے بکس مین بند ہونی چاہئین جو اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ کچھ روئی کی ایک تہہ کم از کم پون انچ موٹی بوتل اور بکس کے درمیان آسکے۔ بکس کو حفاظت سے بند کرکے موم جامہ اوسپر چڑہا دینا چاہیے۔
جن حالتون مین کہ اونکی اشیا محمولہ بودار ہوسکتی ہون تو ضرور ہے کہ بکس ٹین کا ہو اور بکس اور موم جامہ کے درمیان برادہ مجوزہ میکنگل صاحب یا کلک کی مٹی بہی بھیجا دینی چاہیے

اشیا کا پولندہ افسر ارسال کنندہ کے روبرو بنایا جاوے اور اوسپر مہر لگائی جاوے

١٨۔ افسر ارسال کنندہ جبکہ کل اشیا کو ترتیب وار رکھدے اور نمبر مہر اور نمبر لگادے تو اونکا پولندہ اوسکے روبرو اور خاص اوسکی نگرانی مین بنایا جانا چاہیے اور پہر افسر مذکور کو چاہیے کہ بموجب عملی قواعد ڈاک کی نسبت پارسل اسطرح پولندہ پر مہر لگادے کہ وہ بدون شکست کئے مہر کے کہولا نجا سکے۔ مہر جو لگائی جاوے صحیح کی مہر ہونی چاہیے اور برابر ایک ہی ہونی چاہیے۔

افسر ارسال کنندہ کی ذمہ داری

١٩۔ افسران ارسال کنندہ بذات خود اس بات کے ذمہ دار سمجھے جاوینگے کہ ان ہدایات کی پیروی احتیاط کے ساتھہ کیجاوے۔ پارسل ڈاک مین ہمیشہ افسر ارسال کنندہ کو بھیجنا چاہیے اور نہ اوسکی ماتحت کو محکمہ ڈاک کی نکو اشیائی محمول پارسل کا بتلانا غیر ضروری ہے اور بتلانا نہیں چاہیے اور دیکھو سرکلر گورنمنٹ ہند محکمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ نمبر ٢ [illegible]

چٹھی اطلاعی

٢٠۔ کل صورتہائی مین جنمین خواہ مجسٹریٹ یا افسر طبی یا پولیس اشیائی صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس بہیجے انہین ایک چٹھی اطلاعی بذریعہ ڈاک صاحب معز الذکر کے پاس بہیجنی چاہیے جسمین مفصل کیفیت اشیائی مرسلہ کی ہونی چاہیے اور چٹھی مذکور کے ساتھہ کیفیت یا رپورٹ نعش ہونی چاہیے۔ چٹھی اطلاعی کا ایک مثنی بہی موم جامہ اور بکس کے درمیان پولندہ کے ساتھہ بہیجدینا چاہیے۔ چٹھی اطلاعی کی ہر دو نقول پر مہر متذکرہ قاعدہ ١٨ کا نقش لگنا چاہیے۔

صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی سے درخواست اس امر کی کرنی چاہیے کہ کسی شی مرسلہ برائی امتحان کو جبکہ بروقت تحریر مطلوب ہونیکا احتمال ہو بصورت امکان واپس بہیجین۔

پولندہ کا محصول ڈاک پیشتر دیدینا چاہیے

٢١۔ کل لفافے اور چٹھیان جو صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس بہیجی جاوین اونکا محصول ڈاک پیشتر دیدینا چاہیے اگر ایسا نہو گا تو صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کرایہ یا محصول ڈاک ادا کرینگے اور افسر روانہ کنندہ اشیائی سے وصول کرلینگے۔

نمونہ رپورٹ صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی

٢٢۔ رپورٹ صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی نسبت نتائج صاحب موصوف کے امتحان کے جو حسب دفعہ ٥١٠ مجموعہ ضابطہ فوجداری شہادت مین لیجا سکے مطابق نمونہ مندرجہ تتمہ د (صفحہ ١٤٧) مین ہونی چاہیے۔ اوسکے ساتھہ اصل چٹھی اطلاعی متذکرہ قاعدہ ٢٠ منسلک ہونی چاہیے۔ رپورٹ مذکور افسر ارسال کنندہ کے پاس واپس کیجاویگی (مثنی اوسکا دفتر صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی مین رہیگا) اور مقدمہ کے ساتھہ رکھی جاویگی۔

صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کو اختیار ہے کہ کیفیت مزید طلب کریں۔

۲۳۔ اگر صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس کافی کوائف نہ بھیجی گئی ہوں جن سے وہ کسی زہر کے ہونے یا نہ ہونے کی کیفیت لکھنے کے لائق ہوں جن کی بابت امور تصفیہ طلب جو ڈاکٹر سے پیدا ہوئے ہیں تو صاحب ممدوح کو اختیار ہے کہ اپنا امتحان پورا کرنے سے پیشتر افسر ارسال کنندہ سے دیگر کیفیت متعلقہ مقدمہ کی بابت جس سے صاحب ممدوح کو تفتیش میں رہنمائی ہو درخواست کریں اور افسر مذکور کو لازم ہے کہ اُن سطور کی تحقیقات کر کے جو ضروری کیفیت مطلوبہ بلا توقف بھیجے۔

اشیائی جنکی نسبت رپورٹ کیجاوے اونکا وہی شئی ہونا جو تفریق اجزا کے واسطے بھیجی گئی تہی ثابت ہونا چاہئے۔ نقول اشیاء و نزاع بعض خاص مقدمات میں صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس ارسال ہونی چاہئیں۔

۲۴۔ اون تحقیقات ہائے یا تجاویز میں جنمیں صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی سے استصواب کیا گیا ہو تو صاحب مجسٹریٹ کا فرض ہوگا کہ اظہار اوس ڈاکٹر کا جس نے اشیائی واسطے تفریق اجزاء کے روانہ کی ہوں نسبت شناخت چٹھی اطلاعی و مہر کے لیویں اور اوس ذریعہ سے تصدیق کر لیویں کہ جن اشیاء کی نسبت رپورٹ کی گئی ہے وہ وہی ہیں جو بغرض تفریق اجزاء بھیجی گئی تہیں۔ اور یہ ثابت کر لیویں کہ صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کی رپورٹ میں ذکر اوسی شئی کا ہے جو مقدمہ زیر تحقیقات سے متعلق ہے اگر فیصلہ مقدمہ کا منحصر نتائج امتحان اشیائی کیمیائی پر ہو تو ایک نقل فیصلہ کی اور شہادت نسبت علامات و صورت ظاہری البدانہ کے صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی کے پاس بھیجی جائیگی اور یہ نقول گورنمنٹ کے خرچ سے بطور خرچ خاص ہونگی۔

شناخت نعش و رشتہ جو شہادت میں عدالت کے پیش ہوں۔

۲۵۔ کل مقدمات قتل انسان میں جنمیں نعش مل گئی ہو یہ امر کہ نعش مذکور اوسی شخص کی ہے جس کا مرنا بیان کیا گیا ہے صاحب مجسٹریٹ تجویز یا تحقیقات کنندہ مقدمہ کے سامنے بخوبی ثابت ہونا ضروریات سے ہے۔

جن مقدمات میں امتحان نعش ہوا ہو اونمیں مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ شہادت اس بات کی ثبوت میں تحریر کرے کہ نعش متوفی کی موت کے بعد حراست میں رکھی گئی تہی اور یہ کہ نعش مذکور بغرض امتحان نعش افسر طبی کو دیگئی تہی۔

حراست اون اشیائی کی جو شہادت میں پیش ہوں ثابت کیجاوے۔

۲۶۔ کل مقدمات میں جنمیں اشیائی شہادت کے طور پیش کیجاویں ضرور ہے کہ حراست اشیائی مذکور کا مختلف مرحلہ ہائے تحقیقات میں صاف صاف پتہ لگایا جاوے اور ثبوت دیا جاوے۔ اس امر کی نسبت شہادت تحریر کیجانی چاہئے اور ازروئے شہادت اس امر میں ہرگز کچھ شک نہیں رہنا چاہئے کہ اشیائی مذکور کارروائی کے کسی حلقہ میں کس شخص یا کن اشخاص کے تفویض میں تہیں۔ کل اُن اشیائی پر صاف طور سے نشان کردینا چاہئے اور لازم ہے کہ مسل میں جو حوالہ دیا جاوے وہ ایسا صاف ہو کہ اوس سے کوئی محل اشتباہ کا نسبت خاص شئے محولہ کے نہ رہے۔

شہادت اون گواہوں کی جنکا پیشہ طبابت نہو نسبت خون اور انسان کے بالوں کے تامل سے منظور کرنی چاہئے۔

۲۷۔ مجسٹریٹوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ شہادت اون گواہان کی جنکا پیشہ طبابت نہ ہو نسبت خون اور انسان کے بالوں کے نہایت تامل سے منظور کرنی چاہئے اور جبکہ مقدمہ کا حصر در اصل اسطور کے معاملات کے ثبوت پر ہو تو شہادت ایسے گواہ کی جسکا پیشہ طبابت ہو لینی چاہئے اور اگر ضرورت ہو تو استصواب صاحب ممتحن اشیائی کیمیائی سے کیا جائے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بغرض شہادت مقدمات فوجداری میں کوئی محک ایسا ثابت کی نہیں ہے جس سے تمیز خون انسان کی حیوانات مطلق کے خون سے ہو سکے۔

رسالہ امور طبی متعلقہ قانون منسلک کیا جاتا ہے۔

۲۸۔ اس نظر سے کہ صاحبان مجسٹریٹ اور اہالیان پولیس کو مقدمات قتل مشتبہ اور نیز دیگر مقدمات کی تحقیقات کرنے میں جنمیں امور طبی متعلقہ قانون کا تعلق ہو مدد ملے تتمہ (صفحہ ۱۴۸) میں منسلک سرکلر ہذا کیا جاتا ہے جسمیں مراتب مندرجہ ذیل کا ذکر ہے۔

(الف) حالات جو بعض مشتبہات سے پیدا ہوتی ہین۔

(ب) سوالات جو گواہان طبی و دیگر گواہان سے بعض خاص مقدمات مین کئے جا سکتے ہین۔

(ج) امور دریافت طلب مقدمہ مین جبکہ موت بوجہ پیٹ جانے تلی کے ظہور مین آوے

تتمہ الف بؔ

تفتیش حالات مرگ غیر طبعی یا ناگہانی انسان

اور تفتیش حالات مرگ حیوانات جنکو زہر کہلایا جانیکا گمان ہو

(اول۔ مرگ غیر طبعی یا ناگہانی انسان۔

(الف) تفتیش کسکو کرنی چاہئے۔ دفعات ۲–۵

(ب) تفتیش کسطرح عمل مین آویگی۔ دفعات ۶–۲۶

دوم۔ مرگ حیوانات بذریعہ زہر خورانی دفعات ۲۷–۳۳۔

سوم۔ متفرقات۔ دفعہ ۳۴۔

تفتیش موت مرگ | ۱۔ قواعد ذیل اُس تفتیش پولیس سے متعلق ہین جو درباب حالات مرگ غیر طبعی یا ناگہانی انسان اور اس حیوان کی مرگ کے عمل مین آوے جسکی نسبت ایسی صورت مین زہر کہلائے جانیکا گمان ہو جس سے ارتکاب جرم کا معقول اشتباہ پیدا ہو۔

فصل اول۔ مرگ غیر طبعی یا ناگہانی انسان

(الف) تفتیش کسکو کرنی چاہئے

افسر مہتمم تھانہ کب تفتیش کریگا | ۲ باستثناء صورت ہائے ذیل افسر مہتمم ہر ایک تھانہ کو لازم ہے کہ کسی شخص کی مرگ غیر طبعی یا ناگہانی کی اطلاع یا خبر پانی پر جبکہ اُسکی نعش تھانہ مذکور کی حدود کے اندر ہو قریب ترین صاحب مجسٹریٹ کو جو تفتیش حالات مرگ کا مجاز ہو فوراً اطلاع دیوے اور موقع نعش متوفی پر جاکر حسب منشاء دفعہ ۱۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری تحقیقات کرے۔

دیکھو دفعہ ۱۰ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۱ع اور دفعہ ۱ لغایہ ایکٹ سنہ جلوس ۲۹ و ۳۰ ملکہ معظمہ وکٹوریا باب ۷۱۔

مستثنیات | ۳ صورت ہائے متذکرہ فقرہ ما قبل جو معمولی قاعدہ سے مستثنی ہین ذیل مین درج ہین یعنی۔

(۱) جبکہ افسر مہتمم کسی تھانہ کے پاس کسی چھاونی مین کسی شخص کی مرگ غیر طبعی یا ناگہانی یا کسی ایسے شخص کی نسبت اطلاع یا خبر پہونچے جو کسی فوجی شخص یا لشکری کی ضربات ناجائز سے فوت ہوا ہو تو صاحب مجسٹریٹ چھاونی یا قریب ترین مجسٹریٹ مجاز کو اُس صورت مین کہ عہدہ مجسٹریٹ چھاونی

منتخب از جلد قواعد پولیس باب ۲۴

پر کوئی شخص ایسا اسسٹنٹ مجسٹریٹ چہاؤنی امور سے جو بالخصوص تفتیش حالات مرگ کا مجاز نہ ہو اور ان مقامات میں جو چہاؤنی کی حدود
سے باہر ہوں) جیسی کہ صورت ہو بموجب دفعہ ۱۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری حالات مرگ کی تفتیش کے لئے بلا توقف خاص طور پر بلایا جاویگا
(۲) اگر صورت ہائے متذکرہ ضمنی دفعہ (۱) میں صاحب مجسٹریٹ تفتیش حالات مرگ کرنے کو موجود نہ ہو تو صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس
یا اون کی عدم موجودگی میں صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بموجب منشائے دفعات ۱۳۳ و ۱۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری تفتیش کرینگے
(۳) قواعد متعلقہ فوجی عدالت ابتدائی تفتیش حالات بعد مرگ تتمہ میں نمبر ۱ درج ہیں لیکن خواہ اجلاس عدالت فوجی ہو یا نہ ہو تفتیش حالات
مرگ بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری ضرور کی جاویگی اگر صورت متذکرہ ضمنی دفعہ (۲) میں نہ تو صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس آسکتے ہوں
اور نہ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ تو افسر مہتمم تہانہ متعلقہ تفتیش کریگا۔
(۴) کسی فوجی قید خانہ میں مرگ بذریعہ تشدد کے وقوع پر جبکہ کسی صاحب مجسٹریٹ مجاز فی تفتیش حالات مرگ کی ہو تو پولیس کام میں مصروف نہ ہوگی ✝

✝ دفعہ ۱۳۲ (۳) (۴) ایکٹ پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۱۸۸۱ء جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا باب ۵۸ ۔ (ایکٹ افواج مجریہ سنہ ۱۸۸۱ء) میں حکم ہے کہ قریب ترین مجسٹریٹ جو مقدمہ
متذکرہ قانون مذکور میں تفتیش حالات مرگ کرنیکا مجاز ہو وہ فوجی جیلخانہ میں تفتیش کرسکتا ہے مزید براں اوس میں یہ بھی حکم ہے کہ جہاں ذی اختیار حاکم سول
دستیاب نہ ہو افسر کمانڈنگ بلا مدد لیت تفتیش حالات مرگ کا انتظام کریگا۔ قاعدہ مندرجہ قانون مذکور سہولیت پر مبنی ہے۔ یہ پیروی مشہور قاعدہ مندرجہ مقدمہ ماسٹر
صاحب (جلد ۱۱ رپورٹ صفحہ ۱۶۱) میں بحث فرض کرلیا ہے کہ چونکہ ایکٹ پارلیمنٹ مذکور بہ تکمیل اثبات ہے اس لئے اوس سے سابق قانون اثباتی منسوخ نہیں ہوتا۔
نیز دیکھو ڈوارس صفحہ ۶۹۳ مطابق عبارت ڈاکٹر اسٹیفن جلد۲ مندرجہ انڈیا ۳۳ ۔ ایل ۔ ای ۔ ایڈمنسٹریشن صفحہ ۱۹۲) احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری
پارلیمنٹ کی ایکٹ مذکور سے کلاً غیر مطابق نہیں ہیں اور نہ دونوں رکھنے سے اسی نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھو کوالف مندرجہ صفحات ۹۷ لغایت ۱۰۴
مدعہ رسالہ ہارڈ کاسل صاحب۔ یہ امر کہ ذی اختیار سماعت صاحب مجسٹریٹ اور نیز افسر مہتمم تہانہ کو باوجود یکہ آخری ایکٹ میں موخرالذکر کا حوالہ درج نہیں حاصل
رہنا چاہئے نظیر سابق کے مطابق معلوم ہوتا ہے حالانکہ یہ امر خالی از دقت نہیں ہے۔ کتاب میکس ول صاحب صفحہ ۲۳۶ میں ایک مقدمہ کا حوالہ درج ہے جس میں
ایک ایکٹ کی نسبت جسکی رو سے کوارٹر سشن کو ایک خاص جرم کی تجویز کا اختیار حاصل تھا یہ مفہوم ہوا تھا کہ اوس سے آیا سابق ایکٹ منسوخ نہیں
ہوا جس میں یہ حکم تہا کہ جرم مذکور کی تجویز کوئی سزا یا ایسا ... میں ہو دی اور کسی عدالتیں نہ دی۔ ممکن ہے کہ مقدمہ ہذا اوس قیاس پر جو اختیار عدالت
ہائے بالادست کے حق میں ہے منحصر ہو۔ اگر یہ صورت ہو تو اوسی مقدمہ ہذا میں منسوخی کی برخلاف دلیل حاصل ہوتی ہے۔ اس بارہ میں کہ آیا چرچ
ڈسپلن ایکٹ کا جزو پبلک ورشپ ریگولیشن ایکٹ ۱۸۷۴ء سے منسوخ ہوا تھا یا نہیں۔ لارڈ جسٹس میلیش صاحب نے یوں فرمایا ہے کہ دونوں قوانین
کے نافذ خیال کرنے میں مجھے کوئی دقت یا مخالفت معلوم نہیں ہوتی"۔ مقدمہ کا فیصلہ ایک اور امر پر منحصر تھا (ملکہ معظمہ بنام بشپ اوف اکسفورڈ
ایل۔ آر۔ صفحہ ۲۰۳ بی صفحہ ۲۴۶) اس مقدمہ میں از روئے قانون موخرالذکر کسی ایک ضابطہ کی پیروی کی ہدایت ہے۔ اور قانون
زیر بحث کو میں نے بھی ایسا ہی خیال کیا ہے جبکہ مجسٹریٹ حالات تفتیش مرگ کرے تو میں اوسکی تفتیش کو بجائے تفتیش پولیس تصور کیا ہے۔ ایکٹ تہذیب
دقواعد افواج میں واضعان قانون کے اس منشا کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ قانون موجودہ درباب تفتیش حالات مرگ کو تبدیل کیا جاوے
اور میں نتیجہ نکالتا ہوں کہ علاوہ پریزیڈنسی کورونرز کے اختیار گھٹانیکا ارادہ نہیں پایا جاتا۔ فوجی کورٹ تفتیش کے اختیارات نہایت خفیف ہیں اور
وہ صرف برائے نام عدالت ہے چونکہ خود مختار تفتیش سے فوجی شخص کی رشتہ داران کو فائدہ ہوسکتا ہے۔ دیکھو لارڈ جسٹس کاٹن لارڈ جسٹس لے ولارڈ بریک
برن کی عبارت مقدمہ اوڈ ز سیران سکنہ ونشال بنام ایل۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ مندرجہ جلد ۴۵ ۔ ایل۔ جے۔ رپورٹ ۔ ایم سی
صفحہ ۱۶۶۔ نیز دیکھو تقریر وفیصلہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام جسٹس اوف سری۔ ایضاً ۱۸۸۔

(۵) کسی یورپین سپاہی یا کمیشن یافتہ یا نان کمیشن یافتہ افسر کی غیر طبعی یا ناگہانی مرگ کی صورت میں پولیس افسر [illegible]
کر دیگی کہ قریب ترین مجسٹریٹ کو تفتیش حالات مرگ کرنیکا حسب ضابطہ مجاز ہو فوراً رپورٹ کرے اور روزنامچہ میں اندراج کرے۔ ایسی صورت
میں تفتیش حالات مرگ حسب الحکم دفعہ ۱۷۶ کیجاویگی نہ حسب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری *

(۶) کسی چھاؤنی کے احاطہ کے اندر مرگ غیر طبعی یا ناگہانی کے وقوع پر۔ اور۔

(۷) ان صورتوں میں جبکہ کسی مجسٹریٹ مجاز نے تفتیش حالات مرگ بجائے تحقیقات پولیس تفتیش مذکور کی ہو۔

اموات در جیلخانہ

۴ (۱) حسب منشاء دفعہ ۱۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری افسران مہتمم کار جیلخانہ کو افسر مہتمم تھانہ کے اختیارات حاصل ہونگے۔

(۲) جبکہ کسی جیلخانہ کے احاطہ کے اندر کوئی مرگ غیر طبعی یا ناگہانی واقع ہو تو داروغہ جیل کا فرض ہوگا کہ فی الفور افسر مہتمم کار جیلخانہ کو
حالات کی نسبت رپورٹ کرے

(۳) اطلاع مذکور کے پہنچنے پر افسر مذکور کو لازم ہے کہ موقع پر جا کر نعش پر پہرہ لگادے اور یہ حکم دیدے کہ مجسٹریٹ کے آنے تک کوئی شخص
نعش کو نہ چھوئے اور نہ کسی ایسی شے کو چھیڑے جو متحرک ہوکر متوفی کی مرگ کا باعث ہوئی ہو۔ اور افسر مذکور کو نیز لازم ہوگا کہ اس امر کی
موجودہ مقام کو برائے تفتیش حالات مرگ فوراً اطلاع بھیجے۔ †

اموات بوجہ حادثہ ریل

۵۔ (۱) جبکہ کوئی مرگ غیر طبعی یا ناگہانی ظاہرا بوجہ حادثہ ریل علاوہ کسی ایسے حادثہ کے جو کسی ناگزیر نقص کل کے متعلق ہو وقوع میں آوے
تو بصورتیکہ نعش حدود ریل کے اندر ہو بالعموم حسب منشاء اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس اور ان کی عدم موجودگی میں حسب منشاء ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ
ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس جس کے ضلع میں نعش ہو تفتیش متعلقہ پولیس کرینگے منجملہ افسران مذکور کسی افسر کے آنے تک افسر مہتمم تھانہ ریل متعلقہ کو لازم ہوگا کہ برائے
سہولیت تفتیش جملہ تدابیر ضروری عمل میں لاوے۔

(۲) اگر نعش حدود ریلوے کے باہر ہو تو صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس تفتیش کرینگے۔ اور تا وقتیکہ افسران
مذکور میں سے کوئی افسر نہ آوے تو افسر مہتمم تھانہ متعلقہ کو لازم ہوگا کہ برائے سہولیت تفتیش جملہ تدابیر ضروری عمل میں لاوے۔

(ب) تفتیش کس طرح عمل میں آویگی

تحقیقات کیونکر کیجاویں۔

۶ تفتیش میں شامل ہونے کیلئے معزز باشندگان کی طلبی میں افسر پولیس متعلقہ کو لازم ہے کہ اگر ممکن ہو تو بلحاظ نوعیت تفتیش لائق اشخاص کو منتخب کرے۔ ***

---

* یہ قاعدہ بموجب احکام گورنمنٹ ہند مرتب ہوا ہے ضمنی دفعات (۳) (۴) پر جاری ہے۔
** دیکھو سرکلر یادداشت محکمہ نمبر [illegible] صاحبان مجسٹریٹ مہتمم [illegible] ایسی صورتوں میں تفتیش حالات مرگ کی [illegible]
† ایسی تفتیش حالات مرگ بصورت ذیل عمل میں آویگی جب کبھی کوئی قیدی سزا کی تجویز یا سزا الموت سے [illegible] روز کے اندر [illegible]
میں فوت ہو۔ یا جبکہ باعث مرگ کی نسبت کسی شک کی [illegible] ہو یا جبکہ قیدی کسی صدمہ کے باعث سے فوت ہو یا کسی [illegible]
[illegible] ہوئی ہو یا کسی مشقت [illegible] ایسی حالت میں پہنچا ہو۔ [illegible] روز کے اندر فوت ہو یا کسی حیوان کے حملہ سے یا دیگر طریق سے فوت ہو
دفعہ ۳۰۲ جیل مینوئل۔
*** دیکھو ایکٹ سنہ جلوس ۳۳ و ۳۴ کے منظور کردہ باب ۸ دفعہ ۹۔

تمثیلات

(الف) سوال یہہ ہے کہ الف کی مرگ کا کیا امر باعث ہوا — الف بوجہ ایک ضرب کے فوت ہوا جو اوسکو ایک نجار کے اوزار سے لگی جبکہ وہ نجار کا کام کر رہا تھا۔ اس صورت مین اگر ممکن ہے تو اشخاص طلب شدہ مین ایک شخص وہ ہوگا جو ایسے اوزار دیکر استعمال سے واقف ہو۔

(ب) سوال یہہ ہے کہ ب کی مرگ کا ظاہرا کیا باعث ہوا۔ ب شخص ایک شکستہ پہیا کے ذیل کر مردہ ملا جو کہ ظاہرا ریل گاڑی کے گذرنے سے ٹوٹ گیا تھا اس صورت مین اگر ممکن ہو تو اشخاص طلب شدہ مین ایک شخص وہ ہوگا جو ریل کی کارروائی سے واقف ہو۔

صاحب سول سرجن کی طلبی

۷ - جبکہ کوئی سنگین تفتیش درپیش ہو یا جبکہ تفتیش ایسے مقام پر عمل مین آوے جو صاحب سول سرجن یا کسی ایسے افسر طبی کے مسکن کے قریب ہو جو منجانب گورنمنٹ لاشہائے کے امتحان کے لئے مامور ہوا ہو تو صاحب سول سرجن یا افسر طبی مذکور کو ہمراہ طلبی بغرض امتحان نعش بر موقع جہان وہ پڑی ہو اطلاع فوراً بھیجنی چاہئے۔ اگر ممکن ہو تو افسر مہتمم تھانہ متعلقہ اطلاع مذکور بوساطت صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بھیجے اور صاحب ممدوح درخواست انگریزی مین تحریر کر دین۔

فرائض افسر تفتیش کنندہ

۸ - جبکہ افسر پولیس تفتیش کنندہ اوس مقام پر جہان متوفی کی نعش پڑی ہو پہنچے تو اوسکو امور ذیل کرنے چاہئین۔ یعنی۔

(۱) اوسکو لازم ہے کہ شہادت نسبت باعث مرگ کو ضائع نہونے دیوے۔

(۲) نعش کے گرد ہجوم نہونے دے اور قدمونکے نشان نہ مٹنے دے۔

(۳) تاوقتیکہ تفتیش ختم نہ ہولے بلا ضرورت کسی شخص کو نعش تک نہ آنے دے۔

(۴) جبتک ضروری ہو قدمونکے نشانات کو مناسب ظروف سے ڈھانپے رکھے۔

(۵) - موقع مرگ کا صحیح نقشہ کھینچے+ - اگر یہہ نہو سکے تو بصورت امکان موقع مرگ کا نقشہ مشتمل جملہ حالات جن سے مقدمہ ٹھیک طور پر سمجھہ مین آجاوے تیار کرے۔

(۶) اگر صاحب سول سرجن یا دیگر افسر یا کسی اعلی افسر پولیس کے آنیکی انتظاری ہو تو اوسکو لازم ہے کہ اونکے آنے تک بلا عذر صحیح کے لئے نعش کو پڑا رہنے دیوے - اور اس صورت مین جبکہ نعش کسی گذرگاہ مین پڑی ہو اور وہان نہ چھوڑی جا سکتی ہو تو اوسکو کسی مناسب جگہہ پر پہونچا دینا لازم ہے اور تا آنے کسی افسر منجملہ افسران مذکور یا تاوقتیکہ تفتیش مکمل نہ ہولے حتی الامکان وضع تبدیل نہ کیجاوے۔

(۷) اگر صاحب سول سرجن یا دیگر افسر یا کوئی اعلی افسر پولیس نہ پہنچے تو اوسکو لازم ہوگا کہ بشمولیت دیگر اشخاص شامل تفتیش نعش کا باحتیاط معائنہ کرے اور غیر معمولی علامات کے یادداشت تحریر کرے۔

(۸) اوسکو لازم ہوگا کہ جملہ پارچات کو جو نعش کے ساتھہ چمٹے ہوئے نہ ہون یا نعش کے لئے بطور پوشش کے مطلوب نہ ہون و جملہ زیورات

+ یہہ نقشہ خود افسر پولیس کو یا کسی ایسے شخص کو طیار کرنا چاہئے جس کی بصورت دائر ہونے مقدمہ فوجداری کی بحیثیت گواہ دستیاب ہونیکا احتمال ہو اگر نقشہ کسی بعد کارروائی جوڈیشل مین پیش کیا جاوے تو طیار کنندہ کو اسکی صحت کے بارہ مین اظہار دینا چاہئے۔
مقدمہ سرکار بنام جورا، بمبئی جلد ۱۱ - رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صفحہ ۲۴۲ -

میں جو کسی بھی شے کو جو شک کی ہو کہ متوفی کی مرگ کا باعث ہوئی ہو مہر بند کرے اور مہر کو نشان لگا دے۔ اور مہر بند کردہ اشیاء کی فہرست مرتب کرے۔ اس کتاب میں تشریح کردہ مہر شدہ چیز پر اگر کوئی داغ لہو یا نشان یا شبہ اگر کسی کپڑے پر بال وغیرہ کی نسبت جو شے مذکورہ سے متعلق ہو نشانی کرے۔ اور فہرست مذکورہ میں اوس نشان اور مہر کی نقل تحریر کرے جو اوس شے یا پارسل پر جس میں شے مذکور بند ہوگی۔ فہرست مذکور اوس رپورٹ کا جزو تصور ہوگا جس کی ہدایات من بعد درج ہیں۔

قواعد بابت نکالنے نعش مدفونہ۔

۹۔ اگر بوقت مخبری کسی غیر طبعی یا ناگہانی مرگ کے یا اگر کسی وقت اوس موقع پر جہاں نعش متوفی کا پڑا ہونا بیان کیا گیا ہو پہونچنے سے پیشتر یا پیچھے افسر مہتمم تہانہ یا افسر پولیس متعلقہ کو معلوم ہو کہ نعش مدفون ہو چکی ہے تو افسر مذکور حسب قواعد ذیل عملدرآمد کرے گا۔ یعنی

(۱) افسر مہتمم تہانہ اور کسی اعلیٰ افسر پولیس کو جو کسی شخص کی غیر طبعی یا ناگہانی مرگ کی جائز طور پر تفتیش کر رہا ہو اختیار ہوگا کہ بغرض تفتیش نعش مدفونہ شخص مذکور نکلوائے۔

(۲) تاوقتیکہ معزز باشندگان جن کی نسبت حسب منشاء دفعہ ۱۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری تفتیش میں شامل ہونیکا حکم جاری نہ ہوں اور بجز اوس صورت کے اور تاوقتیکہ افسر پولیس بطور جائز تفتیش کنندہ اوس امر کو جو اوسکو ملا ہو اور اون وجوہات کو جنکی بدیں وجہ تفتیش کا کرنا ضروری ہے قلمبند نہ کرے نعش مدفونہ نکالی یا نکلوائی نہ جائیگی۔

(۳) جب کہ تفتیش کی مخبری شدہ اہلکار پولیس کرے اور قبر اوس تہانہ کے عین متصل جس میں قبر مذکور واقع ہو لیا مجسٹریٹ موجود ہو جو تفتیش حالات مرگ کا مجاز ہو تو اہلکار پولیس مذکور کا فرض ہوگا کہ قبر کی حفاظت رکھے۔ اور دریافت کرے کہ آیا مجسٹریٹ بموقعہ نکالنے نعش مدفونہ کے فوراً آسکتے ہیں یا نہیں۔ یا انتظار جواب صاحب مجسٹریٹ نعش کا نکالنا ملتوی کیا جاوے۔ اگر صاحب مجسٹریٹ مذکور فوراً نعش نکالنے کی موقع پر نہ آسکتے ہوں تو اہلکار پولیس مذکور بموجب طریقہ مندرجہ بالا نعش نکلوا دے۔

(۴) جن صورتوں میں افسران پولیس کو لازم ہے کہ مدفونہ نعشوں کی تفتیش شروع کرنے سے پیشتر گواہوں کا بنا بر ثبوت اس امر کے اظہار لیں کہ مدفونہ نعش تمام انہیں شخصوں کی ہیں جنکا غیر طبعی یا ناگہانی مرگ سے فوت ہو جانے کا گمان ہے۔

(۵) ہر ایسی صورت میں جس میں نعش تین ہفتوں سے زیادہ قبر میں گڑی رہی ہو کوئی افسر پولیس نعش مدفونہ کے خود نکالنے یا نکلوانے کا مجاز نہوگا تاوقتیکہ صاحب سول سرجن کی رائے حاصل نکر لی جاوے اور اوس صورت میں بھی جبکہ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے اتفاق رائے ظاہر کیا ہو۔

مناسبا نیکالی نعش

۱۰۔ جبکہ کسی بااختیار افسر پولیس نے بموجب فقرہ ماقبل نعش قبر سے نکلوائی ہو تو وہ حسب طریق مجوزہ فقرہ ۸ تفتیش شروع کریگا۔ +

تفتیش کے ختم ہونے پر نعش کسکو دیجائیگی۔

۱۱۔ جبکہ تفتیش ختم ہوجاوے اور نعش کو برائے امتحان طبی بھیجنا یا برائے شناخت رکھنا غیر ضروری ہو تو افسر پولیس تفتیش کنندہ کو لازم ہے کہ نعش متوفی کے رشتہ داروں کو حوالہ کردے۔ یا اگر نعش لینے کے لئے کوئی رشتہ داران یا وارثان نہوں تو اسکو بموجب ان قواعد کے جو اسبارہ میں صاحب مجسٹریٹ ضلع مرتب کریں مناسب طور پر دفن کرادیوے یا جلادیوے جیسا کہ مناسب ہو۔

نعش کی شناخت کیلئے رکھنا

۱۲۔ (۱) جب بغرض شناخت نعش کا رکھنا ضروری ہو تو اسکو زیادہ سے زیادہ سرد جگہہ میں جو دستیاب ہوسکے رکھا جاویگا اور دروازے اور کھڑکیاں بند کرکے اونپر نگہبانی رکھی جائیگی اور اگر دستیاب ہوسکے تو کاربولک ایسڈ پوڈر اوس کمرہ میں کثرت سے استعمال کیا جاویگا۔

(۲) جبکہ اوس حصہ کے اندر جسمیں نعش بلاخطرہ رہ سکے وہ شناخت نہو سکے تو افسر پولیس متعلقہ کو لازم ہے کہ دفن کرانے یا جلانے کے پیشتر باحتیاط حلیہ متضمن جملہ نشانات خصوصیات وید وضع لباس وخط وخال جن سے شناخت ہوسکے قلمبند کرے۔

(۳) جبکہ مقدمہ سنگین ہو اور چہرہ کا عکس یا اوسکی تصویر اوتر سکتی ہو تو عکس یا تصویر اوتارنا لازم ہے۔

(۴) جبکہ بوجہ حفظ صحت نعش دفن کرانا یا جلانا ضروری ہو تو بموجب طریقہ مجوزہ فقرہ ماقبل عملدرآمد کرنا لازم ہے۔

نعش بغرض امتحان طبی کسکے پاس بھیجی جاوے۔

۱۳۔ نعش بغرض امتحان طبی قریب ترین صاحب سول سرجن کے پاس بھیجی جاویگی اور علاقہ تھانہ جات تمن وتلاگنگ وکلرکہار واقع ضلع جہلم سے افسر طبی متعینہ تلاگنگ کے پاس جبکہ وہاں ایسا افسر تعینات ہو بھیجی جاویگی۔ ☆

+ چٹھی نمبر ۲۲۱۔ ای۔ ڈی۔ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۹۳ء منجانب صاحب قایم مقام سرکاری وکیل پنجاب بنام صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ بجواب عبارت ظہری نمبر ۱۱ مورخہ ۲۴ ماہ گذشتہ رائے نسبت اختیار پولیس دربارہ نکلوانے نعش کے بموجب ضابطہ فوجداری کے ارسال کیجاتی ہے۔ رائے نعش کے نکلوانے میں پولیس کے اختیارات کی نسبت جبکہ وہ حسب دفعہ ۱۷۴ تفتیش کرتی ہو ہماری رائے میں جدید مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۹۸ء) میں کچھہ تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے حسب اصول مقاعدہ کہ ایک کا صریح ذکر دیگر کو خارج کرتا ہے میں اس بات کے کہنے کو آمادہ نہیں ہوں کہ دفعہ ۱۷۶ کا فقرہ اخیر پولیس کو جبکہ وہ حسب دفعہ ۱۷۴ کارروائی کرتی ہو نعش مدفونہ کے نکلوانے سے مانع ہے۔ اور ملحوظ رہے کہ سابق دفعہ صرف اون مقدمات کے متعلق ہے جنمیں اشخاص بحالت حراست پولیس فوت ہوں۔ قصہ کوتاہ میری رائے میں نہ تو قانون کی ترمیم مقصود تھی اور نہ عمل میں آئی ہے۔

چٹھی نمبر ۱۴۸ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۹۳ء منجانب صاحب قائم مقام انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بنام صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

نقل ہذا صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کیخدمت میں بحوالہ اونکی چٹھی نمبر ۲۰۸ مورخہ ۲۱ جون ۱۸۹۳ء بغرض اطلاع ارسال کیجاتی ہے۔

۲۔ نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر سرکاری وکیل کی رائے سے متفق ہیں (سرکلر نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۹۳ء)

☆ نمبر ۶۳۳۴ مورخہ ۳ جون ۱۸۹۳ء۔

منجانب صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ ہوم ڈپارٹمنٹ۔ بنام صاحب انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ پولیس۔ بجواب آپکی چٹھی نمبری ۵۰۵ مورخہ ۱۲ مئی گذشتہ نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر اس امر کو منظور کرتے ہیں کہ افسر طبی متعینہ تلاگنگ تھانہ جات تمن۔ تلاگنگ۔ کلرکہار۔ کے متعلق امتحان ہائے نعش بعد مرگ کرے اور فی نعش معمولی فیس ۵ روپیہ وصول کرے۔

بھیجی دی تو اوس پہرہ کی زیر حفاظت جو اونکو بلا تبدیلی پہرہ اثنائی راہ کی صاحب سول سرجن کی پاس پہونچا دیوی بھیجی جاوین ۔

قواعد دربارہ اون اشیاء کے جو امتحان طبی کے لئی بھیجی جاوین

۱۷ - اون اشیاء کی بارہ مین جو امتحان طبی کے لئی بھیجی جاوین احکام ذیل پر عملدرآمد ہوگا یعنی ۔

(۱) جملہ مرطوب شی و قی و دست علی ہذا القیاس صاف کشادہ دہان بوتلون یا روغنی ظروف مین رکھی جاوینگی اور ڈاٹ یا کاگ تانت یا چرم یا پارچہ سی باندھی جاویگی اور گرہ پر افسر پولیس تفتیش کنندہ کی مہر لگنی چاہئی اور بوتلون یا ظروف مذکور کو چند منٹ اولٹا لٹکانی سی یہ تحقیق کیا جاویگا کہ وہ چوتی تو نہین ۔

(۲) خشک اشیاء جنکی ادویہ یا زہر ہونیکا گمان ہو اوسیطرح ظروف مین ڈالکر بند کی جاوینگی یا اونکا سربمہر پارسل بنایا جاویگا ۔

(۳) خون آلودہ ہتھیار یا اشیاء یا پارچہ جات پر مہر لگا کر سربمہر پارسل بنایا جاویگا ۔

(۴) ہر بوتل و ظرف یا پارسل پر ایک ٹکٹ بہ تفصیل اشیاء محمولہ معہ پتہ اوس جگہہ کی جہان سی وہ ملین لگایا جاویگا اور ٹکٹ مذکور پر مہر مستعملہ کا نقش ثبت کیا جاویگا اور ہر ٹکٹ اور مہر مستعملہ کی نقش کی نقل رپورٹ مقررہ من بعد مین درج کیجاویگی ۔

(۵) اگر اشیاء بسبیل ڈاک روانہ کرنی ہون تو احتیاطہائی مندرجہ اوس رزولیوشن کی عمل مین لائی جاوینگی جو تتمہ مین بنمبر [illegible] درج ہی ۔

فیس امتحان نعش بعد مرگ ۔

۱۸ - (۱) بموجب احکام گورنمنٹ ہند صیغہ مال نمبر ۵۰، ۳۰ مورخہ ۱۱ - اگست ۱۸۹۸ع افسران طبی سوائی صاحبان سول سرجن جنکی اہتمام مین سول اسٹیشن ہو اور صاحبان اسسٹنٹ سرجن جنکی اہتمام مین شفاخانجات ہین اون صورتون مین جو معمولی بجا آوری اونکی خدمات سی متعلق نہ ہون ہر امتحان نعش بعد مرگ کی بابت فیس مبلغ ١٦ ع اور ہر امتحان طبی محکمہ قانون ماسوائی امتحان نعش بعد مرگ کی بابت فیس مبلغ ٨ ع کی مستحق ہین شہادت دہی کی بابت کوئی زائد حق الخدمت سوائی معمولی مصارف بطور گواہ کی نہین دیجا سکتی ہی ۔

(۲) نعشہائی برائی امتحان طبی بموجب قاعدہ مندرجہ فقرہ نمبر ۱۳ ارسال کیجاویگی ۔

رپورٹ تفتیش

۱۹ (۱) جبکہ تفتیش مکمل ہو جاوی تو افسر پولیس تفتیش کنندہ کو لازم ہی کہ ایک رپورٹ مشعر ظاہرا باعث مرگ متوفی تحریر کری جسمین کوئی علامت تشدد جو نعش پر نمودار ہو بیان کی جاوی اور یہہ لکہا جاوی کہ نشان مذکور کس ہتھیار یا اوزار سی لگا ہوا معلوم ہوتا ہی ۔

(۲) رپورٹ مذکور نمونجات مندرجہ تتمہ دوم مین سی کسی نمونہ مین یا اوسکی ہم مضمون نمونہ مین مرتب کیجاویگی ۔

(۳) رپورٹ مذکور پر افسر پولیس مذکور و دیگر اشخاص تفتیش کنندگان یا اون مین سی اوسقدر اشخاص کی جو اوسمین متفق الرائی ہون دستخط ہونگی اور فی الفور صاحب مجسٹریٹ ضلع کی پاس روانہ کی جاویگی یا حسب ہدایت صاحب مجسٹریٹ ضلع اوس حصہ ضلع کی مجسٹریٹ کے پاس جسمین تفتیش مذکور عمل مین آئی روانہ کیجاویگی ۔

(۴) نقشہ موقع مرگ (فقرہ ۸ ضمنی دفعہ (۵)) و فہرست پارچہ جات وغیرہ (فقرہ ۸ ضمنی دفعہ (۸)) اور جبکہ نعش بھیجی

نوٹ قواعد مندرجہ صدر صرف افسران طبی کمیشن یافتہ سی متعلق ہین ماتحت افسران طبی امتحان نعش بعد مرگ یا امتحان طبی محکمہ قانون کی جو معمولی بجا آوری اونکی خدمات سی متعلق ہون فیس مبلغ للعہ کے مستحق ہین ۔

یا اشیاء وغیرہ ان الجی کرنے روانہ کیجاوین تو فہرست اون اشیا کی جو نعش پر اور اوسکے ہمراہ ہون اور مراسلت مشترکہ فقرہ ۱۰۰

ضمن دفعہ (۴) رپورٹ کی جزو متصور ہونگی۔

(۵) اون مقدمات مرگ مین جو بذریعہ پہانسی وقوع مین آوین مراتب مندرجہ ذیل تحریر کیجاوینگی یعنی بلندی اوس شے کے جس سے جسم کو سہارا ملا اور یا وہ جسم کو سہارنے کے لئے کتنی تہی اور وہ شے جو نعش کے وزن کی برداشت کرنے کے لئے مستعمل ہوئی ہو۔

(۶) ہر ایک ایسی رپورٹ کی نقل کتاب تہانہ نمبر ۲ متفرقات مین کیجاویگی۔

رپورٹین کس ذریعہ سے ارسال کیجاوینگی

۲۰ - (۱) رپورٹین جو بموجب فقرہ ماقبل صاحب مجسٹریٹ ضلع کی خدمت مین ارسال کیجاوین بجز اوس صورت کے کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے خلاف حکم دیا ہو عموماً صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معرفت ارسال کیجاوینگی جو اونکو پڑہکر بلا توقف بہیجدینگے۔

(۲) صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بوقت ملاحظہ رپورٹ تفتیش کسی احکام کو جو وہ درباب مزید تفتیش صادر فرماوین تحریر کرینگے

معلومات متعلقہ زہر خورانی

۲۱ - (۱) معمولی علامات جو عام سمیات کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین تتمہ نمبر سوم مین درج ہین۔

(۲) افسران پولیس کو جو اون مقدمات کی تفتیش کرتے ہون جنمین زہر کہلایا گیا ہو لازم ہے کہ اپنی رپورٹ ہائے مین وہ تمام حالات درج کرین جو صاحبان سول سرجن یا ممتحن اشیائے کیمیائی کو ہر مسئلہ کی نسبت رائے قائم کرنیکی مدد دینے کو کارآمد ہون نظر ہے۔ چونکہ مختلف سمیات کی جانچ علیحدہ علیحدہ ہے اور شے جو تفریق اجزا کے لئے دستیاب ہے اکثر تہوڑی ہوتی ہے اسلئے یہ ضروری ہے کہ کوئی شے غلط جانچ کے استعمال سے تلف نہ ہوجاوے پس وجوہات مفصل حالات کے طلب کرنے اور بہم پہنچانے مین احتیاط لازم ہے۔

۲۲ - جبکہ افسر پولیس تفتیش کریگا تو اوسکو لازم ہے کہ جملہ مال جو دوران تفتیش مین اوس نے بہ تفویض خود لیا ہو اور جو بنابر اغراض انصاف ضروری مطلوب نہو تو اشخاص مناسب کے حوالہ کردے رسید اوس مال کی جو بطور مذکور حوالہ کیا جاوے کتاب تہانہ نمبر ۲ متفرقات مین لیجاویگی

۲۳ - اگر حالات منکشفہ تفتیش سے ارتکاب جرم قابل دست اندازی پولیس پایا جاوے اور وہ شخص جو جرم مذکور کا ملزم معلوم ہو گرفتار ہوجاوے تو افسر پولیس متعلقہ کو لازم ہے کہ جرم مذکور کی تفتیش مکمل کرے بعد گواہان سے حسب قانون مچلکے لیوے۔

۲۴ - معاملات متعلق نعش ہائے انسان مین افسران پولیس صاحب ممتحن اشیائے کیمیائی سے براہ راست خط و کتابت نہین کرینگے۔

نوٹ: اس امر کو دیتا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس صورت مین نعش برآمد نہو یا علاقہ کی گئی ہو تو کوئی تفتیش بموجب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری نہین ہوسکتی۔ ان صورتون مین اگر اس امر کی اشتباہ کی معقول وجوہات ہون کہ جرم قابل دست اندازی پولیس کا ارتکاب ہوا ہے تو افسر پولیس کو چاہئے کہ دیگر اشخاص کو اپنے ساتھ شریک ہونے کے لئے طلب کرنیکی بدون معمولی تفتیش کرے۔ افسران پولیس مہتمم تہانجات و افسران پولیس بالادست کو دستور ہے کہ عمل برمبنی خود و نیز بموجب احکام سررشتہ ایک ہی مقدمہ مین تفتیش دوسری دفعہ یا تفتیش مزید کرتے ہین سبب حکم سابقہ تفتیش ثانی کا رواج نہین ہے۔ اور چونکہ ایکٹ کو مد نظر نہین (دیکھو دفعہ ۱۱) فرض کیا گیا ہے کہ صاحبان کو مد نظر کو مزید تحقیقات کرنیکا اختیار حاصل ہے دستور افسران پولیس کا بہی نہایت جائز معلوم ہوتا ہے۔

ایسے معاملات کی نسبت جو استصواب ضروری ہو وہ صاحب [illegible] سے کیجاویگی ۔

بصورت عدم ممکنی حصول رائے ... کیمیائی ... سے دریافت کیا جاوے

۲۵ کسی مقدمہ متعلق زہر خورانی انسانی مین جسکی نسبت حسب اصول مرجہ تحقیقات منجانب صاحب ممتحن اشیائے کیمیائی کی سفارش کرین صاحب موخر الذکر کو بلا خاص حکم مجسٹریٹ کے استصواب کیا جاوے ۔

رپورٹ کس زبان مین تحریر کیجاوے اور نقل رپورٹ برائے صاحب انسپکٹر جنرل ۔

۲۶ - (۱) اون افسران پولیس کی رپورٹین جو انگریزی جانتے ہون زبان اردو مین تحریر ہونگی مگر جملہ مقدمات مرگ مین جو بذریعہ حادثہ ریل وقوع مین آئی ہون ترجمہ زبان انگریزی مین کیا جاویگا

(۲) ایک نقل اون تمام رپورٹون متعلقہ اموات بذریعہ حادثہ ریل کی جبکہ وہ پولیس افسر ریل کے سوا کسی اور پولیس افسر کی ہون جناب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس کے پاس روانہ کی جاویگی ۔

فصل دوم ۔ مرگ حیوانات بذریعہ زہر خورانی

ضابطہ حصول رائے طبی

۲۷ جبکہ کسی جرم قابل دست اندازی پولیس کی تفتیش مین جو کسی حیوان کی ناجائز طور پر قتل کرنیکے گمان سے متعلق ہو باعث مرگ حیوان مذکور کی نسبت رائے طبی حاصل کرنا ضروریات سے ہو تو اوس ضابطہ کی پیروی کیجائیگی جسکا ذکر من بعد ہوگا

امتحان نعش

۲۸ - (۱) اگر یہ معلوم ہو کہ کسی حیوان کو معمولی طریق پر زہر کہلایا گیا ہے اور نعش مین ہیضہ کے علامات نہ پائی جاوین تو منہ کا امتحان کرنا چاہئے اور اگر اوسمین کوئی شی غیر معمولی پائی جاوے تو اوسے نکالکر صاف ظرف یا بوتل مین ڈالنا چاہئے ۔

(۲) پھر نعش کو چاک کرکے معدہ علیحدہ کرنا چاہئے اور معدہ کو کاٹکے اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا چاہئے کہ آیا منجمد ہے یا نہین معدہ کا ایک ٹکڑا بوزن نیم آثار جو نہایت ہی منجمد ہوا ہو اور اوسی قدر جزو جگر کاٹ کر صاف روغنی ظرف یا بوتل مین رکھی جاوینگی اور اگر دستیاب ہو تو قدرے سپرٹ اوسمین ملائی جائیگی ۔ باقی جزو معدہ پر تھوڑا تھوڑا پانی ڈالا جائیگا اور سنکھیا یا دیگر زہر کی ڈلیان باحتیاط جمع کیجاوینگی ۔

(۳) زہر جو اسطرح جمع کیا جائے یا دیگر طور پر ملا پارسل سربمہر مین بند کیا جائیگا اور ظروف یا بوتلون پر باحتیاط ڈاٹ یا کاگ لگاکر اوپر تانت یا چرم یا پارچہ سے باندہ دی جائینگی اور گرہ پر افسر پولیس تفتیش کنندہ مہر لگائیگا اور ظروف یا بوتلہائے مذکور کو چند منٹ کیلئے اولٹا رکہنے سے تحقیق کیا جائیگا کہ وہ چوتی تو نہین ۔

(۴) ہر بوتل و ظرف و پارسل پر ایک ٹکٹ لگایا جاویگا اور اوس مین اشیاء محمولہ کی تفصیل و مفصل حالات تحریر کیجاوینگے اور اوس ٹکٹ پر مہر مستعملہ کا نقش ثبت کیا جائیگا اور ٹکٹ و مہر مستعملہ کے نقش کی نقل متعدد کے اوس روزنامچہ مین جو اشیاء مرسلہ کے ہمراہ بہیجا جاوے تحریر کیجاویگی

زہر خورانی بذریعہ سوزن

۲۹ - (۱) اگر یہ معلوم ہو کہ کسی حیوان کو بذریعہ سوزن زہر دیا گیا ہے تو نعش کی کہال اودہیڑی جائیگی اور چہید کے نزدیک جو گوشت ہو اوسکا امتحان کیا جاویگا اور اگر سوزن کا چہید معلوم ہو تو چہید کے نزدیک کے گوشت کا جزو کاٹ کر حسب طریقہ محکومہ فقرہ ماقبل محفوظ کیا جاویگا ۔

(۲) سوزن جو دستیاب ہونگی محفوظ کیجاویگی ۔

۴۴۔ جملہ اخراجات جو اشیاء کو بغرض امتحان طبی روانہ کرنے مین عاید ہون خواہ متعلق مرگ انسان خواہ حیوان ہون اونکی بل مرتب کرکے سررشتہ جوڈیشل مین پیش کی جائیگی۔ بلا

بلا اخراجات

تتمہ۔ نمبر اول

گورنمنٹ آرڈر نمبر ۳۰۳ عدالتہاے تفتیش مرگ۔ بی۔ اے۔ آر۔

منظوری گورنمنٹ باب ۱۰ دفعہ ۳۰ بنگال آرمی ریگولیشن منسوخ کیا گیا ہے اور دفعات مندرجہ ذیل اوسکی جگہ قایم کیجاتی ہین۔

فقرہ ۱۵۰۲۔ جملہ موقعون پر جب موت بسبب تشدد وقوع مین آوے یا موت کے حالات مشتبہ ہون تو تفتیش حالات مرگ ہونی چاہئیے کہ باعث موت کی تحقیق کیا جاوے اور یہہ بھی تحقیق کیا جاوے کہ کس ذریعہ سے وہ وقوع مین آئی اور کون اوسکا باعث ہوا۔

فقرہ ۱۵۰۴۔ جملہ مقامات مین جو برٹش انڈیا کے باہر یا اوسکے اندر واقع ہون اور جہان کوئی حاکم سول عدالت تفتیش حالات مرگ بلا امکان ہونیکا مجاز ہو تو صاحبان کمان افسر کو چاہئیے کہ اول بخصوص کسی لعش کی نسبت کہ جو اونکی زیر حکومت ہون عدالت ہائے مذکور قایم کرین۔

فقرہ ۱۵۰۳۔ جن مقامات مین کوئی حاکم سول مجاز موجود ہو تو اوسکو چاہئیے کہ بموجب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نعش یا اشخاص کردہ بالا کی متعلق ہونیکے باعث ذیر کی نسبت تفتیش کرے یہ تفتیش کورس اگر یہہ معلوم ہو کہ کوئی افسر یا سپاہی اہل برطانیہ یا خود ذیمہ دار حالات ایسے ہین کہ وہ مستوجب تجویز یا طلب کسی جرم فوجداری کسی جنرل کورٹ مارشل سے حسب فقرہ ۱۰۱ کے ہو تو جملہ حالات متعلقہ موت کے پوری پوری تفتیش کی بیلیٹی آف انکوایری کرے اور کارروائی بغرض صدور احکام عالیجناب کمانڈر انچیف افواج ہند نسبت تجویز ملزم ہیڈ کوارٹر فوج مین بھیجی جاوے۔

بعلاوہ سکا اوس صورت مین بھی عملدرآمد ہوگا کہ جب ملزم انڈین آرٹیکلز آف وار کے تابع ہو اور شخص متوفی اوسکا افسر اعلیٰ ہو۔ دیگر جملہ حالات مین ملزم خود اکسی سول کے حوالہ کر دیا جاویگا اور صاحب صوبہ اوسکے مقدمہ کو طے کرینگے۔

فقرہ ۱۵۰۴۔ بموجب فقرہ ۱۵۰۲ ملٹری کورٹ آف انکوایری مین تین افسران تحریر کار ہونگے اور ایک افسر طبی بھی حسب فقرہ ۲۰۰۷ ۱ حاضر ہوگا۔ اگر متوفی متعلق کسی رجمنٹ کے ہو تو کمان افسر رجمنٹ مذکور کو عدالت مذکور قایم کرینگا اور دیگر حالات مین مقام کا کمان افسر احکام ضروری صادر کریگا۔ جب تین افسران اہل برطانیہ عدالت مذکور مین شامل ہونیکے لئے میسر نہو سکین تو افسران دیسی ایک افسر اہل برطانیہ کے ساتھہ کارروائی کرنیکے لئے مقرر کئے جاوین اور کوئی کما حقہ لایق مترجم بھی مصروف کیا جاوے۔

فقرہ ۱۵۰۵۔ عدالت مذکور ایسے گواہان کو جو حسبہ جنگی سے تعلق رکھتے ہون بمعرفت فتنا مجسٹریٹ چھاونی یا افسر مہتمم بازار یا مقامی حاکم سول یا پولیس مسافر کے حاضر کراویگی۔ عدالتہائے تفتیش مرگ حلف دینے کی مجاز نہین۔ ملزمان یا اشخاص مشتبہہ کو بوقت اظہار بموجب فقرہ ۔۔۔ ۷۰ متنبہ کر دینا چاہئیے اور گواہان کو بھی جو ملزم ہون فقرہ مذکورہ متنبہ کیا جاسکتا ہے۔ عدالت مذکور بعد لینے شہادت کے اپنی رائے تحریر کریگی کہ آیا موت بباعث تشدد ہوئی یا نہین اور جو تحریری رائے افسر طبی کی بعد امتحان نعش نسبت باعث موت ہو وہ کارروائی مین شامل کر دینی چاہئیے۔

بحالت خودکشی افسران یا سپاہیان عدالتہائے تفتیش مرگ کو چاہئیے کہ اوس فوج کے افسر اعلیٰ سے جسمین شخص متوفی متعلق تہا ہمیشہ صاف صاف تصدیق لکھا لیوین اور تصدیق مذکور کو شامل مسل کرین اور عدالتہائے مذکور نتیجہ کرنے مین اسامر کو کہ خودکشی مذکور کا ارتکاب بحالت فاتر العقلی کے کیا گیا ہے حتی الامکان اپنا اطمینان ہی امر مین کر لین کہ موت کیوقت اوسکو بیشتر فاتر العقلی موجود تہی۔

نمبر ۲۲۳۔ مورخہ ۵ اجون ۱۸۸۶ء

منجانب صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب بنام صاحب قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بتعلق محکمہ پارلیمنٹ مین تفتیش حالات مرگ لنسٹ نائی سپاہیان اہل یورپ کے بارہ مین اظہار رائے گورنمنٹ کا خواہان ہون۔

نمبر ۷۷۔ ۳۰ مقام لاہور مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۸۶ء

منجانب صاحب انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ سوم (پولیس) بنام صاحب قایم مقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس حلقہ راولپنڈی بجواب آپکی چٹھی نمبر ۱۲۳۳ مورخہ ۱۱ اگست حسب استدعا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اطلاع دیجاتی ہے کہ صاحب چیف کمشنر کے نزدیک جملہ اخراجات بابت ظروف وبرتن کہ جنمین اشیاء برائے امتحان طبی بغرض سر ڈالی جاوین کہ نقصان سے محفوظ رہین یا ادنکی نجاست صاحب کیمیکل اگزامنر تک بہیجی جانیکے اثنا راہ مین کارستانی دغا سے محفوظ رہین صیغہ جوڈیشل سے عطا ہونی چاہئین۔

یادداشت نمبر ۷۷ ۔ ۳۰ جملہ صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر و صاحب اکونٹنٹ جنرل و جملہ صاحبان ڈپٹی انسپکٹر جنرل و انسپکٹر و سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب کیخدمت مین نقل اطلاعاً عام ارسال ہو دی۔

صیغہ فوجی نمبر ۳۰۳ مورخہ ۔۔ وہ سپرنٹنڈنٹ سرکار فوجی۔ عدالت تفتیش حالات مرگ کا کسب اجلاس ہونا چاہئیے جبکہ کوئی حاکم سول مجاز نہو تو صاحب کمان افسر کو ۔۔ عدالت تفتیش حالات مرگ ۔۔ جب مقامات مین کوئی حاکم سول ہو وہان وہی امر مذکور کو مجاز ہے

ملٹری کورٹ آف انکوائری کس کس شخص سے مرتب ہونگے

ذرایع عدالت تفتیش حالات مرگ

تفتیش حالات مرگ لنسٹ نائک سپاہیان اہل یورپ

۸ - وضع اور ڈھنگ اعضا و چشم و دہن -	
۹ - چہرہ کی طرز -	
۱۰ - ضرب یا نشانات صدمہ جو نعش کو پہونچے ہوں زخم اور خراش - موقع طول و عرض -	
۱۱ - خون رقیق یا منجمد کس جگہ سے نکلا اور کسقدر -	
۱۲ - کس طرح اور کس ہتھیار یا آلہ سے ضرب یا تشدد نشانات مذکورہ لگے ہوئے معلوم ہوتے ہیں -	
۱۳ - کیا نعش خوب پرورش یافتہ اور طاقت ور ہے یا لاغر اور کمزور -	
۱۴ - ظاہری باعث مرگ -	
۱۵ - کوئی علامات اس امر کی کہ موت بسبب مبینہ یا زہر خورانی ہوئی ہے یا کوئی افواہ کہ وقوعہ بطور جبر ہوا ہے -	

(امرات مندرجہ ذیل نسبت نمونہ نمبر ۱ پر درج ہونے چاہئیں)

۱ تفصیل پارچات پوشیدنی و زیورات و پارچات بالائی و ہتھیارات وغیرہ جو نعش کے اوپر یا اسکے نزدیک دستیاب ہوں -

۲ - خاکہ موقع مرگ

۳ - مختصر حالات مقدمہ

تاریخ } دستخط دو یا زیادہ معزز ساکنان گرد و نواح کی - شہادت } جو تفتیش کے وقت موجود ہوں - الف ـــــــــــ ب ـــــــــــ	دستخط افسر تفتیش کنندہ (نام) (عہدہ)

نمونہ نمبر ۲

رپورٹ مرگ نمبر ـــــ پولیس سٹیشن ـــــ (نام)

مورخہ

(جبکہ زبان اردو میں ہو تو اسکا نمونہ کے نصف تختہ پر مرتب ہونی چاہئے) -

مرگ غیر طبعی بباعث تشدد

۱ - نام مقام جہاں مرگ واقع ہوئی یا جہاں نعش ملی (عمر یہ کہ وہ جگہ کونسی ہے) -

۲ - فاصلہ اور سمت اوس پولیس سٹیشن سے جسکے علاقہ میں مقام مذکور ہو -

۳ - تاریخ و ساعت معلوم ہونے مرگ کی

۴ - اسماء و ولدیت و سکونت دو یا زیادہ اشخاص کی جو شناخت کریں کہ نعش شخص متوفی متذکرہ رپورٹ کی ہے -

(نوٹ) رشتہ داران متوفی یا دو معزز گواہان شناخت (اگر ممکن ہو حاصل کرنی چاہئیں)

۵ - نام و ولدیت و قومیت و سکونت و پیشہ متوفی

۶ - عمر و مرد یا عورت

۷ - حالت پارچات پوشیدنی و زیورات وغیرہ و نشانات اس امر کہ یا تو اشیاء مذکور زبردستی سے اوتاری گئی ہیں یا وہ خون سے یا کیسی رطوبت سے آلودہ ہیں

(نوٹ) اگر امتحان نعش کے واسطے صاحب سول سرجن یا دیگر افسر طبی کے پہونچنے کا انتظار ہو تو کیفیت ہذا جہانتک رکھائی دیسکے لاچیوڑی یا اوتاری کسی کپڑے کے درج کردیجا دے اور ایسی صورت میں کیفیت مذکورہ کو بعد اسکے کہ صاحب موصوف امتحان نعش ختم کر چکے مکمل کردینا چاہئے -

۸ - وضع اعضاء و چشم و دہن -

۹ - چہرہ کی طرز

۱۰ - ضرب یا نشانات تشدد جو نعش کو پہونچے ہوں -

زخم و خراش بہ موقع و طول و عرض تحریر کرنا چاہئے -

(نوٹ) عمق تحریر نہیں کرنا چاہئے خبردار زخموں کو کسی جراحی آلہ کے ساتھ چھیڑنا نہیں چاہئے - اگر نعش کے امتحان کیواسطے صاحب سول سرجن یا دیگر افسر طبی کے آنیکا انتظار ہو تو کیفیت ہذا بعد صاحب موصوف کے امتحان ختم کرنے کے درج کردینی چاہئے -

۱۱ - خون رقیق یا منجمد ہے اور کس جگہ سے نکلا ہے اور کسقدر نکلا ہے -

۱۲- کس حد پر یا کب سے اسپر ضرب ... نشانات مذکورہ سے جو معلوم ہوتی ہیں -

۱۳- کیا کوئی ہتیار یا دیگر شی گرد و پیش میں ملی جسپر خون تہا یا کوئی نشان گردن پر کسی چیز کے باندہنے کا ہے -

۱۴- کیا ایسی کوئی شی تہی جو خودکشی کیلئے استعمال کی گئی تہی اور اگر نعش اوس کے قریب نہ تہی تو کیا یہ ممکن ہے کہ بعد ضرب نعش حرکت کر سکتی ہو -

کیا دوسرا سرا رسی کا کسی شی سے کسطرح باندہا گیا تہا -

۱۵- کیا کوئی تیلیہ خارجی مثلاً گہاس مٹی یا ریت یا سوتی کپڑا منہ میں لگا ہوا تہا یا جسم کے کسی جزو میں لگا ہوا تہا -

۱۶- کیا نعش قریب پرورش یا فساد وقت درہم یا الغرانہ گرزدہ

۱۷- کیا وہ نشہ طاری یا لاغری یا شری ہوئی ہے -

۱۸- لمبائی نعش بذریعہ پیمائش سر سے پاؤں تک

۱۹- نشانات تمیز مثل رنگ و صورت خسرہ و خال اعضاء وغیرہ -

۲۰- ظاہری باعث مرگ -

۲۱- کیا کوئی حادثہ یا افواہ ایسی ہے جس سے معلوم ہو کہ متوفی نے خودکشی کی ہے -

(مراتب مندرجہ ذیل پشت نمونہ نمبر ۲ پر درج کئے جاوینگے)

نمبر ۱- تفصیل ہر ایک شی کی جو نعش پر یا اوسکے نزدیک دستیاب ہو

جو اشیا نعش پر دستیاب ہو ہر ایک شی پر ٹکٹ و نمبر اور مہر لگائی جاوے	جو نعش کے نزدیک دستیاب ہو ہر ایک شی پر ٹکٹ و نمبر اور مہر لگائی جاوے
جو نعش کے ساتھ بہیجا گیا	جو حصہ مہر بستہ میں بہیجا گیا

عبارت یا نقشہ اوس مہر کی جو اشیاء مذکورہ بالا پر لگائی گئی ہو

۲- نقشہ اوس جگہ کا جہاں نعش دستیاب ہوئی

۳- بیان زمین گرد و نواح و دیگر نقوش یا آلودگی خون جنگ و جدل خصوصیت نمایاں نقوش یا خصوصیت نمایاں جو پاپوش دستیاب شدہ یا اطراف یا ملزم مشتبہ کے پاؤں میں معلوم ہوں جو ظاہر کی خصوصیت نمایاں نقوش مذکورہ بالا کے ہوں -

۴- مختصر حالات مقدمہ

تاریخ ______ { دستخط دو یا زیادہ معزز ساکنان اوس مقام کی جو بوقت
مقام ______ { تفتیش موجود ہوں

الف ______

ب ______

دستخط افسر تفتیش کنندہ

نام

عہدہ

نمونہ نمبر ۳

(جبکہ ممکن ہو تو نیلی کاغذ کے نصف تختہ پر مرتب ہونی چاہئے)

مرگ غیر طبعی بباعث زہر خورانی

کوائف متعلقہ مقدمہ مذکورہ اون کوائف کے جو نمونہ نمبر ۲ میں مندرج ہیں

۱- کیا متوفی حالت پیشتر تندرست تہا ______

۲- اگر خوب تندرست نہ تہا تو اوسکو کیا مرض تہا ______

۳- وہ کس دوا کا استعمال کرتا تہا ______

۴- سب سے آخر طعام میں کیا کیا چیزیں تہیں ______

۵- طعام آخرین اور آغاز علامت میں کسقدر عرصہ گذرا ______

۶۔ متوفی نے قبل آغاز علامات کے شو سب سے آخیر کیا ہی تہی یا نوش کی تہی ________

۷۔ مین آخری خورد و نوش اور آغاز علامات کے درمیان کسقدر عرصہ گذرا تہا ________

۸۔ سب سے پہلے کیا علامات نظر آئین ________

۹۔ کیا وہ پیاسا تہا ________

۱۰۔ کیا اوسکو غش آگئی تہی ________

۱۱۔ کیا وہ دردسر یا دوران سر کی شکایت کرتا تہا ________

۱۲۔ کیا یہہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ زیرین اعضا کو کام مین نہین لاسکتا ________

۱۳۔ کیا وہ مگن سو رہا تہا ________

۱۴۔ کیا وہ کسیوقت بیہوش تہا ________

۱۵۔ کیا اوسکو تشنج ہوگیا تہا ________

۱۶۔ کیا وہ کہتا تہا کہ اوسکے منہہ کا ذائقہ کسی خاص قسم کا ہے ________

۱۷۔ کیا اوسکو اپنے خورد و نوش مین کوئی خاص ذائقہ معلوم ہوا تہا ________

۱۸۔ تشنج کے درمیان جو عرصہ گذرا تہا اوسمین کچہہ ہوش آجاتی تہی ________

۱۹۔ کیا وہ شکایت کرتا تہا کہ اوسکے منہہ مین اور گلے مین جلن ہوتی ہے یا جہنجہناہٹ ہوتی ہے یا اوسکے اعضا مین سنسناہٹ یا جہنجہناہٹ ہوتی ہے ________

۲۰۔ کیا کوئی قی ہوئی تہی ________

۲۱۔ کیا کوئی دست آیا تہا ________

۲۲۔ کیا شکم مین درد ہوتی تہی ________

۲۳۔ اگر کوئی اور علامات ہون تو بیان کرو ________

۲۴۔ کیا متوفی کو آگے بہی کبہی اس قسم کی بیماری ہوئی تہی ________

۲۵۔ جس طعام یا خورد و نوش مین یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ متوفی کو زہر دی گئی اوسمین اور کتنے اشخاص شریک ہوئے تہے ________

۲۶۔ کتنون پر اوسکی تاثیر ہوئی اور کسطرح سے ________

۲۷۔ کیا متوفی اوس جگہہ سے کہ جہان پہلے علامات نظر آئی تہین چلا تہا اگر چلا تہا تو کتنی دور چلا تہا ________

دستخط افسر تفتیش کنندہ	
(نام)	تاریخ ________ دستخط دو یا زیادہ معزز ساکنان اوس مقام کے
(عہدہ)	________ سنہ ۱۸ء جو وقت تفتیش موجود ہون
	الف ________
	ب ________

(نمونہ متذکرہ فقرہ ۱۹۰)

نمبر ۳

یادداشت اون علامات کی جو سمیات علم سے پیدا ہوتی ہیں

سمیات	دیسی نام	علامات معمولی
آرسنک	سم الفار سنکھیا ہرتال دنسل	قی کرنا۔ شکم مین دردجلن کا ہونا۔ بہت پیاس۔ گاہی گاہی بدن کا سرد ہوجانا۔ تشنج اعضا اور نیند۔
اوپیم	افیون افیم	نیند۔ آنکہوں کی پتلیوں کا چہوٹا ہونا۔ کمال بیہوشی۔ بدن مین پسینہ قی شاذ ہوتی ہے۔
اکونائیٹ	بس	سنسناہٹ جہنجہناہٹ دہن مین وحلق مین بعد ازین اعضا مین۔ کف دہن نہیں۔ نیند بہی گاہے تشنج یا بیہوشی یا فالج۔

دہتورا نکس ومکا	دہتورا کچلہ	نیند - آنکہونکی تیلیونکا ٹیڑہ جانا - دیوانگی - بیہوشی - قی شاذ ہوتی ہی - اعضا شکنی - اوسکی بعد بدنکا سخت ہیٹہ جانا اور اکثر دندن پڑجانا - بدنکا اینٹہا کچہ دیر لیبہ بند ہوجاتا ہی اور پہر ہوجاتا ہی اکثر بلا کسی سبب ظاہری کے وہ عموماً اوس پہر موثر ہوتا ہی کم سی کم وقت جو علامات کے ظاہر ہونی مین لگتا ہی ۵ منٹ ہی - کم سی کم وقت جو موت سی پیشتر گذرتا ہی ایک گہنٹہ ہی -

(نوٹ) منجملہ علامات مذکورہ بالا ممکن ہی کہ کوئی ایک علامت ظاہر ہہی ہو گو زہر جس سی کہ وہ عموماً پیدا ہوتی ہین کہلایا گیا ہو -

تاثیر عام سمیات

سمیات	زہر کہانی اور اوسکی علامات ظاہر ہونی کے درمیان معمولی عرصہ جو گذرتا ہی		معمولی وقت جو موت تک گذرتا ہی	
آرسنک	½ گہنٹہ سے	ایک گہنٹہ تک	۶ گہنٹہ سی	۲۴ گہنٹہ تک
افیم	½ گہنٹہ سے	ایک گہنٹہ تک	۶ گہنٹہ سی	۱۲ گہنٹہ تک
ایکونائیٹ		۵ منٹ	۱ گہنٹہ سی	۸ گہنٹہ تک
دہتورا	۵ منٹ سی	۱۰ منٹ تک	۶ گہنٹہ سی	۱۲ گہنٹہ تک
نکس ومکا	½ گہنٹہ سی	ایک گہنٹہ تک	۶ گہنٹہ سی	۱۲ گہنٹہ تک

محولہ فقرہ - ۲۱

نمبر ۴

احتیاطہائی جو بغرض تفریق اجزا کیمیائے اشیا کے بسبیل ڈاک روانہ کرنے مین مطلوب ہین

نمبر ۳ - ۴۸ - ۷۷ - انتخاب روئداد گورنمنٹ ہند صیغہ سوم مال و زراعت (جوڈیشیل) مقام فورٹ ولیم مورخہ ۲ جنوری ۱۸۸۱ء

کاغذات ذیل بابت روانگی بذریعہ ڈاک پلندہائی محولہ معدہ وغیرہ انسان یا دیگر حیوان بغرض امتحان اشیاء کیمیائی بہ پیر ملاحظہ سی گذری - ریزولیوشن اسی جوڈیشیل ایت ۱۰ اگست ۱۸۸۰ء نمبر ۲۰ لغایت نمبر ۲۴، جوابات ذیل آمدہ لوکل گورنمنٹ عنہ الباب مین استفسار کیا گیا نیز ملاحظہ سی گذری -

چٹہی گورنمنٹ بنگال نمبری ۳۹۴۳ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۸۰ء

چٹہی گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ - نمبر ۱۳۰۹ مورخہ ۲۸ - اگست ۱۸۸۰ء -

چٹہی گورنمنٹ پنجاب نمبری ۷۰۰ - سی مورخہ ۲۹ - اگست ۱۸۸۰ء -

ریزولیوشن حال مین چند مقدمات ایسی وقوع مین آئی ہین جنمین پلندہ ہائی محولہ معدہ وغیرہ انسان یا دیگر حیوان حوالہ شدہ بہ ڈاک خانہ اثنائی راہ مین ملازمان سررشتہ ڈاک خانہ کو جو ریلوی ٹرین کی گاڑی ہائی متعلقہ ڈاک خانہ مین بیٹہی ہوئی تہی ناگوار بلکہ فی الواقع خطرناک واقع ہوئی چنانچہ ایک پلندہ تو پہٹ گیا اور دوسرے سی اسقدر بو پہیلی کہ اہلکاران ڈاک خانہ نی اوسی دبوا دیا مثلاً حال مین ہی ایک نظیر گورنمنٹ ہند کی اطلاع مین آئی ہی جسمین مقامی ڈپٹی پوسٹ ماسٹر نی ایک پلندہ محولہ معدہ انسان کو جو کہ ڈاک خانہ مین بغرض امتحان جسمین اشیا کیمیائی متعلق تحقیقات مجسٹریٹی بہیجا گیا تہا اوسکی روانگی سی بدین وجہ انکار کیا کہ اوسمین ایسی شی تہی جو قواعد ڈاک خانہ کی دفعہ ۲ فقرہ ۹ کی مضمون مین بدبودار تہی -

۲ - اس سی یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ بجز اسکی کہ ایسی پلندی بخوبی محفوظ صندوق مین روانہ کئی جاوین سررشتہ ڈاک خانہ کی مناسب کارروائی مین خرابی پیدا ہوگی نیز اگر ایسی پارسل بذریعہ ڈاک روانہ ہونگی تو بہت سی مقدمات زہر خورانی مین انصاف مین فتور واقع ہونیکا سخت اندیشہ ہی اندرین حالات جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل بعد استفسار لوکل گورنمنٹ ہائی احاطہ بنگال کی قواعد ذیل در باب طریقہ باندہنی اشیاء از قسم مذکورہ بالا امتحانا تجویز فرمائی ہین -

(۱) مشتبہ معدہ وغیرہ یا دیگر جزو نعش جسکو بغرض امتحان بہیجنا مطلوب ہو ایک بوتل یا ظرف مین جسپر ڈاٹ باقاعدہ کاگ لگا ہو بند کیا جاوی -

(۲) اگر شی گل جانی کی قابل ہو تو وہ شراب مقطر مین ڈالنی چاہئی جو شی مذکور کی جسامت سی بقدر سوم حصہ کی ہو -

تنبیہ - معدہ وغیرہ جنکی نمین سپرٹ وائن کا ہمیشہ استعمال کرنا چاہئی خواہ موسم گرمی کا ہو یا سردی کا اور اسبارہ مین احتیاط کیجائی کہ معمولی بازاری سپرٹ وائن نہ

(۳) ڈاٹ یا ڈہکنی کو نانت یا موم یا اور سیاہ ٹیپ وغیرہ سے بند کرکے مہر کرنا چاہیے - اس امر کی تحقیق کرنے کے لئے کہ وہ بخوبی بند کیا گیا ہے بوتل یا ظرف کو چند منٹ کے لئے الٹا کرکے رکہنا چاہیے -

(۴) بوتل یا ظرف ہر کسی مضبوط صندوق چوبی یا ٹین میں رکہا جاوے اور وہ صندوق اسقدر بڑا ہو کہ اوسمین کچی روئی کی تہ کم سے کم تین چوتہائی انچ موٹی بوتل یا ظرف اور صندوق کے درمیان آسکے -

۵ - بکس کے اوپر بہی ازار کا لٹہا پارچہ لگایا جاوے اور اوسپر بموجب بیلی قواعد ڈاکخانہ نسبت پارسل ہائے کہ مہر لگا دی جاوین -

۶ - افسران ارسال کنندگان بذات خود اس امر کا ذمہ رہنگے کہ ان ہدایات کی باحتیاط تعمیل کیجاتی ہے جب کبہی ممکن ہو پارسل ہائے قسم مذکور زیر نگرانی صاحب سول سرجن ضلع کے باندہی جاوین -

۷ - ملہ مقامات مین جہان صاحب سول سرجن ضلع موجود ہون پارسل ہائے کو ڈاکخانہ مین ہمیشہ صاحب موصوف ارسال کرین گے مگر افسر تہانہ ارسالی کرے گا مکیس جہان کوئی صاحب سول سرجن نہون تو معرفت افسر سب ڈویزن روانہ کیجا سکتی ہین -

۸ - اہلکاران سررشتہ ڈاکخانہ کو اشیاء محمولہ کا پتا نام غیر ضروری ہے اور نہین بتائی جانی چاہیے -

۳ - نواب گورنر جنرل اجلاس کونسل کو بہروسہ ہے کہ قواعد ہذا کی تعمیل احتیاط کی جاوے گی اور اونکے ذریعہ سے ملازمان سررشتہ ڈاک کو کوئی وقت یا خطرہ لاحق نہوگا - واضح ہو کہ قواعد ہذا سے یہ منشا نہیں ہے کہ کسی امر مین جو لوکل گورنمنٹ ہائے نے نعش ہائے قسم مذکور کی بطور مناسب ارسال کرنیکی نسبت مقرر کئے ہین دست اندازی کیجاوے بلکہ قواعد ہذا بندش سے صرف اوس صورت مین متعلق ہین جبکہ اشیاء قسم مذکور ڈاکخانہ کی معرفت بہیجی جاوین -

حکم - حکم ہوا کہ رزولیوشن بالا جملہ لوکل گورنمنٹ ہائے و عملداری ہائے واقعہ احاطہ بنگال کو اطلاعاً و ہدایتاً اور صیغہ مال و تجارت کو بغرض اطلاع خود اور نیز اطلاع دہی صاحب ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات ہند کو روانہ کی جاوین -

تتمہ ب

امور جو رپورٹ طبی مین درج کرنے چاہیئین

مقام فلان تاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان

اول مراتب ابتدائی

۱ - نام بقید ولدیت و تذکیر و تانیث و عمر و ذات - ۲ - نام مقام جہان سے آنا لعش کا بیان کیا گیا ۳ - تاریخ و وقت امتحان -

دوئم - ہیئت بیرونی

۱ - احوال بدن یعنی فربہی لاغری و بوسیدگی وغیرہ - ۲ اونچائی قد بدن کی ناپ از سر تا پا ۳ - علامات تمیز مثلاً وضع و شکل - خال و نشانات زخم وغیرہ - ۴ - بصورت موجودگی زخم کے اوسکا موقع اور مقدار اور قسم ۵ - چوٹ یعنی اوسکا موقع و مقدار و قسم و وضع تخمیناً و نوع چوٹ مذکور - ۶ - نشان رسی کا گلے پر شکل اسکی بوقت چیرنے کے -

سوئم ہیئت اندرونی

۱ - کاسہ سر و حرام مغز - تنبیہ - حرام مغز کے امتحان کرنیکی کچھ ضرورت نہیں بجز اوس صورت کے کہ کوئی آثار بیماری یا ضرر کے موجود ہون - زخم کہوپری کے جلد پر پہوڑا وغیرہ - ۲ - کہوپری شکستگی کہوپری ۳ پردہ ہائے دماغ ۴ دماغ کیفیت دماغ بعد تراشنے بالائی سطح کے خانہ ہائے دماغ - ۵ - استخوان لیشتا یعنی فقرات

چہارم - سینہ یعنی صدر

۱ - پہلو ہائے سینہ پسلیان و غضروف یعنی کرکری ہڈی - ۲ - پردہ شش پہیپڑہ راست و پردہ شش پہیپڑہ چپ ۳ - پہیپڑا راست ۴ پہیپڑا چپ - ۵ حنجرہ و نالی ہوا دزخرہ - ۶ حجاب القلب - ۷ قلب ۸ شریان کلان -

تنبیہ - تمام اعضاء کا حال ملاحظہ کرو اور جہان کوئی بیماری یا ضرر نہ پایا جاوے تو وہان لفظ تندرست کا لکہو -

پنجم شکم - یعنی بطن وغیرہ

۱ - پہلو ہائے بطن - ۲ پردہ صفاق ۳ دہن - بالائی حصہ حلق و مری یعنی نالی خوراک - ۴ معدہ اور جو کچھ اوسمین ہو - ۵ - انتڑیان خورد اور جو کچھ اونمین ہو - ۶ - انتڑیان کلان اور جو کچھ اونمین ہووے جگر ۸ - طحال یعنی تلی - ۹ گردہ ہائے ۱۰ مثانہ ۱۱ اعضائے تناسل مرد

ششم - اعضائے تناسل عورت

۱ - اعضائے بیرونی الف پختگی ب موجودگی یا عدم موجودگی - پردہ بکارت ۲ فرج الف صورت ب مقدار ج ضرر - ۳ - رحم الف صورت ب مقدار ج ضرر - ۴ - فاذف نالی یعنی نالی خفیہ رحم - ۵ بچہ دان - الف صورت ب مقدار

قواعد مندرجہ ذیل مشعر ہدایات افسران طبی در باب کارروائی امتحان لاش امتحان اعضاء مجروح بمراد اطلاع عام شائع کئے جاتے ہیں

۱۔ افسر طبی کو لازم ہوگا کہ جب اوسکو کوئی نعش یا دیگر شے امتحان کیمیائی کی غرض سے کسی شخص سے وصول ہو تو فوراً شخص مذکور کو نام اور سکونت کی ایک تحقیقات کرے اور اوسکی یادداشت لکھ لے اور اگر وہ شخص ضلع کا افسر پولیس ہو تو اوسکا نمبر اور درجہ لکھ لے اور بعد ازاں کسی قدر تنگی تحقیق کرے کہ آیا نعش یا دیگر شے کی جو اوسنے افسر مذکور کو دی ہو وہ ہے۔ جو رسید اسلحہ دیجاوے اوسمیں فہرست اون اشیائی یا چیزونکی ہوگی جو افسر طبی کو وصول ہوئی ہوں اور نام اوس شخص کا جس سے اشیاء مذکور وصول ہوئی ہیں اور جسکو رسید دیگئی افسر طبی کا یہہ ایک فرض ہوگا کہ کل نعشوں کا جو اوسکے پاس بھیجی جاویں بعد اونکے پہونچنے کے جسقدر جلد ممکن ہو امتحان کرے

۲۔ جن مقدمات میں نعش افسر طبی کو بھیجی جاوے افسر مذکور کو لازم ہے کہ وقت اوسکے پہونچنے کا اور تاریخ اور وقت امتحان نعش اور حالت کیرڈ ماٹیز اور بلندی اور عمر متوفی کی جو ظاہر میں معلوم ہوتی ہو اور کیفیت جسم کی یعنی آیا جسم خوب پرورش یافتہ ہے یا نہیں اور حال موجودگی یا عدم موجودگی کسی نشان ذات یا دیگر نشانات کی جو تازہ ہوں مثلاً پھوڑے یا زخم کا داغ یا کوئی نقص جسمانی وغیرہ اور یہہ بات کہ آیا نشانات مذکورہ مندرجہ رپورٹ پولیس کے مطابق ہیں درج کرے

۳۔ اون مقدمات میں جنمیں افسر مذکور کو اوس موقع پر بھیجا جاوے جہاں نعش پڑی ہو تو اوسے لازم ہوگا کہ علاوہ مراتب مندرجہ بالا کے موقع اور قسم زمین کا جہاں اوسنے نعش کو پایا اور اگر نعش باہر کشادہ میدان میں ہو تو لکھے اور نیز یہہ کہ نعش کس انداز سے پڑی ہوئی تھی اور حال اوسکے کپڑونکا یعنی کہ کپڑے ہوں تحریر کرے جن مقدمات میں موت بوجہ تشدد کے ظہور میں آئی ہو اون میں افسر مذکور کو یہہ بھی چاہئے کہ کیفیت نعش کے انداز کی بلحاظ اون چیزوں کے جو نعش کے گرد ہوں مثلاً تیر پتھر وغیرہ درج کرے جنکو ساتھ ملکر کہا گیا ہو کہ ضرر پہونچا بیان کیا جاوے اور نیز یہہ کہ آیا خون کی دھبے اون چیزوں پر یا کسی جگہ نعش کے قریب کہاں کہاں دیکھتے ہیں اور آیا کوئی ہتھیار اوسکے پاس پڑے ہیں بصورت ایسی موتوں کے جنمیں زہر خورانی کا شبہہ ہو صاحب موصوف کو یہہ لکھنا چاہئے کہ آیا کوئی نشان قے کئے ہوئے چیزوں وغیرہ کا نعش کے متصل موجود ہے۔

۴۔ ہر ایک مقدمہ میں صاحب موصوف کو کیفیت جسمیں اونہوں نے نعش کو پایا لکھنی چاہئے اور درجہ سردی اور گرمی یا سختی اور سڑاند نعش کا لکھنا چاہئے اور مقدار اور قسم لباس یا پارچہ کا جو اوسپر موجود ہو۔

۵۔ بکمبو بری ہی شروع ہونے کے پیشتر صاحب موصوف کو چاہئے کہ ہڈیوں کا امتحان کریں اور ایسا کرنے میں بالخصوص یہہ دیکھیں کہ آیا کوئی ہڈی ٹوٹی تو نہیں گئی یا اپنے موقع سے تو نہیں اوکھڑ گئے اور کل ریڑھ اور نیز دانت اور بال اور سوراخہائی جسم اور عام سطح جسم کا ملاحظہ کریں اور نیز حال آنکھونکی پتلیوں کا لکھیں یعنی آیا وہ پتلیاں سکڑی ہوئی ہیں یا نہیں اور آیا کوئی رشتہ رہا تو نہیں یکڈہی ہوئی ہی یا نہیں۔

۶۔ اگر جسم پر کوئی زخم یا ضرب ہو تو افسر طبی کو چاہئے کہ اوسکا موقع اور طول اور عرض لکھے صاحب موصوف کو کل زخموں کا عمق اور سمت لکھنی چاہئے نیز آیا کپڑے پر اون زخموں کے مطابق کاٹ کا کوئی نشان ہے اور زخموں کا امتحان احتیاط سے اس غرض سے کرے کہ آیا کوئی غیر چیز تو اونمیں نہیں اور اگر کوئی غیر چیز ہو تو اوسے رکھ چھوڑے۔ صاحب موصوف کو یہہ بھی تجویز کرنا چاہئے کہ آیا بالضرور اونکے زخم مہلک تھا اور ویسے رائے کی وجوہات ثبت کریں اور صاحب موصوف کو چاہئے کہ زخموں کا امتحان بغرض معلوم کرنے نشانات دباؤ کے خاص احتیاط سے کریں۔

۷۔ صاحب موصوف کو اپنی رائے اس باب میں بھی لکھنی چاہئے کہ اگر کوئی زخم ہوں تو شخص مجروح اونہیں خود بخود لگا سکتا تھا یا وہ نتیجہ کسی حادثہ ناگہانی کا ہوسکتی تھی اور وجوہات اپنی رائے کی لکھیں۔

۸۔ صاحب موصوف کو چاہئے کہ احتیاط سے کسی بندوق یا تلوار یا آلہ خون آلود لکڑی یا پتھر کا امتحان کریں جس سے زخم لگائے گئے ہوں اور آلہ مذکور پر ایک خاص نشان لگادیں کہ اگر انہیں اوسکی پہچان کرنی کہا جاوے تو پہچان سکیں صاحب موصوف کو یہہ بھی چاہئے کہ آلہ کا مقابلہ اون زخم سے کریں جنکی نسبت بیان ہے کہ آلہ مذکورہ سے لگایا گیا اور یہہ تحریر کریں کہ آیا صاحب موصوف کی دانست میں یہہ بات ممکن تھی کہ زخم اوس آلہ سے لگا ہو۔

۹۔ صاحب موصوف کو چاہئے کہ جسم کا چیرنا شروع کریں لیکن اول اوسکے سر کو معمولی طریق سے آرے کے ساتھ کاٹ لیں اگر کوئی غیر معمولی چیز انہیں معلوم ہو تو اوسے لکھ لیں۔

۱۰۔ صاحب موصوف کو بعد اوسکے چاہئے کہ ٹھوڑی سے لیکر پیڑو تک چیر ڈالیں تاکہ امتحان ہوا کی نلی اور دل اور پھیپھڑے اور جگر اور معدہ اور تلی اور گردہ اور انتڑی اور مثانہ کا کرسکیں اور لکھیں کہ آیا کوئی عضو ان اعضا میں سے مرض دار معلوم ہوتا ہے اور آیا کوئی زخم جسم کے باہر کا چھاتی یا شکم کے اندرونی چیزوں سے تو واسطہ نہیں رکھتا۔

۱۱۔ صاحب موصوف کو چاہئے کہ امتحان کرکے نہ دیں اوس عضو کو جسکا واسطہ بیرونی زخم سے ہے جہانتک ممکن ہو کم چھیڑیں بصورتیکہ اونہیں وجہ اس امر کے خیال کرنے کی ہو کہ نعش کا امتحان کوئی اور افسر طبی بھی کریگا۔

۱۲۔ عورات کی حالتمیں صاحب موصوف کو چاہئے کہ بچہ دان اور رحم کا امتحان کریں اور یہہ امر ملحوظ رکھیں کہ اسقاط حمل بعض اوقات رحم میں آلہ کے لگنے اور داخل کرنے سے باعث موت ہوسکتی ہے۔ صاحب موصوف کو چاہئے کہ حمل کے موجود ہونے یا نہونے کا حال لکھیں اور اغلب ہے کہ لکھیں جہانتک کہ حمل پہنچ

یورپ مین کبھی نہین ہوتی یعنی شہادت اس درجہ تک عموماً ناقص ہوتی ہے اور اوس وقت تک ناقص رہیگی جب تک ایک فرقہ طبیبونکا اسطور کا نہ پیدا ہو جاوے جو بواعث موت کی تصدیق کرنے مین کافی مہارت رکھتا ہو۔ کل مقدمات مین جنمین ممکن ہو پولیس کو چاہیے کہ افسر طبی کی مدد یا صلاح لیوے اور شہادت معالج حکیمون کی جو معاینہ مین اکثر نہایت ذکا ظاہر کرتے ہین لکھ لیوے اور اوسپر اونکے دستخط کرا لیوے ۔

امتحان نعش یورپ مین۔

دوسرا حصہ تحقیقات کا یعنی امتحان نعش یورپ مین عموماً وہ طبیب جو مرض کی بیماری مین معالج ہو بالاتفاق ایک ڈاکٹر کی مدد سے کرتا ہے۔ ایک قسم کی اموات مین یہہ رائے ظاہر کیجا سکتی ہے کہ ہیئت نعش علامات مرض مشتبہ کی مشابہ ہے اور شبہہ ضرر یا زہر یا قسم سمیات کی مشابہ نہین ہے یا ہیئت نعش علامات مرض مشتبہ کی مشابہ نہین ہے اور شبہہ ضرر وغیرہ کی علامات سے مشابہ ہے ۔ دیگر قسم اموات مین جنمین ہیئت نعش کی نسبت ایسی تخمین نہین ہو سکتی ایک رائے صرف دربارۂ غالب ہونے یا بغیر تحقیق ہونے کسی امر کے دیجا سکتی ہے۔

امتحان نعش ہندوستان مین۔

ہندوستان مین شہادت امتحان نعش بھی بہت سی وجوہات سے عموماً کمتر معین ہوتی ہے۔ نہ صرف شہادت نسبت علامات جس سے مشتبہ اور ممکن بواعث موت کے تمیز کرنے مین امداد حاصل ہوتی چاہیے زیادہ ناقص ہوتی ہے بلکہ اکثر حالات مین نعش بدون معلوم ہونے کسی کیفیت کی چیری جاتی ہے۔ چونکہ تعداد امکانی بواعث موت کے بہت زیادہ ہے اسلیے اس قسم کے مقدمات مین صرف یہہ ممکن ہے کہ جب بیماری یا ضرر یا زہر سے کوئی نمایان یا بھاری تبدیلی واقع ہو تو رائے نسبت تحقیق یا غالب ہونے کسی امر کے دیجاوے اور اسبات کا احتمال ہے کہ غیر معمولی تبدیلیان یا خفیف علامتین جو شہادت مین ضروری ہو سکتی ہین وہ نظر انداز ہو جاوین علاوہ اسکے نعش افسر طبی کے پاس اکثر اوس وقت پہنچتی ہے جبکہ اوسکی گلنے کی نوبت پہنچ جاتی ہے جس حالمین خفیف علامات جو مرض یا ضرر یا زہر کی باقی رہتی ہین شناخت مین نہین آسکتی الا کل مقدمات مین یہہ بات صاف طور پر مفہوم ہونی چاہیے کہ امتحان کا ہونا ضروریات سے ہے کیونکہ دیگر مقدمات مین بھی ممکن ہے کہ بہت سے بواعث موت ثابت ہو جاوین یا مسترد ہو جاوین۔ نیز کل مقدمات مین موجہ ہے کہ شہادت ابتدائی نسبت امکانی بواعث موت کے ناکامل ہوتی ہے اسلیے ان مین یہہ امر زیادہ تر ضروری ہے کہ امتحان کامل ہو یا کمتر متعلق بواعث کی نسبت بعد مین شہادت مین ایما کیا جا سکتا ہے جنکی نسبت تحقیقات جوڈیشل کیجا سکتی ہے۔ اس غرض سے کہ یہہ حصہ شہادت کا زیادہ تر معین اور کار آمد ہو جاوے یہہ بات ضروری ہے کہ اہالیان پولیس جب نعش امتحان کی لیے حوالہ کرنے لگین تو اوسکے ساتھ ہی ایک کیفیت کل امور کی جو نسبت حالات مشتبہ موت کے معلوم ہوئے ہون دیوین اور افسر طبی کو یہہ امر تحریر کرنا چاہیے کہ جب اوسنے امتحان نعش کیا تو آیا اوسکے پاس کیفیت مذکور موجود تھی یا نہین۔

شہادت اشیاء کیمیائی یورپ مین۔

یورپ مین تیسرا حصہ شہادت کا یعنی شہادت اشیاء کیمیائی کی نتائج نہایت معین رکھتی ہین علامات ہیئت نعش سے مگر جو لائق اور باخبر مشاہدہ کرنیوالون کی لکھی ہوئی ہوتی ہین صاحب ممتحن اشیاء کیمیائی کے روبرو پیش کیجاتی ہین اور سوال جو دریافت کیا جاتا ہے یہہ ہے کہ آیا اون اشیاء مین جو بھیجی گئی ہین ایک یا زیادہ سے زیادہ ایک منجملہ ایک قسم سمیات کے ہے اور صاحب موصوف موجودگی یا عدم موجودگی سمیات بیان کردہ کی تصدیق کرتا ہے جو بذریعہ علم کیمیا کے ممکن ہو سکتی ہے۔

شہادت اشیائے کیمیائی ہندوستان مین۔

ہندوستان مین بوجہ ناکامل ہونے شہادت مسبوق الذکر مقدمہ جو پیش کیا جاتا ہے زیادہ تر غیر تحقیق ہوتا ہے اور اکثر حل ہونیکی لائق نہین ہوتا۔ عموماً اتنا یہہ دستور رہا ہے کہ اشیائی بغرض تفریق اجزائی بھیجی جاتی ہین اور اوسکے ساتھ کیفیت نہین ہوتی کہ کونسا زہر اسکا کام مین لایا گیا۔ اس مقدمہ کی جو یورپ مین کبھی سلجھکر دیر دیر عمر بھر مین شاذ پیش آتا ہے یہہ شکل بن جاتی ہے کہ اون سمیات کی جو اس ملک مین عموماً کام مین آتی ہین تلاش کیجاتی ہے بجز اوس صورت کے کہ بعض مشتبہ علامات یا ذرہ ہائے سے قیاس کسی دوسری طرف چلا جاوے چونکہ تعداد اون اشیاء کی جنسے موت کا وقوع مین آنا ممکن ہے عملاً لا انتہا ہے اسلیے محدود سامان اور فرصت کی حالت مین اونکے کوشش کرنا ناممکن ہے۔

اگر کوئی زہر پایا نہ جاوے تو اس نظر سے کہ صاحب ممتحن اشیائے کیمیائی کی شہادت جہانتک ممکن ہو معین ہووے صاحب موصوف کو صاف طور پر تصدیق نسبت اوس امر کے کرنی چاہیے جسکا امتحان کرنیکی اونہین تحریک کی گئی ہو اور جسکا نہ ہونا صاحب موصوف نے ثابت کیا ہو۔

منصب مجسٹریٹ کا انگلنڈ مین۔

منصب مجسٹریٹ نسبت گواہی طبی کے ہندوستان اور انگلستان مین مختلف ہے۔ انگلستان مین گواہان طبی سے درحقیقت سوالات جرح متعلقات علیہ کیطرف سے نسبت واقعات کے جو اونہون نے معاینہ کیے ہون اور نیز نسبت رائے کی جو وہ ظاہر کرتے ہین کیجاتی ہین اور اسیطرح کے گواہان اونکے بیانات کے تردید کرنے پیش کیے جا سکتے ہین۔

منصب مجسٹریٹ کا ہندوستان مین

ہندوستان مین ایسا وقوع مین آنا بہت کم ممکن ہے۔ افسر طبی کے سپرد علاوہ وہ کام جو تجھین جو زیادہ تر اون کاموں کے مشابہ ہین جو بعض ممالک مین کارونر اونکے سپرد کیجاتی ہین۔ صاحب موصوف ایک اہلکار سرکار ہوتا ہے جسکے ذمہ تحقیقات واقعات کی ہے جنکی نسبت صاحب موصوف کو شہادت اوسیطرح دینی پڑتی ہے جیسی کہ افسر پولیس کو علاوہ اسکے صاحب موصوف کا یہہ بھی فرض ہے کہ عدالت کے روبرو ٹھیک ٹھیک وزن اور قدر اور حد شہادت علمی کی بیان کرین اور اونکا یہہ بھی فرض ہے کہ جوڈیشل احتیاط سے کوئی نتائج یا رائے متعلقہ واقعات پیش کرین پس ہندوستان مین صاحب ممتحن اشیائے کیمیائی سے سوالات جرح کا پوچھنا طبعی طور پر ناممکن ہے اور اسلیے اونکی شہادت سوائے اونکے دستخط کے کسی اور ثبوت تصدیق کے بدون لینی پڑتی ہے۔ پس صاحب

دوئم۔ کاسہ سر و حرام مغز

۱۔ پوست سر کہوپری اور اُسکے ہڈیان	۲ پردہ ہاے دماغ	۳ دماغ و حرام مغز

تنبیہ۔ حرام مغز کا اوسوقت تک امتحان نہو جب تک کہ کوئی علامت مرض یا ضرر کی موجود نہو

سوئم سینہ یعنے صدر

۱ پہلوے سینہ پسلیان وغضروف	۲ شش	۳ حنجرہ و نالی ہوا	۴ پہیپڑہ طرف راست	۵ پہیپڑہ طرف چپ	۶ حجاب القلب	۷ قلب	۸ شریان کلان

چہارم شکم یعنے بطن وغیرہ

۱۔ بیرونی بطن	۲۔ پردہ صفاق	۳ درون بطن کی بڑی رگین	۴۔ معدہ و مشمولات معدہ	۵۔ چہوٹی آنتین اور انکی مشمولات	۶۔ بڑی آنتین اور انکی مشمولات	۷ جگر	۸ تلی	۹ گردہ	۱۰ مثانہ	۱۱۔ اعضائے تناسل اندرونی و بیرونی

پنجم۔ پٹہہ و استخوان و جوڑ ہائے

۱ ضرر	۲۔ مرض بالفعل	۳ شکستگی	۴ اپنی جگہہ سے اوکہڑ جانا

ضرر یا بیماری کی زیادہ تر مفصل تشریح

رائے صاحب سول سرجن

(دستخط) سول سرجن بمقام مورخہ یوم۔ تاریخ

سنہ ۱۸

تتمہ نمبر و

رپورٹ صاحب ممتحن اشیائے کیمیائے پنجاب

(جو حسب دفعہ ۵۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری بطور شہادت کے لیجاسکتی ہے)

بمقدمہ

مین ازروی تحریر ہذا التصدیق اس امر کی کرتا ہون کہ مینے بذریعہ

ایک پلندہ ازجانب مقیم

کے پایا جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ صاحب موصوف نے بیوم بتاریخ

روانہ کیا اور جسکا ذکر دفتر صاحب موصوف نمبری مورخہ مین درج ہے

اور جو مجہے بیوم بتاریخ وصول ہوا

۲۔ پلندہ مین تہا اور وہ ایک مہر سے سربمہر تہا جسپر وہ نقش تہا جو چہٹی اطلاعی مسلکہ پر ثبت ہے اور مجہہ مہرون کو وصول ہوا

نمبر ۱۔ سوالات جو گواہ طبی سے بمقدمات مشتبہ زہر خورانی امتحان نعش بعد مرگ کی بابت کیے جا سکتے ہیں

۱۔ تمنے نعش شخص فلان ساکن فلان کا امتحان کیا اور اگر کیا تو کیا دیکھا۔
۲۔ تمہاری دانست میں سبب موت کا کیا ہے۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔
۳۔ اوسکے جسم پر تمنے کوئی بیرونی نشانات تشدد دیکھے اگر دیکھے تو اونکو بیان کرو۔
۴۔ تمنے نعش کی مزید امتحان کرنے پر کوئی علامات غیر معمولی دیکھیں اگر دیکھیں تو اونکو بیان کرو۔
۵۔ ان علامات کو تم کس چیز کیطرف منسوب کرتے ہو مرض یا زہر یا کسی اور سبب کیطرف۔
۶۔ اگر زہر کیطرف تو کس قسم کے زہر کیطرف منسوب کرتے ہو۔
۷۔ کیا تمنے اپنی رائے اسباب میں قایم کر لی ہے کہ خاص کونسا زہر کہلایا گیا تہا۔
۸۔ تمنے نعش میں کوئی علامات مریضانہ سوا انکے اونکو جو بمقدمات فلان قسم زہر خورانیدگی میں عموماً ہوتی ہیں دیکھیں اگر دیکھیں تو اونکو بیان کرو۔
۹۔ تمکو کوئی مرض معلوم ہے کہ جس میں علامات بعد مرگ ایسے ہوتی ہیں جیسے تمنے اس مقدمہ میں دیکھیں۔
۱۰۔ کس بات میں علامات بعد مرگ اوس مرض کی اون علامات سے مختلف ہیں جو تمنے اس مقدمہ میں دیکھی۔
۱۱۔ بوقت حیات اوس مرض کے کیا علامات ہوتی ہیں۔
۱۲۔ مقدمات زہر خورانیدگی فلان زہر میں کیا کوئی علامات بعد مرگ عموماً ہوتی ہیں جو تمکو اس مقدمہ میں نظر نہ آئیں۔
۱۳۔ جو علامات تم بیان کرتے ہو کیا وہ معدہ میں بعد وفات خود بخود تبدیلیوں سے پیدا نہیں ہو سکتیں۔
۱۴۔ کیا معدہ اور انتڑیوں کی حالت سے معلوم ہوتا تہا کہ قے اور اسہال ہوئے یا نہیں ہوئے۔
۱۵۔ خورانیدگی زہر فلان کی معمولی علامات کیا ہیں۔
۱۶۔ مابین کہانے زہر مذکور اور آغاز ظہور علامات کے عموماً کسقدر عرصہ گذرتا ہے۔
۱۷۔ کسقدر عرصہ میں زہر فلان عموماً مہلک ہوتا ہے۔
۱۸۔ تمنے اوس معدہ اور انتڑیوں کا (یا اشیاء دیگر) صاحب ممتحن اشیاء کیمیائی کے پاس بہیجا تہا۔
۱۹۔ کیا اوس معدہ (یا دیگر اشیاء) کے بجز نکالنے نعش سے تمہارے سامنے سر بمہر بند کیا گیا تہا۔
۲۰۔ بیان کرو کہ کس ظرف میں اسکو سر بمہر بند کیا تہا اور مہر پر کیا نقش تہا۔
۲۱۔ تمکو صاحب ممتحن اشیاء کیمیائی کا جواب پہنچا اگر پہنچا تو کیا جواب پیش ہوئی وہی رپورٹ ہے جو تمہارے پاس پہنچی تہی۔
۲۲۔ (اگر عورت بالغہ ہو) رحم کا کیا حال تہا۔

نمبر ۲۔ سوالات جو گواہ غیر طبی سے بمقدمہ مشتبہ زہر خورانی میں کیے جا سکتے ہیں۔

۱۔ تم شخص فلان سابق ساکن فلان کو جانتے تہے اگر جانتے تہے تو تمنے اوسکو بیماری آخیر میں اور اوس سے پہلے کبہی دیکہا تہا۔
۲۔ وہ علامات کیا کیا تہیں جنمیں وہ مبتلا تہا۔
۳۔ اوس صدمہ کے پیشتر وہ خوب تندرست تہا۔
۴۔ کیا علامات مذکور ناگہان ظاہر ہوئیں۔
۵۔ وقت خورد و نوش آخری اور آغاز علامات کے درمیان کس قدر عرصہ گذرا۔
۶۔ (اگر موت واقع ہوئی ہو) آغاز علامات اور موت کے درمیان کسقدر عرصہ گذرا۔
۷۔ طعام اخیر میں کیا کیا چیزیں تہیں۔
۸۔ کسی اور نے بہی اوس کہانے میں سے فلان شخص کے ساتھ کہایا تہا۔
۹۔ کیا اونمیں سے کسی کی یہی حالت ہوئی۔
۱۰۔ آگے بہی کبہی شخص فلان کو ایسا صدمہ ہوا تہا۔

اگر سوال نمبر ۲ کے جواب میں کوئی علامت علامات ذیل میں سے بیان کرنی متروک ہوگئی ہو تو اونکی نسبت خاص سوالات حسب ذیل پوچہے جا سکتے ہیں

۱۱۔ کیا قے ہوئی تہی۔
۱۲۔ کیا اسہال ہوا تہا۔
۱۳۔ کیا پیٹ مین کوئی درد تو نہین ہوئی۔
۱۴۔ کیا فلان شخص بہت پیاسا تہا۔
۱۵۔ کیا اوسکو غش آگیا تہا۔
۱۶۔ کیا وہ درد سر یا دوران سر کی شکایت کرتا تہا۔
۱۷۔ کیا یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ اپنے اعضا کو استعمال نہین کر سکتا تہا۔
۱۸۔ کیا وہ غمگین سوتا تہا۔
۱۹۔ کیا وہ بدحواس ہو گیا تہا۔
۲۰۔ کیا تشنج ہوا تہا۔
۲۱۔ کیا وہ منہ کے کسی خاص ذائقہ کی شکایت کرتا تہا۔
۲۲۔ کیا اوسنے کہانے یا پینے مین کوئی خاص ذائقہ معلوم کیا تہا۔
۲۳۔ کیا اوسکو تشنج کے درمیانی اوقات مین ہوش نہوتا تہا مگر یہ علامت کچلہ کے متعلق ہی۔
۲۴۔ کیا وہ اپنے منہ اور حلق مین جلن یا جہنجہناہٹ کی یا اعضا مین سنسناہٹ اور جہنجہناہٹ کی شکایت کرتا تہا یہ علامات بیس کی متعلق ہی

نمبر ۳۔ سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ مرگ مشتبہ بسبب زخم یا صدمہ مین امتحان نعش بعد مرگ کے پوچھی جا سکتی ہین

۱۔ کیا تمنے شخص فلان متوفی کی نعش کا امتحان کیا اور اگر امتحان کیا تو کیا دیکہا۔
۲۔ تمہاری دانست مین موت کا سبب کیا ہی۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔
۳۔ تمنے نعش پر کوئی بیرونی علامات تشدد دیکہی اگر دیکہی تو اونکو بیان کرو۔
۴۔ ضربہائے مذکور پیشتر موت کے یا بعد موت کے پہنچائی گئی ہین اسمین تمہاری کیا رائے ہی اپنی وجوہات بیان کرو۔
۵۔ کیا تمنے نعش کے اندرونی اجزا کا امتحان کیا تہا کوئی علامات غیر طبعی نظر آئی ہون تو اونکو بیان کرو۔
۶۔ تم کہتے ہو کہ تمہاری رائے مین فلان امر باعث موت کا ہوا بیان کرو کہ کس خاص طریق مین وہ مہلک ہوا۔
۷۔ کیا تمنے نعش مین کوئی علامت مرض کی دیکہی۔
۸۔ اگر تمنے دیکہی تو کیا تمہاری دانست مین اگر متوفی اس مرض کا مریض نہوتا تو ضرب مذکورہ پہر بہی مہلک ہوتا۔
۹۔ کیا تم باور کرتے ہو کہ اوسکی مرض مذکور مین مبتلا ہونیکے سبب صدمہ ضرب سے بحال ہونیکا اتفاق کم ہو گیا تہا۔
۱۰۔ کیا ضربہائے مذکور بشمول مجموعی مہلک تہی یا اونمین سے کوئی ایک معمولی طور پر اور بنفسہ مہلک ہوتا ہی۔
۱۱۔ ضرب مذکور دستی زور سے پہنچائی گئی ہین یا بذریعہ کسی ہتہیار کے۔
۱۲۔ کیا تمنے زخم کے اندر کوئی اشیاء غیر دیکہی تہی۔
۱۳۔ کس قسم کے ہتہیار کے ذریعہ سے زخم پہنچایا گیا تہا۔
۱۴۔ کیا ضربہائے مذکور اس ہتہیار سے جو اب تمہارے سامنے موجود ہے زیر نشان فلان مندرجہ جائے جرم ضبط پولیس پہنچائی جا سکتی تہی۔
۱۵۔ کیا متوفی بعد صدمہ ضرب کے (اسقدر دور) چل سکتا تہا یا بول سکتا تہا وغیرہ وغیرہ۔
۱۶۔ کیا تمنے ازروئے علم کیمیا یا بالطریق دیگر داغہائے خون پر ہتہیار یا پارچات وغیرہ جو تمہارے روبرو موجود ہین زیر نشان فلان جائے جرم ضبط پولیس کا امتحان کیا تہا
۱۷۔ کیا تم باور کرتے ہو کہ داغہائے مذکور خون کے داغ ہین۔
۱۸۔ تمہاری دانست مین ضرب پہنچنے اور وقوع موت مین کسقدر عرصہ گذرا۔
۱۹۔ زخم کس سمت مین تہا اور تم قیاس کر سکتے ہو کہ بلحاظ شخص ضرر رسیدہ کے شخص ضرر رسان کی کیا استقامت تہی۔
۲۰۔ کیا یہ ممکن ہی کہ کوئی شخص اس قسم کا زخم خود اپنے جسم پر لگا لیوے اپنی دلائل بیان کرو۔

۲۱۔ زخم گولی بندوق کی صورت میں ٹھیک ٹھیک سمت زخم کے بیان کرو۔

۲۲۔ کیا زخم کی شکل سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بندوق نزدیک بدن کی چلائی گئی تھی یا کہ اوس سے کچھ فاصلے پر۔

۲۳۔ تمنے کوئی ریشہ یا کپڑے یا کسن یا کوئی اور شے زخم میں دیکھی یا (شے فلان) یا نکل گئی تھی۔

۲۴۔ کیا یہ ممکن القیاس ہے کہ تمنے سوراخ دخول کو سوراخ اخراج سمجھا ہو۔

نمبر ۴۔ سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ متخیلہ بچہ کشی میں امتحان نعش بعد مرگ کے بہیجی پوچہی جا سکتی ہیں

۱۔ تمنے نعش فلان لڑکی یا لڑکا کو جو صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تمہارے پاس بہیجا تہا سنہ ۔۔۔۔ع میں بہیجی تہی امتحان کیا تہا اگر کیا تہا تو کیا دیکہا۔

۲۔ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ بچہ کی پوری پوری پیدائش بحالت زندگی ہوئی تہی یا وہ مردہ پیدا ہوا تہا۔ اپنی رائے کی وجوہات بیان کرو۔

۳۔ تمہاری دانست میں موت کا کیا باعث ہوا اپنی وجوہات بیان کرو۔

۴۔ تمہارے یقین میں بچہ کی جسمی عمر کسقدر تہی۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

۵۔ تمہارے یقین میں بچہ کی عمر بیرون از رحم کتنی تہی۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

۶۔ تمنے بیرونی کوئی نشانات تشدد یا دیگر غیر معمولی علامات دیکہے اگر دیکہے تو اونکو ٹہیک ٹہیک بیان کرو۔

۷۔ تمنے عندالامتحان اجزای اندرونی نعش کوئی علامات مریضانہ یا غیر معمولی دیکہے اگر دیکہے تو اونکو ٹہیک ٹہیک بیان کرو۔

۸۔ کیا تمکو یقین ہے کہ ضرر لگی ہوئی جو تمنے دیکہے قبل موت کے پہنچایا گیا تہا یا پیچہے۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

۹۔ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ ضرر مذکور کس طرح سے پہنچایا گیا تہا۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

۱۰۔ تمہاری دانست میں ضرر مذکور اتفاقیہ تہا یا نہیں۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

۱۱۔ بچے نے دم لیا یا جزاً لیا تہا یا بالکل نہیں لیا —

۱۲۔ تمنے فلان عورت والدہ متبنیہ بچہ کے جسم کا امتحان کیا اگر کیا تو کیا تمکو یقین ہے کہ اوسنے حال میں بچہ جنا تہا تم تخمیناً اوسکے بچہ جننے کی تاریخ کہہ سکتے ہو۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

نمبر ۵۔ سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ متخیلہ موت بذریعہ پہانسی یا گلا گہونٹنے میں پوچہی جا سکتی ہیں

۱۔ تمنے شخص فلانی ساکن فلان کی نعش کو امتحان کیا اگر کیا تو تمنے کیا دیکہا۔

۲۔ تمہاری دانست میں موت کا سبب کیا تہا اپنی رائے کی وجوہات بیان کرو۔

۳۔ تمنے نعش پر کوئی بیرونی نشانات تشدد کے دیکہے۔

۴۔ عندالامتحان اجزای اندرون نعش کے تمکو کوئی علامات غیر طبعی نظر آئی۔

۵۔ جب تمنے نعش کو دیکہا تو کوئی رسہ یا اور اس قسم کی چیز گلے کے گرد تہی۔

۶۔ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ نشان (یا نشانات) جو تمنے دیکہے قبل موت کے لگی تہی یا بعد موت کے۔

۷۔ تمہاری دانست میں کس شے سے متوفی کو پہانسی دیا گیا یا ہتلوایا اوسکا گلا گہونٹا گیا تہا۔

۸۔ کیا نشانات جو تمنے دیکہا رسہ یا کسی اور شے سے جو انسپکٹر درجہ چہارم یا ہیڈ کانسٹبل پولیس نے تمہارے روبرو پیش کیا لگ سکتا ہے۔

۹۔ کیا تمہاری دانست میں یہ رسہ بدن کے وزن کی برداشت کر سکتا تہا۔

۱۰۔ (گلا گہونٹنے کی صورت میں) جو ضرر تم بیان کرتے ہو کیا اوسکی بابت اگر نہیں بہت تشدد چاہئیے۔

نمبر ۶۔ سوالات جو بمقدمات متخیلہ موت بذریعہ ڈوبنے امتحان نعش بعد مرگ کے بہیجی گواہ طبی سے پوچہی جا سکتے ہیں

۱۔ تمنے شخص فلان ساکن فلان کی نعش کا امتحان کیا اگر کیا تو کیا دیکہا۔

۲۔ تمہاری دانست میں موت کا سبب کیا ہے۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

۳۔ کیا نعش پر کوئی بیرونی نشانات تشدد کے تہے اگر تہے تو اونکو بیان کرو۔

۴۔ عندالامتحان مزید نعش اگر کوئی علامات غیر طبعی تمنے دیکہیں ہوں تو اونکو بیان کرو۔

۵۔ کیا تمنے کوئی اشیا غیر مثلاً گہاس تنکے وغیرہ متوفی کے گلے میں یا ہاتہہ میں یا ہوا کی نالیوں میں یا کسی اور جزو بدن میں لگی ہوئی دیکہی۔

۶- کیا معدہ مین کچھہ پانی تھا۔

نمبر ۷- سوالات جو گواہ طبی سے مقدمہ زنا بالجبر مین پوچھے جا سکتے ہین

۱- تمنے مسماۃ کے جسم کا امتحان کیا اگر کیا تو وقوعہ زنا بالجبر سے کتنے روز بعد کیا اور تمنے کیا دیکھا۔
۲- تمنے فرج یا اوسکے اجزائے متصلہ کے نزدیک کوئی نشانات تشدد کی دیکھی۔
۳- کیا ضرر مذکور اس قسم کی تھی جو ارتکاب زنا بالجبر سے ہو سکتی۔
۴- کیا پردہ بکارت پھٹا ہوا تھا اور واضح ہو کہ یہ امر صرف ایسے مقدمہ مین پوچھا جاوے کہ جسمین لڑکی خوردسال سے زنا بالجبر کیا گیا ہو
۵- سوائے اسکے تمنے اور کوئی نشانات تشدد کی عورت کے جسم پر دیکھے۔
۶- کیا وہ عورت سن بلوغت کو پہونچ گئی تھی۔
۷- کیا تم اوسکی عمر تخمیناً کہہ سکتے ہو۔
۸- عورت مذکورہ کو تمنے مضبوط اور تندرست دیکھا یا ایسی کمزور تھی کہ وہ اقدام زنا بالجبر کو نہین روک سکتی تھی۔
۹- کیا تمنے ملزم کے جسم کا امتحان کیا۔
۱۰- کیا تمنے ملزم کے جسم پر کوئی نشانات تشدد کی دیکھی۔
۱۱- کیا اوسکو کوئی مرض متعلق بجماع یعنی آتشک وغیرہ تھی۔
۱۲- کیا تمکو معلوم ہوا کہ عورت مذکور کو بھی اسی قسم کا مرض یا اور کوئی مرض متعلق بجماع یعنی آتشک وغیرہ تھی۔
۱۳- جب تمنے عورت کے جسم کا امتحان کیا تو بصورت مرض ہونے اوسکے مرض متعلق بجماع سے کیا مرض مذکور نمودار ہونیکو وہ کافی عرصہ گذر گیا تھا۔
۱۴- کیا تم تخمیناً کہہ سکتے ہو کہ ملزم کتنی مدت سے مرض مذکور مین مبتلا تھا۔
۱۵- کیا تم تخمیناً کہہ سکتے ہو کہ عورت کتنی مدت سے مرض مذکور مین مبتلا تھی۔
۱۶- تمنے اشیائے آلودہ بخون وغیرہ موجودہ عدالت (مندرجہ چارج شیٹ پولیس) کو ملاحظہ کیا جو تمہارے پاس بھیجی گئی تھی۔
۱۷- تمہارے امتحان کا نتیجہ کیا ہے۔
۱۸- کیا تم باور کرتے ہو کہ ارتکاب زنا بالجبر کا ہوا یا نہین۔ اپنی وجوہات بیان کرو۔

نمبر ۸- سوالات جو گواہ طبی سے مقدمات اشخاص فاتر العقل مشتبہ مین پوچھے جا سکتے ہین

۱- کیا تمنے شخص فلان کا امتحان کیا۔
۲- کیا تمنے اوسکا امتحان مختلف اوقات مین کیا تاکہ جس امر کا امکان ہو کہ شاید تمنے شخص مذکور کا امتحان جنون کی ہوشیاری کے اوقات مین کیا ہو۔
۳- کیا تمہاری دانست مین وہ اپنا اور اپنے معاملات ذاتی کی انتظام کرنیکے لائق تھا۔
۴- کیا تم اوسکو فاتر العقل سمجھتے ہو یعنی اوسکے قوائے عقلیہ مین فتور ہے۔
۵- اگر سمجھتے ہو تو فتور عقلیہ کلّی ہے یا جزئی۔
۶- کیا تمہاری دانست مین وہ سمجھتا ہے کہ از روئے حلف کیا پابندی عائد ہوتی ہے۔
۷- تمہاری دانست مین وہ اپنی حالت موجودہ مین اس قابل ہے کہ عدالت قانونی مین گواہی دیوے۔
۸- تمہاری دانست مین وہ اس قابل ہے کہ اوس جرم کی جوابدہی کرے کہ جسکا اوسپر الزام لگایا گیا ہے۔
۹- کیا تمکو اس امر کے معلوم کرنیکا اتفاق ہوا ہے کہ ملزم کو اوسکے رفیق قبل تحقیقات بنا اور اوس وقوعہ کے جو تحقیقات کا باعث ہوا کیا سمجھتے تھے (دیوانہ یا پاگل یا حد سے زیادہ بدعقل یا اور طرح پر)
۱۰- حتی الوسع تمہارے دریافت کرو اوسکی مزاج سابق کی صفات عامہ کیا تھے۔
۱۱- کیا وہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کبھی سابق مین بھی اوسکو فاتر العقلی ہوئی ہو۔
۱۲- کیا اوسکو توہمات و مغالطہ فاتر العقلی کے تو نہین ہوتی۔

۱۳۔ اگر ہوتی ہین تو اونکی صفات عامہ کیا ہین۔ کیا وہ بے نقصان ہین یا خطرناک۔ توہمات مذکور کسطرح ظاہر ہوتی ہین۔

۱۴۔ کیا یہہ ممکن ہی کہ وہم یا توہمات مذکور اوس فعل مجرمانہ کی باعث ہوئی ہون جسکا الزام اوسپر لگایا گیا ہی۔

۱۵۔ تمکو معلوم ہو سکتا ہی کہ کس سبب سے اوسکی عقل مین فتور ہوا ہی۔ تمہاری دانست مین یہہ پیدائشی ہی یا اتفاقیہ ہی۔

۱۶۔ اگر اتفاقیہ ہی تو وہ ناگہان ظاہر ہوا یا بتدریج۔

۱۷۔ کیا تم کوئی وجہ اور کہنے کی رکہتی ہو کہ اوسکی فاترالعقلی موروثی ہی۔ اگر ہی تو مہربانی کرکی وجوہات اپنی رائی مذکور کی تقریر کرو اور نیز حالات کو اوسکی متعلق بیان کرو یعنی ملزم کی والدین یا کوئی اور رشتہ داران فاترالعقل تہی اور اوس مرض کی غلبہ کا سبب مشتعل کیا تہا اور جب اوسکا غلبہ شروع ہوا تب ملزم کی عمر کیا تہی اور غلبہ کور کی کیا صورت اور علامت تہی۔

۱۸۔ کیا تم کوئی وجہ اشتباہ کرنیکی رکہتی ہو کہ ملزم کسیقدر فاترالعقلی کا بہانہ کرتا ہی اگر رکہتی ہو تو اوس یقین کی وجہہ بیان کرو۔

۱۹۔ کیا تمہاری دانست مین ممکن ہی کہ اوسکی فاترالعقلی اوسکی جرم کی واقعی ارتکاب کی بعد مین ہوئی یا اوسکی وجہ سی ہوئی۔

۲۰۔ کیا تم کوئی وجہہ خیال کرنی کی رکہتی ہو کہ ملزم نی جرم بدا اکار ارتکاب جنون کی ہوشیاری کی حالت کیا ہو جس اثنائی مین وہ اپنی فعل کا ذمہ وار گردانا جاسکتا ہے اگر یہہ صورت ہی تو تمہاری دانست مین جنون کی ہوشیاری کا وقت کتنی دیر تک رہا یا خلاف اوسکی تمکو یقین ہی کہ اوسکی حالت ایسی رہی ہی کہ وہ بالکل ذمہ داری قانونی سی بری کیا جاوی۔

۲۱۔ اب ملزم کوئی نشان جنون قتل انسان یا جنون خودکشی کا ظاہر کرتا ہی یا اوسنی کبہی آپکے علم مین ایسا کیا ہی۔

۲۲۔ کیا تمہاری دانست مین بلحاظ اوسکی حالت موجودہ کی قطعی طور پر ضرور ہی کہ وہ پاگلخانہ مین قید کیا جاوی یا نہین۔

۲۳۔ کیا تمہاری دانست مین معقول و دائمی نگرانی بیرون از پاگلخانہ اس امر کیواسطی کافی ہی کہ وہ اپنی جان یا اوزان کی مال کو خطرہ مین نہ ڈالی۔

نمبر ۹۔ سوالات جو گواہ طبی سی مقدمہ مبنیہ اسقاط حمل مین پوچہی جاسکتی ہین (دفعات ۳۱۲ تا ۳۱۶ مجموعہ تعزیرات ہند)

۱۔ کیا تمنی مسمات فلانی کے جسم کا امتحان کیا اگر کیا تو کب کیا اور کیا دیکہا۔

۲۔ تمہاری دانست مین اسقاط حمل ہوا یا نہین اپنی وجوہات بیان کرو۔

۳۔ تمہاری دانست مین اسقاط حمل کسطریق سی ہوا یا بسبب صدمہ اندرونی فرج کی یا صدمہ بیرونی کی یا بسبب اندرونی استعمال ادویات نیز کرنا اپنی وجوہات بیان کرو۔

۴۔ یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ فلان دوائی استعمال ہوئی ہی۔ علامات اور تاثیرات کو جو دوائی مذکور کی استعمال اندرونی سی پیدا ہوتی ہین بیان کرو۔ تمہاری دانست مین اوس سی اسقاط حمل ہو سکتا ہی۔

۵۔ کیا تم بیان کرسکتی ہو کہ جب اسقاط حمل ہوا تو بچہ مین جان پڑی ہوئی تہی اپنی وجوہات بیان کرو۔

۶۔ تمنی بچہ کو دیکہا اگر دیکہا تو تمہاری دانست مین عورت کسقدر مدت سی حاملہ تہی۔

نمبر ۱۰۔ سوالات جو گواہ طبی سی بمقدمہ ضرر شدید پوچہی جاسکتی ہین۔

۱۔ تمنی فلان شخص کا امتحان کیا اگر کیا تو کیا دیکہا۔

۲۔ نشانات تشدد جو تمکو نظر آئی باحتیاط بیان کرو۔

۳۔ تمہاری دانست مین ضرر کس طریق سی پہنچایا گئی۔ اگر کسی ہتہیار سی تو کس قسم کا ہتہیار استعمال کیا گیا۔

۴۔ تمہاری دانست مین ضرر مذکور اس ہتہیار سی (نمبر ملفوفہ مشتدرجہ چارج شیٹ پولیس) جو تمکو دکہلایا جاتا ہی پہنچائی جاسکتی ہین۔

۵۔ زخم کی سمت کیا تہی اور اس امر مین رائی دیسکتی ہو کہ بلحاظ شخص ضرر رسیدہ کی طرح استقامت ضرر رسان کیا تہی۔

۶۔ کیا یہہ ممکن ہی کہ ایسا زخم کوئی شخص خود بخود اپنی آپ کو پہنچاوی اپنی وجوہات بیان کرو۔

۷۔ کیا تمہاری دانست مین ضرر ہائی رسانیدہ سی اقسام ضرر شدید مین سی جنکی تعریف دفعہ ۳۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند مین لکہی ہی کوئی قسم قائم ہوتی ہی۔ اگر ہوتی ہی تو کونسی قسم اپنی وجوہات بیان کرو۔

واضح ہو وی کہ جب صاحب مجسٹریٹ یہہ سوال کری تو گواہ کو مجموعہ تعزیرات ہند دکہلا دیوی یا صاحب مجسٹریٹ اس سوال کی طرز ایسی بدل دی کہ بلا دکہلانی مجموعہ تعزیرات ہند کی کیفیت مطلوبہ منکشف ہو جاوی۔

۹۔ کیا تمہاری دانست مین شخص مضروب رسیدہ کو اب کچھ خطرہ نہین ہی۔
۱۰۔ بیان کیجئے کہ مضروب زندہ شی سی پہنچائی گئی ہی کیا وہ طریق سینہ مین پہنچائی جا سکتی ہی۔
۱۱۔ کیا تمنی اندرونی معائنہ کیا یا ادس سطح پر دو نشانی بتایا یا رجحہ وغیرہ (اگر بستہ رجحہ چادر شیلے پولیس) جو آپکی سو بگڑ مین استعمال کیا۔
۱۱۔ کیا تمہاری دانست مین وہ دھبا مذکور خون کے ہین۔
(تنبیہ واضح ہو وے کہ اگر مضروب مذکور بندوق کی گولی کے زخم ہون تو سوالات ۱۰ تا ۱۲ ہر نمبر ۲ (موت بسبب زخم) کے واسطے بھی پوچھے جاوین)

(ج) امورات تحقیقات طلب مقدمہ وفات بباعث پھٹ جانی تلی کے

رپورٹ درباب پھٹ جانی طحال العروف تلی محررہ ڈاکٹر برون صاحب پرنسپل لاہور میڈیکل کالج

جب تلی مین مرض ہوتا ہی تو وہ عموماً کسی صدمہ سے جو ادسپر تاثیر کرے پھٹ جاتی ہی۔ اگر صدمہ بہت زیادہ ہو تو ادسکا پھٹ جانا حالت کمال صحت مین بھی ممکن ہی اگر تلی بہت ہی مریض و بیمار ہو تو ادسکا پھٹ جانا بلا صدمہ کے بھی وقوع مین آسکتا ہی یا جبکہ محنت جسمانی کیجائی یا پیچش ہو یا کہانسی یا قی کیجاوی۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ ادسکی شکستگی بحالت بخار نوبتی مین خودبخود بھی واقع ہوتی ہی مگر ایسی حالات بہت شاذ ہوتی ہین۔ پس یہ بہت اہم امر ہی کہ جملہ مقدمات پیٹ مین جو اس جزو کی شکستگی کی باعث واقع ہوں یہ دریافت کیا جاوے کہ تلی کی کیا حالت تھی۔
جب صدمہ سے تلی پھٹ جاتی ہی تو نشان اوس صدمہ کے بعض دفعہ جسم پر نظر آتے ہین لیکن چند حالات مین نہین کیونکہ شکستگی تلی اکثر ہلاکت اتنی جلدی پیدا کرتی ہی کہ کچھ خون نکل نہین سکتا اور نیز معلوم ہوتا ہی کہ کبھی کبھی ایسی بھی صورت ہو جاتی ہی کہ صدمہ صرف تلی کو ہی اثر کرتا ہی اور دیگر اجزائی جسم کو ضرر نہین پہونچاتا
پس یہ بالکل ممکن ہی کہ تلی صدمہ سے پھٹ جاوے تاہم کوئی نشان صدمہ کا پوست یا دیگر اجزائی جسم پر معلوم نہو۔
بیشتر سے بیشی تلی کی حالت موت کے بعد عموماً ادسکے مقدار اور ساخت سے معلوم ہو سکتی ہی۔ صحیح سالم تلی پانچ یا ساڑھے پانچ انچ طویل اور تین یا چار انچ عریض اور ایک سے ڈیڑھ انچ کی موٹی ہوتی ہی اور وزن میں قریب چھ اونس ہوتی ہی یعنی چار اونس سے آٹھ اونس تک ہوتی ہی۔
جب تلی ایسی مریض ہو کہ عالبا ذرا سی صدمہ کے باعث پھٹ جاوے تو ادسکا وزن اکثر دس سے تیس اونس تک ہوگا۔ اور طول ادسکی ۱۰ سے ۱۲ انچ ہو گی صحیح اور سالم تلی پسلیوں سے باہر نہین بڑھتی مگر مریض تلی آگے کو بڑھ جاتی ہی اور اکثر بہت آگے بڑھ آتی ہی۔
تلی جب تندرست ہوتی ہی تو ادسکی ساخت بدرجہ اوسط سخت ہوتی ہی اور سطح پر کروہ آسانی کاٹی جاسکتے اور جب کاٹی جاوے تو کنارہ تیز ہوتا ہی اور سطح صاف مگر جبکہ یہ مرض ہوتا ہی تو تلی بالکل نرم اور ملائم ہو جاتی ہی بلکہ ادسکی گلی ہوئی ہوتی ہی کہ بوقت چیری جانے ادسکی ملاوٹ کے شی رقیق کے مانند بہہ نکلتی ہی مگر یہ حالت ادس صورت مین بھی ہو سکتی ہی جبکہ نعش موت کے بعد دیر تک رکھی جاتی سے سڑ جاوے یا جبکہ موسم نہایت گرم ہو۔ اسواسطے ان حالات کو بھی تحقیق کرنا چاہیے مرض تلی کا بڑھ جانا اور ملائم ہو جانا عموماً بسبب بخار نوبتی یا تپ لرزہ کا نتیجہ ہوتا ہی یہ نتیجہ دیگر امراض سے بھی ہو جاتا ہی بخصوص تپ اردی یا سکروی کے بیماری مین (جو خراب غذا حاصل کرنا یا قلت غذا کی ایک عرصہ دراز تک نہ کہانی سے پیدا ہوتی ہی اور بیمار نہایت کمزور اور دبلا پتلا ہو جاتا ہی اور مسوڑھے پھول جاتی ہین) اور مرض پرپیورا مین (یعنی وہ بیماری جس سے بدن پر سرخ سرخ دھبے پڑ جاتی ہین اور بیمار کمزور اور دبلا پتلا ہو جاتا ہی) وہ حصہ تلی کا جو عموماً شکست ہو جاتا ہی کنارہ یا اندرونی سطح ادسکا ہوتا ہی شکست کی وسعت بہت مختلف ہوتی ہی مگر جسقدر شکستگی بڑی اور عمیق ہو اوسیقدر جلدی عموماً ہلاکت وقوع میں آتی ہی۔ جب شکستگی خفیف ہو تو ممکن ہی کہ آدمی کئی روز زندہ رہی بلکہ بالکل بحال ہو سکتا ہی۔
جب شکستگی بڑی ہو تو عمر یا آدمی ادسی جگہ سے کہ جہان شکستگی واقع ہو ہل نہین سکتا
آخر کار یہ ذکر کیا جاتا ہی کہ بعض حالات مین تلی پر پردہ کی ایک تہ بباعث سوزش اقبل چڑھ جاتی ہی ممکن ہی کہ بعد شکستگی کو محدود کر کے خون کو زیادہ بہنی کو روکنی سے ہلاکت میں توقف کا باعث ہو بلکہ ادسکو روک بھی دیوی۔
پس مقدمات ہلاکت بباعث شکستگی تلی میں جن سوالات کو پوچھنا ضروریات سے معلوم ہوتا ہی وہ حسب ذیل ہین۔
اول۔ نعش پر کیا کیا علامات صدمہ بیرونی معلوم ہوتی تہی۔
دوئم۔ بعد موت کی تلی کا مقدار اور وزن کیا تہا۔
سوئم۔ پسلیوں سے آگے تلی کتنی دور بڑہی ہوئی تہی۔
چہارم۔ تلی کی ساخت کیسی تہی سخت یا مضبوط یا نرم یا ملائم یا گلی ہوئی۔

پنجم۔ موت کے کتنی مدت بعد نعش کا امتحان کیا گیا تہا۔ اور ہوا کی کیفیت بلحاظ سردی و گرمی کیا تہی۔
ششم۔ کیا نعش بہت سڑی ہوئی تہی۔
ہفتم۔ نلی جس جگہہ بیٹہی ہوئی تہی اوسکا موقع کیا تہا۔
ہشتم۔ شکستگی کی طوالت اور عمق کیا تہی
نہم۔ آپکی رائے مین شکستگی بصدمہ بیرونی شی ہوئی یا نہین آپ اپنی رائے کی وجوہات بیان کرین۔
دہم۔ نلی پر کوئی شی چسپان بہی تہی اگر تہی تو وہ شکستگی کے پیشتر تہی یا نہین۔

سرکلر نمبر ۴۸۔ خارج کرنا مقدمات کا رجسٹر جرائم رپورٹ شدہ سے

درخواست ہائے اخراج مقدمات کا فیصلہ صاحبان مجسٹریٹ ضلع کیا کرین

حکام چیف کورٹ نے ہدایت فرمائی ہی کہ جو درخواستین پولیس واسطی خارج کرنی مقدمات کے رجسٹر جرائم رپورٹ شدہ سی اسوجہہ سی کرین کہ کسی جرم کا فی الواقع ارتکاب نہین ہوا ہی تو لازم ہی کہ انکا فیصلہ صرف صاحبان مجسٹریٹ ضلاع کرین۔

ایسی درخواستوں کی کارروائی مین بڑی احتیاط کام مین لانی چاہئی۔

۲۔ صاحبان مجسٹریٹ ضلاع کو ان درخواستوں کے ساتہہ کارروائی کرنیمین بہت بڑی احتیاط کرنی چاہئی۔ صاحبان موصوف کو چاہئی کہ ہمیشہ درخواست از قسم مذکور کی تائید مین صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دستخطی ایک یادداشت انگریزی طلب کیا کرین اور رجسٹر جرائم سی کسی مقدمہ کے خارج ہونیکی اجازت نہ دین جبتک کہ اونکی بخوبی اطمینان نہو لیوی کہ جرم رپورٹ شدہ کا درحقیقت ارتکاب نہین ہوا۔

سرکلر نمبر ۴۹۔ مقام تحقیقات و تجویز

انتقال مقدمات فوجداری

اس امر کی باور کرنیکی وجہہ ہی کہ صاحبان مجسٹریٹ اکثر اوقات اون مقدمات کو بنا بر تجویز ضلاع دیگر مین اپنی اختیار سی منتقل کر دیتی ہین جنمین شخص ملزم کی تجویز مطابق احکام دفعات ۱۷۷ تا ۱۸۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری یا تو اوس ضلع مین ہو سکتی ہی جسمین وہ گرفتار کیا گیا یا کسی اور ضلع مین۔

کس صورت مین جرائم کی تجویز ہونی سوائے اوس ضلع کے جسمین اونکا ارتکاب ہوا اور ضلع مین ہو سکتی ہے۔

۲۔ طریق مذکور قابل اعتراض ہی اور مسدود ہونا چاہئی مجسٹریٹ کو مطابق احکام دفعات مذکور صرف بلحاظ سہولیت عامہ خلائق کاربند ہونا چاہئی جرائم حسب دفعات مذکور کی تحقیقات و تجویز کی لئی مناسب ضلع عموماً وہی ہوگا جسمین گواہان کو حاضر ہونیمین کم سی کم تکلیف ہو۔

انتقال مقدمات کسطرح ہونا چاہئے۔

۳۔ اگر صاحب مجسٹریٹ کی یہہ رائے ہو کہ تحقیقات یا تجویز زیادہ تر سہولیت سی کسی اور ضلع مین ہو سکتی ہی تو اونہین چاہئی کہ مجسٹریٹ ضلع مزبور کو فوراً اسباب مین لکہین۔ اگر مجسٹریٹ ضلع مزبور کا اتفاق رائے ہو تو مقدمہ منتقل کیا جاویگا۔ اور اگر اتفاق رائے نہو تو صاحب مجسٹریٹ اول الذکر کو چاہئی کہ یا تو مقدمہ کی تحقیقات شروع کرین یا استصواب در باب امر مذکور حکام چیف کورٹ سی کیا جاوی۔ اور حکام موصوف مطابق دفعہ ۱۸۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری فیصل کرینگی کہ کس ضلع مین تحقیقات یا تجویز مزبور ہونی چاہئی۔

درخواست انتقال بوساطت صاحب مجسٹریٹ ضلع ہونی چاہئی۔

۴۔ اگر کسی صاحب مجسٹریٹ ماتحت کی یہہ تجویز ہو کہ مقدمہ منتقل کیا جاوی تو اوسکو چاہئی کہ درخواست بوساطت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی کری اور صاحب موصوف اگر منتقل کرنا مقدمہ کا مناسب سمجہین تو درخواست مذکور کو اوس ضلع کی صاحب مجسٹریٹ کی پاس مع اپنی سفارش کی بہیجین جسمین صاحب موصوف کی دانست مین مقدمہ کی تجویز ہونی چاہئی۔

درخواست منتقلی مقدمہ کے ساتھ مختصر بیان وجوہات درخواست کا ہونا چاہیے۔

۵۔ جو درخواستین منتقلی یا اٹھا لینی کسی مقدمہ فوجداری کی گزرین اونکی ساتھ ہمیشہ ایک مختصر بیان متعلقہ مقدمہ کا اور وجوہات درخواست کرنیکی ہونی چاہئین۔

سرکلر نمبر ۵۰۔ اظہار مستغیثان

وجوہ اجرائے سرکلر ہذا۔

اس سرکلر کے جاری کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جو احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری میں دربارہ لینے اظہار مستغیثان کے ہین اونکو بعض صاحبان مجسٹریٹ اکثر نظر انداز کرتے ہین اور سمنات یا حکمنامجات بنام ملزمان بغیر اس ضروری احتیاط کے جاری کئے جاتے ہین کہ مستغیث کا اظہار پیشتر لیلیا جاوے اور حسب منشاء دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری قلمبند کیا جاوے۔

اس امر کی غفلت سے ابتری اور تکلیف پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ مقتضائے احکام قانون امر مذکور کی عدم تعمیل سے نہ صرف ابتدا کارروائی مقدمہ میں بہت ابتری اور بے ضابطگی عاید ہوتی ہے بلکہ اوس سے بہت سختی اور تکلیف بھی بسبب اس غفلت کے اون پر عاید ہوتی ہے جو بلا وجہ موجبہ عدالت مین طلب کئے جاتے ہین چنانچہ بہت سی بریت ہائے ملزمان جو خفیف مقدمات فوجداری اور بعض بہت سنگین قسم کے مقدمات مین مثلاً استغاثہ ہائے حسب باب ۲۱ مجموعہ تعزیرات ہند مین وقوع مین آتی ہین اونمین سے بہت سی اسی غفلت کیطرف منسوب کیجا سکتی ہین۔ احکام دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری جو نسبت تحقیقات کرنے کسی استغاثہ ازالہ حیثیت عرفی یا ایذا رسانی یا اجرای جرم کے عوض ضمانہ دلانے کے متعلق ہین ایک مخصوص قسم مقدمات کے متعلق ہین اور یہ نہین سمجھا جانا چاہیے کہ اونکی رو سے صاحب مجسٹریٹ کسیطرح پر اس امر کی نسبت بخوبی اپنا اطمینان کرنیکی فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے کہ بادی النظر مین ایک ایسا مقدمہ ہے جسکے لحاظ سے حکمنامجات جاری ہونے چاہئین۔

اظہار مستغیث کیونکر تحریر ہونا چاہیے۔

۳۔ لہذا تمام صاحبان مجسٹریٹ کو مجموعہ ضابطہ کی اون احکام کیطرف جو دفعہ ۲۰۰ مین ہین متوجہ کیا جاتا ہے اور اونکو یاد دلایا جاتا ہے کہ اظہار مستغیث حسب دفعہ ۲۰۰ قلمبند ہونا چاہیے یعنی یا تو اظہار اوسکا خود صاحب مجسٹریٹ کے قلم سے لکھا جاوے یا اوس طریقہ مین تحریر ہو جسکی تشریح دفعہ ۳۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین ہے اور عدالت ہذا کی یہ رائے ہے کہ طریقہ متاخر الذکر کی جہان تک ممکن ہو پیروی ہونی چاہیے۔

تمیز کرنے کی نسبت کہ کارروائی ہو یا نہ ہو اور کام جلد انجام پانے کی غرض سے۔

۴۔ یہ ظاہر ہے کہ مستغیث کا اظہار لینا جو بروئے مجموعہ ضابطہ فوجداری مطلوب ہے محض کارروائی ضابطہ ہی نہین ہے بلکہ اسی اظہار کے نتیجہ سے صاحب مجسٹریٹ کو اس امر کا تصفیہ کرنا چاہیے کہ آیا وہ کارروائی عدالت فوجداری کو بذریعہ اجرائے سمن یا وارنٹ بنام مدعا علیہ کے حاضر کرانے کی غرض سے تحریک کرینگے یا نہین۔ دفعہ ۲۰۳ مین یہ حکم ہے کہ اگر صاحب مجسٹریٹ کے نزدیک مقدمہ مین کارروائی کی کوئی کافی وجہ نہو تو وہ استغاثہ کو ڈسمس کر دینگے پس اگر اظہار ابتدائی مناسب طور پر لیا جائے تو اکثر استغاثہ جات سرسری طور پر ہو جایا کرینگے اور ملزمان بیگناہ تکلیف و وقت حاضری عدالت فوجداری سے محفوظ رہینگے۔ اسی نظر سے افادہ خلائق و نیز بنظر جلد انجام ہونے کے صاحبان مجسٹریٹ کو بارہ مین قانون کی باحتیاط تعمیل کرنی لازمی ہے۔

ضرورت تحقیقات ابتدائی۔

۵۔ علاوہ برین دفعہ ۲۰۲ مین یہ حکم درج ہے کہ اگر صاحب مجسٹریٹ (جو مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہو) مستغیث کا اظہار

بعد صداقت استغاثہ کی غیر معتبر ہونیکی وجہ دیکھتا ہے اور اوسکی درخواست مین استغاثہ کو بطور سرسری ڈسمس کرنیکو کافی وجوہات نہون تو جائز

ہے کہ صاحب مجسٹریٹ صداقت استغاثہ کی غیر معتبر سمجھنے کے لئے اپنی وجوہات قلمبند کرے اور اسکنا جاری کرے یا بہ نسبت اسکے یا تو خود تحقیقات کرے

یا کسی افسر ماتحت یا افسر پولیس یا دیگر شخص کی معرفت تحقیقات موقع کا حکم صادر کرے۔ ایسی تحقیقات ابتدائی کے نتیجہ پر غور کرنیکے بعد مناسب

ہے کہ صاحب مجسٹریٹ استغاثہ کو خارج کرے اگر اوسکی درخواست مین کارروائی کرنیکے لئے کوئی کافی وجہ موجود نہو۔

قیود متعلقہ ارسال مقدمات بہ پولیس حسب دفعہ ۲۰۲

۴- خفیف مقدمات کو حسب دفعہ مذکور اخیر تفتیش پولیس کے لئے ارسال کرنیکا دستور عام وجوہات پر قابل اعتراض ہے اور اوس سے انتظام پولیس

مین حارج ناجائز سلسلہ پیدا ہوتی ہین۔ یہہ امر قابل تحریر ہے کہ تحقیقات ماقبل جسکی حسب دفعہ ۲۰۲ اجازت ہے صرف اوس صورت مین ہونی

چاہئے جبکہ صاحب مجسٹریٹ صداقت استغاثہ کو غیر معتبر سمجھنے کی وجہ پاوینگے اور یہہ ضروری نہین ہے کہ تحقیقات مذکورہ مشتمل بر کامل تفتیش کل حالات

مقدمہ کے ہو۔ یہہ امر اکثر کافی پایا جاویگا کہ اس تحقیقات کو اون خاص معاملات پر محدود کیا جاوے جن سے استغاثہ کی صداقت کی نسبت بے

اعتباری پیدا ہوتی ہو۔ علاوہ اسکے دفعہ مذکور مین صاحب مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تحقیقات مذکورہ کو جس ذریعہ سے چاہین کراوین۔

جب تحقیقات کا کرنا ضروری پایا جاوے اور مقدمہ سنگین قسم کا ہو تو عموماً پولیس کو مامور کرنا چاہئے لیکن مقدمات خفیف مین بجز اوس صورت کے

کہ کوئی خاص وجہ افسر پولیس کے کام مین لانیکی ہو تو کوئی اور طریقہ منجملہ اون طریقہ ہای تحقیقات کے اختیار کیا جانا چاہئے جسکی اجازت دفعہ

مذکور مین دیگئی ہے۔ صاحبان مجسٹریٹ اضلاع کو چاہئے کہ ایسی تدابیر عمل مین لاوین جنسے استعمال اون اختیارات کا جو از روی دفعہ مذکور

دیگئی ہین منجانب صاحبان مجسٹریٹ ماتحت غیر دانشمندی کے ساتہ نہ لایا جاوے اور صاحبان مجسٹریٹ ضلع تحقیق کرلین کہ ہدایات مجریہ حالیہ

کی قرار واقعی تعمیل کیجاتی ہے۔

سرکلر نمبر ۵۱۔ فرد قرارداد جرم مین ثبوت جرائم سابقہ درج کئے جاوین اور ثابت ہونے چاہئین

عدالت ہائے کورٹ کے روبرو بسا اوقات اس قسم کے مقدمات پیش ہوتی ہین جنمین ملزم ثبوت جرم سابقہ سزائی مجوزہ پر موثر ہوا ہے تاہم سابق ثبوت

جرم کی حقیقت فرد قرارداد جرم مین تحریر نہ تھی۔

افسران جوڈیشیل کی توجہ دفعہ ۲۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیطرف دلائی جاتی ہے

۲- لہذا افسران جوڈیشیل کی توجہ احکام دفعہ ۲۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیطرف دلائی جاتی ہے کل مقدمات مین جنمین مقصود یہہ ہو کہ اوس

سزا پر جو عدالت تجویز کرنیکی ہو اثر موثر ہونیکی لئے ثبوت جرم قسم مذکور ثابت کیا جاوے تو فرد قرارداد جرم مین ثبوت جرم سابقہ کی حقیقت و تاریخ

و مقام درج ہونا چاہئے اور نیز ملزم کا جواب کہ آیا وہ ثبوت جرم مذکورہ سے متقبل ہے یا نہین۔ درحالیکہ ملزم امر مذکور سے انکاری ہے تو اوسکا ثبوت حسب

طریقہ معینہ دفعہ ۵۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیا جانا چاہئے

سرکلر نمبر ۵۲۔ مقدمات فوجداری کی تجویز مین کارروائی عام استغاثہ کی گواہان سے سوالات جرح کا کیا جانا اور ملزمان کیجانب سے شہادت کا پیش ہونا

اقرار کیا گیا ہے کہ بجز اوس صورت کے کہ ملزم اوس جرم سے جسکا الزام اوسپر لگایا گیا ہے اقبال کرنیکو آمادہ ہو اوسکو لازم ہے کہ تاریخ مقررہ پیشی پر اپنے گواہان اپنے ساتھ لاوے۔

مقدمات وارنٹ میں

۵۔ مقدمات وارنٹ میں جیسا کہ ابھی بتایا گیا ہے صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ ملزم کو فرد قرارداد جرم سنائی جانے اور سمجھائی جانے کے بعد صاحب مجسٹریٹ اوسکو حکم دین کہ وہ اپنا جواب دیوے اور اپنی شہادت پیش کرے اور صاحب مجسٹریٹ ایسے گواہ کے طلب کرنے سے جسکو ملزم بذریعہ عدالت طلب کرانا چاہتا ہو بوجوہات مصرحہ دفعہ ۲۵۷ مین سے کسی وجہ پر انکار کرسکتے ہین اور وجہ مذکور کی نسبت یہہ امر قابل تحریر ہے کہ وہ تحریری ہونی چاہئے۔ اگر ملزم گواہان کے طلب کرنیسے انکار کرے تو ایسے مسل صاف درج مسل کرنا چاہئے۔

سرکلر نمبر ۵۳۔ طریق کارروائی تجاویز سرسری

کہ مقدمہ بطور رہا شدہ یا بری شدہ کے درج کیا جاوے۔

چونکہ یہہ سوال اوٹھایا گیا ہے کہ آیا وہ اشخاص ملزم جنکی تجویز بطور سرسری جرائم قابل اجرائے وارنٹ کی بابت حسب باب ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہوئی ہو اور جنپر جرم ثابت نہ قرار دیا گیا ہو نقشجات مین بطور رہا شدہ کے دکہائے جاوین یا بطور بری شدہ کے حکام چیف کورٹ ضروری سمجھتے ہین کہ توجہ افسران جوڈیشل کی جنہین اختیارات سرسری حاصل ہین احکام دفعہ ۲۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیطرف لاوین۔

ضابطہ تجاویز سرسری

۲۔ دفعہ ہذا کا یہہ حکم ہے کہ تجاویز سرسری مین مقدمات وارنٹ کی نسبت اوس ضابطہ کی تعمیل کیجاویگی جو مقدمات وارنٹ کے لئے مقرر ہے الا بر عایت بعض مستثنیات کے جو صرف طریق تحریر کارروائی سے متعلق ہین۔

فرق درمیان مرتب دوسانی فرد جرم دکہایا جاوے

۳۔ پس جو تمیز درمیان زبانی اور مرتب کرنے دفعات ۲۵۳ و ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین کہلائی گئی ہے وہ کل اون مقدمات وارنٹ سے متعلق ہے جنکی تجویز بطور سرسری ہو وے اور فرق صرف یہہ ہے کہ مطابق ضابطہ معمولی فرد قرارداد جرم تحریری مرتب ہونی چاہئے حالانکہ مطابق ضابطہ سرسری جرم زبانی لگایا جاتا ہے جو زبانی تجویز سرسری مین ہو وہ ایسے حکم کیلئے جو بعد تجویز مقدمہ کے صادر کیا جاتا ہے نہین ہے جیسا کہ وہ اون مقدمات مین ہے جو قواعد ضابطہ معمولی کے مطابق تجویز ہون۔

حکم اخیر مین یہہ ظاہر ہونا چاہئے کہ آیا ملزم رہا ہوا یا بری۔

۴۔ بحکم اخیر یا فیصلہ مقدمات وارنٹ مین جنکی تجویز بطور سرسری ہووے جبکہ ملزم کی نسبت ثبوت جرم نہو تو اوس کے ہمیشہ یہہ ظاہر ہونا چاہئے کہ آیا شخص ملزم رہا کیا گیا یا بری کیا گیا کیونکہ تمیز یہہ ہے کہ آیا بعد سماعت شہادت جانب استغاثہ عدالت نے ملزم کو جواب کسی خاص فرد قرارداد جرم کا دینے کے لئے کہا یا نہین اور اوس قسم کے مقدمات مین ملزمان نقشجات مقررہ مین بطور رہا شدہ یا بری شدہ کے مطابق حکم اخیر مجسٹریٹ دکہائے جانے چاہئیں۔

سرکلر نمبر ۵۴۔ تفویض تجویز مقدمات سشن

(الف) تحقیقات ابتدائی

تمیز مقدمہ مدعی کہا جاوے۔ فرد قرارداد جرم کا مرتب کرنا

جبکہ مقدمات تفویض شدہ سشن مین تمیز مقدمہ مدعی لکہا جانا چاہئے اور مستغیث بطور گواہ کے درج کرنا چاہئے۔ لفظ مدعی کا ترجمہ اردو مین تمیز مقدمہ کرنا چاہئے۔ فرد قرارداد جرم التخصیص لہ حتی الامکان اوس قانون کی عبارت مین جسکی رو سے جرم قایم ہوتا ہو لکہا جاوے۔ اگر یہہ منشاء

ہو کہ ثبوت جرایم سابقہ ثابت کیا جاوے تو اسکو فرد قرارداد جرم میں تحریر کرنا چاہیے۔

ادائے شہادت کیواسطے گواہوں سے کچہری میں پیش ہونا چاہیے

۲۔ تمام گواہوں سے کچہری عدالت ہی میں لیا جاوے کہ بروقت پیشی عدالتیں حاضر ہو کر شہادت دیویں۔ سوائے گواہان ضروری کے کوئی گواہ بے ضرورت نہیں ہونا چاہیے۔

شہادت افسر طبی

۳۔ جبکہ صاحب مجسٹریٹ زبان انگریزی سے واقف ہو تو شہادت طبی زبان مذکور میں بڑی احتیاط و صحت کے ساتھ تحریر کیجانی چاہیے اور اسکا ترجمہ اردو میں کر کے ملزم کو سنایا جانا چاہیے کہ ملزم اسکو سوالات جرح کرنیکا موقع ملے۔ اگر اتفاقاً کسی ڈپٹی کلکٹر کو اظہار اردو بابت طبی لینا پڑے تو صاحب سول سرجن یا صاحب اسسٹنٹ سرجن سے درخواست کیجاوے کہ اظہار لینے اور شہادت کو درست طور پر قلمبند ہونے میں مدد دیں۔

افسر طبی یا اہل یورپ کی شہادت جو زبان انگریزی میں ہو تو انگریزی دان صاحب مجسٹریٹ کو لینا چاہیے

۴۔ اس غرض سے کہ زبان عدالت سے افسر طبی کو ناواقفیت کی سبب سے یا صاحب مجسٹریٹ کی اصطلاحات طبی کی ٹھیک ٹھیک معنی نہ سمجھنے سے تحریر شہادت متعلق علم طبابت میں غلطیاں نہوں عدالت چیف کورٹ نے نفاذ حکم فرمایا ہے کہ آیندہ تمام ایسے مقدمات میں کہ عدالت سشن کے روبرو پیش ہونیکا احتمال ہو شہادت سول سرجن یا دیگر افسر طبی یا اہل یورپ کی شہادت کو انگریزی دان صاحب مجسٹریٹ اخذ کریں جبکہ ایسا مجسٹریٹ میسر آسکے تو شخص ملزم کے روبرو تحریر کیا کریگا بلفظ جائے اور باضابطہ تصدیق کیجائے شہادت مذکور کے بعد اگر کافی وجہ ہو تو مقدمہ بغرض تکمیل تحقیقات کسی اردو دان صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں منتقل کیا جاوے۔

صاحب مجسٹریٹ مذکور کو شہادت طبی کا قلمبند کرنا چاہیے

۵ انگریزی دان صاحب مجسٹریٹ کو جسکو کوئی مقدمہ بطور مذکورہ شہادت طبی کے قلمبند کرنیکے واسطے سپرد کیا جاوے یہ لازم نہیں ہے کہ شخص ملزم کے روبرو صاحب سول سرجن کا بیان تحریر کرنے پر جیسا کہ افسر مذکور خود بخود کرے اکتفا کرے اور افسر مذکور سے ان امور کی نسبت دریافت کرنیکی ہو تذکرہ جو دوران اثنائے تحقیقات پیش کی گئی ہوں اور جنکی نسبت افسر طبی سے امید کیجا سکتی ہے کہ وہ عمدہ شہادت دیگا حسب شرائط مذکور مقدمہ کسی انگریزی دان مجسٹریٹ کے پاس گواہ طبی کی شہادت تحریر کیجانیکے لیے بھیجا جاوے تاوقتیکہ تحقیقات اوس حد کو نہ پہونچ گئی ہو جس سے یہ ظاہر ہو جاوے کہ کن امور کی بابت گواہ مذکور کا اظہار لینا چاہیے اور اظہار اوسوقت تک شروع نہیں ہونا چاہیے جبتک کہ صاحب مجسٹریٹ جنکو اظہار لینا ہے کہ بخوبی طور پر ان واقعات سے جو مسل میں درج ہوں آگاہی حاصل نہ کر لیں اس امر کی دلیل کہ اسکا اثر ضرورتاً گواہ طبی کو دیگر گواہان سے پیشتر کسی تاریخ پر طلب کرنے سے اکثر سہولیت ہوگی۔

طریقہ کہ مقدمات سنگین کی تفتیش کیجاوے جبکہ ایسی تحقیقات سے متعلق کسی انگریزی دان مجسٹریٹ میسر نہو

۶۔ صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ضابطہ محولہ بالا صرف اوسوقت اختیار کیا جانا چاہیے جبکہ کل تحقیقات کسی غیر انگریزی دان مجسٹریٹ کی کیجائے ایسا معاملہ ہے جسکو سلسلہ معمولی کے مطابق انجام کار فوجداری کی انتظام میں خاص خیر و بہبود ہونا چاہیے جس میں کوئی افسر طبی اہل یورپ منجملہ گواہان کے ہو ابتدائی تحقیقات ماتحت اوس مجسٹریٹ کے سوائے جسکو ضلع کا اہتمام حاصل ہو کسی ایسے عہدہ دار کی جو انگریزی نہیں جانتا ہے بیجز نو اوس حکم صاحب مجسٹریٹ ضلع کے اختیار نہیں کرنی چاہئیں۔ یا اگر صاحب معصوف مقام صدر میں موجود نہوں تو ان کے حکم اوس عہدہ دار کو اختیار نہیں کرنی چاہیے جو اونکی غیر حاضری میں اونکی بجائے ہو اور حکم مذکور میں خاص سبب جو کی لکھا ہو۔

وہ وجوہات تحریر ہوتی چاہئین جنپر حکم مذکور صادر کیا جاوے۔

شناخت لنعش وغیرہ ثابت کیجاوے

۷۔ نعش کی شناخت بذریعہ گواہان ثابت ہونی چاہئے جو اوس نعش یا زیورات یا پارچہ جات وغیرہ کو حلفاً شناخت کرسکیں جو دیگر اشخاص کی نعش پر ملے ہون اور جو ثابت ہون کہ اونہون نے نعش پر پائے تہے

تحویل نعش ثابت کرنا چاہئے

۸۔ شہادت جہت ثبوت تحویل نعش متوفی بعد از فوتیدگی و سپردگی نعش کو ڈاکٹر برائے امتحان بعد از مرگ نہایت مکمل ہونی چاہئے

تحویل اشیاء زہر آلودہ و پارچات وغیرہ ثابت ہونا چاہئے۔

۹۔ ویسی ہی احتیاط اسطرح پہ تحویل اشیائے زہریلی و خوراک زہر آمیز و خون آلودہ پارچات وغیرہ کی اکثر مطلوب ہوتی ہے شہادت سے اگر ہوسکے تو یہہ امر ہرگز مشتبہ نہین رہنا چاہئے کہ کس کس شخص یا اشخاص کے اہتمام مین ایسی اشیائے درمیان مختلف مراحل تحقیقات کے رہے ہین۔ یہہ امر خصوصاً اون اشیائے کی صورت مین ضروری ہے جو منجملہ اشیا کیمیائی کے پاس بہیجی جاوین اور جو شخص اشیاء مذکور کو لفافہ مین باندہے اور مہر لگا دے اور روانہ کرے اوسکا ہمیشہ اظہار لیا جانا چاہئے۔

پارچات گواہ اشیاء پیش ہونی چاہئین اور اونکی شناخت ہونی چاہئے۔

۱۰۔ پارچات ہتہیار روپیہ زیورات زہریلی اشیاء خوراک اور ہر ایک شے جو وجہ ثبوت قرائن کا جزو ہو عدالت مین پیش ہونی چاہئے اور شناخت اشیائے مذکور اور اونکا مدعا از روئے گواہی گواہان ثابت ہونا چاہئے۔

کوئی امر جو ثابت ہو مسطور نہ کیجاوے۔

۱۱۔ حالات متعلقہ متیابی نعش یا اسباب یا متعلقہ موقع یا ملزم کا وضع ڈہنگ وغیرہ اون گواہون کی گواہی سے ثابت ہونی چاہئین جو گواہ رویت ہون یا پولیس کی شہادت سے ثابت ہونی چاہئین جسنے تفتیش کی۔ شہادت پولیس افسر اول یورپ ایسے مقدمات مین جنمین وجہ ثبوت قرائن پر مقدمہ کا زیادہ تر حصر ہو اگر میسر ہوسکے تو بہت قابل اعتبار ہے۔

اسناد وغیرہ برابر مقدار کے کاغذ پر ہونی چاہئین

۱۲۔ تمام اسناد و اظہارات گواہان معمولہ اصل انگریزی جو قابل انتقال اصل سشن ہون علیحدہ علیحدہ کاغذ کے تختون پر جو فلسکیپ کے تختہ کے برابر ہون ہونی چاہئین اور اونپر حسب ضابطہ دستخط ہونی چاہئین۔

نمونہ کلندرہ

۱۳۔ نمونہ کلندرہ منسلکہ ہر گاہ تمام مقدمات مین جو عدالت سشن مین سپرد ہوں مستعمل ہونا چاہئے اوسکی خانہ پری اسطرح پر کیگئی ہے کہ وہ نمونہ کے طور پر کام مین آوے اور اوسکی زیادہ تر توضیح کی حاجت نہین ہے۔

اگر وجوہات تفویض کلندرہ کے صفحہ آخر پر تحریر نہ کی جاسکین تو اونہین علیحدہ دیگر اوراق پر تحریر کرکے ختم کرنا چاہئے اور نمونہ کلندرہ کے صفحہ اول پر ختم نہین کرنا چاہئے صفحہ اول پر نام ملزم و جرم جسکا الزام لگایا گیا ہو درج کئے جاسکتے ہین الا کوئی اور امر اوسپر تحریر نہین کیا جانا۔

وجوہات سپردگی

۱۴۔ جائز ہے کہ وجوہات سپردگی جو مجسٹریٹ ضابطہ فوجداری کی رو سے مطلوب ہین خواہ کلندرہ مین یا علیحدہ تختہ کاغذ پر جیسا کہ سبب زیادہ مقتضائے سہولت ہو لکہی جاوین جس صورت مین صاحبان ڈپٹی مجسٹریٹ متعدد کے سپردگی کرین تو کلندرہ عدالت کی زبان مین لکہا جانا اور اوسی حالت مین مرسل ہونا چاہئے۔

ترتیب شہادت

۱۵۔ وجوہات سپردگی کے تیار کرنے مین صاحب مجسٹریٹ مفوض کو چاہئے کہ شہادت کو اوس ترتیب مین رکہین کہ اوسپر بطور جزو سلسلہ محمولہ جانچ

(الف) شہادت طبی اگر کوئی ہو۔

(ب) شہادت شناخت نقش مال او شہادت رویت ارتکاب جرم۔

(ج) شہادت دستیاب ہونے اور گرفتار ہونے مجرم کی۔

(د) ثبوت قراین و دیگر ثبوت۔

گواہوں پر نمبر لگانا اور انکی قید ... ہو

۱۶- گواہوں پر نمبر اوس ترتیب کے مطابق لگانا چاہئے کہ جس ترتیب سے بیان دین جو ملازم سرکاری ہو اوسکا عہدہ لکھنا چاہئے اگر کوئی عورت دیسی ہو اوسکے آگے لفظ مسماۃ کا لکھنا چاہئے۔ اگر ایک ہی نام کے کئی گواہ ہوں تو اونکی ولدیت لکھنی چاہئے۔ اگر کوئی گواہ ملزم کا شریک جرم یا متوفی کا یا اوس شخص کے متعلقین میں سے ہو جسکی طرف سے سرکار مدعی ہے تو یہ امر تحریر ہونا چاہئے۔

کلمہ پر دستخط تصدیقی کی ضرورت نہیں۔

۱۷- اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ صاحبان مجسٹریٹ ضلع کنندہ پر دستخط تصدیقی کریں۔ ہر مجسٹریٹ کو چاہئے کہ سپردگی کی مثل اپنی ... پر کرے۔

سپردگی کی اطلاع جلد سیشن کو دینی چاہئے

۱۸- جب کوئی مقدمہ سپرد سیشن کیا جاوے تو صاحب مجسٹریٹ کو چاہئے کہ عدالت سیشن میں اوسکی اطلاع دیوین اور کاغذات ذیل عدالت سیشن میں مرسل کرے۔

(الف) نقل فرد قرارداد جرم (ب) کنندہ۔ (ج) وجوہات سپردگی۔ (د) مسل تحقیقات ابتدائی۔

علاوہ اسکے اگر کوئی آلہ یا کوئی مال ایسا ہو جسکا شہادت میں پیش ہونا ضروری ہو لازم ہے کہ وہ بھی بھیجا جاوے یا اسطرح کا انتظام کیا جاوے کہ بروقت تجویز پیش ہو سکے۔ صاحب ممتحن اشیاء کیمیائی سے ہمیشہ یہ درخواست کرنی چاہئے کہ حتی الوسع جو شے اونکی خدمت میں امتحان کیلئے بھیجی جاوے اور جو ممکن ہے کہ بروقت تجویز مطلوب ہو واپس کر دیا کرین۔

(ب) تجویز

سپردگی کے وقت تجویز کی تاریخ مقرر ہونا چاہئے۔

۱۹- صاحب سیشن جج بروقت وصول مسل کے مقدمہ کو درج رجسٹر کرینگے اور جب تاریخ اور مقام تجویز مقرر ہو جاوے تو یادداشت اسکی زبان انگریزی میں کنندہ پر لکھی جاوے اور اوسکی اطلاع حسب ضابطہ مجسٹریٹ متعلق کو دیجائے۔

۲۰- انگریزی مسل میں ہر ایک تفصیل سوال فریق اول سوالات جرح و سوالات مکرر فریق اول کی درج ہونی چاہئے اور اگر ملزم سوالات جرح سے مستغنی ہو تو اس امر کی یادداشت درج ہونی چاہئے۔

کاغذات جو مسل سیشن میں منتقل ہونے چاہئیں

۲۱- کاغذات جنکا انتقال مسل تحقیقات ابتدائی سے مسل سیشن میں ہونا چاہئے مختصراً وہ ہیں جو بطور شہادت عدالت سیشن میں لئے جاتے ہیں۔ فہرست مندرجہ ذیل اون کاغذات کی صحیح صحیح منتقل کرنے ہونگے۔

(الف) شہادت گواہ طبی۔

(ب) رپورٹ صاحب ممتحن اشیاء کیمیائی۔

(ج) شخص ملزم کا اظہار جو مجسٹریٹ کے روبرو لیا گیا ہو۔

(د) گواہ موجودہ عدالت کی شہادت جو تحقیقات ابتدائی مین تحریر کی گئی ہو اوس حالت مین جبکہ صاحب سشن جج اپنا فیصلہ شہادت مزید پر مبنی کرے

(ہ) بریت یا اثبات جرم سابق کا سارٹیفکٹ

(و) ملزم کا اقبال حسب الضمن متعلق مقدمہ کے ہو۔

(ز) اون اشخاص کا بیان جنہین بطور گواہ طلب مین کیا جا سکتا ہو بیانات وقت نہ ہوسکے۔

کاغذات قسم مذکور عدالت سشن مین منتقل کردی جاوینگے اور مضمون کی ایک تحریر ظہری ہر ایک کاغذ پر کر دی جاویگی۔

اقبالات و اظہارات شخص ملزم

۲۳- قبل اسکے کہ مسل سشن مین اقبال یا استفسار شخص ملزم جسکو صاحب مجسٹریٹ نے قلمبند کیا ہو منتقل کیا جاوے لازم ہے کہ صاحب سشن جج اس امر کو دیکھ لیں کہ احکام دفعات ۱۶۴ و ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعمیل قرار واقعی ہوگئی ہے

سارے کاغذات منتقل شدہ عدالت میں پڑہکر سنائے جاویں۔

۲۳ جملہ اقبالات و بیانات بحالت نزع و دیگر کاغذات جو مسل سشن مین منتقل کئے گئے ہون غرض کہ ہر چیز جسپر فیصلہ قائم کیا جاتا ہے علاوہ اظہارات زبانی گواہان پوری پوری ترتیب سے شامل مسل ہونی چاہئین اور بر سر اجلاس پڑہے جاوین۔ اگر کاغذ منتقل شدہ انگریزی مین ہو تو اوسکا ترجمہ کیا جاوے اور ملزم کو سنایا جاوے۔ اگر اردو مین ہو تو اوسکا ترجمہ انگریزی مین عدالت سشن مین کیا جاوے اور بعد تصدیق باضابطہ مسل مین شامل کیا جاوے ان دونون صورتون مین کاغذات منتقل شدہ کو سشن کی مسل مین اوسکے مناسب موقع پر شامل کرنا چاہئے تاکہ مسل سلسلہ وار پڑہنے مین آوے۔

کاغذات مشمولہ مسل کی فہرست بنانی چاہئے

۲۴- ایک فہرست اون کل کاغذات کی جو مسل سشن مین شامل ہون انگریزی مسل کے صفحہ اول پر تحریر ہونی چاہئے۔ اظہارات علیحدہ علیحدہ نصف تختہ کاغذ فلسکیپ پر لکہے جاوین اور اون کا ایک چہارم حاشیہ چہوڑا جاوے اور اوپر کی طرف گوشہ چپ پر پنتی کی جاوین

بعض مقدمات مین بلحاظ جرح مذکورہ مین پیش ہون مسل مین درج ہونا چاہئے۔

۲۵ کل مقدمات مین جنہین چونکہ رشتہ بغرض بحالی حکم سزائے موت استصواب کیا جاوے اور اون تمام مقدمات مین جنہین یہ تجویز کیجاوے کہ شخص ملزم ہلاکت کا باعث ہوا یا اوسنے ضرر شدید جسمانی پہونچایا ہے مکمل اور صحیح بیان اون کل اسلحہ کا جو عدالت مین تجویز کے متعلق پیش ہوئے ہون مسل مثل کا جزو ہونا چاہئے کل اقسام کے کاٹنے والے اوزارون کیصورتمین بیان قسم مذکور مین دہار کیحالت کا ذکر تحریر ہونا چاہئے اور کل دیگر ہتہیارون کیصورتمین بجز جو ہتہیار آتش افگن کے بیان قسم مذکورہ مین اونکا طول عرض اور وزن تحریر ہونا چاہئے

نقشہ مکان وغیرہ کے مسل مین شامل ہونے چاہئین۔

۲۶. اون کل مقدمات کیصورت مین جنہین فیصلہ کا مدار جگہ کے بیان پر یعنے کسی مکان کے موقع اور بناوٹ پر ہو ایک نقشہ جو بلحاظ سکیل یعنے پیمانہ کہینچا گیا ہو اور جسکی نسبت یہ ثابت ہوگیا ہو کہ وہ جگہ یا مکان کو جسکا وہ نقشہ ہے ٹہیک طور پر ظاہر کرتا ہے شامل مسل ہونا چاہئے۔

ہر ایک اسیسر کی رائے لکہنی چاہئے۔

۲۷- جو مقدمات بمدد اسیسران تجویز کئے جاوین اونمین ہر اسیسر کی رائے علیحدہ علیحدہ عدالت کو تحریر کرنی چاہئے۔ اس امر کی نسبت کچہہ اعتراض نہین ہے کہ رائے مذکور اردو مین اور نیز انگریزی مین لکہی جاوے مگر یہ مناسب نہین ہے کہ رائے مذکور فقط اردو مین تحریر کیجاوے۔ صاحب سشن جج کو محتاط رہنا چاہئے کہ اون وجوہات کو جنکے ذریعہ ہر ایک اسیسر نتیجہ پر پہونچا ہو ٹہیک ٹہیک بعبارت قابل الفہم تحریر کرین

اور نیز طوالت سے پرہیز کرین -

فیصلہ کس طرح سنایا جانا چاہیئے

۲۸ - صاحب سشن جج کو چاہیئے کہ فیصلہ خواہ فوراً بعد تجویز کے یا کسی روز آیندہ کو جسکی اطلاع حسب ضابطہ فریقین یا اونکے وکیلوں کو دیجاوے سنا دین عدالت سشن کو چاہیئے کہ اجلاس سشن کے ختم ہونے تک فیصلہ ملتوی نہ رکھے البتہ بہ اختتام اجلاس کو اپنی تجویز اور حکم سزا صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس بھیجے بلکہ ہر حکم سزا اسی اجلاس صادر ہونا چاہیئے اور اوسی وقت اور اوسی جگہ ملزم کو سمجھا دینا چاہیئے

لازم ہے کہ فیصلہ حکم سزا کے سنانے کے قبل تحریر کیا جاوے اور سنایا جاوے

۲۹ - لازم ہے کہ فیصلہ ہمیشہ قبل سنانے جانے حکم سزا کے تحریر کیا جاوے اور سنایا جاوے یہ امر خلاف قانون ہے کہ بوقت اختتام تجویز حکم سزا صادر کیا جاوے اور فیصلہ کا تحریر کرنا کسی موقع آیندہ کے لئے ملتوی کیا جاوے - لازم ہے کہ جملہ مقدمات فہرست مقدمات زیر تجویز مین درج کیے جاوین تاوقتیکہ فیصلہ حکم سزا تحریر ہو کر سنائے نہ جاوین -

صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس نقل فیصلہ بھیجی جانی چاہیئے

۳۰ - بمنظوری لوکل گورنمنٹ حکام چیف کورٹ نے یہ حکم صادر کیا ہے کہ اون مقدمات مین جنکی تجویز عدالت سشن کرے لازم ہے کہ عدالت مذکور صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس ایک نقل فیصلہ کی معہ نقل تجویز و حکم سزا مطلوبہ دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ارسال کرے -

مقدمات جو برائے منظوری حکم سزا مرسل کیے جاوین

۳۱ - اگر حکم سزا ایسا ہو جسکا چیف کورٹ مین بغرض منظوری حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری مرسل کیا جانا ضروری ہو تو مسل عدالت سشن بھیجنے فیصلہ اخیر کے ارسال کیجانی چاہیئے اور فیصلہ اخیر کی ایک نقل ارسال کیجاوے ایک نمونہ بنا بر ترسیل مقدمات بغرض منظوری حکم سزا موت معین کیا گیا ہے -

اپیل مقدمات سزا

۳۲ - حسب منشاء دفعہ ۳۰۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری جملہ مقدمات مین جنمین حکم سزائے موت کسی شخص کی نسبت صادر ہوا ہو عدالت سشن کو لازم ہے کہ اوس شخص کو جو مجرم قرار دیا گیا ہے سمجھا دین کہ اوسے اپیل سات یوم کے اندر عدالت سشن مین دائر کر دینا چاہیئے جس صورت مین مسل اوس مقدمہ کے ساتھ جو منظوری حکم سزائے موت کے لئے بھیجا جائے اپیل ہو تو صاحب سشن جج کو تصدیق اس امر کی کرنی چاہیئے کہ باوجود یکہ حکم قانون اس باب مین ملزم کو سمجھا یا گیا الا اوسنے کوئی اپیل میعاد معینہ کے دائر نہین کیا -

مسل معہ نقل حکم نفاذ صادرہ چیف کورٹ صاحب سشن جج کے پاس بھیجی جاویگی -

۳۳ - جب چیف کورٹ حکم سزا کو منظور کرلے یا کوئی اور حکم صادر کرے تو صاحب رجسٹرار مسل واپس کرین گے اور اوس کے ساتھ نقل حکم مصدقہ بمہر عدالت مذکور صاحب سشن جج کے پاس بھیجین گے اور صاحب موصوف اوسپر حکم مذکور دفعہ ۳۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری دیکر تعمیل حکم سزا یا دیگر حکم چیف کورٹ کے کرین گے -

تعمیل احکام سزا موت

۳۴ - احکام سزائے موت کی تعمیل کے لئے وارنٹ جو جاری کرینگے صاحبان سشن جج کو گورنمنٹ سے ہدایت ہوئی ہے کہ حکم سزا کی تعمیل کے لئے تاریخ مقرر کیا کرین کہ چودہ روز سے کم یا ۲۱ روز سے زیادہ تاریخ اجراء وارنٹ سے نہوا کرے -

[illegible]

۳۵ - باتباع حکم گورنمنٹ عدالت ہذا نے یہ ہدایت جاری کی ہے کہ ہر مقدمہ مین جسمین کسی عورت پر بعلت قتل عمد اپنے بچے معصوم کے حکم سزائے

نوٹ دیکھو کتاب مخبریات فوجداری نمبر ۱۰۸

حبس دوام بعبور دریای شور صادر کیا جاوے اور بنا رامنی حکم سزاء مذکور اپیل رجوع نہ کیا جاوے تو لعبد انقضای میعاد مذکور مسل مقدمہ دفتر نظامت میں بھیجی جاوے تاکہ وہ بغرض گورنمنٹ اس امر پر غور کرنے کے لئے ارسال کیجاوے کہ آیا حکم سزاء مذکور مین کوئی تبدیلی یا تخفیف ہونی چاہئے۔

(ج) وقت تجویز

۳۶ - ہر ضلع مین اجلاس سشن ایسے وقت کہ ملزمان زیر تجویز ہون ایسے وقت ہونا چاہئے کہ آخیر اجلاس سے کوئی روز سے زیادہ نہ گذرے چون نقشہ سشن ماہواری مین کسی مقدمہ کے لئے جو تین مہینے سے کم زیر تجویز ہو کچھ کیفیت مطلوب نہین۔

عام اجلاس سشن تین مہینہ میں ایک مرتبہ ہونا چاہئے

۳۷ - بلحاظ قیود مندرجہ فقرہ ماسبق اجلاس سشن کے لئے وقت کا مقرر کرنا صاحب سشن جج کے اختیار پر چھوڑا گیا ہے اجلاس سشن عام یا تجاوز خاص صاحب سشن جج اتنی مرتبہ کر سکتے ہین جتنی مرتبہ مین صاحب موصوف کو تکلیف نہو۔

عمل اجلاس سشن اتنی مرتبہ ہو سکتے ہیں کہ جتنی مرتبہ سہولت سے ہو سکیں

۳۸ - صاحبان مجسٹریٹ اضلاع کو چاہئے کہ صاحبان سشن جج کو نہ صرف تعداد مقدمات مفروضہ سے آگاہ کرین بلکہ اون مقدمات سے بھی جو عنقریب واسطے تفویض کے تیار رہین تاکہ اجلاس سشن کے لئے ایسا وقت مقرر کیا جاوے کہ ہر ایک مقدمہ طے ہو جاوے جب صاحب مجسٹریٹ ضلع اس امر کی اطلاع بھیجیں کہ کوئی ملزم زیر تجویز نہین تو صاحب سشن جج کو اوس ضلع میں جانا ضروری نہین ہے۔

صاحبان مجسٹریٹ اضلاع کو چاہئے کہ صاحب سشن جج کو تعداد مقدمات مفروضہ زیر تجویز سے آگاہ کریں

نمونہ کلندرہ

مقدمہ جو عدالت سشن قسمت امرتسر میں الف - ب - صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے یکم جولائی ۱۸۸۶ء کو سپرد کیا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ملزم کا نام بقید ولدیت و قومیت و سکونت	جرم جسکا الزام لگایا گیا معہ دفعہ قانون جس سے متعلق ہو اور تاریخ ارتکاب جرم	تاریخ گرفتاری	آیا ملزم قید خانہ میں ہے یا ضمانت پر	گواہان استغاثہ معہ مختصر بیان نوعیت شہادت جو ہر ایک گواہ کے نام کے مقابل لکھا جاوے	رہن و جو ثبوت لینے آلات و پارچات وغیرہ	گواہان ملزم
۱- سوبھا سنگھ پسر [illegible] قوم راجپوت ساکن [illegible] ضلع امرتسر عمر چالیس سال۔ ۲- [illegible] سنگھ پسر [illegible] سنگھ قوم جاٹ ساکن [illegible] ضلع امرتسر عمر چالیس سال ۳- [illegible] پسر گلاب قوم [illegible] ساکن [illegible] ضلع امرتسر عمر ۳۰ سال۔	برخلاف ملزمان نمبر ۱ و ۲ قتل عمد [illegible] ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند واقعہ ۲۰ جون ۱۸۸۶ء برخلاف ملزم نمبر ۳ ملازم سرکار کو جھوٹی خبر دینا (دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند) واقعہ ۲۰ جون۔	ملزم نمبر ۱ و ۲ ۲۰ جون اور ملزم نمبر ۳ ۲۲-۲۳ جون کو	ملزمان نمبر ۱ و ۲ قید خانہ میں ہیں اور ملزم نمبر ۳ ضمانت پر	۱- ڈاکٹر الف - ب سول سرجن گواہ باعث موت۔ ۲- ویدیا پسر متوفی گواہ رویت قتل عمد گواہ شناخت نعش۔ ۳- پرتاب سنگھ گواہ دستیاب ہونے بالی کا اور دستیابی اور شناخت چھری خون آلودہ و شناخت نعش کا۔ ۴- گورنجش } گواہان رویت ۵- گلاب پسر محمدا } ۶- بہادر } گواہان دستیابی شناخت پوشاک خون آلودہ و گرفتاری ملزمان ۱ و ۲۔ ۷- دیال سنگھ } ۸- [illegible] تحصیلی - اسنے دو ملزمان کو گرفتار کیا اور بروقت دستیابی پوشاک خون آلودہ موجود تھا اور ملزم نمبر ۳ کی بابت اوسکو رپورٹ پہونچی۔ ۹- رام داس } یہ شخص مع چلانے کی آواز سنکر موقعہ واردات پر دوڑکر آئے اور اونہوں نے ملزمان نمبر ۱ و ۲ کو بھاگتے ہوئے ۱۰- نرائن سنگھ } دیکھا اور متوفی کا بیان نزع سنا۔ ۱۱- دین محمد - اسنے نعش کو بمقام صدر پہونچانے میں مدد دی اور گواہ شناخت ہے۔ ۱۲- سمات جیونی - گواہ شناخت بالی۔ ۱۳- گلاب پسر غلام - گواہ شناخت بالی۔ ۱۴- جھنڈا - گواہ شناخت چھری خون آلودہ۔ ۱۵- الٰہ دین - اسنے متوفی کو ملزمان نمبر ۱ و ۲ کے ہمراہ دیکھا۔ ۱۶- بنسی دہر } ۱۷- سنت سنگھ }	چھری خون آلودہ و بالی اور پوشاک خون آلودہ	گواہان امر واقعہ ملزمان ۱ و ۲ شیو [illegible] و گنگا [illegible] گواہان چال چلن بدھ سنگھ و محمدا۔

سرکلر نمبر ۵۵ - اہالیان جوری و اسیسران

فہرست اہالیان جوری و اسیسران

فہرست اہالیان جوری و اسیسران جو حسب دفعہ ۳۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری مطلوب ہین حسب نمونہ* معینہ چیف کورٹ تیار کیجانی چاہئین ۔

بحکم مجموعہ ضابطہ فوجداری ... اہالیان جوری ... اسیسران ... [illegible]

۲ - جو احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری درباب طلبی اہالیان جوری و اسیسران ہین اونپر صاحبان سشن جج کو چاہئے کہ ٹہیک ٹہیک عملدرآمد کرین دفعہ ۳۲۶ مین یہہ حکم ہے کہ جو تعداد اسیسرونکی طلب ہو وہ اون اشخاص کے تعداد دو چند سے کم نہو گی جو واسطے کسی مقدمہ تجویز طلب کے مطلوب ہون اون اشخاص کے نام جنکا طلب کرنا ضرور ہو قرعہ اندازی کے ذریعہ سے بر اجلاس صاحب سشن جج کو نکالنی چاہئین ۔ اور جو نام اسطرح نکالے جاوین وہ ایک چٹہی مین تحریر کرنی چاہئین اور کم سے کم ایک ہفتہ پہلے تاریخ مقررہ تجویز سے صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس پہنچنی چاہئین ۔ صاحب مجسٹریٹ کا کام ایسے مقدمات مین فقط انجام دہی کا ہے صاحب ممدوح کا صرف یہہ کام ہے کہ ہر ایک شخص مصرحہ چٹہی صاحب سشن جج کے نام سمن بدین حکم جاری کرین کہ وہ بطور اہل جوری یا اسیسر بوقت و مقام مصرحہ سمن حاضر ہو ۔

سمن بنام اہل جوری یا اسیسر ۔

۳ - سمن بنام اہل جوری یا اسیسر ہمیشہ مثنی صادر کیا جانا چاہئے اوسکا ایک پرت اہل جوری یا اسیسر طلب شدہ کے پاس رہے اور دوسرا حسب ضابطہ اطلاعیابی کے بعد عدالت صادر کنندہ مین واپس آوے ۔

اہالیان جوری بروقت تحریر کے قرعہ سے منتخب کئے جاوینگے ۔

۴ - حکام چیف کورٹ نے حسب دفعہ ۲۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری قاعدہ مندرجہ ذیل مرتب کیا ہے جسمین وہ طریقہ لکہا ہے جسمین اہالیان جوری بذریعہ قرعہ اندازی منتخب کئے جاوینگے ۔

"اون تمام اشخاص کے نام جو سمن بطور اہل جوری کام کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہون اور بصورتیکہ اشخاص مذکور مین کچہہ کمی ہو اور بعدالت حکم سے کہ مطلوبہ اہالیان جوری حسب استثناء دوئم دفعہ ۲۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری دیگر اشخاص حاضر عدالت مین سے منتخب کئے جاوین تو کل اشخاص قسم مذکور کے نام ایک بکس یا تہیلی مین رکہے جاوینگے اور جتنے اشخاص جوری قائم کرنیکے لئے ضروری ہون اوتنے نام ایک ایک کر کے نکالے جاوینگے ۔"

طریق انتخاب اسیسران بروقت تجویز

۵ - اسیسران معاون تجویز اون اشخاص مین سے جو بطور اسیسر ذکر عمل کرنیکے لئے طلب کئے جاوین تجویز سے کسی روز پیشتر منتخب نہین ہونے چاہئین اور نہ وہ بذریعہ قرعہ اندازی کے مثل اہالیان جوری منتخب کئے جانے چاہئین بلکہ صاحب سشن جج کو چاہئے کہ جسکو وہ مناسب سمجہین حسب ہدایت محکومہ دفعہ ۲۸۴ ابتدائے آغاز تجویز منتخب کرین ۔

اخراجات اہالیان جوری و اسیسران

۶ - قواعد مندرجہ ذیل متعلقہ ادائی اخراجات اہالیان جوری و اسیسران جو تجویزات فوجداری کے موقعہ پر حاضر ہونیکے لئے طلب کئے جاوین حکام چیف کورٹ نے بمنظوری حضور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل جاری کئے ہین ۔

اول ہر ایک شخص کو بطور اہل جوری یا اسیسر کسی عدالت سشن ملک پنجاب یا مقام تجاویز سشن چیف کورٹ بمقام لاہور حاضر ہونیکے لئے طلب کیا جاوے تو بصورتیکہ اوسکا مسکن اوس مقام سے جسمین وہ طلب کیا گیا ہے پانچ میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو تو نہ پورے وقتی اور اصلی اخراجات سفر کا پانیکا مستحق ہوگا ۔ جو شخص طلب کیا گیا ہو اگر وہ سفر بذریعہ ریل کے طے کر سکتا ہو تو ایسی صورت مین یہہ رقم اخراجات مذکور کرایہ ریلوے ... بر عدالت سے مسکن تک اور مسکن سے عدالت تک ہوتا ہو زیادہ نہ ہوگی ۔

دوئم ہر ایک شخص جو بطور اہل جوری یا اسیسر طلب کیا جاوے اگر عدالت اوسکے مسکن سے پانچ میل سے زیادہ ہو اگر وہ مستحق خرچ خوراک کا فی دن ... ہوگا ... حاضر عدالت ... خرچ مذکور کی شرح ...

سوئم ہر ایک مقدمہ مین جسمین کوئی شخص بطور اہل جوری یا اسیسر طلب کیا جاوے عدالت کو جسمین اوسکی حاضری مطلوب ہے لازم ہوگا کہ اگر وہ مستحق خرچ سفر کا مطابق قاعدہ اول ہو تو دریافت کرے کہ وہ سفر کس طرح کرے اور کس قسم کی سواری استعمال کریگا تو حسب اپنے درجہ یا منصب کے مستحق ہو یا اگر وہ بذریعہ ریل سفر طے نہ کر سکتا ہو تو اصلی اور واقعی اخراجات سفر کر کے موعد تعین آمد و رفت ادا کیا جاوے ہوئی ہون اور جو اپنے گہر کو واپس جانے دفعہ اوسکو خرچ ہونگے اور نیز عدالت مذکور بلحاظ شرح لوگوں کی ... مطابق خرچ خوراک حسب قاعدہ (دوئم) دیا جانا چاہئے ۔

* دیکہو کتاب نمونجات فوجداری نمبر ۳۴ ۔

سرکلر نمبر ۵۶ ـ طریق تحریر شہادت بمقدمات فوجداری

شہادت بجہ سیشن

اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۹ مورخہ فروری سنہ ۱۸۷۳ع جو جوڈیشل سرکلر نمبر ۳۰ مین پورا پورا طبع کیا گیا ہی یہہ حکم ہی کہ کل کارروائی عدالت سیشن مین شہادت کو صاحب سیشن جج اپنی قلم سی تحریر کرینگی بجز اوس صورت کی کہ بسبب کافی وجوہات کی جنکا صاحب موصوف تحریر کرینگی اسباب موصوف شہادت کو بطور مذکور تحریر کرنی سی معذور ہون بصورت مین صاحب سیشن جج شہادت کو برسر اجلاس اپنی زبان سی تحریر کرائینگی۔ اگر صاحب سیشن جج شہادت کو اپنی قلم سی تحریر کرین تو حسب اقتضای رائی صاحب موصوف خاص اونکی اطمینان کی لئی اردو مین کوئی نقل بہی تحریر ہو سکتا ہی۔

مقدمات بموجب دفعہ ۲۰۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین صاحبان مجسٹریٹ کو شہادت تحریر کرنیکا طریق۔

۲ اشتہار محولہ فقرہ اخیر مین یہہ بہی حکم ہی کہ جبکہ کارروائی ہای روبروی صاحبان مجسٹریٹ مین شہادت گواہان بمقدمات محولہ دفعہ ۲۰۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کو صاحب مجسٹریٹ اپنی قلم سی اور اپنی مادری زبان مین تحریر کرینگی بجز اوس صورت کی کہ وہ اوسکی بطور مذکور تحریر کرنی سی معذور ہون اور صورت مذکور مین صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہی کہ حسب طریقہ متذکرہ فقرہ اخیر کاربند ہو۔ اگر صاحب مجسٹریٹ کی زبان مادری اردو نہو تو اونکو لازم ہی کہ شہادت بزبان انگریزی یا بزبان اردو تحریر کری بشرطیکہ اوسکو ان ہر دو زبان ہای مین سی کسی زبان سی کافی واقفیت ہو۔

مقدمات محولہ دفعہ ۲۰۷ مین کہ صاحبان مجسٹریٹ کو شہادت تحریر کرنیکا طریقہ۔

۳ مقدمات از قسم متذکرہ دفعہ ۲۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین یعنی مقدمات سمن مین اور مقدمات جرائم متذکرہ ضمن ہای (ب) تا (ک) دفعہ ۲۰۷ مجموعہ مذکور مین جبکہ اونکی تجویز صاحبان مجسٹریٹ درجہ اول و درجہ دوئم کرین کل صاحبان مجسٹریٹ کو یکسان اوس ضابطہ پر عمل کرنا چاہئی جو دفعہ مذکور مین شہادت تحریر کرنیکی نسبت لکہا ہی مگر دفعہ ۲۰۷ کی رو سی صاحب مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ہی کہ اگر وہ مجسٹریٹ دیسی ہو تو حسب طریقہ مندرجہ فقرہ ۲ سرکلر ہذا شہادت تحریر کری اور اگر وہ مجسٹریٹ اہل یورپ ہو تو حسب طریقہ مندرجہ فقرہ ۲ شہادت تحریر کری۔

دیگر مقدمات مین صاحبان مجسٹریٹ اہل یورپ کو شہادت تحریر کرنیکا طریقہ۔

۴ کل تجاویز مین سوای اونکی جنکا حوالہ دفعہ ۲۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین دیا گیا ہی شہادت دو طریقہ ہای مندرجہ دفعہ ۲۰۶ مجموعہ مذکور مین سی کسی طریقہ مین تحریر ہونی چاہئی۔

مقدمات متفرق مین

۵ دفعہ ۱۱ مین حکم درج ہی کہ شہادت جو کارروائی ہای حسب باب ۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین لیجاوی ہی ویسی ہی شہادت بمقدمات سمن تحریر کیجاویگی جس صورت مین کہ کارروائی ہای ضمانت حفظ امن لینی کی واسطی ہون۔ اور جس صورت مین کہ کارروائی ہای ضمانت نیک چلنی کی واسطی ہون تو شہادت ویسی ہی شہادت بمقدمات وارنٹ تحریر کیجاویگی۔ دفعہ ۴۸۸ مین یہہ حکم ہی کہ اون کارروائی ہای مین جو زوجات و اطفال کی پرورش (باب ۴۱) سی متعلق ہو شہادت ویسی ہی مقدمات سمن تحریر کیجاویگی۔ اور دیگر کارروائی ہای متفرق مین جنکی واسطی مجموعہ مذکور مین کوئی خاص شرط نہین ہی شہادت کی تحریر کرنیکی اسی طریقہ پر عمل کیا جاوی۔

تجویز سرسری مین

۶ جبکہ تجاویز سرسری مین جنمین حکم صاحب مجسٹریٹ کا ناطق ہو شہادت کو بزبان اردو یا انگریزی تحریر کرنیکی کچہہ ضرورت نہین ہی مگر صاحب مجسٹریٹ کو چاہئی کہ ایک رجسٹر مین جو ہر ایک بابت کی اسکی واسطی رکہا جاوی کوائف متذکرہ دفعہ ۲۶۳ درج کرین۔ الا اگر ایسا حکم سزا صادر کیا جاوی جسمین اپیل ہو سکی

تو علاوہ اندراج حسب ذیل کے ایک فیصلہ بھی لکھنا چاہیے اور اسمین شہادت کا خلاصہ جسپر اثبات جرم ہوا ہو تحریر کرنا چاہیے (دفعہ ۲۶۴)

عدالتہائے اپیل و نگران ... مجوزہ ... [illegible]

۷ - صاحبان سشن جج اور صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو چاہیے کہ نگران رہین کہ تعمیل قواعد مندرجہ صدر کی بخوبی ہوتی ہے اور جملہ مقدمات فوجداری مجوزہ صاحبان مجسٹریٹ پلیس مین شہادت تمام و کمال اوسی مجسٹریٹ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جسنے مقدمہ کی تجویز کی ہے جس صورت مین کہ بموجب فقرہ سوم کے نہ اوسکو بطور مذکور لکہنے کا حکم ہے - اگر صاحب مجسٹریٹ لکھہ نہ سکے اور مقام دیگر جہان پر بوجہ کافی صاحب مجسٹریٹ پلیس شہادت کسی گواہ کی نہ لکھہ سکین تو وجہ نہ لکہے جانے شہادت کی لکہنی چاہیے اور ایسی صورتمین لازم ہے کہ مجسٹریٹ پلیس اپنی زبان سے بر سر اجلاس شہادت تحریر کرادیوے -

یادداشت شہادت کب اور کسطرح تحریر ہونی چاہیے

۸ - اون مقدمات مین جنمین کہ شہادت صاحب مجسٹریٹ بقلم خود مفصل تحریر نہ کرین تو اوسپر لابد ہوگا کہ یادداشت ہر ایک گواہ کی اظہار کی خلاصہ کی تحریر کرے - اگر معذوری تحریر یادداشت کی ہو تو اوسکو معذوری کی وجہ لکہنی لازم ہوگی - ترک کرنا تحریر یادداشت شہادت جائز شمار نہ ہوگا سوائے اوس حالت کے جس ہر پایا جاوے کہ صاحب مجسٹریٹ کے امکان سے تحریر کرنا اوسکا باہر تہا - عذر عدم فرصت کا بطور عذر جائز کے منظور نہین ہوسکتا ان مقدمات مین افسر جلیس کو چاہیے کہ جس صورت مین ہر ایک گواہ کا اظہار اوسکو بموجب دفعہ ۳۶۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری زبان اردو مین پڑہکر سنایا جاوے وہ احتیاط سے اوسے سنتا رہے اور یہہ معلوم کرے کہ آیا اوسکی یادداشت اظہار کے مطابق ہے یا نہین - صاحب مجسٹریٹ کو چاہیے کہ بیان اردو اور خلاصہ انگریزی مین جو کوئی اختلاف ظاہر ہوا ہو اوسکی تشریح کا ایک نوٹ یادداشت مندرجہ مذکور کے ذیل مین تحریر کرے -

احکام مصدرہ باثناء تحقیقات یا تجویز مسل مین درج ہونی چاہیے

۹ - مسل مقدمہ مرتبہ بدستخط صاحب مجسٹریٹ یا سشن جج مین جیسا کہ شہادت کو صاحب موصوف نے مفصل یا مختصر تحریر کیا ہو صرف تاریخ وار اظہارات یا یادداشت شہادت ہی شامل ہوگی بلکہ ہر موقع مناسب پر ایک یادداشت مختصر ہر ایک حکم ضروری کی جو دوران تحقیقات یا تجویز کے صادر ہوا ہو بقید تاریخ کے مندرج ہونگی مثلاً اگر محکمہ پولیس یا دفتر سے کیفیت طلب کی گئی ہو تو حال اوسکا مختصر مندرج ہونا چاہیے ہر ایک حکم التواء کا درج ہونا چاہیے اور جس تاریخ کو تحقیقات پہر شروع ہوئی ہو وہ تاریخ بہی ظاہر ہونی چاہیے لکہا جانا امرات مندرجہ بالا کا اس غرض سے مطلوب نہین ہے کہ امور ضابطہ کی ہر زیادہ تر پابندی ہو بلکہ اونسے عدالتہائے اپیل و عدالت نگرانی کو بہت مدد حاصل ہوگی خصوص صاحبان سشن جج کو محتاط رہنا چاہیے کہ ہر روز اظہارات پر تاریخ لکہا کرین -

ملزم کو بتلا دینی چاہیے کہ اوسکو کیا ثابت کرنا مطلوب ہے - اور اوسکو سوالات جرح کرنیکا موقع ملنا چاہیے -

۱۰ - یہہ بات یاد رہنی چاہیے کہ جملہ مقدمات مین ملزم کو باحتیاط سمجہا دیا جاوے کہ اوسکو کس امر کا ثابت کرنا اور کس امر کی تردید کرنی ضرور ہے اور اوس سے استفسار کیا جانا چاہیے کہ آیا وہ مقدمہ استغاثہ کی تردید مین شہادت پیش کرسکتا ہے یا نہین - مسل سے یہہ بات بہی ظاہر ہونی چاہیے کہ بروقت اختتام سوال فریق اول کسی گواہ استغاثہ کی ملزم کو اوس سے سوالات جرح کرنیکا مناسب موقع دیا گیا تہا - علاوہ برین یہہ بات یاد رکہنی چاہیے کہ ملزم سے ہر بات کی پوچہہ کر ذریعہ سے کہ آیا اوسکو اوس شہادت کی نسبت جو گواہان استغاثہ نے اوسکے برخلاف دی ہے کچہ عذر ہے تعلقات مابین فریقین و دیگر معاملات اسیطرح کی نسبت اکثر ضروری امرات معلوم ہوسکتی ہین -

اہلمد کا تحریر کرنا شہادت کو صاحب مجسٹریٹ یا جج

۱۱ - بعض عدالتون مین خصوصاً تحصیلداران اور پلیس کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرونکی عدالتون مین یہہ دستور مروج ہے کہ اہلمد اظہارات گواہان

ہنوجو بذریعہ حکم حسب منشاء دفعہ ۲۰۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقرر ہو تو لازم ہے کہ جملہ مقدمات قابل اپیل میں بیان مزبور کا ضلع مذکور کی یا حصہ ہو جن میں صاحب سشن جج یا مجسٹریٹ اپنی کارروائیاں عموماً انگریزی میں تحریر کرے تو زبان انگریزی میں ترجمہ کیا جاوے اور لازم ہے کہ ترجمہ مزبور کی بدستخط مترجم و نیز بدستخط اوس صاحب جج یا مجسٹریٹ کے جسکے سامنے بیان کیا جاوے تصدیق کیجاوے۔

بیان کسطرح تحریر کیا جانا چاہیے۔

سوئم بیان مزبور پورا پورا اور صحت کے ساتھ لکھا جاویگا اور اگر صاحب مجسٹریٹ بیان مذکور اپنے قلم سے نہ لکھے تو صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ جیسے اظہار ہوتا جاوے عدالت کی زبان میں یا انگریزی زبان میں اپنے قلم سے اوسکی ایک یادداشت لکھتا جاوے اور اوس یادداشت پر اپنے دستخط ثبت کرے۔

سوالات جو شخص ملزم سے کیے جاوین۔

چہارم۔ صاحب مجسٹریٹ کو شخص ملزم سے استفسار صرف اوس درجہ تک کرنا چاہیے جہانتک کہ صاحب مجسٹریٹ کو اسبات کے سمجھنے کے قابل کرنیکے لیے ضروری ہو کہ شخص ملزم کی مراد کیا ہے۔ ہر ایک سوال جو کیا جاوے پورا پورا معہ اوسکے جواب کے تحریر میں لایا جانا چاہیے

بیان شخص ملزم کو پڑھکر سنایا جاویگا اور کوئی توضیح یا ایزادی جو اوسکے بعد کیجاوے گی

پنجم جب شخص ملزم اپنا بیان ختم کر چکے تو اوسکے بیان قلمبند شدہ کو یا تو صاحب مجسٹریٹ آپ ملزم مذکور کو پڑھکر سنادے یا اوسی معائنہ کرا دے صاحب مجسٹریٹ کے روبرو بیان مذکور ملزم مذکور کو سنایا یا معائنہ کرایا جاویگا شخص ملزم اگر اوس بیان کی کوئی توضیح کرے یا اوسمیں کچھ ایزادی کرے تو وہ حسب طریقہ معینہ بالا قلمبند کر لی جاوے

ملزم سے اوسکے العبد کرائے جاوین

ششم۔ صاحب مجسٹریٹ شخص ملزم سے اوسکے العبد یا نشانی ثبت کرنیکو کہیگا اگر شخص ملزم اپنی العبد یا نشانی کرنے سے انکار کرے تو صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ اس امر کو اور اوسکی وجوہات کو بصورتیکہ ملزم نے ایسا انکار کرنیکی واسطے کوئی وجوہات پیش کی ہون تحریر کریگا۔

صاحب مجسٹریٹ کی تصدیق

ہفتم یہ صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ اپنے قلم سے تصدیق اسبات کی کرے کہ بیان شخص ملزم اوسکی مواجہہ اور اوسکی سماعت میں کیا گیا اور تحریر مذکور میں بیان شخص ملزم پورا پورا اور صحیح صحیح درج ہے۔

صاحب مجسٹریٹ کوئی احوال تحریر کرسکتا ہے

ہشتم۔ صاحب مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا کہ کوئی اور حالات جو شخص ملزم کے بیان کرنے یا قلمبند کیے جانے کے متعلق ہون اونکو تحریر کرے۔ کوئی ایسی تحریر جو مجسٹریٹ کرے اگر تصدیق مذکور میں شامل نہو تو اوسپر صاحب مجسٹریٹ کو علیحدہ دستخط کرنے لازم ہیں۔

درصورتیکہ اقبال جو زیر دفعہ ۱۶۴ قلمبند ہون دیگر امور ضابطہ کی تعمیل کیجانی چاہیے

نہم۔ درصورتیکہ بیان جو عنقریب قلمبند ہونیوالا ہے اقبال زیر دفعہ ۱۶۴ ہو تو دیگر امور ضابطہ مندرجہ ذیل کی تعمیل کیجانی چاہیے۔

(الف) قبل از قلمبند کرنے اقبال کے صاحب مجسٹریٹ پر لازم ہوگا کہ اوس نمونہ میں جسمیں وہ عموماً اپنے فیصلجات لکھتا ہے ایک مختصر یادداشت اوس تحقیقات کی لکھدے جو اوسنے بغرض دریافت اس امر کی ہو اور جسکی کرنیکا وہ بذریعہ قانون پابند ہے کہ شخص ملزم اقبال کرنے میں اپنی مرضی [illegible]

(ب) تصدیق بحوالہ قاعدہ ہفتم میں صاحب مجسٹریٹ پر لازم ہوگا کہ یادداشت معینہ دفعہ ۱۶۴ جسپر اوسکے دستخط بقید عہدہ کے ہونگے [illegible]

(ج) یہ سل اوس صاحب مجسٹریٹ کے پاس بھیجا جاوے گی جو مقدمہ کی تحقیقات یا تجویز کر رہا ہو۔

(د) ہر ایک مقدمہ میں جسمیں تحریر اقبال کسی شخص ملزم کی جو زیر دفعہ ۱۶۴ قلمبند کیا گیا ہو اوس صاحب مجسٹریٹ کے پاس پہنچے جو مقدمہ میں تحقیقات یا تجویز کر رہا ہو تو صاحب مجسٹریٹ پر لازم ہوگا کہ شخص ملزم سے استفسار کرے کہ آیا یہ بیان جو معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے مواجہہ اوس مجسٹریٹ کے کیا تھا

نسبت اس سے تحریر اقبال حاصل ہوئی ہو اور دستخط کیا جانا ہے نہیں۔ بیان مذکور شخص ملزم کو سنایا یا دکھایا جاویگا یا پڑھکر سنایا جاویگا اور اس امر کا تصدیق نامہ
مجسٹریٹ درج کریگا اور شخص ملزم کو جواب دینے سوالات کا پورا موقع دیا جاویگا۔

۲۔ اقبالات جو زیر دفعہ ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کئے جاوین ان کی تحریر کیلئے ایک نمونہ معین کیا گیا ہے اور یہی نمونہ ہمیشہ کام میں لایا جانا چاہئے۔ ملاحظہ احکام دفعہ ۵۰۔ ایک اشتہار سے وہ جاری نہ ہوا معلوم ہوگا جو لیجہ کی کارروائیونمین ظن کی شکل میں حاصل ہوگا لیکن جس بات کی طرف نظر میں ضرورت کہ جیسے نہ ہو یہی ہے کہ صاحبان مجسٹریٹ ان ہدایات پر عمل کرنے میں محتاط رہیں جو از روئے قانون مقرر ہیں اور جنکی تفہیم ہدایات مندرجہ صدر سے کی گئی ہے۔

ہدایات ذیل کا جو بیانات اشخاص ملزم سے حسب احکام دفعہ ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری قلمبند کئے جاوین متعلق ہیں خواہ بیانات مذکورہ مجسٹریٹ تحریر کنندہ کی رائے میں اقبالات کے حد کو پہنچتے ہوں یا نہ پہنچتے ہوں۔

(۱) یادداشت تحقیقات کے ذیل میں وہ تحقیقات تحریر کیجانی چاہئے جو صاحب مجسٹریٹ نے اس اقبال کی جو ہونیوالا ہو برضا و رغبت کئے جانے کی نسبت کی ہو۔ تصدیق جو نمونہ کے تحت میں درج ہے عدالت بالادست کیلئے ایک کارہ ضابطہ کی تصدیق ہو جاتی ہے بجز اسصورت کے کہ تحریر کنندہ اقبال نے ظاہر کر دیا ہو کہ اوسنے کن تدابیر سے اس امر میں اپنا اطمینان کیا کہ اقبال برضا و رغبت کیا گیا ہے۔

(۲) یادداشت تحقیقات تحریر کرنیکے بعد صاحب مجسٹریٹ کو بیان ملزم اوس تختہ پر قلمبند کرنا شروع کرنا چاہئے جسکا عنوان بیان ملزم ہے اور اوس پر صاحب موصوف کو ملزم کی نشانی یا دستخط کرانی چاہئے اور اوسکے بعد اور نیز تصدیق لکھائی مطبوعہ پر خود دستخط کرنی چاہئیں۔ صاحب مجسٹریٹ کو یاد رکھنا چاہئے کہ بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری (دفعہ ۳۶۴ و ۳۴۲) بیان ملزم بشکل سوال و جواب قلمبند کیا جانا چاہئے اور ہر ایک سوال جو پوچھا جاوے قلمبند ہونا چاہئے۔

(۳) جبکہ شخص ملزم کا بیان ازحد طویل نہ ہو کہ کل جگہ جو نمونہ میں اوسکے واسطے رکھی گئی ہے بھر جائے تو صاحب مجسٹریٹ کو چاہئے کہ اوس جگہ میں جو کام میں نہ آئی ہو ایک لکیر ایک سرے سے دوسرے کونے تک آر پار اپنی قلم سے اوس خاص مقام کا نشان دینے کیواسطے کھینچ دیویں جہاں بیان ختم ہو۔

(۴) اون ترجمین جن میں صاحب مجسٹریٹ اوس بیان کا جو ملزم اپنی زبان میں کرے ترجمہ زبان انگریزی قلمبند کریں تو ملزم کی نشانی یا دستخط اوس بیان پر کرائی جانی چاہئیں جو ملزم کی زبان میں لکھا جائے نہ مثنی بزبان انگریزی پر۔

۳۔ اوس صاحب مجسٹریٹ سے جو تعمیل کسی ہدایت منجملہ ہدایات مندرجہ صدر میں قاصر رہے پورا پورا جواب طلب کیا جاویگا بجز اوسصورت کے کہ عدالت نے ایسا خیال کیا ہو کہ عدم تعمیل کو خفیف اپنے نتائج میں اور خاص مقدمہ میں ایسی خفیف ہو کہ حاجت جواب طلب کرنیکی نہو۔

سرکلر نمبر ۵۸۔ عمر اشخاص ملزم و مستغیثان و گواہان کی نسبت احتیاط عمل کرنی چاہئے جبکہ عمر امر اہم ہو

مقدمات فوجداری میں جنمیں عمر شخص ملزم یا مستغیث یا گواہ اکثر تنازعہ فیہ کیواسطے اہم ہو یا احتمال ہو کہ اوس پر حکم سزا کا بنا ہو گی تو عدالت

کو چاہیے کہ احتیاط سے نسبت عمر غالب ہر شخص ملزم یا مستغیث یا گواہ تجویز تحریر کرے اور اس امر کی نسبت جو خلاف شہادت میں ہو اوس کی
طرف حوالہ دیکر اپنی رائے تحریر کرے۔ حالات مشتبہ میں افسر طبی کی رائے لینی چاہیے۔

۲ شخص ملزم کی عمر غالب کا حال احتیاط سے تحریر کیا جا خصوصاً مقدمات قتل عمد میں جنمیں شخص ملزم نوجوان ہو یا بہت رسیدہ ہو ضروری ہے۔

بعض خصوصیات میں عمر بالخصوص ضروری ہے

سرکلر نمبر ۵۹ - تعمیل

(الف) وارنٹ ہائے برائے تعمیل

لازم ہے کہ وارنٹ ہائے سپردگی جو صاحبان مجسٹریٹ اہل یورپ جاری کریں اوکی خانہ پری عموماً زبان انگریزی میں ہونی چاہیے اور ان
صورتہائے میں جنمیں چھ ماہ سے زیادہ قید تجویز کی گئی ہو ضرور ہے کہ اوکی خانہ پری زبان انگریزی میں کیجاوے۔ مگر مقدمات لین لوجہ مذکور
کبھی توقف نہیں ہونا چاہیے کیونکہ مطبوعہ نمونہ جات میں بہت ہی کم مضمون ایسا رہتا ہے جسکی خانہ پری تحریر سے کرنی ہوتی ہے۔
صاحبان سپرنٹنڈنٹ جیلخانجات کے نام ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ اون مقدمات میں جنمیں کسی صاحب مجسٹریٹ اہل یورپ نے چھ ماہ سے زیادہ
قید تجویز کی ہو اور وارنٹ کی خانہ پری بزبان انگریزی نہ کی ہو جدید وارنٹ حسب ضابطہ طلب ہونا چاہیے اور بجائے اوس وارنٹ کے جو ابتدا
میں مرسل کیا گیا ہو قایم کیا جانا چاہیے۔

صاحبان مجسٹریٹ اہل یورپ کے وارنٹ ہائے سپردگی زبان انگریزی میں تحریر ہونی چاہئیں

۲۔ لازم ہے کہ وارنٹ ہائے جو دیسی صاحبان مجسٹریٹ جاری کریں بالضرور زبان اردو میں ہوں۔ ان ہدایات سے مدعا یہ ہے کہ افسر
جو وارنٹ پر دستخط کرے اوسکے مضمون کا ذمہ دار رہے۔ اور حتی الامکان کل وارنٹ ہائے ایک سے ہوں۔

دیسی صاحبان مجسٹریٹ کے وارنٹ ہائے سپردگی زبان اردو میں تحریر ہونی چاہئیں

۳۔ بعض صاحبان مجسٹریٹ وارنٹ ہائے پر اپنے قلم سے جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں حکم ہے دستخط کرنیکی بجائے اپنے دستخط بذریعہ مہر کے
ثبت کرتے ہیں۔ دستور مذکور علاوہ ناجائز ہونیکے دیگر وجوہات پر قابل اعتراض ہے اور اوسکی سخت ممانعت کیجاتی ہے۔ کوئی افسر مہتمم جیلخانہ
بذریعہ ایسے وارنٹ کے جسپر بطور مذکور دستخط ثبت ہوں کسی قیدی کے لینے یا مقید رکھنے میں وجوب پذیر نہوگا۔

وارنٹ ہائے پر بذریعہ مہر دستخط نہیں کرنی چاہئیں۔

۴۔ وارنٹ سپردگی بنمونہ مناسب ضمیمہ پنجم مجموعہ ضابطہ فوجداری ہونا چاہیے اور اوسپر صاحب مجسٹریٹ کے پورے دستخط ہونے چاہئیں
(نہ نام کے حروف ابتدائی) اور اوسپر عدالت کی مہر ثبت ہونی چاہیے۔

وارنٹ پر پورے دستخط ہونے چاہئیں اور مہر ثبت کیجانی چاہیے

۵۔ اون اشخاص کی صورت میں جنپر صاحبان مجسٹریٹ اضلاع نے جنکو اختیارات حسب دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری حاصل ہوں اور جنکی احکام
سزا بغرض منظوری صاحبان سشن جج کی خدمت میں مرسل ہوتی ہوں تین سال سے زیادہ قید کے احکام سزا صادر کئے ہوں وارنٹ ہائے پر
صاحب سشن جج کے حکم کی تاریخ تحریر ہونی چاہیے جسکی رو سے حکم سزا بحال ہے یا ترمیم ہے۔ اور تا وصول حکم اخیر صاحب سشن جج کے اشخاص ملزم کے
ساتھ کل صورتوں میں بطور ملزمان زیر تجویز عمل ہونا چاہیے۔ اس سبب سے امر نہایت ضروری ہو جاتا ہے کہ مقدمات مذکور میں مسلہائے صاحب مجسٹریٹ حتی المقدور
بلا توقف ارسال ہونی چاہئیں اور صاحب سشن جج کو حتی المقدور بلا توقف فیصل کرنی چاہئیں۔

وارنٹ کی تاریخ اوس صورت میں جب صاحب مجسٹریٹ ضلع اختیارات مزید کا استعمال کرتے ہوں اور اونکی حکم سزا کے منظوری طلب ہو۔

۶۔ لازم ہے کہ وارنٹ ہائے رہائی یا معافی احکام سزا اون ملزمان کے جو جیلخانہ میں مقید ہوں اور اطلاعنامجات ادائیگی جرمانہ جو حکام جیلخانہ کی

وارنٹ ہائے رہائی یا معافی حکم سزا و اطلاعنامجات

ادا کی جرمانہ

پاس بھیجے جاوین ہمیشہ افسر صادر کنندہ حکم مذکور کی زبان مین تحریر ہونی چاہئین۔ اور اونپر افسر مذکور کو اپنے دستخط پورے پورے کرنے چاہئین۔ اور اپنی عدالت کی مہر لگانی چاہیے۔

(ب) تعمیل احکام عدالتہائے اپیل فوجداری و عدالتہائے نگرانی

نسبت طریق تعمیل اون احکام کے جو عدالتہائے فوجداری کی پیشگاہ سے اپیل یا نگرانی مین صادر ہون قواعد مندرجہ ذیل منضبط کئے گئے ہین۔

احکام مصدرہ چیف کورٹ

۱ - چیف کورٹ اپنے فیصلہ سے اوس عدالت کو مطلع کریگی جسکے فیصلہ کی ناراضی سے درخواست اپیل یا درخواست نگرانی پیش کی گئی ہو۔

الا شرط یہ ہے کہ اگر فیصلہ مذکور کسی عدالت ماتحت صاحب مجسٹریٹ ضلع کا ہو تو اوس صورت مین فیصلہ چیف کورٹ سے صاحب مجسٹریٹ ضلع کو مطلع کیا جاویگا۔

فرائض عدالت جسکو فیصلہ سے مطلع کیا جاوے

۲ - جس عدالت کو فیصلہ سے مطلع کیا جاوے اوسپر لازم ہوگا کہ بحالت نامنظوری اپیل یا بحالی حکم سزا اپیلانٹ کو مطلع کرادے اور بحالت تبدیلی یا منسوخی یا ایزادی حکم سزا ایک وارنٹ اوسکے مطابق اوس ضلع کے سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کے نام جاری کرے جسمین تجویز ظہور مین آئی ہو۔ یا اگر ابتدائی حکم سزا صرف جرمانہ کا ہو تو وارنٹ مذکور اوس شخص کے نام تحریر کیا جاویگا جسکے نام ابتدائی وارنٹ تحریر ہوا ہو۔

احکام مصدرہ عدالتہائے سشن بسبب اپیل

۳ - عدالت سشن جن مقدمون مین اپنے حکم سے جو اپیل پر صادر ہوا ہو قیدی کی فوراً رہا کئے جانیکا حکم دیا جاوے وارنٹ رہائی براہ راست اوس جیلخانہ کے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نام جاری کریگی جسمین قیدی مقید ہو۔ اس مطلب کیلئے نمونہ فوجداری نمبر ۹ استعمال مین لایا جانا چاہیے وارنٹ مذکور کی تعمیل کرنیکے بعد صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ اوسکو معہ ابتدائی وارنٹ کے جسکی حسب ضابطہ خانہ پری کیجاویگی اوس ضلع کے صاحب مجسٹریٹ کے پاس مثل ارسال کریگا جسمین تجویز ہوئی ہو۔ اگر کسی مقدمہ مین وارنٹ ہائے مذکور صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کے پاس سے اوسوقت تک نہ پہنچین کہ اصل مقدمہ عدالت سشن سے واپس آجاوین تو صاحب مجسٹریٹ ضلع کا یہ فرض ہوگا کہ اس امر کی نسبت فوراً تحقیقات شروع کرے کہ آیا قیدی رہا ہوگیا ہے یا نہین اور اگر ضروری ہو تو خاص اپنا وارنٹ قیدی کی رہائی کیلئے جاری کرے۔

جملہ مقدمون مین عدالت سشن اپنے فیصلہ سے جو اپیل مین صادر ہوا اوس ضلع کے صاحب مجسٹریٹ کو مطلع کریگی جسمین تجویز ہوئی ہو اور صاحب مجسٹریٹ مذکور کا ذمہ ہوگا کہ اطلاع یا وارنٹ جیسی کہ صورت ہو حسب طریقہ متذکرہ فقرہ ۲ جاری کرے۔

حکم مصدرہ صاحب مجسٹریٹ ضلع

۴ - صاحب مجسٹریٹ ضلع بہ تعمیل کل احکام کے جو اونکی اپنی عدالت سے بسبب اپیل صادر ہون اطلاع یا وارنٹ حسب طریقہ معینہ فقرہ ۲ خود جاری کرینگے۔

جو قیدیان جنکے اپیل کی میعاد منقضی نہ ہو منتقل نہ کئے جاوین۔

۵ - صاحب مجسٹریٹ ضلع سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ سے خط وکتابت کرکے ایسا بندوبست کرین کہ کوئی قیدی اوس جیلخانہ سے جسمین قیدی بموجب حکم عدالت جسنے اوسکی نسبت قید کا حکم صادر کیا مقید ہوا اوسوقت تک منتقل نہ کیا جاوے جبتک کہ میعاد اپیل منقضی نہ ہوجاوے۔ یا اگر اوس اثنا مین اپیل زیر تجویز ہو تو جبتک کہ فیصلہ عدالت اپیل معلوم نہو جاوے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو قیدی گوڑگانوہ۔ ہوشیارپور۔ مظفرگڈھ۔ ہزارہ۔ کوہاٹ و بنون کے جیلخانون مین رکھے گئے ہون وہ علی الترتیب دہلی جالندھر۔ ملتان۔ راولپنڈی و ڈیرہ اسمعیل خان کے جیلخانون مین حسب اقتضائے رائے حکام جیل منتقل کئے جاسکتے ہین الا کوئی قیدی جو بطور پر منتقل

کیا جاوے اور جیلخانہ سے جسمین وہ منتقل کیا گیا ہو تا انقضائے میعاد اپیل یا اگر اپیل دائر ہو چکا ہو تو تا وقتیکہ فیصلہ عدالت اپیل معلوم ہو جائے لیجایا
نہ جاویگا اور جو اطلاعنامجات کوئی عدالت قیدی مذکور کی طلبیابی کے لئے جاری کرے وہ بلا توقف اوس جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس جسمین
قیدی مقید ہو بدین ہدایت ارسال کئے جاوینگے کہ بعد طلبیابی کے وہ براہ راست اوس عدالت کو واپس کئے جاوین جسنے اونکو جاری کیا ہو۔

کارروائی بصورت انتقال قیدی جاری

۴۔ اگر کسی جیسے قاعدہ مندرجہ بالا مین استثنا کیا گیا ہو اور قیدی کا انتقال قبل معلوم ہونے حکم عدالت اپیل کے ہو گیا ہو تو جس جیلخانہ مین قیدی کی قید
ہونیکا حکم ابتدائے ہوا تھا اوسکے سپرنٹنڈنٹ کا ذمہ ہوگا کہ اطلاع یا وارنٹ حکم عدالت اپیل اوس جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ کو بھیجدے جسمین قیدی منتقل کیا گیا
اور عہدہ دار موخر الذکر بعد تعمیل حکم مذکور رپورٹ تعمیل اوس عدالت کو کریگا جسنے اطلاع یا وارنٹ مذکور جاری کیا ہو۔

سرکلر نمبر ۱۰۔ حبس بعبور دریائے شور

حالات جنمین احکام سزائے حبس بعبور دریائے شور صادر کئے جا سکتے ہین۔

بحوالہ دفعہ ۵۹ مجموعہ تعزیرات ہند جسکی رو سے عدالتونکو اختیار ہے کہ سزائے حبس بعبور دریائے شور بجائے سزائے قید ایسے مقدمات مین تجویز
کرین جنمین مجرمان قابل سزائے قید تا میعاد ہفت سال یا اوس سے زیادہ کے ہون صاحبان سشن جج و صاحبان مجسٹریٹ اضلاع با اختیار مزید کو
اطلاع دیجاتی ہے کہ دفعہ ۵۹ مجموعہ تعزیرات ہند پر عملدرآمد کرنیکے واسطے ضرور ہے کہ جو سزا ایک واحد جرم کی بابت تجویز ہو وہ ہفت سال یا اوس سے
زیادہ ہونی چاہئے ہفت سال کم کر دو احکام سزا کو ملانے اور پھر مدت قید اجمالی کو مدت حبس بعبور دریائے شور مین تبدیل کرنے سے حاصل نہین ہو سکتی
درست طریقہ کارروائی یہ ہے کہ مجرم کی نسبت حبس بعبور دریائے شور کا حکم صادر کیا جاوے اور اوسی وقت حکم مذکور مین تحریر کیا جاوے کہ بموجب دفعہ ۵۹
مجموعہ تعزیرات ہند سزائے حبس بعبور دریائے شور بجائے قید محض یا سخت جیسا موقع ہو تجویز کی جاتی ہے۔

قواعد دربارہ عبور دریائے شور قیدیان میعادی

۲۔ جو پابندی رزولیوشن گورنمنٹ ہند نمبر ۳۰۳ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۸۷۱ء سے قیدیان میعادی کی حبس بعبور دریائے شور کی نسبت لگائی گئی
تھی جسکی رو سے عدالتونکو اس امر کی ہدایت کی گئی تھی کہ جو اختیار اونکو از روئے دفعہ ۵۹ مجموعہ تعزیرات ہند در باب اس امر کے بجائے قید حبس بعبور دریائے شور قائم
کیا جائے حاصل ہے اوسکی استعمال سے باز رہین پابندی مذکور کو گورنمنٹ ہند نے بعد ازان سوائے نسبت عورات کے اوٹھا لیا ہے اشتہارات و احکامات جو
اسباب مین ہین بغرض سہولیت حوالہ ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔

انتخاب کارروائی گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم ڈپارٹمنٹ (پورٹ بلیر) نمبر ۳۰ مقام فورٹ ولیم مورخہ ۷ نومبر ۱۸۸۲ء۔ کاغذات مندرجہ ذیل ملاحظہ مین آئے
سرکلر ہوم ڈپارٹمنٹ نمبر ۱۰-۱۱۹۱ مورخہ ۴ مئی ۱۸۸۲ء جسکی رو سے توجہ اس امر کی نسبت لائی گئی کہ قیدیونکو واسطے جزیرہ پورٹ بلیر مین جگہ بافراط
موجود ہے اور یہ بھی مصلحت بتائی گئی کہ عدالتہائے سشن کو جو اختیارات حسب دفعہ ۵۹ مجموعہ تعزیرات ہند اس باب مین حاصل ہین کہ جو احکام سزا بعبور
دریائے شور سات سال سے کم نہون وہ بجائے احکام سزائے قید کے قائم کیجاوین اون اختیارات کو زیادہ تر وسعت سے کام مین لاوین سرکلر ہوم ڈپارٹمنٹ نمبر
۶-۲۰۸۵ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۸۲ء بہ ہدایت اس امر کی کہ جو قیدیان مرد دس برس یا زیادہ سال یا زیادہ اوس سے ہون صرف اونہین کی نسبت حکم عبور دریائے
شور کی عملدرآمد ہو سکتی ہے۔
رزولیوشن ہوم ڈپارٹمنٹ نمبر ۳۰۳-۲ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۸۷۱ء و حکم محولہ رزولیوشن مذکور جسکی رو سے یہ قرار پایا کہ صرف جنس اونہی قیدیونکو بعبور دریائے شور [illegible]
رزولیوشن ہوم ڈپارٹمنٹ مورخہ ۹ مئی ۱۸۸۲ء بہ نسبت روانگی آنریبل سر ایچ [illegible] صاحب بہادر کی سی۔ پی بغرض ملاحظہ آبادی قیدیان واقع جزیرہ انڈمان
رپورٹ ذیل آنریبل [illegible] صاحب بہادر کی سی۔ پی مورخہ ۱۳ جون ۱۸۸۲ء

۶- پہلی بات گورنمنٹ انڈیا اور انڈمنسٹریشن انڈمان سے درخواست کیجاتی ہے کہ حکام جزائر مذکور ریزولیوشن کے مدعا سے آگاہ کریں اور رپورٹ کریں کہ کسقدر قیدیان قسم مطلوبہ ہر ایک احاطہ سے بہیجے جا سکتے ہیں۔ جو اشخاص منتخب کئے جاویں ضرور ہے کہ اونکی میعاد کم از کم سات سال کی ہو۔ چونکہ موسم جلاوطنی کا ایک مہینا منقضی ہو چکا ہے اسلئے یہ اطلاع جسقدر جلد ممکن ہو بہم پہونچائی جانی چاہئے۔

۷- آئندہ جب کبھی ممکن ہو میعادی قیدی جنکی سزا دس سال سے کم نہو پورٹ بلیر میں بحساب ایک قیدی بمقابلہ ہر تین قیدیان حبس دوام کے بہیجے جاویں

فقرہ ۷ کی تعمیل کی نسبت انکا جواب مسٹر جی بی ہیول صاحب بہادر قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ بنام صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر نمبر [illegible] مقام [illegible] مورخہ [illegible]

فقرہ ۲- ہم اسبات پر بہی متوجہ کرتے ہیں کہ جو حکم فقرہ ۳ رزولیوشن محولہ میں درج ہے اوس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ ہمیشہ کیلئے ڈاکوؤں کی جب کبہی اونکو سزائے عبور دریائے شور کم از میعاد چہ سال صادر ہو عبور دریائے شور بہیجنے میں قطعی ممانعت ہے۔ حکم مذکور کا منشا یہ تہا کہ ہندوستان سے کیلئے یہ تہی کہ میعادی کو انتخاب کرنے میں جب میعاد عبور دریائے شور سال کی قید ختم ہو جاویگی تو پورا کرنے کیلئے اور بہت قیدیان ہونگے جنمیں انتخاب کیا جا سکے۔ پس آئندہ پورٹ بلیر میں بہیجنے کیلئے ڈاکو ایسا ہی قبل انتخاب ہے جیسا کہ کوئی اور مجرم جو حقیقت بلحاظ شرائط موجودہ بنسبت عمر وصحت بدنی و دیگر شرائط اگر ڈاکو ہمیشہ عبور دریائے شور سے خارج کئے جاویں تو یہ مشکل ہوگی کہ جزائر انڈمان ایسے مفید مقام ادادی انتظام تعزیری ملک ہند کے رہینگی جیسا اونکو ہونا چاہئے۔

انتخاب کارروائی گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ (پورٹ بلیر) نمبر ۱۲۳-۹ مورخہ ۳ جولائی ۱۸۸۶ء مقام شملہ ---- کہ رسالہ میں آئی -

رزولیوشن ہوم ڈپارٹمنٹ نمبر ۲-۲ مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۶۸ء دربارہ اسکے کہ صرف عمر قیدیان جزائر انڈمان میں بہیجی جاویں -

رزولیوشن ہوم ڈپارٹمنٹ نمبر ۱۔۴۴ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۸۷۱ء جسکے رو سے میعادی قیدیوں کو جزائر انڈمان میں ارسال کرنیکی اجازت دیگئی -

رزولیوشن - مندرجہ بالا رزولیوشن مورخہ ۱۷ نومبر مذکورہ بالا میں وہ وجوہات درج تہین جن سے گورنمنٹ ہند کو بموجب احکام ۱۸۶۸ء کے منسوخ کرنیکی ہوئی تہی جو میعادی قیدیوں کو بہ عبور دریائے شور بہیجنے کے باب میں تہی اور اوس رزولیوشن میں عام ہدایات بنسبت اوس طریق کے درج تہین جسمین تبدیلی انتظام کی ہونی چاہئے۔ نیز اوس رزولیوشن میں یہہ قرار دیا گیا تہا کہ اگر ممکن ہو کہ جزائر مذکور کی ضروریات ڈاکوؤں اور عادی سارقوں کی بغیر پوری ہو سکیں تو اس قسم کے لوگونکو نہ بہیجنا بہتر ہوگا۔ اوسمین یہہ بہی لکہا تہا کہ جن قیدیونکی میعاد قید سات سال سے کم ہو یا جنکا اصل حکم سزا دس سال سے کم ہو وہ جزائر مذکور میں نہ بہیجے جاویں اور یہہ کہ جب کبہی ممکن ہو مناسب ہے کہ ایک مرتبہ کی روانگی میں ایک میعادی قیدی کے مقابلہ میں تین عمر قید ہونگے۔ لیکن اوس نسبت کا جو کچہہ فیصلہ جو جزائر مذکور میں میعادی قیدیوں اور عمر قیدیوں کی درمیان ہو بعد میں کئے جانیکے لئے چہوڑ دیا گیا تہا۔ اس امر کی نسبت جنرل سٹوارٹ صاحب کی رائے یہہ تہی کہ تعداد میعادی قیدیوں کی اسقدر ہو کہ اونکا بوجہ معلوم کرانیکے لئے کافی ہو اور اس امر کی عمل میں لانیکے لئے اونکا خیال تہا کہ کم سے کم دو ثلث دوامی قیدیونکو اور ایک ثلث میعادی قیدیونکی ہونی چاہئیں

۲- اسکے ساتہہ گورنمنٹ ہند کو یہہ اطلاع دیگئی ہے کہ نو آبادی جزائر مذکور میں فی الفور گنجائش دہ سو میعادی قیدیونکی ہے اور چونکہ میعادی حبس بعبور دریائے شور چند سال سے موقوف ہو گیا تہا امید یہہ کی گئی تہی کہ جنرل سٹوارٹ صاحب کی تجویز کی تعمیل میں کچہہ دقت نہ ہوگی خیال یہہ کیا گیا تہا کہ جیلخانہ جات احاطہ ہائے مختلف میں میعادی قیدی اسقدر کافی جمع ہو جاوینگے کہ ایک کافی تعداد ایسے میعادی قیدیونکی منتخب کیجاوے جنکی قابلیت نو آبادی میں منتقل کئے جانیکے لئے اونہیں بالخصوص لائق کرے۔ چنانچہ خیال کیا گیا تہا کہ دیگر قیدیونمیں سے بہرتی کرنا جو زیادہ تکلیف دہ فرقونمیں سے ہوں غیر ضروری ہوگا۔ مگر یہہ امیدیں پوری نہیں ہوئیں معلوم ہوا ہے کہ از روئے مقابلہ صرف چند ہی میعادی قیدی عبور دریائے شور کئے جا سکتے ہیں کیونکہ عدالتہائے سشن بطور قاعدہ کلیہ عمر بہر کے سوا عبور دریائے شور کے احکام سزا صادر کرنی سے باز رہے ہیں معلوم ہوا کہ ۱۷ نومبر گذشتہ سے در اصل کل صرف ۱۰۵ قیدی بہ عبور دریائے شور بہیجے گئے ہیں -

۳- پس یہہ ظاہر ہے کہ تناسب مطلوبہ میں میعادی و عمر قیدیان مقیم نو آبادی بالفعل بالکل حاصل نہیں ہو سکتا۔ قبل تبدیل انتظام کے تناسب اس قسم کے قیدیان کا بمقابلہ کل قیدیان کی دسواں حصہ تہا کیونکہ نو آبادی میں جملہ اقسام کے قیدی ۶۶۹ تہے جنمیں سے ۷۳۲ میعادی قیدی تہے اور باقی تعداد میں سے سال کے رہا شدہ اشخاص منہا کئے جانی چاہئیں۔ پس ظاہر ہے کہ تناسب مطلوبہ حاصل کرنیکے لئے ابہی بہت سی تعداد درکار ہے اور مزید نو آبادی کی پوری نہیں کیجا سکتی اگر شرائط متذکرہ فقرہ ۱ قائم رکہے جاویں علاوہ ازیں جنرل سٹوارٹ صاحب نے اسکے بعد ڈاکو اور عادی مجرمان کے عبور دریائے شور کئے جانے پر زور ڈالا ہے بہ ترجیح اسکے کہ ضروری تعداد قیدیان کی بہم رسانی کو روکا جاوے -

۴- گورنمنٹ ہند کی خدمت میں یہہ بہی گذارش کی گئی ہے کہ احکام سزائے عبور دریائے شور پر اگر کسیطرح کی روک رکہینگے تو احکام سزائے جو دیل میں ایک اصول غیر تقسیم کا پیدا ہوگا۔ ممکن ہے کہ ایک جج ایکہی قسم سزا میعادی عبور دریائے شور کا جرم مرتکبہ کیلئے ایک مناسب ترین سزا سمجہکر صادر

سزے لیکن جبتک کہ تعمیل اس حکم سزا کی رات جو دفتیس کی لحاظ پر مشروط ہو بلکہ پورٹ بلیر مین میعادی قیدیان کے مطالبہ پر مشروط ہو تو صاحب
جج مذکور کو یہ معلوم ہوگا کہ اوس حکم سزا کو جو در اصل صادر کیا گیا ہے کیا تاثیر بخشی جاویگی یا اوسکے بدلہ کوئی اور سزا قائم کیجاویگی۔ پس ممکن ہے کہ جج
مذکور ایسے حکم سزا کی صادر کرنے مین جسکا غیر ملحوظ رہنا ممکنات سے ہو تامل کرے۔

۵۔ ان کل حالات پر غور کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے یہہ قرار دیا ہے کہ آیندہ چند موسمون تک و نیز اوسکے بعد سلسلہ وار میعادی قیدیونکا عمر قیدی کے ساتھ پورا
ہو جائے جسقدر ممکن ہو وہ میعادی قیدی جنکی میعاد سات سال سے کم ہو عبور دریائے شور کرکے جزائر پورٹ بلیر مین بھیجے جاوین مگر اسمین قید حق
بدنی قابلیت کی ہے جو احکام ہوم ڈپارٹمنٹ نمبر ۱۳۲۴-۱۳۷۰۰-۲۲ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۶۳ء اور احکام نمبرہ ۷۶-۱۶۹ مورخہ ۹ اپریل
۱۸۶۳ء مین مقرر کی گئی ہے۔ لیکن قیدیان قوم خاکروب شرائط متعلقہ قابلیت مشقت سخت سے مستثنی ہین اور اگرچہ اپنی قوم کے معمولی کام
پر کر سکین تو بھی کافی ہوگا۔ اور اس غرض سے کہ حد الامکان بسلسلہ آیندہ کے درمیان سطر میعادی قیدی عبور دریائے شور کے احکام صادر کرنے سے بخیال
اس کے نہ جاوین کہ ایسے احکام سزا کی تعمیل نہ ہوگی اگر کل گورنمنٹ ہائے سے درخواست کیجاتی ہے کہ ضروری تدابیر افسران جوڈیشل کو اس رزولیوشن کے
مضمون سے آگاہ کرنیکی کرین اور اونکی توجہ دفعہ ۵۹ مجموعہ تعزیرات ہند پر مبذول کرائین۔

۶۔ واضح رہے کہ یہہ احکام صرف قیدیان نرینہ سے متعلق ہین۔ عورتین بالکل جزائر انڈمان مین بجز اوس صورت کے نہ بھیجی جانی چاہئین کہ اونکی نسبت
حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور کا ہو۔

نقل چٹھی نمبری ۲۷۰ مقام شملہ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۶۳ء منجانب سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ بنام قائم مقام جناب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر۔
پورٹ بلیر۔ بجواب آپکی چٹھی نمبری ۲۰ مورخہ ۱۴ اگست گذشتہ کے مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ مین آپ سے نسبت اعتراضات دربارہ حبس بعبور دریائے
شور عورات میعادی قیدیان کے جزیرہ انڈمن مین اتفاق رائے ظاہر کرون۔

نقل چٹھی نمبری ۰ ۰ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۳ء منجانب میجر جنرل سی اے بارول صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ جزائر پورٹ بلیر و نکوبار۔
بنام اے پی ہاول صاحب بہادر قائمقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ

۱۔ مین آپکی چٹھی نمبری ۳۲۲ مورخہ ۱۴ جولائی جسمین رزولیوشن گورنمنٹ ہند مورخہ تاریخ صدر دربارہ حبس بعبور دریائے شور میعادی قیدیان موسوم
آیندہ منسلک تھا اور جسمین میری توجہ صرف فقرہ ۶ اخیر رزولیوشن مذکور دربارہ حبس بعبور دریائے شور عورات میعادی قیدیان کیطرف دلائی
گئی تھی اور میری رائے بالتصریح طلب کی گئی تھی ابلاغ خدمت کرتا ہون۔

۲۔ جرأت سے تحریر کرتا ہون کہ جو ہدایات جو بابت حبس بعبور دریائے شور مردان میعادی قیدیان کے دی گئی ہین کسیطرح سے متعلق بعورات نہین ہین
اور میری یہہ رائے ہے کہ عورات کی حالت مین میعادی حبس بعبور دریائے شور کسی طور پر مناسب نہین ہے نو آبادی مین مشقت اندرون قید خانہ
کے بالکل کم ہے اور عورات کو بیرونی کام پر مشغول کرنا ممکن نہین ہے مکان رہایش عورات بھی محدود ہے اور مردان میعادی قیدیان کو اجازت
شادی کرنے کی نہین ہے۔

۳۔ اندرین حالات ہمارے نزدیک عورات میعادی قیدیان کا پورٹ بلیر مین بھیجا منع کیا جانا چاہئے۔

نمبرہ ۱۵ مورخہ ۲۶ فروری ۱۸۶۴ء۔ از جانب اے پی ہاول صاحب بہادر قائمقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ
بنام صاحب قائمقام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بلحاظ فقرہ ۵ رزولیوشن ہوم ڈپارٹمنٹ نمبرہ ۱۲۲۰ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۶۳ء جسکے رو سے یہہ ہدایت ہے کہ تا احکام ثانی اور بشرط یہہ پابندی ہائے معینہ کے ایسے
میعادی جنکی نسبت عبور دریائے شور کا حکم ہوا اور جنکی میعاد قید سات سال سے کم نہ ہو وہ جزائر انڈمان کو جلاوطن کیے جاسکتے ہین راقم کو اس امر کی تحریر
کرنیکی ہدایت ہوئی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اس قاعدہ کی یہانتک ترمیم کرنیکا فیصلہ فرمایا ہے کہ آیندہ سے اون قیدیان کی آبادی تعزیری مذکور مین
جلاوطن کرنیکی اجازت ہوگی جنکی نسبت حکم سزائے بعبور دریائے شور سات سال کی ہو بشرطیکہ مذکورہ بمین عرصہ درمیانی اختتام ایک موسم جلاوطنی
کے اور آغاز دوسرے موسم کے واقع ہوا اور جبکہ بروقت سواری جہاز قیدیان مذکور کی اپنی مدت کی سزا مین سے کسیقدر کم از سات سال
بھگتنی باقی ہون۔

انتخاب کارروائی ہائے گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ (پورٹ بلیر) مقام شملہ مورخہ اگست ۱۸۶۴ء

کاغذات ذیل کو ملاحظہ سے گذرے۔ رزولیوشن ہوم ڈپارٹمنٹ نمبر ۳۲۲-۳۲۱ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۶۳ء جسمین یہہ حکم ہے کہ تا صدور احکام
ثانی و بشروط پابندی ہائے معینہ کے میعادی قیدیان جنکی نسبت حبس بعبور دریائے شور کا حکم صادر ہوا اور جنکی میعاد قید سات سال سے کم

تہ ہو جزیرہ انڈمان میں جلاوطن کئی جاسکتی ہیں سرکلر ہوم ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۰۲۳۰۵ - مورخہ ۲۶ فروری گذشتہ انکی بابت ہی قاعدہ مندرجہ بالا سطر جیسا نرم کیا گیا ہی کہ مجرمان جنکی نسبت سات سال قید بعبور دریائی شور کی حکم سزا صادر ہوں جزیرہ انڈمان میں جلاوطن ہو سکیں اگرچہ حکم سزا انکو بعرصہ درمیانی مابین ختتام ایک موسم جلاوطنی کی اور آغاز دوسری موسم کی واقع ہوا اور جبکہ بروقت سواری جہاز قیدیان مذکور کی انکی اپنی مدت ہائی سزا میں سی کسیقدر کم از سات سال بھگتنی باقی ہوں -

رزولیوشن - حال میں ایک سوال اس بارہ میں اوٹھایا گیا ہی کہ آیا قیدیان جنکی نسبت حبس سات سال بعبور دریائی شور کی احکام سزا صادر ہوی ہوں اور جو ملک ہند میں بارہ مہینی سی زیادہ قید بھگت چکی ہوں جزیرہ انڈمان میں جلاوطن کئی جا سکتی ہیں یا نہیں -

۲ - نواب گورنر جنرل با جلاس کونسل کی یہ رائی ہی کہ ایسی مقدمات بہت ہی شاذ ہونگی جنمیں قیدیان جنکی نسبت حبس بعبور دریائی شور کی احکام سزا صادر ہوی ہوں ملک ہند میں تاریخ احکام سزا کی بعد بارہ مہینی سی زیادہ اسوجہ سی کہ انکو معمولی اپیل کرنیکی واسطی مہلت ملی یا انفاقیہ ملتوی رکھی گئی ہوں - مگر یہ امر صاف ہی کہ برو ئی ان قواعد کی جو اب قائم ہیں بہت سی وقت اور بلا ضرورتی خط وکتابت وقوع میں آتی ہی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس سبب سے بمنسوخی احکام سابقہ نفاذ حکم فرماتی ہیں کہ جملہ قیدیان جنکو بروقت جلاوطنی اپنی حکم سزا میں سی پوری چہہ سال بھگتنی باقی ہوں صرف بہ پابندی قیود مقررہ نسبت لیاقت جسمانی وغیرہ جزیرہ انڈمان میں جلاوطن کئی جاسکتی ہیں مگر کوئی قیدی جسکی اسقدر کم میعاد باقی ہو اسطرح پر جلاوطن نہ کیا جاوی بجز اس صورت کی کہ بسبب وجوہات خاص حکام مقامی کی یہ رائی ہو کہ وہ جزیرہ انڈمان میں بھیجا جانا چاہیئی - ایسی صورتون مین گورنمنٹ ہند سی استصواب کیا جانا چاہیئی جو ان خاص مقدمہ کی نسبت جسمین استصواب کیا جاوی احکام صادر کریگی

حکم - حکم دیا جاتا ہی کہ رزولیوشن ہذا گورنمنٹ بنگال کی خدمت میں بحوالہ چٹھی نمبر ۱۳۲ و بی مورخہ ۱۹ مارچ گذشتہ مرسل کیا جاوی اور لوکل گورنمنٹ ہائی و ایڈمنسٹریشن ہائی مندرجہ حاشیہ کی خدمت میں بغرض اطلاع و ہدایت مرسل ہووی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر ذکوبار کی خدمت میں اور فارن ڈپارٹمنٹ ہند کے پاس بغرض اطلاع ارسال کیا جاوی -

مدراس - بمبئی - ممالک شمالی و مغربی و کرگ - اودہ
پنجاب - ممالک متوسط - برٹش برہما آسام حیدرآباد

۳ - بموجب احکام گورنمنٹ ہند چٹھی نمبر ۵۰۲ مورخہ ۷ نومبر ۱۸۷۳ع یہ حکم صادر کیا جاتا ہی کہ تمام ایسی مقدمات میں جنمیں مجرم پر حبس دوام بعبور دریائی شور کا حکم سزا صادر ہوا ہو ضلع کا صاحب مجسٹریٹ ایک نقشہ تیار کری جسمیں قیدی کی تعریف مشخص ہوا ہو نقشہ مذکور میں قیدی سزا یافتہ کا پتہ اور کیفیت اوسکی اعمال سابق کی اور نیز اوس جرم کی جسکا وہ مرتکب ہوا ہو درج ہوگی نقشہ مذکور فوراً جب صاحب سشن جج حکم سزا صادر کریں تیار ہونا چاہیئی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کی پاس جہان قیدی مقید ہو بھیجدینا چاہیئی تاکہ نقشہ مذکور اوسکی وارنٹ کی ساتھ منسلک کیا جاوی - نقشہ مذکور مطابق نمونہ معینہ ہونا چاہیئی اور نقل نقشہ مذکور کی صاحب مجسٹریٹ کی محکمہ میں رکھی جاوی -

ملیلدرس شخص کا جسکی نسبت حبس دوام بعبور دریائی شور کا حکم ہوا ہو وارنٹ کی ساتھ جملہ معطوف کرنا چاہیئی

۴ - حسب الارشاد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب باحکام عدالت ہذا نفاذ حکم فرمایا ہی کہ جب صاحبان سشن جج حبس دوام بعبور دریائی شور کے احکام سزا صادر کریں تو وارنٹ حوالگی پر حکام جیل کی اطلاع کی لئی ایک یادداشت درج کیا کریں جس سی ظاہر ہو کہ آیا قیدی جسکی نسبت حکم سزا صادر ہوا منجملہ پانچ فرقہ ہائی مندرجہ ذیل کی کسی کسی فرقہ کی ذیل میں آتا ہی یا نہیں -

صاحبان سشن جج کو تحریر کرنا چاہیئی کہ آیا ملزم جسکی نسبت حبس دوام بعبور دریائی شور کا حکم سزا صادر ہوا ہی بعض خاص فرقہ ہائی میں سی کسی فرقہ سی متعلق ہی -

(۱) ڈکیت - (۲) ٹہگ - (۳) سارقان جو زہر آمیز ادویہ کہلاتی ہیں - (۴) جرائم پیشہ اشخاص - (۵) مجرمان موروثی -

یہ کیفیت اسلئی مطلوب ہی کہ حکام جیلخانہ قیدیان دائم الحبس کو بروئی ان قواعد کی قسم وار تقسیم کرسکیں جو نشان لگانیکی طریقہ اور احکام سزائی مجرمان کی معافی پر حاوی ہیں بنا بر اغراض قواعد مذکور جرائم پیشہ اشخاص (فرقہ نمبر ۴) کی تعریف لوکل گورنمنٹ نی یہ* کی ہی کہ وہ قیدی ہیں جنکی

سے ہر ایک قواعد درباب حصول امور ذیل کے وضع کئے جاوین۔

اول۔ ہر ایک جرمانہ تجویز شدہ کا رجسٹر مین ٹھیک ٹھیک درج ہونا۔

دویم۔ تقرر وسائل مناسب بابت ایصال جرمانہ مذکور۔

سویم۔ رقوم جرمانہ جو حسب بالا وصول کیجاوین اونکا حسب ضابطہ علیحدہ کرنا یعنی نہکبانا۔

چہارم۔ ذمہ واری افسران بابت تعمیل قواعد معینہ درباب رجسٹر مین درج ہونے اور وصول ہونے و علیحدہ کرنے یعنی نہکبانے جرمانہ کے۔

عدالت ایک علیحدہ رجسٹر جرمانہ رکھے۔ عدد جرمانہ اور کل برآوردہ تحصیل جرمانے درج کئے جاوین۔

۵۔ ہر ایک عدالت خواہ فوجداری ہو یا دیوانی ایک علیحدہ رجسٹر جرمانہ اردو زبان مین رکھیگی اور ہر عدالت کے سلجوان پر لازم ہے کہ اسکو رکھے اور تمام جرمانہ مجوزہ صاحب جج یا مجسٹریٹ خواہ علاوہ یا بالعوض دیگر سزا کے اوسی دن (یعنی روز تجویز جرمانہ) رجسٹر مذکور مین درج کیا جاوے۔ ہر جرمانہ جو حسب دفعہ ۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری تجویز کیا جاوے بطور ایک جرمانہ کے متصور ہوگا جو ایسے مقدمہ مین ہوا ہو جو اصلی مستغاث علیہ کے مستغاث بر دائر ہوا ہو نیز جرمانے جو بموجب دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری یا بموجب دفعات ۱۷۰ و ۲۴۰ و ۲۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز ہوں رجسٹر مذکور مین درج کئے جاوینگے اور ادنکی ساتھ بموجب ہدایات مندرجہ سرکلر نمبر ا عملدرآمد ہوگا۔ اس رجسٹر کا ملاحظہ ہونا چاہئے اور مہر و دستخط عدالت ہونا چاہئے سشن کی صورت مین صاحب سشن جج بروقت ختم ہر سشن کے کرینگے اور عدالت مجسٹریٹ کی صورت مین صاحب مجسٹریٹ حاکم عدالت ہفتہ مین ایکمرتبہ کرینگے۔

عام رجسٹر جرمانہ

۶۔ علاوہ رجسٹر متذکرہ بالا کے ایک عام رجسٹر جرمانہ مطابق اوسی نمونہ کے ہر ضلع کے صدر مقام مین رہیگا۔ یہہ رجسٹر ضلع کے اہلمد جرمانہ کی خاطر تحویل مین رہیگا اہلمد مذکور پر فرض ہوگا کہ اس امر کی نگرانی کرے کہ رجسٹر ٹھیک رکھا جاتا ہے اور تدابیر ضروری واسطے ایصال جرمانہ کے وقتاً فوقتاً کیجاتی ہین اور رقوم وصول شدہ حسب ضابطہ نہکبانا کیجاتی ہین اہلمد مذکور کو ہر مقدمہ مین منتظر احکام افسر سرکار رہنا چاہئے جو مطابق سرکلر نمبر ۱ واسطے بخوبی تعمیل حکم سزائے جرمانہ کے ذمہ دار ہو۔ اس رجسٹر کے علیحدہ علیحدہ صفحہ اور علیحدہ علیحدہ نمبر شمار ضلع کے ہر عدالت صاحب مجسٹریٹ و عدالت دیوانی کے واسطے اور نیز اوس عدالت سشن کے واسطے جسکو اختیار سماعت بضلع مذکور حاصل ہو مقرر کرنے چاہئین۔ ہر عدالت کا حاکم حوالہ کنندہ اہلمد جرمانہ ضلع کے پاس ایک نقل جملہ اندراجات کی جو اوسکے علیحدہ رجسٹر مین کی جاوین اوسی روز جبکہ یہہ اندراجات کیجاوین بھیجیگا جرمانہ مجوزہ عدالت سشن مطابق قواعد مرقومہ ذیل درج کیا جاویگا۔

صاحب مجسٹریٹ ضلع یا اسسٹنٹ کمشنر یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو جسکو بالتخصیص نگرانی صیغہ جرمانہ کی تفویض کی گئی ہو کم از کم ہفتہ مین ایکمرتبہ اس رجسٹر کا ملاحظہ کرنا چاہئے اور اوسپر دستخط ثبت کرنے چاہئین

بروقت ادائے زر جرمانہ کے رسید دینا اور عدالت مین داخل کرنا۔

۷۔ اگر کوئی شخص بروقت جرمانہ کئے جانے کے عام اس سے کہ وہ علاوہ دیگر سزا کے ہوا ہو صاحب جج یا مجسٹریٹ کے حضور جسنے جرمانہ مذکور تجویز کیا ہو کل یا جزو جرمانہ پیش کرے تو ان صورتون مین صاحب جج یا مجسٹریٹ مذکور رقم گذرانیدہ کو لینگے اور اپنے دستخطی ایک رسید اوسکی بابت عطا کرینگے۔ اگر زر جرمانہ کل ادا خل کر دیا جائے تو عدالت ایک اندراج اسمضمون کا متعلقہ مین کریگی اور اندراج مذکور پر دستخط کریگی۔ اور اگر عدالت مذکور عدالت

سشن ہو تو وہ ایک نقل حکم سزا کی صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس بذریعہ دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے اطلاع اس امر کے ارسال کریگا کہ زرجرمانہ داخل ہوگیا ہے تاکہ اندراج ضروری ضلع کے رجسٹر جرمانہ مین کیا جاوے اگر جرمانہ صرف جزواً داخل کیا گیا ہو تو عدالت مذکور اوسی حصہ متعلقہ مین جزوی تمام کا داخل ہونا درج کریگی اور مطابق احکام جو بعد ازین درج کئے گئے ہین کاروائی ہوگی۔

جرمانہ جو سشن کے بالا عدالت مین باہر ہست بروقت صدور حکم سزا کے داخل کیا جاوے وہ فوراً رجسٹر جرمانہ عدالت مین درج کیا جانا چاہیے اور رقم وصول شدہ کو افسر اطلاع کنندہ اپنے رجسٹر کے خانہ ۱۲ مین درج کرے اور پھر مطابق احکام مندرجہ فقرہ ۲۰۰ سرکلر ہذا اوسکی نسبت عمل درآمد کیا جانا چاہیے۔

ایصال جرمانہ بذریعہ وارنٹ اوس صورت مین جبکہ جرمانہ عدالت سشن تجویز کرے

۸۔ بروئے دفعہ ۳۸۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری عدالت صادر کنندہ حکم سزا جرمانہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ بذریعہ قرقی و نیلام جائداد منقولہ ازان مجرم جرمانہ کو وصول کرنیکے لئے وارنٹ صادر کرے گو حکم سزا مین بصورت عدم ادائی جرمانہ اوسکو قید کی سزا بھی دی گئی ہو۔ اگر جرمانہ عدالت سشن تجویز کرے تو صاحب جج کو چاہیے کہ بصورتیکہ اوس قانون مین جسکی رو سے جرمانہ تجویز کیا گیا ہو کوئی خاص ہدایت برخلاف آن نہو وارنٹ مذکور صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس بھیجے۔ اگر کل یا جزو جرمانہ کی نسبت حکم ہو کہ وہ معاوضہ یا انعام مین دیا جاوے تو اوس امر کی نسبت وارنٹ کے ہمراہ اطلاع دینی چاہیے۔ صاحب مجسٹریٹ ضلع جنکے نام وارنٹ لکھا جاوے بروقت وصول وارنٹ اوسکو مراسلہ کو عام رجسٹر جرمانہ کے مناسب صفحہ پر درج کرادینگے اور ضلع کا اہلمد جرمانہ پر اس بات کا ذمہ دار ہوگا کہ ایصال جرمانہ کی لئے مناسب تدابیر کی گئی ہین۔

ضابطہ اوس صورت مین جبکہ صاحب مجسٹریٹ یا عدالت دیوانی جرمانہ تجویز کرے۔

۹۔ اگر کوئی صاحب مجسٹریٹ یا عدالت دیوانی جرمانہ تجویز کرے تو وارنٹ (ماسوائے اوس صورت کے کہ تحصیلدار کو واسطے تعمیل کے خود اپنے ضلع مین جاری کیا ہو جیسا کہ فقرہ ۱۱ سرکلر ہذا مین محکوم ہے) اوس تحصیلدار کے نام جاری ہونا چاہیے جسکی حد اختیار کے اندر مجرم سکونت پذیر ہو وارنٹ ہائے واسطے ایصال جرمانہ کے جو صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس مطابق فقرہ بالا آوین اونکی تعمیل بھی تحصیلداران کی معرفت اوسی طور سے ہونی چاہیے جیسے کہ اون وارنٹونکی ہوتی ہے جنکو صاحبان مجسٹریٹ یا عدالت ہائے دیوانی نے صادر کیا ہو عدالت جو بموجب دستور مروجہ ال عمل کرتی ہو بصورتیکہ کوئی خاص حکم قانون برخلاف آن نہ ہو اس امر کی مجاز ہے کہ بجائے وارنٹ کے پولیس کے نام ایصال جرمانہ کا ایک حکم صادر کرے حکم مذکور پر حاکم جلسہ کے دستخط اور عدالت کے مہر ثبت ہونی چاہیے حکم مذکور بہ نمونہ ملحقہ* ہونا چاہیے اور وہ کورٹ انسپکٹر یا کورٹ سب انسپکٹر کے نام تحریر ہونا چاہیے جس صورت مین کہ عدالت مین ایسا اہلکار تعینات ہو ورنہ حکم مذکور افسر مہتمم تھانہ کے نام جسکی حدود کے اندر مجرم سکونت رکھتا ہو تحریر ہونا چاہیے حکم مذکور کی ایک نقل اوس شخص کو بھی ملنی چاہیے جسپر حکم سزا صادر ہوا ہو اور اوسکو مطلع کرنا چاہیے کہ بصورتیکہ وہ میعاد مندرجہ حکم مذکور کے اندر خود بخود جرمانہ ادا نکریگا تو وارنٹ برائے ایصال جرمانہ بذریعہ قرقی صادر ہوگا۔ حکم مذکور چودہ یوم کے لئے قابل واپسی ہونا چاہیے اگر میعاد مذکور کے اندر جرمانہ کلیتاً پولیس مین داخل کیا جاوے تو حکم مذکور بہ تحریر عبارت ظاہر کرنے تاریخ ایصال جرمانہ و نیز تاریخ ادخال جرمانہ بخزانہ اور نمبر رسید خزانہ کا درج ہو صاحب مجسٹریٹ کے پاس فوراً واپس کیا جاویگا جس صورت مین کہ مجرم قید ہو

* دیکھو نمونہ فوجداری نمبر ۹۵ -

مین ہو صاحب ممدوح بذریعہ ایک حکم کے جسپر اونکے دستخط اور مہر ثبت ہو صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کو اونکی جرمانہ کی اطلاع فوراً دینگی اگر برعکس آن جرمانہ چودہ یوم کے اندر روانہ کیا جاوے تو حکم مذکور بہ تحریر ایک عبارت ظہری کے واپس کیا جاویگا جسمین یہہ درج ہوگا کہ وارنٹ کی بموجب کیا کارروائی کی گئی۔ دونون صورتون مین پولیس کا کام ختم ہوجاویگا۔ ادائگی جرمانہ جسکی نسبت پولیس اطلاع دیوے فوراً صاحب مجسٹریٹ کی رجسٹر جرمانہ کے خانہ مناسب مین درج کی جاویگی اور سارٹیفکٹ مذکور مثل مقدمہ کے ساتھہ منسلک کیا جاویگا۔ اس امر پر غور کرنیکے وقت کہ آیا پولیس کے نام حکم یا وارنٹ قرقی صادر ہونا چاہیے عدالت کو احکام دفعہ ۳۸۸ جنکا ذکر فقرہ ابعد مین کیا جائیگا یاد رکہنا ضروری ہے۔

التوائے تعمیل حکم سزائے قید مجوزہ بصورت عدم ادائی جرمانہ۔

۱۰۔ دفعہ ۳۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین یہہ حکم درج ہے کہ جب مجرم پر صرف جرمانہ کی سزا تجویز کیجاوے اور بصورت عدم ادائی جرمانہ قید تجویز کیجاوے اور عدالت حسب دفعہ ۳۸۶ وارنٹ جاری کرے اوسکو اختیار ہے کہ حکم قید کی تعمیل ملتوی کرکے شخص مجرم کو اس شرط پر رہا کرے کہ وہ مچلکہ معہ یا بلا ضامنان کے اس مضمون کا لکہہ دے کہ جو تاریخ وارنٹ کی واپسی کی مقرر ہو اور تاریخ مذکور روز تحریر مچلکہ سے انتہا درجہ پندرہ روز سے زیادہ فاصلہ پر نہوگی اوس تاریخ کو وہ عدالت مین حاضر ہوگا۔ اگر جرمانہ میعاد مذکور تک وصول نہوا ہو تو عدالت ہدایت کرسکتی ہے کہ حکم قید کی تعمیل فی الفور کیجاوے۔ اس سے واضح ہوگا کہ دفعہ ۳۸۸ کا یہہ منشا ہے کہ تمام مقدمات مین جنمین عدالت تعمیل حکم سزائے قید کو ملتوی کرے وارنٹ صادر ہونا چاہیئے۔

وارنٹ جو واسطے تعمیل کے چپراسیون مین جاری ہون۔

۱۱۔ جو وارنٹ واسطے ایصال جرمانہ بذریعہ قرقی و نیلام جائداد منقولہ واقعہ چہاؤنی ہا کے جاری ہون اونکی تعمیل معرفت تحصیلدار کے نہین کیجاویگی بلکہ معرفت اہلکاران عدالت صاحب مجسٹریٹ چہاؤنی کے ہوگی۔

قرقی یا نیلام جائداد امور ضابطہ کی تکمیل ہونی چاہیے۔

۱۲۔ قرقی و نیلام و انفصال عذرداری مین ویسے ہی امور ضابطہ ملحوظ رکہے جاوینگے جیسے مقدمات اجرائے ڈگری دیوانی عمل مین آتی ہین۔ فرق یہی ہوگا کہ حکمنامہ بعینہ فوجداری جاری ہوگا۔

آلات کشاورزی عموماً قرق نہ کیے جانا چاہیئے۔

۱۳۔ اگرچہ آلات کشاورزی قرقی و نیلام سے ایصال جرمانہ مین مستثنی نہین ہین تاہم بہتر ایسا ہے کہ حسب اقتضائے رائے اوسکی طرف رجوع کیا جانا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ اون صورتون مین ناحق سختی ہو جنمین ایسی سختی کی ضرورت نہین ہے۔

عذرات کا تصفیہ سرسری کرنا چاہیے۔

۱۴۔ جب کوئی عذردار کہڑا ہو وے تو وہ سزائے مندرجہ دفعہ ۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند سے مطلع کیا جانا چاہیے تاکہ وہ کسی ایسے عذر سے جو بیجا دعویدار ہو کہ وہ جرمانہ مجوزہ کے وصول کرنے مین ہرج ہو، ڈالے۔ بعد اس اطلاع کے عذر مذکور کی نسبت تحقیقات ہونی چاہیے اور اوسکا انفصال بسرعت ہونا چاہیے کہ یا تو دعوی کو منظور کرلیا جاوے یا اگر دعوی عذردار بادی النظر مین بے بنیاد معلوم ہو تو اوسکو ہدایت نالش دیوانی کیجاوے۔

زر کمیشن نیلام کنندہ کو واجب الادا ہے۔

۱۵۔ جو اہلکار جائداد مقروقہ بصورت عدم ادائی جرمانہ کے نیلام مین مصروف کیا جاوے اوسکو کمیشن منجملہ زر حاصل نیلام حسب شرح ذیل ملیگی اگر زر حاصل نیلام پانچہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پانچ روپیہ فیصدی۔

اگر زر جرمانہ اصل نیلام پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو پانچ ہزار روپیہ تک ۵ فیصدی اور باقی کیواسطے ۲ فیصدی۔

جو جرمانہ تحصیلدار کی معرفت وصول کیا گیا ہو اسکی رپورٹ فوراً اوس مجسٹریٹ کے پاس کیجانی چاہیئے جو حکم سزا کی تعمیل کرتا ہو

۱۶ | جسصورت مین کہ کسی تحصیلدار نے جرمانہ یا جزو جرمانہ مطابق احکام مندرجہ بالا وصول کیا ہو تحصیلدار مذکور اوسکا تصفیہ فوراً مطابق ہدایت مندرجہ فقرہ ۱۰۳ کرینگا یعنی اسکو فوراً بہیجا ویگا اور بعد تحریر ظہری شرح اوس امر کے کہ وصول ایسا کیا ہے وارنٹ اوس مجسٹریٹ کے پاس واپس ارسال کرینگا جسنے اوسکو جاری کیا تہا تحریر ظہری مین تاریخ داخلہ جرمانہ کے خزانہ مین اور نمبر رسید خزانہ کا درج کیا جانا چاہیئے۔ بر وقت واپسی وارنٹ کے مجسٹریٹ فوراً اپنے دستخط اور مہر سے اطلاع ادخال تعداد جرمانہ جو اوسکی پشت پر لکہی جاویگی اوس جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ کو دیگا جسمین مجرم قید ہو اگر وہ جیل مین مقید ہو۔ اور بعد کرنے ضروری اندراجات کے اپنے رجسٹر جرمانہ مین اور نیز کرانے وارنٹ کے مسلمہ مین کاغذات کے اہلمد جرمانہ ضلع کے پاس بہیجدیگا کہ جسکی رپورٹ تحصیلدارون کی ہر عام رجسٹر جرمانہ مین لکہا جاوے اور وارنٹ جدید مرتب کیا جاوے اگر کارروائی مزید ضروری معلوم ہو۔

کون جرمانہ لے سکتے ہیں

۱۷ | جو مجسٹریٹان کسی مرحلہ کارروائی پر زر جرمانہ مجوزہ خود یا مجسٹریٹان سابق بشرطیکہ اونکی اپنی عدالتوں مین داخل کیا جاوے لینگے اونکے مطابق طریقہ مندرجہ فقرہ ۱۰۰ کاربند ہونگے اور اگر مجرم جیلخانہ مین ہو تو اطلاع ادخال زر جرمانہ حسب طریقہ مقررہ اوس جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ کو بہیجینگے جسمین مجرم مقید ہو اور جسے صاحبان مجسٹریٹ ضلع ہر زر جرمانہ جو بالغائے وارنٹ موصولہ عدالت سشن اون کو دیا جاوے مطابق احکام فقرہ ۱۰۰ لینگے۔

تحصیلداران ہمیشہ جرمانہ لیا کرینگے خواہ کسی قسم کا ہو اور رسید دیا کرینگے۔ یہہ رسیدات مطابق نمونہ معینہ کے ہونگی اور تحصیلدار اونپر اپنے پورے دستخط کرینگا اور اوسوقت وہ صاحب مجسٹریٹ جو تعمیل حکم سزا کی کر رہا ہو اونکو بطور ثبوت داخلہ زر جرمانہ منظور کرینگا۔

صاحبان سپرنٹنڈنٹ جیلخانجات ہی اون قیدیوں کی بابت جرمانہ لینگے جو اونکے جیلخانہ جات مین مقید ہون اور زر جرمانہ کو معہ رپورٹ کے صاحب مجسٹریٹ ضلع کی خدمت مین بہیجدینگے۔ صاحب مجسٹریٹ ضلع روپیہ کو جو اسطرح وصول ہوا ہو خزانہ مین حوالہ کر دیگا تاکہ مطابق احکام فقرہ ۱۰۰ اوسکی بابت کارروائی عمل مین آوے اور جبکہ یہہ ہو چکے تو صاحب موصوف رپورٹ سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کو بعد حسب ضابطہ پشت پر تحریر کرنے اوس تاریخ کے جسپر جرمانہ خزانہ مین داخل کیا گیا اور نمبر رسید خزانہ کے پاس اوس مجسٹریٹ کے بہیجیگا جو حکم سزا کی تعمیل کر رہا ہو اور مجسٹریٹ مؤخر الذکر پولیس یا تحصیلدار کو مطابق مرحلہ کارروائی کے اطلاع دیگا اور ضروری اندراجات اپنے رجسٹر جرمانہ مین کرائیگا اور رپورٹ کو مسلمہ مقدمہ کے ساتہ شامل کرائیگا۔

نمونہ رسید

۱۸ | نمونہ رسید معین کیا گیا ہے* جس صورت مین کہ تحصیلدار جرمانہ کسی کے صاحب مجسٹریٹ کیطرف سے لے تو رسید تین پرت مین مرتب ہونی چاہیئے اوسکا ایک پرت اوس شخص کو دیا جانا چاہیئے جسنے زر جرمانہ داخل کیا ہو اور دوسرا پرت اوس حاکم کے پاس بہیجا جانا چاہیئے جسنے جرمانہ تجویز کیا تہا اور تیسرا پرت تحصیلدار خود اپنے پاس رکہے جسصورت مین کہ زر جرمانہ براہ راست اوسی حاکم کے پاس داخل کیا جاوے جسنے وہ تجویز کیا ہو تو رسید کو صرف دو پرت مرتب کرنیکی ضرورت ہوگی اور ایک پرت شخص جرمانہ داخل کنندہ کو دیجاویگی اور اوسکا مثنی عدالت اپنے دفتر مین رکہیگی۔

* دیکہو نمونہ فوجداری نمبر ۹۰ - + دیکہو نمونہ فوجداری نمبر ۹۶ -

کن ضلاع مین جرمانہ ادا کیا جاسکتا ہی۔ اور کسی ریاست ملحقہ کی رکنیتون سی جرمانہ وصول کرنیکو کہا جاوی۔

۱۹۔ جرمانہ خواہ اوس ضلع مین جسمین مجرم کی نسبت حکم سزا صادر ہوا ہو یا اوس ضلع مین جسمین وہ قید بھگتنی کیواسطی منتقل کیا گیا ہوا ادا کیا جاسکتا ہی۔ صورت موخر الذکر مین زرجرمانہ اوس ضلع کی مجسٹریٹ کی پاس بھیجا جانا چاہئی جسمین جرمانہ تجویز ہوا ہو اور سوائی اوسصورت کی کہ زرجرمانہ حکام جیلخانہ کو ادا کیا جاوی اطلاع سپرنٹنڈنٹ اوس جیلخانہ کی پاس بھی جسمین قیدی مقید ہو بھیجی جانی چاہئی۔

افسران اضلاع اپنی عدالتونکی تعینات شدہ وکلا کو اوس زرجرمانہ کی وصول کرنیکو نہ کہین جو مجرمان پر جنکی گہر علاقہ غیر مین ہون بابت جرائم ترکیبہ اندر علاقہ سرکار انگریزی تجویز ہوا ہو۔ صاحبان موصوف کو صرف یہہ چاہئی کہ زرجرمانہ تحریر کرکے وکیل کی معرفت دارالریاستہ مجرم کو اطلاع دین۔ اگر جرمانہ وصول نہ ہو تو مجرم کو میعاد قید مجوزہ حکم سزا القبضہ عدم ادائی جرمانہ اگر کچھہ ہو بھگتنی پڑیگی۔

رقوم جرمانہ افسران جو دولت بابت جرمانہ نیوین کسطرح بہیجنا چاہئین

۲۰۔ جملہ رقوم جو کوئی افسر حولہ شدہ بابت جرمانہ وصول کری تحویل مین ناظر عدالت افسر مذکور یا نائب ناظر یا دیگر اہلکار کی جو ناظر کا کام کرتا ہو رہنی چاہئین سوائی عدالہائی اونہی کی جہان صاحبان ڈپٹی مجسٹریٹ قوم مذکور کو خود اپنی تحویل مین رکہتی ہین تاوقتیکہ وہ کسی خزانہ سرکاری مین داخل نکیجاوین اگر افسر موصوف کی عدالت کا اجلاس کسی خزانہ سرکاری کی متصل ہو تو خواہ وہ خزانہ ضلع یا حصہ ضلع یا تحصیل کا ہو تو ہر ایک دن کا جرمانہ وصول شدہ دن کی اختتام پر خزانہ مذکور مین داخل کیا جاویگا اگر افسر موصوف کی عدالت کا اجلاس کسی خزانہ سرکاری سی فاصلہ پر ہو تو رقوم جو بابت جرمانہ وصول ہون سب قریب ترین خزانہ مین کم از کم فی ماہ ایکمرتبہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو داخل کیجاوینگی اور اگر رقوم وصول شدہ مجملہ داخلہ کل سو روپیہ سی زیادہ ہون تو زیادہ مرتبہ خزانہ مین داخل کیجاوینگی جسصورت مین زرجرمانہ بابت ایسی جرمانہ کی خزانہ مین داخل کیا جاوی جو براہ راست عدالت مجوزہ جرمانہ مین داخل کیا گیا ہو یا جرمانہ مجوزہ عدالت سشن صاحب مجسٹریٹ ضلع کی پاس حسب مطابق فقرہ ۸ عمل کرتا ہو داخل کیا جاوی تو تاریخ ادخال زرجرمانہ کی خزانہ مین معہ نمبر رسید خزانہ بابت ہر ایک جرمانہ داخل کردہ حسب مذکورہ بالا کی عدالت کی رجسٹر جرمانہ اور مسلمقدمہ مین درج کیجاویگی۔

رقوم جو حسب مذکرہ بالا داخل خزانہ کیجاوین وہ بطور جمع بنام سرکار یا بنام میونسپل لوکل فنڈ یا بطور امانت داخل کیجاوینگی جسطرح کہ جرمانہ حسب تشریح الیہ حکم سزا بنام سرکار یا بنام میونسپل لوکل فنڈ کے جمع ہونیوالا ہو۔ یا معاوضہ یا انعام مین دئی جانیکا حکم ہو۔

رقوم جو خزانہ مین سرکار کی نام جمع ہونیکی لئی داخل کیجاوین مقدمات قابل اپیل مین بھی فوراً بدین شرط سرکار کی نام جمع ہونی چاہئین کہ اگر اپیل یا نگرانی مین جرمانہ معاف ہوجاویگا تو وہ واپس دی جاویگی۔ ایک نمونہ سارٹیفکٹ واپسی جرمانہ معین کیا گیا ہی[بنابر] قبل اسکی کہ زرجرمانہ معاف شدہ یا کوئی حصہ اوسکا واپس کیا جاسکی یہہ دریافت کرنا چاہئی کہ ٹہیک ٹہیک کسقدر روپیہ وصول ہوا ہی اور کسقدر حساب کتاب خزانہ مین جمع ہوا ہی اور ڈپٹی کمشنر کی دفتر کی ہیڈ کلارک کو امور مذکور کی دریافت اور تصدیق کرنی چاہئی اور لازم ہی کہ افسر مہتمم خزانہ جسکو سارٹیفکٹ مذکور واسطی واپسی جرمانہ کی دیا جاوی سارٹیفکٹ مذکور کو واسطی ادائی زر صحیح قرار دی۔

جو رقوم کہ خزانہ مین میونسپل لوکل فنڈ کی نام جمع ہونیکی لئی داخل کیجاوین وہ بھی فوراً فنڈ مذکور کی نام القید اس شرط کی جمع کیجاوینگی

[بنابر] دیکھو کتاب نمونہ جات فوجداری نمبرہ ۹

کر اگر اپیل یا نگرانی مین جرمانہ معاف ہوجاوے تو وہ واپس دیا جائیگا۔

وہ رقوم جو جرمانہ مین بطور امانت داخل کیجاوین حسب الحکم اوس عدالت کے جو حکم سزا کی تعمیل کررہی ہو برطبق درخواست کسی شخص یا اشخاص کے جو مستحق اوسکے لینے کے ہوں بعد انقضائے میعاد اپیل اگر اپیل دائر ہوگیا ہو تو بعد تصفیہ اپیل واپس کیجا سکینگے جیسے رقومات کہ ایسی قسم وصول کیجاوین جو حسب منشائے حکم سزا کے معاوضہ یا انعام مین دینے کے لائق ہوں تو عدالت تعمیل کنندہ حکم سزا کو چاہیے کہ شخص یا اشخاص متعلقہ کو اطلاع امر مذکور کی ٹھیک ٹھیک تعمیل ہدایات مذکورہ کی ضروریات سے ہے کیونکہ جو رقوم سرکار کے نام جمع ہوجاوین وہ بدون منظوری صاحب کمشنر واپس نہین ملسکتی اور مجموعہ ضابطہ فوجداری مین کوئی حکم بابت وصول ایسے رقوم کے جو اگر بہ معاوضہ یا انعام مین دیدیجاوین درج نہین ہے۔

زرجرمانہ وصول کردہ پولیس مطابق قواعد پولیس بھیجا جائیگا

۲۱ - زرجرمانہ وصول کردہ پولیس مطابق قواعد سررشتہ پولیس محررہ جناب انسپکٹر جنرل پولیس بھیجا جائیگا۔ کورٹ انسپکٹران و اسسٹنٹ کو انسپکٹر انکو اون مقدمات مین جنمین رقوم وصول شدہ انکے ہاتھ سے گذرین اس بات مین محتاط رہنا چاہیے کہ ہدایات نسبت بھیجنے زر مندرجہ حکم موصولی جرمانہ کی تعمیل کرین۔

احکام سررشتہ حساب کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کیجاوے

۲۲ - قواعد مزید بابت جمع کرنے حساب نیز زرجرمانہ کے سررشتہ حساب سے جاری ہوئے ہین اور لازم ہے کہ انکی ٹھیک ٹھیک تعمیل کیجاوے۔ جناب اکونٹنٹ جنرل کے سرکلر نمبر ۳ سنہ ۹۳ کیطرف خاص توجہ دلائی جاتی ہے جسکی رو سے ہر ایک عدالت کو جسکو اختیار جرمانہ کرنیکا حاصل ہے چاہیے کہ بروقت اختتام ہرماہ کے ایک نقشہ کل زرجرمانہ مجوزہ کا جو مہینہ کے اندر بطور خود وصول کیا ہو یا اوسکے حکم سے وصول ہو کر بنام سرکار جمع ہوا ہو اوسکا خزانہ ضلع کو مع اوسکے سارٹیفکٹ ارسال کرے کہ کچھ زرجرمانہ وصول نہین ہوا نقشجات مذکور کو سوائے عدالتہائے سشن کے اوس عدالت کا مسلخواں مرتب کریگا جسکی مسلات جرمانہ درج کیجاوین اور افسر حاکم جلیس کے دستخط ہونگے نقشہ عدالت سشن اہلمد جرمانہ ضلع مرتب کریگا اور جناب صاحب ڈسٹرکٹ جج ضلع اوسپر دستخط کرینگے جو افسر نقشہ مذکور پر دستخط کریگا وہ اوسکی صحت کا ذمہ دار ہوگا۔ اوسوقت افسر تصدیق کنندہ کو اپنا اطمینان کرلینا چاہیے کہ زرجرمانہ وصول شدہ کا جو نقشہ سے خارج کیا گیا ہے (دیکھو فقرہ ۳ سرکلر صاحب اکونٹنٹ جنرل) قرار واقعی حساب دیا گیا ہے۔

مدنظر کہ ان نقشجات کی تیاری اور اون رقوم کے پڑتال مین جو نقشجات مذکورہ سے خارج کردی گئی ہین سہولت ہووے اسامی مسلخواں ہر ایک عدالت کا مسلخواں اور عدالت سشن کی بابت اہلمد جرمانہ ضلع ایک رجسٹر زرجرمانہ وصول شدہ کا مرتب رکھیگا۔ اس رجسٹر مین اندراجات ہمیشہ اوسیوقت ہونا چاہیے جبکہ اندراجات ہم مضمون عدالت کے رجسٹر جرمانہ مین کیجاوین ہرماہ کے اختتام پر اس رجسٹر مین میزان درج کیجانی چاہیے اور پیر اہلمد جرمانہ اوسکا مقابلہ اور پڑتال کرے۔

مختصر بیان کرنا مد زر اتفاقیہ اہلمد کا۔

۲۳ - مطابق قواعد بالا جیسا کہ ہر ایک جرمانہ وصول ہوجاوے اہلمد جرمانہ ضلع اس امر مین اپنا اطمینان کرلینے کے بعد کہ روپیہ سرکار مین جمع ہوگیا ہے اور کسی آئندہ طرح حسب ضابطہ اوسکی کارروائی کیگئی ہے اپنے رجسٹر کے خانہ مناسب مین اوسکا واقعہ وصول کو درج کرتا جاویگا اگر تحصیلدار نے ایسی رپورٹ کی ہو کہ مجرم کی کچھ جائیداد نہین ہے تو یہ امر بھی درج کردیا جاویگا۔ اگر جزو جرمانہ ادا کردیا گیا ہو تو یہ بھی درج کردیا جاویگا

* دیکھو رجسٹر فوجداری نمبر ۱۸

الہہ جرمانہ کا یہہ بہی کام ہوگا کہ وقتاً فوقتاً صاحب مجسٹریٹ کی توجہ جرمانہ غیر وصول شدہ کی طرف دلائی تاکہ جیسا کہ جائز ہو مجرم کی نسبت نہی ہوتی جاوے نئی حکمنامجات جاری ہوتے رہین۔ اوسکا یہہ کام بہی ہوگا کہ وارنٹ ہائے احکام سزائے تعمیل شدہ کی پڑتال کرے جو اوسکی پاس بحیثیت تحویلدار رجسٹر فوجداری نمبروار آتی ہین اور اپنا اطمینان کرے کہ رقوم جرمانہ جو اوسمین درج ہین اونکی تصدیق باہم مضمون اندراجات حساب خزانہ سے ہوتی ہے۔

۲۴ - ہر سہ ماہی کے ختم ہونے پر ایک نقشہ مطابق نمونہ معینہ صاحب سشن جج کی خدمت مین ارسال کیا جاویگا اور اوسمین درج ہوگا کہ ایصال جرمانہ مجوزہ عدالت مدوحہ مین اوس سہ ماہی مین کیا کارروائی کی گئی۔ جو وصول شدہ جرمانہ اس نقشہ مین درج کیا جاوے وہ باحتیاط فوقتاً رجسٹر جرمانہ عدالت سشن مین لکہا جاوے اور اون مقدمات مین کیفیت طلب کیجانی چاہئے یا ہدایات جاری کیجانی چاہئین جنمین بباعث عدم ایصال جرمانہ کے ایسی کیفیت کا طلب کرنا یا احکام کا صادر کرنا ضروری معلوم ہو۔ نتائج اس نقشہ کے صاحب سشن جج کے سالانہ اور سہ ماہی نقشجات مین درج کئے جاوینگے۔ بموجب ہدایات گورنمنٹ ہند جرمانے جنکو عدالت سشن بعینہ استصواباً حسب دفعہ ۳۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری بحال رکہے یا تجویز کرے نقشہ جات سالانہ مین عدالت سشن کے نام کے محاذ دکہلائے جاتے ہین اور محاذ نام عدالت استصواب کنندہ کے نہین دکہائی جاتی۔ رقوم جو جرمانہ ہائے مذکور کی بابت وصول کیجاوین رقوم وصول شدہ عدالت سشن مین شامل ہونی چاہئین۔ اور عدالت استصواب کنندہ کے نام جمع نہین ہونی چاہئین۔ جرمانے جو بعینہ استصواباً بحال رکہے جاوین یا تجویز کئے جاوین اون سب کل صورتہائے مین بطور جرمانہ ہائے مجوزہ عدالت سشن کے عملدرآمد ہونا چاہئے اور جرمانہ ہائے مذکور رپورٹ سالانہ مطلوبہ فقرہ ہذا مین درج نہین ہونے چاہئین اور نقشجات ضلع سے خارج رکہے جانے چاہئین۔

۲۵ - اس امر مین احتیاط چاہئے کہ اشخاص قیدخانہ مین خلاف قانون بحکم رکہنے کی انسداد کیجاوے جسوقت سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ زرجرمانہ پاوے اوسکو مطابق نمونہ معینہ اطلاع ملے کہ زرجرمانہ وصول ہوگیا ہے تو وہ زرجرمانہ وصول شدہ کو وارنٹ قید پر تحریر کریگا اور اگر قیدی مستحق رہائی ہو تو اوسکو رہا کردیگا اور وارنٹ پر تحریر ظہری باضابطہ لکہکر صاحب مجسٹریٹ کیخدمت مین واپس کردیگا۔

۲۶ - جب ایسے قیدیان جنپر حکم سزا جرمانہ صادر ہوا ہو کسی دوسرے ضلع کے جیلخانہ مین منتقل کئے جاوین تو اس امر مین احتیاط چاہئے کہ پشت وارنٹ پر تعداد زرجرمانہ الوصول نیز اگر کچہہ ہو تحریر کیجاوے۔ نام قیدی منتقل شدہ کا جسپر حکم سزا جرمانہ صادر ہوا بالضرور اوسی ضلع کے رجسٹر جرمانہ مین درج رہیگا کہ جہان حکم سزا صادر ہوا ہو تاوقتیکہ کل جرمانہ ادا نہ کردیا جاوے یا وہ میعاد کہ جسمین جرمانہ وصول کیا جاسکتا ہے نہ گذر جاوے۔

۲۷ - متحا لتعمیل ہدایات مندرجہ صدر سے پڑتالہائے مندرجہ ذیل حاصل ہونگی۔

اول - ہر جرمانہ مجوزہ عدالتہائے جنکو اختیار سماعت ضلع مین حاصل ہے رجسٹرہائے جرمانہ مین درج ہوگا۔

دوئم - جرمانہ عدالتہائے داخل ہو جنکی توسیلہ بدستخط صاحب جج یا صاحب مجسٹریٹ رجسٹر مناسب مین یا مسلمقدمہ مین درج ہوگا۔

ہر سہ ماہی کے ختم پر ایک نقشہ بہ نمونہ معینہ عدالت صاحب سشن جج مین ارسال کیا جاویگا اور اوسمین درج ہوگا کہ ایصال جرمانہ مجوزہ عدالت مذکور مین کیا کارروائی ہوئی

سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ زر قیمت وصول باطلاع پانی اوس فعل جرمانہ کے کسطرح کاربند ہووے

جرمانہ قیدیان منتقل شدہ از یک جیلخانہ بدیگر

امور پڑتال جو واسطہ جرمانہ بالا سے پیدا ہوتی ہین

سویم - جب پولیس نے کُل یا جزو جرمانہ وصول کر لیا ہو ایک سارٹیفکیٹ مشعر تصریح اس امر کے کیا کارروائی کی گئی ہے شامل مسل ہوگا اور جز وصول شدہ رجسٹر ہائے جرمانہ میں درج ہوگا۔

چہارم - جب پولیس نے جرمانہ وصول کیا ہو تو امید ہے مسل سے معلوم ہوگا اور بعد کارروائی تحصیلدار سے دریافت ہوگا کہ جرمانہ جبراً وصول کی گئی یا کیا تدبیر کی گئی

پنجم - ہر رقم وصول شدہ کو اہلمد جرمانہ ضلع پڑتال کریگا۔

ششم - ہر عدالت کے زر جرمانہ وصول شدہ کو اوس عدالت کا حاکم اجلاس کنندہ یا جبکہ جرمانہ عدالت سشن نے تجویز کیا ہو تو صاحب مجسٹریٹ ضلع ہر ماہ میں ایک مرتبہ پڑتال اور تصدیق کرینگے۔

ہفتم - رجسٹر جرمانہ ضلع کے ملاحظہ سے ہمیشہ ہر معاملہ کا ہر مرحلہ فوراً معلوم ہوگا اور اگر مناسب معلوم ہووے تو ششماہی یا سالانہ کل معاملات جرمانہ عرصہ مذکور کی پڑتال رجسٹر کی ہر رقم کو متعلقہ جمع خزانہ کے مقابلہ کرنے سے ہو سکتی ہے۔ افسر مہتمم صیغہ جرمانہ کو کہ ہمیشہ پڑتال صحت اندراج رجسٹر جرمانہ ضلع کی اسطرح سے کرنی چاہیئے کہ منجملہ اندراجات مذکور کے چند رقوم کو اون مقدمات کی مسلہ سے مقابلہ کرے جن سے رقوم مذکور متعلق ہوں اور نیز جمع خزانہ سے مقابلہ کرے۔

جرمانہائے مجوزہ عدالتہائے دیوانی۔

۲۸ - واضح رہے کہ جو جرمانے عدالتہائے دیوانی حسب اختیارات مفوضہ زیر دفعہ ۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری و دفعات [illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز کرین اونکی ساتھ مطابق ہدایات سرکلر ہذا جہانتک کہ وہ مناسب حال ہوں عمل درآمد ہونا چاہیئے لیکن اون عدالتہائے کو جنکو محض اختیار سماعت صیغہ دیوانی حاصل ہو رجسٹر ہائے فوجداری نمبر ۱ و ۲ کا رکھنا ضروری ہوگا۔

سرکلر نمبر ۶۲ - تازیانہ

تازیانہ کسطرح لگانا چاہیئے

۱ - بموجب حکم دفعہ ۱ - ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۴ع لوکل گورنمنٹ نے یہہ حکم نافذ فرمایا ہے کہ احکام سزائے تازیانہ کی تعمیل اسطرح ہوا کرے کہ اوس شخص کے چوتڑوں پر جنکی نسبت حکم تازیانہ ہوا ہو بطریقہ معمولی بید لگائے جاوین۔*

مقدار بید و امور احتیاطی جو ضروری ہیں۔

۲ - بید جس سے سزا دیجاوے لمبائی میں چار فٹ سے زیادہ اور اوسکی موٹائی مدور ڈیڑھ انچہ سے زیادہ نہووے اور ٹکٹکی کی اوسطرف جسپر مجرم باندھا جاتا ہے تختہ بندی کرنی چاہیئے تاکہ بید خم کہا کر اگلی بازی او حصہ بدن پر سوائے سُرین کے نہ لگ سکے۔

تازیانہ سر عام نہ لگانا چاہیئے۔

۳ - یہہ سزا سر عام یعنی مکان عدالت کے سامنے کبہی نہیں دینی چاہیئے بلکہ ہمیشہ اندر کسی احاطہ محصور کے روبرو صاحب مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ اور جہان ممکن ہو روبرو افسر طبی کے دیجاوے۔

تحصیلداران و مجسٹریٹان درجہ دوم کو ہر مقدمہ میں تحقیق کر لینا چاہیئے کہ مجرم اسقدر تندرست حال ہے کہ سزا کی برداشت کر سکیگا۔

۴ - تحصیلداران اور دوسری مجسٹریٹوں کو جنکو اختیار تجویز سزائے تازیانہ دیا گیا ہے ہر مقدمہ میں قبل از تعمیل سزائے تازیانہ اس امر میں اپنی اطمینان کر لینے کے لئے محتاط رہنا چاہیئے کہ مجرم اسقدر تندرست حال ہے کہ سزائے مذکور برداشت کر سکیگا جب کبہی یہہ بات ہو سکے تو رائے افسر طبی کی لینی چاہیئے لیکن اگر یہہ نہو سکے تو تحصیلدار یا صاحبان دیگر مجسٹریٹ کو ہر مقدمہ میں اس امر کی تصدیق لازم ہے کہ مجرم کو پہلے

* اشتہار گورنمنٹ نمبر ۳۵ مورخہ [illegible] ۱۸۶۵ع

کہ مجرم بقدر مندرجہ سوال ہی کہ سزائی تازیانہ برداشت کرسکیگا ۔

جب تازیانہ سزائی قید کی ساتھہ شامل ہو تو ان قواعد کی تعمیل ہونی چاہئی

۵ ۔ درحالیکہ ایسی مقدمہ میں جسمین اپیل ہوسکتا ہی سزائی تازیانہ قید کی ساتھہ شامل ہو تو دفعہ ۲۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں یہہ حکم ہی کہ سزائی تازیانہ اوسوقت تک نہ دیجاوے کہ تاریخ حکم سزا سی پندرہ دن نہ گذر جاوین یا اگر اس میعاد کی اندر اپیل کیا جاوی تو جبتک حکم مذکور عدالت عالی کی تجویز سی بحال نہ کیا جاوی ۔

قواعد مندرجہ ذیل چیف کورٹ نی بمشورہ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنی سرکلر نمبر ... جیلخانجات اس غرض سی جاری کئی ہین کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی اس حکم کی تعمیل کیجائی ۔

اول تمام مقدمات مین جنمین اپیل بارامی حکم سزائی تازیانہ پندرہ دن کی اندر دائر کیا جائی خواہ اپیل قسم مذکور بوساطت حکام جیلخانہ یا بذریعہ مختار کی جسکی تصدیق جیلخانہ مین ہوئی ہو کیا جائی یا نہ کیا جائی اپیل دائر ہونیکی اطلاع فوراً صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جیلخانہ کی خدمتمین بھیجی جائیگی جسمین اپیلانٹ مقید ہو ۔

تشریح ۔ اپیل جو پندرہ یوم کی اندر صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کی خدمتمین پیش کیاجائی اوسکا دائر ہونا اوس میعاد کی اندر سمجہا جائیگا جس سی اس قاعدہ مین مراد رکہی گئی ہی ۔

دوم ۔ اگر پندرہ یوم کی اندر اپیل کی کچہہ اطلاع نہ پہونچی تاہم صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ سزائی تازیانہ دینی سی پیشتر ایسی اوقات کو منقضی ہونی دینگا جو عدالت اپیل کیطرف سی صاحب معروف کی پاس بطور معمولی خبر پہونچنی کی واسطی ضروری ہو ۔

سوئم ۔ صاحبان سشن جج بمشورہ صاحبان مجسٹریٹ اضلاع و صاحبان سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ جات اپنی عدالتہائی اور اپنی ماتحت عدالتہائی اپیل کی لئی تعداد ایام کی جو بموجب قاعدہ ماسبق ملنی چاہئی مقرر کرینگی ۔

چہارم ۔ جن مقدمات مین سزائی تازیانہ قید کی ساتھہ شامل ہو عدالت کی حکم کی ایک نقل شخص متعلق کو اوسکی درخواست نقل گذرنی پر جہانتک جلد ممکن ہو ملنی چاہئی ۔

تدابیر جو اس امر کی اطمینان کی واسطی کیجاوین کہ احکام سزائی تازیانہ کی جنکی ساتھہ سزائی قید شامل ہو تعمیل ہوتی ہی ۔

۶ ۔ تدابیر مندرجہ ذیل اس امر کی اطمینان کی لئی کرنی چاہئین کہ جن صورتوں مین اس امر مین سہولیت ہو کہ سزائی تازیانہ اوس صاحب مجسٹریٹ کی روبرو نہ دیجاسکی جسنی حکم سزا صادر کیا ہو تو احکام سزائی تازیانہ کی تعمیل جنکی ساتھہ کوئی اور سزا شامل ہو پوری پوری ہوتی ہی ۔ مقدمات مذکور مین صاحب مجسٹریٹ کو وارنٹ حسب دفعہ ۲۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری اسطرح ہدایات اس امر کی صادر کرنا چاہئی کہ کس وقت اور کس جگہہ حکم مذکور کی تعمیل ہونی چاہئی ۔ اور جبکہ سزائی تازیانہ دیجاچکی یا اوسکی تعمیل حسب دفعہ ۲۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ملتوی کیجاوی تو وارنٹ مذکور فوراً صاحب مجسٹریٹ صادر کنندہ حکم سزائی مذکور کی پاس واپس جانا چاہئی ۔ صاحبان مجسٹریٹ کو وارنٹ مذکور کے واپسی کا باحتیاط نگران رہنا چاہئی ۔ اور اگر غیر واجب وقت وقوع مین آوی تو دریافت کرنا چاہئی کہ وارنٹ کس وجہہ سی واپس نہین آیا ۔

تازیانہ بالتخصیص مجرمان صغیر سن کی واسطی مناسب حال ہی ۔

۷ ۔ اس امر کی یاد رکہنی کی وجہہ ہی کہ مجرمان صغیر سن کو سزائی تازیانہ جسکی اجازت دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کی رو سی حاصل ہی بہت کم دیجاتی ہی

اور ایسی کیطرف گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ کی توجہ ہوئی ہے۔ افسران کی توجہ اس بارہ مین دلائی جاتی ہے جب کوئی خاص تادیبخانہ موجود نہ ہو یا جب ضلع کے جیلخانون مین قیدیان صغیر سن کے محافظت کرنیکا فی انتظام نہو تو مجرمان مذکور کے لئے سزای تازیانہ بہ نسبت مناسب ہوگی۔

احکام ایکٹ پر پورا پورا عمل درآمد ہونا چاہئے۔

۸۔ قواعد گذشتہ کی بہ احکامات ایکٹ مذکور کے صرف مجرمان صغیر سن کی نسبت ہی نہین ہوتی بلکہ ایکٹ مین ثبوت جرم مرتبہ ثانی کے لئے سزای تازیانہ کو بہت محدود کر دیا گیا ہے لیکن ثبوت جرم اول کے لئے سزای مذکور کا حکم حال کی نسبت بہت زیادہ مرتبہ دیا جا سکتا ہے۔ ایسی حالت ہمیشہ نہین ہوتی کہ صرف سزای تازیانہ بدون جرمانہ قید کے کافی سزای ہو یا واسطے جرم سرقہ و دیگر جرائم کے جنکا ذکر دفعہ مین بطور ادنی جرائم کے کیا گیا ہے جنمین سزای تازیانہ لبوض سزای دیگر دیجا سکے سزا دیگر نہ دیجا سکے مگر صاحبان جج کو اس امر کا ادراک ہے کی وجہ ہے کہ خصوصاً دیسی صاحبان مجسٹریٹ اختیار کا جو ایکٹ مذکور کی رو سے دیا گیا ہے استعمال اکثر متروک کرتے ہین۔ اس امر کا فیصلہ ہر ایک مقدمہ مین صاحب مجسٹریٹ کی اپنی رائے پر موقوف ہے مگر بلا امتیاز نہین ہونا چاہئے۔

ایکٹ کے عملدرآمد کی نگرانی کیجانی چاہئے

۹ ساتھ ہی اسکے آنریبل نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی رائے مندرجہ ذیل کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کیسی سخت ذمہ داری جملہ حکام مجسٹریٹ اور خصوصاً صاحبان مجسٹریٹ اضلاع پر درباب تعمیل احکام ایکٹ مذکور کے ہے۔ لازم ہے کہ جملہ عدالتہای ماتحت اوسکی عملدرآمد پر پوری پوری نگرانی کیجاوے اور رپورٹ فوجداری سالیانہ مین علی الخصوص قانون مذکور کی تاثیر کی کیفیت اور جرائم کی تحریر کیجاوے۔

خاص خاص صورتون مین سزای تازیانہ کی تجویز کرنے مین صاحبان مجسٹریٹ کو احتیاط کرنا چاہئے

۱۰۔ ممالک کی عدالتہای فوجداری کے پاس مسلکہ رزولیوشن گورنمنٹ ہند درباب تجویز سزای تازیانہ منجانب عدالتہای فوجداری کے ارسال کرنے مین حکام چیف کورٹ نے حسب الارشاد لوکل گورنمنٹ امور ذیل کیطرف خاص توجہ دلائی تھی۔

(۱) یہ کہ جو اشخاص معزز حیثیت رکھتے ہون انکو عموماً تازیانہ نہین لگائی جانی چاہئین۔

(۲) یہ کہ سزای مذکور بمقدمات جھوٹی گواہی یا استحصال بالجبر و جعلسازی صرف بصورت نہایت غیر معمولی حالات کے دیجانی چاہئے۔

جناب ویسرائے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بیقین کامل امن قانون کی تعمیل لوکل گورنمنٹ ہائے و عدالتہای و افسران ماتحت اونکے تفویض فرماتے ہین کہ مذکور کی تعمیل جملہ صاحبان جنپر اوسکی تعمیل کا فرض ہے بر رعایت مناسب عمل مین لاوین۔ حال مین ایسا ایک مقدمہ گورنمنٹ ہند کی نظر سے گذرا ہے کہ جسمین ایک مجسٹریٹ نے ایک معزز شخص کو جسکی چین مین آجتک کسی کوئی داغ نہین لگا تھا غالباً تعداد تازیانہ کی جو قانوناً لگائی جا سکتی ہے باتمام سرقہ خفیف سزا دی۔ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس امر کا فیصلہ قریباً فضول تصور فرماتے ہین کہ سب سخت قسم کی ذلت کی سزا ایسی بڑی بڑی جرائم کیلئے ادنی مجرمان کی لئے تجویز ہونی چاہئے۔ لیکن جو اختیار قانون کی رو سے دیا گیا ہے اسکی مقدمہ حال مین حسب مذکورہ بالا ایک افسر نے جو ایک نہایت نامی جوڈیشل افسر ہے سخت بد استعمالی کی ہے اسلئے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یہہ خیال فرماتے ہین کہ شاید لوکل گورنمنٹ ہائے کے لئے یہہ مناسب ہوگا کہ بمشورہ اعلی عدالت اپیل اپنے زیر علاقہ کے تمام ماتحت افسران جوڈیشل درباب استعمال اختیار قضائی حسب ایکٹ تازیانہ ہدایات جاری کرنے کی تدابیر کرین۔
اس امر کی تجویز کرنیکی بھی ضرورت ہے کہ اگر اس قسم کی غلطیون مین کثرت ہو جاویگی تو نقصان گستری کی نسبت نہایت بے اعتباری منتج ہوگی اور شاید ایکٹ تازیانہ کی منسوخ کرنے کی ضرورت پڑے جو منجملہ سب عموماً ایک نہایت مفید ایکٹ کہا جاتا ہے اور واسطے اسکا جاری رہنا گورنمنٹ ہند کو منظور ہے (چٹھی نمبر ۱۰۱۵ مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۸۴ء منجانب سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب)

(۳) یہہ کہ تازیانہ بطور سزائی مزید کے صرف اوسوقت تجویز کیا جانا چاہیے جب برائی اغراض انصاف کوئی اور سزا عبرت انگیز دینا ضروری معلوم ہو۔

(۴) بایام گرانی و قحط سالی خاص کر احتیاط اور سوچ سمجھکر عمل مین لانا چاہیے۔

۱۱ - واضح رہے کہ ترمیمات مندرجہ فقرہ ۲ رزولیوشن مذکور بعد مین مجموعہ ضابطہ فوجداری حال کی دفعات ۳۲ - ۳۹۰ - ۳۹۲ و ۳۹۳ مین نافذ کی گئی ہین۔ یہہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ جن تحصیلداران کو مفصلات کی تحصیلات کا اہتمام حاصل ہو اونکو اختیار مذکور دیا جاوے بشرطیکہ افسر مذکور کی انفصائی رائی پر بہروسہ کیا جا سکے۔

ترمیمات جو رزولیوشن مذکور مین پیش کیگئی ہین مجموعہ ضابطہ فوجداری حال مین درج کی گئی ہین اور انکی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

بلحاظ دفعہ ۳۹۰ یہہ امر قابل غور ہے کہ جب حکم سزائی تازیانہ صادر کیا جاوے عدالت کو وقت اور موقعہ تعمیل کی تصریح کرنی علی الخصوص ضروری ہوگی۔

احکام دفعہ ۳۹۲ جنکی بدستی ترمیم سوئم مجوزہ گورنمنٹ ہند نفاذ پذیر ہوئی ہے مطابق فقرات ۱ و ۲ مندرجہ صدر کے ہین۔

ضمن (ج) دفعہ ۳۹۳ مین ایک قید عمر کی نسبت لگائی گئی ہے جسکی طرف خاص توجہ ہونی چاہیے۔

انتخاب کارروائی گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم ڈپارٹمنٹ (جوڈیشیل) بمقام فورٹ ولیم مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء

رزولیوشن - ہوم ڈپارٹمنٹ کی سرکلر نمبر ۱۵ - ۱۰۵۲ و ۱۶ مورخہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۸۸ء مین لوکل گورنمنٹ ہائی و ایڈمنسٹریشن ہائی سے یہہ درخواست کی گئی تہی کہ ایک کامل رپورٹ نسبت اون حالات کی گورنمنٹ ہند مین ارسال کرین جنمین سزائی تازیانہ بالفعل بحکم عدالتہائی فوجداری ملک ہندکو دیجاتی ہے اور نیز یہہ کہ اوسکی ترمیم یا قایمی کی نسبت رائی ظاہر کرین۔ جو رائی جواب مین کہ بذریعہ لوکل گورنمنٹ ہائی اور ایڈمنسٹریشن ہائی کی ظاہر کی ہین وہ اس مضمون کی ہین کہ سزای تازیانہ بغیر مناسب بطور قسم سزا واسطے مجرمان صغیر سن کے اور بعض خاص حالات مین واسطے بالغان کے قائم رکہی جانی چاہیے اس امر مین نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل بعد غور محتاط کی بجز اتفاق رائی کے اور کچہہ نہین کرسکتی - سزائی مذکور کی تجویز کی نہین اور نسبت طریق اوسکی لگائی جانیکی تیز کیا ہتی کا استعمال کیا جاوی تو مثبت مجرمان مالک ہندکی لئی بوجوہات مختلف تازیانہ ایک سزا مناسب ہے۔

۲ - سرکلر مورخہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۸۸ء کی بعض جوابات مین لوکل گورنمنٹ ہائی اور ایڈمنسٹریشن ہائی نی تجاویز در بارہ ترمیم اوس قانون کی پیش کی ہین جسکی رو سے سزائی تازیانہ بالفعل بحکم عدالتہائی فوجداری ممالک ہند دیجاتی ہے جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل یہہ امر مناسب نہین تصور کرتے کہ بالفعل ایکٹ تازیانہ کی ترمیم و انضمام قانون سے کرائی جاوی لیکن اوس کمیٹی منتخب سے جو اب اوس بل پر لحاظ کر رہی ہے جو بمراد ترمیم مجموعہ ضابطہ فوجداری بنایا گیا ہے تجاویز ذیل پر غور کرنی کے لئی کہا گیا ہے۔

ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۴ء (ایکٹ متضمن اجازت سزائی تازیانہ بعض مقدمات مین) دفعات ۳۰۰ و ۳ اسو نہایت ۳۱۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری

(۱) یہہ کہ مجسٹریٹان درجہ دوم کو اختیار صادر کرنے حکم لگائی جانی تازیانہ کا صرف اوس صورت مین ہونا چاہیے کہ جب اونکو لوکل گورنمنٹ خاص طور پر اختیار مذکور اس بارہ مین عطا کرے۔

(۲) یہہ کہ جب مجرم کی عمر ۴۰ سال سے زیادہ ہو تو سزائی تازیانہ ممنوع ہونی چاہیے۔

(۳) یہہ کہ یہہ اجازت کہ بجائی بید کے کیٹ کا استعمال کیا جا سکتا ہے دور کی جاوے اور بید کی مقدار قانونًا مقرر کیجاوے۔

(۴) یہہ کہ عدالت صادر کنندہ سزائی مذکور سے ہر مقدمہ مین یہہ تجویز کرایا جائی کہ آیا سزائی مذکور عوام کے سامنے لگائی جاوےگی یا عوام سے علیحدہ۔

یہہ بہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ ہائی کو جو رائی گورنمنٹ ہند اس معاملہ کے متعلق چند دیگر معاملات قسم منتظمی کی نسبت رکہتی ہے اوس سے اطلاع دیجائی اور گورنمنٹ ہائی مذکور اپنی افسران ماتحت کی توجہ معاملات مذکور کیطرف دلادین اور یہہ دیکہین کہ سپریم گورنمنٹ کی ارشاد کی فرار واقعی طور پر تعمیل ہوتی ہے۔

۳ - پس اول تو نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل کی قطعی یہہ رائی ہے کہ جن مقدمات مین مجرم معزز حیثیت رکہتا ہو اونمین عمومًا سزائی تازیانہ نہین دیجانی چاہیے۔ سزائی مذکور صرف اون مجرمان کیصورت مین مناسب ہے جو رذیل لوگونمین سے ہون۔ اور اس غرض سے کہ اسباب مین تمیز کیساتہ عمل مین آوے اختیار دینے سزا لگانے تازیانہ کا عمومًا صرف افسران تجربہ کار کو عطا کرنا چاہیے۔ مزید بران نواب ممدوح باجلاس کونسل کو

برائی سماعت نلیجاویگی کہ درخواست مذکور یا تو بوساطت حکام ضلع یا حکام جیلخانہ ارسال کیجاوی یا شخص مجرم ثابت شدہ اوسی اصالتاً یا بذریعہ کسی ایسی شخص کی پیش کری جو از روی مختارنامہ منجانب شخص مجرم ثابت شدہ اوسکی پیش کرنیکا مجاز ہو۔ اور کوئی درخواست نگرانی منجانب کسی مستغیث کی بجز اوس صورت کے برائی سماعت نلیجاویگی کہ درخواست مذکور مستغیث یا کوئی ایسا شخص پیش کری جو از روی مختارنامہ منجانب مستغیث اوسکی پیش کرنیکا مجاز ہو۔

قاعدہ کی غرض

۲۔ قاعدہ ہذا کا جز اول بدینوجہ ضروری ہی کہ چیف کورٹ کو بصیغہ نگرانی ایزادی احکام سزا کا اختیار عطا کیا گیا ہی اور اوسکا مدعا اس امر پر لحاظ کرنیکا ہی کہ سائل وہی شخص ہی جسپر جرم ثابت ہوا ہی نیز اس امر کا انسداد کا ہی کہ جس شخص کی سزا بصیغہ اپیل یا نگرانی زیادہ کیجاوی وہ یہہ عذر نہ کر سکی کہ اوسنی کوئی درخواست اپیل یا نگرانی داخل نہین کی تہی۔

درخواست ہائی جو اہلکاران جیلخانہ تحریر کرین اونکی تصدیق صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کو کرنی چاہیی

۳۔ علاوہ برین صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات کی ساتھہ خط و کتابت کرنیکی بعد یہہ بندوبست کیا گیا ہی کہ جملہ درخواستہائی اپیل وغیرہ جنکو اہلکاران جیلخانہ قیدیونکی طرف سی لکہین اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ تصدیق کیا کرینگی۔ پس ہر ایک درخواست اپیل اور کوئی عرضی اس قسم کی جو صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کی پاس سی وصول ہو بروقت وصول ملاحظہ کی جانی چاہیے۔ اور اگر وہ بطور مذکور تصدیق نہ کی گئی ہو تو وہ بغرض تصدیق فوراً واپس بہیجنی چاہیی۔

درخواست ہائی جو بذریعہ ڈاک موصول ہوں وہ بیرنگ واپس کیجاوینگی

۴۔ درخواست ہائی اپیل یا نگرانی جو بذریعہ ڈاک بجز وساطت حکام جیلخانہ یا حکام ضلع کی موصول ہوں اگر ممکن ہو تو بیرنگ واپس کیے جاوینگے۔

سرکلر نمبر ۲۶ - بہم رسانی نقول باپیلانٹان و سائلان نگرانی و ترسیل اپیلہائے و درخواستہائے قیدیان بعد التہائی اپیل و نگرانی

ہدایات دربارہ بہم رسانی نقول باپیلانٹان و سائلان نگرانی وغیرہ

خاص توجہ صاحبان سشن جج اور صاحبان مجسٹریٹ ضلع کی ہدایات مندرجہ ذیل کیطرف دلائی جاتی ہی جو بہم رسانی نقول باپیلانٹان و سائلان نگرانی سی اور اون عدالتہائی مین اپیلہائی و درخواست ہائی قیدیان کی ارسال کرنیسی متعلق ہین جنکی نام وہ تحریر کی گئی ہوں۔ نقول سرکلر ہذا صاحبان سپرنٹنڈنٹ جیلخانجات کی پاس بہی اسلئی مرسل کیجانی چاہئین کہ اونہین اون درخواست ہائی نقول کی ساتہہ کارروائی کرنی ہین ہو جو اونکی زیر حراست قیدیان کیجانب سی کیجاوین۔ واضح رہی کہ جس صورت مین کوئی قیدی بحوالہ فقرہ ۳ واپسی نقل فیصلہ عدالت ابتدائی کا خواہان ہو تو یہہ بات اوس درخواست مین درج ہونی چاہئی جو وہ واسطی حصول نقل حکم عدالت اپیل کو کری۔

نقل فیصلہ درخواست اپیل کی ہمراہ ہونی چاہئی بجز اوس صورت کی کہ نقل معاف فرمائی گئی ہو

۲۔ دفعہ ۴۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی روسی یہہ حکم ہی کہ ہر ایک درخواست اپیل کے ساتہہ جو عدالت فوجداری مین پیش کیجاوی نقل اوس فیصلہ یا حکم کی جسکی بابت اپیل کیا گیا ہو ہمراہ ہوگی الا بجز اوس صورت کے کہ عدالت جسمین وہ پیش کیجاوی بلطور دیگر ہدایت کری۔ نقل مذکور یا ترجمہ فیصلہ جس صورت مین انہیں ترجمہ حاصل کرنا چاہی اپیلانٹ پر کسی مقدمہ مین بجز مقدمہ سمن جرم ثابت کیا گیا ہو تو لازم ہی کہ بموجب احکام دفعہ ۳۷۱ مجموعہ مذکور بلا خرچہ دیجائی۔

درخواست ہای نگرانی جو چیف کورٹ مین ارسالی ہون اونمین تعمیل حکم عدالت ماتحت اونکی نسبت ہمراہ نقل فیصلہ ابتدائی جائی

۳- اسیطرح جو درخواست ہای نگرانی چیف کورٹ مین بھیجی جاوینگی بجز اوس صورت کی اونکی ساتھ نقول فیصلہ یا فیصلہات کی ہون جنکی نسبت اعتراض کیا گیا ہی یا بجز اوس صورت کی کہ عدالت حسب دفعہ ۲۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری اسصورت دیگر صادر کرے - اگر یہ منشا ہو کہ چیف کورٹ ہدایت قسم مذکور صادر کرے تو یہ امر صاف صاف تحریر ہونا چاہئے کہ قیدی کس وجہ سے نقل ہم نہین پہونچا سکتا جس صورت مین سائل پر کسی مقدمہ مین یہ مقدمہ مین جرم ثابت کیا گیا ہو وہ مستحق اس امر کا ہی کہ اگر اوسنے اپیل نہین کیا تو اوس عدالت کے فیصلہ کی نقل جسنے اوسپر جرم ثابت کیا ہو بلا اجرت حاصل کرے - اور اگر اوسنے اپیل کیا ہو تو نقل فیصلہ عدالت اپیل یا ترجمہ فیصلہ مذکور جس صورت مین وہ ترجمہ لینا چاہی بلا اجرت حاصل کرے (دفعات ۳۷۱ و ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری) - اگر وہ اپیل کر چکا ہو تو عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقل معیم بلا اجرت لینے کا مستحق نہین ہی - لیکن اگر وہ جیلخانہ مین ہو اور اوسکا یہ ارادہ ہو کہ اپنی درخواست معرفت سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ مرسل کرے تو یہ امر اوسکی درخواست میں حکم عدالت اپیل مین درج کیا جانا چاہئے علاوہ عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقل جو اوسنے اپنے اپیل کے ساتھ داخل کی تھی اوسوقت اوسکو اوسکے واپس دیجاویگی کہ وہ یہ درخواست نگرانی کے ساتھ داخل کرے - ورنہ اوسے عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقل دیئم کے لئے اجرت دینی پڑیگی بجز اوس صورت کے کہ کسی خاص وجہ کے سبب سے وہ عدالت جسنے اوسکا اپیل فیصل کیا ہی اوسی نقل مدخلہ ہمراہ درخواست کو واپس دینا مناسب سمجہے

درخواستہای اپیل جو قیدیان جیلخانہ معرفت سپرنٹنڈنٹ ارسال کرین اور درخواستہای مسل مقدمات کی

۴- درخواست ہای اپیل جو منجانب قیدیان معرفت سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس بھیجی جاتی ہیں کہ صاحب موصوف اونہین عدالت اپیل مین معہ مسل مقدمہ مرسل کرین -

جب کبھی اپیل چیف کورٹ مین پہنچتا ہو صاحب مجسٹریٹ ضلع کو چاہئے کہ اگر اپیل اوس حکم سزا کی نسبت ہو جو صاحب موصوف نے خود بر روئے اختیارات حسب دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کیا ہو تو درخواست اپیل و نقل فیصلہ اور اسلئے کہ جنمین ہمیشہ کاغذات پولیس متعلقہ مقدمہ شامل ہونی چاہئین کو معہ نقل حکم صادرہ صاحب سشن جج حسب دفعہ ۳۰ مجموعہ مذکور کے براہ راست چیف کورٹ مین ارسال کرین - دیگر صورتہای مین درخواست اپیل و نقل فیصلہ اور مسل ضلع (معہ کاغذات پولیس جیسا کہ اوپر حکم درج ہی) صاحب سشن جج کے پاس بھیجی جانی چاہئین اور اونکی کہ مسل عدالت مین اونکے ہمراہ مرسل کیجاوی -

ہدایات دربارہ درخواستہای نگرانی

۵- درخواستہای نگرانی جو سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس بھیجین چیف کورٹ مین بلا مسل مرسل ہونی چاہئین بجز اوس صورت کے کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع مقدمہ کا بصیغہ نگرانی مرسل کرنا مناسب سمجہین اور اس صورتمین صاحب موصوف پر لازم ہی کہ ضابطہ مندرجہ جز ذیل نمبر ۶۹ کی پیروی کرین -

نقل درخواست یا فیصلہ منجانب ملزم مقید جو بسیلہ مرسل جو چیف کورٹ مین ہو

۶- جب کبھی کسی مقدمہ مین جسکی مسل چیف کورٹ مین ہون کسی قیدی مقید جیلخانہ کی طرف سے درخواست حسب شرائط دفعہ ۴۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری گذری اور درخواست مذکور بوساطت حکام جیلخانہ معہ وجوہات اپیل ملزم کے ارسال کیجاوی تو درخواست اپیل مع کرر اوسوقت ارسال کیجانی چاہئے

معافی کے واسطے درخواستہای بعض امر مخصوص

۷- ہم توجہ اسبات کی گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ (جوڈیشل) نمبر ۱۰ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۸۸ء کی طرف توجہ دلائی جاسکتی ہی کہ ہو سے

کی تعمیل بابت نقول بعض خاص دستاویزات کے جو عدالتہائے فوجداری سے اشخاص ملزمان اور قیدیوں کو بہم پہونچائی جاوین معاف کی گئی ہے۔ اشتہار مذکور اس جلد کے سرکلر ۱۳ (د) مین ملیگا۔

عدالتہائے فوجداری سے اشخاص ملزمان اور قیدیوں کو بہم پہونچائی جاوین۔

سرکلر نمبر ۲۷ - ابتدائی سماعت اپیل قیدیان مقید جیلخانہ حسب دفعہ ۴۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری

قواعد مندرجہ ذیل حکام چیف کورٹ نے ابتدائی سماعت اپیل قیدیان مقید جیلخانہ حسب دفعہ ۴۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بارہ مین جاری کئے ہین

۱۔ قیدیان مقید جیلخانجات کے نام اون اطلاعنامجات کے جاری کرنیکے بجائے جو مشعر اطلاع اون تاریخونکے ہوتی ہین جن ہر اونکی اپیلون کی سماعت ابتدائی کی جائے حسب دفعہ ۴۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقرر کیجاوے حکام چیف کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک ضلع کے لئے ایک میعاد معینہ مقرر کیجاوے جو لاہور میں اپیل کے وصول ہونیکی تاریخ سے شروع ہو اور جبکے ختم ہونے پر مقدمہ ایک حاکم عدالت موصوف کے اجلاس مین حسب دفعہ ۴۲۱ براے صدور احکام نسبت داخل ہونے اپیل کے پیش کیا جائیگا۔

ہر ایک ضلع کے لئے قیدی کے مختار کی حاضری کے واسطے ایک میعاد مقرر کی گئی ہے۔

۲۔ فہرست منسلکہ مین تعداد اون ایام کی درج ہے جو ہر ایک ضلع کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ مختلف اضلاع کے لئے میعاد کے مقرر کرنے مین اتنا وقت دیا گیا ہے کہ قیدی کا مختار اگر وہ نہایت جلدی کے ساتھ بذریعہ معمولی طریقہ ہائے سواری کے جو میسر آسکے طے مسافت کرے تو حاضر عدالت ہو سکے۔

اصل میعاد کے مطابق جو میعاد مقرر کی گئی ہے۔

۳۔ درخواستہائے اپیل جو بوساطت حکام جیل بھیجی جاوین اونمین تمام صورتون مین ایک تحریر ظہری از جانب صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل اس مضمون کی ہونی چاہئے کہ اپیل کرنیوالے قیدی نے یا تو یہ منشا ظاہر کیا ہے کہ وہ بتائید اپنی درخواست کے معروضات کا سماعت ہونا نہیں چاہتا یا اگر وہ اونکا سماعت ہونا چاہتا ہے تو وہ اس بات سے مطلع کر دیا گیا ہے کہ اوسکے مختار کو امین معینہ تعداد ایام کے لاہور مین حاضر ہونا چاہئے۔

جو درخواستہائے اپیل بوقت حکام جیلخانہ سے بھیجی جاوین اونمین خاص تحریرات ظہری ہونی چاہئیں۔

۴۔ جس صورت مین کہ قیدی اپنی طرف سے کسی شخص کی معرفت معروضات کا سماعت ہونا پسند نکرے تو اوسکی درخواست اپیل بغرض صدور احکام ایک صاحب جج کے حضور مین مرسل ہونیکے بعد جسقدر جلد بسہولت ممکن ہو پیش کیجاویگی اور عرصہ معینہ کے منقضی ہونیکا انتظار نہ کیا جاویگا۔

جب کوئی قیدی سماعت کرانا پسند نکرے تو کیا کارروائی کرنی چاہئے۔

۵۔ یہہ قواعد بتغیر الفاظ تغیر طلب اون اپیلونسے متعلق ہین جو بوساطت حکام جیل عدالتہائے سشن وعدالتہائے ضلع مین گذرانی جاوین صاحبان سشن جج وصاحبان مجسٹریٹ اضلاع کو چاہئے کہ اپنی اپنی عدالتونکے لئے تعداد اون ایام کی جو مختار قیدی کی حاضری کے لئے بطور میعاد معین کرین اور اوس سے صاحبان سپرنٹنڈنٹ جیلخانجات متعلقہ کو مطلع کرین۔

یہہ قواعد بتغیر الفاظ تغیر طلب عدالتہائے سشن اور ضلع کی عدالتہائے اپیل سے متعلق ہین۔

فہرست اون ایام کی جو مختلف اضلاع پنجاب کے لئے مقرر ہوئے ہین

ضلع	تعداد ایام	ضلع	تعداد ایام	ضلع	تعداد ایام	ضلع	تعداد ایام	ضلع	تعداد ایام
دہلی	۷	شملہ	۱۲	لاہور	۷	ملتان	۸	پشاور	۱۰
گوڑگانوہ	۱۰	جالندہر	۷	گوجرانوالہ	۷	جہنگ	۱۰	ہزارہ	۲۰
کرنال	۱۰	ہوشیارپور	۸	فیروزپور	۱۰	منٹگمری	۸	کوہاٹ	۲۰
حصار	۱۵	کانگڑہ	۱۵	راولپنڈی	۱۹	مظفرگڈہ	۲۰		
رہتک	۱۵	امرتسر	۷	جہلم	۱۲	ڈیرہ اسمٰعیلخان	۱۰		
انبالہ	۷	سیالکوٹ	۷	گجرات	۸	ڈیرہ غازیخان	۲۰		
لودہیانہ	۷	گورداسپور	۷	شاہ پور	۲۰	بنون	۲۰		

سرکلر نمبر ۶۸ ضابطہ دربارہ سماعت اپیلہائے فوجداری

احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری کی طرف عدالت ہائے ماتحت کی توجہ دلائی جاتی ہے۔ اپیل کا سرسری طور پر نامنظور کیا جانا

جملہ فوجداری عدالتہائے اپیل ماتحت چیف کورٹ کی توجہ ضابطہ مندرجہ دفعات ۴۲۱ تا ۴۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی طرف دلائی جاتی ہے

۲ - دفعہ ۴۲۱ مین حکم درج ہے کہ اگر درخواست اپیل اور نقل فیصلہ یا حکم اپیل شدہ کی نقل کو ملاحظہ کرنے اور اپیلانٹ یا اوسکے وکیل یا مختار مجاز کے عذرات سننے کے بعد بشرطیکہ وہ حاضر ہو عدالت اپیل کے نزدیک فیصلہ کی صحت پر اعتراض کرنے یا حکم سزا یا حکم اپیل شدہ مین دست اندازی ہونیکی وجہ کافی نہ پائی جاوے تو عدالت مذکور مجاز ہوگی کہ اپیل کو سرسری طور پر نامنظور کرے۔ دفعہ مذکور کے مطابق عملدرآمد کرنے مین عدالت کو خیال رہے کہ جس صورت مین مسئلہ فی الفور سینفاب ہو سکین جیسا کہ اون اپیلون مین جو صاحبان مجسٹریٹ کی خدمت مین گذرانی جاتی ہین عموماً ہوا کرتا ہے تو ہو سکتی ہین عدالت کو بالعموم چاہئے کہ وہ مسل عدالت ماتحت کو طلب کرکے ملاحظہ کرے مگر یہ بات عدالت پر لازمی نہین ہے۔ جس صورت مین درخواست اپیل کو اپیلانٹ جہالتاً یا بذریعہ اپنے وکیل یا مختار مجاز کے گذرانے اور اپیل اوسی روز جس دن وہ گذرانا جائے برائے سماعت پیش نہو یا اگر اوسکی سماعت ملتوی کیجائے تو عدالت کو بیشک لازم ہوگا کہ شخص مذکور کو اوس تاریخ سے مطلع کرے جس تاریخ کہ عدالت اوسکے عذرات سماعت کرنیکو آمادہ ہو جبکہ اپیلانٹ جیلخانہ مین ہو اور بوساطت حکام جیل اپیل کرے تو اوس ضابطہ کی پیروی کیجانی چاہئے جو جوڈیشل سرکلر نمبر ۲ مین معین کیا گیا ہے۔

اطلاعنامہ اپیل جسکو اپیل سرسری طور پر نامنظور نہ کیا جاوے

۳ - دفعہ ۴۲۲ مین وہ ضابطہ مندرج ہے جسکی پیروی اون صورتون مین کیجانی چاہئے جبکہ عدالت اپیل یہ طے کرے کہ اپیل سماعت کیجاویگی ایسی صورتون مین اپیلانٹ یا اوسکے وکیل کو ہمیشہ اوس تاریخ کی اطلاع دیجانی لازم ہے جو سماعت اپیل کیلئے مقرر کیجاوے اور نیز اوس افسر کے نام نوٹس بھیجنا لازم ہے جسکو لوکل گورنمنٹ اس بارہ مین مقرر کرے۔ صاحبان سشن جج و صاحبان مجسٹریٹ ضلع کی توجہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۰۶ مورخہ فروری ۱۸۸۲ء کیطرف دلائی جاتی ہے جسکی رو سے صاحب مجسٹریٹ ضلع افسر ایسے اپیلہائے کی وقت اور مقام سماعت مقرر شدہ کے نوٹس لینے کیلئے مقرر کیا گیا ہے جنہین عدالت سشن یا چیف کورٹ سماعت کیواسطے لیوے یہ ضرور نہین ہے کہ نوٹس جو اپیلانٹ یا اوسکے وکیل کو دیا جاوے ایک حسب ضابطہ اطلاعنامہ تحریری ہو بشرطیکہ تاریخ سماعت مقرر کیجانیکے وقت اون دونون سے کوئی بذات خود حاضر ہو۔ دفعہ ۴ (ا) سے معلوم ہوگا کہ لفظ وکیل مین (۱) ایڈووکیٹ یا وکیل یا اٹارنی ہائی کورٹ اور (۲) کوئی مختار یا اور شخص جو باجازت عدالت بنا اپیلانٹ عمل کرنیکے لئے مقرر کیا جاوے شامل ہے

حکم میں یہ تحریر ہونا چاہئے کہ آیا اپیل حسب دفعہ ۴۲۳ سے برخاست کیا گیا ہے یا نہین

۴ - ہر ایسے مقدمہ مین جسمین کہ تاریخ سماعت اپیل مقرر کیجاوے حکم مشعر تعیین تاریخ مین صاف صاف تحریر ہونا چاہئے کہ آیا سماعت حسب دفعہ ۴۲۳ ہوگی یا نہین۔ حکام عدالت ہذا کو معلوم ہوا ہے کہ اس امر کی نسبت ہمیشہ اطلاع نہین دیجاتی اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپیل جو منفصلہ صاحبان مجسٹریٹ مین اون اپیلون کے درمیان جو حسب دفعہ ۴۲۱ نامنظور کیجاتی ہین اور اون اپیلون کے درمیان جنمین حکم سزا حسب دفعہ ۴۲۳ سماعت ہونیکے بعد بحال رکھا جاوے تمیز کرنا اکثر نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔

جس صورت مین حسب دفعہ ۴۲۸ تحقیقات مزید کا حکم دیا جاوے تو حکم بر حسب دفعہ ۴۲۳ صادر ہونا چاہئے

۵ - آخرکار حکام عدالت ہذا کو معلوم ہوا ہے کہ بعض عدالتون مین یہ دستور مروج ہے کہ اون مقدمات مین بھی جنمین حسب دفعہ ۴۲۸ تحقیقات مزید کے لئے نفاذ حکم کرنیکی ضرورت پائی جاتی ہے حسب دفعہ ۴۲۱ کارروائی جاری کیجاتی ہے۔ یہ دستور بر خلاف ضابطہ ہے اگر معلوم ہو کہ کوئی

مسل کی حالت موجودہ کی بموجب ضابطہ منظور نہیں کیا جا سکتا تو لازم ہے کہ وہ حسب دفعہ ۲۴۴ سماعت ہونے کے لئے داخل کر لیا جائے -

فیصلہ جات عدالت اپیل میں تجویز و وجوہات اس کا فیصلہ ہونا چاہیے -

۶ - فوجداری عدالتہائے اپیل ماتحت کی توجہ ان فیصلجات کی طرف دلائی جاتی ہے جو پنجاب ریکارڈ گزشتہ میں بطور فیصلہ فوجداری نمبر ۱۴ مشتہر کئے گئے ہیں - دفعات ۳۶۷ و ۴۲۴ - ایکٹ ۱۸۸۲ع کی بموجب فیصلہ عدالت اپیل میں امور تصفیہ طلب اور ان کی نسبت تجویز اور وجوہات تجویز مذکور درج ہونی چاہئیں "-

جبکہ عدالت اپیل کی نسبت میں احکام سزا عدالتہائے ماتحت غیر مکتفی ہوں تو مقدمہ بغرض نگرانی مرسل ہونا چاہیے -

۷ - حکام عدالت ہذا اس امر کا جتانا مناسب سمجھتے ہیں کہ گو عدالتہائے اپیل احکام سزا میں خود اضافہ کرنے کی مجاز نہیں ہیں مگر تاہم احکام سزائے غیر مکتفی کو بغرض اضافہ عدالت چیف کورٹ میں مرسل کرنے کے باب میں اختیار صاحبان سشن جج و مجسٹریٹان اضلاع میں تبدیلی عمل میں نہیں آئی ہے جس صورت میں ایسا حکم سزا کسی عدالت ماتحت کے روبرو بصیغہ اپیل پیش ہو جو صریح غیر مکتفی ہو تو صاحب جج کو چاہئے کہ اگر وہ سشن جج یا مجسٹریٹ ضلع ہوں تو مقدمہ کو نگرانی کے لئے مرسل کریں اور اگر مجسٹریٹ ماتحت ہوں تو مقدمہ کو صاحب مجسٹریٹ ضلع کی اطلاع میں لاویں تاکہ وہ بغرض نگرانی ارسال کیا جاوے -

جبکہ حسب دفعہ ۴۲۸ تحقیقات مزید کا حکم دیا جاوے تو مقدمہ کی آئندہ پیشی کے لئے تاریخ مقرر ہونی چاہیے -

۸ - جب کبھی کوئی اپیل فوجداری تحقیقات مزید حسب دفعہ ۴۲۸ - ایکٹ ۱۸۸۲ع کے لئے واپس بھیجا جاوے تو عدالت اپیل کو ہمیشہ مقدمہ مذکور کی آئندہ پیشی کے لئے تاریخ مقرر کرنی چاہئے - مگر اس امر کی نسبت احتیاط کیا جاوے کہ جو تاریخ حسب بالا مقرر کیجاوے ہر صورت میں اسقدر کافی عرصہ کے بعد ہو کہ جواب حکم واپسی آسکے اور مقدمہ مذکور بہ رجسٹر مناسب اوس تاریخ کے ذیل میں حسب ضابطہ درج کیا جاوے -

سرکلر نمبر ۶۹ نگرانی

جو مقدمات نگرانی کے واسطے بھیجے جاویں اون کے ساتھ مسل اور انگریزی کیفیت مقدمہ کی بھیجی جاتی ہے

جو مقدمات چیف کورٹ میں بغرض نگرانی حکم سزا حسب دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ارسال کئے جاویں ان کے ساتھ ہمیشہ مسل اور کیفیت مقدمہ بزبان انگریزی میں ہونی چاہئے جس میں امور مفصلہ ذیل درج ہوں یعنی -

اول - مختصر خلاصہ مقدمہ -

دوم - حکم سزا یا حکم عدالت ماتحت اور نام صاحب مجسٹریٹ صادر کنندہ بتعیین اختیارات مستعملہ -

سوم - خاص جزو حکم سزا یا حکم کا جس میں غلطی امر قانونی ہونے کا یقین کیا گیا ہے -

چہارم - وجوہات جن کی رو سے عدالت ماتحت کا حکم منسوخ یا ترمیم ہونا چاہئے -

یہ بھی تحریر کرنا چاہئے کہ کس قدر میعاد سزا ملزم بھگت چکا ہے اور اگر اوسکو سزائے جرمانہ یا تازیانہ ہوئی ہو تو آیا جرمانہ وصول ہو گیا یا نہیں یا تازیانہ لگایا گیا یا نہیں -

احکام سزا ناجائز اور کارروائی بے ضابطہ میں تمیز کرنی چاہیے -

۲ - درمیان ایسے مقدمات کے جن میں حکم سزا یا حکم کی تبدیلی کی ضرورت ہو اور ان مقدمات میں جن میں کارروائی کی ایسی بے ضابطگی ہوئی ہو کہ جن حکم سزا یا حکم میں کوئی تبدیلی مطلوب نہ ہو تمیز کرنی چاہئے - مقدمات مقدم الذکر [illegible] چیف کورٹ میں مرسل کرنے چاہئیں کیونکہ

سیشن جج کے سوائے کوئی اور عدالت حکم سزا یا دیگر حکم کو تبدیل کرنے کی مجاز نہیں ہے مقدمات از قسم مذکورہ الذکر میں مسل مقدمات کا چیف کورٹ میں
بغرض احکام ارسال کرنا صاحب سیشن جج یا صاحب مجسٹریٹ ضلع کے انتظام رائے پر منحصر ہے۔

تمام صورتوں میں کہ بے ضابطگی کی رپورٹ چیف کورٹ میں کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے

۳۔ ہر ایک بے ضابطگی ایسی نہیں ہوتی کہ جسکی رپورٹ چیف کورٹ میں اس غرض سے ہونی چاہیے کہ اوسکی نسبت ایک حکم مناسبہ کا محکمہ موصوف
سے بصیغہ نگرانی ہووے جیسے صورتیں کہ ایسی قسم کی بے ضابطگی کی رپورٹ پیشتر ہو چکی ہو اور فیصلہ اوسکا بموجب حکم چیف کورٹ ہو چکا ہو یا
اسکے جہاں بے ضابطگی خفیف ہو اور ملزم کو ضرر نہ پہنچا ہو یا جہاں بسبب بے ضابطگی کے انصاف میں خلل نہ آیا ہو تو صاحب سیشن جج یا صاحب
مجسٹریٹ ضلع کو اختیار ہے کہ عدالت متعلقہ کو ایسی بے ضابطگی جتا دیں تا کہ بے ضابطگی مذکور پھر واقع نہ ہونے پاوے اور صرف اوس حالتوں میں مسل مقدمہ
کو چیف کورٹ میں بھیجیں جبکہ کچھ خاص وجوہ اوسکے بھیجنے کے لئے ہوں۔

مقدمات بغرض نگرانی کے ترسیل کا نمونہ

۴ مقدمات بغرض نگرانی حسب نمونہ معینہ بھیجے جاویں اور اس غرض کے لئے نقول نمونہ مطبوعہ استعمال کرنی چاہئیں

تمام درخواستہائے نگرانی قیدیان مقید جیلخانہ بطور قاعدہ بھیجے نہ جاویں۔

۵ جو درخواستہائے نگرانی جو قیدیان مقید جیلخانجات بوساطت حکام جیل صاحبان سیشن جج یا مجسٹریٹ ضلع کی خدمت میں گذرانیں پر انکو فیصلہ
چیف کورٹ میں روانہ کیجانی چاہئیں لیکن کسی صورت میں درخواستہائے نگرانی چیف کورٹ میں روانہ نہیں کرنی چاہئیں بجز اوس صورت کے
کہ عدالت مذکور کی مداخلت کے لئے مقدمہ بادی النظر میں ثابت کیا جاوے اور بصورت مذکور مسل مرسل کر دینی چاہئیں اور مقدمہ کی نسبت
بہ نمونہ معینہ نگرانی کے واسطے رپورٹ ہونی چاہیے۔

سرکلر نمبر ۷ ۔ کارروائی ہائے فوجداری بنام رعایا برطانیہ اہل یورپ

(الف) رعایا برطانیہ اہل یورپ پر صاحبان مجسٹریٹ کا اختیار سماعت

چٹھی منسلکہ منجانب گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ متعلق انتہائے فوجداری ملک پنجاب کے اطلاع اور ہدایت کے لئے مشتہر کیجاتی ہے۔

نمبر ۷-۱۰۱۳ مقام کلکتہ مورخہ ۲۷ فروری ۱۸۸۴ء از جناب سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب
جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی توجہ بحکم ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۴ء ایکٹ ترمیم مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۸۲ء دلانے میں مجھے اس امر کی ہدایت کی گئی
ہوئی ہے کہ یہ بات جو صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو صاف طور پر جتا دینی چاہئے کہ جو اختیار سماعت دفعہ ۴۴۳ و ۴۴۴ مجموعہ مذکور دوسری رعایائے برطانیہ
اہل یورپ کی نسبت اون صاحبان مجسٹریٹ درجہ اول کو دیا گیا ہے خود جسٹس آف دی پیس اور رعایائے برطانیہ اہل یورپ ہوں وہ ایکٹ ترمیم کے
رو سے کسی نوع سے کم نہیں کیا گیا ہے یہ صریح مناسب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان دفعات کی رو سے کم سنگین جرائم کے الزامات جو رعایائے برطانیہ اہل
یورپ پر لگائے جاویں سماعت اور فیصلہ بموجب دفعات مذکور کیا جاوے یقین کیا گیا ہے کہ اکثر اضلاع میں صاحب مجسٹریٹ ضلع کو امر مذکورہ بالا کی عمل
کا انتظام کرنے میں کم دقت ہوگی اور میں درخواست کرتا ہوں کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جو احکام بلحاظ غرض مذکور مناسب سمجھیں صادر کریں۔
(۲) میں اس امر پر بھی توجہ دلاتا ہوں کہ دفعہ ۴۰۱ الف ایکٹ ترمیم جدید میں جو یہ قرار دیا گیا ہے کہ رعایا برطانیہ اہل یورپ صاحب مجسٹریٹ ضلع کے
روبرو تقرری جوری کی دعوی کرنیکا استحقاق رکھتی ہے کوئی ایسا امر نہیں ہے جو بسبب کہ قیدی کی طلبگار تقرری جوری ہو صاحب مجسٹریٹ کے اختیار انفصال
مقدمہ پر موثر ہو جیسا کہ اب ہوتا ہے یا کسی صورت میں شخص ملزم کو حسب دفعہ ۴۴۷ یا دفعہ ۴۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری بغرض تجویز تفویض کرنیکی
اختیار پر موثر ہو۔ اگر صاحب مجسٹریٹ کارروائی کے کسی حصہ میں مقدمہ کو لائق سماعت عدالت سیشن یا ہائیکورٹ متصور کریں تو انہیں
چاہیے کہ کارروائی مزید بغرض تجویز اپنے روبرو ملتوی کر کے ملزم کو سپرد کریں۔

* دیکھو منقولہ فوجداری نمبر ۶۷۔

(ب) اسپردگی و ترتیب تجویز رعایا برطانیہ اہل یوروپ کی واسطے تجویز چیف کورٹ پنجاب کے سپرد کیجاوین

وارنٹ سپردگی

جو مجسٹریٹ کسی رعیت برطانیہ اہل یوروپ کو چیف کورٹ پنجاب مین واسطے تجویز کی تفویض کرے وہ بموجب دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کسی داروغہ جیلخانہ یا کسی افسر کے نام جسکو قید یون کے لینے اور رکھنے کا اختیار ہوا ایک وارنٹ بھیجیگا اور وارنٹ مذکور اوس نمونہ مین ہوگا جو بغرض مذکور تیار کیا گیا ہے

۲ جب کبھی چیف کورٹ دار الخلافہ ملک پنجاب مین یا کسی اور جگہ بہ استعمال اپنے اختیار سماعت ابتدائی صیغہ فوجداری اجلاس کرنیکا ارادہ کرے اور اطلاع دیوے تو صاحب مجسٹریٹ اوس ضلع کا جسمین مقام مذکور واقع ہو چیف کورٹ کے اجلاس مین تمام اسیران کو پیش کرینگے جو داروغہ جیلخانہ یا اور افسر کی حراست مین ہون جسکو ضلع مذکور مین ان قیدیوں کے لینے یا رکھنے کا اختیار ہو جو چیف کورٹ مین واسطے تجویز کے تفویض ہوئے ہون بجز اوس صورت کے کہ جب کسی خاص مقدمہ مین عدالت موصوف اور طرح پر حکم دیوے ۔

۳ ۔ جب ملزم چیف کورٹ مین پیش کیا جاوے وہ تا اختتام تجویز کے ایسے اشخاص کے حراست مین رہیگا جسکو صاحب مجسٹریٹ ضلع اوسکی حراست کیواسطے مقرر کرے

۴ ۔ ہر ایک شخص مفوضہ بہ چیف کورٹ بغرض تجویز جو صاحب مجسٹریٹ ضلع کو برائے پیش کیے جانے بہ حضور چیف کورٹ دار وغہ جیلخانہ یا دیگر افسر جسکو قیدیون کے لینے اور رکھنے کا اختیار ہو حوالہ کیا جاوے ایسا متصور ہوگا کہ جیلخانہ سے حسب ضابطہ قانون حوالہ کیا گیا ہے ۔

۵ ۔ جو اشخاص اثنائے اجلاس عدالت کے سوائے کسی اور وقت بنا بر تجویز تفویض ہون یا ضمانت پر رکھے جاوین تو اونکی تجویز اوس اجلاس مین ہوگی جو صاحب رجسٹرار کو فرد قرار داد جرم کے سپرد ہونیکے بعد ہووے بجز اوس صورت کے کہ عدالت اور طرح پر حکم دیوے ۔ اور جو اشخاص اثنائے کسی اجلاس عدالت کے سپرد کیے جاوین یا ضمانت پر رکھے جاوین اونکی تجویز اوسی اجلاس مین کیجاویگی بجز اوس صورت کے کہ عدالت اور طرح پر حکم دے ۔

۶ ۔ چیف کورٹ سے بمجرد اس امر کی اطلاع دیے جانیکے کہ فلان مقام پر کسی رعیت برطانیہ اہل یوروپ کی جو واسطے تجویز کورٹ مذکور مین تفویض ہوا ہو تجویز ہوگی صاحب مجسٹریٹ مفوض کو لازم ہے کہ اوس جیلخانہ کے افسر مہتمم کو جسمین شخص ملزم واسطے حراست و نگہبانی کے رکہا جاوے بہ اطلاع دے کہ شخص مذکور غالباً فلان وقت تک بھیجا جاویگا ۔ اوسیوقت اوس ضلع کے مجسٹریٹ کے نام اطلاع بھیجی جاویگی جسمین مقام تجویز واقع ہو ۔

۷ ۔ تمام تجاویز روبروئے چیف کورٹ مین اس امر کا ثبوت موجود ہونا چاہئیے کہ ملزم رعیت برطانیہ اہل یوروپ ہے اور قابل مواخذہ اختیار سماعت عدالت مذکورہ ہے ۔ اس غرض کے لئے صاحب مجسٹریٹ مفوض کو چاہئیے کہ شہادت بہ ثبوت حیثیت ملزم اوس حالت کے سوا بجز اوس صورت کے کہ جب ملزم نے مجسٹریٹ کے روبرو یہ بیان کیا ہو کہ وہ رعایا برطانیہ اہل یوروپ ہے ،

۸ ۔ مقدمات رعایا برطانیہ اہل یوروپ مین جو بغرض تجویز سپرد چیف کورٹ ہوویں اور جنمین بموجب فقرہ ۱۰ پنجاب گورنمنٹ سرکلر نمبر ۲۳ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۸۶۸ء صاحب مجسٹریٹ مفوض کو نقول کارروائی گورنمنٹ ایڈوکیٹ کے پاس بھیجنی ہون خرچ نقول مذکور کا ملاحظہ کر کے صاحب مجسٹریٹ دینگے اور اوس خرچ کو اپنے اخراجات تجویز مین داخل کرینگے اور اگر ضرورت ہو تو اوس رقم کی تائید مین صاحب گورنمنٹ ایڈوکیٹ کے دستخط بالمقابل مذکورہ پیدا کرینگے ۔

ملزم چیف کورٹ مین پیش کیا جاکر اوسکی حراست مین رہیگا

جو اشخاص کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع کے حوالہ کیے جائین ... بحکم ضابطہ قانون ... عمل مین آوے

وقت تجویز

اطلاع اس امر کی کہ ملزم غالباً فلان وقت تک ...

ملزم کی شہادت ... قابل مواخذہ چیف کورٹ ...

جو نقول کارروائی گورنمنٹ ایڈوکیٹ کو دیجاوین ... خرچ ... داخل کرے

دیکھو نمونہ فوجداری نمبر ۳

سرکلر نمبر ۱ ۔ ملزمان فاتر العقل

استصوابات دربارہ اشخاص فاتر العقل لوم ہونی چاہئیں

استصوابات دربارہ اشخاص فاتر العقل حسب دفعات ۴۶۴ و ۴۷۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری بوساطت صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب کمشنر قسمت میں بھیجا جانا چاہئیں اور صاحب کمشنر کو چاہئے کہ اپنی حیثیت انتظامی میں انکی نسبت گورنمنٹ کی خدمت میں رپورٹ کریں ۔

مقدمات جو ایسے استصوابات سے متعلق ہوں انکی تجویز ہونی چاہئے تاکہ فیصلہ ملزمان پر معلوم ہو جائے

۲ مجنوط الحواس اشخاص کے مقدمات بطور زیر تجویز مقدمات کے متصور ہونے چاہئیں تاوقتیکہ ملزمان کی نسبت تجویز ہو دی اور یا تو وہ بری ہوں یا ان پر جرم ثابت ہو ۔

سرکلر نمبر ۲ ۔ جھوٹی گواہی دینے کے مقدمات میں استغاثہ

قانون کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے ۔

جو صاحبان مجسٹریٹ کی توجہ اس قانون کیطرف دلائی جاتی ہے جو دربارہ جھوٹی گواہی دینے ابتدائی کی ہے اور جو دفعہ ۱۹۱ تا ۱۹۶ مجموعہ تعزیرات میں درج ہے ۔

تمام مقدمات جھوٹی گواہی دینے کی بابت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی خدمت میں پیش کئے جانے چاہئیں

۲ ۔ گو ممکن ہے کہ ہر ایک شخص کی نسبت جو جرائم مذکورہ کا مجرم ہو استغاثہ دائر کرنا صاحبان مجسٹریٹ کا کام جنکے پاس پہلے ہی کام بہت ہے بہت ہی بڑھ جائیگا مگر یہ امر اغراض انصاف پر بہت ہی مضر ہے کہ کوئی سخت مقدمہ بلا غور چھوڑ دیا جاوے اسواسطے ہر ایک جوڈیشل افسر کا کام ہے کہ جو مقدمہ اس قسم کا اسکی عدالت میں واقع ہو اسکی اطلاع صاحب مجسٹریٹ ضلع کی خدمت میں کرے اور صاحب موصوف اس امر کو طے کرینگے کہ آیا استغاثہ شروع ہونا چاہئے یا نہیں ۔

مقدمات مذکورہ کس عدالت میں تجویز ہونے چاہئیں

۳ ۔ یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ احکام دفعہ ۴۸۷ ۔ ایکٹ ۱۸۸۲ء کی رو سے جو منسوخ ہو گئی ہیں جو مجموعہ سابق کی موجب اس بابمیں تھے سوا اسکے کوئی عدالت جسکے سامنے جھوٹی گواہی دینے کے جرم کا ارتکاب ہوا ہو خود جرم مذکور کی تجویز نہیں کر سکتی ۔

جھوٹی گواہی کے مقدمہ کے دائر کرنے کی پہلے منظوری حاصل کرنی چاہئے

۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۵ کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے جسمیں بمقصد حفاظت گواہان کے حکم ہے کہ عدالت فوجداری میں بلا منظوری اوس عدالت کے جسکے روبرو یا جسکی برخلاف جرم سرزد ہوا ہو یا بلا منظوری کسی اعلیٰ عدالت کے جسکی عدالت مذکور ماتحت ہو استغاثہ دائر نہیں ہو سکتا جرم مذکور مخالف عدالت عامہ کے ہے اور پیروی ایسے مقدمات کی لوگوں کی خواہش پر نہیں چھوڑی گئی ہے ۔ دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں یہ حکم ہے کہ استغاثہ دائر کرنیکی منظوری میں جو بموجب دفعہ مذکور دیجاوے جہاں تک ممکن ہو اوس عدالت یا دیگر مقام کی تصریح کیجاویگی جسمیں جرم کا ارتکاب ہوا ہو ۔ اور نیز اوس جرم کی جسکا ارتکاب ہوا ہو ۔

سرکلر نمبر ۳ ۔ مقدمات تحقیر عدالت حسب دفعہ ۴۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری

استعمال بیجا اون اختیارات کا جو مقدمات تحقیر عدالت کی بابت اشخاص کو سرسری طور پر سزا دینے کی بابت ہے

حکام چیف کورٹ نے اون مقدمات کی نسبت دریافت کیا تھا جنمیں اشخاص کو بابت تحقیر عدالت سرسری طور پر حسب دفعہ ۴۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سزا دیگئی ہے ۔ اور دریافت مذکور سے یہ نتیجہ ظاہر ہوا ہے کہ وہ افسران جنہوں نے بابت تحقیر عدالت بسا اوقات سزا دی ہے اونمیں سے اکثر از جوڈیشل کے ادنیٰ درجہ میں تھے اور کہ بعض مقدمات میں اشخاص کے ساتھ بیرحال غیر ضروری سختی کے ساتھ کارروائی کی گئی تھی ۔

مقدمات جنمیں لوری ۔۔۔

۲ اندرین حالت عدالت ہذا ہدایت فرماتی ہے کہ آیندہ کل مقدمات جنمیں کسی شخص کو سرسری طور پر بابت تحقیر عدالت دفعہ ۔۔۔ سزا دیجاوے

اختیارات مجسٹریٹی سے کم اختیار والا افسر حسب تحقیر عدالت کی بابت سزا دے سکے صاحب مجسٹریٹ ضلع کی خدمت میں برائے ملاحظہ ارسال ہونا چاہئیں۔

جسے پورے اختیارات مجسٹریٹی سے کم اختیارات حاصل ہوں تو بروقت تکمیل اوسکی کاروائی کے جسمیں تحقیر مذکور وقوع میں آئی ہو برائے معاینہ صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس ارسال کیجاویں صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو اون مقدمات پر جو اونکے پاس بطور مذکور مرسل کیے جاوین باحتیاط غور کرنا چاہئے اور اونکی نسبت ایسے احکام تحریر کرنا چاہئیں جو مناسب حال معلوم ہوں یا اگر ضرورت ہو تو مقدمہ کو برائے غور عدالت چیف کورٹ بصیغہ نگرانی مرسل کرنا چاہئے۔

ہدایات دربارہ عملدرآمد مقدمات مذکورہ

۳۔ بوقت صادر کرنے احکام ہذا احکام عدالت ہذا کی یہ خواہش ہے کہ یہ امر صاف طور پر سمجھ لیا جاوے کہ حکام موصوف کا اس امر کے قرار دینے کا منشا نہیں ہے کہ وہ اختیار جو عدالت ہا مے کو بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری سرسری طور پر تحقیر عدالت کی بابت سزا دہی کا حاصل ہے کبھی استعمال میں نہیں لانا چاہئے۔ ہر ایک عدالت کا یہ فرض ہے کہ اپنی کارروائی کی باقاعدگی اور منزلت کو قایم رکھے اور بعض اوقات امر مذکور صرف بذریعہ سزا مجرم کیا جا سکتا ہے لیکن بہ تعلق اس امر کے عدالت ہذا یہ جتلانا چاہتی ہے کہ درمیان اوس کے جو ایک ایسا شخص کرتا ہے جو مرتکب ایک ناواقف دیہاتی ہوا ہو جو اپنے عمل کی ناشائستگی کو مشکل سمجھتا ہو اور اوس بے ادبانہ چال چلن کے جو ایک شخص اعلی درجہ کی حیثیت کیطرف سے ظہور میں آوے بخوبی تمیز ہو سکتی ہے۔ ایک ناواقف دیہاتی کی صورت میں ممکن ہے کہ عدالت اکثر اس امر پر اکتفا کرے کہ بغیر سزا کے اوس فعل کو معاف کر دے جسکی بادانش میں وہ جبکہ ریز سزا مطلوب ہے دی جاوے بلکہ اوسکا ارتکاب ایک اعلی تعلیم یافتہ اور ایسے شخص نے کیا ہو جو عدالت کے ادب قواعد سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو۔

سرکلر نمبر ۴۷ - ضمانت و مچلکہ

مقدمات قابل ضمانت میں ضمانت لینا ایک استحقاق ہے۔

واضح ہو کہ ہر ایک جرم قابل ضمانت کی بابت ضمانت کا لینا ایک استحقاق امر ہے مہربانی میں داخل نہیں ہے۔ حوالات میں رکھنا بتادل عدم ادخال ضمانت کا ہے کچھ اصلی حکم نہیں ہے۔ ضمانت مطلوبہ شخص ماخوذ کی حیثیت کے لحاظ سے کسی صورت میں بڑی نہیں ہونی چاہئے۔ لہذا تعداد ضمانت اور وہ جرم جسکا الزام لگایا گیا ہو معہ اوس دفعہ کے جسکے بموجب وہ قابل سزا ہو ہمیشہ اوس حکم کی پیشانی پر لکھی جانی چاہئے جسکے ذریعہ سے ملزم کے حوالات میں رکھنے کا حکم دیا جاوے۔ ملزم کو بھی اطلاع دینی چاہئے تاکہ اوسکے رفقا دریافت کر سکیں کہ کیا مطلوب ہے۔ ضمانت قبل ثبوت جرم ہر وقت داخل ہو سکتی ہے اگر مطلوبہ ہو۔

مقدمات قابل ضمانت میں ضمانت کی بجائے مچلکہ لیا جا سکتا ہے۔

۲۔ جس صورت میں کوئی شخص ماسوائے اوسکے جسپر جرم ناقابل ضمانت لگایا گیا ہو کسی عدالت فوجداری کے روبرو حاضر لایا جاوے عدالت مذکور اگر مناسب سمجھے تو ضمانت لینے کی بجائے اوسکو اپنی حاضری کے واسطے ایک مچلکہ بلا ضامنان تحریر کرنے پر رہا کر سکتی ہے (دفعہ ۴۹۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری)

مقدمات ناقابل ضمانت میں ضمانت کب لیجا سکتی ہے۔

۳۔ جرائم ناقابل ضمانت کیصورت میں بھی ایسے حالات ہوتے ہیں جنمیں ملزم سے ضمانت لیجا سکتی ہے حالات مذکور دفعہ ۴۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں درج ہیں۔

ضمانت دینے کی بجائے نقد یا زر نوٹ داخل کیا جا سکتا ہے

۴۔ دفعہ ۵۱۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بموجب نقد یا پرامیسری نوٹ سرکاری ضمانت نامہ لکھنے کے سوائے بعض ضمانت داخل کیے جا سکتے ہیں۔

اشخاص زیر تجویز علاوہ ضرورت قیدخانہ میں نہیں رکھے جانے چاہئیں۔

۵۔ یہ بڑی سختی کی بات ہے کہ اشخاص زیر تجویز بہ نسبت اوسکے جسکا قانون میں حکم ہے ایک گھنٹہ زیادہ بھی قید خانہ میں رکھے جاویں۔ بصورت میں اونکے مسائل جو ابدہی کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور اگر وہ معزز اور بیگناہ اشخاص ہوں تو قید اونکی بے عزتی کا باعث ہوتی ہے جسکے واسطے کوئی مابعد حکم رہائی یا بریت معاوضہ کافی نہیں ہو سکتا۔

بعد التوائے ادراک کے حکم سے ضمانت پر رہائی

۶۔ دفعہ ۴۹۸ کے بموجب صاحبان سشن جج عام اس سے کہ ثبوت جرم کی رو سے اپیل ہو سکے یا نہ ہو سکے یہ حکم صادر کر سکتے ہیں کہ کسی شخص ملزم سے

مانت لیجاوے یا یہہ کہ ضمانت کی تعداد جو اہلکار پولیس یا صاحب مجسٹریٹ نے طلب کی ہو کم کر دیجاوے۔ دفعہ ۴۲۳ کی رو سے عدالت سشن صاحب مجسٹریٹ ضلع کے مقدمہ کی نسبت چیف کورٹ سے استصواب کرتے وقت اگر حکم سزا کی منسوخی کی سفارش کیجاوے یہہ حکم دیسکتی ہیں کہ اوس شخص جسکی نسبت حکم سزا صادر ہوا ہو ضمانت لیجاوے۔ یہہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دفعہ ۵۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی بموجب حالت ذیل کے لحاظ اون وجوہات کے جو ضبط تحریر میں لائی جائیں یہہ حکم دیسکتی ہے کہ شخص مجرم ثابت شدہ ضمانت پر یا خاص اپنی مچلکہ پر رہا کیا جاوے۔

مچلکہ جات ملزمان کی و ضمانت نامہ جات کا منظور ہونا

۷۔ ملزمان اور اونکے ضامنان سے مچلکہ جات اور ضمانت نامجات لینے کے متعلق شرائط قانون کی تعمیل میں بہت مختلف عملدرآمد ہے۔ اور نتیجہ اختلاف و بیقاعدگی مذکور کا صرف یہی نہیں ہے کہ اہالیان پولیس کو صرف غیر ضروری دریافت میں مصروف ہونا پڑتا ہے کہ ضمانت پیش شدہ کی کافی یا غیر کافی ہونیکی تحقیقات کے نتیجہ کے منتظر ملزم بھی زیر حراست رکھا جاتا ہے۔ لہذا حکام فوجداری کی توجہ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی طرف دلائی جاتی ہے جسمیں محض یہہ حکم ہے کہ صاحب مجسٹریٹ ملزم یا ایک یا زیادہ ضامنان سے اسقدر رقم کے مچلکہ یا مچلکے لیویں جو اونکے نزدیک مناسب ہو مگر اسکے ساتھہ ہی صاحبان مجسٹریٹ کا یہہ فرض ہے کہ اپنا اطمینان اس امر میں کر لیویں کہ ضامنان ایسی حیثیت کے اشخاص ہیں جنکی نسبت بوجہ معقول یہہ گمان ہوسکے کہ وہ بوقت ضرورت شرائط ضمانت نامہ کو پورا کر سکینگے۔

کارروائی بروقت ضبطی مچلکہ یا ضمانت نامہ

۸۔ دفعہ ۵۱۳ میں وہ ضابطہ درج ہے جسپر شخص تحریر کنندہ مچلکہ اور اوسکے ضامنان سے زر تاوان مندرجہ مچلکہ یا ضمانت نامہ بجبر ادا کرانیکے واسطے عملدرآمد ہونا چاہئے۔

سرکلر نمبر ۷۵ تحریر شہادت بغیر حاضری ملزم

تحریر شہادت بغیر حاضری ملزم — احکام دفعات ۵۱۲ و ۱۶۴

احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری در باب لینے اور تحریر کرنے شہادت بغیر حاضری اشخاص ملزم ضروری ہیں اور اونکو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے

۱۔ دفعہ ۵۱۲ میں یہہ حکم ہے کہ جب کبھی یہہ ثابت ہوجاوے کہ کوئی شخص ملزم فرار ہوگیا ہے اور اوسکی گرفتار ہونیکی سردست کوئی امید نہو تو جو عدالت اوس جرم کی بابت جسکا استغاثہ کیا گیا ہو ملزم مذکور کی نسبت تجویز کرے یا بغرض تجویز اوسکے سپرد کرنیکی مجاز ہو اوسکی بغیر حاضری کے اون گواہان کے اظہار لیسکتی ہے جو استغاثہ کی طرف سے پیش کئے جاویں اور اونکے اظہارات کو قلمبند کرسکتی ہے اور شخص ملزم کے گرفتار کئے جانے پر اظہارات مذکور اوسکے برخلاف بطور وجہ ثبوت استعمال کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ گواہ فوت ہوجاوے یا شہادت دینے کے قابل نہ رہے یا وہ بسہولت حاضر نہ کرایا جاسکے۔ اسکے متعلق یہہ امر بھی قابل تحریر ہے کہ دفعہ ۱۶۴ کی رو سے صاحب مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ کسی بیان کو جو کوئی شخص ملزم در باب کسی جرم کے کرے خواہ وہ بیان مذکور کے ذریعہ سے کسی کو شریک جرم بتلا دے اوسی طور پر تحریر کرے جسمیں شہادت تحریر کیجاتی ہے

کارروائی ماتحت دفعہ ۵۱۲ میں بعض امور کو ثابت کرنا چاہیئے

۲۔ احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری متذکرہ بالا کی طرف توجہ دلانیکے وقت عدالت ہذا یہہ جتلانا چاہتی ہے کہ جو کارروائی حسب دفعہ ۵۱۲ ہو اوسکا آغاز امور ذیل کی نسبت شہادت لینے اور تحریر کرنے سے ہونا چاہئے۔

(۱) یہہ کہ شخص ملزم فرار ہوگیا ہے اور (۲) یہہ کہ تعاقب قرار واقعی کیا گیا اور اوسکی گرفتار ہونیکی کوئی امید سردست نہیں ہے۔

۴۔ مین مقدمات مین جرم کا نتیجہ ہلاکت ہوئی ہو یا جنمین شہادت طبی ہو یا بوقت تجویز مطلوب ہو تو شہادت افسر طبی نسبت باعث موت یا بابت اون ضربات کے جو پہونچائی گئی ہون تحریر ہونی چاہیئے۔

افسر طبی کی شہادت کسطرح پر ہونی چاہیئے

سرکلر نمبر ۷۶۔ ادائیگی اخراجات اشخاص ملزم و گواہان قبل از تجویز

پولیس کو چاہیئے کہ ملزمان و گواہان کو قبل از تجویز خرچ خوراک دیوے

صاحبان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو خزانہ سے ہمیشہ اس غرض سے کچھ روپیہ پیشگی ملتا ہے کہ پولیس کو استطاعت ادائی خرچ خوراک گواہان و ملزمان اور نیز کسی دیگر خرچ متفرق کی جو قبل از تجویز اوٹھایا جاوے حاصل ہووے۔

۲۔ پولیس گواہان کو خرچ خوراک اوس روز تک اور علاوہ اوس روز کے جسروز فرد قرارداد جرم عدالت ذی اختیار سماعت کے حوالہ کیجاے پہونچاویگی اور ملزم کو خرچ خوراک اوس روز تک اور علاوہ اوس روز کے پہونچاویگی جبکہ وہ جوڈیشل حوالات مین سپرد کیا جاوے۔

کس میعاد تک پولیس خرچہ ادا کریگی

۳۔ جسوقت فرد قرارداد جرم پیش کیجاوے اوسیوقت پولیس افسر جوڈیشل سے اوس روپیہ کی منظوری کے لئے جو پولیس نے اوس خاص مقدمہ مین خرچ کیا ہو درخواست کریگی یہ کل روپیہ جو بطور پیشگی دیا گیا ہو ہمیشہ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کے نام درج رہیگا اور وہ حسب مطابق احکام اپنے سررشتہ کے اپنے ماتحتون کے ساتھ اپنا انتظام رکھینگے۔

صاحب مجسٹریٹ کو چاہیئے کہ جو روپیہ پولیس نے خرچ کیا ہو وقت پیش ہونے فرد قرارداد جرم کے منظور کرے

۴۔ کسی قسم کے چلتے حساب کی اجازت نہین ہے جسوقت پولیس کا کنٹنجنٹ بل منظور ہوجاوے اوسوقت پولیس کو اوسکا روپیہ پورا ادا کیا جاویگا۔

چلتا حساب جائز نہین

۵۔ پولیس کا ایسے مقدمات مین جو عدالت فوجداری مین حسب درخواست فریقین یا حسب تجویز عدالت دائر ہون گواہان یا ملزمان کے خرچ خوراک سے کچھ تعلق نہین۔ گواہان و ملزمان بعض خاص صورتون مین پولیس کی معرفت طلب کیے جاسکتے ہین الا اگر فریقین گورنمنٹ سے خرچ خوراک کے پانیکے مستحق ہون تو صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ اپنے ناظر کو حکم دین کہ اونکو خرچ مذکور ادا کرین۔

مقدمات ناقابل دست اندازی پولیس مین پولیس کو خرچہ ادا کرنا نہین چاہیئے

سرکلر نمبر ۷۷۔ اخراجات مستغیثان و گواہان بمقدمات فوجداری

(الف) قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ حسب دفعہ ۵۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری

لوکل گورنمنٹ نے بمنظوری سابقہ گورنمنٹ ہند قواعد مندرجہ ذیل دربارہ ادائیگی اخراجات مستغیثان و گواہان بمقدمات فوجداری حسب دفعہ ۵۴۴ ایکٹ ۱۸۸۲ء جاری کی تھی اور قواعد مذکور حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸۹۸ء اثر پذیر ہین۔ دفعات مجموعہ ضابطہ فوجداری کے حوالہ مین تبدیلی کی گئی ہے یعنے ایکٹ مجریہ حال کی دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اول۔ عدالتہائے فوجداری کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ اخراجات مستغیثان یا گواہان بموجب شرح مفصلہ ذیل کے دیوین۔

کن مقدمات مین خرچہ مستغیثان یا گواہان قابل ادا ہے

(۱) اون مقدمات مین جنمین استغاثہ از جانب یا بموجب احکام یا بمنظوری گورنمنٹ یا کسی صاحب جج یا کسی صاحب مجسٹریٹ یا کسی دیگر افسر سرکاری کے دائر کیا گیا ہو یا اوسکی پیروی کیجاتی ہو یا جنمین افسر عدالت کو یہ معلوم ہو کہ استغاثہ سے صریحاً خدمت عامہ کو فائدہ پہونچیگا (۲) کل مقدمات مین جو ضمیمہ دوئم مجموعہ ضابطہ فوجداری کے خانہ ۵ مین بطور ناقابل ضمانت درج ہین (۳) کل مقدمات مین جو بالا

دستاندازی پولیس کے ہین (۴) اور اون کل مقدمات کے گواہان کو جنہین صاحب مجسٹریٹ اوسکو بتحریک خود حسب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے حاضری کے مجبور کرے۔

گواہان جنکو مستغیث نے پیش کیا ہو سرکاری اخراجات کے مستحق نہین ہین۔

دوئم۔ گواہان جو بموجب درخواست مستغیث کے حسب دفعہ ۲۰۴ طلب کئے جاوین اونکو سرکار کیطرف سے کچھ نہ دیا جاوے بجز اوس صورت کے کہ جب مجسٹریٹ کے نزدیک استغاثہ سے انصاف عامہ کو فائدہ پہنچنے والا ہو۔ لیکن بموجب اس فقرہ کے صاحب مجسٹریٹ مستغیث کو حکم دیسکتا ہے کہ گواہ طلب کردہ کے اخراجات ادا کرے۔

(اول) شرح خرچ خوراک یعنی خرچ جو مسکن سے ضرورتاً غیر حاضر اور عدالتین حاضر رہنے کے لئے فی یوم دیا جاوے۔

دیسی اشخاص
(الف) عام محنتی درجہ کے لوگون کے واسطے ۲ر یومیہ
(ب) گواہان جو اونسے قدرے بالا درجہ کے ہون ۴ر یومیہ
(ج) اون گواہان کو جو درجہ (الف) و (ب) مین شامل نہین ہین ایسی رقم جو ایک روپیہ یومیہ سے زیادہ نہو۔

اہل یورپ
(د) عام کاریگران اہل فرنگ کو ایسی رقم جو ایک روپیہ یومیہ سے زیادہ نہو۔
(ھ) تاجران اہل فرنگ و دیگر اوسی درجہ کے اہالیان فرنگ کو ایسی رقم جو تین روپیہ سے زیادہ نہو۔
(و) گواہان ہر دو اقوام بالا کو جو درجات متذکرہ بالا مین داخل نہون ایک خاص شرح مطابق تشخیص کے دیجائیگی۔

عدالت کو تصفیہ کرنا ہوگا کہ گواہ کس درجہ کا ہے۔

عدالت جسمین کوئی مستغیث یا گواہ حاضر ہو تجویز کریگی کہ مستغیث یا گواہ کس درجہ مین رکہا جاوے۔

(دوئم) شرح سفر خرچ۔

سفر خرچ ریل

جب سفر ریل مین طے کیا جاوے اشخاص درجہ (الف) و (ب) کو کرایہ درجہ سوم کی گاڑی کا دیا جاویگا۔ درجہ (ج) کو کرایہ درجہ دوئم کی گاڑی کا درجہ (د) کو کرایہ درجہ دوئم یا سوم کی گاڑی کا حسب اقتضائے رائے عدالت۔ درجہ (ھ) کو کرایہ درجہ دوئم کی گاڑی کا درجہ (و) کو کرایہ جو واقعی ادا کیا گیا ہو دیا جاویگا۔

سفر خرچ جب سفر سوائے ریل اور کسی طرح کیا جاوے

جب سفر کسی اور طرح سوائے ریل کے کیا جائے تو ضروری اور واقعی خرچ سواری کا حسب اقتضائے رائے عدالت کے دیا جاسکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ خرچ مروجی میل سے زیادہ نہو اور نیز یہ کہ سفر پیدل بلحاظ عمر و رتبہ و عادات رہائش شخص مذکور پیدل نہو سکتا ہو۔ دیسی اشخاص درجہ (ج) کو اور اہل یورپ درجہ (د) کو سوائے خرچ بالا کے اور زیادہ خرچ واسطے کرایہ سواری کے جسمین وہ بایام حاضری عدالت عدالتین آوین اور واپس جاوین دیا جاسکتا ہے۔

قواعد خرچ گواہان میں امداد جیسا اقتضائے رائے ہو

۴۔ قواعد ہذا کی رو سے اراکین عدالتہائے فوجداری کو اختیار دیا گیا ہے کہ گواہان کو خرچ ادا کرنے کی بابت حسب اقتضائے رائے خود کاربند ہون۔ مقدمات کے حالات مختلف ہوتے ہین اور بہت سے نوعیت کی کارروائیان ایسی ہین جنمین بوجہ تمام اشخاص خلاف پیروی مقصد کی ضرورت

نہین ہوتی - ہر ایک مقدمہ مین ایسا نہین ہوتا کہ مکرر فی خرچہ پیروی مقدمہ کے ذمہ داری کی ہو اور سرکار کو اوسکا ادا کرنا لازمی ہو - علاوہ اسکے بہت سی نظیرین ایسی ہین جنمین گواہان عدالت سے بمقدار تہوڑے فاصلہ پر رہتے ہین کہ اونہین اگر شہادت وغیرہ کی غرض سے طلب کیا جاوے تو یہہ نہین تصور کیا جا سکتا کہ وہ حق الخدمت کے مستحق ہین - اوسکے ساتہہ ہی مشتبہ صورتونکی تاویل کشادہ دلی سے کرنی چاہئے اور کسیصورت تمیز ایسا نہونا چاہئے کہ جن مستغیثون اور گواہونکو تکلیف اور از بابت پیروی مقدمہ مجرمان مین دیگئی ہو اونہین اونکی جائز اخراجات کے ادا کرنے سے انکار کیا جاوے -

حسب الایمائے گورنمنٹ پنجاب حکام عدالت ہذا نے بحوالہ دفعہ ۳۴ سول ٹریولنگ الاونس کوڈ ہدایت فرمائی ہے کہ آیندہ اون گواہونکو جو مستحق الیعال سفرخرچ از سرکار بروئے احکام ٹریولنگ الاونس کوڈ ہون بابت غیر حاضری از مسکن وحاضری بعدالت کچھہ نہین دیا جاویگا -

جن صورتون مین گواہ سرکاری سفرخرچ پانیکا مستحق ہو عدالت اوسے کچھہ دیگی ؛

(ب) فیس افسران طبّی

۳۴- قواعد وہدایات مندرجہ ذیل دربارہ ہرجانہ فیس افسران طبی کہ جو بطور گواہان مقدمات فوجداری مین طلب کئے جاوین یا اونسے امتحان نعش بعد مرگ کرایا جاوے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے منظور فرمایا ہے یا گورنمنٹ ہند نے مقرر کیا ہے -

اول - جو معمولی کام متعلق عہدہ سول سرجن ہا ہین اونمین سے ایک کام یہہ ہے کہ صاحب موصوف اوسی مقام کی عدالتہائے فوجداری مین بغرض دینے شہادت کے حاضر ہووین اور صاحب موصوف الیہ استحقاق حاصل نہین کہ بعوض ایسے کام کے کسی فیس کا دعوی کرین اور نہ عدالتون کو ایسے کام کے عوض مین فیس کے عطا کرنیکا اختیار ہے - جب کبھی صاحب سول سرجن کو اپنے علاقہ کی حدود سے پانچ میل سے زیادہ دور جانیکے لئے حکم ہو تو صاحب موصوف بارہ مین معمولی قواعد کے بموجب سفرخرچ کے مستحق ہین -

صاحب سول سرجن شہادت وغیرہ کی بابت فیس کا مستحق نہین ہے

دویم - رزولیوشن وخط وکتابت منسلکہ مین وہ حالات درج ہین جنمین افسران طبی ماسوائے صاحبان سول سرجن امتحان نعش بعد مرگ وامتحان طبی محکومہ قانون کی بابت فیس کے مستحق ہونگے اور نیز وہ فیس درج ہے جو اونکو ادا ہونی چاہئے -

نمبر ۳۰۰۵- گورنمنٹ ہند - صیغہ مال وتجارت - تنخواہ والونس - دیگر الونس -

قاعدہ

منمقام شملہ مورخہ ۱۱- اگست ۱۸۸۲ء

رزولیوشن ہائے گورنمنٹ ہند صیغہ مال متذکرہ ذیل دربارہ ملاحظہ سے گذری -

(۱) نمبر ۱۳۱ مورخہ ۳ جون ۱۸۶۹ء ونمبر ۲۰۲ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۷۱ء جنمین یہہ اظہار حکم کیا گیا تہا کہ جب کبھی افسر طبی سوائے صاحب سول سرجن یا افسر طبی متہتم کسی سول اسٹیشن کے کسی عدالت فوجداری مین برائے ادائے شہادت متعلقہ نتیجہ امتحان نعش بعد مرگ یا دیگر امتحان جو نامبردہ نے ایسی مقدمات مین کیا ہو جو اونکے معمولی کامون مین داخل نہون طلب کیا جاوے تو اونکو بعوض فیس علاوہ معمولی اخراجات کے جو کسی گواہ کو دیجاتی ہون ملنی چاہئے -

(۲) نمبر ۱۰۹ مورخہ ۲۱ جون ۱۸۷۲ء جسمین بہ تنسیخ احکام محولہ بالا یہہ قرار دیا گیا تہا کہ عوض فیس مقدمات مندرجہ برائے امتحان نعش بعد مرگ یا دیگر امتحان کے قابل ادا ہوگی خواہ افسر طبی جسنے امتحان مذکور کیا ہو کسی کورٹ آف جسٹس مین بہ تعلق ایسے امتحان شہادت دینے کیواسطے طلب کیا جاوے یا نکیا جاوے

رزولیوشن ۔ بہ ترمیم احکام مجریہ نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل یہ قرار دیتے ہیں کہ کوئی افسر طبی جو سول سرجن یا افسر طبی یا مہتمم سول شفاخانہ ہو مستحق فیس ایسے امتحان بعد مرگ وغیرہ فیس برائے امتحان طبی محکمہ قانونی ہوا ایسے امتحان نعش بعد مرگ ایسے مقدمات میں ہو گا جو معمولی فرض داخل اسکی کار منصبی میں نہ آتی ہوں خواہ افسر مذکور کو کسی کورٹ آف جسٹس میں بہ تعلق امتحان مذکور شہادت دینی پڑی یا نہ پڑی اور یہ بطور صاف صاف سمجھ لینا چاہئے کہ جب ایسے حالات میں کسی ایسے افسر کو کسی کورٹ آف جسٹس میں شہادت طلب کیا جاوے تو نامبردہ مستحق کسی محنتانہ کا علاوہ فیس مقرر شدہ یا سوائے معمولی اخراجات کے جو کسی گواہ کو دئے جاتے ہیں نہو گا ۔

چٹھی نمبر ۹ مقام کلکتہ مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۸۲ء منجانب ای۔ مکنزی صاحب بہادر سی۔ ایس سکرٹری گورنمنٹ ہند بصیغہ ہوم ڈپارٹمنٹ
بنام صاحب سکرٹری گورنمنٹ بنگال صیغہ طبی و میونسپل

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۵۰ مورخہ ۲۰ ماہ گذشتہ میں حسب الہدایت تحریر کرتا ہوں کہ احکام مندرجہ رزولیوشن گورنمنٹ ہند صیغہ مال و تجارت نمبری ۴۰ مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۸۰ء کا منشا اس امر کی نسبت جو افسر طبی کو اوسکے فرائض معمولی کے سواء اور طرح امتحان نعش بعد مرگ یا امتحان طبی محکمہ قانونی کی بابت دیجاوے (عہ ۱۰ و عہ علی الترتیب ہو گی) یہ منشا رہا کہ وہ صرف افسران کمیشن یافتہ سے متعلق ہوں ۔

۲۔ لیکن جناب صاحب پریزیڈنٹ باجلاس کونسل بموجب اوس سفارش کے جو آپکی چٹھی میں کی گئی ہے اسلئے کہ محنتانہ صیغہ طبی کی ملازم ہستی کرنے کیلئے امتحانات مذکورہ کرنے کی بابت جبکہ وہ امتحانات اوسکے فرائض معمولی کے حیطہ میں نہ آتی ہوں منظور فرماتے ہیں ۔ مگر واضح ہو کہ محکمہ طبی کے درجہ ماتحت سے جنہیں گورنمنٹ سیویل کمیشن یا شفاخانوں کی کمیٹیوں کو مستعار دیا ہو یہ مطلوب ہوگا کہ وہ ان امتحانات کو اپنے فرائض معمولی کی جز کے طور پر بلا فیس حق الخدمت مزید کے انجام دیں ۔

(ج) اخراجات گواہان بتجاویز متعلقہ عدالت چیف کورٹ

۴۔ قواعد ذیل بابت انتظام ادائے خرچ خوراک و خرچ سفر ادن مستغیثان اور گواہان کے جو چیف کورٹ پنجاب میں بعینہ اجلاس ابتدائی مقدمات فوجداری میں حاضر ہوں لوکل گورنمنٹ نے منظور فرمائے ہیں ۔

صاحب مجسٹریٹ سپرد کنندہ اخراجات ادا کریگا

(اول) مستغیثان و گواہان جو چیف کورٹ کے حضور میں بتجاویز فوجداری میں حاضر ہوں اونکی بابت کل اخراجات صاحب مجسٹریٹ سپرد کنندہ ادا کرینگے اور صاحب موصوف ہی اونکو رقم کے حساب میں درج کرینگے۔ صاحب مجسٹریٹ مفوض تصفیہ کرینگے کہ ہر ایک شخص کس درجہ سے متعلق ہے ۔

جب ممکن ہو ریل کے ذریعہ سفر کیا جاوے۔

(دوم) بجز اوس صورت کے کہ کسی خاص مقدمہ میں کوئی خاص وجہ موجود ہو مستغیثان اور گواہان بخرچ سرکاری سفر کریں اونکو سڑک کے راستہ سے سفر کرنے اور اوسکے مطابق مطالبہ کرنے کی اجازت نہیں دیجا سکتی جبکہ سفر بہت ارزان اور جلدی بذریعہ ریل ہو سکتا ہو ۔

گواہان بابت پہنچنے کے رپورٹ صاحب رجسٹرار کو کریں۔

(سوم) صاحب مجسٹریٹ مفوض جب مستغیثان و گواہان کو چیف کورٹ میں روانہ کریں تو اونکو فہرست کے ذریعہ ہدایت کر دیوے کہ جب مقام لاہور میں پہنچ جاویں تو اپنے پہنچنے کی رپورٹ صاحب رجسٹرار عدالت مذکور کی خدمت میں کریں۔ جب صاحب موصوف اوسوقت مراتب ذیل کی اطلاع دینگے ۔

(الف) نام مستغیث و گواہ (ب) جس مقدمہ کا وہ ہو (ج) تاریخ جس روز بغرض حاضری چیف کورٹ روانہ ہوا (د) آیا اوسکو کچھ روپیہ پیشگی لاہور میں پہنچنے کیلئے دیا گیا یا نہیں اگر دیا گیا تو اوسکی تعداد ۔

صاحب رجسٹرار اطلاع دیگا۔

(چہارم) جب تجویز ختم ہو جاوے تو صاحب رجسٹرار چیف کورٹ مجسٹریٹ مفوض کو تاریخ پہنچنے مستغیثان و گواہان بمقام لاہور اور نیز اوس تاریخ سے جس روز وہ اوس مقام مذکور کا چھوڑ دینا ممکن تھا اطلاع کریگا۔ خرچہ خوراک و نیز بمقام لاہور بعد تجویز کے اوسوقت موقوف ہو جاویگا کہ جب مقام مذکور سے روانگی ممکن ہو جاوے ۔

صاحب مجسٹریٹ زرِ بنتگی گواہوں کو سافتدی بعض اوقات میں پیشگی دے سکتا ہے۔

(پنجم) صاحب مجسٹریٹ مستغیثان اور گواہان کو لاہور میں پہونچنے کی لئے معقول زرِ بنتگی دیسکتے ہیں اور جب ورت فنانشل کمشنر اجیف کورٹ بمقام لاہور انکو اپنے گھر واپس پہنچنے کی لئے زرِ بنتگی دیگی - احتیاط رکھنی چاہئے کہ زرِ بنتگی مذکور کی دینے میں کسی مستغیث یا گواہ کو اوس سے زیادہ روپیہ نہ دیا جاوے جسکا بموجب قواعد ہذا وہ مستحق ہو اور لازم ہے کہ صاحب مجسٹریٹ مفوض قبل اسکے کہ زرِ بنتگی گواہان ملزم کو دیویں اس امر میں اطمینان کر لیویں کہ گواہان مکور مزدوری من

در بنتگی جو صاحب رجسٹرار نے دیا ہو۔

(ششم) جو زرِ بنتگی صاحب رجسٹرار بموجب قاعدہ بالا دیوے وہ فوراً مجسٹریٹ مفوض سے وصول کیا جاویگا اور صاحب موصوف اوسکو اپنے بل میں شامل کریگا

صاحب مجسٹریٹ بل کر دستخط بالمقابل کے واسطے ارسال کریگا۔

(ہفتم) جنتیم اخراجات جنکے مستغیثان اور گواہان بموجب قواعد ہذا مستحق ہوں دیدئے جاویں تو مجسٹریٹ مفوض اوسکا بل مع واوچر اپنے سنات ضروری صاحب رجسٹرار چیف کورٹ کے پاس بغرض دستخط تصدیقی ارسال کریگا۔ دستخط تصدیقی صاحب رجسٹرار چیف کورٹ واسطے تائید اخراجات مذکور بحساب سرکاری سند کافی ہوگی۔

سرکلر نمبر ۸۷ - روزنامچہ حاضری گواہان

قبوحات جو گواہوں کو روزنامچہ بیٹھے رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں

صاحبان مجسٹریٹ کو یاد رکھنا چاہئے کہ گواہان کو غیر واجبی طور پر روک رکھنے سے سخت قبوحات برپا ہوتی ہیں۔ عدالت فوجداری میں شاید ہماری عدالت ہائے فوجداری کا کوئی امر لوگوں پر امر مذکور سے زیادہ سختی کا باعث نہیں ہوتا امر مذکور کی سوا کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جسکی اصلاح کرنی نہایت ضروریات سے ہو۔

کارروائی بضابطہ

۲ - معلوم ہوا ہے کہ بعض اضلاع میں صاحبان مجسٹریٹ اوس روز تک جب تک مقدمہ صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے سپرد ہو گواہوں کو حاضر نہیں رکھتے ہیں پہونچنے گواہان اور آغاز تحقیقات مجسٹریٹی کی اکثر توقف ظہور میں آتا ہے اور اکثر وہ توقف مذکور بلا ضرورت زیادہ ہوتا ہے یہ بات ظاہر ہے کہ اگر یہہ توقف نقشجات کی اندراج حساب میں شمار نہ کیا جاوے تو اوسکے اصلی حال بابت روک رکھنے گواہوں کا اور نیز اوس تکلیف کا جو بسبب اسکی گواہان مذکور پر عاید ہوتی ہے معلوم نہیں ہوتا۔

پولیس کا گواہوں کو روک رکھنا۔

۳ - جہاں پر توقف اظہارات گواہان کی نسبت اعتراض کیا گیا ہے۔ وہاں اکثر یہہ عذر پیش ہوا ہے کہ گواہان صاحب مجسٹریٹ کی سامنے بسبب اونکی روک جانی محکمہ پولیس میں بمقام صدر اوس تاریخ پر حاضر نہیں ہوئی جسکے واسطے اونسے مچلکہ حاضری کا لیا گیا تھا اگر ایسی ہی روک عمل میں آوے تو باعث اسکا یہہ سمجھنا چاہئے کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع ایسی نگرانی اور پرا ہالیان پولیس اپنے ضلع کی نہیں کرتے جسکا اونکو ازروئے قانون اختیار دیا گیا ہے۔

پولیس کو چاہئے کہ گواہوں کو وقت مقررہ مجسٹریٹ کے روبرو حاضر کرے۔

۴ - صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو اس امر پر اصرار کرنا چاہئے کہ جو مقدمات پولیس سے چالان ہو کر آویں وہ روبروئے صاحبان مجسٹریٹ مجاز سماعت اوسوقت پر پیش کئے جاویں جسکے واسطے گواہوں سے مچلکہ حاضری کا لیا گیا ہے - احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری درباره حاضری فریقین و گواہان بحضور صاحب مجسٹریٹ ذی اختیار بعد از اختتام تفتیش پولیس میں باحتیاط یہہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ توقف نہو۔ پس اوس احکام مذکور پر سختی سے عملدرآمد ہونا چاہئے۔

مین جرم جسکو وہ ملزم حوالات مین رکہا جاوے درج ہونا چاہیے اور اوسمین تحریر ہونا چاہیے کہ آیا ضمانت ہوسکتی ہے یا نہین اور نہ کوئی ملزم بلا حکم تحریری قسم مذکور حوالات سے نکالا جاسکتا ہے

(دوئم) حوالات پولیس مین کوئی ملزم ۲۴ گہنٹہ سے زیادہ ماسوائے اوس وقت کے کہ جو مقام گرفتاری سے صاحب مجسٹریٹ کی عدالت مین پہونچنے کیواسطے ضروری ہو بلا خاص حکم کسی مجسٹریٹ کے نہین رکہا جاسکتا۔

نگرانی حوالات پولیس

۳۔ حوالات پولیس بالکل محکمہ پولیس کے ماتحت ہے افسران پولیس خلاف ورزی متعلقہ قانون کے پوری پوری ذمہ دار ہین اور صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ تہر یک خود ہیچون خلاف ورزی کی باز پرس کرین۔

حوالات جوڈیشل

۴۔ حوالات جوڈیشل مین اشخاص مندرجہ ذیل رکہے جاتے ہین۔

(اول) اشخاص زیر تجویز روبرو صاحبان مجسٹریٹ جنمین وہ اشخاص جو حسب درخواست پولیس ڈیپوٹی کئے ہون اور نیز اشخاص خود اون مقدمات کے جو پولیس مین واپس بہیجے گئے ہون شامل ہین۔

(دوئم) اشخاص جو روبرو صاحب سشن جج کے زیر تجویز ہون۔

(سوئم) بعض اضلاع مین جہان کوئی علیحدہ جیلخانہ نہین ہے قیدیان جنکی کم میعاد قید ہوتی ہے کل میعاد قید تک حوالات مین رکہے جاتے ہین اور قیدیان جنکی میعاد قید زیادہ ہوتی ہے اوسوقت تک حوالات مین رکہے جاتے ہین جبکہ موقع اونکو نزدیک ترین جیلخانہ مین بہیجنے کا ملے

نگرانی ملاحظہ حوالات جوڈیشل

۵۔ حوالات جوڈیشل زیر نگرانی اور حکم صاحبان سشن جج کے ہین اور صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات کے اختیار مین انکا ملاحظہ کرنا اور اونکی نسبت رپورٹ کرنا ہے۔

مختلف سررشتوں کے فرائض حوالات جوڈیشل کے متعلق متعین کئے گئی ہین

۶ بہ تعلق حوالات جوڈیشل مختلف سررشتون کے فرائض کو گورنمنٹ نے حسب ذیل متعین کیا ہے۔

(اول) پولیس اونکی حفاظت کی ذمہ دار ہے اور واسطے اونکی حفاظت کے اور نیز ملزمان کو حوالات سے عدالت تک اور عدالت سے حوالات تک پہونچانے کے لئے مقامات صدر اور نیز مفصلات مین گارد بہم پہونچاویگی۔

(دوئم) ناظر یا نائب ناظر واسطے خوراک قیدیان کے ذمہ دار ہے اور اوسکو ایک یا دو کنجی بردار حسب ضرورت مدد دینگے بجز اوس صورت کے کہ حوالات دراصل ایک جز جیلخانہ کا ہو۔

(سوئم) صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات عند الدورہ سالیانہ جملہ حوالات کو ملاحظہ کرینگے اور دیکہینگے کہ آیا انتظام امور حفظان صحت کا درست ہے یا نہین یعنی مکانات مین مناسب تعداد سے زیادہ قیدیان تو نہین رہتے اور ہوا خوراک کافی ہے اور قیدیان مرد اور عورت علیحدہ رکہے جاتی ہین اور حسب ضابطہ موصوف اپنی جیلخانہ کی رپورٹ سالتمام مین انتظام عام کی نسبت کیفیت تحریر فرماوینگے۔

(چہارم) صاحب سشن جج کو چاہیے کہ ایک مرتبہ ضرور ہر سال حوالات جوڈیشل کا ملاحظہ کرین اور احکام ضروری صادر کرین۔

بلا چٹھی گورنمنٹ پنجاب نمبر ۲۷۰ مورخہ ۲۲ مئی [illegible]

زنجیر) صاحب مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ چھاونی ہر وقت اس بات کی ذمہ دار ہین کہ اگرچہ ٹھیک ٹھیک قواعد اور انتظام باقاعدہ جیلخانجات کا جاری نہین ہے تاہم احتیاط حفظان صحت کی اسطرح پر کیجاتی ہے جو جیلخانجات مین ہوتی ہے یعنے مکانات مین قیدیان بتعداد مناسب رہتے ہین اور ہوا خوب آتی ہے اور خوراک از قسم مناسب ملتی ہے۔

حراست وغیرہ ملزمان زیر تجویز

۷۔ ناظر یا نائب ناظر کو ہمیشہ چاہیے کہ داروغہ یا کنجی بردار کو جبکبھی صورت ہو ہر ایک ملزم کی بابت جسکو وہ تحویل مین لے رسید دیوے اور ملزمان کو عدالت مین لیجانے وغیرہ کے لیے ہمیشہ پولیس سے کام لیوے۔

ملزمان زیر تجویز حوالات پولیس مین صرف حسب احکام صاحب مجسٹریٹ رہینگے۔

۸۔ کوئی ملزم زیر تجویز حوالات پولیس مین نہین رہیگا بجز اس صورت کے کہ جب کوئی مجسٹریٹ حکم دیوے یا جبکہ ملزم دراثناء راہ ہو جب مقدمہ پولیس کی پاس واپس ہوگا اور کسی اسامی پولیس حوالات مین واپس نہین بھیجا جاویگا گو اوسکا مقدمہ سررشتہ پولیس مین ہے تاہم اوسکا جسم حوالات جوڈیشل مین متصور ہوگا۔

حراست ملزمان زیر تجویز ایام دورہ

۹۔ اگر کوئی صاحب مجسٹریٹ دورہ مین جاوین اور ملزمان زیر تجویز اونکے ہمراہ ہون تو وہ صاحب مجسٹریٹ کی صدر حوالات مین متصور ہونگے

حوالاتین ملزمان زیر تجویز کے لیے ایک جگہ مقرر کرنی چاہیے

۱۰۔ ہر ایک مکان حوالاتین ملزمان زیر تجویز اور اونکی گارد کے لیے ایک جگہ مقرر کرنی چاہیے۔ ملزمان کو عام لوگون کے ساتھ گفتگو کرنیکی اجازت نہین دینی چاہیے اور نہ اونکو تکلیف دینی چاہیے اور نہ اونکی بیعزتی کرنی چاہیے۔ اگر مکان مناسب موجود نہو تو اوسکا بندوبست کرنا چاہیے

ملزمان زیر تجویز بلا ضرورت دورہ مین نہ لیجائے جاوین

۱۱۔ ملزمان زیر تجویز کو جب صاحب مجسٹریٹ یا اونکے ماتحت اہلکار دورہ مین ہون بلا ضرورت جابجا نہین پھرانا چاہیے۔ ایسا دستور سفر تندرستی اشخاص ملزمان ہے اور صاحبان مجسٹریٹ سے یہ التماس ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کرین جنسے دستور بالا کی اعادہ مین کمی ہو جاوے اور نتائج بد رفع ہو جاوین۔

وہ مقدمات جنکے ملزمان حوالات مین ہون سب سے پہلے فیصل کیے جاوین

۱۲۔ افسران کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس امر پر غور کرین کہ اون مقدمات کا تصفیہ کرنا جنمین شخص ملزم حوالات مین ہو سب سے اول مقدم ہے اور اونکی توجہ پر زیادہ تر دعوی رکھتا ہے قطع نظر اوس سختی کے جو اسامیان کو جو اکثر بیگناہ ہوتے ہین ہوتی ہے ثبوت جرم کا موقع یا یادداشت گواہان کی ضعیف ہو جانیکے سبب سے کم ہو جاتا ہے اور اشخاص زیر تجویز کا خرچہ سرکار کے ذمہ کچھ کم نہین ہے۔

سرکلر نمبر ۸۰ - مجرمان عادی

مقدمات برخلاف مجرمان عادی کی طرف افسران مجاز کی توجہ دلائی جاتی ہے

انتخابات از (الف) و (ب) متعلقہ سرکلر ہذا دربارہ غیر مکتفی ہونے اون احکام سزا کے جو بسا اوقات مجرمان عادی کی نسبت صادر کیے جاتے ہین مشتہر کیے جاتے ہین۔ اور احکام چیف کورٹ جملہ صاحبان سشن جج و صاحبان مجسٹریٹ کی توجہ اوس وسیع گنجائش کی طرف جو از روے قانون اس قسم کے مجرمان کی نسبت کارروائی کرنیکے بارہ مین دیگئی ہے اور نیز اس امر کی نسبت کہ یہ مضمون اہم ہے دلاتے ہین۔

اختیارات جو مجموعہ

۲۔ بروے دفعہ ۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند جس شخص پر دوسری مرتبہ کوئی ایسا جرم ثابت ہو جو باب ۱۲ یا باب ۱۷ مجموعہ مذکور کے قابل

سزائین سال یا زیادہ عرصے کی قید کی ہو تو ا مجرم بہت زیادہ سزا کا مستوجب ہوتا ہے۔

مقدمات مجرمان عادی کے عدالت سشن یا صاحب مجسٹریٹ ضلع کو سپرد کیا جانا

۳۔ البتہ اس عدالت کے اختیار مین جو مجرم کی نسبت تجویز کرے ہو ازدیاد نہین ہو جاتی مگر دفعہ ۳۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین حکم درج ہے کہ اس قسم کے مقدمات مین "اگر صاحب مجسٹریٹ کے نزدیک ملزم عادی مجرم ہو تو وہ عموماً" تو عدالت سشن کے سپرد کیا جاوے یا بغرض تجویز صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس جسکو اختیارات حسب دفعہ ۳۰ حاصل ہون بھیجا جاوے۔ دفعہ ۳۴۶ مین بھی ایک شرط اس مضمون کی درج ہے کہ اگر کارروائی مقدمہ کے کسی مرحلہ پر صاحب مجسٹریٹ کو یہہ معلوم ہو کہ مقدمہ کی تجویز عدالت سشن مین یا عدالت صاحب مجسٹریٹ ضلع مین جسکو اختیارات حسب دفعہ ۳۰ حاصل ہون) ہونی چاہئے تو صاحب موصوف کو لازم ہے کہ کارروائی مقدمہ کو بند کر کے مقدمہ کو بغرض تجویز عدالت سشن یا صاحب مجسٹریٹ ضلع کے سپرد کرے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ہر دو دفعات مذکورہ کے بموجب تمام درجہ ہائے کے صاحبان مجسٹریٹ کاربند ہو سکتے ہین۔

بعض اضلاع مین یہہ قاعدہ ہے کہ کل ملزمان جنسے بالتحقیق جرم ثابت کیا گیا ہو صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس بھیجے جاتے ہین

۴ بعض اضلاع مین یہہ قاعدہ جاری ہے کہ اول ہی صاحبان مجسٹریٹ ضلع کی خدمت مین ہر ایسا مقدمہ بھیجا جاتا ہے جسمین کسی ایسے شخص کا چالان کیا جاوے جسپر جرم برخلاف مال یا جرم متعلقہ سکہ یا اسٹامپ پہلے ثابت ہو چکا ہو اور ایما کیا گیا تھا کہ یہہ قاعدہ عام طور پر اختیار کیا جائے۔ اس بارہ مین عملدرآمد کی نسبت جو تحقیقات کی گئی اوسکے نتیجہ سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ قاعدہ مذکور پر اکثر اضلاع مین عملدرآمد ہے۔ بعض صاحبان مجسٹریٹ ضلع نے ایک صریح استثنائی اس صورت مین ظاہر کی ہے جبان مجسٹریٹ درجہ اول کو حصہ ضلع کا اہتمام حاصل ہو کیونکہ مقدمات جو اوسکے علاقہ کے اندر وقوع مین آوین وہ طبعی طور پر اول اوسکے پاس جاتی ہین۔ نیز ان مقدمات کے جنمین ملزمان درحقیقت مجرمان عادی ہون یا بوجہ ثبوت جرائم سابقہ اونہین درجہ اول سے کم اختیارات والا مجسٹریٹ کافی طور پر سزا نہ دے سکے اون مقدمات سے تمیز کیا گیا ہے جنمین باوجود ثبوت جرم سابقہ جرم مرتکبہ کے لئے اوس سزا سے سخت تر سزا کی ضرورت نہو جو مجسٹریٹ درجہ دویم یا مجسٹریٹ درجہ سوم دے سکتا ہے۔

صاحبان مجسٹریٹ ضلع اپنے ماتحت کو ذمہ دار اسکے کرین کہ مقدمات مذکور مین مناسب عملدرآمد ہو اور کوئی قطعی قاعدہ مقرر نہین کیا گیا ہے

۵ حکام عدالت ہذا کی نزدیک یہہ ضرور ہے۔ کہ صاحبان مجسٹریٹ ضلع ذمہ دار قرار دئے جاوین کہ اونکی ماتحت عدالتین ایسے مقدمات مین مناسب عملدرآمد کرین جنمین ملزمان عادی مجرمان ہون یا اونپر پہلے ثبوت جرم ہو چکا ہو اور بالفعل کسی قاعدہ قطعی کا قرار دینا نامناسب معلوم ہوتا۔ لیکن حکام موصوف اس امر کی متعلق احکام دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری پر توجہ دلاتی ہین جسکی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ صاحبان مجسٹریٹ درجہ دویم و سویم بالفعل اوسکا کم استعمال کرتے ہین چاہئیے کہ احکام اس دفعہ اور دفعہ ۳۴۸ کو صاحبان مجسٹریٹ ضلع عدالت ہائے فوجداری ماتحت پر باحتیاط جتلا دین۔

احکام دفعات ۳۴۸ و ۳۴۹ کی تشریح کی جاتی ہے

۶ ۔ دفعہ ۳۴۹ مین صاحب مجسٹریٹ درجہ دویم یا درجہ سویم کو یہہ بتایا گیا ہے کہ جب بدوران تجویز اونکو یہہ معلوم ہو کہ زیادہ سے زیادہ حکم سزا جسکے دینے کا اونکو اختیار ہے غیر مکتفی ہوگا تو ملزم کو کسی افسر بالا کی پاس برائی سزا بھیجدین اسکے ساتھہ اس دفعہ سے استفادہ کرنے مین یہہ ضرور

اور لینا چاہیئے کہ جب ملزم عادی مجرم معلوم ہو تو ضرور ہے کہ اُسکی نسبت موافق احکام دفعہ ۳۴ کارروائی کیجاوے اور صاحب مجسٹریٹ قسم کے نہیں
تحت دفعہ ۳۴ تجویز کرکے مرسل کیا جاوے یا انکو بعدالت سشن کیا جاوے۔

ثبوت جرائم سابقہ کرنیکو اور شہادت جو پولیس کو معلوم ہو۔

۷۔ یہہ پولیس کا کام ہے کہ بوقت تفتیش اس امر کو قائم کرنیمیں مناسب تدبیر کریں کہ شخص ملزم وہی ہے جسپر سابق جرم ثابت کیا گیا ہے اور نیز اسکے برخلاف ثبوت جرائم سابقہ کی شہادت حاصل کرے اور پیش کرے۔ فیصلہ چیف کورٹ بمقدمہ قیصر ہند بنام شام سنگھ کی نسبت جو پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۹۰ء میں بطور فیصلہ فوجداری نمبر ۳۰ درج ہے اور خصوصاً ان کارروائیوں کی بابت جو جسٹس پلوڈن صاحب نے ہمارہ میں فرائض صاحب مجسٹریٹ و فرائض پولیس کی نسبت تحریر کئے ہیں عدالتہائے فوجداری کی توجہ دلائی جاتی ہے۔ واضح ہو کہ صرف حکم سزا کے بعد اس بات کا معلوم ہونا کہ ملزم پر پیشتر جرم ثابت ہوا تھا کر تبدیلی حکم کا سبب ہو سکتا ہے اور یہہ خود بعینہ نگرانی دست اندازی کیلئے ایک عمدہ وجہ نہیں ہے۔

ذریعہ کی اثبات جرائم سابقہ [illegible] وارنٹ حوالگی میں [illegible] نقشہ میں ملحق کیجانا چاہیئے۔

۸۔ سرکلر چیف کورٹ نمبر ۳۴ - ۲ - ۷ مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۸۸۹ء میں عدالتہائے فوجداری ملک پنجاب کو اس امر کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تعین کی گئی تعداد جرائم سابقہ کو اپنے رجسٹر میں درج کریں جسکی بابت قیدی تذکرہ جات حوالہ جیل کیا جاوے اور جملہ صاحبان مجسٹریٹ کی توجہ ہدایات مذکور کی طرف دلائی جاتی ہے۔ نمونہ مرسلہ ارشاد آگے میں جو برائے استعمال بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ سنہ ۱۸۸۲ء مقرر ہے اس امر کے ذکر کیلئے سامان کیا گیا ہے کہ مجرم پر سابق میں جرم ثابت ہوچکا ہے جیسا کہ ایک بار یا زیادہ ثبوت جرائم بوقت تجویز ادنیٰ برآمد ثابت کی گئی ہوں اور نیز برائے اندراج حالات ثبوت جرائم سابقہ ایک علیحدہ نقشہ میں سامان کیا گیا ہے جو صورت ہائے مذکورہ وارنٹ حوالگی کے ساتھ معطوف کیا جانا چاہیئے۔

علاوہ بریں بہ ایمائے صاحب انسپکٹر جنرل پولیس بمنظوری لوکل گورنمنٹ یہہ حکم صادر کیا جاتا ہے کہ جب صاحبان مجسٹریٹ کسی ملزم کو جیل میں حوالہ کریں تو ان مقدموں میں جنمیں شناخت ملزم قابل اطمینان طور پر تحقیق نہوئی ہو وہ اپنا حال بیان کرنیسے انکار کرتا ہو وارنٹ حوالگی پر ایک یادداشت امر کی تحریر کردیا کریں۔

(الف) انتخاب چٹھی نمبر ۷ ۱۱، مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۸۷۸ء منجانب صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بنام صاحب قائم مقام رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب۔
حسب الہدایت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب آپسے درخواست کیجاتی ہے کہ آپ باسم چیف کورٹ کے ملاحظہ میں جو نواب معتمد الیہ کی فقرہ ۷ ۲ رائے کی نسبت رپورٹ پولیس سنہ ۱۸۷۷ء کیطرف مبذول کریں اور یہہ تحریر کیا جاتا ہے کہ یہہ امر باعث خوشنودی نواب ممدوح الیہ ہوگا اگر حکام چیف کورٹ ایسی ہدایات جو انکی دانست میں مناسب ہوں جاری فرمائیں جس سے کہ غیر کافی احکام سزا کا اصرار مجرمان عادی یا مجرمان سنگین کی نسبت جہانتک ممکن ہو مسدود ہو جاوے۔

انتخاب کارروائی از جلسہ نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب محکمہ پولیس ریزولیشن نمبر ۹۰۰ مورخہ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۷۷ء۔

احکام سزا صادر شدہ بنسبت مجرمان عادی

غیر کافی احکام سزا صادر شدہ بنسبت مجرمان عادی جنکا ذکر صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے کیا ہے بیشک قابل توجہ ہیں۔
ہمیں کچھ شک نہیں کہ ہر قسم کی کارروائی بالمقابل [illegible] صرف بات کا [illegible] اور [illegible] زیادہ ترشقت کا ہوجاتا ہے بلکہ [illegible] دیگر [illegible] کی پیروی کے نہیں [illegible] حاصل ہوتی ہے۔

رائے [illegible] صاحب

جو رائے اس بابت میں [illegible] صاحب قائم مقام کمشنر [illegible] قابل توجہ ہے [illegible] صاحب موصوف نے اس باب میں لکھا ہے کہ صاحبان مجسٹریٹ [illegible] قانون کی [illegible] نہیں [illegible] صاحبان مجسٹریٹ [illegible] کہ نہیں [illegible] فرائض [illegible] ضروری تسلیم نہیں کی جا سکتی۔

مسل کے ساتھ شامل کر دیا جاتا ہے بموجب ہدایات عالی گورنمنٹ ہند ضروری ہے کہ ہر ایک ملزم کا حلیہ جس پر پولیس گرفتار کر کے تھانہ میں بھیجتی
جاوے اور ملزم کے ساتھ صاحب مجسٹریٹ کے پاس مسل کیا جاوے اور حلیہ مذکور اگر صاحب مجسٹریٹ ملزم پر الزام کو جرم ثابت کریں تو اوسکو
رجسٹر میں نقل کیا جاوے جو بغرض مذکور جیلخانہ میں رکھا جاتا ہے۔

۳۔ چونکہ پنجاب میں حلیہ فرد قرار داد جرم سلسلہ پولیس میں درج ہوتا ہے لہذا اوسکو بطور مطلوب معلوم ہوتا ہے کہ فرد قرار داد جرم بجائے
اسکے کہ وہ فی الفور صاحب مجسٹریٹ کی مسل کے ساتھ شامل کیا جاوے وارنٹ حوالگی جیلخانہ کے ساتھ جانا چاہیے اور قیدی کے حلیہ کی نقل جیلخانہ
کے رجسٹر میں کیجانی چاہیے اور بعد ازاں فرد قرار داد جرم صاحب مجسٹریٹ کے پاس واپس آنا چاہیے۔

۴۔ پس صاحبان مجسٹریٹ کو یہ ہدایت کیجاتی ہے کہ وہ فرد قرار داد جرم کو وارنٹ حوالگی کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کے پاس ارسال کیا کریں اور
سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کو صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانہجات سے ہدایت کرینگے کہ وہ حلیہ کی فرد قرار داد جرم سے جیلخانہ کے رجسٹر مناسب میں نقل کرا
کرین پھر صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ فرد قرار داد جرم کو صاحب مجسٹریٹ کے پاس واپس کرینگے۔

سرکلر نمبر ۱۲۔ رجسٹر احکام سزا ما لقا

بغرض انسداد اس امر کے کہ قیدیان بعد اسکے کہ اونکے احکام سزا منقضی ہو جاویں جیلخانہ میں خلاف ضابطہ مقید نہ رہیں حکام چیف کورٹ
کا یہ ارشاد ہے کہ احکام سزا ابقا کا ایک رجسٹر آئندہ فارسی میں ہر ایک عدالت سشن اور محکمہ صاحب مجسٹریٹ میں رکھنا چاہیے۔

۲۔ اس رجسٹر میں تمام احکام سزائے حبس میعادی بہ عبور دریائے شور اور تمام احکام سزا جنمیں وارنٹ حوالگی جیلخانہ جاری ہوا درج ہونگے۔
رجسٹر مذکور عدالت سشن میں جسکو متعلق ان عدالت کے رکھینگے صرف وارنٹ ہائے جاریہ صاحب سشن جج درج ہونگے اور رجسٹر محکمہ صاحب مجسٹریٹ ضلع
میں جسکو علیحدہ رکھنا ہوگا تمام وارنٹ جو ضلع کی کسی عدالت فوجداری متعلقہ سے جاری ہوں درج ہونگے۔

۳۔ خانہ نمبری خانہ جات نام بوقت صدور حکم سزا کے دیگی بجز اوس صورت کے جس میں مجرم کی نسبت صرف حکم سزا قید بعوض ادائے جرمانہ ہوا ہو۔
اس صورت میں خانہ نمبری خانہ جات مذکور بوقت اجرائے وارنٹ حوالگی کیجاویگی۔ نام قیدیوں کا اوس مہینہ و سال کے ذیل میں درج ہونگے جس میں اونکی
سزا منقضی ہوگی تاکہ بوقت اختتام ہر ماہ ایک نظر سے رجسٹر میں معلوم ہو جاوے کہ آیا کوئی قیدی سہواً یا غلطی سے بعد حکم سزا اس سے زیادہ تو
قید نہیں رہا۔ جب کسی شخص کے نسبت بعوض ادائے جرمانہ مزید میعاد قید کا حکم ہوا ہو اوسکا نام اوس ماہ کے ذیل میں درج ہوگا جس میں مزید میعاد
قید منقضی ہوگی بجز اوس صورت کے کہ زرجرمانہ کل یا جزو بوقت صدور حکم سزا داخل کیا جاوے۔

۴۔ جب حکم سزائے معلومہ کسی قیدی کی نسبت ابزاد یا تخفیف کیجاوے تو اوس قیدی کا نام فوراً سرخی سے رجسٹر میں اوس مہینہ و سال
کے ذیل سے کاٹ دینا چاہیے جس میں ابتدائی حکم سزا منقضی ہوتا اور پھر رجسٹر میں اوس مہینہ و سال کے ذیل میں درج ہونا چاہیے جس میں حکم سزا
ترمیم شدہ منقضی ہوگا۔ اور خانہ ۹ میں اندراج ہونا چاہیے کہ کس کے حکم سے یا کس حکم کے باعث اندراج مذکور درج ہوئی چاہیے۔

نمونہ رجسٹر فوجداری نمبر ۱۱

جب وارنٹ کی تعمیل ہو تو رجسٹر میں کیا درج ہونا چاہئے۔

۵ - جب وارنٹ بغرض تعمیل بجناب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ واپس آوے تو بمجرد وصول ہونیکی تاریخ وصول ہونیکی رجسٹر کی خانہ مین درج کرنی چاہئے اور خانہ کیفیت مین اس امر کی ایک یادداشت لکھنی چاہئے کہ آیا حکم سزا کی کماحقہ تعمیل ہوگئی ہے اگر حکم سزا کی کماحقہ تعمیل نہ ہوئی ہو تو اس امر کی اطلاع فوراً صاحب سشن جج یا صاحب مجسٹریٹ ضلع کو جیسا موقع ہو کرنی چاہئے۔

رجسٹرونکا ماہواری ملاحظہ کرنا چاہئے۔

۶ - رجسٹرونکا ماہواری ملاحظہ ہونا چاہئے۔ جو رجسٹر صاحب مجسٹریٹ ضلع کے محکمہ مین رہیگا اوسکا ملاحظہ صاحب ممدوح یا اوسکا کوئی اسسٹنٹ کیا کریگا اور افسر ذمہ وار کریگا۔ اور جو رجسٹر محکمہ صاحب سشن جج مین رہیگا اوسکا ملاحظہ کلارک اوف دی کورٹ کریگا۔ ہر ایسے ملاحظہ کی یادداشت رجسٹر مین اوسیوقت تحریر کرنی چاہئے۔

صاحب سشن جج کو رجسٹر کا ملاحظہ کرنا چاہئے۔

۷ - صاحبان سشن جج کی خدمت مین التماس ہے کہ رجسٹرون کو بغرض اطمینان خود کہ رجسٹر مذکور ٹھیک طور سے رکھے جاتے ہین اور اونمین اندراجات وقت پر کئے جاتے ہین ملاحظہ کیا کرین۔

سرکلر نمبر ۸۳ - کاغذات و احکام متعلقہ کارگذاری پولیس کو افسران پولیس کا ملاحظہ کرنا۔
بعض خاص مقدمات مین پولیس مین اطلاع دینی چاہئے۔

صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اجازت دینی چاہئے کہ وہ ان امور کارروائی کو ملاحظہ کرین جو اوس مقدمہ متعلقہ فوج پولیس کے موثر ہے۔

صاحبان مجسٹریٹ اضلاع کو اس امر کی فہمایش کیجاتی ہے کہ صاحبان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جملہ ایسے مقدمات مین جنمین فوج پولیس مین کسی شخص پر یا تو حکم سزا صادر ہوا ہو یا گو وہ بری ہوا ہو تاہم اوسپر اشتباہ رہا ہو یا اوسکو سخت ملامت کی گئی ہو مسل کارروائی اور شہادت کے ملاحظہ کرنیکی اجازت دیوین۔ اس سے یہ غرض نہین ہے کہ فیصلہ صاحب مجسٹریٹ کی صحت کی نسبت اعتراض کیا جاوے بلکہ یہ غرض ہے کہ محکمہ پولیس ایسی سررشتہ کی کارروائی کرے جو ضروری معلوم ہو۔

ایسے مقدمات موثر پولیس صاحب انسپکٹر جنرل کے پاس حسب درخواست بھیجے جاوین۔

۲ - جب صاحب انسپکٹر جنرل پولیس یا کوئی صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس بوجوہات خواہش ملاحظہ مقدمہ منفصلہ کہ جسمین پولیس موثر ہو ظاہر کرے اور چاہے کہ مقدمہ اوسکے پاس بھیجا جاوے تو اوسکی تعمیل ہونی چاہئے بشرطیکہ کوئی وجوہات معقول عدم منظوری کی نہ ہون۔ ایسی صورت مین صاحب مجسٹریٹ ضلع کو مناسب ہے کہ مسل کو اوس امر کی تصفیہ کے لئے جو اوٹھایا گیا ہو صاحب سشن جج کے پاس بھیجدیا کرین۔

بعض خاص اقبالات کی نقل صاحب انسپکٹر جنرل کے پاس جانی چاہئے۔

۳ - نقول جملہ اقبالات کی جو انتظام پولیس کے واسطے اسطرح مفید ہون کہ اونمین شرکا جرم کے نام بتلائے گئے ہون محکمہ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس مین دفتر مین رکھنے کی غرض سے بھیجی جانی چاہئین۔

نیز ایسے مقدمات ڈکیتی و ٹھگی وغیرہ۔

۴ - صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو یہ بھی ہدایت کیجاتی ہے کہ مثلہ تمام مقدمات ڈکیتی و ٹھگی و ملبیس کے و شبہہ و ردخانگی و زہرخورانی بغرض غارتگری جو فیصل ہوگئے ہون صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کے ملاحظہ کیواسطے حسب الطلب صاحب ممدوح بھیجدیوین۔

نتیجہ اپیل ہائے ... کی اطلاع ... ہونی چاہئے۔

۵ - جب درخواست صاحب انسپکٹر جنرل پولیس حکام عدالت ہذا الفاظ حکم فرماتے ہین کہ عدالت مجسٹریٹ ضلع کو کرنا ٹھیک انسپکٹر کو کل اون نتیجات کی اطلاع جنہین عدالت اپیل یا عدالت نگرانی یا عدالت منصوبہ ایسے حکم مین کرے جسکو کسی عدالت فوجداری زیر اختیار ماتحت

تبدائی صادر کیا ہو جیسے منیجر میں بیانی چاہیے کہ اسپردہ اوسکی اطلاع حسب ضابطہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی پہونچے۔

چونکہ بعض احکام از قسم مذکورہ بالا کی نقلیں با استثنا ان احکام کے جنھیں میں ایسی ہدایتیں کوئی مجسٹریٹ ماتحت معمولی اختیارات اپیل میں فوجداری صادر کرے جنکی اطلاع بھی کرنی خاص نظام کیا جانا چاہیے صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو نہیں بھیجی جاتی ہیں اسلئے ہدایت مندرجہ فقرہ مسبوق الذکر کی تعمیل بلا دشواری کیجا سکتی ہے۔

سرکلر نمبر ۸۴ - پولیس کے ساتھ تحصیلداروں کا تعلق

حسب الارشاد گورنمنٹ ہدایات مندرجہ ذیل چیف کورٹ نے اسوقت جاری کی تھی کہ حکام پولیس کے ساتھ تحصیلداروں کے تعلق کے تخصیص کی جاوے۔

تخصیص تعلق تحصیلداروں کا پولیس سے بابت ان پولیس کے مدد دینے میں

۱ - انتظام سابق کے بموجب تحصیلداران افسران پولیس تھے مگر اب یہ صورت نہیں ہے تاہم اونسے یہ توقع کیجاتی ہے کہ وہ اپنے تحصیل میں اہلکاران پولیس کو اپنی معلومات اور مدد دین اور جملہ معاملات ضروری میں اپنے رسوخ کو کام میں لاویں علی الخصوص جب کوئی فساد واقع ہو یا جبکہ فساد کے وقوع میں آنیکا احتمال ہو۔

وارداتہای مجرمہ خلاف قانون بلوہ وغیرہ میں تحصیلدار کا مدد دینا خاص اہلکاران پولیس

۲ - تحصیلداران افسران جنکو بلحاظ اختیارات مجسٹریٹی درجہ دوم یا درجہ سوم ہین۔ جملہ وارداتہای مجرمہ خلاف قانون بلوہ یا دنگہ و نقض امن یا احتمال نقض امن مین اول ہر دو پولیس کارروائی شروع کریگی لیکن اگر پولیس اسکے انسداد کی کافی طاقت نہ رکھتی ہو تو چاہیے کہ نزدیک ترین مجسٹریٹ کی خدمت میں درخواست امداد کیجاوے - ایکٹ ۱۸۶۱ء کے منشاء کے بموجب جن اشخاص کو عام پولیس کے فعل میں کل کاروائی اختیارات مجسٹریٹی حاصل ہوں صاحبان مجسٹریٹ متصور ہیں پس اس لحاظ سے تحصیلدار بھی اشخاص مذکورہ بالا میں شامل ہیں اور نیز عند الدرخواست انسپکٹر پولیس کو لازم ہے کہ کانسٹبلان قریب جوار میں سے تعداد خاص اہلکاران پولیس مقرر کریں کہ جنکو انسپکٹر مذکور ضرورت سمجھے* - کل چپراسیان مال امداد کیلئے حسب اقسام جائز طور پر خاص اہلکاران پولیس مقرر کئے جاسکتے ہیں اسطرح چپراسیان اور ممادار اور معافیداران سول گورنمنٹ کسی خاص موقع پر ایک قائمی انتظام پولیس کے مدد کیواسطے فوراً حاضر ہوسکتے ہیں حسب دفعہ ۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی تحصیلدار جسکو اختیارات مجسٹریٹی حاصل ہوں کسی مجمع خلاف قانون کو حکم دیسکتا ہے کہ وہ الگ الگ ہوجاویں اور بموجب دفعہ ۲۳ تحصیلدار مذکور نقض امن کے انسداد کرنیکے یا بلوہ یا ہنگامہ کے بنانے کیلئے یا کسی ایسے شخص کے گرفتار کرنے جسکی گرفتاری کا وہ مجاز ہو کسی شخص کی مدد طلب کرسکتا ہے۔

بلوہ کی رپورٹ میں

۳ - ملک پنجاب میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی ہنگامہ یا بلوہ برپا ہوتا ہے تو پولیس افسر اسکی رپورٹ تحصیلدار کے پاس کرتی ہے اور یہ خواہش ہے کہ دستور مذکور پر عملدرآمد رہنا چاہیے۔

مقدمات سنگین میں تحصیلدار کو موقع واردات پر جانا چاہیے۔

۴ - اگر تحصیلدار پولیس کی رپورٹ کو ایسے سنگین قسم کی سمجھے کہ اوسکا جانا موقع واردات پر واجب ہو تو وہ بحیثیت مجسٹریٹ کے موقع واردات پر جاوے اور جب وہ اس جگہ پہونچے تو انتظام اور ذمہ داری جملہ معاملات کی اوسپر موقوف سمجھی جائیگی مگر اوس وقت تک کہ کوئی اہل عہدہ بالا

* دیکھو دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء

افسر تھانہ پولیس موقع واردات پر موجود ہو اور اوس صورت مین تحصیلدار سے یہ دریافت کرے کہ اوسکی حاضری کی کچھ ضرورت ہے نہین چلا جا سکتا ہے اگر اوسکی حاضر رہنے کی واسطے استدعا کیجاوے تو وہ وہان ٹھیرے اور بدون مداخلت کارروائی انتظام افسر پولیس اہل پولیس کو اپنی صلاح اور مدد دے اور ذاتی رعب سے فائدہ پہونچاوے۔

تحصیلدار کو کچھ حکومت عام پولیس پر نہیں ہے

۵ تحصیلدار کو اختیار حاصل نہین ہے کہ پولیس کے اوپر اپنی تحصیل مین کسیطرح کی حکومت عام کرے۔

فقرہ ۲ و ۳ تحصیلداران صدر سے متعلق نہین ہین

۶۔ احکام مندرجہ فقرہ ۲ و ۳ مذکورۃ الصدر تحصیلداران صدر تحصیل سے نسبت حال سمجھے نہین بجز اوس صورت کے کہ اونکو صاحب مجسٹریٹ ضلع سے جنکی خدمت مین پولیس نے درخواست ہونی چاہئے خاص حکم ملے علی ہذا القیاس مفصلات مین بھی پولیس کو چاہئے کہ صاحب اسسٹنٹ یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے بطور اوس قسم کی سب سے اعلی حاکم جوڈیشل کی درخواست کرین۔

سرکلر نمبر ۸۵۔ ہدایات برائے افسران نہر جنکو اختیارات مجسٹریٹی حاصل ہون

تصفیہ مقدمات نہر مین توقف واقع ہونا

چونکہ حکام چیف کورٹ کو اطلاع اس امر کی ہوئی ہے کہ افسران نہر کی جانب سے جنکو اختیارات مجسٹریٹی حاصل ہین مقدمات خلاف ورزی قواعد نہر کی تجویز مین بڑا توقف ہوتا ہے اور چونکہ ایسی صورتین وقوع مین آئی ہین جنمین اشخاص ملزم جرائم مذکور فاصلہ دور و دراز سے عدالت افسر نہر مین حاضر ہونیکی لیے طلب کیے گئے ہین لہذا حسب ایما جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ہدایات مفصلہ ذیل اس باب مین صادر کیجاتی ہین۔

افسران نہر کو سماعت ایسے مقدمات سے اختیار کے استعمال سے باز رہنا چاہئے

۲ جسصورت مین کسی مقدمہ خلاف ورزی قواعد نہر کی تصفیہ منجانب افسر نہر مین چودہ روز سے زیادہ توقف ہونیوالا ہو یا فریقین اور گواہونکو اوس سے زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑے جو نزدیک ترین مجسٹریٹ مجاز سماعت و انفصال استغاثہ مذکور کی مقدمہ سماعت کرنیکی صورت مین پڑتا تو افسر نہر کو اپنے اختیار سماعت کے استعمال سے باز رہنا چاہئے۔

صاحب مجسٹریٹ ضلع کو اختیار ہے کہ مقدمات کو افسران نہر کی عدالت سے منتقل کرین

۳۔ نیز یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع بموجب دفعہ ۴۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری اون مقدمات مین سوائے اون کے جنکا ذکر فقرہ ۲ سرکلر ہذا مین ہے مجاز ہین کہ کسی مقدمہ فوجداری کو جو کسی مہتمم نہر کی عدالت مین دائر ہو گیا ہو یا اوس مقدمہ کی تحقیقات یا تجویز خود کرین یا کسی اور عدالت مجاز تحقیقات یا تجویز مین واسطے تحقیقات و تجویز کے مرسل کرین جب کبھی اونکو معلوم ہو کہ ایسی تدبیر سے انصاف ہوگا یا اشخاص متعلق مقدمہ کو عام سہولیت ہوگی۔

افسران نہر بحیثیت مجسٹریٹ صاحب مجسٹریٹ ضلع کے ماتحت ہین۔

۴۔ افسران نہر کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ وہ بحیثیت مجسٹریٹی ماتحت صاحب مجسٹریٹ ضلع کے ہین اور صاحب مجسٹریٹ ضلع پر فرض ہے کہ افسران نہر کی کارروائی پر اوسی طور سے استعمال اپنے اختیار اور نگرانی کا کرین جس طرح سے کہ اپنے اسسٹنٹونکی کارروائی پر کرتے ہین۔

رجسٹر ہائے جو افسران نہر کو رکھنے چاہئین

۵۔ افسران نہر کو چاہئے کہ رجسٹر ہائے فوجداری نمبر ۳۰ و ۱۷ رکھین اور اونمین سے نقشجات متعلقہ مقدمات جنکو وہ اپنے بحیثیت مجسٹریٹی فیصل کیا ہو صاحب مجسٹریٹ ضلع کے نزد ششماہی ماہواری بھیجین۔ یہ نقشجات صاحب مجسٹریٹ کی پاس متعلقہ سے اگلے مہینے کی پانچوین تاریخ تک پہونچ جانی چاہئین۔

جرمانے کس طرح وصول کئے جاتے ہین۔

۶۔ گورنمنٹ ہندکی ریزولیوشن پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۷۔ الف ۱۔ مورخہ ۱۴ اگست ۱۸۶۹ع مین حکم صادر کیا گیا ہے جو روپیہ بابت جرمانہ مجوزہ

سزائی قید سخت صادر ہونیکے نتائج جتائی گئی ہین۔

انتخاب از فقرہ ۲ چٹھی نمبرہ ۶۵۳ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۱ع از جانب صاحب قائمقام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بنام جنٹا قائمقام رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب "نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممنون ہونگے اگر حکام چیف کورٹ پنجاب صاحبان مجسٹریٹ کو اس امر سے مطلع فرماوین کہ جب سزائی قید سخت یا مشقت جو سپاہی فوج سکھ مقیم ہند کی نسبت صادر کیا جاوے تو اوس سے مطابق قواعد جنگی نا ہرہ وہ اپنی نوکری سے برطرف کیا جاتا ہے اور وہ اٹھی سکتے ہین اگر اونکا ارادہ ایسا نہ ہو کہ اوس قسم کی سزا کی صادر کرین بہت زیادہ سزا بہ نسبت اوسکے دین جو کسی طور پر اونکا منشا ہو۔ نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے نزدیک صاحبان مجسٹریٹ کو جبکہ وہ خفیف جرایم کی بابت سپاہیونکی نسبت تجویز کرین یہ امر یاد رکھنا ضرور بات سے ہے"

سرکلر نمبر ۸۷ – سپاہیان مفرور

صاحب مجسٹریٹ کو چاہئے کہ نقشجات حلیہ سپاہیان مفرور جو اونکے سامنے لائے جاوین نزدیک ترین جنرل یا دیگر کمان افسر کے پاس بھیجین

ایسی صورتونکی اطلاع ہوئی ہے جنمین بعض خاص صاحبان مجسٹریٹ بحیثیت جسٹس آف دی پیس احکام دفعہ ۱۰۵ (۳) ایکٹ افواج ۱۸۸۱ع کی تعمیل سے قاصر رہے جسمین اونکو واسطے یہہ ہدایت ہے کہ وہ نقشجات حلیہ سپاہیان مفرور جو اونکے سامنے لائے جاوین نزدیک ترین جنرل یا دیگر کمان افسر کے پاس بھیجین اسواسطے جملہ صاحبان جسٹس آف دی پیس کے ضمن مذکور کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے اور اونکو یہہ حکم دیا جاتا ہے کہ آیندہ باحتیاط احکام دفعہ مذکور کی تعمیل کرین

پولیس کو چاہئے کہ سپاہیان مفرور کو بلا وارنٹ گرفتار کرے

۲ – پولیس کو علم ہے کہ سپاہیان اہل یورپ یا دیسی جو مفرور ہو جاوین بلا اجرائی وارنٹ گرفتار کرے – اور صاحب مجسٹریٹ پر فرض ہے کہ ایسے موقعون پر حالیا پولیس کو مدد دیوین۔

غیر معمولہ دیسی نو بھرتی شدہ بحالت مفروری قابل مواخذہ قانون جنگی ہین۔

۳ – صاحبان مجسٹریٹ کو یاد دلایا جاتا ہے کہ بموجب انڈین آرٹیکلز اوف وار (ایکٹ ۵ ۱۸۶۹ع) غیر معمولہ دیسی سپاہیان نو بھرتی شدہ درباب مواخذہ قانون جنگی بحالت مفروری وہی حیثیت رکھتے ہین جو سپاہیان حسب ضابطہ بھرتی شدہ رکھتے ہین۔

سرکلر نمبر ۸۸ – بعض خاص مقدمات کی تجویز کی نسبت ناقابلیت صاحبان مجسٹریٹ جو ممبران میونسپل کمیٹی ہون

مقدمات جنمین صاحب مجسٹریٹ کی اختیار سماعت کی نسبت اعتراض کیا گیا

چونکہ عدالت ہذا کی ملاحظہ سے ایک مقدمہ اس قسم کا گذرا ہے جسمین بہ نسبت اختیار سماعت ایک ایسے مجسٹریٹ کے جو میونسپل کمیٹی کا ممبر تھا بدینوجہ عذر کیا گیا تھا کہ صاحب مجسٹریٹ مذکور کمیٹی کی اوس کارروائی مین جو باعث اجرائے استغاثہ کے ہوئی شریک ہوا تھا اسلئے عدالت ہذا حسب الارشاد لوکل گورنمنٹ احکام ذیل برائے ہدایت صاحبان مجسٹریٹ اضلاع جاری کرتی ہے کہ صاحبان موصوف اس قسم کی تدابیر کرین کہ کام فوجداری کی تقسیم مین مقدمات کی سماعت وہ صاحبان مجسٹریٹ نہ کرین جو حسب بالا ناقابل ہو گئے ہون۔

محض بہ امر کہ صاحب مجسٹریٹ ممبر میونسپل کمیٹی ہے اوسی ناقابل نہین ٹھیراتا

۲ محض یہہ امر کہ کوئی مجسٹریٹ ممبر میونسپل کمیٹی کا ہے بالضرور اوسے بجائے خود اوسکو اون مقدمات کی تجویز سے جنمین الزام خلاف ورزی کمیٹی ہی لگایا گیا ہو ناقابل نہین ٹھیراتا – تاہم ممکن ہے کہ متعلق اس امر کے کہ صاحب مجسٹریٹ مذکور میونسپل کمشنر بھی ہے ایسے حالات ہون جو اوسکو مقدمہ متعلقہ کسی بابت مین بحیثیت صاحب جج کارروائی کرنیکو ناقابل ٹھیرادین جہان ایسے حالات موجود ہون تو مناسب ہے کہ مجسٹریٹ مذکور اختیار سماعت عمل مین لانیسے باز رہے اور ایسی تدابیر کرنی چاہئین کہ مقدمہ کسی ایسے مجسٹریٹ کی محکمہ مین منتقل کیا جاوے کہ جسکا مجاز ہونا قابل اعتراض نہو

عام قاعدہ نسبت ناقابلیت

۳ – عام قاعدہ نسبت ناقابلیت یہہ ہے کہ جب کسی شخص کی نسبت احتمال اس امر کا ہو کہ وہ بوجہ اپنے تعلق نقدی یا ذاتی کے معاملہ استغاثہ مین رعایت کریگا تو اوسکو اوس مقدمہ مین بحیثیت جج اجلاس نہین کرنا چاہئے۔ الا ضرور ہے کہ تعلق مذکور ایک تعلق اصلی ہو جسسے در اصل رعایت پیدا ہوتی ہو نہ محض احتمال کا نتیجہ

۴۔ تشبیہ جب قبل ازین یہ امر کہ کوئی مجسٹریٹ کسی بائی لا کے نفاذ میں شریک ہوا ہو یا کسی رزولیوشن کے نفاذ میں جس کی بابت مقدمہ
کسی بائی لا کی بابت احکام اجرا ہوئے یا کمیٹی تجویز کی گئی ہو معمولی طور پر بجز خود مجسٹریٹ مذکور کے اون مقدمات کی تجویز کرنے سے جو بروئے بائی لا مذکور
دائر کیے جاویں نا اہل نہیں کریگا کیونکہ ایسا خیال کیا جا سکتا ہے کہ مجسٹریٹ مذکور اوس معاملہ میں کوئی ذاتی رغبت رکھتا ہے لیکن
بالخصوص اگر نسبت کسی رزولیوشن از قسم متذکرہ بالا کے اس بنا پر اعتراض کیا جاوے کہ کمیٹی کو ایسے رزولیوشن کے نفاذ کا اختیار حاصل نہ تھا
تو صورت مطابق الفور عمل ہو دیگی۔ ایسی صورت میں اگر مجسٹریٹ مقدمہ کی تجویز کرے تو اوسکو بعینہ جو فرض ایک دیوانی عدالت کو ایسے معاملہ کو فیصل کرنا پڑیگا
جسکی نسبت وہ بحیثیت ممبر کمیٹی کے پہلے رائے قائم کر چکا تھا اور اس طرح وہ معاملہ میں ایک حد تک خود ہی جج ہوگا اور اس وجہ سے نا قابل ہوگا
علی ہذا القیاس اگر کوئی مجسٹریٹ ایسی کارروائی میونسپل میں شریک ہو جو کسی شخص کے حقوق پر موثر ہو جیسکہ دوسرے اجلاس میں کسی ایک استغاثہ یا چند
استغاثون کی ہدایت کی گئی ہو تو شخص مذکور کی نسبت یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ اوس معاملہ میں ایسا تعلق ذاتی رکھتا ہے جس سے اوسکی انصاف
کی قوت رعایت آمیز ہو جاویگی اور جس سے اوسکا بحیثیت جج کے کارروائی کرنا نامناسب ہو جاوے۔

تمثیلات مذکورہ بطور تفصیلات کے مستند نہیں ہیں

۵۔ سمجھ رکھنا ضرور ہے کہ تمثیلات مذکور بطور تفصیلات مستند اس باب میں مقصود نہیں ہو سکتی ہیں کہ بعض حالات متذکرہ میں صاحب مجسٹریٹ
کارروائی کرنے کا ناقابل ہو اور دیگر حالات میں کارروائی کرنے کا مجاز ہو بلکہ وہ صرف تمثیلات اون احکام قاعدہ کی ہیں جو فقرہ ۳ میں مندرج ہیں

سرکلر نمبر ۸۹۔ فرق مابین مقدمات حملہ و مقدمات ضرر رسانی

دفعات ۳۲۳ و ۳۵۲ مجموعہ تعزیرات ہند بعض اوقات مخلوط کی جاتی ہیں۔

۱۔ حکام چیف کورٹ کو معلوم ہوا ہے کہ ایسے مقدمات میں جنمیں استغاثہ زیر دفعہ ۳۲۳ مجموعہ تعزیرات ہند کیا گیا ہو اور شہادت استغاثہ کو
تشدد کا واقعی کام میں لایا جانا ثابت ہوتا ہو صاحبان مجسٹریٹ دفعات ۳۲۳ و ۳۵۲ مجموعہ تعزیرات ہند کو مخلوط کر دیتے ہیں اور حکمنامہ
جاری کرتے اور بموجب دفعہ مقدم الذکر اثبات جرم کرنے کو قائم کرنیکی طرف مائل ہیں۔

اختلاف کارروائی کا حسب دفعات مذکورہ

۲۔ بعض مقدمات میں ممکن ہے کہ امر بالا دیدہ و دانستہ کیا جاوے کیونکہ الزامات حسب دفعہ ۳۵۲ مقدمات سمن قابل تجویز ہیں بلکہ الزام
زیر دفعہ ۳۲۳ کی بابت بطور مقدمہ وارنٹ کے تجویز کرنی لازم ہے۔ بیشک ضابطہ مقدمات قسم مسبوق الذکر مجسٹریٹ کے واسطے آسان ہے مگر
ملزم کیواسطے وہ کمتر مفید ہے کیونکہ مقدمہ وارنٹ میں صاحب مجسٹریٹ پر لازم ہے کہ ملزم سے جواب طلب کرے بجز اس صورت کے کہ مجسٹریٹ مذکور اوسے
رہا کر دے (دیکھو دفعات ۲۰۹ و ۲۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری) درحالیکہ مقدمہ سمن میں ملزم ابتدا ہی سے اپنی شہادت دینے کا
مستحق ہے (دفعہ ۲۴۲)

تمیز حملہ و جرائم مذکورہ

۳۔ پس حکام عدالت ہذا کی تحریک سے انسپکٹر فوجداری ماتحت کو اس امر کا خیال مناسب ہے کہ دفعہ ۳۵۲ مجموعہ تعزیرات ہند ایسے مقدمات
سے متعلق نہیں ہے جنمیں مجرم جبر مجرمانہ کو استعمال میں لاوے جس سے اوس شخص کو جس پر جبر مجرمانہ کیا جاوے واقعی ضرر پہنچے اور نیز یہ کہ ایسے مقدمات
زیر دفعہ ۳۲۳ مجموعہ تعزیرات بلاشبہ کے ذیل میں آتے ہیں۔

سرکلر نمبر ٩٠ - انفصال مقدمات حسب دفعہ ٤٩٠ مجموعہ تعزیرات ہند

مستغیثان کو ہدایت عدالت دیوانی کی رجوع کی نہین کرنی چاہیے

حکام چیف کورٹ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ مقدمات حسب دفعہ ٤٩٠ مجموعہ تعزیرات ہند مین جنمین امر تصفیہ طلب یہ ہوتا ہے کہ درمیان مستغیث اور عورت اغوا شدہ کے نکاح ہوا ہے یا نہین عدالت مجوز مقدمات مذکور کا یہ عام دستور ہے کہ کارروائی بعینہ فوجداری ملتوی کر دیتی ہے اور مستغیث کو ہدایت کر دیتی ہے کہ وہ اپنی حقرسی عدالت دیوانی سے کرا دے۔

کارروائی مذکورہ بالا بیضابطہ ہے

٢ - صاحبان مجسٹریٹ کو یاد دلایا جاتا ہے کہ کارروائی مذکورہ بالا بیضابطہ ہے شخص ضرر رسیدہ کو اختیار ہے خواہ اپنی حقرسی کی استدعا عدالت فوجداری سے کرے یا عدالت دیوانی سے۔ اگر وہ عدالت فوجداری سے اپنی حقرسی پسند کرے تو عدالت کو اختیار نہین ہے کہ سماعت سے انکار کرے اور ایسا حکم صادر کرے جس سے اوسپر توقف اور خرچہ نالش دیوانی کا عاید ہو۔

سرکلر نمبر ٩١ - قانون کھوج یعنے کھورہ

ذمہ داری زمینداران دیہاتی۔

قواعد دربارہ ذمہ داری زمینداران دیہاتی اوس صورت مین جبکہ چورونکا کھوج یعنے کھورا اونکے گانو کی حدود مین جانکلے ایکٹ قوانین پنجاب (ایکٹ ٤ سنہ ١٨٧٢ع) مین درج ہے مگر چونکہ معلوم ہوتا ہے کہ قانون مذکور کی کبھی کبھی غلط فہمی ہوتی ہے اسواسطے اسبات مین توجہ دلائی جاتی ہے۔

گانو والوں کا مسروقہ کی مالیت کا ذمہ دار ہے جبکہ کھوج اوسکی حدود کے اندر رکے۔

٢ - بموجب رسم قدیم ملک بنا اسکی اصول کو ١٨٥٦ء مین سپریم گورنمنٹ نے صریحاً تسلیم کیا تھا اور جو ایکٹ قوانین پنجاب مین درج ہو گیا ہے مالکان دیہہ بابت قیمت مال مسروقہ کے ذمہ دار گردانے جاتے ہین جبکہ تحقیق چورونکے نشان پاؤں اونکے گانو کی حد کے اندر ملین اور اوسکے باہر نہ جائین۔

اس دستور پر احتیاط سے عملدرآمد کرنا چاہیے۔

٣ - اس دستور کی کل خوبی اوسکے طریق عمل پر منحصر ہے۔ درصورت احتیاط اور انتظام کے اوس سے نتایج نیک حاصل ہوتے ہین لیکن اگر صاحب مجسٹریٹ بے احتیاطی یا بری طرح سے اوسکا اہتمام کرین تو اوس سے بہت ہی زیادہ نقصان پیدا ہوتے ہین۔

لمبردار یا چوکیدار دیہہ کو مدد کیواسطے طلب کرنا چاہیے۔

٤ - چورونکا کھوج فوراً چلایا جاوے خواہ پولیس موجود ہو یا نہ ہو مگر لمبردار یا چوکیدار دیہہ کو فوراً اطلاع پہونچا دینی چاہیے تاکہ وہ تلاش کھوج مین شامل ہوں اور جب انکو اطلاع نہ دیجاویگی تو فریق ضرر رسیدہ کا دعوی اس سبب سے ناجائز ہوگا۔

کھوجیان پیشہ ور مصروف کئے جاوین۔

٥ - کھوجیان جنکا کام کھوج نکالنا ہے مصروف کئے جاوین یعنی ملازمان سرکاری جو محکمہ پولیس مین ہوں اور وہ خود مختار کھوجیان بھی جو فریق خود طلب کرین دونوں قسم کے کھوجی مصروف کئے جاتے ہین۔

جرمانہ مجوزہ کی صاحب کمشنر کی منظوری لازمی ہے۔

٦ - قبل اسکے کہ جرمانہ صاحب مجسٹریٹ ضلع گانو پر بطور معاوضہ شخص ضرر رسیدہ کی تجویز کرے صاحب کمشنر کی منظوری ماقبل ضرور ہے۔

کسی عوض مین کھوج کا دعوی نہین ہو سکتا۔

٧ - کسی صورت مین معاوضہ نہ دلایا جانا چاہیے جب اطمینان اسبات کا نہو کہ فریق ضرر رسیدہ نے حتی الامکان اپنے مال کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے واسطے احتیاط معقول کی کوئی غفلت جو اسبات مین یا لمبردار یا چوکیدار دیہہ کو اطلاع دینے مین اور روزنامچہ ان کے تعاقب مین اور اونکو سزا دلانے کے لئے حتی الامکان سعی کرنے مین مستغیث کی طرف سے نمودار ہووے اوسکی دعوی کی مانع ہوگی۔

شہادت مستغیث کو پیش کرنی چاہیے۔

٨ - تعاقب کنندگان کو اس امر کا ثابت کرنا لازم ہے کہ کھوج اوس گانو کی علین متصل اچھی طرح سے پہونچایا گیا تھا جسکی حدود مین وہ آخر کار

رہگیا اور یہ کہ سراغ لیعنی کہوج اتفاقاً یا بغفلت یا بسبب اتفاقیہ حائل ہوجانے کسی رایا سڑک یا الکریلی یا سخت زمین وغیرہ کے گم نہیں ہوا تہا اور سب سے پیچھلے نشان پر سے آگے لمبردار یا چوکیدار دیہہ دکھلا گئی ہو۔

گاؤں کسطور تین بری الذمہ ہو

۹ - دیہہ جہانتک آگے کہوج نہ چلا دستور تین بری الذمہ متصور ہوتا ہے کہ جب تلاش کنندگان بار سگہیہ ہو یقین تو سکانان دیہہ اپنی گردونگی تمام کمال تندہی سے دینا قبول کرین اور حتی الوسع کہوج کو آگے چلانے مین کوشش کرین بجز دستور کے کہ یہہ پایا جاوے کہ مجرمان فی الواقع اس کے رستے ہتے اور ایسی کہلی طور پر گذر ہے کہ اغماض اور شرکت صریح ظاہر ہو۔

ضابطہ اور سیر وہ امور جو ثابت ہونے چاہئیں

۱۰ - ایسے مقدمات مین تحقیقات بنفسہ جو دخل ہوتی ہے اور جرم قانون مختص المقام ومختص الامر لیعنی ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۷۱ء کے متعلق ہے - فقط صاحب مجسٹریٹ ضلع کو ہی اختیار سماعت حاصل ہے - مجموعہ ضابطہ فوجداری اور قانون شہادت پوری پوری متعلق ہین - چوری کا وقوع مین آنا اور مالیت المسروقہ اور نیز مجریت زمینداران بموجب قواعد صدر لصراحت قابل اطمینان ثابت ہونی چاہئے۔

تحقیقات کرنے مین دیر نہیں کرنی چاہئے

۱۱ - اس تحقیقات کے کرنے مین دیر نہیں ہونی چاہئے جبکہ کئی مہینے عام طور پر مجرم واحد کی بیفائدہ تلاش مین گذر جاوین تو بسبب حد سے زیادہ دیر ہوجانے کے قانون کہوج کیطرف رجوع نہیں ہوسکتی - اگر مجرم وقوع جرم سے ۳۰ یوم کے اندر دستیاب نہ ہو تو صاحب مجسٹریٹ ضلع کو مناسب ہے کہ اگر مستغیث معاوضہ کا خواستگار ہو اجرائے ذمہ داری دیہہ بموجب قانون کہوج کا حکم صادر کرے اور حکم دے کہ تحقیقات حسب دفعات ۱۴ و ۲۴ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۷۱ء کیجائے

قانون کہوج کا اطلاق صرف جرائم نسبت مال کے ہے

۱۲ - قانون کہوج مصرحہ صدر صرف نقصان از قسم نقدی سے تعلق رکہتا ہے جو بسبب کسی جرم متعلقہ مال کے واقع ہو - استغاثہ صرف اسوقت مین ہونا چاہئے جبکہ تدابیر مناسب عمل مین آنیکے پولیس ملوث نہ اگر حالات کے ناکام رہے - جب معاوضہ تجویز کیا جاوے تو زمینداروں کی حیثیت پر ہمیشہ لحاظ کرنا چاہئے۔

تحریر شہادت اور طرح ہونی چاہئے جیسا کہ مقدمات سمن مین

۱۳ - جملہ تجاویز خلاف ورزی قانون کہوج مین کارروائی مطابق قواعد معمولی ضابطہ مقدمات سمن کے ہونی چاہئے اور اسکی مسل شہادت وجوابات وغیرہ کو صاحب مجسٹریٹ ضلع کو مرتب کرنی چاہئے۔

سرکلر نمبر ۹۲ - خلاف ورزی معاہدہ منجانب کارگران

ایکٹ سنہ ۱۸۵۹ء کا ملک پنجاب سے متعلق کیا گیا ہے

ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء لیعنی ایکٹ لمبرادمنرا خلاف ورزی معاہدہ منجانب اہل حرفہ وکاریگران ومزدوران بعض خاص صورتہائے مین" ملک پنجاب وعلاقجات پنجاب کے متعلق کیا گیا ہے۔

مقدمات کی تجویز دو ہی کر سکتے ہیں جو کامل الاختیارات ہیں ۔ ایکٹ مذکور بمتعلق قرضہ پانیکے کاریگران سے متعلق نہیں ہے

۲ - مقدمات بموجب ایکٹ مذکور کی تجویز جملہ افسران جو کامل الاختیار ہوں صاحبان مجسٹریٹ درجہ اول کر سکتی ہین -

۳ - ایک نسبت فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مین جسکا انتخاب ذیلی مین بحوالہ لیعنی دیا گیا ہے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء ان مقدمات سے متعلق نہیں ہے جنمین زر پیشگی ازجانب آقا ہائے ٹہیکہ داران نہ بابت اس کام کے جسکے انجام دینے کا معاہدہ کاریگر نے کیا ہو بلکہ بطور قرضہ اس شرط پر دیا گیا ہو کہ دیہہ کا تقاضا سوائے دستور کے نہیں کیا جاویگا کہ کاریگر کام چھوڑ دے - اس حکم کیطرف حکام عدالت ہذا توجہ جملہ عدالتہائے فوجداری بدین نظر

دلاتی ہین کہ صاحبان مجسٹریٹ قسم مذکور مین سمن صادر کرنیسی باز رہین ۔

اختیار سماعت فوجداری ۔ باجلاس جسٹس اولڈفیلڈ صاحب ۔ مقدمہ متعلق درخواست رام پرشاد بنام دوکپال وغیرہ ۔

آقاہائے وکاریگران ۔ خلاف ورزی معاہدہ از جانب کاریگران ۔ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء ۔

ایک آقای کاریگران نے جو شہر مرزاپور مین سکونت رکہتا تہا اور کاروبار کرتا تہا ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء کی روسی جو بموجب حکم لوکل گورنمنٹ ضلع مرزاپور سے متعلق کیا گیا تہا کاریگران مذکور کے نام ایک استغاثہ بدین بیان رجوع کیا کہ اوسنے بعض فامی کاریگران کو اس شرط پر زرپیشگی دیا تہا کہ نامبردگان اوسکا کام کرین اور دیگر کسی شخص کا کام اوس وقت تک نکرین جبتک کہ رقم مذکور ادا نہو جاوے اور کہ نامبردگان نے اوسکا کام چہوڑنے کے ذریعہ سے عہدشکنی کی ۔ معلوم ہوا کہ زرپیشگی مذکور بطور قرضہ اور بلاتعلق مزدوری کاریگران مذکور دیا اونکی کام کی اجرت کو دیا گیا تہا اور اونکی اجرت یا ادا ہونے زر مین سے جو اونکو دیگئی زرپیشگی مذکور کی بابت کچہہ منہائی نہین کی گئی تہی ۔ قرار دیا گیا کہ معاہدہ مابین فریقین کسی معاہدہ متخیلہ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء سے بالکل مختلف تہا اور اس سبب سے ایکٹ مذکور متعلق نہین ہے

مسمی رام پرشاد نے جو شہر مرزاپور مین سکونت رکہتا تہا اور کاروبار کرتا تہا بعض خاص اشخاص جتیل کی حیثرون کو نوکر رکہا ۔ نامبردہ نے عدالت مسٹر ... صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مین اشخاص مذکور کے نام زیر ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء جو سنہ ۱۸۶۲ء مین بروے اشتہار لوکل گورنمنٹ ضلع مرزاپور کی متعلق کیا گیا تہا استغاثہ دائر کیا ۔ نامبردہ نے بیان کیا کہ اوسنے اشخاص مذکور کو زرپیشگی اس اقرار پر دیا تہا کہ نامبردگان اوسی کا کام کرین اور کسی دوسری کا کام اوسوقت تک نکرین جبتک یہہ روپیہ ادا نہو جاوے اور کہ نامبردگان نے اس اقرار کو توڑدیا ۔ صاحب مجسٹریٹ نے یہہ قرار دیکر کہ ایکٹ مذکور مقدمہ ہذا سے متعلق نہین ہے استغاثہ کو ڈسمس کیا کیونکہ مستغیث نے جو زرپیشگی اشخاص مذکور کو دیا تہا وہ بابت اوس کام کے نہین دیا تہا جسکو انجام دینے کا معاہدہ نامبردگان نے اندرون مراد ایکٹ مذکور کیا تہا بلکہ یہہ زرپیشگی اونکی طرف سے محض بطور قرضہ بدین ارادہ دیا گیا تہا کہ اشخاص مذکور اوسکی مقروض رہین اور اس وجہہ سے اوسکی نوکری نہ چہوڑ سکین ۔ مستغیث نے ہائیکورٹ مین درخواست ترمیم حکم صاحب مجسٹریٹ زیر دفعہ ۲۹۷ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء گذرانی ۔

اولڈفیلڈ صاحب جاکم ۔ ہماری رائے مین صاحب مجسٹریٹ نے اس نالش کو جو زیر ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء دائر کی گئی تہی مناسب طور پر ڈسمس کیا ۔ ایکٹ مذکور مین سزا خلاف ورزی معاہدہ منجانب ایسی اہل حرفہ وکاریگران ومزدوران کی درج ہے جنکو زرپیشگی بابت اوس کام کے ملا ہو جسکو انجام دہی کا اونہون نے معاہدہ کیا ہو اور بروے دفعہ ۲ ۔ اگر حسب اطمینان صاحب مجسٹریٹ یہہ بات ثابت کیجاوے کہ ایسے اہل حرفہ یا کاریگر یا مزدور نے زرپیشگی بابت کسی کام مستغیث سے حاصل کیا اور دیدہ ودانستہ اور بلاوجہہ جائز یا معقول کے مشہودہ کی انجام دہی حسب شرائط معاہدہ کے غفلت یا انکار کیا تو وہ مستوجب سزا مندرجہ دفعہ مذکور کا ہوگا ۔ ضرور ہے کہ کام کا معاہدہ کیا گیا ہو اور زرپیشگی بابت کار معہودہ کے حاصل کیا گیا ہو ۔ مقدمہ ہذا مین معلوم ہوتا ہے کہ مستغیث نے کاریگران جتیل کی حیثرون کو نوکر رکہا اور نامبردہ بیان کرتا ہے کہ ملزمان نے اوس سے بعض خاص رقوم اس اقرار پر لیین کہ نامبردگان اوسکا کام کرینگے اور دیگر شخص کا کام اوسوقت تک نہین کرینگے جبتک روپیہ ادا نہو جاوے اور کہ نامبردگان نے اوسکا کام چہوڑنے کے ذریعہ سے خلاف ورزی معاہدہ کی کی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ اونکو بطور قرضہ اور بلاکسی تعلق مزدوری یا اجرت کے جسکی بہ شرح مقررہ بلاکسی منہائی کے وصول پانیکے ونیکا اقرار نہا دیا گیا تہا اور فی الواقعہ مزدوری مین سے کبہی کچہہ منہائی نہین کی گئی ہتی ۔ پس جو کچہہ روپیہ اونہون نے لیا اوسکی نسبت یہہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ بابت کسی کار معہودہ کے پیشگی دیا گیا تہا ۔ زر مذکور کا دیا جانا کسی کام کی اجرت مین محسوب ہونا قرار نہین پایا تہا معاہدہ سوای قرضہ زر کے اور کچہہ نہین تہا جسکی ساتہہ یہہ شرط لگائی گئی تہی کہ مقروضان بعوض حصول قرضہ مستغیث کا کام کرین اور اپنی خدمات اوسوقت تک دیگر جگہہ منتقل نکرین جبتک کہ نامبردگان روپیہ ادا نکرین ۔ امر ہذا کسی معاہدہ متخیلہ ایکٹ سے بالکل مختلف ہے ۔ تاثیر ایسی معاہدہ کی اگر اوسکی تعمیل کرائی جاسکے یہہ ہوگی کہ مستغیث کو ضروریات اپنی مقروض سے فائدہ اوٹہاکر مزدوری اور کام کی نسبت خاص اپنی قرارداد و شرائط پر خدمات مقروض اوسکی خدمات کا استحقاق حاصل ہوجاویگا اور یہہ منشا ہرگز نہین تہا کہ ایسے معاہدہ کی خلاف ورزی جرم تعزیری القصور کیجاے ۔

باب سیوم

متفرقات

سرکلر نمبر ۹۳ ۔ تقسیم کار جوڈیشل

تبدیلیان جو ایکٹ عدالتہائی بجریہ گذشتہ اور انتظام جدید کے عمل مین آنیسے ہوئی ہین

انتظام جدید کے عمل مین آنیسے اور ایکٹ عدالتہائی پنجاب مجریہ گذشتہ اوسکی نافذ ہونیسے اور نیز اون تدابیر سے جو گورنمنٹ نے اوس تدارک کے قایم کرنیکی ہین جنکی بموجب ہر ایک ضلع کا اسٹاف علحدہ قایم رکھا جاویگا مناسب تقسیم کار جوڈیشل کے انتظام کا کام بہت آسان ہوگیا ہے صاحبان اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اضلاع مین خاص طور پر یا تو بحیثیت افسران جوڈیشل یا بحیثیت افسران مال تعینات کی گئی ہین۔ حالانکہ دفعہ ۴۔ ایکٹ عدالتہائی کے رو سے اون اقسام مقدمات مین جنکا ذکر دفعہ مذکور مین کیا گیا ہے عدالتہائی دیوانی کا اختیار سماعت ممنوع کیا گیا ہے اور مقدمات اقسام مذکور کی نسبت فقط تحصیلداران یا صاحبان اسسٹنٹ کمشنر یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جنرل یا صاحبان ڈپٹی کمشنر تجویز کر سکتے ہین بیشک صاحبان مجسٹریٹ ماتحت مین تقسیم کار فوجداری کے متعلق صاحب مجسٹریٹ ضلع کی نگرانی مین کچھ فرق نہین آیا ہے۔ اور اختیار سماعت مال کا استعمال بپابندی نگرانی صاحب فنانشل کمشنر و صاحب کمشنر کیا جاتا ہے۔ بعض ضلعون مین صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب جج ضلع و نیز صاحب مجسٹریٹ ضلع ہے مگر اون صورتون مین بھی جہان ان عہدون پر علیحدہ علیحدہ افسران مامور ہین بعض امور جوڈیشل کی زیر نگرانی ور علیحدہ علیحدہ حکام کی ہونیسے کچھہ دقت واقع ہوگی۔

فہرستہائی منسلکہ آخر سرکلر نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۴ء

۲ نقشجات جو دفتر چیف کورٹ مین فراہم کیئے گئی تھی اونسے فہرستہا مرتب کی گئی ہین جنمین مراتب ذیل درج ہین یعنی (۱) جوڈیشل اسٹاف جسکی ہر ضلع مین کمیٹی کی تجویز بموجب انتظام جدید گذشتہ ماہ مین کی گئی تھی۔ اور ہر ضلع کی تخمیناً تعداد و تصفیہ طلب مقدمات فوجداری و دیوانی (اور اپیل ہائی) اور (۲) سالانہ تعداد کار جوڈیشل کی جسکی نسبت بروی معلومات متذکرہ صدر یہ حساب کیا گیا تہا کہ ہر ایک افسر جوڈیشل پر پڑیگا۔ اور فہرست ہائی مذکورہ اس غرض سے متداول کی گئی ہین کہ اونسے صاحبان جج قسمت و صاحبان جج ضلع و صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو اپنے ماتحت عدالتہائی مین کار جوڈیشل تقسیم کی نگرانی مین امداد ملے۔ بیشک اون تجاویز مین جو فہرست ہائی مذکور مین کیا گئی ہین وقتاً فوقتاً تبدیلیان ضروری ہونگی۔ مگر تجاویز جدید مین جو کسی ضلع مین تقسیم کار جوڈیشل کے بارہ مین کیجاوین اون تجاویز مذکورہ بالا بطور اصول ابتدائی کے سمجھا جانا چاہئے۔

جہانتک ممکن ہو منصفان کو اختیارات خفیفہ ملنے چاہئیں۔

۳۔ خاص توجہ اون انتظام مجوزہ کی نسبت دلائی جاتی ہے جو فہرست ہائی مذکور مین اس باب مین کیا گیا ہے کہ منصفان کو اختیارات خفیفہ دئی جاوین جہان پر مقدمات قسم مذکور اونکی پوری مصروفیت کے لئے کافی ہون۔ اور جہان پر یہ صورت نہو ایک محدود تعداد دیگر مقدمات کی بھی دیجاوی۔ اسوقت نقشجات کار دیوانی سے جو بعض اضلاع سے وصول ہوئے ہین پایا جاتا ہے کہ مقدمات اراضی

دیگر بیاری مقدمات بلاضرورت منصفان کے سپرد کی گئی ہین اور عدالتہائے صدر مین کارندگور کا دبہی حصہ نہین لیا گیا ہے
سبجز اوس صورت کے کہ جہانتک ممکن ہو منصفان کا کام مقدمات از قسم مطالبات خفیفہ پر محدود کیا جاوے یہہ امید نہیں ہوسکتی ہے کہ
افسران مذکور اوس تعداد مقدمات کو فیصل کرسکینگے جو اونکے لئے تجویز جدید مین مقرر کی گئی ہے -

۴ - علاوہ برین حکام عدالت ہذا مجملہ عدالتہائے دیوانی کی توجہ احکام دفعہ ۹۰۳ - ایکٹ عدالتہائے پنجاب پر دلانا ضروری تصور کرتے ہین جو اون مقدمات خفیفہ کی اپیلون سے متعلق ہین جنکی مالیت صد سے زیادہ نہو - یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ احکام مذکور کل اضلاع مین سمجہے جاتے ہین اور اوسپر عمل کیا جاتا ہے کیونکہ چیف کورٹ کی اطلاع مین ایسی نظیرین آئی ہین جن مین عدالتہائے بہ اختیارات سب آرڈینیٹ جج نے مقدمات قسم مذکور فیصل کئے ہین جنکو منصفان یا صاحبان سپشل جج مفوضہ اختیارات منصف فیصل کرسکتے تہے اور اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ عدالتہائے قسمت مین ایسی اپیلین گذرے جنہین عدالتہائے مفوضہ اختیارات اپیل ڈسٹرکٹ جج کو فیصل کرنا چاہئے تہا حکام چیف کورٹ کو امید ہے کہ صاحبان جج قسمت کل مقدمات قسم مذکورہ بالا کو جنکو افسران بہ اختیارات سب آرڈینیٹ جج نے بلاضرورت فیصل کیا ہو اطلاع مین لاکر جواب طلب کینگے - یہہ منشا نہین ہے کہ یہہ ہدایات اون مقدمات سے متعلق ہون جنکی نسبت بوجوہ خاص صاحب جج ضلع یا کوئی اعلی عدالت یہہ حکم دے کہ اونہین کوئی عدالت بااختیارات سب آرڈینیٹ جج سماعت کرے یا آنکہ وہ اون مقدمات سے متعلق ہون جنہین افسران مہتمم حصہ ضلع سماعت کرین جہان کوئی منصف تعینات نہو مثلاً کلو - مری یا کسولی مین جنہین سے مقام اخیر مین اسسٹنٹ کمشنر کو فوجداری مین اختیارات عدالت مطالبہ خفیفہ حاصل ہین الا کانکو دیوانی مین حاصل نہین ہین بجز اوس صورت کے کہ خاص طور سے عطا کئے جاوین) اور شملہ سے نزدیکتر کوئی اور عدالت موجود نہین ہے -

۵ - کوائف جو فہرست ہائے مذکور کی ہمراہ ہین بعد خفیف تبدیلی ہائے کے ایک یادداشت مرتبہ جے ڈبلیو ریواز صاحب سے منتخب کی گئی تہی اور افسران نگران حال کی ہدایت کے لئے اسمقام پر مکرر درج کیجاتی ہین - صاحبان جج ضلع و قسمت کو چاہئے کہ بمدد فہرست ہائے و کوائف مذکور اپنے ماتحت عدالتہائے دیوانی کے کام کی جانچ پڑتال کیا کرین - صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو بہی مجسٹریٹان ماتحت مین تقسیم کار فوجداری کے انتظام کرنے مین اون سے امداد ملیگی -

(کوائف مشرح تشریح فہرست ہائے جو چیف کورٹ سرکلر نمبر ۸ ۱۸۸۰ء کے ساتھ شائع ہوئی تہین)

فہرست نمبر ۱ - فہرست نمبر ۱ مین تخمیناً سالانہ تعداد ابتدائی مقدمات فوجداری و نالشات و اپیل ہائے دیوانی جو ہر ایک ضلع مین فیصل ہوتے ہین اور نیز اون افسران کی تعداد درج ہے جو اونکے انفصال کے لئے تجویز کی گئی ہے - تخمینہ امر مذکور تین سال گذشتہ کے واقعی مقدمات مرجوعہ پر مبنی ہین - طریقہ تقسیم سے جو فہرست مذکور مین درج ہے ہرگز یہہ مراد نہین ہے کہ اوسکی حرف بحرف تعمیل کیجاوے بلکہ اوس سے فقط وہ وجوہات ظاہر ہوتی ہین جنپر جوڈیشل کام کے لئے بعض خاص افسران کے رکہنے کی تجویز مبنی ہے - نالشات دیوانی مین مقدمات از اقسام مصرحہ دفعہ ۳ ایکٹ عدالتہائے پنجاب بہی شامل کئے گئے ہین جنکی نسبت بموجب دفعہ ۴۶ تحصیلداران تجویز کرسکینگے -

فہرست نمبر ۲ - فہرست نمبر ۲ مین یہہ دکہایا گیا ہے کہ بلحاظ اوس انتظام مجوزہ فہرست نمبر ۱ کے ہر ضلع کے اون افسران پر جنکو تمام جوڈیشل شان کیا

ہے۔ استغاثہ ہائی جنکو صاحب مجسٹریٹ ضلع یا صاحب مجسٹریٹ درجہ اول جنکو صاحب مجسٹریٹ مقدم الذکر نے اس کام کا اختیار دیا ہو صاحب مجسٹریٹ ماتحت کے پاس حسب احکام دفعہ ۲۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری بھیجے وہ مستغیث کو واپس نہیں دیئے جانے چاہئین بلکہ اونکی پشت پر تاریخ ارجاع استغاثہ اور حکم سپردگی مقدمہ بشمول تصریح تعداد ایام جنکے اندر مستغیث کو حاضر ہوکر پیروی مقدمہ کرنی چاہئے درج کیا جاوے اور ازان بعد وہ بیشئہ بسبیل ڈاک یا بذریعہ قاصد عدالت ارسال کئے جاوین۔ اور اوسی وقت اوس شخص کو جسنے استغاثہ پیش کیا ہو ایک یادداشت ملنی چاہئے جس سے اوسے یہ اطلاع ملے کہ اوسکا استغاثہ کس مجسٹریٹ کے سپرد کیا گیا ہے اور اوسکو کسقدر عرصہ کے اندر مجسٹریٹ مذکور کے روبرو پیروی مقدمہ کی واسطے حاضر ہونا چاہئے۔

استغاثہ جات جنکی تحقیقات و تصفیہ صاحب مجسٹریٹ ماتحت کے پاس بھیجا جائے

سرکلر نمبر ۹۴ ۔ ارسال سفارش ہائی بغرض عطائی اختیارات جوڈیشل

لوکل گورنمنٹ نے قواعد مندرجہ ذیل دربارہ طریقہ کے مقرر کئے ہین جس سے سفارش ہائی بنا بر عطاء اختیارات جوڈیشل مرسل ہونے چاہئیں۔

قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ دربارہ ذریعہ خط و کتابت۔

قواعد

اول۔ سفارش ہائی بغرض عطائی اختیارات جوڈیشل کی تحریک حکام مندرجہ ذیل مین سے کسی کسی حاکم سے ہونی چاہئے جیسا کہ موقع ہو۔

(الف) اختیارات مال حسب باب پنجم ایکٹ عدالتہائی پنجاب ـــ صاحب ڈپٹی کمشنر یا صاحب کمشنر یا صاحب فنانشل کمشنر سے۔

(ب) دیگر اختیارات حسب ایکٹ عدالتہائی پنجاب ـــ صاحب جج ضلع یا صاحب جج یا صاحبان جج قسمت یا حکام چیف کورٹ سے۔

(ج) اختیارات حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری ـــ صاحب مجسٹریٹ ضلع یا صاحب سشن جج یا صاحب کمشنر یا چیف کورٹ سے۔

دوئم۔ جب کبھی قاعدہ اول (ب) کی صورت مین صاحب جج ضلع یا صاحب جج یا صاحبان جج قسمت یہ تجویز پیش کرین کہ کوئی اختیارات جو مابین صیغہ دیوانی حسب دفعہ ۲۰ ضمنی دفعہ (۱) ایکٹ عدالتہائی پنجاب کسی نائب تحصیلدار یا تحصیلدار یا افسر مال کو عطا کئے جاوین تو صاحب ڈپٹی کمشنر کی رائے حاصل کرنی لازم ہے اور تجویز عدالت چیف کورٹ مین بوساطت صاحب کمشنر قسمت ارسال ہونی چاہئے۔ دیگر صورتون مین تجویز براہ راست آنی چاہئے۔

سوئم (۱) وہ تجاویز جنکی تحریک بموجب قاعدہ اول (ج) صاحب مجسٹریٹ ضلع یا صاحب سشن جج سے ہو چیف کورٹ مین بوساطت صاحب کمشنر قسمت ارسال ہونی چاہئین۔

(۲) صاحب مجسٹریٹ ضلع مجاز ہین کہ صاحب کمشنر کے ساتھ یا تو براہ راست خط و کتابت کرین یا صاحب سشن جج کی معرفت چیف کورٹ مین تجویز ارسال کرنے سے پیشتر صاحب کمشنر مجاز ہین کہ صاحب سشن جج سے اسباب مین مشورہ کرین کہ آیا اونکے نزدیک تجویز کا ارسال کرنا ضروری ہے۔ اور جب کبھی کسی شخص کو اختیارات ذیل عطا کرنے کی تجویز کیجاوے تو صاحب کمشنر کو بطور مذکور مشورہ کرنا ضرور یا تا سے ہوگا (الف) اختیارات مجسٹریٹی درجہ اول یا (ب) دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بموجب اشخاص کو بغرض تجویز سپرد عدالت سشن کرنیکا اختیار۔

نوٹ یعنی اسسٹنٹ کمشنر یا اکسٹرا اسسٹنٹ جنکو حسب باب پنجم ایکٹ عدالتہائی پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء اختیارات ڈپٹی کمشنر بعید ایک تفویض ہوئی ہون۔

سفارش کرنے کے وقت بیشتر اس امر کی نسبت ذکر ہونا چاہئے

۲ - حکم چیف کورٹ اس امر میں التماس کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ آئندہ کو جب تحصیلداران یا صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو اختیارات فوجداری دلانے کے لئے عدالت ہذا میں سفارش کیا دے تو یہ بات ہمیشہ تحریر کیجا سکتی ہے کہ آیا افسر سفارش شدہ پہلا اوسی درجہ یا کمتر درجہ کے اختیارات استعمال کر سکا ہے یا نہیں اور اگر کر سکا ہے تو کسقدر عرصہ تک اور جن صورتوں میں اختیارات بیشتر عطا ہوئے ہوں تو اختیارات گذشتہ کا جنکی بعد عرصہ معطل رہے ہوں حوالہ دیا جاوے - اگر افسر مذکور نے بیشتر اختیارات فوجداری کا استعمال نہ کیا ہو تو اس بات کا ذکر کیا جاوے - اختیارات مجسٹریٹی درجہ دوم کے لئے سفارش کرنے کے وقت یہ بات ہمیشہ تحریر ہونی چاہئے کہ آیا احکام سزا تازیانہ صادر کرنیکا اختیار سفارش میں شامل ہے یا نہیں -

سرکلر نمبر ۹۵ - قواعد مشعر اس امر کے کہ وہ حیثیت جسمیں کوئی افسر کسی کارروائی جوڈیشل میں عمل کرے کارروائی مذکور میں درج ہونی لازم ہے

قواعد کی ضرورت

حکام چیفکورٹ افسران جوڈیشل کو یہ بات یاد دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ عدالت ماتحت کی ہر ایک کارروائی سے اسکو دیکھتے ہی یہ امر ظاہر ہونا چاہئے کہ افسر مذکور مجاز سماعت ہے اور نیز وہ حیثیت جسمیں صاحب موصوف کارروائی مذکور میں کاربند ہوئے ہوں -

اختیارات مستعملہ کی صاف طور پر ظاہر کرنے کی ضرورت -

۲ - انتظام مال و دیوانی و فوجداری کے طریقہ موجودہ کے بموجب اکثر اس امر کا تحقیق کرنا ضروری ہوتا ہے کہ آیا ایک خاص کارروائی میں کسی افسر نے اختیارات دیوانی یا مال کا استعمال کیا ہے اور نیز ان اختیارات کا تحقیق کرنا ضروری ہوتا ہے جنکے استعمال کرنے کا افسر مذکور مجاز ہو - لیکن مسل سے اکثر اس سے زیادہ منکشف نہیں ہوتا کہ افسر مذکور تحصیلدار یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر یا ڈپٹی کمشنر ہے اور یہ التجا ہے جنسے بجائے خود افسر ملقب شدہ حسب بالا کے دیوانی یا فوجداری اختیار سماعت کی نسبت کچھ ظاہر نہیں ہوتا -

قواعد کی تعمیل میں کچھ دقت نہ ہوگی -

۳ - چونکہ ہر ایک افسر جوڈیشل پر اپنے اختیارات کی وسعت کا معلوم کرنا لازم ہے لہذا قواعد مقرر کردہ حال کی تعمیل سہل ہوگی اور اسکے ذریعہ افسران بوجہ سہو اپنے اختیارات کی تجاوز کرنے سے باز رہینگے - اور ساتھ ہی اسکے اس سے اصلی عدالت عالیہ کو وہ اطلاع ملیگی جو اکثر مطلوب ہوتی ہے اور جو موجودہ تساہل آمیز دستور کے موجب صرف غیر ضروری جستجو کے بعد حاصل ہوتی ہے -

ہر ایک عدالت کو مہر بہم پہونچی جاوے جس میں اختیارات مستعملہ کندہ ہوں -

۴ - اس غرض سے کہ ان قواعد کی بلا فروگذاشت تعمیل ہو جاوے حکام عدالت ہذا ارشاد فرماتے ہیں کہ جہانتک ممکن ہے گنجایش ہو جناب صاحبان ڈپٹی کمشنر ضلع و صاحبان جج ضلع مہر ہائے ربر بہم پہونچا دیں جنپر اختیارات جو مختلف قسم کے افسران جو عموماً ضلع میں متعینات ہوں بموجب تصریح قواعد ذیل استعمال کر سکیں کندہ ہوں مثلاً صاحب مجسٹریٹ درجہ اول - صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم - صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم باختیارات صدار احکام سزائے تازیانہ - صاحب مجسٹریٹ درجہ سوئم - صاحب مجسٹریٹ باختیارات سرسری - منصف درجہ اول - منصف درجہ دوئم - منصف درجہ سوئم - پھر ہر ایک عدالت کو وہ مہریں بہم پہونچائی جائینگی جنمیں وہ اختیارات جو افسر اجلاس کنندہ کو حاصل ہوں درج ہوں اور مہر ہائے مؤخر الذکر احکام صادر شدہ پر افسر مذکور کے دستخط کے نیچے لگائی جاسکیگی

ہین۔ اگر آیندہ کو کوئی افسران احکام کی تعمیل مین غفلت کریگا تو حکام چیف کورٹ اُسپر سخت باز پرس کرنی پر مجبور ہونگے۔

قواعد

ہر ایک جوڈیشل افسر جو نالش یا کارروائی یا اپیل دیوانی کی سماعت یا اوسکا فیصلہ کرے اس امر کا ذمہ وار متصور ہوگا کہ مسل و حکم اخیر یا فیصلہ و ڈگری سے وہ اختیارات دیوانی ظاہر ہون جو افسر مذکور بوقت سماعت یا انفصال نالش یا کارروائی یا اپیل قسم مذکور کے استعمال کرتا تہا۔

(۲)۔ اختیارات محولہ بالا حسب ذیل ہین۔

منصف درجہ سوئم ـــ منصف درجہ دوئم ـــ منصف درجہ اول ـــ جج عدالت مطالبہ خفیفہ۔

منصف وغیرہ مفوضہ اختیارات جج عدالت مطالبہ خفیفہ

سب جج درجہ دوئم ـــ سب جج درجہ اول ـــ جج ضلع ـــ جج قسمت

(۳) صاحبان جج خاص جنکو حسب دفعہ ۲۸۔ ایکٹ عدالتہائے پنجاب اختیارات حاصل ہین افسران محولہ قاعدہ (۱) مین شامل ہین اور جبکہ اونکے اختیارات اختیارات مندرجہ قاعدہ (۲) سے مختلف ہون تو ضرور ہے کہ اختیارات مذکور صراحت کے ساتھ تحریر کیے جاوین۔

(۴) ہر ایک افسر جوڈیشل جو کسی کارروائی یا اپیل فوجداری کی سماعت یا اوسکا فیصلہ کرے اس امر کا ذمہ وار متصور ہوگا کہ مسل و حکم اخیر سے وہ اختیارات فوجداری ظاہر ہون جو افسر مذکور بوقت سماعت یا انفصال کارروائی یا اپیل قسم مذکور استعمال کرتا تہا۔

(۵) اختیارات محولہ قاعدہ (۴) حسب ذیل ہین۔

مجسٹریٹ درجہ سوئم   مجسٹریٹ درجہ دوئم   مجسٹریٹ درجہ اول   مجسٹریٹ ضلع

مجسٹریٹ ضلع با اختیارات حسب دفعہ ۳۰   ایڈیشنل سشن جج   جوائنٹ سشن جج   سشن جج

مجسٹریٹان خاص درجہ اول یا درجہ دوئم یا درجہ سوئم   بنچ مجسٹریٹان درجہ اول یا درجہ دوئم یا درجہ سوئم

مجسٹریٹ چھاونی   اسسٹنٹ مجسٹریٹ چھاونی   جسٹس آف دی پیس

(۶) جبکہ افسر مذکور کو استعمال ایسے اختیار کرنا پڑا ہو جو خاص طور پر اوسے دیا گیا ہو مثلاً اختیار سرسری یا اختیار تازیانہ بعبورت مجسٹریٹ درجہ دوئم تو مسل اور حکم اخیر سے یہ امر ظاہر ہوگا کہ افسر مذکور کو اس مادہ مین بالخصوص اختیار دیا گیا ہے۔

سرکلر نمبر ۹۔ عدالتہائے ماتحت کی دیکھ بہال و نگرانی

بمنظوری گورنمنٹ حکام چیف کورٹ نے ہدایات ذیل بمعاملہ ملاحظہ و نگرانی عدالتہائے ماتحت جاری فرمائی ہین

ہدایات جاری کیجاتی ہین۔
صاحبان جج قسمت و ضلع کو اختیار نگرانی

۳۔ دفعہ ۳۳۔ ایکٹ عدالتہائے پنجاب مصدرہ ۱۸۸۴ء کی رو سے عدالتہائے دیوانی ہر قسمت و ہر ضلع کی نگرانی کا اختیار صاحب جج قسمت و صاحب جج

گئی ہین صرف اُنہین کے متعلق ملاحظہ کیا جاوے نہ یہ منشا ہے کہ ہر ایک ملاحظہ جو کیا جاوے اوسمین جملہ مضامین مندرجہ فرد مذکور درج کئے جاوین

ملاحظہ رجسٹرہائے ناظر

۸ - صاحبان جج قسمت کو اپنے سلسلہ رجسٹرہائے اور ہر ضلع کے رجسٹرہائے ناظر کم سے کم سال مین ایکمرتبہ ملاحظہ کرنے چاہئین۔

حصہ اول - عام

یادداشت امورات جنکی نسبت افسران ملاحظہ کنندہ کو توجہ کرنی چاہیئے

اول - مکان عدالت کی حالت کی نسبت رپورٹ کرو کہ آیا اوسکی اچھی مرمت ہوئی ہے اور مناسب طور پر اوسکی خبرگیری ہوتی ہے - بالخصوص دفتر اور ناظر کی الماری کی حالت لکھو -

دوئم - مقام صدر کی صورت مین یہ لکھو کہ آیا کتبخانہ باترتیب ہے اور کسکے سپرد ہے اور عموماً یہ کہ آیا احکام جوڈیشل سرکلر نمبر (۱۱) کی تعمیل ہوتی ہے - مقامات منفصل عدالت ہائے تحصیلداران و منصفان کی صورتمین یہ لکھو کہ آیا کتب برائے حوالہ کافی ہین اور فائل ہائے سرکلرات مکمل ہین -

سوئم - جو انتظام نسبت اجلاس عدالت کے ہوا اوسکی بابت رپورٹ کرو اور یہ لکھو کہ آیا وکلا کے لئے جگہ کافی ہے اور وکلا اجلاس سے بالکل علیحدہ رہتے ہین

چہارم - کیا عدالت کا عملہ کافی اور لائق ہے - کیا کوئی غیر تنخواہ دار امیدوار ہین اور اگر ہین تو اسبارہ مین جو قواعد سرکاری ہین انکی تعمیل ہوتی ہے

حصہ دوئم - رجسٹرہائے دیوانی

پنجم - رجسٹر دیوانی نمبر ۱ کا معائنہ کرو اور خانجات ۳ لغایت ۱۰ کی پڑتال کم از کم دس ایسے مقدمات منفصل شدہ سے کرو جو منجملہ تعداد مین ہون - دیکھو کہ آیا کسی مقدمہ مین خانہ ۱۰ کی خانہ پری قبل از تحریر فیصلہ کر دی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور آیا خانجات ۱۰ لغایت ۱۸ کی خانہ پری تاریخ وار ہوتی ہے -

ششم - رجسٹر نمبر ۱ کا معائنہ کرو اور دیکھو کہ آیا ڈگریات کا اجراء جلدی سے ہوتا ہے اور آیا رقومات وصول شدہ بمقابلہ رقومات زیر اجرا کے اندازہ مناسب ہین - بعض اندراجات خانہ نمبر ۱۶ کی پڑتال مسلہ موجودہ عدالت سے کرو اور جن اندراجات کی پڑتال کرو انکی تعداد لکھو اور یہہ تحریر کرو کہ آیا کسی مقدمہ مین اہلکاران بلحاظ عدم تکمیل اجرائے ڈگری کی ذمہ وار معلوم ہوتی ہین -

ہفتم - رجسٹر نمبر ۱۱ کی ذریعہ سے دریافت کرو کہ آیا عذرداریونکا انفصال مناسب طور پر اور جلد ہوتا ہے -

ہشتم - اسی غرض سے رجسٹرہائے نمبر ۹ و ۱۰ کا معائنہ کرو -

نہم - رجسٹر نمبر ۵ کا معائنہ کرو اور چند ایسے مقدمات کا جو ابھی داخل دفتر نہین ہوئے ہون اونکی مختلف مرحلون مین پتا لگاؤ اور دیکھو آیا تاریخونکا التوا بلا ضرورت ہوا اور آیا مقدمات تاریخہائے مقررہ پر بنا بر سماعت برابر پیش ہوتے ہین اور کارروائی کیجاتی ہے - کیا عدالتہائے سماعتی مین اس رجسٹر مین مقدمات اجرائے ڈگری کو درج کرنیکا دستور ہے -

دہم - دیکھو جہتک دیوانی و مالیہ کرد ــ تحریر کرکے یادرہ مثالی ہر بناست یہ رکیجو مالی مین اور دیکھو کہ ابتو نمبر ہای اور دیکھو کہ ہشت ہو رہی ہند سابق کیفیت مبدل ہوئی ہین ان مثلیون کو صحیح کر دیا ہوا ہے اُن فرد گذاشتہا کو پورا کر دیا ہے۔

حصہ سوم (الف) نالشات لمبری

یازدہم - مسلہ زیر تجویز کا بستہ کسکی تحویل مین ہے۔ کیا وہ مثالی ہو رکہا جاتا ہے اور انکی ترتیب ٹہیک ہے۔

دوازدہم سال سابقہ مین کل تعداد نالشات متدائرہ کی کیا ہے۔

سیزدہم - جو نالش سب سے اخیر دائر ہوئی اوسکا نمبر کیا ہے۔

چہاردہم - کیا بارہ ماہ گذشتہ کے اندر مقدمات مین کوئی ازدیاد یا کمی قابل ذکر ہوئی ہے - اگر ہوئی ہے تو اوسکی کیا وجہ بیان کیگئی ہے۔

پانزدہم - جو دو تین نالشات غیر منفصلہ سب سے پرانی ہون وہ کس کس تاریخ دائر ہوئی تہین -

شانزدہم - کیا نالشات مذکورہ کے مسلہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انکے فیصلہ مین کوئی غیر ضروری توقف ہوا -

ہفدہم - ہر مسلہ بلا امتیاز پڑتال اور دیکہو کہ آیا انکی کارروائی ہر کوئی قابل لحاظ بعینہا یا بلاکسی غیر ضروری توقف ظاہر ہوتا ہے۔

(ب) اجرائے ڈگریات

ہژدہم - ان مسلہ کا بستہ کسکی تحویل مین ہے۔

نوزدہم - کیا وہ مثالی ہو رکہا جاتا ہے اور انکا تاریخ ترتیب وار ہے۔

بستم - وہ کس طریق سے رکہا جاتا ہے (یعنی پرگنہ وار یا تحصیل وار یا صرف تاریخوار)

بست و یکم - سال گذشتہ مین کل تعداد مقدمات اجرائے ڈگری کی کیا تہی -

بست و دوم - سال حال مین تا تاریخ کسقدر درخواستہائے داخل ہوئین -

بست و سوم - اگر ڈگریداران غیر معمولی طور پر تندہی یا سستی کرتے ہین تو اوسکی وجہ لکہو -

بست و چہارم - ہر مسلہ بلا امتیاز بیکر پڑتال کرو اور دیکہو کہ آیا انکی کارروائی ہر کوئی بعینہا یا بغیر ضروری تحقیقات قابل ذکر ہوئی ہے

بست و پنجم - کیا حاکم بلحاظ حالت کسی ایسے امر کو شاکی ہے جس سے اوسکی فہرست مقدمات اجرائے ڈگری مین حد سے زیادہ ازدیاد ہو جاتی ہے

(ج) مقدمات متفرق

بست و ششم - ان مقدمات کا بستہ کسکی تحویل مین ہے اور کیا وہ صفائی سے اور درستی کے ساتھ رکہا جاتا ہے -

بست و ہفتم - تین مقدمات بلا امتیاز پڑتال کرو اور دیکہو کہ اون سے کوئی غیر ضروری توقف ظاہر ہوتا ہے -

(د) کیفیت عام

بست و ہشتم ۔ یہہ تحقیق کرو کہ آیا ہر قسم کی مقدمات منفصلہ دفتر مین وقت پر بہیجی جاتی ہین اور جن مقدمات مین بغیر واجبی توقف ہوا ہو اونکو لکہو اور یہہ کہ اوسکی بابت کیا وجہ بیان کی گئی ہی ۔

حصہ چہارم (الف) ناظر

بست و نہم ۔ رجسٹر ہائی رسید زر داخلہ اور واپسی زر داخلہ کی پڑتال کرو اور دیکہو کہ آیا کوئی زر داخلہ بہت مدت کا ہی ۔

سی ام ۔ رجسٹر دیوانی نمبرہ ۲ کی پڑتال کرو اور دیکہو کہ آیا کام واجبی طور پر تقسیم کیا جاتا ہی ۔ کیا ندکر یون سے کسی سے اونکے فرائض واجبی کے سوا کوئی اور کام بہی لیا جاتا ہی ۔

سی و یکم ۔ کیا کسی اہل عملہ کی نسبت کوئی شکایات بابت ناقابلیت یا بوجہ ضعیف العمری یا کسی اور وجہ کی ہین ۔

سی و دوئم ۔ کیا عملہ کافی معلوم ہوتا ہی یا ضرورت سے زیادہ معلوم ہوتا ہی ۔

سی و سوئم ۔ رجسٹر نمبر ۲ کا معائنہ کرو اور اندراجات خانہ ۳ و ۴ و ۵ پر غور کرنیکے بعد دریافت کرو کہ آیا استصوابات کی تصفیہ کرنے مین غیر ضروری توقف واقع ہوتا ہی ۔

سی و چہارم ۔ رجسٹر ۲ کی پڑتال باحتیاط کرو اور اندراجات خانہ ۲ کی صحت بذریعہ ملاحظہ کم از کم بارہ مستوں کے جو بلا امتیاز لئے جاوین کرو ۔ کیا انتظام مالخانہ کا بنسبت حفاظت اوس مال کے جو اوسمین داخل کیا جاتا ہی قابل اطمینان ہی ۔ مالخانہ کس افسر صدر کی تحویل مین ہی (قاعدہ چہارم جوڈیشل سرکلر نمبرہ ۱۰۹) اور کیا مطالبات قاعدہ مذکورہ و دیگر قواعد مندرجہ سرکلر مذکور کی تعمیل احتیاط سے عمل مین آتی ہی ۔

(ب) نقل نویسان

سی و پنجم ۔ سررشتہ نقلنویسان کس افسر کی سپرد کیا گیا ہی رجسٹر ۲ کا معائنہ کرو اور خاصکر یہہ لکہو کہ نقول کی تیاری مین غیر ضروری توقف واقع ہوتا ہی (خانجات ۸ لغایت ۹) کیا نقلنویسان کی پاس کوئی لا وارث نقول ہین کیا ہدایات مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبرہ ۱۲۸ کی تعمیل احتیاط سے ہوتی ہی ۔

(ج) کاغذات دفتر

سی و ششم ۔ کیا کاغذات دفاتر اچہی طرح رکہی جاتی ہین اور جبکہ وہ بغرض ملاحظہ طلب ہون جلدی سے دستیاب جاتے ہین ۔

سی و ہفتم ۔ کیا محافظ دفتر کے رجسٹر نمبرہ ۱ دیوانی و نمبر ۲ فوجداری و رجسٹر ج مناسب طور پر رکہی جاتی ہین ۔

سی و ہشتم ۔ کیا مسلیکے کاغذات درست طور پر مطابق احکام نافذہ کاٹی جاتی ہین ۔

سی و نہم ۔ کیا تعمیل ہدایات مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبرہ ۱۰ اجیکارروائی جوڈیشل مین انڈکس کاغذات کی تیاری کی بابت مین ہی کیجاتی ہی ۔

(د) عرضی نویسان

چہلم۔ کیا عرضی نویسان کے رجسٹر مناسب طور پر رکھے جاتے ہیں (جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۲)

(ھ) وکلاو مختاران

چہل و یکم۔ کیا رجسٹر وکلا و مختاران مطلوبہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۱ باضابطہ رکھا جاتا ہے۔

حصہ پنجم ملاحظہ مسلہ دیوانی

چہل و دوم۔ مسلہ مقدمات زیر تجویز یا منفصلہ کی پڑتال کرتے وقت امور مندرجہ ذیل کا بالخصوص لحاظ رکھو۔

الف۔ نالشات ابتدائی

(۱) عرائض دعویٰ کا تصدیق کرنا اور اونپر دستخط ثبت کرنے عرائض دعویٰ پر اسٹام مناسب لگانا اور اسٹام کا حسب ضابطہ ردی کرنا۔

(۲) آیا مدعا علیہ کی حاضری کے لئے خاطر خواہ مہلت دیجاتی ہے اور آیا مقدمات بغرض تصفیہ بغیر کثرت سے ملتوی کئے تجویز میں آتے ہیں

(۳) آیا کسی مقدمہ کی یکطرفہ سماعت کرنے سے پیشتر تعمیل کا حسب ضابطہ ثبوت لیا گیا ہے۔ (جوڈیشل سرکلر نمبر ۱ حصہ ج)

(۴) آیا وہ مقدمات جو بعدم پیروی خارج کئے جاتے ہیں یا جنمیں یکطرفہ ڈگری دیجاتی ہے بلا واسطہ یا فریق ثانی کی کیا تحقیقات روئداد یا درخواست برآمدگی مقدمہ کی سماعت کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔

(۵) کیا فریقین فہرست اسناد داخل شدہ کو پیش کرتے ہیں (جوڈیشل سرکلر حصہ (د) نمبر ۱۔)

(۶) کیا انتخاب خلاصہ احکام کا (جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۰۶) وقت پر اور صحیح طور پر مرتب ہوتا ہے۔

(۷) کیا ڈگریات احتیاط سے لکھی جاتی ہیں اور کیا اونمیں تجویز مندرجہ فیصلہ صحت سے درج کیجاتی ہے کیا اوس خرچہ ڈگری کو جسمیں دلایا گیا علٰحدہ شدہ کی صراحت ہوتی ہے ولیسے افسران جوڈیشل اپنے قلم سے تحریر کرتے ہیں۔ کیا خرچہ درست طور پر تحقیق کیا جاتا ہے اور موافق فیصلے کے

(۸) کیا نالشات اراضی کی ڈگریات مطابق قاعدہ سوئم منجملہ قواعد مجریہ بذریعہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۲ ہوتی ہیں۔

(۹) کیا سپرد کیہائے مقدمات بنالثان حد سے زیادہ کثرت سے ہوتے ہیں اور کیا تصرفیہ قانون کی تعمیل نسبت تفویض ثالثی باضابطہ ہوتی ہے

(۱۰) کیا کمیشن ہائے بغرض تحقیقات موقع یا بنا پر جانچ حساب کتاب حد سے زیادہ کثرت سے جاری ہوتے ہیں کیا قواعد مشتہر کردہ بذریعہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۶ کی تعمیل قرار واقعی طور پر ہوتی ہے۔ کیا شہادت قلمبند کردہ اہل کمیشن اوسکی رپورٹ کے ساتھ داخل کیجاتی ہے۔ کیا عدالت اوسکا اظہار لیتی ہے۔ کیا عدالت کا فیصلہ کبھی بالکل رپورٹ اہل کمیشن پر مبنی ہوتا ہے۔

(۱۱) کیا درخواست ہائے نظر ثانی اکثر گذرتی ہیں اور اگر وہ سماعت کے لئے منظور کیجاتی ہیں تو کیا وجوہات منظوری کافی ہوتی ہیں۔ کیا فریق ثانی کو درخواست کے منظور کئے جانے کے برخلاف وجہ ظاہر کرنے کے لئے حسب ضابطہ اطلاع دیجاتی ہے۔

(۱۲) کیا عرائض دعویٰ کی نامنظوری اور واپسی اکثر عمل میں آتی ہے۔ کیا رجسٹر نمبر ۲ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکم نامنظوری یا واپسی کی

(۳۱) کیا درخواستہائے بیعنامہ بابت دائر کرنے مقدمات بحیثیت مفلسی کثیر التعداد گذرتی ہیں۔ کیا تحقیقات نسبت مفلسی بذریعہ اہلکاران عدالت کرتی ہے یا معرفت کسی تحصیلدار کے کرائی ہے۔ کیا صاحب ڈپٹی کمشنر کو درخواست مذکور کی اطلاع پہنچتی ہے۔ کیا صاحب موصوف کچھ تدبیر برائے حفاظت فوائد سرکار کرتے ہیں اور اگر کرتے ہیں تو کیا (جوڈیشل سرکلر نمبر ۳۰)

(ب) مقدمات اپیل

(۱) کیا اپیل کی پیروی بجہت اشتمام لگایا جاتا ہے اور اشتمام حسب ضابطہ تردی کیا جاتا ہے۔

(۲) کیا یادداشت اپیل مختصر طور پر لکھی جاتی ہیں اور ان کے ہمراہ نقول ڈگریات کی ہوتی ہیں جنکی بابت اپیل کیا گیا ہو۔

(۳) کیا احکام دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تعمیل خاطر خواہ تعداد مقدمات میں ہوتی ہے یا بلا ضرورت ہمیشہ طلب کیا جاتا ہے۔

(۴) کیا فیصلہ اپیل مطابق مطالب دفعہ ۵۷۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کئے جاتے ہیں۔

(۵) کیا اون حالتوں میں جو موجب دفعہ ۵۷۹ منظور کیجاتی ہیں ڈگری مرتب ہوتی ہے (جوڈیشل نمبر ۲ ضمن (ب) حصہ دوم)

(۶) کیا پرچہ ڈگری میں وجوہات اپیل بابت ہوتی ہیں (جوڈیشل سرکلر نمبر ۲ ضمن (د) حصہ دوم)

حصہ ششم فوجداری - الف - رجسٹرہائے

چہل و سوم۔ کیا رجسٹر نمبر ۱ جلد اول میں جسکو بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری جرائم قابل دست اندازی کی رپورٹ درج کیجاتی ہے ہدایات مندرجہ خانہ کیفیت متعلق رجسٹر مذکور مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۳ حسب ضابطہ رکھا جاتا ہے۔

چہل و چہارم۔ رجسٹرہائے نمبر ۲ و ۳ کا معائنہ کرو اور دیکھو کیا مقدمات قابل اپیل صحیح طور پر درج کئے جاتے ہیں اور کیا مقدمات کے تصفیہ میں کچھ توقف واقع ہوتا ہے۔

چہل و پنجم۔ رجسٹر نمبر ۱ کا معائنہ کرو اور اندراجات کی پڑتال کرو۔ انکے ہمراہ مسلہ مقدمات منفصلہ کو ساتھ کرو اور دیکھو کیا مقدمات کی سماعت بلاوجہ ناواجب ملتوی ہوتی ہے یا اکثر التوا کئے جاتے ہیں اور جب التوا کئے جاتے ہیں تو کافی وجوہات پر ہوتی ہیں۔

چہل و ششم۔ رجسٹر نمبر ۱۰ کی پڑتال کرواؤ اور دیکھو کیا احکام جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۰ کی ٹھیک ٹھیک تعمیل ہوتی ہے اس طریقہ میں جو کچھ اصلاح تمہاری دانست میں مناسب معلوم ہو اسکو تحریر کرو۔

چہل و ہفتم۔ دیگر رجسٹرہائے کی پڑتال کرواؤ اور دیکھو کیا وہ صحیح طور پر اور تا تاریخ رکھی جاتی ہیں۔ نیز رجسٹر تجاویز سرسری کا معائنہ کرو اور دیکھو کیا احکام باب ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری نسبت تحریر تجویز کے واجب طور پر تعمیل ہوتی ہے۔

چہل و ہشتم۔ دیکھو کیا جو مثلیان اور فرد گذاشتہائے تمہاری زیر ابتداء کے وقت جتلائی گئی تھیں اون مثلیوں کو ختم کر دیا گیا ہے اور اون فرد گذاشتہائے کو پورا کر دیا ہے۔

ب مقدمات ابتدائی

چہل و نہم ۔ مسلہ مقدمات کی پڑتال کرنیکے وقت امورات مندرجہ ذیل کا بالخصوص لحاظ رکھو ۔

(۱) کیا اون مقدمات مین جو بروئی استغاثہ دائر ہوتی ہین بیان مستغیث ضبط تحریر مین لایا جاتا ہی ۔

(۲) کیا مقدمات مذکور مین بطور قاعدہ کلیہ بذریعہ پولیس یا اور کسیکی معرفت تفتیش کرائی جاتی ہی ۔

(۳) کیا جملہ مقدمات مناسب مین حکمنامجات کی تعمیل بذریعہ ناظر ہوتی ہی ۔

(۴) کیا شہادت باضابطہ تحریر کیجاتی ہی اور حاکم اجلاس کنندہ خود اپنی قلم سی لکھتا ہی ۔

(۵) کیا بیان ملزم اوسکی اپنی زبان مین قلمبند ہوتا ہی (جوڈیشل سرکلر نمبر ۵)

(۶) کیا اقبالہائی ملزمان باضابطہ تحریر کئی جاتی ہین (جوڈیشل سرکلر نمبر ۵)

(۷) کیا فرد قرار داد جرم صحیح طور پر مرتب ہوتی ہین اور ۔ کیا بصورت اشخاص ثانی مجرم ثابت شدہ افراد مذکور مین ثبوت جرم سابقہ کا اندراج کافی طور پر درج کیجاتا ہی اور کیا شخص ملزم سی اوسکا جواب طلب کیا جاتا ہی ۔

(۸) جب اثبات جرائم سابقہ کا اقبال نہین ہوتا تو کیا وہ حسب ضابطہ ثابت کیجاتی ہین ۔

(۹) کیا جواب ملزم پر بخوبی غور کیجاتی ہی ۔

(۱۰) کیا فیصلجات حسب ضابطہ تحریر ہوتی ہین اور کیا وہ مثل جاتی سی پہلی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہین ۔

(۱۱) کیا وارنٹ ہائی صحیح طور پر لکھی جاتی ہین اور کیا اونکی تعمیل حسب ضابطہ ہوتی ہی ۔

(ج) اپیلہا

پنجاہم ۔ (۱) کیا بطور قاعدہ احکام سزا بلا لاحظہ مسلہ بحال رکھی جاتی ہین ۔

(۲) کیا اپیلانٹکے نام قبل سماعت اپیل نوٹس جاری کیا جاتا ہی ۔

(۳) کیا فیصلہ بصیغہ اپیل کافی ہوتا ہی ۔

عام

پنجاہ و یکم ۔ کوئی ایسی تجاویز پیش کرو جنسی تمہاری رائی مین رجسٹر ہائی وغیرہ آسان ہو جاوین اور جنسی عدالتہائی دیوانی و فوجداری کی کارروائی مین سہولیت ہو جاوی ۔

سرکلر نمبر ۹۷ ۔ مسلہ انگریزی صاحبان اسسٹنٹ و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

صاحبان اسسٹنٹ و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو انگریزی زبان سی واقف ہون حکم ہی کہ مسلہ انگریزی اون مقدمات دیوانی و فوجداری

صاحبان اسسٹنٹ و اکسٹرا اسسٹنٹ مسلہ رکھی

ملاحظہ ارسال کرین۔

جوادنہون نے فیصل کئے ہون صاحب جج قسمت و صاحب سشن جج کیندستین برائے ملاحظہ ارسال کرین۔

اسلہ صدرات قسمت مین بعد فیصلہ ... ارسال کیجا وین۔

۲ - اسلہ دیوانی و فوجداری صاحب جج ضلع و صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس فی الفور بوقت اختتام علی الترتیب بہیجے جاہئیں اور صاحبان موصوف کو چاہئے کہ اونکو ملاحظہ کرکے صاحب جج قسمت و صاحب سشن جج کے پاس روانہ کرین۔ صاحب جج قسمت ملاحظہ کے بعد مسلہ مذکور کو معہ اپنے ریمارک کے واسطے آگاہی صاحب اسسٹنٹ کمشنر واپس کرینگے۔

اس ... علیدہ ... کمرہ رہنا چاہئے۔

۳ - صاحبان اسسٹنٹ و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اسلہ مذکور کو ارسال کرتے رہینگے تاوقتیکہ اونکو اختیارات کامل یعنی اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول تفویض نکئے جاوین یا صاحب جج قسمت اونکو خاص طور پر مستثنی کرین۔

اسلہ کے ہمراہ ایک فہرست مقدمات کی ہونی چاہئے۔

۴ - اسلہ دیوانی کے ہمراہ ایک فہرست مقدمات بنمونہ معینہ جانی چاہئے مجسٹریٹان کا اہواری نقشہ نمبر ... جسکو کل حاجان مجسٹریٹ بہیجتے ہین ایک کافی انڈکس اسلہ فوجداری کا ہوگا۔

سرکلر نمبر ۹ - قواعد دربارہ تقرری و تنخواہ و الاونس وغیرہ منصفان

(اول) قواعد متعلقہ قابلیت برائے تقرری بعہدہ منصفی

قواعد دربارہ تقرر منصفان

قواعد ذیل حسب دفعہ ۶ ضمن ۲ - ایکٹ ۸ ۱۸۸۷ع کو جو عہدہ منصفی کی قابلیت اور تقرری کے بارہ مین ہین جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے منظور کرلیا ہے اور وہ اطلاع و ہدایت عام کی غرض سے بمنسوخی کل سابقہ قواعد کے جو اس باب مین ہین جاری کئے گئے ہین۔

قواعد

اول یہ کہ محکمہ چیف کورٹ مین دو رجسٹر امیدواران عہدہ منصفی کے رکھے جاوینگے یعنی۔

الف رجسٹر اون امیدواران کا جو بالا پاس کرنے امتحان مقابلہ کے جسکی بابت زین بعد قواعد تحریر کئے جاوینگے عہدہ منصفی پر مقرر کئے جانیکے لایق ہون۔

ب رجسٹر اون امیدواران کا جو صرف مقابلہ کے امتحان مندکرہ بالا کے پاس کرنے پر عہدہ منصفی پر مقرر کئے جانیکے لایق ہین۔

دوئیم - رجسٹر الف مین نام حسب تعمیل قواعد مندرجہ ضمیمہ الف منسلکہ قواعد ہذا داخل ہونگے اور امیدواران مندرجہ رجسٹر مذکور کا تقرر بمطابق قواعد مذکور ہوگا۔ قواعد درباب اندخال نام امیدواران بہ رجسٹر ب و درباب امتحان و تقرر امیدواران مذکور ضمیمہ ب مین درج ہین۔

سوئیم - جب کسی عہدہ منصفی کے مستقل یا عارضی طور پر خالی ہونے پر اس ضلع کے صاحب جج ضلع حسب اون خلو کے عہدہ و وقوع مین آونی فی الفور مذکور کی اطلاع چیف کورٹ مین صاحب جج قسمت کی معرفت مرسل کرینگے۔ جو اسامیان مستقل طور پر خالی ہونگی وہ امیدواران مندرجہ رجسٹر الف سے اور امیدواران منتخبہ بذریعہ امتحان مقابلہ مندرجہ رجسٹر ب سے باری باری سے پر کیجاوینگی۔ جو اسامیان عارضی طور پر خالی ہون وہ عموماً امیدواران مندرجہ رجسٹر الف سے پر کیجاوینگی اور اون کے پر کرنیکے وقت حکام مقامی کی سفارشون پر قرار واقعی غور کیجاویگی۔

ضمیمہ الف

قواعد درباب اندخال نام امیدواران بہ رجسٹر الف و درباب تقرر امیدواران مذکور بعہدہ منصفی

+ دیکھو کتاب سرکلرات دیوانی نمبر ۱۰۸

امیدواران کا اندازہ

۱ - تعداد امیدوارون کی نسبت جو ہر ایک قسمت جوڈیشل سے رجسٹر الف مین داخل کیجا سکتی ہین وقتاً فوقتاً عدالت العالیہ سے حسب ضرورت ملا کریگی -

قابلیت ہای مطلوبہ

۲ - وہ اشخاص جو عموماً رجسٹر الف مین داخل کیے جاوینگے مفصلہ ذیل ہین -

(الف) ملازمان سرکاری جو اس عہدہ کے لائق معلوم ہون -

(ب) ارکان ایسے خاندانون کے جنہون نے عمدہ خدمات گورنمنٹ کی کی ہون -

(ج) وہ اشخاص جو ملک مین اپنے ہم چشمون مین عمدہ و معتبر اور رسوخ رکھتے ہون -

رجسٹر امیدواران جو ضلع مین رکھا جاوے

۳ - جب کسی صاحب جج ضلع کو اطمینان ہو کہ کوئی ملازم سرکاری یا اور شخص جسکی قاعدہ بالا مین تصریح کی گئی ہے ہر طرح سے رجسٹر الف مین داخل کیے جانیکے لائق ہے تو وہ اوسکا نام ایک رجسٹر مین جو اس غرض کے لیے ضلع مین رکھا جاویگا درج کرادینگے - کسی محکمہ ماتحت گورنمنٹ کے کسی افسر کی سفارش اوسکے دفتر کا عہدہ دار اعلی صاحب جج ضلع کی خدمت مین رجسٹر ضلع مین درج ہونے کے لیے کر سکتا ہے لیکن سفارش کا منظور کرنا یا نامنظور کرنا صاحب جج ضلع پر منحصر ہوگا -

ارسال نقشجات از صاحبان جج ضلع

۴ - صاحبان جج ضلع کو چاہیے کہ اپنی صاحبان جج قسمت کی خدمت مین ہر سال یکم ستمبر سے اکتوبر تک نقشجات سفارش اون امیدواران کے ارسال کیا کرین جنکی سفارش وہ کسی مستقل اسامی کے تقرر کے لیے کرنا چاہین جو سال آیندہ کے درمیان اوس قسمت کی فہرست مین خالی ہوئی ہو جس سے اونکے ضلع متعلق ہون یا جنکی سفارش وہ فہرست قسمت کے مکمل کرنے کے لیے کرنا چاہین جبکہ تعداد منظور شدہ پوری نہ ہوئی ہو - یہ نقشجات بنمونہ معینہ (نمونہ نمبرہ ۱۰) مرتب ہونے چاہئین اور اونکے ہمراہ نقول مصدقہ امیدوار کے اسناد کی ہونی چاہئین - نقشہ کے خانہ مناسب مین لیاقت امیدوار کی خصوصاً نسبت تحصیل علم و قابلیت و چلن و رتبہ بنظر ہم چشمان پوری پوری تحریر کیجانی چاہیے صاحب جج ضلع کو تصریح اوس ترتیب کی بھی کرنی چاہیے جسمین وہ امیدواران کی سفارش کرنا چاہین -

فہرستون امیدواران کی جو لائق تقرری نہین ہین -

۵ - ان نقشجات کے ساتھ ایک فہرست حسب نمونہ منسلکہ ان امیدواران کی جو کسی سبب سے سال آیندہ کے اندر تقرری کے لیے ہم پہونچنے کے لائق

نوٹ - بنا بر اتفاق رائی صاحبان فنانشل کمشنر حکام چیف کورٹ نے یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ آیندہ کو کوئی امیدوار جسکا نام فہرست منظور شدہ امیدواران تحصیلداری یا نائب تحصیلداری مین درج ہو بجز نہایت خاص صورتونکے جو چیف کورٹ کی رائی مین مفصل درج ہونی چاہئین بطور امیدوار منصفی رجسٹر الف مین پیش نہین کیا جاویگا -

امیدواران کی توجہ بھی اس امر کیطرف دلائی جانی چاہیے کہ جب عدالت ہذا کوئی عہدہ قائم مقام منصفی کسی امیدوار کو پیش کرتی ہے تو عہدہ مذکور کے واسطے اوسکی قابلیت پر احتیاط غور کر لیتی ہے اور عموماً ایسا عہدہ کسی ایسے شخص کو پیش نہین کیا جاتا جسکو اوسکی منظوری کے نسبت فاصلہ طی کرنا پڑے یا ایک زیادہ تنخواہ والے عہدہ کو چھوڑنے کی وجہ سے اوسکی آمدنی مین بہت خلل واقع ہو بجز اوس صورت کے کہ کارگذاری کیواسطے اوسکی لیاقت کے جانچنے کی کسی آیندہ کی وجہ سے ایسا کرنا ضروری تصور کیا جاوے - اس سبب سے اگر کوئی امیدوار سوائی نہایت ہی خاص وجوہات کے جنکا عدالت ہذا کو مطمئن کرنا لازم ہے کسی قائم مقام عہدہ کو جو اوسکو پیش کیا جاوے منظور کرنے سے انکار کرے تو اوسکا نام رجسٹر الف سے خارج کیا جاویگا اور نہیج یہ جب کہ ضروری معلوم ہو عمل کیا جاویگا -

صاحبان جج ضلع کو جو ڈپٹی کمشنر بھی ہین چاہیے کہ الا ماشاءاللہ نائب تحصیلدار ان وغیرہ وغیرہ کو بطور امیدوار منصفی پیش نہ کرین اس صورت کے کہ صاحبان موصوف سے بخوبی معلوم ہو کہ اونکی تقرری بعہدہ منصفی کی بلا دیانی پر اونکی خدمات کو عدالت ہذا کے سپرد کرنے پر آمادہ ہون -

نہ ہوں اُن جو رجسٹر امیدواران منظور شدہ سے حسب قاعدہ ۹ ضمیمہ ہذا خارج ہونگے سو تجویز ان مرسل کیجانی چاہئے ۔ امیدواران موخر الذکر کی صورت میں صاحب جج ضلع کی سفارش خانہ ۳ میں تحریر کیجانی چاہئے ۔

سفارشات صاحبان جج قسمت

۶ ۔ صاحب جج ضلع کی سفارشات کے وصول ہونے پر صاحب جج قسمت یکم اکتوبر تک نقشہجات سفارشی ایسے امیدواران کے جنکی سفارش وہ بغرض منظوری کرنا چاہیں خود اپنی رائے حسب ضابطہ تحریر کرکر مع نقشہجات سفارشی کسی امیدواران فرید کے جنکی تعداد دو سے زیادہ نہو اور جنکی لیاقت کی بابت جج کی ذاتی بذاتہ علم حاصل ہوں روانہ کرینگے ۔ الا شرط یہ ہے کہ کل تعداد اون امیدواران کی جنکی سفارش کیجائے قسمت کی خالی جگہوں کی دو چند تعداد سے زیادہ نہو اور صاحب جج قسمت سفارشات صاحبان جج ضلع سے اپنے انتخابات کرینگے اور ترتیب کی صراحت کرینگے جس میں حسب صدر امیدواران منتخبہ کی سفارش کرنا چاہیں ۔ صاحبان جج قسمت کو علی العموم اوس اندازہ سے رہنمونی ہوگی جو بغرض مذکور وقتاً فوقتاً مقرر کیا جاوے اُسی اثنا میں نقشہجات محولہ قاعدہ ۵ مرسل کیجانی چاہئیں اور سفارشات صاحب جج قسمت جیسا ضمیمہ دوم ہے اون خانہ ۴ میں تحریر کیجاوینگی ۔

نقشہ سفارش کے ساتھ چیف کورٹ میں پیش کرکے کاروائی کیجاویگی

۷ ۔ جو نقشہجات سفارشی صاحبان جج قسمت سے وصول ہونگے وہ حکام چیف کورٹ کے روبرو پیش کئے جاوینگے جب اُنپر احکام صادر ہو چکیں تو ہر ایک امیدوار منظور شدہ کا نام رجسٹر الف میں درج کیا جاویگا اور صاحب جج قسمت متعلقہ کو اطلاع دیجاویگی اور وقتاً موصوف اوس امیدوار کا نام اپنے دفتر میں معہ حوالہ تاریخ چٹھی منظوری چیف کورٹ درج رجسٹر کرینگے نقشہجات سفارشی معہ اسناد امیدواران نامنظور شدہ بغرض انتظار محفوظ رکھے جاوینگے یا اس کے بعد واپس کیجاوینگی بعد ازاں یہ مشاہدہ ہو کہ امیدواران کی سفارش کسی سال بعد میں پھر کیجاوے ۔

امیدوار کا نام رجسٹر الف میں صرف پانچ سال تک رہیگا

۸ ۔ ہر ایک امیدوار مندرجہ رجسٹر (الف) وقتیکہ اوسکا نام درج رجسٹر ہے کہ پنجاب کے ہر ضلع میں مقرر کئے جانیکے لائق ہوگا ۔ امیدوار کا نام مذکور رجسٹر الف میں صرف پانچ سال تک درج رہیگا اور اوسکے بعد خارج کردیا جاویگا بجز اسکے کہ چیف کورٹ بوجوہات خاص رجسٹر میں اوسکے نام کا اسکے بعد مزید کوئی مدت درج رہنا مناسب تصور کرے جسکی تصریح وہ اپنے حکم مشعر درج رہنے اوسکے نام میں کریگی ۔

امیدوار منظور شدہ کو چاہئے کہ امتحان سررشتہ پاس کرے

۹ ۔ ہر ایک امیدوار مندرجہ رجسٹر الف سے امید رکھی جاویگی کہ اگر وہ اپنے حق میں پلیڈر شپ کی لیاقت حاصل نہ کرچکا ہو تو وہ اوس امتحان سررشتہ میں جو اوسکے منظور ہونیکے بعد اول ہی اول ہونے والا ہو ادا ہو اگر وہ امتحان مذکور پاس نہ کرے یا اوس امتحان میں جو اوسکے بعد ہو کامیاب نہو تو وہ مستوجب اس امر کا ہوگا کہ اوسکا نام امیدواران منظور شدہ کی فہرست سے خارج کیا جاوے ۔ ہر ایک امتحان کے نتیجے شائع ہونے پر صاحبان جج قسمت سے درخواست کیجاویگی کہ وہ اون امیدواران کی نسبت رپورٹ کریں جنکے نام اس قاعدہ کی رو سے خارج کئے جانے چاہئیں اور ان رپورٹوں کے وصول ہونے پر اسباب میں قطعی احکام صادر کئے جاوینگے ۔

امیدوار مقرر نہیں کیا جاویگا بجز اوس صورت کے کہ وہ امتحان پاس کرلے

۱۰ ۔ اگر کسی امیدوار مندرجہ رجسٹر الف کو مستقل اسامی نہ دیجاویگی اور نہ کوئی ایسا امیدوار بطور قائم مقام منصف مقرر کیا جاویگا بجز اوس صورت کے کہ اوسنے تحصیلداری اور منصفی کا مقررہ امتحان سررشتہ یا پنجاب یونیورسٹی کا امتحان برائے حصول ڈگری بیچلر آف لاز یا امتحان مذکور کے مساوی متصور ہوگا پاس کرلیا ہو ۔ ماسوا اسکے کہ اس کو خاص طور پر بری نہ کردیا گیا ہو ۔

ہر ایک امیدوار جو کسی منصب قائم مقامی اہلمدی پر مقرر کیا جائیگا اول ایک سال کے اپنے اہلمدی پر امتحانی مامور رہیگا اور اوس مدت کے ختم پر اوسکی نسبت صاحبان جج قسمت و صاحبان جج ضلع ... رپورٹ کرینگے الا شرط یہ ہے کہ اگر امیدوار کی قابلیت درمیان عرصہ قائم مقامی قابل اطمینان ثابت ہو جاوے تو حکام چیف کورٹ حسب اقتضائے رائے خود اوسکا کسی مزید ... امتحان کا معاف فرماوین ۔

فہرست امیدواران سالانہ ترمیم ہوگی

II ۔ ایک ترمیم شدہ فہرست امیدواران مندرجہ رجسٹر الف کی سالانہ و چیف کورٹ مین مرتب کیجاویگی اور وہ صاحبان جج قسمت و صاحبان جج ضلع کے پاس ارسال کیجاویگی ۔

نقشہ ہائے امیدواران ضلع ... جو امیدوار سال ... تک عہدہ منصفی کی ... قابل نہین رہی یا جو رجسٹر الف مین پانچ سال سے درج ہین ۔

۱	۲	۳	۴
نام امیدوار	وجہ اخراج نام امیدوار از رجسٹر (الف) امیدواران منظور شدہ برائے عہدہ منصفی	سفارش صاحب جج ضلع	سفارش صاحب جج قسمت

ضمیمہ ب

قواعد در باب اندراج نام امیدواران بہ رجسٹر ب در باب امتحان و تقرری امیدواران مذکور

رجسٹر امیدواران جو قسمت مین رکھا جاویگا

۱ ۔ ہر ایک دفتر قسمت دیوانی مین ایک رجسٹر ان امیدواران کا رکھا جاویگا جنکی صاحب جج قسمت رجسٹر مین داخل کئے جانیکی سفارش کرتا ہین ۔

قابلیت ہائے مطلوبہ

۲ ۔ وہ اشخاص سفارش کئے جانیکے لائق ہین جو حسب تعریف قانون سنہ جلوس ۳۳ و ۳۴ وکٹوریا باب ۳ و خود ... متوطن ہندوستان ہوں اور اوصاف ذیل سے متصف ہوں ۔

(الف) لازم ہے کہ سائل پنجاب یا ملک متصل پنجاب کا متوطن ہو یا وہاں مستقل طور پر رہتا ہو ۔ اور ضرور ہے کہ اوسکی عمر پہلی سال گرہ کو بوقت نہ بیس سال سے کم ہو اور نہ چوبیس سال سے زیادہ ہو ۔

(ب) ضرور ہے کہ اوس نے درجہ بی ۔ اے ۔ یا ایم ۔ اے ۔ یا بی ۔ ایل ۔ کا یونیورسٹی ہائے سلسلہ برٹش انڈیا مین سے ایک یونیورسٹی کا حاصل کیا ہو یا پنجاب یونیورسٹی کا امتحان برائے ڈپلوما لائسنشیٹ ان لا یا امتحان ہائے پروفیشنسی ان آرٹس پاس کیا ہو یا قابل اطمینان ثبوت اس امر کا دے کہ اوسکی تحصیل علمی اوس سے کم نہیں ہے جو امتحانات بالا مین سے کسی امتحان کی مطلوب ہے ۔

(ج) ضرور ہے کہ امیدوار سارٹیفکٹ قابلیت بدنی مطلوبہ قاعدہ ۔ ۲ زیر دفعہ ۱۰ اصول پنشن کوڈ (طبع ششم) داخل کرے ۔

(د) ضرور ہے کہ امیدوار قابل اطمینان ثبوت نیک چلنی باعتبار اخلاق اور وضع شریفانہ کا دے ۔

(۲) اگر نامبردہ کی زبان اردو نہو تو ضرور ہے کہ وہ قابل اطمینان ثبوت اس امر کا دے کہ وہ زبان مذکور سے کما حقہ واقفیت رکھتا ہے۔

چیف کورٹ میں سفارشات کا ارسال کرنا۔

۳۔ سفارشیں چیف کورٹ میں سالانہ ماہ جون میں صاحبان جج قسمت کو ارسال کرنی چاہئیں۔ سفارشیں حسب نمونہ الف منسلکہ قواعد ہذا کیجانی چاہئیں اور انکے ہمراہ مصدقہ نقول سندات امیدواران ہونی چاہئیں۔ بحالت ایسے امیدواران کے جنہوں نے کسی یونیورسٹی میں درجہ حاصل نہ کیا ہو یا منجملہ امتحانات مندرجہ ضمن (ب) قاعدہ ۲ کوئی امتحان پاس نہ کیا ہو صاف ثبوت اس امر کا دیا جانا چاہیے کہ امیدوار تحصیل علمی جو ضروری ہے رکھتا ہے۔

رجسٹر ب و سارٹیفکٹ نامے منظوری۔

۴۔ نام ان امیدواران کے جنہیں چیف کورٹ منظور کرے رجسٹر (ب) میں درج کئے جاوینگے اور ایک سارٹیفکٹ حسب نمونہ ب ہر ایک امیدوار منظور شدہ کے پاس بذریعہ صاحب جج قسمت کے مرسل ہوگا جنہوں نے اوسکی سفارش کی ہو۔ جو امیدوار منظور نہ کئے جاوینگے اونہیں بھی اس امر کی اطلاع بوسائل مذکور دیجاویگی۔

مشتہر کرنا خالی اسامیوں کا جنکو وسطی امتحان مقابلہ دیا جاوے۔

۵۔ ہر سال ماہ جولائی میں تخمینہ ان اسامیوں کی تعداد کا کیا جاویگا اور پنجاب گورنمنٹ گزٹ کے پرچہ ہائے میں ماہ اگست مشتہر کیا جاویگا جنکی نسبت یہہ توقع ہو کہ وہ امیدواران مندرجہ رجسٹر ب کیلئے سال آئندہ میں مہیا ہوسکینگی اور ایسی اسامیاں مطابق نتائج مقابلہ کے امتحان کی حسب شرائط ذیل عطا کیجاوینگی۔

اگر خالی اسامیوں کی تعداد تعداد مشتہرہ اشتہار سے کم یا زیادہ ہو۔

۶۔ اگر واقعی تعداد خالی اسامیوں کی کسی سال میں تعداد مشتہرہ سے کم رہے تو کامیاب امیدواران جو خالی عہدوں کی تعداد مشتہرہ کیلئے ہوں سال آئندہ میں امتحان مزید دینے کے بغیر مقرر کئے جاوینگے اور مطابق اونکی تعداد کے اون خالی اسامیوں کا تخمینہ جو سال مذکور کیلئے بہم پہنچ سکینگی کم کیا جاویگا۔ برخلاف اسکے اگر واقعی تعداد خالی اسامیوں کی تعداد مشتہرہ سے زیادہ ہو تو باقی عارضی طور پر امیدواران مندرجہ رجسٹر الف سے پر کیجاوینگی اور انکی تعداد سال آئندہ کے تخمینہ میں ازاد کیجاویگی یا امیدواران ناکامیاب شدہ میں سے پہلا شخص (بشرطیکہ ادسنے جیسا کہ قاعدہ ۱۰ مندرجہ ذیل کے رو سے مطلوب ہے قرار واقعی لیاقت حاصل کرلی ہو) یعنی جیسا کہ چیف کورٹ ہر ایک درمیں فیصل کرے مقرر کیا جاویگا۔

امتحان مقابلہ

۷۔ ہر ایک سال میں بمقام لاہور ایک امتحان بماہ ستمبر یا کسی مابعد کی تاریخ پر جو گزٹ میں مشتہر کیجاویگی ہوا کریگا ہر ایک امیدوار جسکا نام درج رجسٹر ب ہو سارٹیفکٹ محولہ قاعدہ ۴ کے پیش کرنے پر اس امتحان میں داخل ہوسکیگا۔ بشرطیکہ اوسنے یکم ستمبر کو یا اوس سے پیشتر تحریری اطلاع اوس قسمت کے صاحب جج کو جسمیں وہ رہتا ہے اپنے ارادہ امتحان میں شامل ہونیکی نسبت کردی ہو۔ جب کسی امیدوار مندرجہ رجسٹر الف نے امتحان سررشتہ پاس کرلیا ہو وہ بھی اسیطرح اپنے قسمت کے صاحب جج کی اجازت سے داخل امتحان ہوسکتا ہے۔

اخراج نامہ

۸۔ ہر ایک امیدوار مندرجہ رجسٹر ب کا نام جو اوس امتحان میں کامیابی حاصل نہ کرسکے جو اوسکو پچیس سال کی عمر حاصل کرنے سے پہلی مرتبہ ہو رجسٹر سے خارج کردیا جاویگا۔

امتحان کے مضامین

۹ - امتحان مضامین ذیل مین لیا جاویگا -

		مضمون
روز اول	صبح	انشا - ایک مضمون جو اوس مضمون کے لکھنے کے لئے بوقت امتحان مقرر کیا جاویگا
	سہپہر	تاریخ ہند -
روز دوم	صبح	مجموعہ ضابطہ دیوانی و قانون شہادت
	سہپہر	ایکٹ ۱۸۶۸ء و ۱۸۷۱ء و ۱۸۷۳ء و ۱۵ ۱۸۷۷ء و ۱۸۷۷ء
روز سیوم	صبح	ریاضی یعنی حساب جبر مقابلہ و اقلیدس
	سہپہر	اون امیدواران کی جو انگریزی مین جواب دین لیاقت علمی اردو مین جانچی جاویگی

ہر ایک کاغذ کے لئے مین تین گھنٹے دئے جاوینگے اور ہر ایک کاغذ کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد نمبرونکی سو ہوگی - جوابات انگریزی مین لکھے جا سکتے ہین اور جو امیدوار جو انگریزی مین جواب دین اور کامل واقفیت زبان مذکور سے ظاہر کرین انہین نمبر جائے زاید جو ہر کاغذ مین ذیل سے زیادہ نہونگے دئے جاوینگے - امیدواران جو انگریزی مین جواب دین اونکو زبان اردو کی کامل واقفیت کا ثبوت بذریعہ پڑھنے ایک عرضی کے جو اردو مین لکھی ہوئی ہو اور بذریعہ ترجمہ ایک فیصلہ انگریزی زبان اردو دینا ہوگا -

تعداد اون نمبرونکی جو قابلیت کے واسطے ضروری ہے - اعلے درجے سے نیچے امتحان

۱۰ - کوئی امیدوار تقرری کے لائق قرار دیا جاویگا بجز اوس صورت کے کہ وہ ۲/۱ کل نمبرونکا جو کل امتحان کے واسطے مقرر ہین اور ۳/۱ ہر ایک مضمون کے نمبرونکا نہ پاوے - برائے اغراض قاعدہ ہذا ہر دو کاغذات قانونی ایسے تصور کئے جاوینگے کہ اونسے ایک مضمون قایم ہوتا ہے اون امیدواران لائق شدہ مین سے جنہون نے زیادہ سے زیادہ مجموعہ نمبرونکا حاصل کیا ہوا تنے ہی امیدوار کامیاب سمجھے جاوینگے جتنی کہ تعداد خالی اسامیان تخمینہ شدہ کی ہو کامیاب امیدوار خالی اسامیونپر حسب ترتیب درجہ لیاقت جسمین وہ پاس ہون مقرر کئے جاوینگے -

اگر کافی تعداد امیدواران لیاقت حاصل کرین

۱۱ - اگر کسی امتحان مین کافی تعداد امیدوارونکی خالی اسامیان تخمینہ شدہ کی تعداد کے لئے لیاقت حاصل کرین تو رجسٹر جسمین جو خالی اسامیان سال آیندہ مین تعداد امیدواران لیاقت حاصل کردہ سے زیادہ ہون وہ مستقل طور پر رجسٹر الف سے پر کیجاوینگی اور حسب طریقہ قاعدہ مندرجہ بالا پر کیجاوینگی -

تقرری عارضی ہوگی اور امتحان مرشتہ کے پاس کرنے پر مشروط ہوگی

۱۲ - ہر ایک منصف جو امیدواران مندرجہ رجسٹر ب سے مقرر کیا جاوے دو سال تک عارضی عہدہ پر مقرر رہیگا اور اوس عرصہ مین اوس سے مطلوب ہوگا کہ اگر اوس نے اس سے قبل مین یہ لیاقت حاصل نہ کرلی ہو تو مقررہ امتحان سررشتہ پاس کرے - مقررہ امتحان سررشتہ مین بایام معینہ پاس نکرنے سے وہ شخص جو عارضی مقرر ہوا ہو مستقلی کے ناقابل قرار دیا جاویگا اور کوئی شخص جو عارضی مقرر ہوا ہو بصورت معلوم ہونے اس امر کے کہ وہ کسی اور سبب سے جوڈیشل عہدہ پر مامور رہنے کے ناقابل ہے مستقل نہ کیا جاویگا - قبل اسکے کہ کوئی شخص جو عارضی مقرر ہوا ہو مستقل کیا جاوے

عادات کی قابلیت کی نسبت اون صاحبان جج قسمت و صاحبان جج ضلع سی طلب کیجاویگی جنکی ماتحت اوسنی کام کیا ہو۔

نقشہ سفارش امیدوار جسکو رجسٹر ب امیدواران عہدہ منصفی مین داخل کئی جانیکی لئی سفارش کیجاویگی۔

الف

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نام و قوم امیدوار	تاریخ و مقام پیدائش	ولدیت و مستقل جائی سکونت والدین	کہان تعلیم پائی کون سی امتحانات پاس کئی یا ڈگریان حاصل کین	انگریزی مین کسقدر واقفیت ہی	عہدہ و پیشہ حال	رائی صاحب جج ضلع	رائی صاحب جج قسمت

ب

سارٹیفکٹ منظوری

بذریعہ تحریر ہذا تصدیق کیا جاتا ہی کہ مسمی (نام و ولدیت و سکونت)

امیدواران عہدہ منصفی کی رجسٹر ب مین داخل کیا گیا ہی اور وہ کسی ایسی امتحان مین داخل ہونیکا مستحق ہی جو منصفان کی بذریعہ مقابلہ انتخاب کئی جانی کی لئی شائد آئندہ کبھی رائج ہو۔

دستخط

صاحب رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب

(دوم) قواعد متعلقہ بہ تنخواہ و الاؤنس و رخصت و تقرری و تبدیلی و ترقی و معطلی و برطرفی منصفان

قواعد متعلقہ تنخواہ و الاؤنس وغیرہ منصفان

بمنسوخی جملہ احکام سابقہ جو اس باب مین ہین قواعد ذیل متعلقہ تنخواہ و الاؤنس و رخصت و تقرر و تبدیلی و ترقی و معطلی و برطرفی منصفان کو لوکل گورنمنٹ نی جن صورتون مین ضروری تھا منظور کر لیا ہی اور وہ برائی اطلاع و ہدایت طبع کئی گئی ہین۔

حصہ اول۔ قواعد متعلقہ الاؤنس و رخصت

شرح تنخواہ ۱۱

شرح ہائی تنخواہ مختلف درجہ ہائی منصفان (مندرجہ حاشیہ) اشتہار چیف کورٹ نمبر ۱۳۱۲ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۸۱ء مین مقرر کی گئی

درجہ	روپیہ
اول	۱۴
دوم	۱۸
سوم	۲۵
چہارم	۳۸

ہیں۔ کم از کم تنخواہ قائم مقام منصف کی گورنمنٹ ہندی نے سنہ ۱۹۱۵ء مقرر کی ہی (دیکھو قاعدہ ۱۰۵ پی اینڈ ٹی ایکٹنگ الاؤنس کوڈ۔ طبع ششم)۔

خرچ قیام

۲۔ وہ منصفان جو سابقہ حاصل کی دستوری چیف کورٹ کی بموجب اپنی حلقہ کی مقررہ مقامات صدر کی علاوہ دیگر مقامات پر اجلاس کرین دینی جاتی ہی موقع کی اول ۱۰ یوم کی بابت خرچ قیام بشرح تے یومیہ کی پانیکی مستحق ہین۔ اور یہ خرچ مذکور موقوف ہو جاتا ہی (دفعہ ۳۰ و ۳۱ ضمن (ج) ضمیمہ (۲) حصہ دوئم اندراج ۱۲ اسول ٹریولنگ الاؤنس کوڈ۔ طبع اول دوئم)۔

درخواست ہای رخصت

۳۔ کل درخواست ہای رخصت ضرور ہی کہ چیف کورٹ میں صاحبان جج ضلع و قسمت کی معرفت بھیجی جاوین اور باستثنای اچانک بیماری کی صورت یا اور ضروری باعث کی لازم ہی کہ درخواست ہای مذکور دفتر چیف کورٹ میں رخصت کی مطلوبہ تاریخ سی کم از کم ایک ماہ پیشتر پہونچ جاوین۔ رخصت لینی کی خواہش کی وجہ اور یہ امر کہ سائل مستحق اوس رخصت کا ہی جسکی درخواست کی گئی ہی ضلع متعلقہ کی صاحب جج ضلع کو سائل کی سروس بک کی ملاحظہ کرنیکی بعد درخواست مذکور پر ہمیشہ درج کرنا چاہیئے۔

منصفوں کو رعایتی رخصت صرف خاص حالت میں ملتی ہی

۴۔ بپابندی قاعدہ ۶۰ کی رعایتی رخصت منصفان کو صرف اشد ضرورت کی صورت میں عطا کیجا سکتی ہی اور یہ بھی صرف منصف کی تنخواہ پر (دیکھو قواعد حسب دفعہ ۳۶ سول لیو کوڈ) بر وقت ارسال درخواست رخصت علایتی جو اس فقرہ کی بموجب بھیجی جاوی صاحب جج ضلع کو چاہیئے کہ وہ خاص وجوہات جنکی وجہ سی اونکی رائی میں رخصت مذکور قابل منظوری ہو ہمیشہ تحریر کر دیا کرین۔ اور ایک تصدیق اس مضمون کا درج کر دیا کرین کہ صاحب موصوف نی اپنا اطمینان اس امر کا کر لیا ہی کہ سائل اون شرائط سی متعلقہ تنخواہ سی آگاہ ہی جنکی بموجب رخصت عطا کیجاویگی۔

جن صورتوں میں منصف تعطیلات کی شریک ہوسکتی ہیں

۵۔ اوس منصف کو جو صاحب جج ضلع کی خاص حکم کی بموجب یا بموجب حکم منظوری چیف کورٹ کسی سال یا سالہای میں تعطیل ماہ ستمبر سی اپنی آپکو مستفید کر سکتا ہو رخصت رعایتی اوسیقدر عرصہ یا عرصہ تک جسمین اوسی ٹھیرا لیا گیا ہو معمولی قواعد کی رو سی دیجا سکتی ہی۔

چارج دینے اور لینے کی رپورٹ

۶۔ منصفان کی چارج لینی اور چارج دینی کی رپورٹ بجبر داونکی دفتر میں آنیکی صاحب جج ضلع کو ہمیشہ عدالت ہای ماتحت میں براہ راست کرنی چاہیئے۔

منصف جو بطور قاعدہ عام تعطیلات کی مستحق نہیں ہیں

۷۔ جو منصفان کا منصبی پر حسب احکام چیف کورٹ ٹھیرائی نہ جاوین اونکو حسب معمول ایام تعطیل میں اپنی مقامات سی چلی جانیکی اجازت اگر وہ جانا چاہین دیجانی چاہیئے۔

حصہ دوم تقرری تبدیلی و ترقی

تقرری

۸۔ منصفان کی تعداد بذریعہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۲۰۲۷ ایس مورخہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء مقرر کی گئی ہی۔

حوالہ قواعد متعلقہ امیدواران تبدیلی سکونت وغیرہ کی نسبت امیدوار دعاوی

۹۔ قواعد متعلقہ قابلیت و تقرری عہدہ منصفی سرکلر نمبر ۱ کی حصہ اول میں درج ہین۔ اون امیدواران کو جنکی نام منظور ہو گئی ہیں اور رجسٹر الف یا ب میں جیسی کہ صورت ہو درج ہین چاہیئے کہ کسی ایسی تبدیلی یا ترقی یا دیگر امر کی اطلاع جسکی سبب سی تقرری کی لئی اونکی پیش ہونیکی زیادہ یا کم گنجائش ہو جاوی فی الفور صاحب رجسٹرار کی خدمت میں کرین قاعدہ مذکور کی تعیین کہ نسبت اکثر تقرری کی خواہ وہ قائم مقامی ہو یا مستقل

نقصان ظہور مین آویگا ۔

تبدیلی

۱۰ ۔ عدالت ہای منصفونکی تبدیلی حسب ضرورت کیا کریگی ۔

سفارشات تقرری پر کرنے عارضی خالی اسامیوں کے

۱۱ ۔ عارضی اسامی پر تقرر کرنے کے لئے صاحب جج ضلع بمعرفت صاحب جج قسمت سفارش کرسکتے ہین ۔ اور ایسی سفارش عموماً جانیوالے منصف کی مدت رخصت ہونی چاہئے جبکہ اسامی مذکور رخصت کے باعث خالی ہونیوالی ہو ۔

جبکہ کسی نائب تحصیلدار کی سفارش عارضی اسامی کے پر کرنے کیلئے کیجاوے تو صاحب جج قسمت کو چاہئے کہ وہ صاحب کمشنر قسمت متعلقہ سے یہ تحقیق کرین کہ آیا نائب تحصیلدار مذکور کی خدمات دستیاب ہو سکتی ہین یا در امر مذکور کو سفارش کرتے وقت اپنی کوائف مین تحریر کرین ۔

رپورٹ بمعرفت اہتمام عہدہ دائم مقامی

۱۲ ۔ جبکہ کوئی شخص جو بطور قائم مقام منصف کے مقرر کیا جاوے اور اس ضلع مین جہان وہ متعین کیا گیا ہو قائم مقام ہی رہا کیا رپورٹ اوس طریقہ کی نسبت جسمین اوسنے اپنے فرائض منصبی کو انجام دیا ہو صاحب جج ضلع کو بمعرفت صاحب جج قسمت چیف کورٹ مین مرسل کرنی چاہئے ۔

سفارش منصفان بعہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری

۱۳ ۔ منصفان کی سفارشین بعہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری پر ترقی کئے جانیکے لئے صاحبان جج قسمت وقتاً فوقتاً حسب ضابطہ کرسکتے ہین لیکن ضرور ہی کہ یہ یاد رکہا جاوے کہ بموجب اون تواعد کے جو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران کی تقرری کے بارہ مین نافذ ہین تعداد اون عہدہ داران کی جو منصفی کے حصہ مین آویگی بہت تھوڑی ہوگی ۔ اور ایسی سفارش خاص اونہین منصفان سے محدود کیجانی چاہئے جنہون نے اپنے فرائض منصبی کے انجام دہی مین بالخصوص نیکنامی حاصل کی ہو سفارشونکی ساتھہ کارروائی کرنے مین چیف کورٹ محض اس امر کی کہ منصف سفارش شدہ کا نام خود عدالت مذکور کی فہرست امیدواران مین جو گورنمنٹ مین سفارش کئے جانیکے لائق تصور کئے گئے ہین درج کیا گیا ہے یا نہین (جیسی کہ صورت ہو) اطلاع دیویگی ۔ اور بلفظ دیگر یہہ نتیجہ نہین نکلتا کہ کوئی شخص جسکا نام فہرست چیف کورٹ مین درج ہو چکا ہے اوسکا نام آخرکار گورنمنٹ کی فہرست ملازم امیدواران مین کسی اسامی کے خالی ہونے پر درج کرایا جاویگا ۔

افسران جو بموجب قاعدہ ہذا درخواستہائی ارسال کرین بذریعہ تحریر ہذا اونکی توجہ اون قواعد کیطرف دلائی جاتی ہے جو فی الحال عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کیلئے نافذ ہین یعنی یہہ کہ کوئی امیدوار حسب طرز الف محکمہ گورنمنٹ کیواسطے منظور نہین کیا جاسکتا تاوقتیکہ وہ امتحان سررشتہ درجہ اعلی پاس نکرلے ہر شخص جسکا نام فہرست ہذا مین درج ہو سرٹیفکیٹ ملنے کا مستحق ہوگا جسکے ذریعہ سے وہ امتحان سررشتہ مین شامل ہو سکیگا ۔

حصہ سوئم معطلی و برطرفی

تمہیدی تحقیقات بجانب صاحب جج ضلع

۱۴ ۔ جبکہ کسی منصف کے برخلاف کسی بدعملی کے الزام پر پایا ہو دیگر صاحب جج ضلع یا صاحب جج قسمت کو یہہ معلوم ہو کہ منصف مذکور کے چال چلن کی نسبت تحقیقات ہونی چاہئے تو صاحب جج ضلع یا صاحب جج قسمت ایسی تمہیدی تحقیقات جو ضروری معلوم ہو کرینگے ۔ اور اگر ایسا کرنیکے لئے کافی وجوہات معلوم ہون تو معاملہ مذکور کی رپورٹ مع تجاویز بابت کارروائی مزید چیف کورٹ مین کرینگے ۔

رپورٹ صاحب جج ضلع

۱۵ ۔ صاحب جج ضلع کی رپورٹ صاحب جج قسمت کی معرفت مرسل کیجانی چاہئے ۔ اور صاحب جج قسمت اوسے اپنی رائے کے چیف کورٹ مین ارسال کرینگے

تحقیقات جو کہ چیف کورٹ کرائے

۱۶ - جبکہ کبھی رپورٹ از قسم مذکورہ بالا پر یا بوجوہ دیگر چیف کورٹ کو یہ ضروری معلوم ہو کہ منصف کی کسی معاملہ کی نسبت تحقیقات ہونی چاہیے تو جائز ہے کہ چیف کورٹ تحقیقات مذکورہ عمل میں آنیکا حکم دیوے اور اس امر کی ہدایت کرے کہ تحقیقات مذکورہ کون شخص کریگا اور وہ کس طریقہ میں کیجاویگی۔ اور تحقیقات مذکورہ کے نتیجہ پر ایک حکم اخیر صادر کرے۔

کارروائی تحقیقات

۱۷ - تحقیقات ہائے حسب قواعد ۱۳ و ۱۶ ضرور ہے کہ اون احکام کے مطابق کیجاویں جو پنجاب گورنمنٹ کی عبارت ظاہری نمبری ۲۰۰ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۸۸ء کے ساتھ متداول ہوئی ہیں۔

چیف کورٹ معطل کر سکتی ہے

۱۸ - جائز ہے کہ چیف کورٹ بذریعہ حکم تحریری کسی وقت تحقیقات مذکورہ کی ہدایت کرنے سے پہلے یا بعد میں لور صاحب جج ضلع یا صاحب جج قسمت کی رپورٹ پر یا بوجوہ دیگر تا ظہور نتیجہ تحقیقات مذکورہ کسی منصف کو معطل کر دے۔

لوکل گورنمنٹ کو معطلی کی اطلاع

۱۹ - عدالت ہذا کے ہر ایک حکم کی نسبت جو بشمول ہدایت اس امر کے ہو کہ کوئی منصف معطل کیا جاوے (اسوائے اوس صورت کے کہ معطلی تا ظہور نتیجہ کسی تحقیقات کے ہو) یا برطرف کیا جاوے فی الفور لوکل گورنمنٹ کو بذریعہ چٹھی رپورٹ کیجاویگی مگر شرط یہ ہے کہ کسی منصف کی علیحدگی یا معطلی کا ہر ایک حکم اخیر کم از کم دو ججوں کے اتفاق رائے سے صادر کیا جاویگا۔

چیف کورٹ کے واحد حاکم کے اختیارات

۲۰ - بجز جسکو قاعدہ ۱۹ اختیارات چیف کورٹ کو حسب حصہ سوم قواعد ہذا ایک واحد حاکم استعمال کر سکتا ہے۔

حکم برطرفی گزٹ میں مشتہر کیا جاوے

۲۱ - کسی منصف کی برطرفی کا ہر ایک حکم جبکہ لوکل گورنمنٹ منظور کرے بجز اوس صورت کے کہ عدالت ہذا اسکی نظر سے ہدایت کرے پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں مشتہر کیا جاویگا۔

خفیف سزا

۲۲ - کسی عبارت مندرجہ قواعد ہذا کی نسبت یہ تصور نہ ہوگا کہ عدالت ہذا کا اختیار اس بارہ میں محدود ہے کہ کسی منصف کی نسبت بجز علاوہ معطلی یا برطرفی کے کوئی اور سزا تجویز کرے۔

سرکلر نمبر ۹۹ - عام ہدایات برائے رہنموئی منصفان و نیز تحصیلداران جنکو اختیارات جوڈیشل حاصل ہیں

درخواست مذکورہ کون کونسی عدالتوں سے لی جاتی ہیں

۱ - تحصیلداران و منصفان فقط وہی عرائض درخواست ہائے اجرائے ڈگری لیا کرینگے جو اونکی اپنی عدالتوں کے مقدمات سے متعلق ہوں۔

مسلہ صدر میں ہر ماہ کی پانچویں تاریخ تک بھیجی جاوے

۲ - تحصیلداران و منصفان کو حکم ہے کہ حتی المقدور مقدمات دیوانی و فوجداری ایک مہینہ میں فیصل کریں اور انکی مسلہ اگلے مہینہ کی پانچویں تاریخ تک دفتر میں بھیجدیا کریں۔

ذریعہ خط و کتابت

۳ - اگر تحصیلدار یا منصف کو کسی مقدمہ دیوانی یا فوجداری میں جو اوسکے روبرو زیر تجویز ہو حاجت استفسار کسی امر کی صاحب ڈپٹی کمشنر یا صاحب جج ضلع سے ہو تو اوسکو بذریعہ عرضی استفسار کرنا چاہیے نہ بذریعہ روبکاری۔ لیکن آپس میں تحصیلداران و منصفان روبکار کے ذریعہ خط و کتابت کیا کریں۔

تحصیلداران کا اون مال کی نسبت تجویز کرنا جو مقدمہ میں پیش ہوا ہو

۴ - جبکہ کوئی تجویز فوجداری ختم ہو جاوے تو تحصیلدار پر لازم ہے کہ جو مال روبکار و بروقت مقدمہ میں پیش ہوا ہو اوسکی علیحدہ ورقہ کی نسبت باب ۴۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایسا حکم صادر کرے جو اوسکو مناسب معلوم ہو بجز اوس صورت کے کہ مقدمہ حسب دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری حاکم بالا دست

کی پاس مسل کی ہی اور اوس صورت مین تحصیلدار کو لازم ہی کہ بال مال مذکور کو بجنسہ اوس صاحب مجسٹریٹ کی روانہ کری جسکی پاس اوسنی اپنی کارروائی کو بھیجا ہو اور اسکو تا وقت نفاذ حکم نسبت اوسکی علیحدگی کے اپنی پاس رکھی جسصورتمین حکم مال کے واپسی کی نسبت ہو تو اوسکی تعمیل تحصیلدار کے روبرو ہونی چاہئی اور تحصیلدار اوسکو ایک رسید لیکر شامل مسل کریگا۔

جسصورتمین مال جانور ہو۔

۵۔ جسصورتمین مال مذکور از قسم مویشی یا دیگر جانوران کی ہو اور دعوی مدعی کا مبنی او پر فریب کے معلوم نہ ہوتا ہو تو جائز ہی کہ اثنائی تحقیقات ہی مین مال مذکور مالک کو سپرد کر دیا جائی۔ لیکن اوس سی مچلکہ اسبات کا لی لینا چاہئی کہ جب تک مقدمہ منفصل نہ ہو جاوی اور اوسکو اجازت لیجانی مال کی نہ ملی اوس مال کو اوس شہر یا قصبہ یا دیہہ سی جسمین عدالت تحصیل قائم ہو اور کہین نہ لیجاوی۔

ملزمان کو خوراک دینا۔

۶۔ تحصیلداران کو چاہئی کہ ملزمان کو جس تاریخ سی وہ حوالات جوڈیشل مین مقید ہون تا اختتام تجویز یا جب تک ملزمان مقید ہی کرائی واسطی مقام صدر مین پہونچین خوراک دیوین۔ گواہان کو بھی تحصیلداران مقدمات مین اخراجات دیوین جنمین وہ بموجب قواعد نافذہ اخراجات پانے کے مستحق ہون۔

بلا حکم تحریری تحصیلدار کسی کو کوئی روپیہ نہ دیا جائی۔

۷۔ صاحبان مجسٹریٹ ضلع کو چاہئی کہ ہر ایک تحصیلدار کو اسقدر زر پیشگی بطور مستقل دینی کی لئی منظوری حاصل کرین جو اخراجات معمولی از قسم مذکورہ بالا کی لئی کافی ہو۔ کوئی روپیہ بابت قیدیان یا گواہان بلا حکم تحریری تحصیلدار ادا نہین ہونا چاہئی۔

رجسٹر ملزمان و گواہان از خوراک یافتہ اہلمد کو رکھنا چاہئی۔

۸۔ اہلمد تحصیل کو چاہئی کہ ہر روز رجسٹر ہائی مناسب مین اسمائی ملزمان و گواہان جنکو خوراک دیگئی ہو اور نام اوس مقدمہ کا جسکی ہر ایک شخص مذکور متعلق ہو درج کری۔ اور تحصیلدار کو لازم ہوگا کہ ان رجسٹرونکو ہر روز ملاحظہ کری اور لبعد اسکی کہ اونکی نسبت صحت رقوم مندرجہ اپنی اطمینان کر لی ہو اونپر دستخط کر دیا کری۔

نقشہ ماہواری اخراجات مع اسناد تصدیقی صاحب مجسٹریٹ ضلع کی پاس بھیجا جایا کرینگے۔

۹۔ بوقت ختم ہونی مہینہ کی یا اگر ضرورت ہو تو کئی مرتبہ تحصیلدار ایک نقشہ گوشوارہ کل اخراجات کا جو اوسنی ملزمان کی خوراک مین اور گواہان کی خرچہ مین اوٹھائی ہون تیار کریگا اور صاحب مجسٹریٹ ضلع کی پاس بھیجیگا تا کہ وہ اخراجات کنٹنجنٹ بل مین شامل ہو جاوی۔ جو روپیہ پولیس نی بابت ملزمان اور گواہان قبل کسی مقدمہ کی عدالت تحصیل مین پہونچنی کی خرچ کیا ہو وہ روپیہ تحصیلدار کو واپس دینا چاہئی اور جو روپیہ اسطرحسی صرف ہوا ہو اوسکو نقشہ گوشوارہ مین علیحدہ درج کرنا چاہئی اور اوسکی تصدیق مین پولیس افسر کی رسید ہونی چاہئی

سرکلر نمبر ۱۰۔ قواعد درباب ہدایت اور زیری افسران جوڈیشل

(الف) ہدایات عام

وقت و مقام تجویز ... اور زیری جوڈیشل افسر خود کریگا۔

تمام فوجداری و دیوانی مقدمات کی تجویز زیری جوڈیشل افسر طلوع و غروب آفتاب کی مابین کسی ایسی جگہہ یا مکان مین کریگا جہان عام ناس کو رسائی بلا روک ٹوک ہو۔ زیری جوڈیشل افسر کو تجویز مقدمات بذات خود کرنی لازم ہی یعنی فریقین متخاصمین اور گواہون سی اوسکو بذات خود سوالات کرنی چاہئین اور خود ہی فیصلہ دیکر سنانا چاہئی۔

بہ و یکبو مجسٹریٹ ہائی فوجداری نمبر ۴ و ۱۵۔

۲ - کارروائی حروف اردو مین تحریر کیجاویگی - احکام خبرادر روبکاریون پروانون اور چٹھیات پر اڈیشنل افسر دستخط کریگا اور تاریخ لکھیگا اور اوسپر مہر اوسکی عدالت کی ثبت ہوگی - اظہارات اور احکام درمیانی پر بھی دستخط اور تاریخ ثبت ہونی چاہئیں -

۳ - اڈیشنل عدالتین مثل دیگر تمام عدالتون کے اپنی کارروائی جوڈیشل مین احکام مجموعہ ہای ضابطہ یا کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کے جسکے مطابق وہ کاربند ہون پابند ہیگی اور ہدایات مندرجہ جوڈیشل سرکلرات وقتاً فوقتاً کے مطابق عملدرآمد کرینگی - صرف ایسے امور کو جسکی بابت اڈیشنل جج کو لازم ہے کہ جو انحراف بیک شرائط قانون سے اڈیشنل جج کیطرف سے ظہور مین آوے جہان تک ممکن ہو اوسکو مشتہر کرے کو انحراف مذکور کے سبب سے کوئی وجہ حکم اخیر مین مداخلت کرنیکی نہ پیدا ہو -

نقول

۴ - اڈیشنل جوڈیشل افسران کو لازم ہے کہ جو فریق مقدمہ درخواست واسطے نقول کے کرے اگر وہ اجرت معینہ ادا کرے تو نقول دیدین -

۵ - اڈیشنل جوڈیشل افسران کو ویسے ہی جسطرح تحصیلدار ذکر کیے معین ہین کہ تیار کرنا چاہئیں اور ویسے ہی سالانہ ششماہی و سہ ماہی نقشہ جات ارسال کرنے چاہئین جو تحصیلدار ارسال کرتے ہین -

۶ - تمام ایسے مقدمات مین جنمین اڈیشنل جوڈیشل افسران کو شک ہو اگر وہ اونہین چاہئے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر سے صلاح و مشورہ کیا کرین اور صاحب ڈپٹی کمشنر ہمیشہ ایسی درخواستون پر نہایت توجہ کیا کرینگے -

(ب) لوازم منصبی بحیثیت اڈیشنل مجسٹریٹان

جرائم قابل سماعت اڈیشنل مجسٹریٹان

اڈیشنل مجسٹریٹ کا اختیار سماعت فوجداری ایسے جرائم کی سماعت تک پہنچتا ہے جنکی تجویز کرنیکا یا تجویز کے لئے تفویض کرنیکا وہ از روئے اون اختیارات کے جو اوسے حاصل ہین مجاز ہو بشرطیکہ اون جرائم کا ارتکاب اوسکے علاقہ کے حدود کے اندر ہوا ہو -

استثنا - اڈیشنل مجسٹریٹ کو کسی ایسے مقدمہ کی تجویز کرنیکا اختیار نہین ہے جسمین اوسکے اپنے رشتہ دار یا نوکر یا متوسل واسطہ رکھتے ہون ایسے مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ ایسے مقدمات کو صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس یا قریب ترین مجسٹریٹ کے پاس جسکو اختیار سماعت حاصل ہو بھیجدیوے -

۸ - اگر کسی اڈیشنل مجسٹریٹ کے روبرو کسی کارروائی کے اثنائے مین شہادت کے روسے ظن اسبات کا جائز ہو کہ شخص ملزم ایسے جرم کا مجرم ہے جسکی تجویز کرنیکا مجسٹریٹ موصوف مجاز نہو یا اوسکی رائے مین اوس جرم کی تجویز صاحب مجسٹریٹ ضلع کے حسب دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے یا عدالت سشن کے کرنی چاہئے تو اوسے واجب ہے کہ اگر مقدمہ ایسا ہو جسکی نسبت صاحب مجسٹریٹ ضلع حسب دفعہ ۳۴ کارروائی کرینگا کا ہے تو لازم کہ واسطے تجویز کے حوالہ صاحب موصوف کر دے - یا اگر وہ مقدمہ ایسا ہو جو تفویض عدالت سشن کیا جانا چاہئے تو اگر اوسے مقدمہ کو سپرد سشن کرنیکا اختیار ہو تو لازم ہے کہ بغرض تجویز تفویض سشن کرے یا اگر ایسا اختیار اوسے حاصل نہو تو کارروائی ملتوی کرکے مسل مقدمہ اوس مجسٹریٹ کے پاس بھیجدے جسکے وہ ماتحت ہو -

تحریر شہادت و بیانات و اقبالات شخص ملزم

۹ لازم ہے کہ اظہارات مستغیث و گواہان بحلف یا باقرار صالح و بمواجہہ شخص ملزم لئے جاوین اور اوسے سوالات جرح کرنیکا بموجب مرقومہ ذیل موقع دیا جاوے

لازم ہے کہ بیانات و اظہارات اشخاص ملزم کے تحریر کرنے میں احکام دفعات ۱۶۴ و ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری و جوڈیشیل سرکلر نمبر ۹ کی تعمیل ٹھیک ٹھیک کیجاوے ۔ صاحبان اوزیری مجسٹریٹ کو بالخصوص محتاط رہنا چاہیے کہ ملزمان سے تخویف یا جبر کے ذریعہ اقبال نکرایا جاوے صاحبان موصوف کو یاد رکہنا چاہیے کہ کوئی اقبال یا اقرار مجرمیت جو کسی افسر پولیس کے سامنے کیا جائے اوس شخص کے برخلاف جسکی نسبت کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو بطور شہادت کام میں نہیں لایا جا سکتا نہ کوئی اقبال یا اقرار مجرمیت جو کوئی شخص اوسوقت کرے جبکہ وہ حراست کسی افسر پولیس میں ہو شخص مذکور کے برخلاف بطور شہادت مستعمل ہو سکتا ہے بجز اسصورت کے کہ وہ اقبال بحضور مجسٹریٹ کیا جائے مگر کسی اطلاع کا اوسقدر حصہ کی نسبت جو کسی شخص نے حراست پولیس کی حالت میں دی ہو اگر وہ بمنزلہ اقبال ہو یعنی ہو شہادت لیجا سکتی ہے جو صاف طور پر کسی امر واقعہ سے جو بذریعہ اطلاع مذکور دریافت ہوا ہو متعلق ہو در حالیکہ شہادت اس امر کی دیگئی ہو کہ امر واقعہ مذکور بروئے اطلاع مذکور دریافت ہوا تہا ۔

| جبکہ اوزیری مجسٹریٹ کو کافی سخت حکم سزا دینے کا اختیار نہ ہو تو کیا کارروائی کرے ۔ | ۱۰ ۔ جب کوئی اوزیری مجسٹریٹ درجہ دوم یا درجہ سوم باختیار کسی ملزم شخص کو مجرم تجویز کرے اور اوسکی رائے میں ملزم سزا اور زیادہ سخت حکم سزا کا ہو بہ نسبت اوسکے کہ مجسٹریٹ دینے کا مجاز ہو تو اوسکو چاہیے کہ اپنی تجویز تحریر کر کے اپنی کارروائی اوس مجسٹریٹ کیخدمت ارسال کرے جسکی وہ ماتحت ہو ۔ (دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری) ۔ |

| گواہان | ۱۱ ۔ جبتک قطعی ضرورت رہے اوس سے زیادہ گواہان کو روکا نہ جاوے ۔ |

| ملزم ہنگام تجویز کہان رکہا جاوے ۔ | ۱۲ ۔ اگر کوئی مقدمہ اوسی روز فیصل نہ ہو جاوے جس روز تجویز کیلئے پیش ہو تو لازم ہے کہ شخص ملزم یا تو حوالات میں رکہا جائے یا ضمانت یا خود اوسکے مچلکہ پر رہا کیا جائے ۔ اس امر کی نسبت دیگر ہدایات کیواسطے صاحبان اوزیری مجسٹریٹ ملاحظہ جوڈیشیل سرکلر نمبر ۴۰ کا کریں ۔ |

| حوالات | ۱۳ ۔ لازم ہے کہ حوالات ایک معقول مکان ہو جس میں مرد و عورت دونوں کو آسائش مناسب ملے مکان مذکور محفوظ اور خوب ہوادار اور صاف رکہا جائے ۔ مرد اور عورت قیدی ہمیشہ علیحدہ علیحدہ رکہے جانے چاہئین ۔ |

| ملزمان و گواہان کو خوراک دینا ۔ | ۱۴ ۔ اون ملزمان و مستغیثان و گواہان کی خوراک کیلئے جو حسب قاعدہ مروجہ مستحق خرچہ خوراک پانیکے ہیں اوزیری مجسٹریٹ کو مہیا رہے کہ خرچ بشرح ہائے مقررہ کرے اور یہہ خرچ ایک بل میں لگائے جو اوس مجسٹریٹ ضلع کے پاس بہیجا جائے ۔ تو قاعدہ مشعر انتظام ادائگی اخراجات مذکور جوڈیشیل سرکلرات نمبر ۷ و ۸ ، میں ملینگے ۔ |

| ملزمان جرم ثابت شدہ کیساتہ کس طرح عمل کرنا چاہیے | ۱۵ ۔ جن ملزمان پر ثبوت جرم ہو چکے وہ فی الفور معہ وارنٹ جیلخانہ ضلع میں روانہ کردئے جاوین ۔ ایسے ہی اون اشخاص کے ارسال کرنے میں کچہہ توقف نہونا چاہیے جنکے مقدمات حسب ضابطہ دورہ یا اسسٹنٹ مجسٹریٹ ضلع یا دیگر مجسٹریٹ مجاز اختیار سماعت کیخدمت میں ارسال کئے گئے ہوں ۔ |

| جرمانہ ہائے وصول شدہ | ۱۶ ۔ جن مقدمات میں اوزیری مجسٹریٹ مجرم پر بعد الثبوت جرم جرمانہ تجویز کرے تو حسب دفعہ ۵۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ مسطور حکم دیسکتا ہے کہ کل جرمانہ یا اوسکا کچہہ جزو مستغیث کو یا اوسکی فائدہ کیلئے یا شخص ضرر رسیدہ کو یا دونوں کو بعوض اون اخراجات کے جو مستغیثانہ |

مین درج طبع ریز پاگئی ہوئی ہون اور بعوض اوس جرم کے جسکی بابت استغاثہ کیا گیا ہو ادا کیا جاوے بشرطیکہ صاحب مجسٹریٹ کی رائے مین ایسا جرم کی تلافی روپیہ سے ہوسکتی ہو۔ مگر جو روپیہ بطور جرمانہ دلایا جاوے وہ تا انقضائے میعاد مقررہ اپیل یا اگر اپیل دائر ہو چکا ہو تو تا فیصلہ اپیل ادا نہ کیا جاوے۔ تمام جرمانہ ہائے موصولہ کی بابت مطابق ہدایات مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۶ کاررروائی ہونی چاہئے۔

(ج) لوازم منصبی بحیثیت لوزیری سول جج

بعض مقدمات کی سماعت سے کنارہ کش رہنا چاہئیے۔ ۱۷۔ صاحبان لوزیری جج کو محتاط رہنا چاہئیے کہ کوئی ایسا مقدمہ سماعت نکرین جسمین وہ خود یا اونکے رشتہ دار یا اونکے ملازم یا متوسل فریق ہون یا جنمین وہ کسیطرح کا تعلق رکھتے ہون الا ادنہین چاہئیے کہ ایسے مقدمات کو صاحب جج ضلع کیخدمت مین ارسال کرین۔

جوڈیشل سرکلر نمبر ۱ کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ۱۸۔ صاحبان لوزیری سول جج کی خاص توجہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۱ پر دلائی جاتی ہے جو انفصال دیوانی کی تجویز مین فہرست جوڈیشل کی ہدایت اور امداد کیواسطے جاری کیا گیا ہے۔

سرکلر نمبر ۱۰۱۔ قواعد برائے تقرری کلارکہائے عدالتہائے مطالبہ خفیفہ

منظوری گورنمنٹ بحکم چیف کورٹ ذیل قواعد مندرجہ ذیل درباب تقرری کلارکہائے عدالتہائے مطالبہ خفیفہ جاری کئے گئے ہین

کلارک کسطرح مقرر کئے جاوینگے۔ اول کلارک ہائے عدالتہائے مطالبہ خفیفہ کو عدالت کا جج منظوری قبل حکام چیف کورٹ مقرر کریگا۔

تقرریان رسماً امتحاناً کرنی چاہئین۔ دوم۔ جنہ حالات مین نئی تقرریان اسقدر میعاد تک امتحاناً کرنی چاہئین (جو تقرری کے بعد تین مہینے سے کم نہو اور ایکسال سے زیادہ نہو) جسمین صاحب جج عدالت کو امیدوار مقرر شدہ کی کارگذاری کا اطمینان ہو جاوے ہیر اوسوقت درخواست چیف کورٹ مین اسکے استقلال کیواسطے کیجاوے۔

ضمانت سوئم۔ ہر ایک کلارک کو خواہ وہ امتحاناً یا استقلالاً مقرر کیا جاوے چاہئیے کہ قبل لینے چارج کے ایکہزار روپیہ کی ضمانت اوس طریق مین جو حکام فنانشل کے روسے مقرر ہو داخل کرے۔ ضمانت چیف کورٹ مین اس غرض سے بہیجی جاویگی کہ لاہور کے خزانہ مین امانت رکھی جاوے۔

سرکلر نمبر ۱۰۲۔ ضمانت نامجات اہلکاران سررشتہ جوڈیشل

بحکم گورنمنٹ شدہ ضمانت نامجات۔ دربارہ نمونہ ضمانت نامہ اور نوعیت ضمانت جو اون اہلکاران سے لینی چاہئیے جنکو سرکاری روپیہ بنابر حفاظت سپرد کیا جاوے گورنمنٹ سے وقتاً فوقتاً احکام رزولیوشن ہائے گورنمنٹ موصوف معطوفہ سرکلرہذا مین ملینگے۔

نمونہ ضمانت نامہ جو مقرر کیا گیا ہے۔ ۲۔ کل ضمانت نامجات جو اہلکاران سررشتہ جوڈیشل سے لئے جاوین آئندہ حسب مجوزہ گورنمنٹ ہند مرتب ہونے چاہئین یا موافق اسکے نمونہ کے جو حتی الامکان اوسکے قریب قریب ہو۔ اگر کسی صورت مین نمونہ مذکور سے بہت بڑا فرق کرنیکا منشا ہو تو لازم ہے کہ ایسے فرق کرنیکی اجازت کی درخواست چیف کورٹ مین کیجاوے۔

نوعیت ضمانت منظور ۳۔ واضح رہے کہ بروئے رزولیوشن نمبر ۴۵۳۳ مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۸۱ء بلا خاص اجازت لوکل گورنمنٹ نامنظور ضمانت جسکی لینے کی اجازت ہے مشتمل بر پرامیسری نوٹ یا اسٹاک نوٹ گورنمنٹ ہند ہے۔ اگر کسی صورت مین اور قسم کی ضمانت منظور کرنا مناسب معلوم ہو تو چیف کورٹ کی معرفت

ضمانت تجویز شدہ کی بارہ مین درخواست منظوری گورنمنٹ کی کرنی چاہئیے۔

ضمانت نامے موجودہ کو کافی نہیں

۴ - مگر احکام ہذا موجودہ ضمانت ناموں و ضمانتونپر اگر وہ دیگر نہج پر قابل اطمینان ہوں موثر نہیں ہین -

تصدیق ضمانت ہائے پرامیسری نوٹ و تمسک نوٹ گورنمنٹ

۵ - جبکہ ضمانت ہائے سوائے سرکاری پرامیسری نوٹ یا تمسک نوٹ کے منظور کیگئی ہوں یا آیندہ کو منظور کیجاوین تو اونکی تصدیق کے واسطے قواعد مندرجہ ذیل پر عملدرآمد ہوگا -

اول - اونکی تصدیق ناظر کی معرفت جسکو موقع کی کچھہ واقفیت نہیں ہوتی نہیں ہونی چاہئیے بلکہ تحصیلدار کی معرفت ہونی چاہئیے -

دوئم - علاوہ دریافت کرنے اس امرکے کہ جائداد درحقیقت موجود رکھتی ہے اور مالیت اوسکی مطابق مالیت بیان شدہ کی ہے اس امرکی بھی تحقیقات کرنی چاہئیے کہ آیا اوسپر کوئی حق گرفت مقدم پہنچتا ہے اور ہر صورت مین ایک اشتہار بدین ہدایت جاری ہونا چاہئیے کہ جسکسی کو جائداد مذکور پر دعوی ہو تو ایک ماہ کے اندر حاضر ہووے -

سوئم - اگر کوئی دعویدار میعاد مقررہ کے اندر حاضر نہ ہووے تو پیشتر ضمانت نامہ کے نیچے تحریر کرنا چاہئیے -

گورنمنٹ ہند - صیغہ مال و تجارت - حسابات و مال -

نمبر ۴۴۵۴ مقام شملہ مورخہ ۲ - ستمبر ۱۸۸۱ء

خط وکتابت دربارہ ضمانت ناموں جو خزانچیان ملازم سرکار سے لیئے جاتے ہیں پڑھے گئے -

مراتب قابل تحریر - جون ۱۸۸۱ء مین گورنمنٹ مدراس نے استدعا کی کہ صاحب اکونٹنٹ جنرل کو اجازت دیجاوے کہ وہ منجانب صاحب سکرٹری آف سٹیٹ اون اقرارناموں پر دستخط کردیا کرین جو محکمہ جات حسابات کرنسی کے اتحت ملازموں سے لئے جاتے ہین - جب استدعاء مذکور کی وجہ دریافت کی گئی تو تحقیق ہوا کہ ضمانت نامہ خزانچی محکمہ کرنسی بطور یادداشت ایک اقرار باہمین صاحب سکرٹری آف سٹیٹ جنہوں نے خزانچی کے ملازم رکھنے کا اقرار کیا اور خزانچی کے جسنے بعض خاص فرائض کے انجام دہی کا اقرار کیا تحریر کیا گیا تھا - صاحب اکونٹنٹ جنرل کو جتایا گیا تھا کہ اس قسم کے معاہدہ ملازمت کرنے کی اجازت نہیں ہے اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اوس نمونہ اقرارنامہ کو اختیار کرین جو کلکتہ کے محکمہ کرنسی کے خزانچی کی بابت عمل مین لایا جاتا ہے -

۲ - اوسی زمانہ مین صاحب کنٹرولر جنرل نے اوس نمونہ ضمانت نامہ کی نسبت اعتراض کیا جو برٹش برہما مین مستعمل تھا اور دسمبر ۱۸۸۱ء مین گورنمنٹ اضلاع شمالی و مغربی کیطرف سے ایک تحریر وصول ہوئی جسمین رائے ضرورت ترمیم اوس نمونہ کا جو اضلاع شمالی و مغربی مین مستعمل تھا بلحاظ اون نقص کے کیگئی جو خزانچی خزانہ لکہنو سے اوس نقصان کے وصول کی کوشش کرنے مین پیدا ہوئی جو سرکار کو کینڈ مین بعض جعلسازیوں کے ہونے کی وجہ سے ہوا تھا - اوس مقدمہ مین صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے یہ صلاح دی کہ سرکار خزانچی سے ایسی نقصان کی بابت روپیہ وصول نہین کرسکتے جو اوسکے کارندون کے جعلی اسٹام بیچنے یا اسٹام اصلی فروخت کرنے سے وقوع مین آیا تھا اور یہ کہ نالش ملتوانی کے حاکچھہ وصول نہین کیا جا سکتا -

۳ - پس صاحب کنٹرولر جنرل سے درخواست کی گئی کہ صاحب گورنمنٹ سالیسٹر سے خط وکتابت کرکے ایک نمونہ ضمانت نامہ کا رہنمائی عام کے لیئے تیار کرین - اور گورنمنٹ کے صاحبان لیگل ایڈوائزرسے تحقیق کرلیا گیا ہے کہ یہ نمونہ اون نقصون سے خالی ہے جنکی وجہ سے وہ نقصان وصول نہو سکا جو ممالک شمالی و مغربی مین اوٹھایا گیا تھا -

رزولیوشن - نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت فرماتے ہین کہ نقول اوس نسخہ اقرارنامہ کی جو حسب بالا قائم کیا گیا ہے عام اطلاع اور رہنمائی کے لیئے تقسیم کیجاوین - یہہ ضرور نہین ہے نہ ممکن ہے کہ کل ایسے ضمانت نامہ جو آیندہ تحریر کیئے جاوین ٹھیک اوسی نمونہ پر تحریر کیئے جاوین جو اب معین کیا جاتا ہے - اس نمونہ اقرارنامہ کو خاص صورتون کے مناسب حال کرنے کے لیئے بعض ترمیمات کی ضرورت ہوگی لیکن یہہ بات اہم ہے کہ دستخط کنندگان ضمانت نامہ کی ذمہ واری کی نوبت مین جہانتک ہو سکے کم فرق ظہور مین آوے اور سرکار کا فائدہ ہر ایک صورت مین اچھی طرح سے محفوظ کرایا جاوے -

۲ - نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو یہہ بہی معلوم ہوا ہی کہ جو ضمانتین مختلف ممالک مین لیجاتی ہین وہ نوعیت اور تعداد کی لحاظ سی بہت مختلف ہوتی ہین - بعض صورتون مین جائداد اراضی گروی کیجاتی ہے اور بعض مین زیورات نیل مائی و دیگر جائداد منقولہ منظور کیجاتی ہی اور بعض ممالک مین قوامکو رہنی ذاتی ضمانت لیجاسکتی ہی - اگرچہ سب سے زیادہ قابل اطمینان صورت ضمانت کی یہہ ہی کہ سرکاری پرامیسری نوٹ داخل کئی جاوین تاہم یہہ حکم دینا صریح نامناسب ہوگا کہ کل ممالک مین اور کل صورتون مین کسی اور طرز کی ضمانت نہ لیجاوے اور ضرور ہی کہ اس امر کی نسبت حکام مقامی کو اختیار دیا جاوے کہ وہ حسب اقتضای رائی خود عمل کرین - پس نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ارشاد فرماتی ہین کہ بلا خاص منظوری لوکل گورنمنٹ کی جو کسی خاص صورت یا خاص قسم کی صورتون کی نسبت ہو وہ ضمانت جو خزانچیون یا دیگر افسران گورنمنٹ سے جنکی تفویض مین اہتمام زر یا روپیہ کا ہولیجائی محض مشتمل بر پرامیسری نوٹ ہائی (مع ٹاک نوٹ ہائی) گورنمنٹ ہند کی ہوگی -

نواب ممدوح باجلاس کونسل یہہ بہی مناسب تصور کرتی ہین کہ اس مشہور قاعدہ کو مکرر تسلیم کرین کہ حکام مال پابندی احکام لوکل گورنمنٹ اس امر کا خیال رکہنی کی ذمہ وار ہین کہ انکی ماتحتون سے (بشمول کل اہلکاران کی جو ضلع و خزانہ ہائی ماتحت مین ملازم ہون) جنکی حفاظت مین زر سرکاری سپرد کیا جاوی کافی ضمانت لیجاوی -

حکم ہوا کہ رزولیوشن ہذا نقل نمونہ معہ رزولیوشن جملہ محکمہ جات گورنمنٹ ہند و جملہ لوکل گورنمنٹ ہائی و صاحب کنٹرولر جنرل و جملہ صاحبان اکونٹنٹ جنرل و جملہ افسران اعلی محکمہ جات زیر اہتمام گورنمنٹ ہند صیغہ مال و تجارت مرسل کیا جاوی (نمونہ مذکور کیلئی دیکہو تحت رزولیوشن نمبر ۵۰ ۲۴ مورخہ [illegible]

رزولیوشن گورنمنٹ ہند نمبر ۱۲۷ مقام شملہ مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۷۳ء

رزولیوشن - نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ایا ہائی صاحب گورنمنٹ سائینٹیشر کو منظور کرتی ہین اور نفاذ حکم فرماتی ہین کہ آئندہ کل ضمانت نامجات اون ایا ہائی کی مطابق تیار ہوا کرین -

حکم - حکم ہوا کہ رزولیوشن مذکورہ بالا جملہ محکمہ جات گورنمنٹ ہند جملہ لوکل گورنمنٹ ہائی و صاحب کنٹرولر و اڈیٹر جنرل و جملہ صاحبان اکونٹنٹ جنرل و صاحبان کنٹرولر و جملہ اعلی افسران محکمہ جات زیر اہتمام گورنمنٹ ہند صیغہ مال و تجارت مرسل کیا جاوی -

رزولیوشن گورنمنٹ ہند نمبر ۴۵ بمقام شملہ مورخہ ۱۹ مئی ۱۸۸۰ء

مراتب قابل تحریر - رزولیوشن مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۷۸ء مین ایکمسودہ اوس ضمانت نامہ کا جو خزانچیون اور دیگر اہلکاران سے جنکی سپرد اہتمام زر کیا ہو لیا جانا چاہئی بطور نمونہ کے تجویز کیا گیا تہا - رزولیوشن مورخہ ۲۸ مئی سنہ گذشتہ مین یہہ فیصل کیا گیا تہا کہ ضمانت نامجات داخل کردہ خزانچیان و دیگر اہلکاران ایکسال تک اور دیگر ضامنین چہہ ماہ تک بعد اسکی کہ نامبردگان اپنی عہدہ کو خالی کردین گورنمنٹ کو اپنی پاس رکہنی چاہئین اور مطلع اونکی رکہنی کی شرط کو ایسی عبارت آئندہ ضمانت نامجات مین وتخط سی پہلی داخل کیجانی چاہئی -

۲ - حال مین گورنمنٹ ہند کی غور مین یہہ امر رہا ہی کہ غرض مذکور کی لئی کس صورت سی الفاظ استعمال کئی جاوین اور گورنمنٹ نی اس امر کی مناسبت پر غور کی ہی کہ ضمانت نامجات ایکسال کی بعد واپس کئی جاوین - یقین کیا گیا ہی کہ فقرہ مندرجہ حاشیہ | دیکہو فقرہ - اخیر نمونہ مندرجہ ذیل | کی ضمانت نامہ کی اخیر مین درج کرنی سی یہہ شرط ہو جاویگی کہ ضامنین چہہ ماہ کی بعد واپس کیجاوین اور روپیہ کی ساتہ خزانچیون وغیرہ کی ذمہ داری واپسی ضمانتہائی کیوجہ سی موقوف نہوگی -

رزولیوشن - نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا ارشاد ہی کہ نمونہ محولہ بالا آئندہ استعمال کیا جاوی اور یہہ کہ درحالیکہ پرامیسری نوٹ ہائی جو بطور ضمانت داخل کئی گئی ہون چہہ ماہ کی بعد واپس کئی جاسکتی ہین الا ضمانت نامہ ہمیشہ کیلئی یا تحقیق ہونی اس امر کی رکہا جاوی کہ اوسکی آئندہ رکہنی کی کچہہ ضرورت نہین ہی - یہہ امر سمجہہ لینا چاہئی کہ جو نمونہ رزولیوشن مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۷۸ء مین معین کیا گیا ہی اور نیز وہ نمونہ جو اب معین کیا جاتا ہی محض نمونجات ہین اور لوکل گورنمنٹ ہائی اور اڈمنسٹریشن ہائی کو اختیار کامل ہی کہ گورنمنٹ ہند سی استصواب کرنیکی بغیر ٹہیک شرائط ضمانت نامجات مذکور کی مقرر کرین -

رزولیوشن گورنمنٹ ہند نمبر ۵۰ ۲۴ مقام شملہ مورخہ ۵ نومبر ۱۸۸۰ء

چٹہی صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند نمبری ۱۲۴۰ مورخہ ۱۲ - اکتوبر ۱۸۸۰ء پڑہی گئی جسکی ذریعہ صاحب اکونٹنٹ جنرل کی یہہ رائی مرسل ہوئی ہی کہ نمونہ ضمانت نامہ مین ایک فقرہ درج کیا جاوی جس مین ضامن سی یہہ مطلوب ہو کہ وہ چہہ ماہ کی اطلاع قبل از علیحدگی دیوی اور چٹہی مذکور مین یہہ تحریر ہی کہ فقرہ مندرجہ

مندرجہ ذیل استثنا رد کیا گیا ہی -

بذ مستعر اس امر کہ ضمانت نامجات داخل کردہ خزانچیان یا دیگر اہلکاران ایکسال تک اور دیگر ضامنین چہہ ماہ تک بعد اسکی کہ نامبردگان اپنی عہدہ کو خالی کردین گورنمنٹ کو اپنی پاس رکہنی چاہئین اندراج شرط کی عبارت آئندہ ضمانت نامجات مین دستخط سی پہلی داخل کیجانی چاہئی ۱۲

حاشیہ کے بیچ کرنے سے غرض مذکورہ پوری ہو جاویگی۔ نمونہ معاہدہ حسب ذیل ہے۔

نمونہ۔ واضح ہو کہ ازین تحریر کے رو سے معلوم ہو کہ مسمی فلان (اصل مقر) اور مسمی فلان ساکن فلان (ضامن اول) اور مسمی فلان ساکن فلان (ضامن دوم) بقدر مبلغ ——— جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل کے دیندار صادق و واثق ہیں کہ وہ روپیہ جناب صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل کو یا صاحب ممدوح کے جانشینان یا منتقل الیہم کو یا جناب ممدوح کو یا انکے جانشینان یا منتقل الیہم کے خاص ایجنٹ یا ایجنٹیوں کو واجب الادا ہے جسکی تمام و کمال ادا کرنیکے لئے ہم لوگ اپنے تئیں اور اپنے ورثا اور اوصیا اور مہتمان ترکہ اور قائم مقاموں کو بالاشتراک اور ہم دونوں اشخاص اپنے تئیں اور اپنے ورثا اور اوصیا اور مہتمان ترکہ اور قائم مقاموں کو بالانفراد ہمیں سے ہر شخص اپنے تئیں اور اپنے ورثا اور اوصیا اور مہتمان ترکہ اور قائم مقاموں کو بالانفراد بذریعہ تحریر ہذا جسپر ہماری مہرین بتاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان ثبت ہوئی ہیں بالاستحکام پابند کرتے ہیں۔ اور منجملہ ہم ضامن کے ہر ایک اپنے اور اپنے ورثا اور اوصیا اور مہتمان ترکہ اور قائم مقاموں کی طرف سے جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل کے ساتھ اور جناب ممدوح کے جانشینان یا منتقل الیہم کے ساتھ بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہے کہ اگر کوئی نالش باشیاء متعلقہ اقرار ہذا کی بابت یا شرائط مرقومہ ذیل کی نسبت کسی عدالت ماتحت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر مقام فلان میں سوائے ہائیکورٹ مذکور باستعمال اسکے معمولی اختیار سماعت ابتدائی کے رجوع کیجاوے تو جائز ہے کہ وہ نالش بتحریک جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل ہائیکورٹ مذکورہ میں باستعمال اسکے اختیار سماعت ابتدائی غیر معمولی کے منتقل ہوکے تجویز اور فیصلہ کیجاوے۔

ہرگاہ مقر مذکور مسمی فلان بتاریخ فلان ماہ فلان سنہ فلان عہدہ خزانچی مقام فلان پر مقرر ہو کر اب تک اوسپر مامور رہا اور اوسکا کام انجام دیتا ہے۔ اور ہرگاہ باعتبار اوس عہدہ کے مسمی فلان مذکور کو منجملہ اور خدمات کی حفاظت اور اہتمام اور نگرانی اور ذمہ داری بابت صحیح سالم وغیرہ کرنے اور رکھنے اشیاء مفصلہ ذیل کے اون مقامات میں جو انکی حفاظت کیلئے مقرر ہیں سپرد کی گئی ہے یعنی تمام زر نقد و سکہ جات مروجہ اور ڈالر ہائے طلا و نقرہ و مسکوکات و زیورات و کرنسی نوٹ سرکاری اور اسٹامپ اور کفالت نامجات سرکاری ہر قسم اور سونا چاندی آبسیسہ اور مال اور سامان اور اسباب یا اشیاء جو کچھ خزانہ مقام فلان میں جمع رکھی اور استعمال میں لائی جاتی ہیں یا اسمین کو پہنچائی یا داخل و روانہ کیجاتی ہیں جو کسی شخص یا اشخاص کی معرفت کسی غرض یا اغراض کے لئے خزانہ مذکور میں ادا کی جاوین یا امانت رکھی جاوین یا لائی جاوین۔ اور ہرگاہ مسمی فلان مذکور بحیثیت عہدہ خزانچی متذکرہ صدر اسبات کا بھی جوابدہ ہے کہ ایسے تمام زر ہائے نقد و سکہ ہائے مروجہ و ڈالر ہائے طلا و نقرہ و مسکوکات و زیورات و کرنسی نوٹ سرکاری و اسٹامپ ہائے و کفالت نامجات سرکاری ہر قسم اور سونا چاندی آبسیسہ و مال و سامان یا اشیاء جو آئندہ صرف بعبارت مال مذکور بیان کی گئی ہیں اوس خزانہ میں اول سے آخر تک وقت پوری مقدار اور اچھی قسم کی ہیں اور اوس وقت تک مقدار میں پوری اور اچھی قسم کی رہیں گی جبتک کہ وہ شخص مال مذکور کا اور اوسکی ہر جزو کا حساب قرار واقعی حسب مذکورہ ذیل نہ سمجھا دیوے۔ اور ہرگاہ مسمی فلان مذکور اسبات کا پابند ہے کہ جب کبھی اوسکے افسران اعلی حکم دین مال مذکور اور اوسکا ہر جزو سمجھا کر متعلقہ کے کہ جسکا حساب پہلے باضابطہ سمجھا یا گیا ہو ہر وقت اصلی حالت مین صحیح و سالم بمقامات مذکورہ بالا رکھا ہوا دکھا دیوے اور نیز اوسپر واجب ہے کہ اپنی خدمات متذکرہ صدر کو انجام دینے کے لئے ایسے اوقات اور موقعوں پر حاضر رہے جو اوسکے افسران بالادست مقرر کرین۔ اور ہرگاہ مسمی فلان مذکور پر یہ بھی واجب ہے کہ حساب صحیح و درست مال مذکور کا اور اپنے لین دین کا مطابق احکام تحریری اپنے افسران بالادست کے روبرو بطور ہر روز اور ہر ہفتہ کے مطابق مرتب رکھے جو وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کے حکم سے مقرر کیا جاوے اور نیز ایسے نقشہ جات و افراد حساب طیار کر کے پیش کرتا رہے جیسا کہ وقتاً فوقتاً اوسکو حکم دیا جاوے۔ اور ہرگاہ زیادہ تر حصہ مال مذکور کا افسر مہتمم خزانہ مامورہ وقت مقام فلان نہ بذریعہ مسمی فلان کی حفاظت اور تحویل میں رہتا ہے مگر جبتک وہ اوس متعلق سے غرض ہے جو باہمی خزانچی مذکور اور سکرٹری آف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل کے ہے مسمی فلان مذکور تنہا مال مذکور کا اور اوسکی ہر جزو کی بابت جوابدہ و ذمہ وار ہے۔ اور ہرگاہ جوابدہی مسمی فلان بابت مال مذکور اور اوسکی ہر جزو کی اوس وقت تک ختم نہ ہوگی جبتک کہ اوسکا خرچ بطور جائز حسب احکام تحریری متذکرہ صدر ہو کر اوسکا حساب نہ سمجھا دیا جاوے جو واجب کہ مال مذکور حسب ضابطہ خزانہ مذکور سے روانہ ہو کر اشخاص و مقامات کو حسب ہدایت عہدہ دار ضلع فلان یا دیگر حکام مامورہ وقت جو حسب منظوری گورنمنٹ فلان اوسکا کام کر رہا ہو حوالہ کر دیا جاوے اور اشخاص مذکورہ سے اوسکی بابت رسید کامل حاصل نہ کیجاوے۔ اور ہرگاہ مسمی فلان مذکور نے بلحاظ اپنے تقرری مذکورہ صدر کے کفالت نامجات سرکاری بقدر مبلغ ——— جنکے نمبر ہائے اور تعداد اور دیگر صراحت کی تفصیل فہرست منسلکہ دستاویز ہذا میں بصراحت لکھی گئی ہے مسمی فلان کو بحیثیت عہدہ دار ضلع اس غرض سے حوالہ اسکے کیا کہ

داخل امید رہیگی جیسا کہ ظاہر ہی اوسکی نام منتقل کر دئی گئی ہین کہ اوسکی رو سے جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل اور جناب ممدوح کی جانشینان
اور منتقل الیہم اوس کل نقصان اور خسارہ سے محفوظ و بری الذمہ رہین جو مال مذکور یا اوسکی کسی جزو یا اجزا کی کسیطور پر صرف ہونے
یا ضائع ہونے یا غبن یا خیانت یا سرقہ یا استعمال بیجا یا گم ہونے یا بطریق بیجا صرف کئے جانے یا اور طریق پر بد دیانتی یا غفلت یا سہل
انگاری یا زبردستی کی باعث ضائع یا علیحدہ ہو جانے سے وقوع مین آوے عام اس سے کہ ایسا فعل یا افعال خود مسمی فلان مذکور کی ذات
خاص سے یا کسی اور شخص کیطرف سے عمل مین آئے ہون جو اوسکی غیر حاضری مین یا اور طور پر اوسکی عہدہ مذکور کی قائم مقامی کرتا ہو یا اوسکی
کسی نائب خزانچی یا ملازم یا متصدی یا کارکن یا روکڑیا یا فوطہ دار یا قلی یا دیگر اشخاص سے سرزد ہون جو مسمی فلان مذکور کیطرف سے مقرر
یا مقبول کئے گئے یا اوسکی زیر اختیار کام کرتے ہون یا وہ افعال کسی اور شخص یا اشخاص سے خواہ وہ کوئی ہون سرزد ہون عام اس سے کہ وہ
سرکاری ملازم ہون یا نہون — اور ہرگاہ مسمی فلان اصل مقرر مذکور اور مسمی فلان مذکور ضامن اول اور مسمی فلان مذکور ضامن
دوئم نے کہ وہ مسمی فلان مذکور کی دو باجین ضامن ہین ضمانت نامہ مذکور بقید تاوان تعدادی — اس شرط سے لکھا ہے کہ مسمی فلان
خزانچی مذکور تمام خدمات عہدہ مذکور اور دیگر خدمات متعلقہ اوسکی جو خدمات اوس سے جو از طلب کیجائین حسب قرار واقعی انجام دیگا اور جناب
سکرٹری اوف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل و ملازمان جناب ممدوح کو نقصان سے بری الذمہ رکھیگا جو مسمی فلان مذکور اور ہر شخص یا کل
اشخاص مذکورہ صدر کے کسی فعل یا ترک فعل سے یا اوسکے سبب سے وقوع مین آوے — لہذا اس تحریر یا دستاویز کے ذریعہ سے اقرار کیا جاتا ہے کہ اگر مسمی فلان
مذکور نے اس سے پہلے جب سے وہ عہدہ خزانچی مذکور پر مامور رہا ہے ہمیشہ عہدہ مذکور کی خدمات اور دیگر خدمات مذکورہ صدر کو حسب ضابطہ کیا
اور انجام دیا ہو — اور اگر مسمی فلان مذکور جبتک کہ وہ عہدہ مذکور پر مامور رہے ہمیشہ کل خدمات اور ہر خدمت مذکورہ صدر متعلقہ
اوسکی کو حسب ضابطہ کرتا رہے اور انجام دیتا رہے — اور مزید بران اگر مسمی فلان اور مسمیان فلان مذکورین جناب سکرٹری اوف سٹیٹ
ہند باجلاس کونسل کو اور جناب ممدوح کی جانشینان اور منتقل الیہم اور گورنمنٹ ممالک فلان کو اور ہر شخص اور جملہ اشخاص کو جو وقتاً فوقتاً
عہدہ دار ضلع کی عہدہ پر اون ایام مین مسلط رہا یا رہے ہون یا آئندہ رہے یا رہین یا اوسکا کام انجام دیا ہو جن ایام مین
مسمی فلان مذکور عہدہ خزانچی مقام فلان مذکور پر مامور اور منصرف رہا ہو یا رہے ہر قسم کی نقصان یا خسارہ سے محفوظ اور بری الذمہ
رکھے جو مسمی فلان مذکور کی عہدہ مذکور پر مامور رہنے اور اوسکا کام انجام دینے کی ایام مین واقع ہوا ہو یا اوٹھانا پڑا ہو یا آئندہ کسی وقت
یا اوقات پر اندر اون ایام کی جنمین مسمی فلان مذکور یا اوسکا کوئی گماشتہ یا گماشتگان یا شخص نامزدہ یا نامزدگان عہدہ مذکور پر مامور رہے
یا اوسکا کام انجام دین جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل اور جناب ممدوح کی جانشینان اور منتقل الیہم اور گورنمنٹ ممالک فلان یا
عہدہ دار ضلع مذکور متعینہ وقت کو از روئی یا بوجہ یا بذریعہ غفلت یا قصور یا بد اعمالی یا عدول حکمی یا ترک فعل یا نا داری مسمی فلان
مذکور یا اوس کے کسی گماشتہ یا گماشتگان یا جانشین یا جانشینان یا کسی نائب خزانچی یا ملازم یا متصدی یا کارکن یا روکڑیا یا فوطہ دار
یا قلی یا دیگر اشخاص کے جو مسمی فلان مذکور کیطرف سے نامزد یا مقبول کئے گئے ہون یا اوسکی ماتحت کام کرتے ہون یا اوسکی گماشتہ یا گماشتگان
یا شخص نامزدہ یا نامزدگان کیطرف سے نامزد یا مقبول کئے گئے اور اون کے ماتحت خدمت کرتے ہون اوٹھانا پڑے یا بوجہ یا بذریعہ
صرف ہونے یا تلف ہو جانے یا غبن یا سرقہ یا صرف بیجا یا گم ہو جانے یا استعمال بیجا یا اور طور پر براہ بد دیانتی یا غفلت یا براہ سہل انگاری
یا زبردستی ضائع یا علیحدہ کئے جانے مال مذکور یا اوسکی کسی جزو یا اجزا کی منجانب کسی شخص یا اشخاص کی خواہ کوئی ہون اون ایام مین کہ مسمی
فلان مذکور عہدہ خزانچی مذکور پر تعینات رہا ہو یا رہے ظہور مین آئے تو یہ دستاویز کالعدم اور باطل ہو جاویگی ورنہ تمام و کمال
نافذ رہیگی — مگر ہمیشہ شرط یہ ہے اور بذریعہ اس تحریر کے اقرار کیا جاتا ہے اور قرار دیا جاتا ہے کہ منجملہ مسمیان مذکورین کی کسی کو اختیار نہوگا
کہ اپنی ضمانت ختم کر دے الا اوس صورت مین کہ گورنمنٹ فلان کی عہدہ دار ضلع متعینہ وقت کو چھ مہینے پیشتر اطلاع تحریری اپنے اوس
ارادہ کی دی یا دیوین اور اوسکی ذمہ داری بالاجمال اور بالانفراد از روئی ضمانت نامہ ہذا نسبت تمام ترک افعال اور قصور
مسمی فلان اصل مقرر مذکور کی تا وقتیکہ وہ میعاد چھ مہینے کی نہ گذر جائے قائم رہیگی — نیز ہمیشہ شرط یہ ہے اور بذریعہ تحریر ہذا قرار
دیا جاتا ہے اور منجانب مسمیان مذکورین جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل کے ساتھ یہ قول و قرار ہوا ہے کہ پرامیسری
نوٹ سرکاری تعدادی — جو حسب مذکورہ صدر امانتاً داخل کئے گئے ہین یا اوسی تعداد کی اور کفالت نامہ یا کفالت نامجات سرکاری جنکو
گورنمنٹ فلان کا عہدہ دار ضلع متعینہ وقت اون پرامیسری نوٹون کی بدلے داخل کرانا مناسب سمجھکر وقتاً فوقتاً قبول کرے اور رکھے اور عہدہ دار
موصوف کی عہدہ دار ضلع مذکور متعینہ وقت کی پاس بطور زر ضمانت اور ضمانت مزید مقبوضہ جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند

باجلاس کونسل اور جناب ممدوح کی جانشینان یا منتقل الیہم کی اون اغراض کی لئی قایم و موجود رہیگی جو اوپر مذکور ہوئی ہین - اور جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند کو باجلاس کونسل اور جناب ممدوح کی جانشینان یا منتقل الیہم یا جناب ممدوح یا اونکی جانشینان یا منتقل الیہم کی ملازمان اور وکیل کاروں کو جنکو حسب ضابطہ اس امر کا اختیار دیا جاوی اختیار کامل ہوگا کہ وقتاً فوقتاً حسب الضرورت ایسی کفالت امیسری نوٹوں یا اونکی کسی جزو کا فی کو معہ سود کی جو اوسپر چڑھ گیا ہو فروخت کرکے زر وصول شدہ جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل کو یا جناب ممدوح کی جانشینان یا منتقل الیہم کو نقصان سی محفوظ رکھنی کی لئی جیسا موقع ہو کام مین لادین - یا اینسا بہہ جایز ہی کہ درمیان مین ایسی کفالت امیسری نوٹ سرکاری مذکور کا سود جو معرفت حاکم ضلع متعینہ وقت یا معرفت گورنمنٹ ممالک فلان کی وصول ہوتا جاتی اگر اوسکو مناسب معلوم ہو تو مسمی فلان مذکور کی حوالہ کری - اور نیز بہہ شرط ہی اور بذریعہ تحریر ہذا اقرار صریح مابین مسمیان مذکور دادن اور جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل کی قرار پایا ہی اور قرار دیا گیا ہی کہ مسمی فلان کو اختیار رہیگا کہ عہدہ دار ضلع مذکور یا اوس عہدہ دار کی رضامندی سی جو بہ بالفعل منظوری گورنمنٹ ممالک فلان اوس وقت اختیار ات عہدہ دار ضلع کی استعمال کرتا ہو وقتاً فوقتاً بجائی سرکاری پرامیسری نوٹوں تعدادی - یا اونکی کسی جزو کی یا بجائی کسی اور پرامیسری نوٹوں کی جو اونکی بدلے داخل کئی گئی ہون دیگر نوٹ ہائی بابت ایک ہی قرضہ یا دیگر قرضہ ہائی کی اور اوسی مالیت یا اوس سی زیادہ مالیت کی داخل کری اور جب ایسا داخل کرا اس دستاویز کی شرائط پر یا مسمی فلان مذکور اصل مقرر اور مسمیان فلان ضامنان فہرست مذکورہ صدر کی ذمہ داری پر کسی صورت سی موثر نہوگا -

فہرست متذکرہ بالا

اور آخرکار بذریعہ تحریر ہذا مابین ما بین (اصل مقرر مذکور اور (ایک ضامن) و (دیگر ضامنان) مذکور بحیثیت ضامنان اصل مقرر و جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند کی بہہ اقرار ہوا ہی اور قرار دیا جاتا ہی کہ جب وقت مسمی فلان (اصل مقرر) مذکور اپنا عہدہ مذکور خالی کری تو پرامیسری نوٹ ہائی سرکاری مذکورہ بالا تعدادی --- یا کوئی اور نوٹ ہائی جو حسب مرقومہ بالا اون کی بدلے داخل ہوئی ہون فوراً اوسکو واپس کئی جاوینگی بلکہ عرصہ چہ مہینہ تک - مذکور کی پاس الینو اوس عہدہ دار کی پاس جسکی تحویل مین نوٹ رکھی گئی ہون بطور ضمانت بنظر ادائی کسی خسارہ کی جو بوجہ غفلت یا قصور مسمی فلان (اصل مقرر) مذکور یا دیگر شخص یا اشخاص متذکرہ صدر کی سکرٹری اوف سٹیٹ ہند پر عاید ہوا اور جسکا وقوع مسمی فلان (اصل مقرر) مذکور کی عہدہ خالی کرنیکی بعد تک دریافت نہ ہوا ہو رکھی رہین گی - ہمیشہ بہہ شرط رہیگی کہ کسی قسم کی التوا واپسی دینا پرامیسری نوٹ ہائی سرکاری متذکرہ صدر کا جناب سکرٹری اوف سٹیٹ ہند کی اوس حق پر موثر نہ سمجہا جاویگا کہ بر بنا ضمانت نامہ مذکور بنام (اصل مقرر) اور (ضامنان) کی نام نالش کرین در صورتیکہ کوئی خلاف ورزی شرائط ضمانت نامہ مذکور بعد واپسی گورنمنٹ پرامیسری نوٹ ہائی مذکور کی دریافت ہو -

رزولیوشن - نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نفاذ حکم فرماتی ہین کہ نمونہ مندرجہ بالا بجائی اوس نمونہ کی مقرر کیا جاوی جو بطور نمونہ حسب الحکم گورنمنٹ نمبر ۳٤۰۵ مورخہ ٣ ستمبر گذشتہ کی تداول کیا گیا تہا اور اوس نمونہ کا استعمال بہ پابندی اوس تشریح کی کیا جاوی جو رزولیوشن نمبر ۷۷ مورخہ ١٢ مئی ١٨٨١ء مین درج ہی -

سرکلر نمبر ۱۰۳ - اعمال نامجات و رپورٹ ہای لیاقت

محکمہ جات کی افسران عالی کی اعمال نامجات رکہنی چاہئیے

۱ - کتاب مسطورۃ مین بہہ حکم ہی کہ اعمال نامجات طیار کئی جاوین اور نیز بہہ حکم ہی کہ علاوہ اوسکی ہر ایک افسر کو ضرور ہی کہ جب کوئی عہدہ خالی کری ایک یادداشت متضمن اپنی رائی کی نسبت چال چلن بحیثیت ملازم اور لیاقت اپنی ماتحتون کی تحریر کری کسی افسر ضلع یا قسمت کو اپنی عہدہ سی بلا تعمیل اس امر احتیاطی کی نہین جانا چاہئیی - اوسکی عدم تعمیل سی صرف سرکار کا ہی نقصان نہین ہی بلکہ افسر سبکدوش شدہ کی جانب سی جملہ اہلکار ماتحت کی نسبت ایک نہایت نامناسب امر ہی جنکی خدمات حسنہ کا کچہہ ذکر نہین کیا جاتا -

افسران صیغہ جوڈیشل کی لیاقت کی رپورٹ

۲ - ہر چہار صاحبان جج قسمت و صاحبان مجسٹریٹ ضلع و صاحبان جج ضلع کو لازم موجب ہدایات گورنمنٹ بہہ حکم صادر کیا جاتا ہی کہ ایک رپورٹ بابت

ایسی کیفیت سالانہ رپورٹ مین نہ ہو

خدمات وکار گذاری تمام افسران جوڈیشل کے ارشون فی سال کے اندر صاحبان موصوف کے ماتحت کے ہون روانہ کرین - رپورٹہائی مذکور سالانہ رپورٹ ہائی داد گستری دیوانی فوجداری کے ساتھہ روانہ کیجاینگی - ان رپورٹون مین کوئی کیفیت ایسی درج نہین ہونی چاہئی جو افسران کی ذاتی حیثیت یا لیاقت کے متعلق ہو مگر اسمین صرف یہہ درج ہونا چاہئی کہ جوڈیشل کا کام کسطرح انجام دیا گیا

چٹھی نمبر ۲۰۰ منجانب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۸۰ء بنام صاحب جوڈیشل کمشنر پنجاب

نمبر ۲۰۰ مورخہ ۲۳ جنوری منجانب سکرٹری گورنمنٹ معہ انتخاب خود از چٹھی گورنمنٹ نمبر ۲۰ بنام سکرٹری بورڈ اف ریونیو پرونسیز

خلاصہ چٹھی مندرجہ حاشیہ متداول کرنیکے حسب الارشاد التماس کرتا ہون کہ علاوہ اوس یادداشت درباب ملازمین جن امتحانون کی بابت خاص کرتا مذکور کی دوسری یہہ حکم ہی کہ ہر ایک افسر ضلع کو اہتمام اپنے جانشین کے حوالہ کرے تو یادداشت مذکور اپنے جانشین کو دیدیوی آپ یہہ بھی حکم نافذ کرین کہ حسب دستور مروجہ مغربی و شمالی اضلاع ممالک جاری کیجاوین -
جو کتاب مذکور صاحب ڈپٹی کمشنر کو رکھنی چاہئی - اہلکاران دفاتر انگریزی و فارسی کے نام اوس مین سلسلہ وار درج کرنے چاہئیں اور ہر نام کیواسطی ایک صفحہ خالی چھوڑ دینا چاہئی - بعد اوسکی افسران مفصل کے نام درج ہونگے اور رسالدار و جمعدار کے عہدہ تک درج کرنی چاہئیں -
بعد ازان اہلکاران تحصیلہا و تھانہ اور سررشتہ متفرق کے نام درج کئے جاسکتی ہین - مگر کوئی تجویز جس سی ضلع کے افسر کی رائی نسبت اوسکی ماتحتون کے زیادہ معلوم ہو سکی منظور کی جا سکتی ہی جسکے بموجب تعین کسی ضلع کا کوئی حصہ مدت تک اسسٹنٹ یا اکسٹرا اسسٹنٹ کی نگرانی مین رہا ہو تو رائی افسر مذکور نسبت دیگر ماتحتون کے تحریر ہونی چاہئی - صاحب ڈپٹی کمشنر سے التماس کرنی چاہئی کہ وہ نگران حال رہین کہ کتب مذکور زیر حفاظت رکھی جاوین تاکہ کتب مذکورہ اون افسران کیواسطی معتبر رہنما ہون جو ضلع مین مقرر کئی جاوین اور اون سے عدم واقفیت حال سابقہ بحیثیت ملازمان جو ہماری سلطنت کی نیک نامی سے ایک قباحت ہی کسیقدر رفع ہوجاوی -

انتخاب چٹھی قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند بنام سکرٹری بورڈ اف ریونیو نارتھ ویسٹرن پرونسیز مورخہ جنوری ۱۸۴۹ء نمبر ۲۰

فقرہ ۹ - صاحب پریسیڈنٹ باجلاس کونسل نی بحکم یہہ تحریر کرنیکا حکم دیا ہی کہ ہر ایک افسر ذی اختیار کو جو سال مین اپنا عہدہ خالی کرے یہہ لازم ہی کہ وہ اپنی رائی کی یادداشت نسبت ملازمین اور لیاقت اپنی ماتحتون کی اپنے جانیکے وقت تک تحریر کر جاوی اور اوسکی جانشین کو سالانہ رپورٹ تیار کرنی وقت یہہ تحریر کرنا چاہئی کہ آیا جو رائی اوسکو قائم کرنیکا موقع ملا ہی اوسکا افسر سابق کی رائی کے ساتھ اتفاق ہی یا نہین

سرکلر نمبر ۱۰۴ - قواعد درباب حفاظت مسل و فیصلہ جات انگریزی

مسل انگریزی کے کاغذ فلسکیپ کی تقطیع پر ہونی چاہئین

خلاصہ مقدمہ - اظہارات گواہان اور فیصلہ جات ہر حالت مین یکسان فلسکیپ کی تقطیع کے انگریزی کاغذ پر ہونی چاہئین کسی صورت مین فیصلجات کاغذ کے پرچون پر نہ لکھی جاوین اور نہ وہ فارسی عرضی یا حکم کی پشت پر تحریر کئی جاوین -

نام فریقین ہر تختہ پر لکھنی چاہئیں

ہر صفحہ یا تختہ پر تعداد تختہ اور نام فریقین مقدمہ فارسی اور انگریزی دونون مین لکھنی چاہئین -

مسل اچھا لکھا ہوا ہونا چاہئی ورنہ واپس کیا جاوی -

۲ - یہہ یاد رکہنا چاہئی کہ عمدہ مسل کی لوازم مین سی یہہ ایک امر ہی کہ اوسکو بلا دقت اور لوگ پڑھ سکین - مقدمات اکثر ضروری مقدمات سشن جنمین نہایت کمال توجہ ذرہ ذرہ تفصیلی امور شہادت کیلئی مطلوب ہوتی ہی اکثر چیف کورٹ کے روبرو پیش ہوتی ہین جنمین انگریزی مسل ایسی بدخط ہوتی ہی کہ یا تو وہ نقل کرائی جاتی ہی یا عدالت کا وقت بلا ضرورت بات کے سمجھنے مین ضائع ہوتا ہی کہ کیا لکھا ہوا ہی - آیندہ جب کبھی انگریزی مسل جو کسی مقدمہ مین بھیجی جاوی اچھی طرح نہ پڑھی جاسکی تو وہ مسل اوس افسر کے دفتر مین جسکا قصور ہو صاف نقل کرنیکو واپس بھیجی جاویگی -

انگریزی کاغذات کی ایک علیحدہ مسل ہونا چاہئی

۳ - تمام کاغذات انگریزی پوری مقدار مین بلا موڑنیکے ایک لفافہ مضبوط دیسی کاغذ مین رکھنی چاہئین اور خود اونکی ایک علیحدہ مسل ہونی چاہئی

سرکلر نمبر ۵۔۱۰ قواعد دربارہ طیاری انڈکس کاغذات شمولہ مسلہ جوڈیشل و برائے روانگی مسلہ جوڈیشل از یک محکمہ بہ محکمہ دیگر

قواعد مندرجہ ذیل دربارہ تیاری انڈکس کاغذات مسلہ جوڈیشل و ترسیل مسلہ جوڈیشل از یک محکمہ بدیگر چیف کورٹ نے واسطے اطلاع اور ہدایت حکام کے جاری کیے ہیں

اول۔ ہر ایک دیوانی اور فوجداری مسل کے شروع مین اوسکی کاغذات کا ایک انڈکس لگایا جائیگا۔

دویم۔ یہہ انڈکس نمونہ* منسلکہ ہوگا۔ وہ اہلکار جسکے اہتمام مین مسل ہو انڈکس مذکور مین ہر ایک کاغذ جو مسل مین شامل کیا جائے اوسی روز درج کریگا جبکہ وہ کاغذ اوسمین شامل کیا جاوے۔ وہ کاغذات جنکو عہدہ دار اجلاس کنندہ اپنی قلم سے تحریر کرے مقدمہ کے ختم ہوتے ہی بطور ایک کاغذ کے درج کیے جاوینگے۔ اندراجات خانہ ۲ ایسے کافی طور پر مفصل ہونے چاہئین کہ وہ کاغذات جنکا بیان کیا گیا ہو فوراً شناخت ہو جائین مثلاً اندراج متعلقہ مختارنامہ مین اس امر کی تصریح کیجانی چاہیے کہ مختارنامہ مذکور کس شخص نے دیا ہے اور اوسکی رو سے کون مختار بنا ہے۔ اندراج متعلقہ کاغذ اظہار مین گواہ کا نام وغیرہ وغیرہ درج ہونے چاہئین۔

سویم۔ ہر ایک کاغذ پر جب وہ انڈکس مین درج ہو جائے اوسکا نمبر انڈکس درج کیا جائیگا جب کسی کاغذ مین ایک سے زیادہ تختے ہون تو ہر ایک تختہ پر نمبر بطور مذکور لکہا جائیگا جب کبہی دستاویزات جو وجہ ثبوت مین استعمال کی گئی ہون صدور فیصلہ سے پیشتر یا اوسکے بعد مسل سے علیحدہ کیجائین تو خانہ کیفیت مین علیحدگی مذکور کی ایک یادداشت لکہی جائیگی اور یہہ درج کیا جائیگا کہ آیا بجائے دستاویز مذکور کے اوسکی نقل شامل مسل کیگئی ہے یا نہین

چہارم۔ مقدمہ کے اختتام پر اوس اہلکار کا جسکی اہتمام مین مسل رہی ہو یہہ فرض ہوگا کہ کاغذات کو علیحدہ علیحدہ کرکے اونکو مسلہائے الف و ب مین مرتب کرے۔ پہر اہلکار مذکور مسل کو دفتر مین حوالہ کرنے سے پیشتر تصدیق مندرجہ انڈکس پر دستخط کریگا۔

پنجم۔ محافظ دفتر مقدمہ کے دفتر مین وصول ہونے پر انڈکس کو معائنہ کریگا اور اندراجات خانجات ۱ و ۳ و ۴ کا کاغذات اور اشٹامہائے مسل کے ساتھہ مقابلہ کریگا۔ پہر محافظ دفتر اگر مسل مکمل ہو تو اوس مضمون کی تصدیق مندرجہ تحت انڈکس پر دستخط کریگا اور مقدمہ کو اوسکی رجسٹر مناسب مین درج کریگا۔ اگر کچہہ کاغذات یا اشٹام ہائے مفقود ہون تو وہ اوس کمی کی نسبت فوراً اطلاع دیگا۔

ششم۔ ہر ایک دفتر مین ایک رجسٹر ارسال کنندہ و وصول کنندہ مسلہ جوڈیشل رہیگا اور اوس اہلکار کا یہہ فرض ہوگا کہ ہر ایک مسل کو کاغذات کو جو اوسکے ہاتہہ سے گذرے پڑتال کرے اور اگر پاوے تو حسب طریقہ محکومہ قواعد پنجم و ششم اس امر کی تصدیق کرے کہ انڈکس درست ہے اور مسل مکمل ہے اگر ایسی صورت ہو یا کاغذات اور اشٹام ہائے مین جو کچہہ کمی ہو اوسکی نسبت فوراً اطلاع دے۔ ہر ایک اہلکار جسکے ہاتہہ سے بعد ازان کسی مطلب کیواسطے مسل گذرے اسی طریقہ کی پیروی کریگا بجز اوس صورت کے کہ محکمہ کے افسر اعلی نے اہلکار مذکور کو اس قاعدہ کی تعمیل سے بالخصوص معاف کردیا ہو۔ اعلی افسران محکمہ جات کو لازم ہے کہ معافی ہائے کی صرف ان صورتون مین اجازت دین جنمین وہ غرض جسکیواسطے مسل مطلوب ہو ایسی عارضی یا خاص قسم کی ہو جسکے سبب سے قاعدہ مذکور کی تعمیل غیر ضروری ہو۔ اگر کاغذ یا اشٹام ہائے مین بعد مین کوئی کمی معلوم ہو تو معمولی طور پر وہ اہلکار ذمہ دار سمجہا جاویگا جسنے کمی مذکور معلوم ہونے سے پہلے اخیر مرتبہ تصدیق کیا ہو

* دیکہو نمونہ دیوانی نمبر ۱۰ و نمونہ فوجداری نمبر ۱۲۳

ہفتم جبکہ کسی دفتر میں بابت کسی مسل کی ایک فہرست بزبان اردو بہ نمونہ منسلکہ مرتب کیجاویگی اور مسل مذکور کے ساتھ بھیجی جاویگی
فہرست مذکور میں معمولی انڈکس کاغذات کے ہوگی جو ہر ایک مسل کے ساتھ شامل ہوتا ہے اہلکار ارسال کنندہ کو تحفظ بنا نہ بصورت عدم موجودگی
کے بطور تصدیق اس امر کے دستخط کرنا ہوگا کہ مسل انڈکس کے مطابق مکمل ہے

ہشتم مسل کے وصول ہونے پر دفتر وصول کنندہ کا اہلکار مناسب بہ شمولہ قاعدہ سابق کو پڑتال کریگا۔ اگر فہرست درست ہو تو اہلکار مذکور
مناسب میں تاریخ وصول مسل درج کریگا اور اندراج مذکور پر دستخط کریگا۔ اگر فہرست غلط ہو تو اہلکار مذکور اوسپر اوس مضمون کی یادداشت تحریر کر
اور نیز بہت جلد افسر محکمہ بغرض صدور احکام فوراً امر مذکور کی رپورٹ کریگا۔ ہر ایک اہلکار جسکو اوسکے مسل بعد میں گذرنے خانہ امین وصول
کی نسبت اسی طرح کی ایک یادداشت تحریر کریگا بجز اوس صورت کے کہ وہ بموجب قاعدہ ہشتم معاف کیا گیا ہو۔ جب مسل کی ضرورت نہ رہے تو فہرست
مع مسل اوس دفتر میں واپس بھیجی جاویگی جہاں سے وہ وصول ہوئی تھی اوس دفتر میں بھی فہرست مذکور کی پڑتال کیجاویگی اور اگر وہ درست پائی جائے تو
مضمون کی تصدیق ہو کر اوس دفتر میں جہاں مسل بھیجی گئی تھیں بغرض سہو واپس بھیجی جاویگی کہ اوس کارروائی کی مسل کے ساتھ رکھی جاوے جس کیواسطے
مسل طلب ہوئی تھیں۔

نہم کل مسلیں جو ایک دفتر سے دوسرے میں ارسال کیجاویں بجز اون مسلوں کے جو صرف تحصیل متعلقہ یا دوسری عدالت سے بھیجی جاویں یا عدالت مذکور
میں بھیجی جاویں ڈاکٹ بزبان انگریزی کے ہمراہ بھیجی جاویگی۔

سرکلر نمبر ۱۰۶۔ تاریخوار خلاصہ احکام

تمام عدالتوں سے خواہ وہ دیوانی ہوں یا فوجداری بلحاظ التماس ہے کہ کاغذ کو ایک علیحدہ تختہ یا تختوں پر حسب نمونہ منسلکہ ایک مختصر خلاصہ ہر ایک
حکم کا جو در اثنائی کارروائی مقدمہ صادر ہوا ہو درج کریں۔ یہ اندراجات ایک دوسرے کے نیچے احکام کی تاریخوں کے مطابق کیے جاوینگے اور کاغذ کو
انڈکس کاغذات میں سب سے اول نمبر پر درج کیا جاویگا۔ جو اندراجات اس طرح کیے جاوینگے وہ اون اصلی تحریر یا احکام کے علاوہ ہونگے جو
مسل میں نمبروار شامل ہوں اور ان اندراجات سے یہ مطلب ہے کہ عدالت ہائے اپیل کو مقدمہ کی کارروائی کو دیکھنے میں سہولت ہو جاوے

نمونہ تاریخوار خلاصہ احکام

عدالت فلاں — مقام فلاں

مقدمہ نمبر فلاں — سنہ فلاں

مدعی بنام — مدعا علیہ

تاریخ حکم	خلاصہ حکم

دیکھو سرکلر نمبر ۱۰۷ دیوانی نمبر ۱۰۶ اور سرکلر فوجداری نمبر ۱۲۵۔

سرکلر نمبر ۱۰۷ - ارسال تخمینہ بجٹ بابت جوڈیشل کنٹنجنٹ

انتظام جاری بابت ارسال بجٹ کنٹنجنٹ

گورنمنٹ نے انتظام مندرجہ ذیل دربارہ ارسال تخمینہ بجٹ بابت جوڈیشل کنٹنجنٹ از قسم دیوانی و فوجداری کو منظور کر لیا ہے۔

(۱) تخمینہ بجٹ بابت کنٹنجنٹ عدالت مجسٹریٹ چہارتی کو صاحب مجسٹریٹ چہاونی خود طیار کرینگے اور صاحب سشن جج کے پاس مرسل کرینگے۔

(۲) جس صورت مین صاحب ڈپٹی کمشنر جج ضلع و نیز مجسٹریٹ ضلع ہو تو صاحب ممدوح بجٹ کل ضلع کی بابت تیار کرینگے جسمین کنٹنجنٹ عدالتہائے فوجداری و منصفان و صاحب جج ضلع و صاحب سب جج شامل ہونگے۔

(۳) جس صورت مین کوئی علیحدہ افسر صاحب جج ضلع کے عہدہ پر مامور ہو تو صاحب ممدوح صرف خاص اپنی عدالت کی بابت اور اپنے ماتحت عدالتہائے کی بابت صاحب ڈپٹی کمشنر کو اطلاع ضروری بہم پہونچاوینگے مگر کل ضلع کا بجٹ ایک نقشہ مین صاحب ڈپٹی کمشنر مرتب کرینگے۔

ہر دو صورتہائے مذکورہ اخیر یعنے (۲)، و (۳) بجٹ صاحب جج قسمت کی خدمت مین مرسل کئے جاوینگے۔

بجٹ عدالتہائے قسمت براہ راست صاحب اکونٹنٹ جنرل کی خدمت مین جاوینگے۔

۲ - بجٹ ہائے مذکورہ کو صاحبان سشن جج و صاحبان جج قسمت براہ راست صاحب اکونٹنٹ جنرل کی خدمت مین مرسل کرینگے نہ بوساطت چیف کورٹ

صاحبان جج قسمت کنٹنجنٹ کے حاکم نگران حال قرار دئے گئے ہین۔

۳ - بتائید تجاویز مذکورہ بالا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے صاحب جج قسمت و سشن جج کو کنٹنجنٹ فوجداری کی نسبت حاکم نگران حال قرار دیا ہے اور صاحب ممدوح کو اختیار دیا ہے کہ کنٹنجنٹ مذکور کی تفصیل وار بلون پر دستخط تصدیقی کرین۔

۴ - صاحبان جج قسمت اپنے تخمینہ بجٹ صاحب اکونٹنٹ جنرل کی خدمت مین مرسل کرین اور کنٹنجنٹ کی بابت تمام خط و کتابت صاحب اکونٹنٹ جنرل کے ساتھ براہ راست ہونی چاہئے۔

بجٹ عدالتہائے قسمت

سرکلر نمبر ۱۰۸ - قواعد دربارہ معاملات زرامانت عدالتہائے دیوانی و فوجداری

جملہ افسران جوڈیشل کی توجہ ترمیم شدہ قواعد مندرجہ ذیل دربارہ معاملات زرامانت عدالتہائے ملک ہذا کیطرف دلائی جاتی ہے اور یہہ تاکید کیجاتی ہے کہ قواعد ہذا کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کیجاوے۔

حصہ اول - قواعد دربارہ عملدرآمد نسبت زرامانت مختلف درجون کی عدالتہائے دیوانی مین

ان قواعد کے مطالب کے لئے عدالتہائے دیوانی چار اقسام مین منقسم ہونگی۔

الف - عدالتہائے مطالبہ خفیفہ و عدالتہائے صاحبان اوزیری سول جج و عدالتہائے منصفان جو خزانہ ضلع یا تحصیل کے متعلق ہیڈ کوارٹر میں ہون۔

ب - عدالتہائے جو اضلاع کے مقامات صدر مین واقع ہون (ما سوائے عدالتہائے مطالبہ خفیفہ و عدالتہائے صاحبان اوزیری سول جج کے) جو خزانہ کے اسقدر قریب ہون کہ اونکے معاملات ایک ایک کر کے جیسا کہ وقوع مین آوین حساب و کتاب خزانہ مین بسہولیت درج ہو سکین۔

ج - عدالتہائے مفصل انگریزی ما سوائے عدالتہائے مطالبہ خفیفہ و عدالتہائے صاحبان اوزیری سول جج کے جنکے حکام اجلاس کنندہ انگریزی دان ہون اور جو عدالتین خزانہ سے اسقدر فاصلہ پر ہون کہ اونکے معاملات براہ راست حساب کتاب خزانہ صدر مین بسہولیت درج نہو سکین

د - مد التبائ مفصل ذیل سوائ مد التبائ مطالبۂ خفیفہ عدالت ہائ صاحبان اوزیری سول جج کی اور مد التبائ منصفان کی جو خزانہ قاعدہ پر قائم ہون -

الف - مد التبائ مطالبۂ خفیفہ مد التبائ صاحبان اوزیری سول جج وغیرہ

ا - ہر عدالت مین کل امانت ہائ عدالت دیوانی کا جو عدالت مذکور مین داخل کی جاوین ایک رجسٹر مطابق نقشہ خزانہ نمبر ۳۴ رکہا جاویگا -

۲ - کل رقوم جو ان زرہائ امانت مین سے ادا کی جاوین ایک علیحدہ رجسٹر (نقشہ خزانہ نمبر ۳۴) اور نیز رجسٹر زرہائ وصول شدہ یعنی (نقشہ خزانہ نمبر ۳۳) کے خانہ مناسب مین درج کی جاوینگی -

۳ - ہر عدالت دعویداران اون زرہائ کو جو اونکی مستحق ہون سوائ اون خاص حالات کی جنکا ذکر نیچی قاعدہ ۵ مین کیا گیا ہی بلا توسط افسر خزانہ اون رقوات مین سی روپیہ ادا کریگی جو رجسٹر رقوم وصول شدہ متذکرہ قاعدہ ۱ مین جمع درج ہون -

۴ - جب کبہی عدالت کی پاس ایسی زیادہ رقم ہو جاوی تو جسقدر رقم زیادہ ہو فوراً بذریعہ چالان خزانہ سرکاری یا تحصیل مین بہیجی جاویگی جسمین ہر مرتبہ کی رقم قاعدہ ارسال ہونیکی بعد کل رقوات جو وصول ہوئی ہون اور رقوم جو حسب قاعدہ ۲ - ادا کی گئی ہون دکہائی جانی چاہئین اور نیز رقوم وصول شدہ کا زر فاضلہ جو اوسوقت چالان کی ساتہہ بہیجا جاوی درج ہونا چاہئی - ان چالان کو افسر خزانہ یا تحصیلدار رسید تحریر کرنیکی بعد عدالت ارسال کنندہ مین واپس کریگا - یہ منشا نہین ہی کہ جملہ عدالتہائ قسم الف کو اتنی بڑی رقم نقد مثلاً ال روپیہ رکہنی کی اجازت دیجاوی اور عدالت ہائ مفصل منصفان کی صورت مین ایسا کرنا صریحاً غیر مامون ہوگا - صاحب جج ضلع کو چاہئی کہ تعداد ضمانت جو اہلکار ذمہ دار نی داخل کی ہو اور دیگر حالات عدالت کا پورا پورا لحاظ کر کی ہر عدالت کیواسطی زیادہ سی زیادہ نقد [illegible]

۵ - اگر کسی وقت کسی شخص کا دعوی جو عدالت مین پیش ہو اوس رقم باقی سی جو عدالت مین موجود ہو زیادہ ہو تو عدالت دعوی قسم مذکور کی نسبت افسر خزانہ کے نام زر فاضل رقوات وصول شدہ در سلہ خزانہ سرکاری کی بر چک جاری کریگی - چک مذکور دونون زبانون مین (مطابق نقشہ حساب نمبر ۲ جو دلیل کل رقوم امانت کیواسطی استعمال کیا جانا چاہئی) ہوگا صاحبان جج جو زبان انگریزی سی ناواقف ہون صرف نقشہ زبان اردو پر کرینگی اور ایسی صورتون مین نقشہ انگریزی افسر خزانہ کو پر کرنا ہوگا -

۶ - ہر ماہ کی زیادہ سی زیادہ دیر کی تاریخ مقررہ پر ہر عدالت کو اپنی رجسٹر رقوم امانت بابت ماہ مذکور بند کردینی چاہئیں اور معاملات مابعد رجسٹر مین دوسری مہینی کی معاملات کی ساتہہ درج کرنی چاہئین ماہ مارچ مین زیادہ سی زیادہ دیر کی تاریخ مقررہ ۳۱ ہوگی - دیگر ماہ ہائ کیواسطی زیادہ سی زیادہ دیر کی تاریخ صاحب ڈپٹی کمشنر اسطرح مقرر کرینگی کہ ہر ماہ کی معاملات حساب کتاب خزانہ بمد بابت ماہ مذکور مین درج ہو جاوین -

۷ - ہر عدالت کو اوسوقت کی بموجب باقی رقم قاعدہ ۴ ہر مرتبہ ارسال خزانہ کی گئی ہو جو زرہائ وصول ہوئی ہون اور جو رقوم زر امانت

بموجب قاعدہ ۲۴۔ ادا کیگئی ہون اونکی نسبت بلاناغہ زیادہ سی زیادہ دیرکی تاریخ مقررہ پہ افسر خزانہ کی خدمتمین رپورٹ کرنی چاہئی اور صاحب موصوف کی پاس اوس باقی رقم کی جو حساب بند کرنی کیوقت عدالت کی پاس موجود ہو ایک یادداشت مصدقہ بہیجنی چاہئی اگر تاریخ مذکور کی کوئی باقی رقم فاضل بہیجی جاوی تو اوس رقم کی مصدقہ یادداشت جو حساب بند کرنیکیوقت باقی ہو چالان کی ساتہہ منسلک کردینی چاہئی اور دیگر کیفیت خود چالان ہی پر دیجائیگی۔

۸۔ کل زرہائی جو امانت ہائی عدالت دیوانی کی مدمین وصول ہون اور کل رقوم زر جو مد مذکور سی ادا کیجاوین جیسا کہ عدالتہائی نی وقتاً فوقتاً اپنی چالانون مین اور اوس یادداشت مین جو حسب ہدایت مندرجہ قاعدہ ۔۷ ارسال خزانہ کی گئی ہو اونکی نسبت رپورٹ کی ہو معہ اون رقومات کی جو افسر خزانہ نی بموجب قاعدہ ۵۔ از روئی چکہائی ادا کی ہون افسر خزانہ کی بہیاۃ مین درج ہونی چاہئین اور حساب وکتاب بمطابق نقشہ معینہ برائی کہاتہ امانت ہائی ذاتی (نقشہ خزانہ نمبر ۲۸) کی رکہا جانا چاہئی جسکو اصل امانت ہائی ذاتی متذکرہ قاعدہ باب ۱۵ مجموعہ حساب وکتاب دیوانی طبع چہارم سی تمیز کرنیکی لئی بنام کہاتہ امانت ہائی عدالتہائی دیوانی یا کہاتہ امانت ہائی صاحبان اوزرئی مجسٹریٹ نامزد کیا جانا چاہئی۔

۹۔ رقومات فاضل وصول شدہ جنکو عدالت ہائی ارسال کرین افسر خزانہ کی کیشبک مین درج نہین کیجاوینگی کیونکہ وہ در اصل صاحب موصوف کی بہیاۃ مین اسطرح درج ہونگی کہ کل زرہائی جو عدالتون مین وصول ہون جمع کی مدمین لکہی جاوینگی اور کل رقوم جو ادا کیجاوین خرچ کی مدمین دکہائی جاوینگی۔ رقومات مذکور کی ساتہہ اوسیطرح عمل کیا جاویگا جیسا کہ زرہائی مرسلہ از خزانہ ہائی ماتحت بہ خزانہ صدر کی ساتہہ کیا جاتا ہی

۱۰۔ صاحب کنٹرولر جنرل کی احکام کی بموجب جو صاحب موصوف کی چٹہی نمبر ۲۱۰ مورخہ ۵۔ اپریل ۱۸۸۱ء کی ذریعہ سی جاری ہوئی تہی باقی زر قوم جو عدالتون مین موجود ہون باقی زر نقد ضلع کی جز ہونگی اور اونکو افسر خزانہ رپورٹ باقی زر نقد او حساب زر نقد مین مسل رقوم باقی خزانہ ہائی ماتحت کی جداگانہ درج کریگا۔

۱۱۔ جب رجسٹر بند ہو جائین تو فوراً ہر عدالت کا صاحب جج کاغذات مندرجہ ذیل صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت مین ارسال کریگا۔

(۱) اپنی رجسٹر رقوم امانت وصول شدہ کا انتخاب مطابق نقشہ حساب نمبر ۲۳ (جو روزمرہ لکہا جانا چاہئی تاکہ بوقت ختم ماہ اوسکی ارسال مین کسیطرح کا توقف نہو)

(۲) فرد تفصیلی زرہا امانت مطابق نقشہ حساب نمبر ۲۴ جو مہینہ کی اندر لکہا جاوین اسکی تصدیق مین اون اشخاص کی رسیدات بہیجی جانی چاہئین جنکو روپیہ ادا کیا گیا ہو اور جسصورت مین زر ادا شدہ ۲۰ سی زیادہ ہو رسید پر حسب ضابطہ ٹکٹ چسپان ہونا چاہئی۔ اس فرد مین وہ رقوم جو عدالت نی بموجب قاعدہ ۳۔ ادا کی ہون اور وہ رقوم جو افسر خزانہ نی از روئی چکہائی بموجب قاعدہ ۵۔ ادا کی ہون شامل ہونگی۔ چکہائی کی نمبر خانہ ۵ مین درج کئی جاوینگی اور نقطعک رجسٹر رقوم ادا شدہ کی خانہ ۲ مین۔

۲ - واپس رقوم مطابق اون قواعد کے جو دیگر قرات امانت کی نسبت مروج ہین کیجاویگی حکم شوادائیگی رقوم مزبور اوس افسر اجلاس کنندہ جاری کریگا اور پہر افسر خزانہ بعد ملاحظہ رجسٹر رقوم امانت اوسکی پشت پر اپنی تصدیقی دستخط ثبت کریگا - افسر خزانہ کو چاہیے کہ رجسٹر رقوم واپس اشدہ یعنی نقشہ خزانہ نمبر ۴۴ مین اوسکی رقم مندرجہ نقشہ خزانہ نمبر ۴۳ کے محاذ مراتب درج کرے -

۳ - عدالتہائی قسم مذکور کو مراتب حساب کتاب بابت رقوم امانت ضبط شدہ افسر خزانہ ارسال کریگا -

ج عدالتہای مفصل انگریزی اسوائی عدالتہائی مطالبہ خفیفہ و عدالتہائی صاحبان اوزیری سول جج وغیرہ

۱ - کل امانت ہائی جو ان عدالتون مین داخل کیجاوین رجسٹر رقوم امانت مطابق نقشہ خزانہ نمبر ۴۳ مین درج کیجاوینگی جسکو عدالت بزبان انگریزی مرتب کریگی کل زر جو روزمرہ وصول ہو بجز اوسکے کہ ساتھ ایک چالان کے اس مراد سے کہ زر مذکور امانت ہا عدالت دیوانی مین جمع کیا جاوے ہر روز قریب ترین خزانہ یا تحصیل مین داخل کیا جانا چاہیے - چالان مذکور پر افسر خزانہ یا تحصیلدار رسید ثبت کرکے اوسکو عدالت مذکور مین واپس بہیجدیگا -

۲ - واپسی اوسکی رقوم امانت صرف خزانہ یا تحصیل سے ہوسکتی ہے - رقوم مزبور ہرگز نقد موجودہ مین سے ادا نہ کیجانی چاہیئین نقشہ حساب نمبر ۴۴ یعنی کل رقوم واپس اشدہ کے دوچرکے طور پر کام مین لانا چاہیے حکم مشعر واپسی رقم امانت افسر اجلاس کنندہ صادر کریگا اور افسر مذکور مراتب کو نقشہ خزانہ نمبر ۴۴ مین جو اوسکو مرتب رکہنا چاہیے اور نقشہ خزانہ نمبر ۴۳ مین اصل جمع کے محاذ درج کریگا - ہر مہینے کے زیادہ سے زیادہ دو کی تاریخ کو صاحب ڈپٹی کمشنر کو سطر کرلی چاہیے رجسٹر رقوم واپس اشدہ بند کیا جاویگا -

۳ - جب ایک کی رجسٹر بند ہوجاوین تو عدالتہائی مذکورہ فوراً اپنے رجسٹر ہائی زر وصول شدہ مطابق نقشہ حساب نمبر ۴۳ اور رجسٹر ہائی رقوم واپس ادا شدہ مطابق نقشہ حساب نمبر ۴۴ کی انتخابات بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر ارسال کرینگی - یہہ انتخابات بعد اسکے کہ میزان مدجمع و میزان مدخرچ حساب و کتاب خزانہ کے ساتھ اونکا مقابلہ ہوچکے اور اونکی صحت کی تصدیق ہوجائے بخدمت صاحب اکونٹنٹ جنرل ارسال کئے جاوینگی اگر کسی عدالت مفصل انگریزی مین اسوائی عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ و عدالتہائی صاحبان اوزیری سول جج کے نقشجات بزبان انگریزی کے تیار کرنے کے لئے عملہ نہو تو عدالتہائی مزبور کو اپنے نقشجات بزبان اردو مرتب کرنے چاہیئین اور بوساطت دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر ارسال کرنے چاہیئین جہان اونکا ترجمہ کیا جاویگا اور وہ ترجمہ بخدمت صاحب اکونٹنٹ جنرل بہیجا جاویگا -

۴ - اس مراد سے کہ پڑتال رقوم واپس اشدہ بسہولیت ہوجاوے ہر عدالت کو چاہیے کہ اپنی امانت کے نمبرون کو اوسی ضلع کی دیگر عدالت ہائی کی امانت کے نمبرون سے اسطرح متمیز کرے کہ ہر اندراج کے نمبر شمار کے علاوہ ایک حرف ابجد کا استعمال کرے اور بروقت واپسی رقوم اس حرف کا جو صاحب ڈپٹی کمشنر کو مقرر کرنا چاہیے اور نیز نمبر کا حوالہ دیا جانا چاہیے مثلاً ایک اسسٹنٹ متعینہ مقام مفصل کہ دایت

کیجاوے کہ کل نمبرون پر جنکا وہ استعمال کرے حرف الف تحریر کرے اور اوسی ضلع کے نصفان نمبر ۱، ۲ و ۳ کو یہہ ہدایت کیجاوے کہ حداگانہ حروف ب و ج - د کو استعمال کرین ۔

۵ ۔ مدات مذکورہ مراتب حساب کتاب و نقشہ رقوم امانت منضبطہ بتوسط صاحب اکونٹنٹ جنرل کے متعین بوساطت افسر خزانہ ارسال کیگی ۔

د ۔ عدالتہائے مفصل ولیسی وغیرہ

۱ ۔ قواعد جو عدالتہائے مفصل انگریزی کے واسطے مقرر کئے گئے ہین ۔ ان عدالتون سے بقید اس اختلاف کے متعلق ہونگے کہ ان عدالتون کے کل نقشجات وغیرہ کو عدالت بزبان اردو مرتب کریگی اور اونکے رجسٹرہای زر وصول شدہ و رقوم واپس شدہ کی انتخابات صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس روزمرہ بھیجے جاوینگے ۔ یہہ انتخابات موجب احکام صاحب ڈپٹی کمشنر بزبان انگریزی رجسٹر معہ مین درج کئے جاوینگے اور صاحب موصوف کے حساب کتاب و نقشجات مین شامل کئے جاوینگے ۔

حصہ دویم ۔ قواعد عام

۱ خزانہ مین رجسٹرہای مطابق نقشہ خزانہ نمبر ۳ ۔ اس غرض سے جاری کئے جاوینگے کہ اونمین معاملات عدالتہائے مطالبہ خفیفہ و عدالتہائے صاحبان اوزیری سول جج و عدالتہائے مفصل انگریزی کے بذریعہ مجموعی روزانہ رقومات کے دکھائے جاوین ۔ ان رجسٹرون کی میزان کیش بک لینے کو کبھی مین روزمرہ یا عرصہ معینہ کے بعد جیسے کہ اطلاع وصول ہو درج کیجاویگی اور نیز سیاہا ورزر در رقوم ادا شدہ مین میزان مذکور درج کیجاویگی اور ہندسے ہائے تحریر کئے جاوینگے جنمین منتخب رجسٹرہائے متذکرہ بالا مطابق ہونے چاہیین ۔

۲ ۔ یہہ امانت ہائے کہ بطور امانت ہائے عدالتہائے دیوانی یا صاحب مجسٹریٹ بیان کیگئی ہین تاہم حساب کتاب مین بموجب ہدایات مندرجہ تنبیہ اقاعدہ ۔ اول باب ۱۳ اصول اکونٹ کوڈ طبع چہارم ایک مد امانت ہائے ال کے ذیل مین دکھائی جاویگی ۔

حصہ سویم ۔ قواعد دربارہ عملدرامد نسبت اون رقومات امانت کے جو فریقین بطور مصارف گواہان داخل کرین

باتفاق رائے صاحب اکونٹنٹ جنرل ملک پنجاب قواعد ذیل اون رقمونکی بابتہ کارروائی کرنیکی نسبت جنہین فریقین بطور خرچہ گواہان مقدمات دیوانی و فوجداری مین داخل کرتے ہین بجملہ عدالت ہائے کی تعمیل کیلئے مشتہر کئے جاتے ہین معلوم ہوا ہے کہ بھاری رقوم زرہائے طلبانہ کے پاس اس قسم کے لاوارث امانت کی تہ مین جمع ہوگئے ہین ۔ اور ان امانتون پر اب تک کما حقہ طور پر نگرانی نہین رہی ہے ۔ قواعد مندرجہ مشتہر کئے جاتے ہین حتی الامکان سہل مرتب کئے گئے ہین اور اونسے عدالتون کے عملہ پر تھوڑی سی زیادہ محنت عاید ہوگی ۔

قواعد

اول ایک رجسٹر جسکا نام ناظر کا حساب بقوم جزئیات ہوگا حسب شرط مندرجہ باب ۱۳ قاعدہ نمبر ۱ اصول اکونٹ کوڈ طبع چہارم ہر ایک عدالت مین رکھا جاویگا

دویم - جلعدالتہای متعلقات صدر مین ناظر اور عدالتہای متفصلات مین سالت خود ہر ماہ کی زیادہ سے زیادہ دیسکی تاریخ مقرر ہو اوس کی بابت اپنے رجسٹر کو بند کر دیگی اور معاملات مابعد اوسی رجسٹر مین ماہ آیندہ کے معاملات کے ساتہہ درج کریگی اور رجسٹر کے بند کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر یا مہتمم خزانہ کی خدمت مین ایک یاد داشت مشعر مجموعہ رقوم وصول شدہ و رقوم ادا شدہ اندر ماہ و بقایا یا پس ماندہ کے ارسال کریگی اور اوسکے ساتہہ کل بقایا نقدی جو اوسکے پاس ہو اس غرض سے ارسال کریگی کہ وہ ضلع کی بقایا نقدی مین شامل کیا جاوے - اگر معلوم ہو کہ حسابی ماہ آیندہ کے شروع مین پہلے چند یوم کے اندر رقوم وصول شدہ مطالبہ ہای ادائے زر کے پورا کرنے کے لئے کافی نہین ہین تو عارضی طور پر اوسکی مستقل رقم پیشگی مین سے جو عدالت کی تحویل مین رہتا ہی روپیہ لیکر مطالبہ ہای مذکور پوری کیجا سکتی ہین اور جب رقومات وصولی مین گنجایش ہو رقوم مذکورہ واپس ادا کی جاوین -

سویم - جب کبھی وہ رقم جو ناظر کے پاس ہو اوس سے زیادہ ہو یا وہ رقم جو نائب ناظر کے پاس ہو - ۱۰ سے زیادہ ہو تو فی الفور خزانہ سرکاری یا تحصیل مین روپیہ ارسال کر دیا جاویگا اور اوسکے ساتہہ ایک چالان بہیجا جاویگا جسمین میزان رقوم وصول شدہ و رقوم ادا شدہ کی جو گذشتہ رقم کے ضلع کے ارسال ہونے کے بعد ادا کی گئی ہون اور وہ رقم جو اوسوقت چالان کے ساتہہ ارسال ہوتی ہو درج ہوگی اور چالان کو عدالت مین مہتمم خزانہ یا تحصیلدار (یعنی جیسی کہ صورت ہو) اوپر رسید لکہنے کے بعد واپس کر دیگا جو روپیہ اسطرح ارسال کیا جاویگا اوسکی تعداد (عموماً ۵۰ سے ۵۰ تک) اسطرح مقرر کیجاویگی کہ عدالت کچہہ عرصہ کیلئے روپیہ کی ترسیل مزید کی ضرورت کے بغیر کام کر سکے -

چہارم - رقوم ناجزویات کے واپس ادا کئے جانیکی بابت اوس یاد داشت کی ساتہہ جو صاحب ڈپٹی کمشنر یا مہتمم خزانہ کو اخیر ماہ مین بہم پہونچائی جاتی ہی کسی دستاویزات تائیدی کا ارسال کرنیکی ضرورت نہوگی بلکہ یہہ کافی ہوگا کہ تصدیق اون تمغونکی جو بابت ماہ واپس ادا کیجاوین بذریعہ ایک سارٹیفکٹ افسر جوڈیشل کے ہو جاوے جسمین یہہ لکہا ہو کہ ان رقوم جزویات کا حساب مفصل باضابطہ و باترتیب رکہا جاتا ہی اور روپیہ فریق متعلقہ حقدار کو ادا کیا گیا ہی اور جنکو روپیہ دیا گیا ہی اونکی باضابطہ رسیدین لیگئی ہین اور عدالت مین موجود ہین اور وہ اسطرح سے رد کردیگئی ہین کہ وہ سرکار کے برخلاف ایک دعوی ثانی کی تائید مین استعمال نہین کیجا سکتین -

پنجم - رقومات جو امانت ہای قسم مذکور کی بابت ماہ کے اندر وصول ہون اور ادا کی جاوین ایک مجموعی رقم مین تحت یاد داشت تصفیہ حساب مندرجہ اون انتخابات کے درج کیجانی چاہئین جو اون رجسٹرہای امانت دیوانی سے ماخوذ و مرتب شدہ سے بہم پہونچائی جاتی ہین جنہین ماہانہ ہر ایک عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر یا مہتمم خزانہ کی خدمت مین قاعدہ - ۱ ضمن سویم قواعد امانت ہای عدالت دیوانی کے مطابق جو سرکلر ہذا کی حصہ اول الف کے ساتہہ جاری کئے گئی ہین ارسال کرتی ہی -

ششم - اون امانت ہای کی جنکی میعاد گذر جاوے رپورٹ حسابی سال کے اختتام پر نمونہ معینہ (نقشہ حساب نمبر ۲۷) مین کیجانی چاہئے اور اونکے ساتہہ اسطرح کارروائی کیجانی چاہئے جسطرح سول اکونٹس کوڈ طبع چہارم مین ہدایت کی گئی ہی -

ہفتم - ضلع اور قسمت کے صاحبان جج کو بہنگام ملاحظہ عدالتہای ماتحت اس باب مین اپنا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان قواعد کی تعمیل کیجاتی ہے اور حسابات درست طور پر رکھے جاتے ہین -

سرکلر نمبر ۱۰۹ - قواعد مرتبہ دربارہ رقومات حساب متعلقہ لا وجسٹس و نیلام مال الاوارث وضبطی جوڈیشل وغیرہ

قواعد کی غرض

قواعد منسلکہ حسب اختیار و منظوری لوکل گورنمنٹ مرتب کئے گئے ہین جہانتک کہ رقومات حساب متعلقہ لا وجسٹس کا تعلق ہے اسدادہ قواعد کی غرض سے مرتب کئے گئے ہیں

امور جنکا ذکر ہے

۲ - قواعد مذکور مین امور مندرجہ ذیل کا ذکر ہے -

(۱) زر نیلام مال الاوارث و مال ضبط شدہ - اور

(۲) ضبطی جوڈیشل جسمین مدات ذیل شامل ہین -

(الف) زر نیلام مجرمان و گواہان مفرور کے مال کا جو بموجب احکام دفعہ ۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری نیلام کیا جاوے -

(ب) ضبطی زر بیعانہ جو نیلام ہای جائداد غیر منقولہ صیغہ اجرائے ڈگری مین امانت رکھا گیا ہو -

(ج) رقومات جو ضمانت ضبط شدہ اور حاضر ضامنی ہای ضبط شدہ سے وصول ہون -

الخانہ و رجسٹری کی نگرانی کی بابت افسر مجاز

۳ محکمہ جات کے افسران اعلی ہدایات مندرجہ قواعد اول تا چہارم پر خاص توجہ کرینگے اور جیساکہ بروئے قاعدہ چہارم ضروری ہے ایک افسر منجملہ عملہ صدر کو مال خانہ ناظر اور رجسٹری کی نگرانی کیواسطے مقرر کرنیسے قاصر نہ رہینگے -

ضبطی بیعانہ و حاضر ضامنی ہای

۴ - واضح رہے کہ اصول جنپر قواعد پنجم و ششم بغرض تیاری نقشہ جات مطلوبہ قواعد مذکور مبنی ہین وہی اصول ہین جنکی رو سے ماہواری نقشہ جات جرمانہ تیار ہوتے ہین - اور جملہ عدالتہای فوجداری انکی تیار کرنیکے طریقہ سے بکافی طور پر واقف ہین - چونکہ منصفان کو بموجب عملدرآمد قاعدہ پنجم نقشہ ضبطی زر بیعانہ جو نیلام ہای جائداد غیر منقولہ صیغہ اجرائے ڈگری مین امانت رکھا گیا ارسال کرنا ہوگا صاحبان جج ضلع کو چاہئے کہ منصفون کو ان قواعد کے سکھانیکی تدابیر کرین جنکی رو سے نقشہ جات جرمانہ تیار اور ارسال کئے جاتے ہین - اور صاحبان موصوف کو یہ ہدایت صادر کرنی چاہئے کہ منصفان تعمیل تا تبدیل مطلب نقشہ مقررہ قاعدہ پنجم کی تیاری اور ارسال مین قواعد مذکور کی تعمیل کرین یہ بات غیر ملحوظ رہیگی کہ نقشہ جات مطلوبہ قواعد پنجم و ششم ایکدوسرے سے اور نقشہ جرمانہ ہای سے علیحدہ علیحدہ اور جدا جدا ہونی چاہئیں تنبیہ جو محافظ دفتر ان کے واسطے قاعدہ پنجم کے اختتام پر لکھی ہے اوسپر محافظ دفتر کی خاص توجہ دلائی جانی چاہئے -

نقشہ جات کس وقت پر ارسال ہونے چاہئیں

۵ - نقشہ جات مذکورہ ماہوار اوس مہینہ کے اختتام کے بعد جس سے وہ متعلق ہون جیسا جلد ممکن ہو بخدمت صاحب اکونٹنٹ جنرل ارسال ہونی چاہئیں -

وصول رقومات آمدنی غیر مستحق کی پڑتال کی وقت

۶ - رقومات غیر مستحق آمدنی سرکاری کی بابت کوائف مندرجہ ذیل کیطرف جنکو صاحب اکونٹنٹ جنرل نے تحریر کیا ہے صاحبان ڈپٹی کمشنر کی خاص توجہ دلائی جاتی ہے -

کل رقومات غیر تحقیق آمدنی سرکاری کی نسبت جنکی واسطی کوئی مطالبہ مقرر نہین ہی یا جنکی ابتدا اسطرح کیطرح کوئی وجہ نہین ہوتی اور نیز

وہ ملبہ جو اونکو تحصیل کرتا ہی تصرف بیجا کر سکتا ہی یعنی اسطرح پر کہ نقشہ وصولی ہائی بر وقت طیاری کی بنا رلی بنایا جائی اور اونکو اوس قسم

سی جو فی الواقع داخل خزانہ کیگئی ہی مطابق کیا جائی اوس طریقہ پڑتال سی جو اب تجویز کیا گیا ہی کوئی دغا جسکو واسطی اس معاملہ مین تدبیر کیجائی

اور جسکا اس معاملہ مین ارتکاب کیا جاوی ظاہر نہو گی اور جبکہ مرتکبان دغا قسم مذکور کو اس امر کی آگاہی حاصل ہی کہ غیر متعلق تفتیشات اون

رقومات کی جنکو افسران تحصیل کنندہ وصول کرین اور خزانہ کی رقومات جمع کی نقشہ برائی مقابلہ موجود ہین تو وہ اس امر کی احتیاط کرینگی

کہ نقشہ وصولی ہائی اون رقومات سی مطابق ہو جنکو وہ فی الواقع داخل خزانہ کرین "

حفاظت مال القبضہ ناظر

۷ ۔ مال کی مالخانہ مین رکہنی کی نسبت عدالت ہذا کی یہ ارشاد فرمایا ہی کہ ہر ایک ناظر کو بغرض حفاظت اوس تمام مال کی جو اوسکی سپرد کیا جاتا ہی

جسمین زر ریشم و طلا ریا کپڑا اور روپیہ یا کم مالیت کی زیورات شامل ہین ایک مضبوط صندوق اور مالخانہ بہم پہونچایا جائیگا ۔ اس مضبوط صندوق

اور مالخانہ پر بہ مال سرکاری یا تو مکان عدالت یا خزانہ مین جیسا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بمشورہ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس تجویز کرین پولیس

کا پہرہ رہیگا ۔

قواعد

اول ۔ کل مال جو بموجب قواعد مندرجہ حصہ (ج) جو ڈیشل سرکلر نمبرہ ۲ یا کسی اور طرح پر بموجب احکام افسر جوڈیشل جو بحیثیت مذکور کام کرتا ہو

ناظر کی سپرد کیا جائی ہر ایک شی کی رجسٹر تی مین درج ہونیکی بعد ایسی جگہہ رکہا جائیگا جو اعلی افسر محکمہ متعلقہ بصلاح حکام پولیس مقرر کری ۔

دوئم ۔ ہر ایک دفتر مین ایک رجسٹر صیغہ ہائی دیوانی و فوجداری سپردگی کی لئی رکہا جائیگا ۔ اس رجسٹر کی خانجات اوس مال کی وصول ہونی کی وقت

پر کئی جاوینگی جبکہ مال اہالیان پولیس کی پاس سی وصول ہو تو ناظر اوس نمبر کو جو شی محولہ کا خانہ امین لکہا جائی اوس رجسٹر پولیس مین جسمین

وہ مال مذکور کی رسید دیوی درج کریگا جبکہ مال بلا وساطت پولیس کسی اور طرح پر وصول ہو تو ناظر اوس نمبر کو جو شی محولہ کا خانہ امین

لکہا جائی اوس کارروائی کی مسل مین جسکی رو سی مال کو اوسکی سپرد کئی جانیکا حکم ہو درج کریگا ۔ ان ہدایات کی حسب ضابطہ تعمیل ہونیکی غرض سی

رجسٹر پولیس کا ہر گاہی رجسٹر ناظر کی ساتہہ مقابلہ کیا جائی ۔ اور محافظ دفتروں کو یہ ہدایت کیجائی کہ ایسی مسلہ کو جنسی معلوم ہوتا ہو کہ مال بلا

وساطت پولیس منجملہ دیگر ناظر کی سپرد کیا گیا ہی بجز اوس صورت کی اپنی دفتر مین نہ لیوین کہ رسید ناظر اور نمبر جو شی محولہ کا رجسٹر ناظر مین لکہا ہی

حسب ضابطہ درج مسل کیگئی ہین

سوئم ۔ رجسٹر کی خانجات ۹ تا ۱۱ اوس وقت پر کئی جاوینگی جبکہ مال علیحدہ کیا جائی ۔ اگر مال مستحق غیر ملازم سرکار کی حوالہ کرنیکی ذریعہ علیحدہ کیا

جائی تو حوالگی ہمیشہ موجودگی اوس عہدہ دار کی کیجائیگی جو حکم حوالگی صادر کری اور عہدہ دار مذکور خانہ ۹ مین اپنی نام کی ابتدائی حروف لکہکر

حوالگی کی تصدیق کریگا ۔ جن صورتوں مین مال کا زر نیلام یا خود مال زر نقد ہو تو خود مال داخل خزانہ کیا جائی خانہ نمبر ۹ مین علاوہ

العبد خزانچی کی تاریخ ادخال و نمبر رسید خزانہ درج کیجائیگی۔ اور جس صورت مین ان رقومات کی جو کئے مقدمات سے متعلق ہون
ایک ہی رسید لکھی جاوے تو مختلف مقدمات کی نمبرہائے رجسٹر اور تعداد نقد جو ہر مقدمہ مین داخل کیگئی ہی رسید خزانہ کی پشت پر لکھی جائیگی ۔

چہارم۔ مال خانہ کا رجسٹر تیار ہوتے ہی ایک افسر منجملہ حکام صدر کی خاص نگرانی مین رکھی جائیگی جو رجسٹر کو ہر ماہ مین کم سے کم ایک مرتبہ
معائنہ اور اوسپر دستخط تصدیقی کریگا اور اشیاء مالخانہ کو کم سے کم ایک مرتبہ ہر ششماہی مین ملاحظہ کریگا۔ ہر ایک عدالت کا عہدہ دار اجلاس
کنندہ یہی بات کا ذمہ دار ہوگا کہ ہر ایک مہینے کے شروع مین ایک نقشہ ان اداہائے زر کی جو ماہ گذشتہ کے اندر اوسکی عدالت سے ان جماعت
کی بابت خزانہ مین کی گئی ہون مرتب کیجائے اور بخدمت صاحب اکونٹنٹ جنرل اس غرض سے بھیجی جاوے کہ اوسکا رقومات جمع شدہ بحساب خزانہ
کے ساتھ مقابلہ کیجاوے۔ وہی طریقہ حسب حال کے ماہواری نقشہ خزانہ وصول شدہ ہر عدالت کے مرتب کرنے مین عملدرآمد ہے بہ تبدیل مراتب
تبدیل مطلب اس فرد کی تیاری مین اختیار کیا جائیگا مگر دو افراد مذکور علیحدہ علیحدہ اور جدا جدا ہونگی ۔

پنجم۔ حسب مؤتیس حکم ضبطی زرضمانت مندرجہ دفعہ ۵۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا بموجب عملدرآمد دفعہ ۵۳ صادر کرنا ضروری ہو جاوے
تو عدالت نیلام اور مال ضبطی کا حکم صادر کرے اور اسکا عہدہ دار اجلاس کنندہ جس مہینے مین ضبطی وقوع مین آوے اوس سے آئندہ مہینے
کے شروع مین ایک نقشہ ان رقومات کا جو سرکار مین بموجب احکام دفعہ ۵۳ جمع کیجائیں بغرض ارسال بخدمت صاحب اکونٹنٹ جنرل
مرتب کریگا اور یہ نقشہ بموجب اوس حال کے طریقہ کے مرتب کیا جائیگا جو ماہواری نقشہ جرمانہ ہائے وصول شدہ ہر ایک عدالت کی تیاری
ارسال سے متعلق ہے۔ اور حاکم اجلاس کنندہ مذکور اس بات کا ذمہ دار ہوگا کہ زر امانت مین سے صرف معاوضہ مال نیلام و نسخ کئے جائین بر خلاف
بابت اوس قسم کے جو فی الواقع سرکار مین جمع کیجاوے مسل کارروائی ہائے کے ساتھ شامل رہیگی اور محافظ دفتر ان اسیر کسی مسل کو اپنی دفتر
مین نہ لیوین کے جسکے ساتھ رسید قسم مذکور نہو۔

ششم۔ رقومات جو ضمانت ضبط شدہ اور ضمانت نامجات حاضری ضبط شدہ سے وصول ہون عدالت متعلقہ کے رجسٹر وصولی ہائے جرمانہ
(رجسٹر فوجداری نمبر ۱۵) مین درج کیجائینگی اور ہر ایک عدالت ہر ماہ کے شروع مین ایک فہرست کل رقومات کی جو اوسنے ماہ گذشتہ مین بابت
مذکورہ وصول کی ہون مرتب کریگی۔ یہ فہرست بموجب اوس حال کے طریقہ کے مرتب کیجائیگی جو ماہواری نقشہ جرمانہ ہائے وصول شدہ ہر ایک
عدالت کی تیاری اور ارسال سے متعلق ہے۔

تنبیہ۔ نقشہ مذکورہ قاعدہ پنجم اور فہرست مذکورہ قاعدہ ششم ایک دوسرے سے علیحدہ اور نقشہ جرمانہ ہائے وصول شدہ سے علیحدہ علیحدہ ہونگی۔

سرکلر نمبر ۱۱۰ - کاغذ برائے عرائض و نقول جوڈیشل

[illegible]

قواعد منسلکہ، بابت انتظام بہم رسانی کاغذ نمونہ مقررہ جناب سیکرٹری ڈپو کلکتہ (یعنی گودام کاغذ وغیرہ) واسطے عرائض جوڈیشل و نقول
دستاویزات جوڈیشل کے اور در باب انتظام تحویل و فروخت کاغذ مذکور اور در باب سرکار مین جمع کرنی زر قیمت کی بغرض اطلاع مندرجہ ذیل

جاری کئے گئے ہین ۔

۲ ۔ نقول دستاویزات (خواہ وہ بزبان انگریزی ہون یا بزبان اردو) جو عام اشخاص کو دفاتر جوڈیشل کی طرف سے دیجاوین اونکے لئے کسی اور قسم کا کاغذ استعمال مین نہین لایا جاویگا اور تمام لائیسنسدار عرضی نویسونکو بہی خواہ وہ کسی عدالت مین عرضی نویسی کرتے ہون حکم دیا جانا چاہئے کہ صرف اسی کاغذ کو استعمال مین لادین ۔

اور کسی قسم کا کاغذ استعمال مین نہ لایا جاوے ۔

۳ ۔ ایسی نقلونکی حالت مین جو اجرت لیکر دیجاتی ہین کاغذ کی قیمت نقلنویس اوس اجرت مین ادا کریگا جو قاعدہ ۔ ۔ ۔ جوڈیشل سرکلر نمبر ۔ ۔ کی بموجب لیجاتی اور ایسی نقلونکی صورت مین جو سرکار کیطرف سے مفت دیجاتی ہین کاغذ کے دام نہ لئے جاوینگے لیکن ضرور ہی کہ ایسے نقلون کے لئے جو کاغذ کام مین لایا جاتی اوسکا حساب قرار واقعی طور پر اوس سالانہ نقشہ مین دکہایا جاوے جو قاعدہ ہشتم کی بموجب مقرر کیا گیا ہی ۔

کاغذ جو نقول کے واسطے کام مین آوے اوسکی قیمت کس طرح وصول کیجاتی جاوے ۔

۴ ۔ صاحبان ڈپٹی کمشنر سے درخواست کیجاتی ہی کہ اس انتظام کے عملدرآمد کی کماحقہ نگرانی اس غرض سے کرین کہ کاغذ فروش قیمت مقررہ یعنی ایک پیسہ فی تختہ سے زیادہ طلب نہ کرین ۔

عام لوگوں سے صرف قیمت مقررہ لینی چاہئے ۔

قواعد

اول ۔ کاغذ جو عرائض جوڈیشل اور نقول دستاویزات جوڈیشل یعنی عرضی عومی بیان تحریری مدعا علیہ اظہار دعوی و راضی نامجات و یادداشت ہائے اپیل ۔ و بیانات تحریری رسپانڈنٹان کے اور واسطے جملہ نقول دستاویزات جوڈیشل کے جو تائید یا تردید مقدمہ اپیل بطور وجہ ثبوت داخل کیجاتی ہین مطلوب ہو ۔ گودام کاغذ واقع کلکتہ سے بذریعہ انڈنٹ سالانہ کے منگایا جاویگا ۔

دویم ۔ کاغذ کے لئے درخواستین اوس نمونہ پر کیجاوینگی جو سٹیشنری کے انڈنٹونکے لئے مقرر ہی اور ان درخواستونکو صاحبان ڈپٹی کمشنر چیف کورٹ مین ہر سال ماہ نومبر تک بہیجدیا کرینگے ۔ درخواست ہائے مذکور مین تمام صدر التہائی واقع ضلع (مع صدر التہائی قسمت ریاست) اور التہائی مطالبہ خفیفہ اور ضلع لاہور کی صورت مین چیف کورٹ کے خرچ کا لحاظ کیا جائیگا ۔ اور اونمین مقدار اوس کاغذ کی درج ہوگی جو حسابی سال آئندہ کے لئے مطلوب ہوگا ۔

سویم ۔ باربرداری کا خرچ وہ افسر جو انڈنٹ ارسال کرے اپنی رقم جوڈیشل کنٹنجنٹ سے ادا کریگا ۔

چہارم ۔ جن قواعد سے اسٹامپ کاغذ اسٹامپ کی حفاظت کا انتظام ہوتا ہی وہی قواعد بہ تبدیل مراتب بتبدیل مطلب کاغذ ہذا کی حفاظت سے متعلق ہون گے ۔

پنجم ۔ کاغذات مذکور کو بطور اسٹامپ کے فروشندگان لائیسنسدار کو بشرح مندرجہ فی ریم بدین غرض فروخت کئے جاوینگے کہ وہ عوام کو بشرح ایک پیسہ یعنی دو پائی فی تختہ بذریعہ خوردہ فروشی فروخت کرین عموماً کسی فروشندہ لائیسنسدار کو ایک تہائی ریم سے کم کاغذ فروخت نہین کیا جاوے گا ۔

ششم ۔ منشا یہ ہی کہ کاغذ ہذا معمولی بہم رسانی سٹیشنری مین بطور ایزادی کے مقصود نہو اور کاغذ مذکور ایسے قسم کا ہی کہ اوسکی دونون

صرف کیا جا سکتا ہے۔

ہفتم۔ محکمہ سے کاغذ کے وصول ہونے پر با فروشندگان کو دئے جانے سے پیشتر کاغذ کی پڑتال کیجانی چاہئے اور معمولی پیمانہ سے جو انحراف معلوم ہو اوسکی رپورٹ چیف کورٹ میں ہونی چاہئے۔

ہشتم۔ آمدنی بذریعہ فروخت کاغذ مذکور کے جسکا حساب بشرح ... فی ریم کیا جاویگا خزانہ کے حساب کتاب مین ... کے ذیل مین ایک مد جدید مد ضمنی مین جمع کیجاویگی اور کمیشن ... فی ریم جو فروشندگان لائسنس دار کو دیجاویگی بالمقابل اوسکے مد مین بطور خرچ دکھلائی جاویگی بر اختتام ہر ایک حسابی سال کے ایک نقشہ بابت کارروائی سال مذکور بہ نمونہ منسلکہ محکمہ چیف کورٹ مین ارسال کیا جاویگا اور نیز ایک نقشہ حساب اکونٹنٹ جنرل کے پاس مرسل کیا جاویگا جسمین وہ رقوم دکھلائی جاوینگی جو ہر ضلع مین سال مذکور کے اندر جمع کی گئی ہون۔

نقشہ متضمن بر آمدنی و خرچ کاغذ عرائض بابت سال ۱۸ـ۱۸۸ء

و نتائج آمدنی بابت کارروائی سال مذکور

تعداد وصول شدہ	ریم	دستہ	تختہ
کاغذ موجودہ ذخیرہ بتاریخ یکم اپریل ۱۸	.	.	.
کاغذ جو سال کے اندر وصول ہوا	.	.	.
میزان			

تعداد خرچ شدہ	ریم	دستہ	تختہ
کاغذ جو سال کے اندر فروخت ہوا	.	.	.
کاغذ جو ادن نقول مین استعمال ہوا جو بلا اجرت دیگئیں	.	.	.
کاغذ موجودہ ذخیرہ بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۸	.	.	.
میزان			

آمدنی	روپیہ	آنہ	پائی
بذریعہ فروخت کاغذ بدست فروشندگان لائسنس دار بشرح ... فی ریم	.	.	.
میزان			

خرچ	روپیہ	آنہ	پائی
کمیشن جو فروشندگان لائسنس دار کو دیا گیا۔	.	.	.
باربرداری کاغذ از مقام کلکتہ تا مقام صدر ضلع۔	.	.	.
دیگر اخراجات	.	.	.
میزان			

تصدیق کیا جاتا ہے کہ ہمنے بذات خود اسپر اطمینان کر لی ہے کہ باقی ... ریم مندرجہ بالا بتاریخ ۳۱ مارچ گذشتہ واقعی ذخیرہ مین ہے

تعداد مبلغ ــــ روپیہ بابت قیمت بشرح بیمرفی ایم شیشاء مین خزانہ ہذا کے حساب کتاب مین
حسب ضابطہ جمع کئے گئے ہین۔

تاریخ (دستخط) صاحب ڈپٹی کمشنر

سرکلر نمبر ۱۱۱ - قواعد درباب خرید کتب جوڈیشل و قایم رکہنے کتب خانجات کے

کوئی کتب یا رسالہ جات بلا منظوری چیف کورٹ نہ خرید ہوین

سوائے منظوری چیف کورٹ کوئی عدالت کوئی کتاب جوڈیشل خرید نہین کرسکتے اور نہ کسی جوڈیشل سالہ کیواسطے اور نہ کسی ایسی کتاب کیواسطے جو نمبر دارالطبع ہوتی ہے چندہ ہوسکتی ہے یہہ قاعدہ ہندوستان نیز انگلستان کی چہپی ہوئی کتب وغیرہ سے متعلق ہے۔

بارہ مین گورنمنٹ کے احکام
منظور شدہ فہرست کتب مستند

۲ - رزولیوشن ہائے و خط وکتابت منسلکہ سرکلر ہذا مین گورنمنٹ کے احکام دربارہ خرید کتب و رسالجات بخرچ سرکار درج ہین اور بغرض اطلاع و ہدایت متداول کی گئی ہین عموماً سوائے اون کتب کے جو فہرست محولہ فقرہ - ہہ جیسی گورنمنٹ پنجاب معطوفہ سرکلر ہذا از زیر مطالبہ درج مین کوئی کتاب کسی عدالت کو بہم نہین پہونچائی جائیگی۔

درخواست برو کے اخبار خریداری معینہ نمونہ انڈنٹ مین ہونی چاہئے

۳ - جو کتابین اور رسالے ملک ہند مین مطبوعہ ہوتی ہین اونکے واسطے انڈنٹ ہمیشہ بہ نمونہ معینہ بہیجے جائیں۔ خانہ کیفیت مین حتی الامکان اوسکے ذیل پوری پوری بیان کی جانی چاہئین یعنے باعث کسی تبدل کا جو درمیان خانجات نمبر ۲ و ۔ انڈنٹ مذکور ہو اور کتب گم شدہ کی تیہ لگانے کے واسطے کیا کیا کوشش کی گئی ہے۔

کتب مطبوعہ بیرون ملک ہند

۴ - جو کتب ہند کے باہر مطبوعہ ہون اونکے لئے چیف کورٹ کی معرفت انڈنٹ ارسال ہونا چاہئے افسران مقامی کو اختیار نہین ہے کہ کسی کمپنی کو نام جو ہند سے باہر واقع ہو احکام براہ راست بہیجین - جب کتب مطبوعہ بیرون ہند کیواسطے درخواستین بہیجی جاوین تو افسر انڈنٹ کنندہ کو چاہئے کہ چہاپنے والے کا نام اور قیمت کتاب مطبوعہ صراحت سے لکہے اور یہہ بہی تحریر کرے کہ آیا کتب مذکور کی لاگت جو غالباً ہوگی ادا کرنیکے لئے بجٹ مین گنجائش ہے یا نہین۔

منظوری بہ پابندی گنجائش بجٹ ہوگی۔

۵ - جن حالات مین بجٹ مین گنجائش ہونے کی ذمہ داری افسر انڈنٹ کنندہ پر ہے - انڈنٹ ارسال کرتے وقت یہہ بات یاد رکہنی چاہئے کہ گورنمنٹ کتابون اور رسالون کو بلا امتیاز بہم پہونچانے کی ذمہ داری نہین کرتی اور درخواست ہائے صرف اون کتب وغیرہ کیواسطے کرنی چاہئین جو کار سرکار کے لئے فی الواقع ضروری معلوم ہون۔

(الف) رزولیوشن ہائے گورنمنٹ ہند - صیغہ مال و تجارت

حساب کتاب مال - ذخیرہ

نمبر ۹۹۲ مقام شملہ مورخہ ۲۵ - اگست [illegible]

کاغذات ذیل دوبارہ ملاحظہ سے گذرے لینے۔

رزولیوشن نمبر ۹۵۲۳ مورخہ ۳۰ - اگست [illegible] اور کارروائی ہائے مصارف - اکتوبر [illegible] - نمبر ۱ تا ۴)

نیز دیکھو کتاب نمونہ جات دیوانی نمبر ۱۴۲ -

رزولیوشن نمبر ۲۳۰۲ مورخہ ۱۹ نومبر ۱۸۸۸ء (کارروائی ہائے معارف - دسمبر ۱۸۸۸ء نمبر ۱)

رزولیوشن نمبر ۹۰۳ مورخہ یکم جولائی ۱۸۸۹ء (کارروائی ہائے حساب - دسمبر ۱۸۸۹ء - نمبر ۲۲ تا ۲۴ -)

رزولیوشن نمبر ۲۰۵ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۸۹ء (کارروائی ہائے حساب - جولائی ۱۸۸۹ء - نمبر ۱۵ تا ۱۶)

رزولیوشن نمبر ۵۰ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۰ء فقرہ جات ۳ تا ۱۹ (کارروائی ہائے حساب - جنوری ۱۸۹۰ء - نمبر ۳ تا ۴)

رزولیوشن - قواعد بارہ انتظام خرید کتب و اخبارات یا دیگر رسالجات مطبوعہ بارفات معینہ بمعارف سرکار مختلف احکام و سرکلرات میں درج ہیں جنمیں سے بعض بعض بہت پرانے ہوگئے ہیں اور اوکو نظر انداز ہونیکا احتمال ہے - اسواسطے قواعد مذکورہ کا خلاصہ مناسب خیال کیا گیا ہے اور قواعد مندرجہ فقرہ جات ذیل سے آیندہ کو ایسے تمام معاملات خرید میں رہنمونی ہونی چاہئے -

۲ - قواعد ہذا اون کتابون یا اخبارون سے متعلق ہیں جنکا خرچ خرید آمدنی امپیریل و پراونشل سے ہوتا ہے اور لوکل فنڈ سے ادا کیا جاتا ہے مگر اون کتب وغیرہ سے متعلق نہیں ہے جو خارج شدہ لوکل فنڈ کی مد سے خرید کیجاتے ہیں -

۳ - کوئی افسر سرکاری بلا منظوری لوکل گورنمنٹ کی یا بصورت افسران ماتحت گورنمنٹ ہند بلا منظوری سابقہ اوس صیغہ کی جسکے افسر مذکور ماتحت ہو کتب و اخبارات یا دیگر رسالجات مطبوعہ بارفات معینہ کو خواہ وہ ہند میں یا بیرون از ہند طبع ہوتی ہوں بمعارف سرکار نہیں خرید یگا اور نہ اونکا سالانہ چندہ ادا کریگا -

۴ - کتب برائی مدارس رجمنٹ و برائی کتب خانجات رجمنٹ و قید خانہ و برائی دفاتر فوجی جہانتک کہ وہ خواہشات ہائے مطابق قواعد نافذہ صیغہ فوجی کے ہوں افواج بنگال کے متعلق حسب احکام گورنمنٹ ہند صیغہ فوجی خرید کیجاوینگی اور افواج احاطہ مدراس و بمبئی کے متعلق حسب احکام گورنمنٹ مدراس و گورنمنٹ بمبئی خرید کیجاوینگی -

۵ - کتب برائے سررشتہ تعلیم حسب جزو قواعد و دستور مختلف لوکل گورنمنٹ ہائے متعلقہ حاصل کرنی چاہئیں -

۶ - افسران صیغہ حساب کتاب کو تاکید کیجاتی ہے کہ اس قسم کے اخراجات کو منظور کرنیسے پیشتر منظوری قسم مذکورہ کا ثبوت طلب کریں -

۷ - گورنمنٹ کتابون اور اخبارون کو بالترتیم بہم پہنچانیکی ذمہ داری نہیں کرتی اور بہم رسانی صرف اون صورتون میں جو کہ سرکار کے لئے فی الواقع ضروری معلوم ہون بلالحاظ خواہش افسران کے کہ مضامین متعلقہ اپنے خدمات میں ترقی کریں محدود ہونی چاہئیں - گو کہ گورنمنٹ دریافت ہائے و کتب مطبوعہ بیرون عملی و ہیچو کتب کی خرید افسران حالی کیواسطے شاذ و نادر اون افسران کیواسطے زیادہ تر ہونی چاہئے جنکا کام مشتمل بر دیگر فرائض کے گورنمنٹ کو مشورہ دینے یا ضروری معاملات میں نہایت غور و تامل سے مشورہ دینیکا ہے -

۸ - ایکٹ ہائے و ضوابط قانون کے متعلق گورنمنٹ کیصورت میں تشریحات یا حواشی بہم نہیں پہنچاویگی -

۹ - ڈایرکٹری یا کتب ہیچ قسم صرف خاص حالات میں لیسکتی ہیں جنمیں اونکی بڑی ضرورت ہو اور اسکے بجز سرکار میں صرف بیجا بار عاید ہونیکا امکان ہے -

۱۰ - سرکاری کتب جو ملک ہند میں جاری کیجاوین مثلاً پوسٹل گائیڈ - سول لسٹ - مجموعہ ہائے صیغہ مال یا صیغہ تعمیرات - آرمی لسٹ وغیرہ حسب ہدایات لوکل گورنمنٹ ہائے یا صیغہ ہائے گورنمنٹ ہند بہم پہونچائی جاینگی - اس قسم کی کتابون کے واسطے کچھ قیمت طلب نہیں کیجانی چاہئے -

۱۱ - سرکاری کتب (باستثنائی کاغذات متعلقہ پارلیمنٹ) جو انگلستان میں طبع ہوں صیغہ ہائے گورنمنٹ ہند و لوکل گورنمنٹ ہائے و ڈپارٹمنٹ ہائے کو جنکو وہ فی الحقیقت استعمال کے لئے اور اپنے ماتحت افسران کے استعمال کے لئے مطلوب ہوں بذریعہ انڈر سکرٹری صاحب اسسٹنٹ انڈر سکرٹری آف سٹیٹ ہند کو حاصل کرنی چاہئیں - درخواست میں آمدنی امپیریل یا پراونشل یا لوکل کی جس میں سے خرچ قابل وصول ہو اور بصورت آمدنی کے حساب یا عطیہ جسمین وہ خرچ میں پڑیگی تصریح کیجاوے -

> بجز کاغذات مندرجہ ذیل سرکاری کتب منظور نہ ہونگی
> ایکٹ ہائے پارلیمنٹ (باستثنائے ایکٹ ہائے میوٹنی جو سکرٹری آف سٹیٹ بہم پہنچاویگی) لندن گزٹ - وار آفس آرمی لسٹ - برٹش ریسپٹ ٹیبل برٹش کورنمنٹ - رو ڈ جنرل نیوی لسٹ - مرکنٹائل نیوی لسٹ

۱۲ - کاغذات متعلقہ پارلیمنٹ مطلوبہ صیغہ ہائے و افسران متعینہ اسوائی احاطہ جات مدراس و بمبئی جب کہ حسب الحکم صاحب سکرٹری آف سٹیٹ طبع ہوں صرف ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند کے حسب شرائط مراسلہ جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نمبر ۵ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۹ء بہم پہونچائی جاتی ہیں اونکی تقسیم کے متعلق کل خط و کتابت سکرٹری گورنمنٹ ہند - ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہونی چاہئے -

۱۳- کاغذات متعلقہ پارلیمنٹ مطلوبہ گورنمنٹ مدراس و گورنمنٹ بمبئی جناب سکرٹری آوف سٹیٹ سے براہ راست حاصل کرنی چاہئیں۔

۱۴- جبکہ کتب و رسالے تاجر کسی دفتر کیواسطے حاصل کیا رہیں درج رجسٹر پاتہی نیز داخل ہونی چاہئیں اور اس غرض سے جسکے واسطے وہ مقصود ہوں عمل میں لانے کیواسطے نہیں بیچا کی جانی چاہئیں۔

۱۵- قیمت کتب و اخبارات و رسالجات جو باہر سے حاصل کیجاویں خاصکر ہند میں یا تو بذریعہ ایجنٹ یا کسی بنک کی بروی او بل ہائے کی جو رسانندہ نے رسال کی ہوں ادا کرنی چاہئے جس صورت میں یہہ ہو سکے تو رقم ہیڈ صاحب ایکونٹنٹ جنرل مقامی افسران محاسب صیغہ خرچی و صیغہ تعمیرات کے ارسال کرنی چاہئے جو بل تاجر کی خرید کی ذمہ وار رہینگے۔

نمبر ۲۰۴ مقام شملہ مورخہ ۱۵- اپریل ۱۸۹۰ء

دوبارہ ملاحظہ سے گذرا۔ رزولیوشن صیغہ مال نمبر ۲۹۰۸ مورخہ ۲۰- اگست ۱۸۸۸ء مشعر قواعد در بارہ انتظام خرید کتب و اخبارات یا دیگر رسالجات مطبوعہ باوقات معینہ بمصارف سرکار۔

نیز ملاحظہ سے گذری چٹھی منجانب گورنمنٹ پنجاب نمبر ۵۰۳ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۹۰ء مشعر اس امر کہ قاعدہ در بارہ خرید تشریحات یا حواشی ایکٹ ہائے و اضعان قانون کی اسطور پر ترمیم کیجاوے کہ لوکل گورنمنٹ کو خاص صورتوں میں ایسی کتابوں کی خرید کی اجازت دینے کا اختیار رہے۔

رزولیوشن - بترمیم قاعدہ مندرجہ فقرہ ۵ رزولیوشن محولہ بالا جناب نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل لوکل گورنمنٹ ہائے و ایڈمنسٹریشن ہائے کو پہر وہی اختیار جو سابق میں انکو حاصل تہا دیتے ہیں یعنی یہہ کہ تشریحات یا حواشی ایکٹ ہائے و اضعان قانون کی خرید بمصارف سرکار کو منظور کریں جن صورتوں میں انکے نزدیک خرید مذکور حسن انتظام کیلئے مناسب معلوم ہو۔

۲- گورنمنٹ ہند التماس کرتی ہے کہ لوکل گورنمنٹ ہائے و ایڈمنسٹریشن ہائے ہر صورت میں اسبات پر باحتیاط غور کر لیا کریں کہ آیا کتب مذکورہ بمصارف سرکار خریدنی چاہئیں یا آیا وہ ایسی نہیں ہیں جو کسی افسر کو اپنی کارگذاری کو قائم رکہنے کیلئے خاص اپنے مصارف سے بہم پہنچانی چاہئیں۔

(ب) انتخاب چٹھی نمبر ۲۰۴ (سوم جنرل) مورخہ ۴ جنوری ۱۸۹۱ء منجانب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن سابقہ کی قاعدہ سوم میں قرار دیا گیا ہے کہ کسی کتاب یا رسالہ مطبوعہ باوقات معینہ کو کوئی پراونشیل افسر سرکاری خرچ سے بلا سابقہ منظوری لوکل گورنمنٹ نہ خریدے اور حکم ما بعد میں لوکل گورنمنٹ ہائے کو اجازت دیگئی ہے کہ وہ بصرف سرکار تشریحات یا حواشی ایکٹ ہائے و اضعان قانون کی خریداری کو منظور کریں در صورتیکہ انکے نزدیک انکی خریداری سے عمدہ انتظام کی ترتیب مصلحت ہو۔ ان احکام کی نسبت یہہ سمجہا گیا ہے کہ انکی روسے لوکل گورنمنٹ کی منظوری ہر جداگانہ موقع پر مطلوب ہوتی ہے اور دفتر ہذا میں واحد درخواستہائے خریداری خاص کتب برائے استعمال کسی خاص افسر کے جسکے کتبخانہ میں کتب مطلوبہ موجود نہ ہوں وقتاً فوقتاً وصول ہوتی ہیں

۲- نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو معلوم ہوا ہے کہ یہہ کارروائی موجب غیر ضروری خط و کتابت اور افسران کو کتب حالکی بہم پہنچانی میں جنکی انکو ضروری طور پر مطلوب ہوں باعث توقف کا ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بروی مضمون احکام مجریہ گورنمنٹ ہند لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ایک فہرست ایسی کتابوں کی منظور کرے جو بصرف سرکاری خرید کیجا سکیں اور جنمیں ایسی تشریحات و حواشی ایکٹ ہائے و اضعان قانون شامل ہوں جو افسر انکے استعمال کیلئے عمدہ انتظام کے حق میں ضروری متصور کیجائیں اور جب فہرست مذکور معین ہو چکے تو درخواستہا کو گورنمنٹ کیجانب میں ارسال کرنا غیر ضروری ہو جائیگا۔

۳- ایک فہرست اون کتب و رسالجات کی جنہیں حکام چیف کورٹ نے دیوانی و فوجداری عدالت ہائے کے استعمال کیلئے ضروری تصور کیا تہا آپکے متقدم کی نام سرکاری چٹھی مورخہ ۱۲ فروری ۱۸۸۸ء کو سلسلہ ارسال کی گئی تہی اور نقل انکی بطور ضمیمہ ہو لیتھو الشکل کیجاتی ہے*۔ اگرچہ حکام چیف کورٹ کی ہنوز یہہ رائے ہو کہ یہہ فہرست مناسب ہے تو نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر حکام موصوف کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ تصانیف مندرجہ فہرست مذکور کی وقتاً فوقتاً خریداری کو بنابر استعمال افسران مندرجہ خانہ اخیر ہر صورت میں جنمیں گنجائش بجٹ کا لحاظ رکہکر منظور کریں بس بجز اسکے کہ بجٹ میں گنجائش نہو اور مزید عطیہ مطلوب ہو گورنمنٹ کیجانب میں ایسی صورت کا پیش کرنا جبکہ افسران جوڈیشیل منجملہ کتب مندرجہ فہرست منظور شدہ حال کی کسی کتاب کی خریداری کی اجازت کیلئے درخواست کریں غیر ضروری ہوگا۔

۴- بلحاظ مراتب مندرجہ بالا التماس کیا جاتا ہے کہ آپ حکام چیف کورٹ سے اسباب میں تحریک کریں کہ وہ کتب خانجات افسران جوڈیشیل کی تکمیل کا مطابق ضروریات ہر ایک کی انتظام کریں اور کتب جدید ہر سال بہ ترتیب انکی ضرورت کے حسب قابل استفادہ ہونی سرکار کی خرید کیا دیں۔ یہہ بہی استدعا کیجاتی ہے کہ کتب خانوں کی نگرانی مناسب رجسٹروں کے رکہنے اور نقصان گم شدگی یا دیگر بد عتی سے کمی کتب کی رپورٹ کرنے اور اس اہم معاملہ میں قرار واقعی احتیاط اور کفایت شعاری کے استعمال کیلئے تدابیر اختیار کیجاویں۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی یہہ بہی خواہش ہے کہ حکام چیف کورٹ

* دیکہو ضمیمہ ششم - الف۔

کے نام درباره مسودات قانون زیر تجویز کونسل واضعان قانون و آئین تحریرات تنظیم سرکاری ارسال کیا کرتے ہیں اور یہ دستور بعث سے دقت اور خلط ملط کا نقد کا باعث ہے - لہذا نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل التماس کرتے ہیں کہ جملہ لوکل گورنمنٹ ہائی وائڈ منسٹریشن ہائی براہ مہربانی کل افسران کو جو انکے ماتحت مامور ہوں اطلاع دیوین کہ اگر افسران مذکور مسودات قانون زیر تجویز کی نسبت کچھ رائے پیش کرنا چاہیں تو لوکل گورنمنٹ کی معرفت جسکے ماتحت وہ مامور ہوں کرنی چاہئے -

یہ رزولیوشن ہائیکورٹ یا چیف کورٹ سے متعلق نہیں ہے -

سرکلر نمبر ۱۱۳ - خط و کتابت بزبان اردو متعلقہ معاملات جوڈیشل

خط و کتابت مابین افسران انگریزی کب اردو میں ہونی چاہئے -

چونکہ بعض حاکم گورنمنٹ اسنبر بروہ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۶۱ء در باب مناسبت تحریر تمام خط و کتابت مابین افسران انگریزی بزبان انگریزی بعض اضلاع میں غلط مفہوم ہوئی ہیں اسواسطے اس امر کی تشریح کیجاتی ہے کہ یہ مراد نہیں ہے کہ جتنے ہیرا زبان اردو وبجائے جلد ذریعہ خط و کتابت کا ہو تو زبان انگریزی کا استعمال کیا جاوے -

خط و کتابت بزبان اردو کسطرح کرنی چاہئے -

۲ - مثلاً اگر کسی جوڈیشل افسر کو کسی بابت میں کسی دیسی ماتحت ضلع متعلقہ سے کیفیت مزید کی ضرورت ہو تو اسکو چاہئے کہ اپنے سوال کی عبارت اردو میں ایسی لکھی کہ وہی تختہ کاغذ جسکو وہ بھیجا ہے ماتحت مذکور کے پاس بوساطت الا بلا تکلیف اوس ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر یا ڈسٹرکٹ جج کے بھیجا جاوے اور اوسیطرح سے کیفیت اوسکی پشت پر تحریر ہو کر واپس آجاوے اور کچھ نشان اوسکا سوائے اندراج وصول و روانگی کے نرہے -

خط و کتابت متعلق گرفتاری مجرمان

۳ - اسیطرح جبکہ مجرمان کا گرفتار کرنا یا اونکا بھیجنا ضروری ہو تو ایک فارسی تحریر بجائے اصل ذریعہ خط و کتابت کا ہے تاکہ نام اور سکونت شخص مطلوبہ میں کچھ غلطی نہ ہو کر وہی کاغذ جو بھیجا گیا مع عبارت ظہری مناسب کے واپس وصول ہوگا -

اشتہارات و اطلاعنامجات

۴ - اسیطرح سے جب مجرمان کی واسطے اشتہار جاری کرنا ہو یا کسی امر کی اطلاع عام دینی ہو تو اشتہارات یا اطلاعنامجات اوس افسر کو اپنے جیلخانہ کے چھاپہ خانہ میں یا اور کہیں تیار کرانی چاہئیں جسکو اونکی ضرورت ہو مقامات کے تعین کرنے میں جہاں اطلاعنامجات کے مشتہر کرنیکی ضرورت ہو اوسکو چاہئے کہ انتخاب بطور مناسب کرے اور پھر اونکو ایک اردو ڈاکٹ کے ذریعہ افسران ضلع یا افسران مہتمم حصہ ضلع یا تحصیلداروں کے پاس جیسا موقع ہو روانہ کرے پس کی احتیاط کرنی کہ محکمہ یابندہ اطلاعنامہ پر سوائے تعمیل حکم و تحریر امر مذکور بہ پشت ڈاکٹ اور اوسکو واپس بھیجنے کی اور کچھ تکلیف نہو -

تحریر مسودات و درخواستہائی بلا ضرورت مسدود ہونی چاہئے -

۵ - یہ ہر ایک افسر کا مدعا ہونا چاہئے کہ حتی الامکان مقدمات متفرق در مسودات با ضلاع دیگر کو مکمل طور پر روکے اور یہ جانکر کہ اوسکی اپنی کچہری درخواستہائی بلا ضرورت مبہم سے اور بیمکانہ تشہیر اشتہارات سے تکلیف ہوتی ہے اوسکو اس امر کی احتیاط رکہنی چاہئے کہ یہ دستور جہانتک اوسکا تعلق ہے مسدود ہو جاوے -

تمام حکمنامجات اور روبکارات جو عدالتوں سے جاری ہوں اونپر پورا دستخط ہونا چاہئے اور صرف نام کے حروف ابتدائی کافی نہیں ہونے چاہئیں -

۶ - افسران جوڈیشل کو یاد دلایا جاتا ہے کہ بطور قاعدہ کے جو حکم صاحبان موصوف صادر فرماویں اور جو حکمنامہ اونکی عدالتوں سے بہ ثبت اونکے دستخط کے جاری ہو اوسپر اونکے دستخط پوری ہونی چاہئیں معہ نام اونکے عہدہ یا اوس حیثیت کے جسمیں وہ کام کرتے ہوں خواہ بطور جج یا مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر وغیرہ احکام ضروری اور روبکاریوں پر اپنے اسمار کو حرف ابتدائی حروف لکہنے کا دستور جو اکثر افسران نے اختیار کیا ہے جو اکثر پڑہے نہیں جاسکتے بہت دقت کا باعث ہوتا ہے اور اوس سے گریز کرنا چاہئے -

خط و کتابت چیف کورٹ کے ساتھ انگریزی میں ہونی چاہئے

۷ - تواعد مذکورہ بالا چیف کورٹ کے مناسب حال نہیں ہیں - تمام رسائل و خط و کتابت محکمہ ہذا کے ساتھ انگریزی میں ہونی چاہئے اور رجسٹرار عدالت کے نام ارسال ہونی چاہئے -

(نوٹ) ذیل میں ایک گورنمنٹ مورخہ فقرہ ۱۰ درج ہے -

کارروائی جناب لفٹننٹ گورنر بہادر ملک پنجاب جنرل ڈیپارٹمنٹ نمبر ۲۰۹ مورخہ ۲۰ - اپریل ۱۸۸۰ء -

ریزولیوشن - نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ایسے اصحاب کے مشکور ہوتے ہیں کہ تمام خط و کتابت مابین افسران اہلی پولیس خواہ وہ کسی محکمہ میں ہوں بزبان انگریزی میں ہونی چاہئے - مگر اس امر کی احتیاط رکھنی چاہئے کہ ایسا نہو کہ وہی لوگ اس سبب سے کسی کیفیت کو حاصل کرنے سے رکجاویں کہ جو لوگ بعض مثلہ مروجہ خط و کتابت بزبان اردو مناسب طور پر سکتے اس کو نقصان نہیں کرنا چاہئے کہ اکثر لوگ انگریزی زبان سے بالکل ناواقف ہیں اسلئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ تمام کاغذات جو انکی اغراض سے تعلق رکھتے ہیں یا تو اردو میں تحریر کئے جاویں یا اردو میں ترجمہ کئے جاویں -

طریقہ خط و کتابت مابین صاحبان ڈپٹی کمشنر اسسٹنٹ کمشنر منصفان یا تحصیلداران

۸ - چونکہ بارہ مناسب طریقہ تحریر خط و کتابت اردو متعلقہ معاملات جوڈیشل مابین ماتحت افسران جوڈیشل کی کچھ شک پایا جاتا ہے اسلئے حکام چیف کورٹ نے بمشورت صاحبان فنانشل کمشنر ارشاد فرمایا ہے کہ خط و کتابت بزبان اردو مابین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر یا افسر درجہ مساوی یا درجہ اعلیٰ اور تحصیلدار یا منصف یا افسر درجہ مساوی کے بذریعہ پروانہ منجانب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر یا دیگر افسر درجہ اعلیٰ کے ہونی چاہئے اور بذریعہ عرضی منجانب منصف یا دیگر افسر درجہ ادنیٰ کے ہونی چاہئے لیکن افسر موخر الذکر کو لفظ "آپ" سے خطاب کرنا چاہئے اور نہ لفظ "تم" سے تحصیلدار یا منصف یا دیگر اعلیٰ درجہ کا افسر جبکہ ایک اپنے مساوی درجہ کے افسر کے ساتھ خط و کتابت کرتا ہو تو طریقہ تحریر روبکار کو استعمال میں لاویگا

سرکلر ۱۱۴ - افسران جوڈیشل کو رخصت لینے اور دینے چارج خدمات کی رپورٹ کرنا

چیف کورٹ میں فی الفور رپورٹ ہونی چاہئے

جوڈیشل عہدہ داران کے چارج لینے اور دینے کی رپورٹ چیف کورٹ میں حتی الامکان ہمیشہ بلا توقف کرنی چاہئے -

سرکلر نمبر ۱۱۵ - انڈکس خط و کتابت صاحبان جج قسمت

ہدایات جاری کیجاتی ہیں

ہدایات ذیل آئندہ رہنمونی کے لئے اس امر سے جاری کیجاتی ہیں کہ اہم انڈکس خط و کتابت جوڈیشل جو محکمہ ہذا میں ارسال کئے جاتے ہیں ایک ہی طریقہ پر طیار ہوتے چاہئیں -

خط و کتابت متعلق کارروائی ضابطہ مذکور کیجانی چاہئے

۲ - معمولی کارروائی ضابطہ (مثلاً بہ تعمیل حکمنامجات مصدرہ عدالت ہذا مسل ارسال کرنا - عدالت ماتحت سے مسل کا طلب کرنا اور مسل مذکور کو واپس کرنا کیفیات و نقشجات اوقات معینہ کا ارسال کرنا وغیرہ) انڈکس میں نہیں دکھائی جانی چاہئے -

نیز خط و کتابت متعلق اون مقدمات کے جنمیں عدالت ہذا سے استصواب کیا گیا ہو

۳ - نیز خط و کتابت متعلق اون مقدمات کے جنمیں عدالت ہذا سے استصواب کیا گیا ہو بالغرض صدور احکام رپورٹ کی گئی ہو متروک کیجا سکتی ہے کیونکہ اگر ضرورت ہو تو اس بارہ میں اصلی خط و کتابت کو ہمیشہ لاحظ کیا جاسکتا ہے غیر ضروری امور کے درج کرنے سے صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انڈکس دقت آگین طور پر طویل ہو جاتی ہے اور طیار کنندہ پر بے فائدہ محنت عائد ہوتی ہے -

خلاصہ نہیں لکھا جاتا چاہئے

۴ - چند انڈکس ایسی ہیں جو محکمہ ہذا میں موصول ہوتی ہیں خلاصہ اسطرح مرتب ہوتا ہے کہ اوس سے حیثیت کے مضمون کے سوا بہت کم بلکہ کچھ بھی ذہن نہیں ہوتا حالانکہ اونکی درمیں کارآمد ہونیکے لئے اونمیں مدعا مختصر تحریر ہونا چاہئے تاکہ عموماً انشائے سوالات پیش کردہ یا کیفیت بہم پہنچائیں

یا ہدایات جاری شدہ اندراجات سے سمجھ مین آجاوین اور سلسلۂ خط و کتابت کے طلب کرنیکی ضرورت نہ پڑے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اندراجات گو بالفرض مختصر ہون تاہم وہ بجائے خود مکمل ہونی چاہئین ۔

صرف کاغذات تکمیل شدہ درج کیے جاوین۔

۵ ۔ انڈکس سے غرض یہ ہے کہ حکام عدالت ہذا کو اون احکام دربارہ ضروری امورات کی اطلاع رہے جو صاحبان جج قسمت و صاحبان سشن جج ذی عدالت النہائی ماتحت کو جاری کیے ہون جن امور نہائی مین امر مذکور چیف کورٹ مین پیش ہوا ہو۔ اس سبب سے کاغذات صرف اوس وقت درج ہونی چاہئین جبکہ احکام صادر ہو چکین اور خط و کتابت مکمل ہو جاوے ۔

سرکلر نمبر ۱۱/۴ ۔ انتظام جائداد افسران فوجی جو نوکری سرکار مین مر جاوین

انتظام ترکہ افسران فوجی

ہدایات مندرجہ ذیل درباب انتظام ترکہ افسران فوجی جنہون نے اثنائے ملازمت مین وفات پائی ہو اور نیز درباب اوس طریقہ کے جو بر موقع وفات کسی افسر جنگی کے جو عہدہ سول پر تعینات ہو حکام ضلع کو عملدرآمد واجب ہے جاری کیے گئے ہین ۔

انتظام بروے ایکٹ قرضہ جات

۲ ۔ قانون مجاریہ حال ایکم مارچ ۱۸۶۵ء سے جو منسوخ اون قواعد سابقہ کا نافذ ہوا جو آئین فوجی مین مندرج ہین قانون مذکور ایکٹ قرضہ جات ۱۸۶۴ء ۲۷ و ۲۸ سنہ جلوس ملکہ معظمہ و کشور ہند کا باب ۴۸ دعمی نیز دیوان شاہی اور اوس آئین مین درج ہے جو بروے ایکٹ مذکور وضع ہوئے ہین ۔

تقسیم اسباب سررشتہ فوجی سے متعلق ہے

۳ ۔ کوئی افسر جنگی جو اثنائے ملازمت مین مر جاوے اوسکے ترکہ کا انتظام سررشتہ فوجی سے علاقہ رکھتا ہے اور کمیٹی انتظامیہ مقرر ہو کر خاص اوسکی معرفت ایسے متوفی کی جائداد کی انتظام ہونیکا حکم ہے ۔ کمیٹی مذکور کا مقرر کرنا حکام جنگی کا کام ہے ۔ اور متوفی کے ترکہ کی حفاظت کمیٹی مسطور پر فرض ہے ۔

ترکہ قسم مذکور مین افسر ضلع کو دست اندازی نہین کرنی چاہیے۔

۴ ۔ بنسبت ترکہ قسم مذکور کے کسی طرح پر مداخلت حکام ضلع حسب منشاء قانون ضرور نہین درحالیکہ بوجہ مناسب بات کی ضرورت پڑے تو البتہ حکام موصوف امداد مناسب کمیٹی انتظامیہ کو دیوین ۔ کسی ایسے افسر فوجی کی وفات کے موقع پر جو عہدہ سول پر تعینات ہو صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کو لازم ہے کہ فوراً بتوسط صاحب کمشنر ضلع مذکور کے کمان افسر فوجی کو رپورٹ وقوعہ وفات مذکور کی دیوے اور بشرط ضرورت تا وقتیکہ کمیٹی مسطور مقرر نہ ہووے جائداد متوفی مذکور کو اپنی تحویل مین رکھے ۔ جبکہ کارروائی مزید حکام فوجی کرینگی ۔

باب چہارم

قواعد مرتبہ بموجب ایکٹ ہائے خاص

سرکلر نمبر ۱۷/۱۱۔ قواعد دربارہ لیاقت و داخلہ سرٹیفکیٹ و اندراج اسمائے وکلائے و مختاران و فیس جو داخلہ کے لئے دیجاوے و معطلی و برطرفی وکلاء و مختاران (ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء دفعات ۶ تا ۹)

قواعد جاری کرنیکی تاریخ بابت۔

قواعد مندرجہ ذیل حسب منشاء دفعات ۶، ۸، ۹ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء از پنجاب گورنمنٹ منظور ہو چکے ہیں اور بمنسوخی جملہ قواعد سابقہ اس مضمون جاری کئے گئے ہیں اور یکم جنوری سنہ ۱۸۸۰ء سے عملدرآمد ہے۔

وکیل یا مختار کو قبل اسکے کہ وہ کسی عدالت میں کار روائی کرے کن شرائط کی پابندی کرنی چاہئیں۔

۲۔ قواعد ہذا کے متعلق عدالت ہذا یہ جتانا چاہتی ہے کہ بروئے ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء ہر ایک وکیل و مختار کی نسبت قبل اسکے کہ وہ ملک پنجاب میں جائز طور پر کار وکالت یا مختاری کر سکے امورات ذیل ضروریات سے ہیں (۱) یہ کہ اوسکو چیف کورٹ نے داخل کر لیا ہو۔ اور (۲) یہ کہ اوسکے پاس سرٹیفکیٹ ابتدائی یا تجدید شدہ جو بموجب دفعہ ۷ دیا گیا ہو موجود ہو اور (۳) یہ کہ بصورت اوسکے وکیل ہونیکے اوسکا نام بموجب دفعہ ۸ اور بصورت اوسکے مختار ہونیکے اوسکا نام بموجب دفعہ ۹ چیف کورٹ یا کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ میں درج ہو۔ علاوہ بریں یہ بات یاد رکھی جانی چاہیے کہ برطبق شرائط دفعہ ۱۰ کوئی وکیل یا مختار کسی خاص عدالت میں بجز اوس صورت کے کار وکالت یا مختاری نہیں کر سکتا کہ اوسکا نام عدالت مذکورہ میں یا کسی عدالت میں جسکے وہ ماتحت ہو درج ہو اور برطبق شرائط دفعات ۸ و ۹ کسی وکیل یا مختار کا نام اوس عدالت میں جو اوسکے سرٹیفکیٹ میں تحریر شدہ ہو نہیں ہو سکتا۔ اس سبب سے ایسے وکلاء و مختاران درجہ دوم کے نام چیف کورٹ میں درج نہیں ہو سکتے بلکہ اونکو لازم ہے کہ اپنے نام انہی عدالتہائے دیوانی و فوجداری ماتحت چیف کورٹ میں درج کراویں جنمیں بروئے شرائط قانون مندرجہ بالا نام درج کرانا ضروری ہو۔

عدالتہائے مال

۳۔ یہ امر قابل تحریر ہے کہ عدالتہائے مال بموجب باب پنجم ایکٹ عدالتہائے پنجاب مجریہ سنہ ۱۸۸۴ء اختیار سماعت استعمال کرتی ہیں عدالتہائے ماتحت چیف کورٹ نہیں ہیں اور بروئے دفعہ ۸ ایکٹ مذکور محکمجات مال میں کار روائی کرنیکے لئے اندراج اسمائے وکلاء کا انتظام بموجب قواعد مرتبہ اعلیٰ ترین حاکم صیغہ مال کے ہونا چاہئے۔ انکے متعلق عدالت ہذا کا کام صرف اس حد تک ہے کہ وکیل کے سرٹیفکیٹ میں اون محکمجات مال کے نام درج کرے جن میں اوسکو کار وکالت کرنیکی اجازت ہو۔

اعلیٰ درجہ کا وکیل ادنیٰ درجہ کی عدالتہائے میں کار روائی کرنیکا مستحق ہے۔

۴۔ بملاحظہ ضمیمہ دوم ایکٹ مذکور جسکی رو سے ملک پنجاب میں چار قسم کے وکلاء و مختاران مقرر ہوتے ہیں بشرطیکہ تقسیم قسم وار سرٹیفکیٹ کی بموجب ہو۔ واضح ہوگا کہ وہ تو درجوں میں سے کسی درجہ کا وکیل یا مختار کسی فیس ادا کرنیکے لئے اگر وہ چاہے تو اپنے مرتبے کی موافق بہ نسبت اعلیٰ عدالت کے جسکے واسطے اوسنے لیاقت حاصل کی ہو اپنا کار وکالت یا مختاری کسی کمتر درجہ کی عدالت پر محدود کر سکتا ہے اور برطبق

عدالتہائے دیوانی میں رجسٹر جسکو رکھنا ضرور ہے۔

۵۔ اندراج اسمائے وکلاء و مختاران حسب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء بابت عدالتہائے دیوانی کیواسطے یہ حکم دیا گیا ہے کہ رجسٹر ذیل بقید

رکہی جاوینگی

عدالتہائی صاحبان کمشنر و صاحبان ڈپٹی کمشنر مین مرتب رہی ہین ۔ زین بعد عدالت ہائی قسمت و عدالت ہائی صاحبان جج ضلع مین مرتب رہنی چاہئین اور جملہ رجسٹر ہائی موجودہ جو عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ و عدالت ہائی منصفان مین کہولی گئی ہون بدستور مرتب رہنی چاہئین دیگر عدالتہائی اقسام متذکرہ اخیر کی نسبت حکم تہا کہ جب موقع پڑی اونمین رجسٹر ہائی جدید کہولی جاوین ۔

نیز عدالتہائی فوجداری مین

۶ - اوسی ایکٹ کی بموجب اندراج اسمار وکلار و مختاران بہ تحت عدالت ہائی فوجداری کیواسطی حکم دیگیا تہا کہ عدالتہائی سشن کلا کی لئی اور صاحبان مجسٹریٹ ضلع وکلار و مختاران کی لئی رجسٹر کہولین ۔

نمونہ رجسٹر

۷ - ضمیمہ منسلکہ قواعد مندرجہ سرکلر ہذا مین رجسٹر کا نمونہ مقرر کیا گیا ہی اور رجسٹرون مین ہر درجہ کی وکیل او رمختار کیواسطی علیحدہ علیحدہ صفحی رکہی جانی چاہئین ۔

تمام وکلار و مختاران کی نام درج ہونی چاہئیں

۸ - اندراج نام بہ عدالت ہائی ماتحت چیف کورٹ صرف اون وکلار و مختاران کی لئی لازمی ہی جو یکم جنوری ۱۸۸۵ء کی بعد داخل ہون کیونکہ وہ اشخاص جنکی نام پیشتر درج ہو چکی ہین بروئی دفعہ ۲۰ ایکٹ مذکور محفوظ کئی گئی ہین ۔ مگر بنظر سہولیت کل اشخاص کو جو صرف ماتحت عدالتہائی مذکور مین کار وکالت یا مختاری کرتی ہون یہہ حکم دیا جانا چاہئی کہ وہ اپنی نام اوس سب سی بڑی درجہ کی عدالت مین درج کراوین جو اونکی سارٹیفکٹ مین تحریر ہوا ور جسکی علاقہ اختیار کی حدود کی اندر وہ عموماً کار وکالت یا مختاری کرتی ہون ۔

رجسٹرون مین معطلی یا برطرفی کی اندراجات کئی جانی چاہئین ۔

۹ - قاعدہ بست و سوئم مین یہہ شرط درج ہی کہ کل احکام اخیر جنکی روسی دونون درجون مین سی کسی درجہ کا وکیل یا مختار معطل یا برطرف کیا جاوی پنجاب گزٹ کی ذریعہ مشتہر کئی جاوینگی ۔ ایسی اشتہار کی طبع ہونی پر اگر حکم مذکور حکم معطلی ہو تو چاہئی کہ رجسٹر ہائی مختلف عدالتون مین جنمین شخص معطل شدہ کا نام درج ہو میعاد معطلی کی یادداشت لکہی جاوی یا اگر حکم مذکور حکم برطرفی ہو تو چاہئی کہ شخص برطرف شدہ کا نام عدالتہائی مذکور کی رجسٹرونسی خارج کیا جاوی ۔ اور دونو صورتونمین حکم مذکور کی اطلاع جملہ عدالتہائی ماتحت مین بہیجی جانی چاہئی ۔

معنی عبارت صاحب جج ضلع مندرجہ ایکٹ مذکور

۱۰ - علاوہ برین عدالت ہذا بتاتی ہی کہ عبارت صاحب جج ضلع مندرجہ ایکٹ اشخاص قانون پیشہ مجریہ ۱۸۸۴ء سی آیندہ کو عدالت صاحب کمشنر کی بجائی عدالت قسمت مراد ہوگی اس سبب سی ہر ایک سالانہ رپورٹ جو صاحب سیشن جج ماتحت عدالت قسمت جنہی بحیثیت صاحب جج دفعہ ۱۲ کی بموجب کارروائی کی ہو چیف کورٹ مین ارسال کریں بوساطت عدالت قسمت ارسال ہونی چاہئی اور اگر ایسی رپورٹ صاحب سیشن جج ماتحت جج ضلع مقرر شدہ حسب ایکٹ عدالتہائی پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء کری تو رپورٹ مذکور بوساطت عہدہ دار موخر الذکر نیز ارسال ہونی چاہئی ۔ علاوہ برین قبل اسکی کہ کوئی صاحب سیشن جج ماتحت عدالت قسمت جو دفعہ ۱۴ کی بموجب کارروائی کری کسی وکیل یا مختار کو تا صدور احکام چیف کورٹ معطل کر سکی عدالت قسمت کی منظوری حاصل کرنی ضروریات سی ہی ۔

نمونہ سارٹیفکٹ

۱۱ - سارٹیفکٹ وکلار و مختاران کیواسطی نمونہ جات مندرجہ ضمیمہ منسلکہ قواعد مندرجہ سرکلر ہذا عموماً استعمال کئی جاوینگی ۔ مگر خاص صورتون مین جنکا ذکر اس سرکلر کی فقرہ ۲ مین کیا گیا ہی خاص عدالتہائی کی نسبت جس سی سارٹیفکٹ متعلق ہو خاص اندراجات کا کرنا ضروری ہوگا ۔

تجدید شدہ ملنی کی خبر اون عدالتون مین جنمین اوسکا نام درج ہو بغرض اطلاع عدالتہائی مذکور اور اونکی ماتحت عدالتونکو اور نیز چیف کورٹ مین بھیجی جانی چاہیئے۔ اگر تین سال کے اندر کوئی درخواست بمراد حصول سرٹیفکیٹ تجدید شدہ پیش نہ کیجائے تو بروقت انقضائے میعاد مذکور اوس شخص کا نام کل رجسٹرون سے جنمین وہ درج ہو خارج کیا جانا چاہیئے۔

قانونی امتحانوں یا امتحان کے معاف کرنیکا اختیار

۱۶ | حکام چیف کورٹ نے بات کا اختیار اپنے ہاتھ مین رکہا ہے کہ خاص حالات مین پنجاب یونیورسٹی کی جماعت ہائے قانونی یا امتحان ہائے قانون مین کسی شخص کے داخل ہونیکی ہدایت فرماویں۔ حکام موصوف نے یہہ قرار دیا ہے کہ آئیندہ کو اختیار مذکور حاضری لکچر ہائے قانونی کی معافی پر محدود ہوگا اور کسی امتحان سے جو بطور ابتدائی یا اخیر مکمل بغرض داخل الیڈوکیٹ یا مختار بموجب قواعد ہذا مقرر کیا گیا ہے معافی نہین دیجاوے گی عموماً دونون امتحانونمین سے کسی امتحان مین داخل ہونیکی درخواست بجز اوس صورت کے منظور نہ کیجاویگی کہ وہ اوس تاریخ سے جو اوس امتحان کیلئے مقرر ہو کم از کم دو ماہ پیشتر دفتر چیف کورٹ مین پہونچے۔

اون تبدیلیوں کا کچھ ذکر جو قواعد تحریرہ سابقہ مین کی گئی ہین توجہ دلائی جاتی ہے۔

۱۷ | مراتب جنمین قواعد سابقہ ترمیم کی گئی ہین مختصراً حسب ذیل ہین۔

قاعدہ۔ اول۔ آئیندہ کو صرف وکلاء درجہ اول عدالت صاحب فنانشل کمشنر مین وکالت کرنیکے مستحق ہونگے۔

قاعدہ چہارم۔ مقدمات فوجداری مین کار مختاری کرنیکی نسبت آئیندہ کو دونون درجہ کے مختار عدالت سشن سے نیچے درجہ کی عدالتون پر محدود رہینگے یہہ قاعدہ بموجب دفعات ۶ و ۷ و ۹ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع مرتب کیا گیا ہے۔

نوٹ اس قاعدہ کے متعلق حکام عدالت ہذا احکام دفعات ۳۳ و ۳۴ (ن) مجموعہ ضابطہ فوجداری پر توجہ دلاتے ہین جنکی قواعد جدید کی روسے مقدمات فوجداری مین کاروبار مختاران اون عدالتونپر محدود کیا گیا ہے جو عدالت سشن سے کمتر درجہ کی ہون۔ لیکن حکام عدالت ہذا اس امر کی وضاحت کرنا چاہتے ہین کہ بروئے ضمن (ن) دفعہ ۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری صاحب سشن جج ہر دو درجہ ہائے مین سے کسی بھی درجہ کے مختار کو کسی خاص مقدمہ مین ملزم کیجانب سے حاضر ہونے مین عمل کرنیکی اجازت دے سکتی ہین۔

قاعدہ پنجم کے روسے یہہ ضروری ہے کہ مختار درجہ دوئم کو قابل داخل زمرہ مختاران درجہ اول بننے کیلئے پنجاب یونیورسٹی کالج یا پنجاب یونیورسٹی کا اخیر امتحان قانون پاس کرنا لازم ہے۔

قواعد نہم و سیزدہم کی روسے یہہ ضروری ہے کہ سائل کی آیا تحریری مین اون عدالتہائی کی نسبت جنسے وہ اپنا سرٹیفکیٹ متعلق کرانا چاہیے مراتب مزید درج کئے جاوین۔

قواعد شانزدہم تا بست و سوئم۔ مین ترمیم شدہ ضابطہ متعلق تحقیقات ہائے کی مقرر کیا گیا ہے جسکی بموجب تعین وکلاء و مختاران پر چیف کورٹ مین بدعملی کا الزام لگایا جاوے۔

ضمیمہ اول مین جدید نمونہ جات اون سرٹیفکیٹ ہائے کے درج ہین جو عموماً وکلاء و مختاران کو عطا کئے جاوینگے۔ خاص صورتونکا ذکر اس سرکلر کے فقرہ - ۱۱ مین کیا گیا ہے۔

قواعد جنکا اشتہار و نفاذ دفعہ ۴۱ و دفعہ ۴۸ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع واسطے انتظام بابت داخل ہونے سرٹیفکیٹ ہائے اور درجہ رجسٹر ہونے
اشخاص مختلف کے جو عدالت ہائے ملک پنجاب مین وکلا و مختاران ہون اور دربارہ اون فیس کے جو ایسے اشخاص کو داخلہ کی بابت
ادا ہونی چاہیے اور دربارہ معطلی و برطرفی وکلا و مختاران کی جو بلا مذکور داخل اور درجہ رجسٹر ہوئی ہون ۔

وکلا دو درجہ کے ہونگے

اول عدالتہائے ملک پنجاب مین وکلا دو درجہ کے ہونگے یعنی ۔

(۱) وکلا درجہ اول جو چیف کورٹ اور جملہ عدالتہائے دیوانی و فوجداری ماتحت چیف کورٹ مین اور محکمہ صاحب فینانشل کمشنر اور جملہ محکمہ جات ماتحت محکمہ موصوف مین حاضر ہونے اور سوال و جواب اور عمل کرنیکے مجاز ہین ۔

(۲) وکلا درجہ دوم جو جملہ عدالتہائے دیوانی و فوجداری ماتحت چیف کورٹ مین اور جملہ محکمہ جات ماتحت محکمہ صاحب فینانشل کمشنر مین حاضر ہونے اور سوال و جواب اور عمل کرنیکے مجاز ہین ۔

اشخاص جو وکلا درجہ اول مین داخل ہو سکتے ہین

دوم ۔ اشخاص مندرجہ ذیل کو قابل داخلہ وکلا درجہ اول قرار دیا گیا ہے اور باجازت چیف کورٹ بشرط ثبوت نیک چلنی کے وکلا درجہ اول مین داخل کئے جاوینگے ۔

(۱) ملکہ معظمہ کی اعلی عدالتہائے کار واقع انگلینڈ و آیرلنڈ کے اشخاص اٹرنی اور اشخاص رائیٹر ٹو دی سگنٹ ۔

(۲) ممبران سوسائٹی اف سولیسٹرز جو عدالت سشن سکاٹلینڈ مین وکالت کرتے ہون ۔

(۳) کسی ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر مقرر شدہ زیر فرمان شاہی کے وکلا یا اشخاص اٹرنی رٹ لا جو اس امر کی نسبت سرٹیفکیٹ پیش کرین کہ انہون نے کسی عدالت موصوف مین کم از کم تین سال تک فی الواقع وکالت کی ہے اور اونکا نام اب تک عدالت موصوف کے رجسٹر مین درج ہے الا چیف کورٹ مجاز ہوگی کہ بسبب خاص وجوہات کے سرٹیفکیٹ مذکور طلب نہ کرے ۔

(۴) اشخاص سوائے اشخاص اڈوکیٹ کے جنکو بموجب احکام باب ۶ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع ملک پنجاب مین وکالت کرنیکا لائسنس ہو ۔

(۵) اشخاص جو بموجب قواعد ہذا یا قواعد مشتہرہ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۷۰ع و ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ع و ۱۰ اگست سنہ ۱۸۷۵ع وکلا درجہ دوم مین داخل کئے گئے ہون یا کئے جاوین اور جو بوقت اپنی درخواستہائے گذارش کرنیکی عدالت ہائے ماتحت مین میعادہائے مندرجہ ذیل تک برابر وکالت کرتے رہے ہون الا چیف کورٹ کو اس امر مین اطمینان کرین کہ وہ بطور وکلا چیف کورٹ وکالت کرنیکے لائق ہین یا چیف کورٹ مجاز ہوگی کہ بصورت معقول وجہ ظاہر کرنیکے میعادہائے سینہ مین سے کسیکو جسقدر مناسب تصور کرے تخفیف کرے جو میعاد مذکور حسب ذیل ہے ۔

(اول) بصورت اون اشخاص کے جو پنجاب یونیورسٹی کالج یا پنجاب یونیورسٹی کے امتحان اونرز ان آرٹس پاس کر چکے یا برٹش انڈیا کی کسی مقبول یونیورسٹی کو درجہ اشراف ڈگری ان بیچلر آف لا حاصل کرنیکا سرٹیفکیٹ پیش کر سکین ـــــ تین سال ۔

(دوم) بصورت اون اشخاص کے جو پنجاب یونیورسٹی کالج یا پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ہائے پروفیشنسی ان آرٹس پاس کر چکے یا برٹش انڈیا کے

کسی معتبر یونیورسٹی کی درجہ بیچلر آف آرٹس حاصل کرنیکا سرٹیفکیٹ پیش کر سکین ـــــ چار سال۔

(سوئم) دیگر تمام صورتون مین ـــــ پانچ سال۔

(۴) صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور دیگر ہم درجہ یا ادنی یا اعلی افسران جوڈیشل جنہون نے ڈیپارٹمنٹ یعنی اپنے صیغہ کا امتحان درجہ اعلی پاس کر لیا ہو اور ملازمت سرکار چھوڑ دی ہو بشرطیکہ ملازمت سرکار چھوڑنے سے تین سال کے اندر درخواست داخل ہونے کیلئے دیجاوے اور درخواست مذکور پابندی اون شرائط کے منظور ہو گی جنکی قید چیف کورٹ نسبت مقام وکالت کرنے ایسے کے لگادے۔

تشریح۔ جو شخص اس ضمن کے رو سے داخل کیا جاوے اوسے عموماً کسی ایسے ضلع مین اجازت وکالت کرنیکی نہ دیجاویگی جسمین اوسنے ملازمت سرکار کی بجز اوس صورت کے ضلع مذکور سے اوسکا تعلق بحیثیت ملازم سرکار پانچ برس سے منقطع ہو گیا ہو۔

اشخاص جو وکلاء درجہ دوئم ہو سکتے ہیں۔

سوئم۔ اشخاص مندرجہ ذیل کو قابل ادخال وکلاء درجہ دوئم قرار دیا گیا ہے اور باجازت چیف کورٹ بشرط ثبوت نیک چلنی کے وکلاء درجہ دوئم مین داخل کئے جاوینگے۔

(۱) وہ اشخاص جنہون نے برٹش انڈیا کی کسی معقولہ یونیورسٹی کا درجہ بیچلر آف لا حاصل کیا ہو۔

(۲) وہ اشخاص جنکے پاس سرٹیفکیٹ اس امر کا ہو کہ اونہون نے پنجاب یونیورسٹی کالج یا پنجاب یونیورسٹی کے جماعت ہائے قانونی کے قواعد نافذ الوقت کے بموجب آخری امتحان قانون پاس کر لیا ہے۔ الا شرط یہ ہے کہ قواعد مذکور جہانتک کہ اونکا تعلق جماعت ہائے قانونی مین داخل ہونے اور اونکے امتحان سے ہے چیف کورٹ سے منظور ہو چکے ہون اور منظور رہین۔

(۳) کوئی تحصیلدار یا منصف یا کوئی اور ملازم سرکاری جو کسی ایسے قسم کے عہدہ پر مامور رہا ہو کہ افسر مذکور کے فرائض سوائے کافی واقفیت اصول قانونی اور قوانین ضابطہ کے کماحقہ انجام نہ دیئے جاسکین بروقت ترک کرنے ملازمت سرکاری کے از روئے خاص حکم بحیثیت وکیل درجہ دوئم بغیر پاس کرنے امتحان مقررہ کے داخل کیا جاسکتا ہے۔

اس ضمن کے رو سے کوئی حکم داخل کئے جانیکا صادر نہ کیا جائیگا بجز اوس صورت کے کہ امیدوار یا تو حسب ہدایت عدالت ہذا بذریعہ خاص امتحان پاس کرنے کے یا کسی اور طرح پر عدالت کو اس امر مین مطمئن کر دے کہ وہ وکیل بننے کے لائق ہے۔ کوئی شخص جو اس ضمن کے بموجب داخل کیا جاوے وکیل درجہ اول نہین ہو سکتا تاوقتیکہ وہ اوس امتحان کو جو وکلاء درجہ دوئم کے لئے مقرر ہے پاس کر لیوے اور بعد ازان اوس میعاد تک جو ضمن ۵۔ قاعدہ دوئم مین امتحان مذکور پاس کرنے والے اشخاص کے لئے مقرر ہے وکالت نہ کرلے۔

شرائط ضمن ۴ قاعدہ دوئم بہ تبدیل مراتب تغیر الفاظ ان تمام اشخاص سے متعلق ہین جو بروئے ضمن ہذا داخل ہونا چاہین۔

مختاران دو درجہ کے ہونگے۔

چہارم۔ عدالت ہائے ملک پنجاب مین مختاران دو درجہ کے ہونگے۔

(۱) مختاران درجہ اول جو بحیثیت مختار درجہ اول چیف کورٹ مین بروقت استعمال اختیار سماعت صیغہ دیوانی اور کل عدالتہائے دیوانی

ماتحت چیف کورٹ مین مختارکاری کرنیکی مجاز ہین اور پنجاب مین بشرائط مجموعہ ضابطہ فوجداری عدالت سشن سے کم درجہ کی جملہ عدالتہای فوجداری
مین حاضر ہونے اور سوال جواب داخل کرنیکی مجاز نہین ۔

(۲) مختاران درجہ دویم جو بحیثیت مختار درجہ دویم جملہ عدالتہای دیوانی ماتحت چیف کورٹ مین مختارکاری کرنیکی مجاز ہین اور پنجاب مین
بشرائط مجموعہ ضابطہ فوجداری عدالت سشن سے کم درجہ کی جملہ عدالتہای فوجداری مین حاضر ہونے اور سوال جواب داخل کرنیکی مجاز ہین

اشخاص جو مختاران درجہ اول مین داخل ہو سکتے ہین

پنجم ۔ اشخاص مندرجہ ذیل قابل ادخال مختاران درجہ اول کے ہین اور باجازت چیف کورٹ مختاران درجہ اول مین داخل کئے جاوینگے یعنی
مختاران جو بموجب قواعد مورخہ [illegible] داخل کئے گئے ہون اور مختاران درجہ دویم جو بموجب قواعد ہذا یا قواعد مورخہ [illegible] دسمبر سنہ [illegible] یا
قواعد مورخہ [illegible] اکتوبر سنہ [illegible] داخل کئے جا چکے ہون جنہون نے بوقت اپنی درخواست گذارش کرنے کے عدالت ہای ماتحت مین کم از
کم تین سال تک برابر مختارکاری کی ہو اور امتحان متذکرہ قاعدہ سویم ضمن (۲) پاس کر لیا ہو ۔

اشخاص جو مختاران درجہ دویم مین داخل ہو سکتے ہین

ششم ۔ اشخاص مندرجہ ذیل کے قابل ادخال مختاران درجہ دویم قرار دیا گیا ہے اور باجازت چیف کورٹ اور بشرط ثبوت نیک چلنی کے مختاران درجہ
دویم مین داخل کئے جاوینگے یعنی وہ اشخاص جنہون نے پنجاب یونیورسٹی کالج یا پنجاب یونیورسٹی کی جماعت ہای قانونی کے قواعد منعقد الوقت کے بموجب
ابتدائی امتحان قانون پاس کر کے اسکا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہو الا شرط یہ ہے کہ قواعد مذکور جبتک کہ اونکا تعلق جماعت ہای قانونی مین داخل
ہونے اور اس امتحان سے ہے چیف کورٹ سے منظور ہو چکے ہون اور منظور رہین ۔

درخواست ادخال

ہفتم ۔ درخواست براے ادخال بطور وکیل یا مختار حسب شرائط ایکٹ [illegible] بذریعہ عرضی چیف کورٹ مین بھیجی جاویگی اور درخواست دہندہ کیطرف
کو بتوسط کسی ایڈوکیٹ یا وکیل یا مختار کے جو چیف کورٹ مین وکالت یا مختارکاری کرتا ہو اور جسکو اس کام کے واسطے اختیار ملا ہو
پیش کیجاویگی ۔

درخواست کے ہمراہ وجہ ثبوت لیاقت اور فیس مقررہ بھیجنی ہوگی

ہشتم ۔ درخواست مذکور کے ہمراہ وجہ ثبوت لیاقت مطلوبہ اور فیس مقررہ مع جمیع اسناد قابل الرفت بھیجنی ہوگی اور اگر سائل بوقت اپنی درخواست
دینے کے گورنمنٹ کے ماتحت کسی عہدہ پر مامور ہو یا تجارت یا کوئی اور کام کرتا ہو تو یہ بات درخواست مین درج کیجاویگی ۔

ادخال و عطاء سرٹیفکیٹ

نہم ۔ حکام عدالت ہذا درخواست پر غور فرماوینگے اور بصورت منظوری درخواست سائل کا نام مطلوبہ اور اقرار تحریری داخل کرنے کے جسمین
اوسکا معمولی کاروبار کا مقام اور عدالت ہای دیوانی و فوجداری و محکمہ جات مال جنمین وہ سرٹیفکیٹ مین تصریح کرایا چاہتا ہو ۔ جب اسطرح اوسکو
ایک سرٹیفکیٹ بنمونہ منسلکہ قواعد ہذا عطا کرینگے اور اسکے ادخال کو بذریعہ پنجاب گزٹ مشتہر کرینگے ۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر سائل اوس سال کے اندر جسمین
وہ داخل کیا جاے سرٹیفکیٹ حاصل نہ کرے تو بغیر خاص حکم عدالت کے سرٹیفکیٹ نہ دیا جاویگا ۔

فیس واجب الادا بوقت ادخال ۔

دہم ۔ ہر ایک شخص کو جسکا نام حسب قواعد مندرجہ صدر چیف کورٹ مین بحیثیت وکیل یا مختار داخل کیا جاوے فیس حسب ذیل ادا کرنی ہوگی ۔
دونون درجون مین سے کسی درجہ کے وکیل کو عہ ۔ دونون درجون مین سے کسی درجہ کے مختار کو [illegible]

[illegible]

درخواست دربارہ اندراج نام

یازدہم۔ درخواست براد اندراج نام بحیثیت وکیل یا مختار حسب منشاء دفعہ ۹ دفعہ ۹ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع بذریعہ عرضی اوس عدالت میں کیجاویگی جسمین سائل نام درج کرانا چاہے۔ درخواست مذکور کے ہمراہ سرٹیفکیٹ محولہ دفعہ ۷ پیش کرنا ہوگا اور وہ سائل کو بذات خاص یا معرفت کسی ایڈوکیٹ یا وکیل یا مختار کے جو عدالت مذکور مین وکالت یا مختاری کرتا ہو اور جسکو ایسا کام کرنیکا حسب ضابطہ اختیار دیا گیا ہو پیش کرنی ہوگی۔

اندراج نام

دوازدہم۔ اگر سرٹیفکیٹ سے یہ معلوم ہو کہ سائل اس بات کا مستحق ہے کہ اوسکا نام درج کیا جاوے تو عدالت اوسکا نام رجسٹر وکلاء و مختاران مین درج کریگی اور اوسکے سرٹیفکیٹ کی پشت پر ایک یادداشت بنمونہ مندرجہ ضمیمہ منسلکہ قواعد ہذا تحریر کریگی۔

تجدید سرٹیفکیٹ

سیزدہم۔ درخواستین براد تجدید سرٹیفکیٹ ہای بذریعہ عرضی چیف کورٹ مین یا اوس قسمت دیوانی کی عدالت قسمت مین پیش کیجاویگی جسمین سائل عموماً وکالت یا مختاری کرتا ہو اور درخواست مذکور کم از کم دو ہفتہ قبل انقضای میعاد سرٹیفکیٹ کے کرنی ہوگی اور اوسکے ہمراہ سارٹیفکیٹ جسکی میعاد ختم ہونیوالی ہو اور اقرار تحریری جس مین مراتب مندرجہ ذیل درج ہوں بھیجنا ہوگا یعنی سائل کا معمولی کاروبار کا مقام اور عدالتہای دیوانی یا فوجداری اور محکمہ جات مال جنکو وہ اپنے سرٹیفکیٹ مین تصریح کرانا چاہے جس صورت مین سائل اوس نام سے جو اوسکو پہلی ملی ہوئی سرٹیفکیٹ پر چسپان ہو مختلف نام پر سرٹیفکیٹ حاصل کرنا چاہے تو علاوہ مراتب متذکرہ بالا اقرار تحریری مین وہ درجہ بھی درج ہوگا جسکا سرٹیفکیٹ مطلوب ہو۔ درخواست مذکور سائل کو بذات خاص پیش کرنی ہوگی یا بصورتیکہ سائل بذات خود حاضر نہو سکے تو درخواست مذکور معرفت ایڈوکیٹ یا وکیل یا مختار کے جو اوس عدالت مین کاروکالت یا مختاری کرتا ہو اور جسکو ایسا کام کرنیکا حسب ضابطہ اختیار دیا گیا ہو پیش کرنی ہوگی کاغذات مطلوبہ کی داخل ہونے پر صاحب رجسٹرار یا صاحب جج عدالت قسمت یعنی جیسی صورت ہو ایک جدید سرٹیفکیٹ تیار کریگا اگر سائل اہل ثابت ہو تو اوسکو یا ایڈوکیٹ یا وکیل یا مختار کو جسنے درخواست پیش کی ہو عطا کرینگے جدید سرٹیفکیٹ کی پشت پر یادداشتہای اندراج نام جو اوس سرٹیفکیٹ پر جسکی میعاد ختم ہونیوالی ہو درج ہوں تحریر کیجاینگی۔ اور اس عبارت ظہری کو افسر تجدید کنندہ سرٹیفکیٹ تصدیق کریگا جب کسی سرٹیفکیٹ کی تجدید عدالت قسمت کا کوئی صاحب جج کرے تو لازم ہوگا کہ صاحب موصوف چیف کورٹ کو تجدید مذکور سے فوراً مطلع کرین اور سرٹیفکیٹ منسوخ شدہ کو رد کرکے بطور تحریر کے اپنے دفتر مین رکھین۔

وکیل یا مختار جو تین سال تک سرٹیفکیٹ کی تجدید سے قاصر رہے۔

چہاردہم۔ اگر کوئی شخص جو دونون درجہ مین سے کسی درجہ کے وکلاء یا مختاران مین داخل کیا گیا ہو اور جسنے سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہو تین سال تک سرٹیفکیٹ مذکور کی تجدید سے قاصر رہے تو وہ معطل کیا جائیگا اور چیف کورٹ کے حکم مزید کے بدون اپنے سرٹیفکیٹ کی تجدید کا مستحق نہوگا۔

وکیل یا مختار اگر کوئی عہدہ سرکاری منظور کرے یا تجارت وغیرہ وغیرہ تو چیف کورٹ میں اطلاع دیوے

پانزدہم۔ کوئی شخص جو وکلاء یا مختاران کی ہر دو درجہ مین سے کسی درجہ مین داخل کیا گیا ہو کوئی عہدہ گورنمنٹ کے ماتحت اختیار کرے یا کوئی تجارت یا اور کام اختیار کرے تو اوسپر لازم ہوگا کہ چیف کورٹ کو اسکی اطلاع دے اور اوسپر عدالت موصوف مجاز ہوگی کہ وکیل یا مختار مذکور کو وکالت یا مختاری سے معطل کرے یا اوسپر جیسا مناسب سمجھے حکم صادر کرے۔

الزام برخلاف وکلاء و مختاران

شانزدہم۔ درخواستہای بعدالت چیف کورٹ جسمین کسی وکیل یا مختار پر جسکے پاس سرٹیفکیٹ حسب دفعہ ۔۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء ہو بدعملی کا الزام

برائے نمونہ سرٹیفکیٹ کے دیکھو ضمیمہ منسلکہ قواعد ہذا۔

لگا دیا جاوے اور جس میں تحقیقات حسب منشاء دفعہ ۱۳ کے ادا کیا جاوے عدالت موصوف کو ایک واحد صاحب جج سماعت کرینگے اور اوسپر وہ حکم جو وہ مناسب سمجھیں صادر کرینگے۔

درخواست میں کیا درج ہونا چاہئے

ہفدہم۔ ایسے ہر ایک درخواست میں وہ واقعات مختصر اور صاف طور پر تحریر کئے جاینگے جنکی روسے سائل وکیل یا مختار کی نسبت بدعملی منسوب کرے اور اوسپر سائل کے دستخط ثبت ہونگے۔ تحریر مذکور کی تائید ایک یا زیادہ بیانات حلفی سے جو واقعات مندرجہ بیان مذکور کی راستی سے متعلق ہوں کیجاوے۔

اگر تحقیقات کا حکم دیا جاوے تو وکیل یا مختار کو الزام جسپر الزام لگایا گیا ہو اطلاعنامہ بھیجا جائیگا

ہشتدہم۔ اگر کسی ایسی درخواست گذرانی پر یہہ حکم دیا جاوے کہ چیف کورٹ کے سامنے تحقیقات عمل میں آوے تو الزام جسکی نسبت تحقیقات کرنی ہو مرتب کیا جائیگا اور صاحب رجسٹرار الزام مذکور کو اوس شخص کے پاس جسپر الزام لگایا گیا ہو مع اطلاعنامہ مشعر اس امر کے بھیجینگے کہ تاریخ کو جو مقرر ہو کر اطلاعنامہ مذکور میں درج ہوگی عدالت الزام مذکور پر غور کریگی۔ نقل الزام مع اطلاعنامہ مذکور تاریخ معینہ سے کم از کم پندرہ روز پہلے وکیل یا مختار کے پاس پہونچائی جانی چاہئے۔ اور تاریخ مذکور کو یا کسی تاریخ مابعد کو جس تاریخ تک تحقیقات ملتوی کیجاوے امر متنازعہ فیہ تجویز میں لائی جاوے چیف کورٹ کل شہادت کو جو الزام لگانیوالے پیش کریں یا اوسکی طرف سے حسب ضابطہ پیش کیجاوے اور جو وکیل یا مختار مذکور پیش کریگا سنیگی اور بعد ازاں جیسا عدالت کی دانست میں واجب ہوگا حکم صادر کریگی۔

چیف کورٹ کا کوئی جج درخواست کی بابت تحقیقات کا حکم دے سکتا ہے

نوزدہم۔ صاحبان جج چیف کورٹ میں سے کوئی صاحب جج بلا درخواست گذرانی کے بذریعہ خاص حکم ارشاد فرما سکتے ہیں کہ چیف کورٹ کے سامنے تحقیقات حسب منشاء دفعہ ۱۳ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء عمل میں آوے جس صورت میں کہ وہ بذات خود ایسے واقعات سے واقف ہوں جنکے لحاظ سے انکی رائے میں ایسی تحقیقات واجب اور ضروری معلوم ہو اور ایسی صورت میں ضابطہ کے بموجب عمل ہوگا جو قاعدہ ہشتدہم میں قرار دیا گیا ہے۔

تحقیقات واحد صاحب جج کے روبرو

بستم۔ تحقیقات جسکی نسبت حسب منشاء قاعدہ ہشتدہم یا قاعدہ نوزدہم حکم دیا جاوے عموماً ایک واحد صاحب جج عدالت ہذا کے حضور میں عمل میں آویگی

بست و یکم۔ قواعد مندرجہ بالا کی کسی عبارت کی نسبت یہہ متصور نہوگا کہ اوس سے عدالت ہذا کا یہہ اختیار محدود ہوتا ہے کہ بذریعہ حکم ایک یا زیادہ صاحبان جج کے یہہ ارشاد کرے کہ کوئی تحقیقات حسب دفعہ ۱۳ کس طریق پر کیجاویگی اور اوسے کون اشخاص کرینگے الا شرط یہہ ہے کہ تحقیقات حسب قواعد مندرجہ بالا کے بعد کوئی وکیل یا مختار بلا سوائے ایسے حکم کے معطل یا برطرف نہیں کیا جائیگا جو عدالت ہذا کے دو صاحبان جج سے کم کی منظوری سے صادر ہو۔

اختیارات صاحب جج واحد

بست و دویم۔ صاحبان جج چیف کورٹ میں سے کوئی ایک واحد صاحب جج (بپابندی شرائط دفعہ ۴ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۶ء) ایسے امور کی نسبت حسب منشاء دفعہ ۱۴ و ۱۵ رپورٹ کیجاوے حکم صادر کر سکتے ہیں اور وہ اوس اختیار کو جو حسب منشاء دفعہ ۱۶ ایکٹ مذکور عطا ہوا استعمال کر سکتے ہیں۔

ہر حکم مشتہر ہونا چاہئے

بست و سویم۔ ہر ایک حکم اخیر کو جسکی رو سے کوئی وکیل یا مختار معطل یا برطرف کیا جاوے صاحب رجسٹرار بذریعہ پنجاب گزٹ مشتہر کرینگے۔

ضمیمہ نمونہ جات

(۱) نمونہ سرٹیفکیٹ ہائے محولہ قاعدہ نہم (خاص حالات کیواسطے دیکھو فقرہ ۱۱ سرکلر بالا)

(الف) نمونہ سرٹیفکیٹ وکیل

بموجب ایکٹ انتظام قانون پیشہ مجریہ ۱۸۸۴ء ہم بذریعہ تحریر ہذا التصدیق کرتے ہیں کہ مسمی فلاں کو جسکا معمولی مقام کاروبار بمقام فلاں ہے چیف کورٹ پنجاب نے بطور وکیل درجہ فلاں باضابطہ داخل کیا ہے اور نامبردہ بحیثیت مذکور برعایت شرائط دفعہ ۸ - ایکٹ محولہ بالا عدالت ہائے و محکمہ جات مصرحہ ذیل میں سال حال کے اختتام تک وکالت کرنیکا مجاز ہے یعنی -

(۱) عدالت ہائے دیوانی

(چیف کورٹ یا عدالت قسمت[*]) اور نیچے درجہ کے اختیار والی جملہ عدالت ہائے دیوانی -

(۲) عدالت ہائے فوجداری

(چیف کورٹ یا عدالت سشن[*]) اور نیچے درجہ کے اختیار والی جملہ عدالت ہائے فوجداری -

(۳) محکمہ جات مال

(محکمہ صاحب فنانشل کمشنر[†]) جملہ محکمہ جات مال تحت محکمہ موصوف یا جملہ محکمہ جات مال تحت محکمہ صاحب فنانشل کمشنر (جیسی کہ صورت ہو)

ہمارے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج تاریخ ماہ ۱۸ء کو دیا گیا -

(دستخط) الف - ب -

( ) رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب یا جج عدالت قسمت (جیسی کہ صورت ہو)

(ب) نمونہ سرٹیفکیٹ مختار

بموجب ایکٹ انتظام قانون پیشہ مجریہ ۱۸۸۴ء ہم بذریعہ تحریر ہذا التصدیق کرتے ہیں کہ مسمی فلاں کو جسکا معمولی مقام کاروبار بمقام فلاں ہے چیف کورٹ پنجاب نے بطور مختار درجہ فلاں باضابطہ داخل کیا ہے اور نامبردہ بحیثیت مذکور برعایت شرائط دفعہ ۹ - ایکٹ محولہ بالا عدالت ہائے مصرحہ ذیل میں اختتام سال حال تک مختار کاری کرنیکا مجاز ہے یعنی -

(۱) عدالت ہائے دیوانی

(چیف کورٹ یا عدالت قسمت[*]) اور نیچے درجہ کے اختیار والی جملہ عدالت ہائے دیوانی -

(۲) عدالت ہائے فوجداری

عدالت سشن سے نیچے درجہ کی اختیار والی جملہ عدالت ہائے -

ہماری دستخط اور عدالت کی مہر سے آج تاریخ ماہ ۱۸ء کو دیا گیا

(دستخط)

الف - د

رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب یا جج عدالت قسمت (جیسی کہ صورت ہو) -

[*] اعلی عدالت دیوانی یا فوجداری کو جیسی کہ صورت ہو جس سے سرٹیفکیٹ متعلق ہو بیوالا ہو تصریح کیجانی چاہئے -
[†] اعلی عدالت کو جس سے سرٹیفکیٹ متعلق ہو بالا موقعہ پر لکھنا چاہئے -

(۲) نمونہ رجسٹر محولہ قاعدہ دوازدہم

رجسٹر وکلا و مختاران جنکا نام بموجب ایکٹ ۱۸ [illegible] درج ہی

۱	۲	۳	۴
نام	تاریخ اوخال بہ حیثیت کورٹ	تاریخ اندراج نام	کیفیت

(۳) نمونہ یادداشت اندراج نام محولہ قاعدہ دوازدہم

تصدیق کیا جاتا ہی کہ مسمی فلان کا نام آجکے روز بہ عدالت فلان مقام فلان بطور ـــ درج کیا گیا ہی

(دستخط)

الف ـ ب

لقب (بحیثیت جج عدالت)

لوکل گورنمنٹ نے قواعد بالا میں ایزادی ہائے مندرجہ ذیل منظور کی ہیں۔

۲ قاعدہ سویم ضمن ۲ میں عبارت "اشخاص جنکو پاس" کی بجائی عبارت ذیل قائم کیجاتی ہی "وہ اشخاص جو ڈگری یافتہ پنجاب یونیورسٹی یا کسی اور مسلمہ یونیورسٹی کے ہوں یا جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کالج کا امتحان مائی پروفیشنسی ان آرٹس پاس کیا ہو اور جنکو پاس"

تنبیہ - یہ قاعدہ اپنی ترمیم شدہ حالت میں یکم جنوری [illegible] سے اثر پذیر ہوگا۔

۳ - قاعدہ پنجم میں آخر عبارت "امتحان متذکرہ قاعدہ سویم ضمن ۲ پاس کر لیا ہو" کی بجائی "جو حسب قاعدہ سویم ضمن (۲) جیسا کہ اسکی ترمیم حسب صراحت بالا ہوئی ہی لیاقت رکہتی ہوں" قائم کرو

تنبیہ - یہ قاعدہ اپنی ترمیم شدہ حالت میں یکم جنوری [illegible] سے اثر پذیر ہوگا۔

۴ - قاعدہ ششم میں عبارت "جنہوں نے" کے بعد عبارت ذیل ایزاد کی جاتی ہی "پنجاب یونیورسٹی کا امتحان انٹرمیڈیٹ یا کسی اور مسلمہ یونیورسٹی کا مساوی درجہ کا امتحان یا پنجاب یونیورسٹی کالج کا امتحان پروفیشنسی ان آرٹس اور"

تنبیہ - یہ قاعدہ اپنی ترمیم شدہ حالت میں یکم جنوری [illegible] سے اثر پذیر ہوگا۔

سرکلر نمبر ۱۸/۱۱ - کار منصبی اختیارات و فرائض مختاران (دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۱۸ [illegible])

استعمال اون اختیارات کی جو از روی دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۱۸ [illegible] حاصل ہیں چیف کورٹ نے قاعدہ مندرجہ ذیل نسبت کار منصبی و اختیارات د

وزرائیکہ مختاران کے جو عدالتہائے دیوانی ملک پنجاب مین کار مختاری کرین مرتب کیا ہے ۔

۳ ۔ عدالت ہذا اس قسم پر عدالتہائے فوجداری ماتحت خود کو یہ بھی جتاتی ہے کہ بروئے دفعہ ۹ ۔ ایکٹ محولہ بالا اختیارات مختاران بمقدمات فوجداری مرسیگا پابند احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری کئی گئی ہین (نیز دیکھو نوٹ تحت قاعدہ چہارم فقرہ ۔ ۷ ۔ اجوڈیشل سرکلر نمبر ۷۱۱)

قاعدہ

پابندی احکام دفعہ ۱ ۔ ایکٹ اشخاص قانون پیشہ مجریہ ۱۸۶۵ء لازم جائز ہے کہ مختار جو حسب ضابطہ مقرر کیا جاوے کسی عدالت دیوانی میں ہر ایسے مقدمہ مین حاضر ہو یا درخواست دے یا عمل کرے جسمین بروئے قانون یہ اجازت ہے کہ کسی فریق کا مختار معمولہ حاضر ہو یا درخواست دے یا عمل کرے

مگر شرط یہ ہے کہ مختار بجز اوس صورت کے کہ عدالت امر اجازت دے کسی فریق یا گواہ کے اظہار لینے مین کچھ کسی طرح پر شریک نہوگا ۔

مگر یہ بھی شرط ہے کہ مختار کو کسی صورت مین اس امر کی اجازت نہ دیجائیگی کہ بموجب دفعات ۷۹ او ۸۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی اپنے موکل کے مقدمہ کے حالات بیان کرے یا فریق مخالف کو جواب الجواب دیوے یا نالش یا اپیل کی کارروائیون کے کسی مرحلہ مین نالش یا اپیل مذکور کی نسبت عدالت کے سامنے کوئی تقریر بحث آمیز پیش کرے ۔

تشریح ۔ قاعدہ مندرجہ بالا مین کسی عبارت سے یہ مقصود نہوگا کہ عدالت کو ایسے سوالات پوچھنے یا مختار کو ایسے سوالات کے جواب دینے کی ممانعت ہے جنکو عدالت اس امر کیلئے ضروری سمجھے کہ وہ سوالات مذکور کے ذریعہ سے مقدمہ کو جو اوس شخص کیطرف سے پیش کیا گیا ہے جسکی بجائے مختار حاضر ہوا ہے درست طور پر سمجھنے کے قابل ہوگی

سرکلر نمبر ۱۱۹ ۔ قواعد حسب دفعہ ۴۱ ۔ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء ترمیمہ بروئے دفعہ ۸ ۔ ایکٹ ۹ ۱۸۸۹ء) درباره لیاقت و ادخال اشخاص مناسب بزمرہ اشخاص ایڈوکیٹ چیف کورٹ پنجاب ۔

اشخاص ایڈوکیٹ جو پہلے عدالتہائے دیوانی کا رو کار کرتے رہے داخل کئے جاوینگے اور انکا نام درج کیا جاویگا

جملہ اشخاص ایڈوکیٹ جنکے نام بروقت نفاذ ایکٹ اشخاص قانون پیشہ مجریہ ۱۸۷۹ء عدالت ہذا کی رجسٹر اشخاص ایڈوکیٹ و دیگر اشخاص مجاز کاروکار عدالتہائے دیوانی ملک پنجاب بروئے ایکٹ ۱۸۶۶ء درج تھے عدالت ہذا کی ایڈوکیٹ ہونیکے لئے حسب ضابطہ لیاقت حاصل کردہ متصور ہونگے اور بعبارت بالا داخل کئے جائینگے اور انکے نام درج کئے جاوینگے ۔

لیاقت برائے ادخال دیگر اشخاص

۲ ۔ ہر ایسا شخص جو انگلستان یا آئرلینڈ مین بزمرہ اشخاص بیرسٹر یا فیکلٹی آف ایڈوکیٹس ملک سکاٹلنڈ مین بطور ممبر داخل ہوچکا ہو بطور ایڈوکیٹ عدالت ہذا داخل کیا جاسکتا ہے ۔

سائل کو چاہیئے کہ آیا وہ داخل ہے ۔ سرٹیفکیٹ اور سند اعتماد پیش کرے

۳ ۔ ہر شخص کو بموجب قاعدہ مندرجہ بالا بزمرہ اشخاص ایڈوکیٹ عدالت ہذا داخل ہونیکے لئے درخواست کرے لازم ہے کہ ایک سرٹیفکیٹ متضمن اس امر کے کہ وہ انگلستان یا آئرلینڈ مین بزمرہ اشخاص بیرسٹر یا فیکلٹی اوف ایڈوکیٹس ملک سکاٹلنڈ مین بطور ممبر داخل ہوچکا ہے مع قابل اطمینان اسناد متعلق اپنی نیک چلنی اور لیاقت کے پیش کرے ۔

نوٹ اشتہار گورنمنٹ گزٹ پنجاب نمبر ۲۰۵ مورخہ ۱۲ اجولائی ۱۸۸۹ء

داخل ہونیکے واسطے درخواست کرنیکا طریقہ

۴ - زمرہ اشخاص ایڈوکیٹ عدالت ہذا میں داخل ہونیکے لئے درخواست کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ ایک چٹھی تحریر کیجاوے جسمیں آرزومند سائل نے اپنی ... ظاہر کی ہو اور نیز یہ ہو کہ آیا اوسکا ارادہ چیف کورٹ کے علاقہ اختیار سماعت کے اندر کاروکالت کرنیکا ہے اور اگر اوسکا ایسا ارادہ ہو تو کسی ضلع کو اپنا معمولی مقام کاروبار تجویز کرتا ہے چٹھی مذکور صاحب رجسٹرار عدالت ہذا کے نام تحریر کیجاویگی اور وہ معہ (۱) سرٹیفکیٹ مطلوبہ جز (ب) قاعدہ ۳ - (۲) سندات نیک چلنی ولیاقت کے صاحب ممدوح کو دیدی جاویگی -

سرٹیفکیٹ داخلہ و اندراج نام

۵ - درخواست مذکور پر عدالت ہذا غور کریگی اور اگر وہ منظور کیجاوے تو صاحب رجسٹرار سائل کو ایک سرٹیفکیٹ داخلہ ثبت دستخط خود و مہر عدالت دینگے اور سائل کا نام عدالت ہذا کے رجسٹر اشخاص ایڈوکیٹ میں درج کرینگے -

گورنمنٹ ایڈوکیٹ

۶ - کوئی شخص جو بیرسٹر یا ممبر فیکلٹی اوف ایڈوکیٹس ملک سکاٹلینڈ نہ ہو اور جو عہدہ ایڈوکیٹ و لیگل ایڈوائزر گورنمنٹ پنجاب پر مامور ہو بحیثیت اپنے عہدہ کے زمرہ اشخاص ایڈوکیٹ چیف کورٹ میں داخل ہونیکے لائق متصور ہوگا اور بذریعہ خاص حکم عدالت ہذا بصراحت بالا داخل کیا جاسکیگا

رجسٹر اشخاص ایڈوکیٹ میں درج ہونیکا سرٹیفکیٹ

۷ - ہر ایڈوکیٹ عدالت ہذا مجاز ہے کہ پانچ روپیہ فیس داخل کرکے ایک سرٹیفکیٹ دستخطی صاحب رجسٹرار بہ ثبت مہر عدالت اس مضمون کا حاصل کرے کہ رجسٹر اشخاص ایڈوکیٹ عدالت ہذا میں اوسکا نام درج ہے -

سرکلر نمبر ۱۲۰ - ممانعت اس امر کی اشخاص قانون پیشہ ملک پنجاب دلالان وکارندگان سے کام لیوین

اشتہار جسکی رو سے دلالان سے کام لینا ممنوع ہے

اشتہار منسلکہ کی متداول کرنیمین جو دلالان اور کارندگان سے کام لینے کے باب میں ہے حکام چیف کورٹ نے طریق موجودہ کے رفع کرنیمین کل حکام جوڈیشل کی امداد کی استدعا کی تھی اور یہ حکم دیا تھا کہ کوئی ایڈوکیٹ یا وکیل یا مختار جو پنجاب میں کاروکالت یا مختاری کرتا ہو اگر اس اشتہار کے احکام کے خلاف عمل کرے تو اوسکی اطلاع فوراً چیف کورٹ میں کیجاوے صاحبان جج سے یہ التماس کیگئی تھی کہ اہل مقدمہ کو اس امر سے متنبہ کرنیکے لئے جس طریق سے اونکی دانست میں انسب معلوم ہو تدابیر کرین کہ وکیل یا مختار کی پسند کرنیمین دلالان و کارندگان سے کام نہ لیجاوے اور اہل مقدمات کی سہولت کے لئے اس امر کا بطور عمدہ تجویز کے اظہار کیا گیا تھا کہ جو وکلاء اور مختاران سند یافتہ ضلع میں ہون اونکی ایک فہرست کسی نمایان جگہہ میں آویزان کردیجاوے -

اشتہار چیف کورٹ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۹۳ء

نمبر ۱۵۲۳ - از انجا کہ ایک جلسہ وکلاء میں جو بمقام لاہور ۳ مئی ۱۸۹۳ء کو منعقد ہوا تھا یہ تجویز ہوئی تھی کہ چونکہ اشخاص قانون پیشہ میں جا بجا یہ طریق جاری ہے کہ دلالان یا دیگر کارندگان یا اشخاص کو روپیہ یا دستوری بعوض لانے موکلان کے دیجاتی ہے وہ سخت اعتراض کے لائق ہے اور اس قسم کا روپیہ یا دستوری کا دینا جماعت وکلاء کے لئے آئندہ کے لئے پیشہ وکالت میں ایک امر سخت بدعملی کا متصور ہونا چاہئے اور از انجا کہ حکام چیف کورٹ کا تجویز بالا سے کلی اتفاق ہے اسلئے بذریعہ تحریر ہذا اشتہار عام دیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کوئی ایڈوکیٹ یا وکیل یا مختار جو عدالتہائے ماتحت میں کام کرتا ہو کسی شکل میں خواہ بلا واسطہ یا بالواسطہ کسی طور پر کوئی روپیہ یا دستوری اس طور پر دیگا تو عدالت ہذا اوسکو پیشہ وکالت میں ایک امر سخت بدعملی کا قصور کریگی اور اوسپر بصراحت مذکور عمل کریگی

سلسلہ مقدمات جرم زیر دفعہ ۳۰ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء

۲ - اب بروئے دفعہ ۳۰ - ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء کمیشن کا لینا یا دینا جرم قرار دیا گیا ہے اور چیف کورٹ نے حکم صادر کیا ہے کہ اسکے کل مقدمات میں جو

چیف کورٹ مین ارسال کیجاوین

حسب دفعہ مذکور خواہ مقدمہ کا انجام کچھ ہی ہو بغرض صدور حکم عدالت ابتدائی بھیجی جاینگی بعدہ اگر بنا بر اضی حکم صادرہ اپیل نہو سکتا ہو تو بروقت اختتام کارروائیہائی اور اگر حکم صادرہ قابل اپیل ہو تو بعد انقضائی میعاد اپیل یا بعد انفصال اپیل جیسی صورت ہو بھیجی جاوینگی۔

سرکلر نمبر ۱۲ | محنتانہ وکلا بابت کارروائی ہائی محکمہ چیف کورٹ (دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۱۸ ۱۸۶۶ء)

بلحاظ مختاران قواعد ایک شرط کی پابند ہین

قواعد مندرجہ ذیل مرتبہ چیف کورٹ حسب دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۱۸ ۱۸۶۶ء کی روسی تقرر و انتظام اوس محنتانہ کا ہوتا ہی جو کسی فریق کیطرف سی کارروائی ہائی محکمہ چیف کورٹ کی بابت مختار یا ایڈوکیٹ یا پلیڈر یا وکیل مختار یا اٹیرنی کو محنتانہ کی بابت واجب الادا ہو - اور قواعد ہذا بلحاظ مختاران شرائط ذیل کی پابند ہین - یعنی -

(ا) محنتانہ جو مختار کی بابت ادا کرنا ہو اوس محنتانہ کی نصف سی زیادہ نہوگا جو وکیل کی بابت واجب الادا ہو۔

(ب) جب کوئی مختار بشمولیت کسی ایڈوکیٹ یا پلیڈر یا وکیل یا اٹیرنی کی مصروف کیا جاوی تو عدالت خاص صورتون مین مختار کی بابت محنتانہ مزید دلاسکتی ہی جو تعداد مین اوس محنتانہ سی زیادہ نہو جو بصورت مختار کی تنہا مصروف کئی جانیکی واجب الادا ہوتا۔

مقدمات بابت جائداد یا مہر یا ہرجانہ مین

قواعد - مقدمات دلاپانی جائداد خاص یا حصہ جائداد خاص مین خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ یا مقدمات بابت مہر کی یا ہرجانہ مین -

(الف) اگر تعداد یا مالیت جائداد یا قرضہ یا ہرجانہ ڈگری شدہ تین ہزار روپیہ سی زیادہ نہو تو محنتانہ بشرح پانچ روپیہ سیکڑہ تعداد یا قیمت ڈگری شدہ پر شمار کیا جاویگا الا کسی مقدمہ مین عدالت اوسطرح پر حکم دیسکتی ہی اور ایسی فیصدی مقرر کرسکتی ہی جو واجب اور قرین انصاف معلوم ہو -

(ب) اگر تعداد یا مالیت ڈگری شدہ تین ہزار روپیہ سی زیادہ ہو تو محنتانہ ایسی فیصدی کی بموجب شمار ہوگا جو عدالت کو واجب اور قرین انصاف معلوم ہو۔

مقدمات غیر متعلقہ تقسیم یا روتیہ یا جائداد مین

۲ - مقدمات غیر متعلقہ تقسیم یا روتیہ مدعی مثلاً مقدمات تمدید یا ازالہ حیثیت عرفی مین یا مقدمات غیر متعلقہ جائداد یا بابت تعیین کرانی ان حقوق کی جنکی مالیت غیر یا حق ٹھیک مقرر نہین کیجا سکتی مثلاً مقدمات مداخلت نسبت حق روشنی یا حق آب یا حق شفع مین - یا مقدمات تقسیم جائداد مشترکہ مین جنمین تقسیم کی مزاحمت بیجا طور پر کیجاوی - اگر مدعی کامیاب ہو تو عدالت حکم دیسکتی ہی کہ محنتانہ جو مدعی کو دلایا جاوی اوسکا شمار یا تو بلحاظ تعداد ڈگری شدہ یا بلحاظ مالیت مقدمہ بلحاظ ایسی رقم کی جو مالیت مذکور سی زیادہ نہو کیا جاوی جسکو عدالت مناسب سمجھی اور بلحاظ خلقت معاملہ متنازعہ مقرر کری - ہر ایسی حالت مین تعداد محنتانہ بموجب قاعدہ ۱ کی شمار کیجاویگی -

مقدمات جو مسترد ہو جائیں محنتانہ جو مدعا علیہ کو دلایا جاوی -

۳ - اگر مقدمہ بسبب عدم پیروی یا حسب ضابطہ خارج ہو جائی یا مدعا علیہ کی حق مین ڈگری ہو جاوی تو محنتانہ جو مدعا علیہ کو دلایا جاوی بموجب قاعدہ ۱ - کی بلحاظ کل تعداد مقدمہ کی شمار کیا جاویگا -

اگر مقدمہ کی جزو ڈگری ہو اور جزو خارج ہو تو محنتانہ کسطرح شمار ہونا چاہیے

۴ اگر مقدمہ مدعی کی حق مین نسبت ایک جزو اوسکی دعوی کی ڈگری ہو جاوی اور نسبت باقی کی خارج ہو جاوی - یا مدعا علیہ کے حق مین ڈگری ہو جاوی تو محنتانہ جو ہر ایک فریق کو دلایا جاوی بلحاظ مالیت اوس جزو دعوی کی مقرر ہوگا جسکی نسبت وہ کامیاب ہوا ہو اور بموجب قاعدہ ۱ کی شمار

۵ - اگر کسی مقدمہ میں مدعی ایک کل مقدار دعوی کی نسبت کامیاب ہو مگر ہرجانہ متدعویہ کی کل تعداد حاصل نہ کرسکے تو مدعا علیہ بلحاظ تعداد ہرجانہ متدعویہ تعداد وصول شدہ کے کسی محنتانہ کا مستحق نہ ہوگا بجز اس صورت کے کہ جب عدالت کی رائے میں تعداد ہرجانہ متدعویہ مناسب یا حد سے زیادہ ہو اور عدالت اس سبب یا اور کسی سبب سے حکم دے کہ مدعا علیہ کو محنتانہ دلایا جاوے -

اگر محنتانہ خاص طور پر دلایا جاوے تو اوسکی تعداد بلحاظ اوس تعداد ہرجانہ کے جو مدعی کو نہ دلایا گیا ہو مقرر کیجاویگی اور بموجب قاعدہ نمبر ۲ شمار کیجاویگی

بعض صورتوں میں مدعا علیہ مستحق محنتانہ کا ہوتا ہے -

۶ - اگر چند مدعا علیہم جنکا حق بالاجمال یا بالاشتراک ہو بالاجمال جوابدہی کریں یا جدا جدا جوابدہی کریں جنکا فی الواقع ایک ہی مفہوم ہو اور کامیاب ہوں تو اونکو ایک محنتانہ سے زیادہ نہ ملیگا بجز اوس صورت کے کہ عدالت اور طرح پر حکم دیوے اگر صرف ایک ہی محنتانہ دلایا جاوے تو عدالت ہدایت کریگی کہ کس طرح مدعا علیہم کو ملنا چاہیے یا حسب مناسبت بالحصص اوسکو مدعا علیہم میں تقسیم کردے -

اگر کئی مدعا علیہم میں مشترکہ کامیاب ہوں تو صرف ایک محنتانہ دلایا جاوے -

۷ - اگر چند مدعا علیہم جنکے حقوق جداگانہ ہوں جوابدہی جداگانہ اور مختلف حیثیت کریں اور کامیاب ہوں تو مدعا علیہم میں سے ہر ایک کو جو صرف اپنے حق کیلئے حاضر ہوا ہو بابت اوسکے حق جداگانہ کے محنتانہ مل سکتا ہے - اگر اس طرح محنتانہ دلایا جاوے تو وہ حسب قاعدہ نمبر ۲ بلحاظ مالیت حق جداگانہ مدعا علیہ کے شمار کیا جاویگا -

علیحدہ محنتانہ کسی صورتوں میں دلایا جا سکتا ہے -

۸ - کسی کارروائی متفرق میں یا قبل انفصال ڈگری کسی مقدمہ میں حاضر ہونے یا عمل کرنے یا سوال جواب کرنیکو سوا اوسکے کہ اونکا شمار کیا جاوے بلحاظ نوعیت و حکمت کارروائی یا معاملہ کے مقرر کیا جاویگا مگر شرط یہ ہے کہ کسی حالت میں تعداد تجویز شدہ بابت محنتانہ مذکور ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی -

محنتانہ کارروائی متفرق وغیرہ میں

۹ - اگر کسی مقدمہ میں جو صیغہ خفیفہ سے صیغہ ابتدائی میں دائر ہو جوابدہی کیجاوے تو محنتانہ بقدر نصف اوس رقم کے محسوب ہوگا جو بحالت جوابدہی مقدمہ کے لگائی جاتی -

محنتانہ اون مقدمات میں جو صیغہ ابتدائی میں جوابدہی کئے جائیں

۱۰ - اگر درخواست فریق ثانی کی کسی فیصلہ کی نظرثانی منظور کیجاوے یا اگر درخواست نظرثانی کی برائے سماعت لیجاوے اور بعد فیصلہ سابق بحال رکھا جاوے تو محنتانہ اگر فریق کامیاب بوجہ نظرثانی کو دلایا جاوے بقدر اوس رقم کے مقرر کیا جاویگا جسکی تعداد کا تعین اوس رقم کی نصف سے زیادہ نہ ہو جو ازروئے قواعد ہذا بحالت ڈگری صیغہ ابتدائی لگائی جاوے -

محنتانہ بحالت نظرثانی جبکہ فیصلہ سابق بحال رکھا جاوے -

۱۱ - اگر درخواست نظرثانی برائے سماعت لیجاوے اور بعد فیصلہ سابق ترمیم کیا جاوے تو محنتانہ بوجہ نظرثانی اگر فریق کامیاب کو دلایا جاوے تو اوس رقم کی نصف سے زیادہ نہ ہوگا جو ازروئے قواعد ہذا بحالت ڈگری صیغہ ابتدائی دلائی جاوے - جو محنتانہ بابت نظرثانی لیا جائیگا بجز اوس صورت کے کہ عدالت اور طرح پر حکم دے بلحاظ اوس محنتانہ کے ہوگا جو خرچہ بابت مقدمہ صیغہ ابتدائی میں شامل ہو اور جو از روئے فیصلہ نظرثانی فریق کامیاب کو دلایا جاسکتا ہے -

بعد ترمیم فیصلہ سابق کے ترمیم کیا جاوے

محنتانہ بابت اپیل

۱۲ - مقدمات اپیل میں محنتانہ اوسی شرح کے مطابق شمار ہوگا جیسا کہ مقدمات صیغہ ابتدائی میں اور جو اسکی قواعد مذکورہ بالا میں نسبت

مقدمات صیغہ ابتدائی بیان ہوچکے ہین اونکی پابندی جہانتک ممکن ہو مقدمات اپیل مین بہی رکہی جاویگی ۔

جب چند اپیلانٹان کا حق مشترک ہو۔

۱۳ - جسمے رقمین حق چند اپیلانٹان کا مشترک ہو تو ایک محنتانہ سے زیادہ نہین دلایا جاویگا بجز اوس صورت کے کہ عدالت اور طرح حکم دیوے اگر صرف ایک ہی محنتانہ دلایا جاوے تو عدالت ہدایت کریگی کہ وہ کس اپیلانٹ کو ملنا چاہئے یا مابہ اپیلانٹان مین حصہ اندازہ سے مناسب جانے تقسیم کردی جاویگی ۔

جب کئی ریسپانڈنٹ جدا جدا وکیلوں کی معرفت حاضر ہوں۔

۱۴ - اگر ایک مقدمہ اپیل مین چند ریسپانڈنٹان جدا جدا وکلاء کے ذریعہ حاضر ہوئے ہون تو اس امر کی تجویز کرنے مین کہ آیا جدا جدا محنتانہ دلایا جاوے عدالت کی رہنمونی اصول مندرجہ قواعد ۹ و ۱۰ سے ہوگی ۔

محنتانہ کے دلانے مین عدالت اپنی قیمتانہ کے رائے عملمین لاسکتی ہے

۱۵ - اگر کسیجہ رقمین دلایا جانا محنتانہ کا مطابق قواعد مذکورہ بالا کے عدالت کو وجہ ایسے رقم بین الانصاف معلوم نہ ہو تو عدالت محنتانہ دلانے مین اپنی رائے کو اس طرح عمل مین لاسکتی ہے جسطرح اوسکو واجبی رقم بین الانصاف معلوم ہو ۔

اپیل بنا راضی ڈگری جو ایسی مقدمہ مین صادر ہوئی ہو ۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر بنا راضی اوس ڈگری کے جو عند الواپسی مقدمہ صادر ہوئی ہو اپیل جرم کیا جاوے تو بعوض یکجہ محنتانہ فریق کامیاب اپیل کو دلایا جاوے اوسکی تعداد بجز اوس صورت کے کہ عدالت اور طرح حکم دیوے تو اوس رقم کی جو تہائی سے کم اور نہ نصف سے زیادہ ہوگی جو بموجب قواعد ہذا بابت سماعت ابتدائی دلایا جاوے بشرطیکہ بروئے اوس ڈگری کے جسکی رو سے مقدمہ واپس ہوا اوسی فریق کی اپیل سابق مقدمہ مذکور کی بابت یا تو قطعی طور پر یا عند الواپسی اوسکی کامیابی کی خبر طرا اوسکو محنتانہ دلایا گیا ہو ۔

محنتانہ اون مقدمات مین جو بر سبیل تجویز چند تنقیح طلب کے عدالت ماتحت مین مرسل ہوں

نیز شرط یہ ہے کہ اگر عدالت ہو تنقیح طلب مرتب کر کے تجویز کیواسطے عدالت ماتحت مین مرسل کرے تو عدالت موصوف اگر مناسب جانے تو اوس فریق کو جو اپیل مین کامیاب ہو اوسقدر محنتانہ دلاسکتی ہے جو عدالت کو مناسب معلوم ہووے اور اوس تعداد کے نصف سے زیادہ نہ ہو جو بموجب قواعد ہذا مقدمہ صیغہ ابتدائی مین بوجہ تجویز ہو تنقیح طلب بہ عدالت ماتحت علاوہ محنتانہ بوجہ اپیل دلایا جاتا ۔

سرکلر نمبر ۱۲۲ - محنتانہ وکلاء بکارروائی عدالت ہائے ماتحت (دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء)

بلحاظ مختاران عدالت ایکٹ مذکور کی پابندی ہے

قواعد مندرجہ ذیل مرتبہ چیف کورٹ حسب دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء کی رو سے تقرر و انتظام اوس محنتانہ کا ہوتا ہے جو کسی فریق کیطرف سے کارروائی ہائے عدالت ہائے دیوانی ماتحت چیف کورٹ کی بابت طرفثانی کے ایڈوکیٹ یا پلیڈر یا وکیل یا مختار یا اٹیرنی کے محنتانہ کی بابت واجب الادا ہو اور قواعد ملحوظہ مختاران شرائط ذیل کے پابند مین یعنی ۔

(الف) محنتانہ جو مختار کی بابت ادا کرنا ہو اوس محنتانہ کے نصف سے زیادہ نہ ہوگا جو وکیل کی بابت واجب الادا ہو ۔

(ب) جبکہ کوئی مختار بشمولیت کسی ایڈوکیٹ یا پلیڈر یا وکیل یا اٹیرنی کے مصروف کیا جاوے تو عدالت خاص صورتون مین مختار کی بابت محنتانہ مزید دلاسکتی ہے جو تعداد مین اوس محنتانہ سے زیادہ نہ ہو جو بصورت تنہا مختار کے مصروف کئے جانیکے واجب الادا ہوتا مگر شرط یہ ہے کہ جبکہ اس فقرہ کے بموجب مزید محنتانہ دلایا جاوے تو حاکم عدالت محنتانہ مذکورہ کے دلانے کی وجوہات اپنے قلم سے تحریر کریگا ۔

۲ - اختیار جو عدالت ہای کو ہر یہ محنتانہ کے دلانی کا اوس صورت مین حاصل ہی جبکہ وکیل کے ساتھہ محنتانہ معروف کیا جاوی اوسکا استعمال بہتابہی خاص صورتون مین ہونا چاہیئے -

(حاشیہ: در چند محنتانہ صرف خاص صورتون مین دلایا جو سکتا ہی)

قواعد - مقدمات دلاپانی جائداد خاص یا حصہ جائداد خاص مین خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ یا مقدمات بابت عہد شکنی یا ہرجانہ

(حاشیہ: مقدمات بابت جائداد خاص یا عہد شکنی یا ہرجانہ مین)

اگر تعداد یا مالیت جائداد یا قرضہ یا ہرجانہ ڈگری شدہ کی پانچہزار روپیہ سے متجاوز نہو تو پانچ روپیہ سیکڑہ تعداد یا مالیت ڈگری شدہ پر -

اگر تعداد یا مالیت پانچہزار روپیہ سے زیادہ ہو مگر بیس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پانچہزار روپیہ پر بشرح فیصدی پانچ روپیہ اور باقی پر بحساب فیصدی

اگر تعداد یا مالیت بیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو مگر پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو بیس ہزار روپیہ پر بشرح مذکورہ بالا اور باقی پر بحساب فیصدی ایک

اگر تعداد یا مالیت پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو پچاس ہزار روپیہ پر بشرح مذکورہ بالا اور باقی پر بحساب فیصدی ۸ / ۱

مگر شرط یہ ہی کہ کسی حالت مین تعداد محنتانہ تین ہزار روپیہ سے زیادہ نہو -

نوٹ - چونکہ اس بارہ مین موجودگی اختلاف دستور معلوم ہوئی ہی لہذا احکام عدالت ہذا اس امر کا جتلانا ضروری خیال کرتے ہین کہ مقدمات جائداد غیر منقولہ محنتانہ وکلا اصلی مالیت مدعا بہا یا نالش بطریق مندرجہ قاعدہ - ۱ شمار کیا جانا چاہیئے نہ اوس مالیت پر جو بغرض اسٹامپ کورٹ فیس تجویز کی گئی ہو - کوئی وقت تسیر مدعا بہا یا نالش کی مالیت مقرر کرنے مین پیدا نہ ہوگی کیونکہ امر مذکور قریباً کل مقدمات مین بموجب حکم قبل امر کو نمبر ۳ بغرض تصفیہ سوال اختیار سماعت پہلی ہی کرنا پڑتا ہی اور محنتانہ وکلا مطابق قواعد مندرجہ بالا اوسی نسبت سے محسوب ہونا چاہیئے جو بطور مذکور تجویز کی گئی ہو -

۳ - مقدمات غیر متعلقہ جسم یا روپیہ مدعی مثلاً مقدمات حملہ یا ازالہ حیثیت عرفی مین - یا مقدمات غیر متعلقہ جائداد یا بابت تعمیل کرنی اون حقوق کی جنکی مالیت غیر یا حق ٹھیک مقرر نہین کی جا سکتی مثلاً مقدمات مداخلت نسبت حق روشنی یا حق آب یا حق شفع مین یا مقدمات تقسیم جائداد مشترکہ مین جنمین تقسیم کی مزاحمت بیجا طور پر کیجاوے - اگر مدعی کامیاب ہو تو عدالت حکم دے سکتی ہی کہ محنتانہ جو دلایا جاوے اوسکا شمار یا تو بلحاظ تعداد ڈگری شدہ یا بلحاظ مالیت مقدمہ یا بلحاظ ایسی رقم کے جو مالیت مذکور سے زیادہ نہو کیا جاوے جسکو عدالت مناسب سمجھی اور بلحاظ عظمت معاملہ متنازعہ مقرر کرے - ہر ایسی حالت مین تعداد محنتانہ بموجب شرح مندرجہ قاعدہ - ا کی شمار کیجاویگا

(حاشیہ: مقدمات غیر متعلقہ جسم یا روپیہ یا جائداد وغیرہ مین)

۳ - اگر مقدمہ بسبب عدم پیروی یا حسب تمادی خارج یا مدعا علیہ کے حق مین ڈگری ہو تو محنتانہ جو مدعا علیہ کو دلایا جاوے بموجب شرح مندرجہ قاعدہ نمبر ا - کی کل تعداد مقدمہ پر محسوب ہوگا -

(حاشیہ: اگر مقدمہ خارج ہو جاوے تو مدعا علیہ کو محنتانہ کسطرح شمار کیا جاوے)

۴ - اگر مقدمہ کے جزو کی ڈگری بحق مدعی ہو اور باقی دعوی ڈسمس ہو یا اوسکی ڈگری بحق مدعا علیہ ہو تو محنتانہ جو ہر ایک فریق کو دلایا جاوے بلحاظ مالیت اوس حصہ دعوی کے مقرر ہوگا جسکی نسبت وہ کامیاب ہوا اور بموجب شرح قاعدہ مندرجہ بالا کے محسوب ہوگا -

(حاشیہ: اگر مقدمہ کی جز ڈگری ہو تو محنتانہ کسطرح مقرر کیا جاتا ہی)

۵ - اگر کسی مقدمہ ہرجانہ مین مدعی اپنی کل یا جزو دعوی کی نسبت کامیاب ہو مگر ہرجانہ متدعویہ کی کل تعداد حاصل نہ کر سکے تو مدعا علیہ بابت تفاوت تعداد ہرجانہ متدعویہ تعداد وصول شدہ کے کسی محنتانہ کا مستحق نہوگا بجز اوس صورت کہ عدالت کی رائی مین تعداد ہرجانہ متدعویہ نامناسب طور سے زیادہ ہو اور اس سبب یا اور سبب سے جسکی تصریح ہونی چاہیئے عدالت ہدایت کرے کہ مدعا علیہ کو محنتانہ ملنا چاہیئے - اگر محنتانہ خاص طلب

(حاشیہ: بعض مقدمات ہرجانہ مین مدعا علیہ محنتانہ کا پانے والا نہین ہوتا)

دلایا جاوے تو اوسکی تعداد بحاظ اوس تعداد کے ہر جانہ کی جو مدعیکو دلایا گیا ہو مقرر کیجاویگی اور بموجب قاعدہ نمبر ۱ شمار ہوگی -

مختتانہ اوس صورت مین جب کئی مدعا علیہم غرض مشترک رکہتے ہون -

۶ - اگر چند مدعا علیہم جنکا حق بالاجمال یا بالاشتراک ہو بالاجمال جوابدہی کرتے ہیں یا جدا جدا جوابدہی کرتے ہیں جنکا فی الواقع ایک ہی مضمون ہو کامیاب ہون تو اونکو ایک مختتانہ سے زیادہ نہ ملیگا بجز اوس صورت کے کہ عدالت کسی وجہ سے جو تحریر ہونی چاہئے اور طرحپر حکم دیوے - اگر صرف ایک ہی مختتانہ دلایا جاوے تو عدالت ہدایت کرے کہ کس مدعا علیہ کو ملنا چاہئے یا بطرح مناسب جانے اوس کو اون مدعا علیہم مین تقسیم کر دے -

اگر کئی مدعا علیہم ہون جنکو حق جداگانہ ہو اور وکیل علیحدہ علیحدہ ہون -

۷ - اگر چند مدعا علیہم جنکو حقوق جداگانہ ہون جوابدعوی جداگانہ اور مختلف پیش کرین اور اوسکے روسے کامیاب ہون تو مدعا علیہم مین سے ہر ایک کو جو معرفت علیحدہ وکیل کے حاضر ہوا ہو بابت اوسکے حق جداگانہ کے مختتانہ ملسکتا ہے اگر اسطرح مختتانہ دلایا جاوے تو وہ بموجب شرح مندرجہ قاعدہ نمبر ۱ بلحاظ مالیت حق جداگانہ مدعا علیہ کے شمار کیا جائیگا -

کارروائی ہای متفرق مین

۸ - تعداد مختتانہ کسی کارروائی متفرق مین یا قبل از ڈگری کسی مقدمہ مین حاضر ہونے یا عمل کرنے یا سوال وجواب کرنیکے سوا اگر کسی معاملہ کی بابت رقومات ذیل سے زیادہ نہ ہوگی -

بصورت عدالت صاحب جج قسمت یا صاحب جج ضلع یا عدالت افسر باستعمال اختیارات سب جج یا منصف درجہ اول یا عدالت

مطالبہ خفیفہ ۵ روپیہ

بصورت عدالت افسر باستعمال اختیارات منصف درجہ دوئم یا درجہ سوئم - ۲ روپیہ

اون مقدمات مین جنمین جوابدہی نہ ہو -

۹ - ہر مقدمہ مین جو کسی عدالت باختیار صیغہ ابتدائی مین پیش ہو اور جسکی جوابدہی نہو مختتانہ کا شمار بقدر نصف اوس رقم کے کیا جائیگا جو بحالت جوابدہی مقدمہ کے دلایا جاتا -

مقدمات نظر ثانی مین بصورتیکہ حکم سابق بحال رہے -

۱۰ - اگر بعد طلبی فریق ثانی کی نظر ثانی کسی مقدمہ کی نامنظور کیجاوے یا اگر درخواست نظر ثانی کی برائے سماعت لیجانیکے بعد فیصلہ سابق بحال رکہا جاوے تو مختتانہ اگر فریق کامیاب مقدمہ نظر ثانی کو دلایا جاوے بقدر اوس رقم کے مقرر کیا جائیگا جسکی تعداد کسی حالت مین اوس رقم کے نصف سے زیادہ نہو جو از روئے قواعد ہذا بحالت ڈگری صیغہ ابتدائی دلایا جاوے -

مقدمات نظر ثانی مین بصورتیکہ فیصلہ سابق ترمیم کیا جاوے -

۱۱ - اگر درخواست نظر ثانی برائے سماعت لیجانے کے بعد فیصلہ سابق ترمیم کیا جاوے تو مختتانہ بوجہ نظر ثانی اگر فریق کامیاب کو دلایا جاوے تو اوس رقم کے نصف سے زیادہ نہوگا جو بموجب قواعد ہذا بحالت ڈگری صیغہ ابتدائی دلائی جاوے جو مختتانہ بابت نظر ثانی دلایا جاوے بلا لحاظ اوس مختتانہ کے ہوگا جو خرچہ بابت مقدمہ صیغہ ابتدائی مین شامل ہو اور جو بروئے فیصلہ نظر ثانی فریق کامیاب کو دلایا جاسکتا ہے -

مقدمات اپیل مین

۱۲ - مقدمات اپیل مین مختتانہ اوسی شرح کے مطابق شمار ہوگا جیسا کہ مقدمات صیغہ ابتدائی مین اور جو اصول قواعد مذکورہ بالا

مین دربارۂ مقدمات صیغہ ابتدائی بیان ہوچکی ہین جہانتک ممکن ہو مقدمات صیغہ اپیل مین بھی انکی پابندی رکھی جاویگی -

جبچند اپیلانٹان کا حق مشترک ہو

۱۳ - جبکہ رقم حق چند اپیلانٹان کا مشترک ہو تو ایکہی محنتانہ سے زیادہ نہین دلایا جائیگا بجز اوس صورت کے کہ عدالت بوجوہ تحریری اَور طرح پر حکم دے - اگر صرف ایکہی محنتانہ دلایا جائے تو عدالت ہدایت کریگی کہ وہ کس اپیلانٹ کو ملنا چاہئے یا جملہ اپیلانٹان مین حسب اندازہ سے مناسب جانے تقسیم کردیگی -

اگر چند رسپانڈنٹان جدا جدا وکیلون کی معرفت حاضر ہون -

۱۴ - اگر ایک مقدمہ اپیل مین چند رسپانڈنٹان جدا جدا وکلا کے ذریعہ حاضر ہوئے ہون تو اوس امر کی تجویز کہ معین کرایا جدا جدا محنتانہ دلایا جاوے عدالت کی رضہ پر فی اصول مندرجہ قواعد ۱ و ۷ سے ہوگی -

عدالت محنتانہ زائد مین اپنی تجویز کو عمل مین لاسکتی ہے

۱۵ - اگر کسی صورت مین دلایا جانا محنتانہ کا مطابق قواعد مذکورہ بالا کے عدالت کو واجبا اور قرین انصاف معلوم نہ ہو تو عدالت محنتانہ کے دلانے مین اپنی رائے کو اسطرح پر عمل مین لاسکتی ہے جسطرح اوسکو واجبا اور قرین انصاف معلوم ہو - مگر ہر صورتمین جبکہ محنتانہ دلایا جاوے تو اوسکی تعداد بموجب شرح مندرجہ قاعدہ نمبر ۱ - یا قاعدہ نمبر ۹ جیسی کہ صورت ہو شمار کیجاویگی -

اون مقدمات مین جو تجویز ثانی کیواسطے بھیجے جاوین

۱ - مگر شرط یہ ہے کہ اگر ڈگری عدالت ماتحت اپیل مین منسوخ ہوجاوے اور مقدمہ عدالت ماتحت مین بغرض تجویز حسب ضابطہ اوس بھیجا جاوے تو عدالت ماتحت اپنی ڈگری صادر کرنیکے وقت فریق کامیاب کو بوجہ تجویز ثانی ایسی رقم دلاسکتی ہے جو اوسکے نزدیک مناسب معلوم ہو اور رقم محسوبہ بموجب شرح مندرجہ قاعدہ - اسے زیادہ نہو اور یہ رقم علاوہ اوس رقم کے ہوگی جو بموجب شرح مذکور محسوب کیجائے

مقدمات اپیل مین جو بنا راضی ڈگری صادر شدہ بعدالوالیسی کے ہون

نیز یہ شرط ہے کہ اگر بنا راضی اوس ڈگری کے جو بعد الوالیسی مقدمہ صادر ہوئی ہو اپیل رجوع کیجاوے تو بعوض اسکے کہ محنتانہ فریق کامیاب اپیل مذکور کو دلایا جاوے اوسکی تعداد بجز خاص وجہ کے جو تحریر ہونی چاہئے نہ تو اوس رقم کی جو بہالی سے کم اور نہ نصف سے زیادہ ہوگی جو بموجب شرح مندرجہ قاعدہ - اشمار کیجاوے بشرطیکہ یہ اوس ڈگری عدالت اپیل کے جسکے روسے مقدمہ واپس ہوا ہو اوسی فریق کی اپیل سابق مقدمہ مذکور کی بابت یا تو قطعی طور پر یا بعد الوالیسی اوسکی کامیابی کی شرط پر اوسکو پورا محنتانہ دلایا گیا ہو -

محنتانہ اون مقدمات مین جو اپیل تجویز مین تنقیح طلب کیے عدالت ماتحت مین مرسل ہون

نیز شرط یہ ہے کہ اگر عدالت اپیل کوئی امر تنقیح طلب مرتب کرکے مقدمہ کو بغرض تجویز بہ عدالت ماتحت مرسل کرے تو عدالت اپیل اگر مناسب سمجھے فریق کامیاب کو ایسی رقم جو اوسکی دانست مین مناسب ہو اور جو رقم محسوبہ بشرح مندرجہ قاعدہ - اکے نصف سے زیادہ نہو بابت تجویز امر تنقیح طلب دلاسکتی ہے علاوہ کل محنتانہ بابت اپیل کے جسکا شمار بشرح مذکور کیا گیا ہو -

سرکلر نمبر ۱۲۳ - مقدمات اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل (دفعہ ۶۱۲ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

قواعد مندرجہ ذیل مرتبہ چیف کورٹ پنجاب جسب دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱۷ ضابطہ دیوانی دربارہ انتظام ضابطہ وکارروائی عدالت ہذا متعلق بارخال مقدمات اپیل بحضور پریوی کونسل ملکہ معظمہ اطلاع عام کیلئے مشتہر کیے جاتے ہین -

۲ - نقول احکام ملکہ معظمہ باجلاس کونسل مورخہ ۳ جون ۱۸۵۳ء و ۱۰ جولائی ۱۸۶۰ء و ۱۳ مارچ ۱۸۶۸ء و ۱۳ مارچ ۱۸۷۰ء و ۲۶ جولائی ۱۸۷۳ء

جنکو وی چند قواعد وضوابط متعلقہ مقدمات اپیل پیشگاہ ملکہ معظمہ با جلاس کونسل مقرر ہوئی ہین واسطے سہولت حوالہ معطوف کیجاتی ہین -

قواعد

اطلاعنامجات اور انکی تعمیل

۱ - اطلاعنامجات جو حسب دفعات ۶۰۰ یا ۶۰۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی صادر کیے جاوین مطابق نمونجات منسلکہ* ہونگے اور اونکی تعمیل حسب ضابطہ اون قواعد کی ہوگی جو معمولی حکمنامجات چیف کورٹ کی تعمیل کے لئی نفاذ پذیر ہین -

تعداد و صورت ضمانت

۲ - تعداد ضمانت خرچہ ریسپانڈنٹ کی جسکا ذکر دفعات ۶۰۲ و ۶۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین درج ہی عموماً چار ہزار روپیہ ہوگی اور یہہ ضمانت یا تو زر نقد مین ہوگی یا کفالت تمسکات سرکاری مین -

چیف کورٹ کو اختیار ہی کہ اگر مناسب سمجھی تو ریسپانڈنٹ کی درخواست پر کسی خاص مقدمہ مین زیادہ تعداد کی ضمانت طلب کرے الا کسی حالت مین بھی تعداد دس ہزار روپیہ سے زیادہ نہوگی -

ضمانت محولہ دفعات ۶۰۸ و ۶۰۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی اوس قسم کی ہوگی اور اوسکی تعداد اوس قدر ہوگی جو چیف کورٹ حسب نوعیت مقدمہ تجویز کرے -

تخمینہ خرچہ

۳ - اپیلانٹ کی درخواست کے ساتھ فیس معینہ داخل کیجاویگی ایک تخمینہ اوس رقم کا جو اخراجات ترجمہ و نقل و ترتیب مضامین و ترسیل نقل مسل مقدمہ بانگلستان مطلوب ہو بحکم صاحب رجسٹرار مرتب کیا جائیگا تخمینہ مذکور بموجب شرح نافذ الوقت درخواست گذرنے سے چودہ یوم کے اندر تیار ہونا چاہئے مگر شرط یہہ ہی کہ یہہ بات صاحب رجسٹرار کی اقتضائے رائے پر موقوف رہیگی کہ تخمینہ کی بنا سے درگذر کیا جاوے اور اپیلانٹ کو بابت اخراجات ایسی رقم کو داخل کرنیکی اجازت دیجاوے جو حسب حالات مقدمہ واجبی معلوم ہو -

فہرست کاغذات

۴ - اپیل کرنیوالے سے ۱۴ یوم کے اندر ایک فہرست کل کاغذات موجودہ مسل کے صاحب رجسٹرار کے حکم سے تیار کیجائیگی - اس فہرست مین ایک خانہ بتوضیح اس امر کے ہوگا کہ کن کاغذات کی نقل کرنیکی اور کن کے ترک کرنیکی تجویز ہی کاغذات جنکے ترک کرنیکا نشان کیا جائے عموماً وہ ہونگی جنکی تعریح دفعہ ۶۰۲ ضمن ب (۱) و (۳) مین درج ہی نقلین اس فہرست کی اپیلانٹ اور ریسپانڈنٹ دونوں کو بھیجی جاوینگی -

کاغذات جو طرفین کے رضامندی سے متروک کیے جاوین -

۵ - فریقین مقدمہ مین سے ہر فریق مجاز ہوگا کہ فہرست کے پہونچنے سے ۱۴ یوم کے اندر کسی کاغذات کا نشان دیوے جنکو وہ علاوہ اون کاغذات کے جن پر نشان قابل ترد کی تحریر ہو خارج کرانا چاہے -

اگر فریقین مزید کاغذات کی نسبت جو ترک کرنیکے لئے تجویز کیے جاوین متفق الرائے ہون تو کاغذات مذکور ترک کیے جاوینگے بصورتیکہ فریقین اون کاغذات کی نسبت جنکا ترک کرنا تجویز کیا جاوے مختلف الرائے ہون تو یہہ امر عدالت کے ایک صاحب جج کے روبرو پیش کیا جاویگا اور فیصلہ صاحب ممدوح قطعی ہوگا -

ترجمہ کاغذات

کل کاغذات جنکی اصل زبان انگریزی نہو اور جنکا ترجمہ عدالت کے استعمال کے لئے نہوا ہو انگریزی مین صاحب رجسٹرار کے حکم سے ترجمہ

* دیکھو کتاب نمونجات دیوانی نمبر ۹۰ و ۹۱ -

تو جائیگا اور ترجمہ کی جانچ یا مقابلہ میں رہ گئی ہون انپر مترجم بعد تصحیح اپنی تصدیق کریگا ۔

ترجمہ و تصحیح و تصدیق مذکورہ بالا کیلئے صاحب رجسٹرار ایک میعاد مقرر کرینگے جو چار ماہ سے زیادہ نہ ہوگی ۔

تیاری نقل مسل

۷ ۔ جب ترجمہ تصحیح و تصدیق ہوکر تو انگلستان بھیجنے کیلئے نقل مسل کی طیاری اور اسکا مقابلہ صاحب رجسٹرار کے حکم سے کیا جاویگا اور حاکم موصوف اپنے دستخط تصدیق نقل مطابق اصل کر دینگے ۔

اس قاعدہ کی اغراض کے لئے دو ماہ کی میعاد دیجاویگی ۔

تاریخ وار ترتیب و انڈکس

۸ ۔ جب مسل نقل شدہ مکمل ہوجاوے تو اسکے بعد فوراً جہانتک ممکن ہو اسکی ترتیب بلحاظ سلسلۂ تاریخ کے کیجاویگی اور ایک مکمل انڈکس کل کاغذات و دستاویزات و اسناد مقدمہ معہ کیفیت اس امر کے کہ مسل نقل شدہ مین سے کون کون کاغذات ترک کئے گئے ہین صاحب رجسٹرار کے حکم سے ایک ماہ کی میعاد کے درمیان تیار کیا جاویگا ۔

علاوہ ترتیب تاریخوار کے کاغذ ترتیب دیا جا سکتی ہے ۔

۹ ۔ فریقین مین سے ہر فریق اس امر کی درخواست کرنیکا مجاز ہوگا کہ کاغذات شمولہ مسل نقل شدہ علاوہ ترتیب تاریخوار کے کسی اور طریق سے ترتیب کئے جاوین ۔

ترتیب مجوزہ کی نسبت اگر فریقین رضامند ہون اور صاحب رجسٹرار بھی اوس ترتیب کو پسند کرلین تو اسصورت مین کاغذات کی ترتیب بمطابق اسکے کیجاویگی اور اگر ایسا نہو تو یہ امر عدالت ہذا کے ایک حاکم کے روبرو پیش ہوگا اور حاکم موصوف کا فیصلہ اوسمین قطعی ہوگا ۔

انڈکس مضمون وار

۱۰ ۔ فریقین مین سے کوئی فریق اس امر کی درخواست کرسکتا ہے کہ کاغذات شمولہ مسل نقل شدہ کا انڈکس مضمون وار علاوہ انڈکس تاریخوار محولہ قاعدہ ۸ کے بنایا جاوے ۔ اگر یہ درخواست پیشگاہ حکام عدالت چیف کورٹ سے منظور ہوجاوے تو سطور کا انڈکس موجب حکم صاحب رجسٹرار بصرف اپیلانٹ تیار کیا جائیگا

ترسیل مسل نقل شدہ بہ انگلستان و اطلاع [illegible] بفریقین ۔

۱۱ ۔ جب مسل نقل شدہ و انڈکس مکمل ہوجاوے تو وہ سب بدون کسی تاخیر کے صاحب رجسٹرار جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل کی خدمت مین ارسال کئے جاوینگے اور روانگی کی اطلاع اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ کو دیجاویگی ۔

وسعت میعاد مقررشدہ بموجب قواعد ہذا

۱۲ ۔ میعادہائے جو مختلف مراحل تکمیل نقل مسل کیلئے قواعد ۳، ۴، ۶، ۷، و ۸ مین مقرر کی گئی ہین انمین بوجوہات کافی بذریعہ حکم [illegible] وسعت دیجاسکتی ہے ۔

نفاذ عدالت سے حاکم واحد سے ہو سکتا ہے صاحب رجسٹرار اپنا کام سپرد کسی اور کو کر سکتے ہین

۱۳ ۔ بکل مقاصد قواعد ہذا کیلئے جنمین احکام عدالت کی ضرورت ہے حکم ایک صاحب جج کا کافی ہوگا ۔

صاحب رجسٹرار کیلئے جائز ہوگا کہ حسب احکام عدالت اپنے فرائض مین سے جو صاحب موصوف کے ذمہ از روئے قواعد ہذا ہین کسی فرض کو سپرد صاحب ڈپٹی رجسٹرار یا کسی دیگر اہلکار عدالت ہذا کے کردین ۔

تتمہ

شرح اخراجات نسبت امور مندرجہ قواعد متعلقہ اپیلہائے پریوی کونسل

تخمینہ خرچ — عـ۵ـہ

بابت تیاری فہرست کاغذات بحساب دس اندراجات یا کسر آن	عـ۳ـہ
بابت رپورٹ درباب رضامندی یا عدم رضامندی فریقین نسبت ترک کیجانے کاغذات کے یا اندراج	ا ر
بابت ترجمہ کاغذات فارسی بحساب ایکہزار الفاظ	۱۲ ر
بابت تصحیح ایضاً ایضاً	للعہ ر
بابت نقل مسل بحساب ایکہزار الفاظ	عـ۳ـہ ۱۲ ر
بابت مقابلہ و تصدیق ایضاً	۱ ر
بابت تیار کرنے انڈکس مضامین بحساب ۱۰ اندراجات یا کسر آن	۱۲ ر
بابت انڈکس مضمون وار	اجرت خاص

تنبیہ۔ (الف) ترجمہ کی اجرت مین اجرت پڑہائی کاغذات ترجمہ شدہ کی جو صحیح کر دے پر دو پڑہے جاوین شامل ہے۔

(ب) شرح مندرجہ بالا مین تبدل ہو سکتا ہے۔

احکام ملکہ معظمہ باجلاس کونسل

(الف) حکم مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۵۳ء

قواعد و ضابطہ پریوی کونسل ملکہ معظمہ بمقدمات اپیل

ازانجا کہ آجکے روز اجلاس حال مین ایک قطعہ رپورٹ مسٹر رائٹ اور مسٹر صاحبان لارڈ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل کتقریب ہوئی گذشتہ مشتہر ہوئی ذیل ملاحظہ سے گذری۔ یعنی یہہ کہ بمراد تقلیل خرچ و تخفیف توقف اور اس غرض سے کہ جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کے اختیار سماعت صیغہ اپیل کو کارانجامی بطور بہتر ہو اکثر کمیٹی کے دستور العمل پر صاحبان لارڈ جوڈیشل کمیٹی نے غور کیا ہے اور صاحبان لارڈ موصوف کی رائے بالاتفاق اس امر کے گذارش کرنے پر قرار پائی ہے کہ دستور العمل جو مقدمات اپیل کی نسبت بالفعل مروج ہے اوسمین بعض خاص تبدیلیان کرنی مناسب ہین اور آیندہ کو بعض خاص قواعد بمضمون الفاظ مندرجہ رپورٹ کی رعایت اطاعت اور تعمیل ہونی چاہئے بشرطیکہ اونکو جناب ملکہ معظمہ منظور فرماوین۔

رپورٹ مذکور پر جناب ملکہ معظمہ نے غور فرمایا اور بمشورہ صاحبان لارڈ پریوی کونسل کے جناب ممدوحہ کا یہہ ارشاد ہوا کہ رپورٹ مذکور اور قواعد و ضوابط جو اوسمین درج ہین بعبارت ذیل منظور ہووین یعنی۔

اپیلانٹ جسصورت مین کامیاب ہو خرچہ اپیل پا سکتا ہے

اول۔ بلا رعایت کسی رسم یا دستور سابق پریوی کونسل ملکہ معظمہ کی کوئی اپیلانٹ جو کسی فیصلہ یا ڈگری یا حکم اپیل شدہ کی منسوخ کرانے یا اوسکو بطور اہم تبدیل کرانے مین کامیاب ہو تو وہ رسپانڈنٹ سے خرچہ اپیل کو دلا پانے کا مستحق ہوگا بجز اون صورتونکی جنمین صاحبان لارڈ جوڈیشل کمیٹی دیگر نہج پر حکم صادر کرنا مناسب خیال کرین۔

مسل نقل شدہ صاحب رجسٹرار پریوی کونسل کے پاس بہیجی جاوے

دویم۔ صاحب رجسٹرار یا دیگر عہدہ دار مناسب کو جنکی حفاظت مین مسل کسی عدالت یا محکمہ خاص کی ہوان جسکی ناراضی سے اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل رجوع کیا جائے حکم دیا جاوے کہ ہر مقدمہ کی مسل نقل شدہ کی ایک نقل مصدقہ جسقدر جلد ہو سکے بسبیل ڈاک پاس صاحب رجسٹرار پریوی کونسل ملکہ معظمہ۔ وائٹ ہال۔ کو بہیجدیوے۔ کل بہیجی مسل نقل شدہ دفتر پریوی کونسل مین معہ تاریخ کے پہونچنے کی اور اسماء فریقین و تاریخ حکم اپیل شدہ کی درج رجسٹر کیجاوین۔ اور مسل نقل شدہ کے ساتہہ ایک صحیح اور مکمل انڈکس جملہ کاغذات و دستاویزات و اسناد مقدمہ کا بہیجا جاوے۔ اور صاحب رجسٹرار یا دیگر عہدہ دار مناسب اوس عدالت کو جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل کیا جائے حکم دیا جاوے کہ نقل مسل مذکور سے بمحض ضابطہ کی کل کاغذات متروک کرنے بشرطیکہ اونکا ترک کا انڈکس مذکور مین درج اور تصدیق کیا جاوے۔ اور اس امر مین خاص احتیاط کی جاوے کہ مسل نقل شدہ مین ایک مرتبہ سے زیادہ کوئی کاغذ شامل نہ کیا جاوے اور فریقین مقدمہ یا اونکی طرف سے کوئی شخص مسل کی کوئی اور نقول مصدقہ بمختار ان مقیم انگلستان کے پاس بہیجنے کے لئے صاحب رجسٹرار یا دیگر عہدہ دار جنکے اہتمام سے نقل مرتب ہو رسوم اور مصارف تیاری نقل کو تحریر کرین۔

نقول اسناد انگلستان مین چہاپی جا سکتی ہین

سوئم۔ جب مقدمہ اپیل شدہ کے کاغذات کارروائی یا شہادت جزو یا کل بیرون از ولایت چہاپی جاوین تو جس محکمہ عدالت سے اپیل ہو اوس مین دائر کیجائے اونکی صاحب رجسٹرار یا دیگر عہدہ دار مجاز کو لازم ہوگا کہ کل یا جزو مسل مطبوعہ کے جو چہاپی جاتی ولایت مین ... بہیجدے اور

درست نقل کو اسطرح پر تصدیق کرے کہ نقل مطبوعہ کو ترجمہ پر اپنے دستخط اور مہر عدالت اگر کوئی مہر اوس صدر التمیز جسکی ناراضی سے اپیل ہو مستعمل ہو وے عدالت کی اجازت سے ثبت کرے اور تمام صورتوں میں جنمین فریقین مقدمات اپیل اسکو بیرون از انگلستان چھپانا مناسب خیال کرین اونکو ایسا کرنیکی اجازت ہوگی بشرطیکہ وہ اوسکی پچاس پرت قبل فولیو چھپوا کر اپنے خرچ سے پریوی کونسل کے صاحب رجسٹرار کے پاس بھیجدیوین اور اونمین سے دو پرت پر اوس محکمہ کا عہدہ دار جہانسے اپیل ہو وے اپنی تصدیق حسبطریق مرقومہ بالا ثبت کریگا اور ایسی صورت مین مسل کی نقل کرانی یا چھاپنے کی نسبت انگلستان مین اوز کسیطرح کا خرچہ نہ اوٹھایا جاویگا اور نہ ہونے دیا جائیگا

چہارم۔ جب مسل مقدمہ اپیل کی نقل قلمی دفتر پریوی کونسل واقع داونٹ ہال مین پہونچے اوسوقت اپیلانٹ یا اوس کا مختار جو مقدمہ کی پیروی کرتا ہو اسبات کا مجاز ہوگا کہ پریوی کونسل کے صاحب رجسٹرار سے اسبات کی درخواست کرے کہ مسل مذکور کی کل یا اوسمین سے اوسقدر کاغذات کو جو مقدمہ کی سماعت کے لئے ضروری ہون اور نیز اوسقدر کاغذات جو ریسپانڈنٹ یا ریسپانڈنٹ کا مختار چھپوانا چاہے ملکہ معظمہ کی پرنٹر یا کسی اور پرنٹر سے اوسی اجرت پر جو ملکہ معظمہ کے پرنٹر کو دیجاتی ہے چھپوا دے بعوض اسکے اپیلانٹ یا اوسکا مختار مصارف تیاری نقل برائی پرنٹر حسب برلیف شیٹ ایک شلنگ سے زیادہ نہ ہونگی اور نیز مصارف چھپوائی مسل یا تتمہ جات کا ذمہ دار ہو اور سو پرت چھاپے جاینگے جنمین سے تین پرت فریقین کے متعاون کو دئے جاینگے اور چالیس پرت جوڈیشل کمیٹی کے لئے رکھے جاینگے اور نقل موصولہ کی نقول دکھانے کے لئے طیار کرنے کے واسطے یا تتمہ شتر کہ کی ترتیب دینے کے لئے کیطرح کی رسوم آیندہ کو نہلین دلائی جاینگی اور فریقین کے وکلا مجاز ہونگے کہ دفتر کونسل مین اصل کاغذات کو معاینہ کرین اور جو کوئی کاغذات وغیرہ درخواست اپیل کے لئے ضروری ہون اونکو انتخاب کرکے لکھ لیوین یا لکھا لیوین اور نقل کرالیوین اور ایسی لکھائی کی اجرت بشرح معمولی یعنی ایک شلنگ فی برلیف شیٹ سے زیادہ نہو۔

پنجم۔ جن معاملات مین جنکی اپیل جناب ملکہ معظمہ عالیہ کی قلمرو آبادی ہائے واقع بجانب شرق کیپ آف گڈ ہوپ یا ممالک محروسہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے پریوی کونسل مین دائر ہوں ایک میعاد جو نقل مسل کے پہونچنے اور درج رجسٹر ہونے کی تاریخ سے چھ مہینے سے تجاوز نکرے اسلئے مقرر ہوگی کہ اپیلانٹ یا اوس کا مختار اوس میعاد کے اندر نقل مسل چھپوانے کی درخواست کرے اور اگر معاملہ اپیل جناب ملکہ معظمہ کے کسی اور قلمرو بیرونی سے دائر ہو وے تو اوسکے لئے تین مہینے کی میعاد مقرر ہوگی اور اگر اپیلانٹ یا اپیلانٹ کا مختار میعاد یا میعاد ہائے مذکور کے اندر مقدمہ اپیل کی پیروی کے لئے کما حقہ کار بند نہو تو بلا صدور حکم ثانی مقدمہ اپیل ڈسمس سمجھا جائیگا اور ڈسمس ہونے کی اطلاع پریوی کونسل کا صاحب رجسٹرار صاحبان لارڈ جوڈیشل کمیٹی کی جلسہ ثانی مین گذرانیگا۔

ششم۔ جبکہ معلوم ہو کہ مقدمہ اپیل کا انفصال غالباً محض کسی امر قانونی پر موقوف ہوگا تو تشخیص کے مختاران باجازت صاحب رجسٹرار پریوی کونسل مجاز ہونگے کہ امر مذکور کو صاحبان لارڈ جوڈیشل کمیٹی کے حضور بطور معاملہ خاص پیش کرین اور نقل مسل مین سے صرف اوسقدر چھپوا وین جو معاملہ مذکورہ کے بحث کے لئے ضرور ہو مگر شرط یہ ہے کہ اس قاعدہ کی عبارت اس بات کی مانع اور عارج نہوگی کہ صاحبان لارڈ جوڈیشل کمیٹی اگر مناسب سمجھین تو کل معاملہ کے حالات کی بحث ہونیکا حکم دیوین اور امور متنازعہ کی ترتیب اور تشکیل کے لئے صاحب رجسٹرار پریوی کونسل کو اختیار ہوگا کہ وہ فریقین کے متعاون کو اپنے روبرو طلب کرین اور بعد سماعت اونکی تقریر اور معاینہ نقل مسل کی کیفیت جلسہ کمیٹی مین گذرانین اور جناب ملکہ معظمہ کا یہہ بھی ارشاد ہے اور بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ قواعد مندرجہ بالا کی رعایت و اطاعت اور تعمیل کل مقدمات اپیل یا عرائض و شفاشتہات قبل اپیل مین ہوا کرے جو جناب ملکہ معظمہ یا اونکے ورثا و خلفا باجلاس کونسل کے حضور جناب ممدوحہ کی آبادیہائے قلمرو بیرونی سے اور نیز چینل آئی لینڈ یا آئیل آف مین اور ممالک محروسہ ایسٹ انڈیا کمپنی مین کہ بعد تاریخ ہذا کے اپیل وغیرہ عدالت ہائے مذکور یا محکمہ جات خاص سے پریوی کونسل مین ہون اور اوس قسم اپیل بنا راضی حکم عدالت ہائے وائس ایڈمیرلٹی مقررہ ملکہ عالیہ کی بابت جنسے قواعد مذکور متعلق نہونگے

حکم دیا جاتا ہے کہ صاحبان جج و افسران عدالت ہائے محبوس بیرون از ملک انگلستان و نیز صاحبان جج و افسران عدالتہائے عالیہ علاقہ ایسٹ انڈیا کمپنی و جملہ دیگر اشخاص جن سے قواعد ہذا متعلق ہون اس حکم سے آگاہ ہوکر اوسکے مطابق عمل کرین۔

(ب) حکم مورخہ ۸ جولائی ۱۸۵۶ء

پایا جاتا ہے کہ تعداد ضمانت اندر دیگر رزولیوشن یا فیصلہ جات عدالت ہائے صدر مقرر ہوگئی ہے اور ۱۸۳۴ء سے تعداد مذکور مین افزایش ہو کر دس ہزار روپیہ قائم کیا گیا ہے۔ صاحبان لارڈ جوڈیشل کمیٹی نے بذریعہ سفارش اس امر کے کہ اس بارہ مین کوئی معینہ اور دوامی قاعدہ مقرر

نقول قلمی ملکہ معظمہ کی پرنٹر کی معرفت چھاپے جاوینگے

نقول ایک میعاد معینہ کے اندر چھاپے جاوینگے

اپیل بطور خاص مقدمہ کے سنی جا سکتی ہے

تعداد ضمانت جو اپیلانٹ سے لینی چاہیے

مقرر کیا جاوے اس اختیار اقتضائی رائے مین درست اندازی کرنا مناسب خیال نہین کیا ہے بلکہ صاحبان موصوف کی یہ رائے ہے کہ چونکہ خرچہ پیروی اپیل بملک انگلستان بوجہ عمل درآمد حکم ملکہ معظمہ باجلاس کونسل مورخہ ٢٣ جون گذشتہ بہت کم ہو جاویگا اسلئے ضمانت جو اپیلانٹ سے بابت خرچہ لیجاوے آیندہ کو بقدر چار ہزار روپیہ مقرر ہونی چاہیے اسوا اون مقدمات کے جو غیر معمولی طور پر اور عظیم ہون جنمین صاحبان جج صدر العدالت صدر دیوانی اپیلانٹ سے زیادہ ضمانت لینا ضروری خیال کرین جو کسی صورت مین دس ہزار سے زیادہ نہین ہونی چاہیے ۔

درج (ج) حکم مورخہ ١٣ مارچ ۱۸۵۳ء

(بعض خاص حالات مین قواعد وضوابط ترمیم ہوسکتی ہین)

چونکہ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل کو اس اختیار کی لنسبت بعض خاص حالات مین نسبت مقدمات اپیل مقرر شدہ بموجب حکم ملکہ معظمہ باجلاس کونسل مورخہ ١٣ جون ۱۸۵۳ء بمعرض التوا مین لاوین یا نرم کرین شک پیدا ہوا ہے لہذا جناب ملکہ معظمہ بمشورہ پریوی کونسل ارشاد فرماتی ہین اور بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ مقدمات اپیل مین جنمین درخواست اپیل بحضور ملکہ معظمہ گذرانی جاوے اور جناب ملکہ معظمہ سپرد جوڈیشل کمیٹی کرین ضوابط مذکورہ کو ایسے حکم یا ہدایت سے مشروط ہونگے جو صاحبان لارڈز جوڈیشل کمیٹی کے نزدیک بنظر انصاف ضروریات سے ہو ۔

(د) حکم اجلاس کونسل دربارہ تعین بعض قواعد جنکا عمل درآمد اشخاص بیرسٹر و سولیسٹر و ایجنٹ و دیگر اشخاص کو کرنا چاہیے جنکو پریوی کونسل ملکہ معظمہ کے حضور مین وکالت کرنیکی اجازت ہو ۔ منجانب ایچ ریوز

صاحب بہادر رجسٹرار پریوی کونسل بنام مسٹر رجسٹرار چیف کورٹ لاہور منضمہ مراسلہ ٹال دفتر کونسل مورخہ ١٢ اپریل ۱۸۷۱ء

(قواعد واجب التعمیل بنسبت اشخاص مثل بیرسٹر و سولیسٹر و ایجنٹ و دیگر اشخاص جنکو بحضور پریوی کونسل وکالت کرنیکی اجازت ہے)

لارڈ پریسیڈنٹ صاحب کونسل آپکو بہ خلوص حکام چیف کورٹ پنجاب اور جملہ دیگر اشخاص جنکو مقدمہ اپیل ملک انگلستان سے تعلق رکھتے ہون چند قطعہ نقول حکم ملکہ معظمہ باجلاس کونسل دربارہ تعین قواعد جنکی اشخاص کار وکالت کنندہ بحضور پریوی کونسل آیندہ کو پابند ہونگے آپکو بھیجکر کہتے ہین کہ مناسب ہے کہ یہ حکم مشتہر کیا جاوے اور جو اہل مقدمہ اپیل ولایت انگلستان مین کرین انکو آگاہ کر دینا چاہیے کہ وہ مختار نامجات یا روپیہ پاس کسی اشخاص کے جو مجاز نہون اور جنکا عدالت ہذا کی وکلار کی فہرست مین نام درج نہو نہ بھیجا کرین ۔ صاحبان لارڈز کونسل نے بافسوس معلوم کیا ہے کہ ایسے مختاران کو جنہون نے لیاقت حاصل نہین کی ہے کام سپرد کرنے کے سبب سے فریقین کو نقصان اور توقف عاید ہوا ۔ اور ملکہ معظمہ نے اس حکم کو باجلاس کونسل منظور فرمایا ہے تاکہ آیندہ کو ایسی قباحتین وقوع مین نہ آوین ۔

حکم مورخہ ١٣ - مارچ ۱۸۷۱ء

چونکہ آجکے روز اجلاس بورڈ مین عرضداشت منجانب صاحبان لارڈز جوڈیشل پریوی کونسل مورخہ ٢ مارچ سنہ حال دربارہ سفارش بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل مشعر اس امر کے ملاحظہ سے گذری کہ بعض قواعد بحکم ملکہ معظمہ معہ اعلام پریوی کونسل مقرر کیے جاوین جنکی تعمیل جملہ اشخاص بیرسٹر و سولیسٹر یا پراکٹر یا ایجنٹ یا دیگر اشخاص پر جو واسطے پیروی اپیل یا عرائض یا دیگر معاملات متدایرہ روبروی ملکہ معظمہ باجلاس کونسل مصروف ہون ضروری ہوگی لہذا ملکہ معظمہ نے عرضداشت مذکور پر اور ضمیمہ قواعد مشمولہ ہذا پر غور فرما کر باعلام پریوی کونسل انکو منظور فرمایا اور ارشاد صادر کیا کہ انکو ٹھیک ٹھیک ملحوظ رکہا جاوے اور مانا جاوے اور عمل مین لایا جاوے ۔

ضمیمہ منسلکہ حکم مذکورہ بالا

اول ۔ ہر ایک پراکٹر یا سولیسٹر یا ایجنٹ جسکو پیشہ مختار کاری کرنیکی روبروی پریوی کونسل ملکہ معظمہ یا اوسکی کسی کمیٹی کی اجازت ہو اوسکو ایک اقرارنامہ مشمولہ واسطے اندراج نام در فہرست دفتر پریوی کونسل کے لکہنا ہوگا کہ مین قواعد و ضوابط و احکام و دستور العمل پریوی کونسل کو ملحوظ رکہونگا اور اونکی تعمیل کرونگا اور وقتاً فوقتاً کل رسوم یا اخراجات جو بنسبت کسی معاملہ متدایرہ پیشگاہ ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کی واجب الادا ہون عند الطلب ادا اور بیباق کرونگا ۔ اور کسی شخص کو پریوی کونسل مین بحیثیت مختار کاری کرنیکی یا کرتے رہنیکی اجازت نہین دیجاویگی بجز اوس صورت کے کہ اوسنے اقرار نامہ بشرائط مندرجہ ذیل لکہدیا ہو ۔

نمونہ اقرار نامہ ۔ ہم جنکا نام تحت مین درج ہے بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتے ہین کہ ہم اپیل ہا و دیگر معاملات متدایرہ پیشگاہ ملکہ معظمہ باجلاس کونسل مین بطور اشخاص سولیسٹر یا ایجنٹ کار وکالت کرنا چاہتے ہین اور اوسکا ارادہ رکہتے ہین ۔ اور ہم فرداً فرداً اور علیحدہ علیحدہ بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتے ہین کہ ہم ہر ایک اور جملہ احکام و قواعد و ضوابط و دستور العمل پریوی کونسل ملکہ معظمہ اور اوسکی کمیٹی ہائے کو جو اب جاری ہین یا بعد ازین وقتاً فوقتاً مرتب ہون ملحوظ رکہینگے اور اونکی بموجب عملدرآمد کرینگے اور اونکے پابند رہینگے ۔ اور بابت ہر اپیل یا عرضی یا دیگر معاملہ کے جسمین ہم فرداً فرداً اور علیحدہ علیحدہ بطور سولیسٹر یا ایجنٹ حاضر ہون جملہ رسوم و اخراجات و رقوم زر کو جو واجب الادا ہون وقتاً فوقتاً عند الطلب ادا اور بیباق کرینگے ۔

دوئم ۔ ہر ایک پراکٹر یا سولیسٹر یا اٹیرنی کو جو لنڈن مین وکالت کرتا ہو اور کسی عدالت ویسٹ منسٹر مین حسب ضابطہ داخل کیا گیا ہو اور نام

واحد جج یا اجلاس پنج کی سماعت کے لئے ایسی جیسی کہ صدرت ہو رکہی جائین جبکہ حکم یا ڈگری جسکی تعریف مجموعہ ضابطہ دیوانی مین کی گئی ہو اس قسم کی ہو کہ اوسکی نارا ضی سے جو اپیل ہوا ہو اوس کے فیصلہ کرنے مین تو تعب باعث مضرت ہو تو وہ اپیل ضروری سمجھا جانا چاہئے بشرطیکہ مثلاً وہ اپیل ایسے حکام قرقی یا گرفتاری قبل فیصلہ مقدمات از دواج اور اون مقدمات سے متعلق ہو جنہین بادی النظر مین یہہ ظاہر ہو کہ تحقیقات مزید بالخصوص اس جج سے ضروری ہوگی کہ کسی تمہیدی امر کی نسبت غلط فیصلہ دیا گیا ہو ۔

انتظام برائی استعمال اختیارات نگرانی

۴ ۔ نگرانی عدالتہائی ماتحت کی نسبت یہہ ایما کیا جاتا ہے کہ غالباً صاحبان جج عدالت قسمت کو جس صورت مین ایک سے زیادہ جج ہون یہہ امر نہایت ہی سہولیت بخش معلوم ہوگا کہ وہ اضلاع کو جو قسمت مین شامل ہون دو حصون مین تقسیم کر لیا کرین ہر ایک جج ایک حصہ کا اہتمام علیحدہ کے لئے رکہے اور بہتر ہو کہ باوجود اس تقسیم کر دیا ہے کہ جو کوئی جج مقام صدر مین موجود ہو اوسکو صاف اختیار اپنے ہمجلیس غیر حاضر کی جگہہ کام کرنے کا رکہا جاوے ۔

قواعد مرتبہ چیف کورٹ حسب دفعات ۱۳ اور ۲۱ ۔ ایکٹ عدالتہائی پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء در بارہ استعمال اختیارات عدالتہائی قسمت باستعمال اون اختیارات کے جو حسب دفعہ ۲۰ و دفعہ ۲۱ ۔ ایکٹ عدالتہائی پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء عطا ہوئے ہین عدالت چیف کورٹ حسب ذیل علحدہ عدالتہائی قسمت واقع پنجاب کے لئے جو حسب دفعہ ۱۹ ۔ ایکٹ مذکور قائم ہوئی ہین اور جنمین ایک سے زیادہ جج ہین مرتب کرتی ہے ۔

(۱) عدالت از قسم مذکور کے اختیار سماعت صیغہ ابتدائی و صیغہ اپیل کو بپابندی شرط مندرجہ دفعہ ۲۱ ۔ ایکٹ مذکور و پابندی قواعد ذیل ایک واحد جج استعمال کر سکیگا ۔

(۲) ایک واحد جج جو عدالت قسمت کے اختیار سماعت صیغہ اپیل کو استعمال کرتا ہو کسی حکم کو جو منجملہ اقسام مندرجہ ذیل ہو ترمیم یا منسوخ نہ کریگا

(الف) احکام شعر نامنظوری عذرات حسب دفعہ ۲ ، ۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (دیکہو ضمن ۱۲ دفعہ ۵۸۸)

(ب) احکام متعلقہ ثالثات (مین ہراد تصفیہ بین المتنازعین حسب ضمن ہائے (الف) یا (ب) یا (و) دفعہ ۵۰۳ ، ۴ (دیکہو ضمن ۲۳ دفعہ ۵۸۸)

(ج) احکام حسب دفعات ۹ ، ۴ ۳ یا ۴۸۰ یا ۵۸۳ یا ۴۹۲ یا ۴۹۳ یا ۴۹۴ یا ۴۹۶ یا ۵۰۲ یا ۵۰۳ مجموعہ مذکور (دیکہو ضمن ۲۴ دفعہ ۵۸۸)

(۳) اپیلہائی نارا ضی احکام از اقسام مصرحہ قاعدہ ۲ کی سماعت اور اونکا تصفیہ اجلاس پنج سے ہوگا جو دو صاحبان جج سے کم کا نہو

(۴) ایک واحد جج یہہ حکم دیسکتا ہے کہ کوئی اپیل ایک اجلاس پنج کی پیشگاہ سے مسموع اور فیصل کیا جاوے جو دو صاحبان جج سے کم کا نہو اور اپیل مذکور برطبق حکم مذکور سماعت اور فیصل کیا جائیگا ۔

۵ ۔ عدالت قسمت کا اختیار سماعت دیوانی صیغہ ابتدائی عموماً ایک واحد جج استعمال کیا کریگا اور اختیار مذکور اور طرح سے استعمال نہوگا ۔ الا شرط یہہ ہے کہ اگر عدالت مذکور کے صاحبان جج جو دو سے کم نہ ہون یا ایک یا زیادہ حکام چیف کورٹ کسی خاص مقدمہ کی نسبت بنوع دیگر حکم دین تو اوس مقدمہ کی تجویز مطابق ہدایات مذکور عمل مین آویگی ۔

۶ ۔ قاعدہ پنجم سے یہہ سمجہا جاویگا کہ اوس کی روسے یہہ مطلب ہے کہ کسی خاص مقدمہ مین عدالت قسمت کا ایک ہی جج اختیار سماعت کو اول سے آخر تک

استعمال مین لاویگا۔

۷۔ جو عرائض اور درخواستین عدالت قسمت مین بحیثیت عدالت باختیار سماعت دیوانی پیش کیجاوین اونہین عموماً ایکہی صاحب جج سماعت الی نہیں کیا کرینگا لیکن جج مذکور بذریعہ حکم خاص یہہ ہدایت کرسکتا ہی کہ کسی خاص عرضی یا درخواست کو دو یا زیادہ صاحبان جج سماعت کرکے فیصل کرین اور عرضی یا درخواست قسم مذکورہ کی نسبت برطبق ہدایت مذکورہ کارروائی کیجاویگی۔

۸۔ جو اختیار نگرانی حسب دفعہ ۴۴ عطا کیا گیا ہی اور جو اختیارات حسب دفعہ ۴۲۔ ایکٹ مذکور عطا کئی گئی ہین اونہین ایکہی صاحب جج یا مندی عام اہتمام و نگرانی چیف کورٹ کے کام مین لاسکیگا۔

۹۔ بنا بر اغراض قاعدہ ۸ قسمت کی عدالتہای ماتحت عدالت قسمت کی صاحبان جج مین اوس طریق سے تقسیم کیجاوینگی جسے صاحبان ممدوح وقتاً فوقتاً تجویز کرین

۱۰۔ جب کسی معاملہ کی نسبت عدالت قسمت کی صاحبان جج مین اختلاف رائی ہو اور اوس اختلاف کی نسبت قانون مین کوئی حکم درج نہو تو اگر وہ اختلاف رائی دو صاحبان جج سے زیادہ کی مابین ہو تو کثرت رائی (بصورتیکہ کثرت رائی ہو) غالب آویگی۔ اگر کثرت رائی نہو یا اختلاف مابین دو صاحبان جج کی ہو تو جج متقدم کی رائی غالب آویگی۔

سرکلر نمبر ۱۲۵۔ قواعد درباره اندراج نام و نگرانی عرضی نویسان۔

ضمن (ب) دفعہ ۱۴۔ ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۴ء

قواعد منسلکہ کو جنمین یہہ قرار دیا گیا ہی کہ کن اشخاص کو عدالتہای ملک پنجاب مین بطور عرضی نویسان کام کرنیکی اجازت ہوگی اور جنکی حسب بالا کام کرنیوالی اشخاص کی اعمال کا انتظام کیا جاویگا چیف کورٹ نی بموجب ضمن (ب) دفعہ ۱۴۔ ایکٹ عدالت ہای مجریہ ۱۸۸۴ء مرتب کیا ہی اور اونکو لوکل گورنمنٹ نی منظور کرلیا ہی حکام عدالت ہذا یہہ جتانا چاہتی ہین کہ اختیارات نگرانی جنکو تابحال صاحبان ڈپٹی کمشنر و کمشنر استعمال کرتی تھی اب باتفاق رائی صاحب فنانشل کمشنر منتقل ہوکر صاحب جج ضلع و عدالت قسمت کو ملگئی ہین

عرضی نویسان کی نگرانی صاحبان جج قسمت و ضلع کرینگے۔

۲۔ صاحب فنانشل کمشنر یہہ بات ضروری خیال نہین کرتی کہ عدالتہای مال کی واسطی علیحدہ قسم کی عرضی نویس ہون یا اون عرضی نویسون پر جو عدالت ہای مال مین کام کرین عدالتہای مذکور کی نگرانی کیواسطی کوئی خاص شرائط مقرر کیجاوین۔ صاحب ممدوح کی رائی مین یہہ بات کافی ہی کہ حاکم مال جنکی عدالت مین کوئی عرضی نویس کسی ایسی جرم کا جسکی واسطی سزا معطلی ہونی چاہئی ارتکاب کری واقعات متعلقہ تحریر کرکی اوس عدالت مین ارسال کری جسکی زیر نگرانی مجرم کو لائسنس حاصل ہوا اور اوسکی ساتھ عمل کرنا عدالت مذکور پر موقوف رکھی۔ اس باب مین صاحب فنانشل کمشنر کی ساتھ صاحبان جج متفق الرائی ہین اور قاعدہ سوئم اسطور پر مرتب کیا گیا ہی کہ اوسمین عدالت ہای مال کی لئی یہہ حکم درج ہی کہ وہ الزام جرائم کو جنکی عرضی نویسان مرتکب ہون عدالت دیوانی نگران حال کی اطلاع مین لادین۔

عدالتہای مال کی لئی علیحدہ قسم کی عرضی نویس نہونگی۔

قواعد

تعریفات

اول - ان قواعد مین -

عرضی

لفظ عرضی سے وہ دستاویز مراد ہے جو کسی افسر جوڈیشل کے یا منتظمین اوسکی حیثیت منصبی مین پیش کیجانے کی غرض سے لکھی جاوے اور اوس مین عرضیدعوی اور یادداشت اپیل شامل ہین -

بطور عرضی نویس کام کرنا

عبارت بطور عرضی نویس کام کرنے سے وہ افعال کہ جنکی تعریف اوپر درج کی گئی ہے بعوض اجرت لکھنا مراد ہے اور کسی واحد عرضی کی بعوض اجرت لکھنے سے متعلق ہے -

عدالتین عرضی نویسی کرنا

کسی عرضی نویس کی نسبت یہہ بات کہ وہ کسی عدالت مین عرضی نویسی کرتا ہے اوسوقت کہتے ہین جبکہ وہ عرائض عدالت مذکور مین پیش ہونیکی غرض سے لکھے -

عدالتہائے ماتحت چیف کورٹ

عدالتہائے ماتحت چیف کورٹ سے جملہ عدالتہائے دیوانی (جنمین عدالتہائے خفیفہ شامل ہین) اور جملہ عدالتہائے فوجداری سوائے عدالت چیف کورٹ مراد ہے -

عدالتہائے مال

عبارت عدالتہائے مال ہے یا سوائے عدالت صاحب فنانشل کمشنر جملہ عدالتہائے جو اختیارات حسب باب پنجم ایکٹ عدالتہائے پنجاب مصدرہ ۱۸۸۷ء کے استعمال کرتی ہون مراد ہین اور اوسمین جملہ دفاتر ماتحت صاحب فنانشل کمشنر شامل ہین - عدالتہائے بندوبست جو بموجب باب ششم ایکٹ مذکور قائم ہون بصورتیکہ وہ زیر نگرانی چیف کورٹ کے ہون تو ماتحت عدالتہائے دیوانی متصور ہونگی اور بصورتیکہ وہ زیر نگرانی صاحب فنانشل کمشنر کے ہون تو عدالتہائے مال متصور ہونگی -

کوئی شخص بلا حصول لائسنس عرضی نویسی نہ کرے -

دویم - ملک پنجاب مین کوئی شخص عرضی نویسی نہین کریگا بجز اوس صورت کہ کہ اوسکو بموجب قواعد ہذا کے یا قواعد مشتہرہ مندرجہ کتاب گزٹ نمبر ... کے حسب ضابطہ لائسنس مل گیا ہو - ہر شخص جسکو بموجب قواعد سابقہ لائسنس حاصل ہو بموجب قواعد ہذا لائسنس یافتہ متصور ہوگا -

حاکم اجلاس کنندہ ... عرضی نویس کو ... منع کرنے کا مجاز ہے

سوئم - ہر عدالت یا دفتر کا حاکم اجلاس کنندہ مجاز ہے کہ بسبب وجہ موجہ کسی عرضی نویس کو اپنی عدالت یا دفتر مین اوسوقت تک عرضی نویسی کرنے سے منع کرے جبتک کہ وہ اوس عدالت سے استصواب کرلے جسکے ماتحت عرضی نویس کو رفع لائسنس ملا ہو - اگر حاکم استصواب کنندہ اوس حکم سے جو بہ استصواب پر صادر ہو نا راضی ہو تو جائز ہے کہ وہ بوساطت معمولی سپاہی کے حالات مقدمہ کی نسبت چیف کورٹ مین رپورٹ کرے اور رپورٹ قسم مذکور پر چیف کورٹ ایسا حکم صادر کریگی جو اوسکو مناسب معلوم ہوگا -

عرضی نویسان دو درجہ کے ہونگے

چہارم - ملک پنجاب مین عرضی نویسان دو درجہ کے ہونگے - یعنو -

(الف) عرضی نویسان درجہ اول جو عدالت چیف کورٹ اور جملہ عدالتہائے ماتحت چیف کورٹ اور عدالت صاحب فنانشل کمشنر اور جملہ عدالتہائے مال زیر نگرانی صاحب فنانشل کمشنر مین عرضی نویسی کرنیکے مجاز ہین -

(ب) عرضی نویسیان درجہ دوم جو عدالت ہائے صاحبان مجسٹریٹ و صاحبان جج ضلع اور جہان دیگر صدر التیاہ ئی مین اور صدر التیاہی معہ ڈپٹی کمشنر اور مساوی یا کمتر اختیارات والی صدر التیاہئی فوجداری یا دیوانی یا مال مین صرف بعینہ ابتدائی عرضی نویسی کرنیکی مجاز ہین

درخواست لائیسنس

پنجم ۔ ہر شخص کو جسکی عمر ۲۰ سال سے زیادہ ہو اور جسنے امتحان مڈل یا اوسکے مساوی درجہ کا کوئی مقبولہ امتحان پاس کیا ہو جائز ہے کہ جس ضلع مین وہ سکونت رکھتا ہو یا جس ضلع مین وہ عرضی نویسی کرنا چاہتا ہو اوس ضلع کے صاحب جج کی خدمت مین درخواست پیش کرے کہ اوسکو اوس خاص امتحان مین جسکے واسطے زین بعد شرائط لکھی جاتی ہین داخل ہونیکی اجازت ملے۔

نمونہ مضمون درخواست

ششم ۔ درخواست مذکور تحریری ہوگی اور سایل کو بقلم خود تحریر کرکے بذات خاص پیش کرنی ہوگی درخواست مذکور مین مراتب ذیل درج کیے جاوینگے ۔

(الف) سایل کا نام اور اوسکے والد کا نام اور اوسکی تاریخ پیدائش بحساب سنہ عیسوی اور قومیت اور سکونت اور پیشہ حال (اگر کوئی ہو)

(ب) دو ذیمرتبہ اشخاص کے نام جنسے سایل کے چال چلن کا حال دریافت کیا جاسکے بصورتیکہ سرٹفکیٹ ہائے جو درخواست کے ساتھ پیش ہوئے ہون غیر مکتفی متصور ہون اور درخواست مذکور کے ہمراہ سرٹفکیٹ ہائے نیک چلنی اور قابل اطمینان وجہ ثبوت اس امر کا پیش کرنا ہوگا کہ سایل نے کونسا امتحانات متذکرہ قاعدہ پنجم پاس کیا ہے ۔ اگر سایل پر کوئی جرم صیغہ فوجداری ثابت ہوا ہو تو یہہ بات اوسکو اپنی درخواست مین تحریر کرنی ہوگی اگر سایل گورنمنٹ کا یا کسی شخص قانون پیشہ کا ملازم ہو تو اوسکو اپنی درخواست مین یہہ تحریر کرنا لازم ہوگا کہ وہ بر وقت ملنے لائسنس عرضی نویسی کے ایسی ملازمت سے مستعفی ہونیکو تیار ہے ۔

درخواست سے کس طرح عمل ہونا چاہئے

ہفتم ۔ صاحب جج ضلع جنکی خدمت مین درخواست پیش کیجاوے بصورت اطمینان امور ذیل کے ۔

(الف) یہہ کہ سایل کی عمر ۲۰ سال سے زیادہ ہے ۔

(ب) یہہ کہ وہ نیک چلن ہے اور ۔

(ج) یہہ کہ اوسنے امتحان مقررہ پاس کر لیا ہے ۔ ایک حکم اس مضمون کا صادر کرینگے کہ سایل اوس امتحان مین جسکے واسطے قاعدہ ذیل ابعد مین شرط لکھی ہے داخل کیا جاوے ۔

امتحان امیدواران برائے لائیسنس ہائے عرضی نویسی

ہشتم ۔ ہر ضلع مین سال بسال ماہ ستمبر مضامین مندرجہ ذیل مین ایک امتحان ہوا کریگا ۔

۱ ۔ عرضی نویسی ۔ امتحان کے وقت (۱) عرضی دعوی (۲) استغاثہ فوجداری (۳) ایک یا زیادہ درخواست ہائے متفرق اور (۴) درخواست اپیل کے واسطے مضامین بتائے جاوینگے ۔

۲ ۔ ضابطہ قانونی ۔ امیدواران کا امتحان مضامین ذیل مین لیا جاویگا ۔ مجموعہ تعزیرات ہند مین سے بڑے بڑے جرائم کی تعریفین مجموعہ ضابطہ دیوانی کا باب ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۱۹ حصہ الف و حصہ ب ۔ ۲۶ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۴۷ و ۴۱ تا ۴۴ و ۴۷ [illegible]

منیمہ چہارم جہاں تک کہ وہ عرائض دعوی و دیگر دستاویزات کی عدالتہای ماتحت میں پیش کرنے کی غرض سے تحریر کیجاوے متعلق ہیں۔ ایکٹ عدالتہای پنجاب
مجریہ ۱۸۸۴ع کا پانچواں باب اور ایکٹ رسوم عدالت اور ایکٹ اسٹامپ جہاں تک کہ خدمات عرضی نویسی کی کما حقہ بجا آوری کے لئے ان ایکٹوں کی
آگاہی ضروری ہے۔

یادداشت ۔ درخواست امتحان صرف سائلان لائسنس درجہ اول سے لیجائیگی اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے باب ہائے اکتالیسواں تا چھیالیسواں
اور ایکٹ عدالتہائے پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ع کے پانچویں باب میں بھی صرف اوسی درجہ کے امیدواران کا امتحان لیا جاویگا امتحان مذکور کا انتظام ایسے
افسران بورڈ کے ہاتھ میں ہوگا جنکو صاحب جج ضلع اس مطلب کے واسطے مقرر کریں اوس بورڈ کا صاحب پریزیڈنٹ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے کمتر درجہ
کا نہوگا۔ جوابات بخط نستعلیق تحریر کئے جائینگے۔

کیفیت نتیجہ امتحان از صاحب جج ضلع بخدمت عدالت قسمت میں ارسال کیجائیگی کامیاب شدہ امیدواروں کے حق میں تحریر عطیہ لائسنس سفارش کی جاویگی۔

نہم کیفیت نتیجہ امتحان صاحب جج ضلع کی خدمت میں ارسال کیجائیگی جنپر اخیر فیصلہ موقوف ہوگا۔ اون اشخاص کے نام جو پاس شدہ قرار دئے جاویں
معہ اونکے سرٹیفکیٹ ہائے اور کاغذات امتحان زیر بدر نقشہ بہ نمونہ منسلکہ (تتمہ الف) عدالت قسمت میں ارسال کئے جاینگے۔ اگر کسی
شخص پر جسکا نام ارسال کیا جاوے کوئی جرم فوجداری ثابت ہوچکا ہو تو یہ بات کو اوس صاحب جج ضلع میں تحریر کیجائیگی اور صاحب
موصوف وجوہات اپنی تحریر کرینگے جنکے سبب سے اونکی رائے میں ایسا ثبوت جرم لائسنس کے عطا ہونیکا مانع نہو۔ اوس نقشہ کے خانہ مناسب میں صاحب
جج عدالت قسمت اپنی کیفیت تحریر کرینگے اور بصورتیکہ امیدوار ان کے حق میں لائسنس کی درجہ اول کے واسطے سفارش کیگئی ہو تو صاحبان
جج عدالت قسمت اگر ضرور دریافت کرینگے کہ آیا از روئے امتحان لینے کے بعد جو وہ ضروری خیال کریں بالخصوص یہ بات تحریر کرینگے کہ آیا اونکا
اطمینان ہوگیا ہے کہ اشخاص مذکورہ درجہ اول میں داخل ہونیکے واسطے پوری پوری لائق ہیں۔ پھر نقشہ مذکورہ اکا بدون سرٹیفکیٹ ہائے
اور کاغذات امتحان کے چیف کورٹ کو بغرض صدور احکام ایسے وقت روانہ کیا جاویگا کہ وہ دفتر چیف کورٹ میں پندرہ نومبر تک پہنچ جاوے

اندراج نام و عطائے لائسنس۔

دہم سفارشات مذکورہ پر چیف کورٹ غور کریگی۔ جو امیدوار منظور کئے جاویں انکے نام ایک رجسٹر میں درج کئے جاوینگے جو اس مطلب کے واسطے
چیف کورٹ کے دفتر میں رکھا جاویگا اور بصورت لائسنس درجہ اول کی عدالت قسمت کو اور بصورت لائسنس درجہ دوم صاحب جج ضلع کو
اختیار دیا جاویگا کہ ہر ایک امیدوار منظور شدہ کو لائسنس بنمونہ منسلکہ قواعد ہذا (تتمہ ب) عطا کریں۔

عدالت ہائے قسمت و چیف کورٹ کو اختیار ہے کہ بعض خاص صورتوں میں معمولی قواعد کی نسبت رعایت کریں

یازدہم عموماً کسی شخص کے حق میں دونوں درجوں میں سے کسی درجہ کے لائسنس کے واسطے سوائے بصورت پاس کرنے امتحان مقررہ
قاعدہ ہشتم کے سفارش نہیں کیجائیگی۔ مگر عدالت قسمت کا کوئی صاحب جج مجاز ہوگا کہ اپنی تقاضائے رائے کے موافق بلا امتحان کے کسی
لائسنس دار درجہ دوم کے حق میں ترقی درجہ اول کے واسطے بتصدیق اس امر کے سفارش کرے کہ ہمنے بذات خود اس امر میں اپنا اطمینان کرلیا
ہے کہ وہ شخص جسکے حق میں سفارش کی گئی ہے ہر طرح سے عرضی نویسی درجہ اول کے لائق ہے۔
صاحبان جج چیف کورٹ کو اختیار حاصل ہوگا کہ معمولی قواعد کے متعلق رعایت کرنے کے لئے خاص وجہ کہائی جاوے کسی شخص کی جسمانی

شرائط مندرجہ بالا لیاقت حاصل نہ کی ہو دونوں درجوں مین سے درجہ کے واسطے منظور کرین ۔

اشخاص لائسنسدار ایک رجسٹر مین رکھے جاوینگے

دوازدہم ۔ جملہ اشخاص کے نام جنکو لائسنس عطا کئے جاوین ایک رجسٹر مین درج کئے جاوینگے جو اس مطلب کے لئے ہر عدالت قسمت اور ہر دفتر صاحب جج ضلع مین رکھا جائیگا ۔ رجسٹر مذکور بہ نمونہ مندرجہ تتمہ (ج) ہوگا ۔

اول مرتبہ ہر ایک لائسنس ایکسال کے لئے مشروطہ عطا کیا جائیگا

سیزدہم ۔ ہر ایک لائسنس جو بموجب ضوابط ہذا عطا ہوگا اول مرتبہ ایکسال کے لئے شرطیہ عطا کیا جائیگا ۔ اوس میعاد کے اختتام پر لائسنس عدالت چیف کورٹ کی منظوری کے حاصل کرنے پر منظور کیا جائیگا بشرطیکہ اوس عدالت کی جسنے وہ عطا کیا ہو یہ رائے ہو کہ وہ مناسب طور پر منظور کیا جا سکتا ہے ۔

سفارشات

سفارشات منظوری لائسنس ہر سال ماہ دسمبر مین بہ نمونہ مندرجہ تتمہ (د) بھیجی جاینگی نمونہ مذکور کا خانہ ۳ پر کیا جائیگا

منظوری لائسنس

چہاردہم ۔ جبکہ کوئی لائسنس منظور کیا جاوے تو مضمون مذکور کی تصدیق لائسنس پر تحریر کیجائیگی اور عدالت صادر کنندہ حکم کے اوسپر دستخط ثبت ہونگے اور امر مذکور عدالت کے رجسٹر لائسنس دار عرضی نویسان مین درج کیا جائیگا ۔ اگر اوس عدالت کے جسنے لائسنس عطا کیا ہو یہ رائے ہو کہ لائسنس منظور نہین کیا جانا چاہئے تو عدالت مذکور اس مضمون کا حکم معہ اپنی وجوہات کے تحریر کریگی اور حکم دیگی کہ لائسنس اور رجسٹر اور مہر اوس شخص کی جسکا لائسنس بطور مذکور منظور نہ کیا جاوے عدالت کے حوالہ کئے جاوین جبکہ لائسنس بطور مذکور منظور نہ کیا جاوے تو چیف کورٹ کو اس امر کی اطلاع دیجاویگی اور شخص مذکور کا نام رجسٹر مشتہرہ قاعدہ دوازدہم سے خارج کیا جائیگا ۔

تبدیلی مقام کاروبار

پانزدہم ۔ ہر عرضی نویس جسکو بموجب ان قواعد کے لائسنس دیا گیا ہو اور جسکا لائسنس منظور ہو چکا ہو مجاز ہے کہ بحصول اجازت اپنے مقام کاروبار کو ملک پنجاب مین کسی اور جگہہ تبدیل کرے ۔ درخواست اجازت قسم مذکور کے لئے بموجب جسکے سائل اوس عدالت قسمت یا اوس ضلع کے صاحب جج ضلع کی خدمت مین کیجائیگی جسکے علاقہ مین سائل جانا چاہتا ہے اور اوسکے ہمراہ سائل کو اپنی نیک چلنی کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا جو اوس عدالت نے دیا ہو جسکے علاقہ کو سائل چھوڑنا چاہتا ہے وہ عدالت جسکی خدمت مین درخواست پیش کیجائے اوسپر غور کریگی اگر وہ درخواست منظور کیجائے تو اس مضمون کی ایک یادداشت سائل کے لائسنس کی پشت پر تحریر کیجائیگی اور اوس شخص کا نام عدالت مذکور کے رجسٹر لائسنس دار عرضی نویسان مین درج کیا جائیگا اس امر کی اطلاع چیف کورٹ مین بھی اور اوس عدالت مین جسکے علاقہ سے عرضی نویس چلا گیا ہو بھیجی جائیگی اور عدالت موخر الذکر اوس شخص کا نام اپنے رجسٹر عرضی نویسان سے فوراً خارج کریگی ۔ جو عرضی نویس اپنے مقام کاروبار بموجب شرائط اس قاعدہ کے تبدیل کرے اوس وقت سے اوسکی نسبت خیال کیا جائیگا کہ وہ اوس عدالت کے ماتحت لائسنس رکھتا ہے جسکے علاقہ مین وہ چلا گیا ہے ۔

میعاد لائسنس

شانزدہم ۔ لائسنس جو بموجب قواعد مشتہرہ صدر عطا اور منظور ہوا ہو اوسوقت تک بلا تجدید قابل عملدرآمد رہیگا جبتک کہ شخص لائسنسدار اوس عدالت کے علاقہ مین جسنے اوسکو لائسنس عطا کیا ہو یا اوس عدالت کے علاقہ مین جسمین وہ حسب شرائط قاعدہ ملحقہ بالا چلا گیا ہو عرضی نویسی کرتا ہے یا جبتک کہ اجازت جو لائسنس مذکور کے رو سے دیگئی ہو منسوخ نہ کیجائے یا اوسکا عملدرآمد بحکم اوس عدالت کے

جسکے ماتحت وہ حاصل ہو معرض التوا مین لایا جاوے - ہر ایک لائسنس جو منسوخ کیا جاوے یا جسکا عملدرآمد معرض التوا مین لایا جاوے رجسٹر
اور منسوخ شدہ یا معطل شدہ کے فوراً حوالہ عدالت کیا جاویگا - حالت سابق الذکر مین شخص مذکور کا نام عدالت مذکور کے رجسٹر عرضی نویسان
سے خارج کیا جاویگا اور اوسکا رجسٹر اور مہر ایک سال تک رکھی رہینگی اور پھر تلف کیجاوینگی - حالت موخر الذکر مین لائسنس کے معرض التوا مین لائے
جانیکے حکم کی یادداشت عدالت کے رجسٹر عرضی نویسان مین درج کیجاویگی اور شخص معطل شدہ کے رجسٹر اور مہر میعاد معطلی تک رکھی رہینگے -
اسیطرح جبکہ کسی لائسنسدار عرضی نویس کی وفات کا حال معلوم ہو تو چاہیے کہ متوفی کا لائسنس اور رجسٹر اور مہر واپس لیے جاوین اور تلف کیے جاوین

مثنی لائسنس

ہفدہم - درصورتیکہ لائسنس جو بموجب قاعدہ ہذا عطا ہوا ہو گم ہو جاوے تو لائسنسدار مجاز ہوگا کہ اوس عدالت کی خدمت مین جسکے ماتحت
لائسنس مذکور حاصل ہو لائسنس جدید کیواسطے درخواست کرے - درخواست مذکور تحریری ہوگی اور اوسپر مثل درخواست متفرق اسٹامپ چسپان کیا
جاویگا اور وہ سائل کو بذات خاص پیش کرنی ہوگی - اگر اوس عدالت کا جسکی خدمت مین درخواست پیش کیجاوے اسباب مین اطمینان ہو جاوے کہ لائسنس
سابق درحقیقت گم ہوگیا ہے تو وہ ایک لائسنس جدید اوسی نمونہ کا جیسا کہ اصل لائسنس تھا اور جسپر وہی تاریخ درج ہوگی جو اصل لائسنس پر تھی جاری کریگی اور
اوسپر الفاظ مثنی لائسنس معہ تاریخ اجرائے تحریر کیے جاوینگے اور عدالت مذکور تحریر مذکور پر دستخط ثبت کریگی - ہر ایک لائسنس کی بابت جو مطابق
اس قاعدہ کے جاری کیا جاوے ۸ رسم لی جاوینگی - اور رقوم مذکور حساب کے خزانہ مین بطور وصولی متفرق زیر مد ۱۶ - لا و جسٹس جمع ہونی چاہئین

لائسنس سال بسال پیش کیے جاوینگے

ہشتدہم - ہر ایک لائسنسدار عرضی نویس ہر سال کی یکم اور ۱۳۱ اگست کے اندر اپنا لائسنس پیش کریگا یا اگر وہ عموماً کسی عدالت ماتحت
مین عرضی نویسی کرتا ہو تو وہ اپنا لائسنس بوساطت عدالت مذکور برائے ملاحظہ اوس عدالت کو روانہ کریگا جسکے ماتحت لائسنس مذکور حاصل ہو -
لائسنس کے بطور مذکور پیش کرنیکی یادداشت معہ تاریخ لائسنس پر اور رجسٹر عدالت مین درج کیجائیگی بصورتیکہ کوئی عرضی نویس اس قاعدہ کی
تعمیل سے قاصر رہے تو یکم ستمبر کو اوسکی اسطرح پر قاصر رہنے کی یادداشت رجسٹر عدالت مین درج کیجائیگی - اور ایسے ہر ایک شخص کا نام اوس اعلیٰ عدالت کی
مکان عدالت کے منظر عام مین جس مین وہ عموماً عرضی نویسی کرتا ہو معہ اطلاع اس امر کے چسپان کیا جائیگا کہ اجازت جو بذریعہ لائسنس عطا ہوئی ہے
معرض التوا مین لائی گئی ہے اور اگر نامبردہ اوس عرصہ مین جبکہ ایسا حکم التوا نافذ ہے عرضی نویسی کرتا ہوا پایا جاویگا تو وہ مستوجب سزا ہوگا -
لائسنس کے معرض التوا مین لائے جانیکا حکم جو اس قاعدہ کی بموجب دیا گیا ہو بشرط ادائے ۵ر جرمانہ منسوخ ہوسکتا ہے بعد ازانکہ لائسنس ۱۳۱ اگست سال
مابعد تک کسیوقت برائے ملاحظہ پیش کیا جاوے الا شرط یہ ہے کہ جرمانہ یا اوسکا کوئی جز معاف کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ حسب اطمینان عدالت یہ بات
ثابت کیجاوے کہ عرضی نویس حسب ایسے بوجوہات کے جنسے گریز نہین ہوسکتا تھا لائسنس کو وقت معینہ کے اندر پیش کرنے سے قاصر رہا - اگر لائسنس ایک سال
کے اندر جیسا کہ اوپر شرط کیگئی ہے پیش نہ کیا جاوے تو ایسے شخص کا نام عدالت کے رجسٹر عرضی نویسان سے خارج کیا جاویگا اور بدون ماقبل منظوری
چیف کورٹ کے پھر درج رجسٹر نہین کیا جاویگا -

عرضی نویسان کی سالانہ کیفیت ارسال کیجائیگی

نوزدہم - ہر سال ماہ نومبر یا اوس سے پیشتر صاحبان جج ضلع عدالت قسمت مین ایک نقشہ بنمونہ مندرجہ ضمیمہ (د) ارسال کرینگے جس مین

اور ایک سالانہ فہرست مشتہر کیجاویگی۔

ہیشہ ہیشہ ایک اخیر رتبہ کی مشتہر و چہپی ہوئی فہرست کی ترتیب کے مطابق جسمیں عرضی نویسان درجہ دوم مندرجہ فہرست مذکورہ کے اسماء ہوں سوا اسماء ایسے اشخاص کے دکہائی جاویگی جنکے نام بعد درج رجسٹر ہوئے ہوں یا جو اخیر فہرست کے مشتہر ہونیکے بعد زمرہ عرضی نویسان شامل ہوئے ہوں ایسے اشخاص جنکے نام فہرست مذکورہ بالا کے مشتہر ہونیکے بعد عدالت کے رجسٹر عرضی نویسان سے خارج ہوگئے ہوں اپنے مناسب جگہہ سرخی سے لکہے جانے چاہئیں اور خانہ کیفیت مین اخراج کا باعث تحریر ہونا چاہئے۔ اون اشخاص کے نام جنکے لائیسنس بموجب قاعدہ ملحقہ بالا یا بوجہ بدعملی معرض التوا مین لائے گئے ہوں سیاہی سے لکہے جانے چاہئیں اور خانہ کیفیت مین حکم التوا کی وجہ اور تاریخ تحریر ہونی چاہئے۔ وہ اشخاص جنکے نام بموجب قاعدہ ہشتدہم ہیر درج فہرست کئے ہوں اونکے نام اوسی مد قسم پر درج ہونے چاہئیں جسپر ابتدا مین درج تہے اور خانہ کیفیت مین تاریخ اندراج کر تحریر ہونی چاہئے نقشجات فیلا کے وصول ہونے پر صاحبان جج عدالتہائے قسمت اونمین ایک نقشہ مرتبہ شدہ مطابق ہدایات بالا شامل کرینگے جسمین اونکی قسمتوں کے عرضی نویسان درجہ اول کے نام دکہائے جاوینگے اور یہ کل نقشہ جات یکم اکتوبر تک چیف کورٹ مین ارسال کرینگے۔

بروئے اون نقشجات کے جو سطر حسیہ بہم پہونچائے جاوین دفتر چیف کورٹ مین ایک فہرست لائیسنسداران عرضی نویسان کے مرتب کیجاویگی۔ اس فہرست کی چہپی ہوئی نقلین جملہ عدالتہائے قسمت و صاحبان جج ضلع ملک پنجاب کے پاس بہیجی جاوینگی جنکو چاہئے کہ اونکے وصول ہونیکے بعد جیسا جلد ممکن ہو کسی غلطی یا ترک کی نسبت معلوم ہو وے اطلاع دیوین۔ اس فہرست کے ترجمے بہی ارسال کئے جاوینگے جنکی ایک نقل ہر ایک مکان عدالت واقع ملک پنجاب کے منظر عام مین چسپان کی جانی چاہئے۔

لائیسنسداران عرضی نویس رجسٹر رکہا کرینگے۔

بستم۔ ہر ایک عرضی نویس کو حسب قاعدہ بالا لائیسنس ملا ہو ایک رجسٹر بنمونہ منسلکہ قواعد ہذا (تتمہ ہ) رکہیگا جسمین وہ ہر ایک عرضی کو جو اوسنے لکہی ہو درج کریگا اس رجسٹر کو ہر عدالت جو اوسکی پیش ہونیکا حکم دے ملاحظہ کریگی۔

عرضی نویسان اپنے پاس مہر رکہینگے۔

بست و یکم۔ ہر ایک لائیسنسدار عرضی نویس اپنے پاس مہر رکہیگا او ربوقت ضرورت اوسکا استعمال کیا کریگا۔ مہر مذکور بموجب ہدایت اوس عدالت کے تیار کرائی جاویگی جو عرضی نویس کو لائیسنس دیوے اور اوسپر بحروف اردو لائیسنسدار کا نام اور وہ سال جس مین اوسکو لائیسنس ملا ہو کہودا ہوا ہوگا

عرائض پر دستخط ثبت ہونگے اور مہر لگائی جاویگی اور اوسپر اجرت تعیش کی مراتب درج کیجاویگی

بست و دوم۔ ہر ایک عرضی نویس ہر جو لائیسنسدار عرضی نویس نے لکہی ہو عرضی نویس اپنے دستخط ثبت کریگا اور اوسپر مہر مذکور کو بالا لگا جاویگی۔ نیز ہر ایک عرضی پر وہ نمبر درج ہوگا جو رجسٹر عرضی نویس مین اوس عرضی کا نمبر درج ہو اور وہ اجرت لکہی جاویگی جو اوسکی لکہائی کے عوض وصول کی گئی ہو۔

لائیسنسداران عرضی نویس جادہ دفتری استعمال کیا کرینگے اور کیفیت عام مضمون کی تصدیق کرینگے۔

بست و سوم۔ لائیسنسداران عرضی نویسان عرائض تحریر کرنے مین جہانتک ممکن ہو ایسے فقرونکو استعمال کیا کرینگے جنکو سائل سمجہہ لیوے اور اوس عرضی کے جو صرف عرضی منابطہ ہو ہر ایک عرضی کے ذیل مین اقرار دستخطی نویسندہ مضمون کا کیا جاویگا کہ تا حد علم و یقین عرضی سے سائل کی مراد ظاہر ہوتی ہے اور اوسکا مضمون سائل کو بخوبی سمجہا دیا گیا ہے۔

عدالتہائے کو بابت کار سرسری اختیار حاصل

بست و چہارم۔ ہر ایک عدالت کو اسبات کا اختیار حاصل ہوگا کہ لائیسنسدار عرضی نویس کو کسی ایسی عرضی کے دوبارہ لکہنے کا حکم

ہو گا کہ کسی لائسنسدار عرضی نویس کو عرضی دوبارہ لکھنے یا تصحیح میں صرف تو جسکا اوسکی اجرت واپس کر نیکا حکم دیں

دین جو اوسنے کبھی ہو اور جو بدخط یا مبہم یا طویل ہو یا اوسمین کوئی امر غیر متعلق درج ہو یا غلط حوالہ دیا گیا ہو یا عدالت کی رائے مین کسی اور سبب سے خلاف ضابطہ یا کسی اور طرح پر قابل اعتراض ہو تو عرضی نویس کو ہدایت کر یگی کہ وہ اپنے موکل سے کوئی فیس مزید یا قیمت کسی اسٹام جدید کی لیوے جسکی ضرورت عرضی کو درستی سے بیان کرنے کی ضرورت پڑے حکم مذکور کی تعمیل لازم ہوگی علی ہذا القیاس ہر عدالت بمقتضائے اپنی رائے کے کسی لائسنسدار عرضی نویس کو اس حکم کی دینے کی مجاز ہے کہ اپنے موکل کو خرچہ کسی عرضی کا واپس کرے جسکی نسبت ظاہر ہو کہ وہ بہ ترغیب عرضی نویس لکھی گئی ہے اور غیر ضروری ہے۔

بنا بر اسکے کسی حکم کے جو بموجب اس قاعدہ کے صادر کیا جائے کوئی اپیل نہ ہوگا ۔

عرضی سوا بدین وجہ نامنظور نہ ہوگی کہ اوسکی لائسنسدار عرضی نویس نے نہیں لکھا

بست و پنجم ۔ کوئی عرضی محض بدین وجہ نامنظور نہین کیجائیگی کہ اوسکو لائسنسدار عرضی نویس نے نہین لکھا ۔ مگر ہر شخص جسکو مطابق قواعد ہذا حسب ضابطہ لائسنس نہ دیا گیا ہو اور بطور عرضی نویس کام کرتا ہو حسب منشاء دفعہ ۳۱ ضمن (۳) ایکٹ ۱۸ ؁ سنہ ۱۸۷۹ء مستوجب سزا ہوگا ۔

لائسنسدار عرضی نویسان کو اختیار ہوگا کہ اپنے موکلون کے ساتھ اپنی شرائط مقرر کریں

بست و ششم ۔ لائسنسدار عرضی نویسان کو اس بات کا اختیار حاصل ہوگا کہ اوس اُجرت کی نسبت جو اونکو کام کے عوض ادا ہونی چاہئیے موکلون کے ساتھ اپنی شرائط مقرر کرین مگر لازم ہے کہ اُجرت قرار یافتہ عرضی پر اور رجسٹر عرضی نویس کے خانہ مناسب مین ٹھیک ٹھیک درج کیجاے ۔

عرضی نویس کو سرکار یا کسی شخص قانون پیشہ کی ملازمت اختیار کرنے پر عرضی نویسی ترک کرنی ہوگی اسامی یا دلال کا کام نہیں کرینگے

بست و ہفتم ۔ کسی شخص کو جبکہ وہ سرکار یا کسی شخص قانون پیشہ کی ملازمت مین ہو لائسنس نہین دیا جائیگا اور کوئی لائسنسدار عرضی نویس پہلے اپنا لائسنس حوالہ کرنیکے بدون سرکار یا کسی شخص قانون پیشہ کی ملازمت مین داخل نہ ہوگا ۔

لائسنسدار عرضی نویسان جو اوس وقت جبکہ قواعد ہذا نفاذ پذیر ہون سرکاری ملازم ہون یا کسی شخص قانون پیشہ کے ملازم ہون اونکو حکم دیا جائیگا کہ وہ اپنے لائسنس حوالہ کر دین ۔

کوئی لائسنسدار عرضی نویس کسی ایڈوکیٹ یا وکیل یا مختار یا اور شخص قانون پیشہ کا بطور اسامی لانیوالے یا دلال کے کام نہین کریگا ۔

عرضی نویسان کی اجرت نتیجہ مقدمہ کے فائدہ میں شریک ہوسکتی اور نہ وہ کسی مقدمہ کے جاری رکھنے میں حصہ خرچہ ادا کر سکتے

بست و ہشتم ۔ لائسنسدار عرضی نویسان اپنے کام کی اجرت اوس نزاع کے نتیجہ کے فائدہ مین شریک ہونے سے نہین لینگے جسکی نسبت اونسے کام لیا گیا ہو اور وہ خود بجز اوس صورت کے کہ جس مین نزاع اونکی اپنی ذاتی معاملات سے متعلق ہو کسی نزاع مین روپیہ بہم نہین پہونچاوینگے اور نہ اوسکو جاری رکھنے مین حصہ خرچہ دینگے ۔

معطلی اور موقوفی لائسنسدار عرضی نویسان

بست و نہم ۔ ہر لائسنسدار عرضی نویس جو قواعد مندرجہ صدر مین سے کسی قاعدہ کے عمداً خلاف ورزی کرے یا جو خدمات عرضی نویسی کا معقول انجام دینے کے ناقابل پایا جائے جو عادتاً ایسی عرائض لکھے جو غیر متعلق یا خلاف ضابطہ ہون یا جو کسی عرضی مین اہانت یا دشنام آمیز عبارت استعمال کرے یا جسپر کوئی جرم فوجداری ثابت ہو یا جو اپنی خدمت کے انجام دہی مین کسی ایسے فریب آمیز یا نہایت نامناسب چال چلن کا مجرم ہو جو اوس عدالت کی رائے مین جسکے ماتحت اوسنے لائسنس لیا ہے اوسکو بطور عرضی نویس کام کرنیکے ناقابل کرے تو وہ علاوہ کسی اور سزا کے جو اوسکو حسب منشاء دفعہ ۳۱ ضمن (۳) ایکٹ ۱۸ ؁ سنہ ۱۸۷۹ء یا کسی اور قانون نافذ الوقت کی رو سے یا ایسی تحقیقات کے نتیجہ سے جسکو عدالت اندکرنا مناسب سمجھے معطلی یا موقوفی کا مستوجب ہوگا جبکہ کوئی عرضی نویس اس قاعدہ کے بموجب معطل یا موقوف کیا جاوے تو اوس حکم کی نقل دفتر مین رکھی جائیگی کہ دیکھ کر کورٹ فیس

مین ارسال کیجائیگی۔

سی اُم۔ بنا راضی جملہ ایسی احکام کے جو صاحب جج ضلع نے قواعد ہذا کے مطابق صادر کئی ہون اور وہ ایسی احکام نہ ہون جو بموجب قاعدہ بست و چہارم صادر ہوئی ہون تو عدالت قسمت مین اپیل ہو سکیگا۔

بنا راضی ایسی حکم کے جو کسی عدالت قسمت نے صادر کیا ہو بجز اوس صورت کے اپیل نہو سکیگا جسکی نسبت قاعدہ سوئم مین شرط درج ہے۔

سی و یکم۔ عرضی نویسان کے باب مین چیف کورٹ کے ساتھ تمام خط و کتابت بوساطت عدالتہائے قسمت کیجائیگی۔

سی و دوم۔ قواعد ہذا کسی ایڈوکیٹ یا وکیل یا مختار سے ایسی عرضی کی نسبت جو اوس عدالت مین جسمین وہ عرضی نویسی کرنیکا مجاز ہو پیش کرنیکی غرض سے لکہی گئی ہو متعلق نہین ہین۔ خواہ ایسی عرضی خود اونہی یا اونکے منشی نے لکہی ہو یا اونکی طرف سے لکہی گئی ہو مگر شرط یہ ہے کہ صورتہای مذکورہ مین اوسپر اوسکے مامور کنندہ کے دستخط ثبت ہون۔

تتمہ الف

نمونہ سفارش برائے لائسنس

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩
نام امیدوار	تاریخ پیدائش بحساب عیسوی	ولدیت و قومیت و سکونت خاندان	پیشہ حال اگر کوئی ہو	درجہ جسکے واسطے سفارش کی گئی	امتحان قابلیت و کیفیت کام جو امیدوار نے پاس کیا ہو مع تاریخ	امتحان مقررہ قاعدہ سوم مین امیدوار کیسا رہا	کیفیت مرقومہ صاحب جج ضلع	کیفیت

تتمہ ب۔ نمونہ لائسنس

بعدالت فلان

تصدیق کیا جاتا ہے کہ الف - ب کو آج عرضی نویسی درجہ فلان کا لائسنس دیا گیا ہے اور بذریعہ تحریر ہذا اوسکو عرضی نویسی کا کام کرنے کی اجازت دیجاتی ہے لائسنس دار کے درجہ کے مطابق عبارت قاعدہ چہارم ضمن (الف) یا ضمن (ب) کا استعمال کیا جاوے۔

آج بتاریخ ماہ سنہ بمقام دیا گیا

(دستخط) (ج - ہ)

صاحب جج عدالت قسمت یا صاحب جج ضلع

تصدیق کیا جاتا ہے کہ لائسنس بالا بتاریخ ماہ سنہ منظور کیا گیا تہا۔

(مہر)

(دستخط) (ج - د)

صاحب جج قسمت یا صاحب جج ضلع

تتمہ ج

رجسٹر عرضی نویس جسکو ـــــ نے لائسنس دیا

۱	۲	۳	۴										۵
نمبر	نام عرضی نویس معہ ولدیت و سکونت [illegible]	تاریخ [illegible] لائسنس [illegible]	تاریخ پیشی لائسنس برائے ملاحظہ سالوار										کیفیت
			۱۹۰۰	۱۹۰۱	۱۹۰۲	۱۹۰۳	۱۹۰۴	۱۹۰۵	۱۹۰۶	۱۹۰۷	۱۹۰۸	۱۹۰۹	

تتمہ د

نقشہ عرضی نویسان جنکو نام رجسٹر ـــــ مین بتاریخ یکم ستمبر سنہ ۱۹ء درج تہی

۱	۲	۳	۴	۵
نمبر عرضی نویس	ولدیت	تاریخ لائسنس	تاریخ پیشی لائسنس برائے ملاحظہ سالوار	کیفیت

تتمہ ہ

رجسٹر جو لائسنس دار عرضی نویسان کو رکہنا ضرور ہوگا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نمبر	تاریخ [illegible]	نام و ولدیت و قومیت و سکونت اس شخص کے جسکی بابت عرضی لکہی گئی	قسم عرضی	مختصر خلاصہ مضمون عرضی	قیمت اسٹام جو اس شخص نے عرضی پر چسپان کیا گیا	فیس جو بعوض لکہنا عرضی وصول کی گئی	کیفیت

سرکلر نمبر ۱۲۷ - نمونہ جات مواہیر برائے استعمال عدالت ہائے ملک پنجاب.
ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء - دفعہ ۱۴ ضمن (۱) (د)

بحوالہ دفعہ ۱۴ ضمن (۱) (د) ایکٹ عدالت ہائے پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء حکام چیف کورٹ نے حکم صادر فرمایا ہے کہ جملہ عدالتہائے قسمت خاص اپنی مواہیر کی بہم رسانی کا انتظام کرین اور اپنے ماتحت عدالت ہائے کے ساتھ جو بروئے ایکٹ جدید قائم ہوئی ہین اس امر کو معلوم کرنیکے لئے خط و کتابت کرین کہ عدالتہائے مذکور کو مواہیر ضروری جیسا جلد ممکن ہو بہم پہونچائی جاوین ۔

صاحبان جج قسمت اپنی عدالت ہائے کے لئے اور عدالتہائے ماتحت کے لئے مواہیر کے بہم رسانی کا انتظام کرینگے۔

۲ - ہر مہر مستعملہ پر عبارت مندرجہ ذیل مطابق اقسام عدالت بزبان انگریزی و اردو کندہ ہونی چاہئے ۔

نمونہ جات مواہیر

قسم اول - "مہر عدالت قسمت فلان" قسم دوئم - "مہر عدالت صاحب جج ضلع فلان"

قسم سوئم - "مہر عدالت صاحب ایڈیشنل جج ضلع فلان" - قسم چہارم - "مہر عدالت منصفی بضلع فلان"

۳ - بصورت عدالتہائے دیوانی جنکو صاحبان جج اجلاس کنندہ مفوض باختیارات حسب دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء ہون مواہیر

نمونہ جات مواہیر استعمال عدالتہائے صاحبان

جبکہ عدالت ابتدائی کسی فریق کی درخواست پر حسب شرائط دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کسی مسل کو طلب کرے تو لہذا حکام چیف کورٹ یہ جتاتا ہے ہین کہ معدات متذکرہ مین فیس لینی کی کوئی اجازت نہین ہے۔ مگر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہر درخواست جو سوائے اسکے گذرانی جائے (اگر اسصورت کی کہ عدالت دیگر نہیں پرکھ سکی) ضرور ہے کہ اوسکی تائید سائل یا اوسکے وکیل کے بیان حلفی سے کیجاوے جس سے ظاہر ہو کہ مسل کا پیش ہونا ضروری ہے۔

ہر ایک مسل کیواسطے علیحدہ درخواست اور فیس دینی ہو گی

ششم۔ ہر ایک مسل کیواسطے جسکا معائنہ مطلوب ہو علیحدہ درخواست کرنی اور علیحدہ فیس دینی ہو گی بجز اوس صورت کے کہ مسئلہ کا باہم ایسا خاص تعلق ہو کہ محکمہ کے افسر اعلیٰ یا حاکم جلیس کی رائے مین وہ ایک ہی مسل تصور کیجا سکے اور اوس صورت مین ایک درخواست اور ایک ہی فیس کافی ہوگی۔

واپسی فیس

ہفتم۔ اگر کوئی مسل جسکے معائنہ کا حکم دیا گیا ہو ناکمل ہو یا دفتر مین موجود نہو یا کسی وجہ موجہ سے معائنہ کیلئے دستیاب نہ ہو سکتی ہو تو محکمہ کا افسر اعلیٰ یا حاکم جلیس عدالت واپسی فیس کی ہدایت کریگا اور آئندہ معائنہ کیلئے ایسا حکم صادر کریگا جو اوسکے نزدیک مناسب ہو۔

نقل کرنا کاغذات کا منع ہے۔

ہشتم۔ اس امر کی تاکیداً ممانعت ہے کہ بروقت معائنہ مسل کسی دستاویز یا کاغذ کی نقل نہ کیجاوے اور نہ قلم دوات کا استعمال مین لائی جاوے۔ پنسل کاغذ یادداشت لکھنے کیواسطے استعمال مین لایا جا سکتا ہے لیکن کسی مسل یا کاغذ معائنہ شدہ پر کسی طرح کا نشان نہین کرنا چاہئے جو شخص قاعدہ ہذا کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو یا خلاف ورزی کا اقدام کرے تو وہ استحقاق معائنہ مسل سے محروم ہو جائیگا

تصرف فیس

نہم۔ جو فیس بموجب ان قواعد کے وصول ہو وہ حسب ضرورت کسی عملہ کی تقرری کیواسطے جو برائے معائنہ مسلہ درکار ہو صرف کیجاویگی اور باقی جو کچھ بچے وہ بروقت اختتام ہر سہ ماہی کے ریکارڈ اوفس فنڈ مین جمع کیجاویگی۔

عملہ

دہم۔ صاحبان ڈپٹی کمشنر و صاحبان جج عدالتہائے سمال کاز خفیفہ بمنظوری صاحب جج قسمت کسی عملہ کو جو برائے معائنہ مسلہ ضروری ہو مقرر کر سکتے ہین مگر شرط یہ ہے کہ خرچ اوس آمدنی سے بڑھکر نہ ہو جو معائنہ مسلہ کی فیس کے ذریعہ وصول ہوتا ہو۔

فیس کا جمع کرنا

یازدہم۔ جو فیس ایسی جگہ کی عدالتون مین وصول ہو جہان سرکاری خزانہ موجود ہے تو وہ روزمرہ داخل خزانہ کیجاویگی اور فیس جو جملہ دیگر عدالتون مین وصول ہوا ہو اوسکا خزانہ مین داخل کیجاویگی اور درانثنا رقم کو حفاظت پہنچانے کے لئے حاکم اجلاس کنندہ انتظام کریگا

حساب کتاب

دوازدہم۔ صاحبان جج قسمت و صاحبان ڈپٹی کمشنر سالانہ نقشہ جات دیوانی کے ساتھ ایک نقشہ آمدنی اور خرچ کا بہ نمونہ معینہ چیف کورٹ مین ارسال کرینگے۔

سرکلر نمبر ۲۸ ا۔ نقول و نقل نویسان

قواعد مندرجہ ذیل وہ قواعد ہین جنکی رو سے اون صورتون مین جنمین کوئی شخص مسل کی کسی جز کی نقل حاصل کرنیکا مستحق ہو مطابق کا انتظام ہوتا ہے اور وہ فیس مقرر کی گئی ہے جو نقول کی بابت شخص قسم مذکور سے واجب الادا ہو (ضمن (۱) (۵) دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱۸۸۴ء)

(الف) قواعد درباب تقرری اجرت و نگرانی نقل نویسان

طریقہ تقرری

صاحبان جج قسمت محکمہ جات قسمت کیلئے اور صاحبان ڈپٹی کمشنر محکمہ جات ضلع کیلئے نقل نویسان انگریزی و فارسی حلباء درخواست

لکہنی مین امیدوار کی لیاقت کا امتحان کر کے مقرر کرینگی اور صرف اسیقدر نقل نویس مقرر کئی جاوینگی جسقدر از بس ضروری ہون -

اجرت نقل نویسان

۲ - ہر ایک نقلنویس کو اوس کل اجرت مین سی جو خواستگار نقل سی لیجاوی ۴/۳ حصہ ملیگا باقی ۴/۱ حصہ ہیڈ کلرک دفتر انگریزی یا کلرک آف کورٹ یا سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی کو جیسا کہ موقع ہو دیا جاویگا جسکا کام یہہ ہوگا کہ وہ اس امر کی پڑتال کر لیا کرین کہ نقل مطابق اصل کی ہی اور تمام و کمال عمدہ تحریر کی ہوئی ہی - اس قاعدہ کی ٹہیک ٹہیک تعمیل ہونی چاہئی - فیس کو فنڈ مین داخل کرنیکا اور تنخواہ مقررہ پر نقلنویسان کی رکہنی کا دستور ممنوع ہی -

زر نقل ہیڈ کلرک و سپرنٹنڈنٹ تصدیق کنندہ نقول

۳ - ہیڈ کلرک یا کلرک اوف کورٹ یا سپرنٹنڈنٹ کا نقل پر العبد ثبت کرنا تصدیق اس امر کی ہی کہ اہلکار مذکور نی اوسکی صحت کی نسبت بذات خود اپنا اطمینان کر لیا ہی اور وہ محض کارروائی ضابطہ تصور نہ کیجاوی -

ہیڈ کلرک و کلرک اوف کورٹ و سپرنٹنڈنٹ کی لئی جو ادائگی زر قاعدہ ۲ مین منظور کی گئی ہی اوس سی یہہ مراد ہی کہ اہلکاران مذکور کو اوس زائد محنت کی بابت جو ادنپر اس زائد کام سی عائد ہوگی حق الخدمت ملی مگر صاحبان جج قسمت اور صاحبان ڈپٹی کمشنر کو چاہئی کہ اہلکاران متعلقہ کو یہہ امر ذہن نشین کرا دین کہ اونسی امید کیجاتی ہی کہ وہ نقل کو اصل سی بذات خود مقابلہ کرتی ہین اور اہلکاران مذکور متنبہ کئی جاوین کہ حق الخدمت منظور شدہ جو اونکو اوسیک خدمت مذکور کی بجا آوری کی لئی ملتا رہا ہی اونمین سی ایسی اشخاص کو نہین ملیگا جو خدمت مذکور کی بجا آوری مین غفلت کرین -

نیز حکام عدالت ہذا یہہ جتلانا چاہتی ہین کہ اونکو اکثر نقول بزبان اردو اس وجہ سی بغرض ترمیم واپس کرنیکی ضرورت پڑتی ہی کہ وہ بے پرواہی سی تیار کی ہوئی ہوتی ہین اس سبب سی بہتر ہوگا کہ سپرنٹنڈنٹ ہائی پر اس بارہ مین اونکی ذمہ واری ذہن نشین کرائی جاوی -

تاوان بصورت نقل خراب

۴ - اگر نقل خراب لکہی گئی ہو تو نقل نویس کو ایک نقل جدید سراسر بصرف خود جسمین اسٹام وغیرہ کا خرچ شامل ہوگا تیار کرنی ہوگی -

اجرت کی بیجا طور پر تقسیم کرنیکا تاوان

۵ کلرک اوف کورٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا شخص دیگر جو کسی حصہ زر اجرت نقلنویس پر نا واجب طور پر متصرف ہو فوراً مستوجب موقوفی ہوگا

(ب) قواعد برائی تصفیہ درخواستہائی جہت حصول نقول دستاویزات مقدمات دیوانی

حقوق فریقین

۶ - مدعی یا مدعا علیہ جو مقدمہ مین حاضر ہوا ہو اس بات کا استحقاق رکہتا ہی کہ مقدمہ کے کسی مرحلہ مین نقول مسلمہ مقدمہ دستاویزات کی جو داخل ہوئی ہون اور جنہین انجام کار عدالت نی بطور وجہ ثبوت قبول کر لیا ہو حاصل کری -

(تنبیہ جس فریق کو بیان تحریری کی داخل کرنی کا حکم ہوا ہو وہ بیان تحریری مدخلہ فریق دیگر کی معاینہ کرنی یا اوسکی نقل حاصل کرنیکا مستحق نہوگا الا اوس صورت مین کہ اوسنی اپنا بیان تحریری اول داخل کر دیا ہو)

حقوق اشخاص غیر

۷ شخص غیر متعلق مقدمہ بطور قاعدہ کلیہ مجاز ہوگا کہ بعد صدور ڈگری نقول عرضی دعوی بیانات تحریری اظہارات حلفی و ورالفن مدخلہ مقدمہ حاصل کری اور بوجہ موجہہ جس سی عدالت مطمئن ہو جاوی مہبردہ اس امر کا بہی مجاز ہوگا کہ نقول کسی دستاویز مندرجہ بالا کی قبل صدور ڈگری بہی حاصل کری شخص غیر متعلق مقدمہ بطور قاعدہ کلیہ ایسا نہ کا بہی مجاز ہوگا کہ نقول فیصلہ جات و ڈگریات یا احکام کی کسیوقت بعد اونکی صادر ہونی یا تحریر ہونیکی حاصل کری

شخص غیر متعلق مقدمہ کو اسبات کا کوئی استحقاق حاصل نہوگا کہ وہ نقول اون دستاویزات کی جو بہ ثبوت مین پیش کیگئی ہوں سوائے حصول منظوری اوس شخص کے حاصل کرے جنے اونہین پیش کیا ہو۔

(ج) قواعد بہم رسانی نقول احکام یا فیصلہ جات یا دیگر کاغذات بغرض منشاء اپیل

ایک افسر درخواستہا متعلقہ نقل لیگا

۸۔ مقام صدر مین ایک افسر خاص مقرر کیا جانا چاہئے جو ہر روز وقت معینہ پر درخواستہائے نقل لیا کریگا۔

درخواستین ایک رجسٹر مین درج ہونگی

۹۔ جبکبھی درخواست وصول ہو تو وہ بعد تحریر ظہری تاریخ وصول درج رجسٹر فارسی حسب نمونہ معینہ کیجاویگی ؛؛

درخواست کے ساتھہ اجرت نقل و داخل ہونی چاہئے اور اسیوقت درجلد اسٹامپ ہونا چاہئے جب نقل اوسکو دیجانے کے تیار ہو۔

۱۰۔ جو درخواستہائے نقل کی گذرین ہمیشہ اونکے ساتھہ کافی اجرت نقلنویس نقد داخل ہونی چاہئے جب اوسکی ساتھہ اجرت نقلنویس نہو تو درخواست معہ ہدایت نسبت زرامانت مطلوبہ کے واپس ہونی چاہئے اور تاریخ واپسی معہ یادداشت ہدایات مصدرہ درخواست پر درج کرنی چاہئے۔ اسٹامپ کورٹ فیس جو قانوناً نقل مذکور پر لگایا جانا مطلوب ہو اوسوقت تک سائل سے نہین لیا جاویگا جب تک نقل حوالہ کرنے کیلئے تیار نہو لیکن جبوقت اوسکی درخواست لیجاوے تو اوسکو مطلع کردینا چاہئے کہ جب نقل مذکور دیجانیکو مسطر تیار رہوگی تو کورٹ فیس اسٹامپ البتہ معینہ کا مطلوب ہوگا اور نقل اوسکو نہین دیجائیگی جب تک وہ کورٹ فیس اسٹامپ نہ دیویگا۔

نقول ایسے خط مین تحریر ہونی چاہئین جو پڑھا جاسکے اور معینہ کاغذ پر تحریر ہونی چاہئین۔

۱۱۔ ہر ایک نقل فیصلہ یا حکم جو کسی عدالت دیوانی یا فوجداری سے دیجاوے خوشخط اور ایسے خط مین جو پڑھا جاسکے معینہ نمونہ کے کاغذ پر تحریر کیجاوےگی اور جبکہ نقل حکم اردو کی ہو تو وہ بخط نستعلیق تحریر ہونی چاہئے ہیڈ کلرک و کلارک اوف کورٹ و سپرنٹنڈنٹان بذاتہ اس بات کی ذمہ دار ہونگے کہ نقول جنکی وہ تصدیق کرین معینہ قسم کے کاغذ پر حسب ضابطہ تحریر ہوئی ہین اور سیاہی مستعملہ عمدہ قسم کی ہے۔

نقول احکام عدالتہائے دیوانی کی عنوان مین کیا مراتب درج ہونے چاہئیں

۱۲۔ فیصلہ یا حکم عدالت دیوانی کی ہر نقل قسم مذکور ایک عنوان سے شروع کیجاویگی جسمین مراتب مندرجہ ذیل درج ہونگے۔

(الف) نام عدالت فیصل کنندہ مقدمہ معہ نام و اختیارات مستعملہ حاکم جلیس۔ و بصورت عدالت اپیل نیز نام اور عہدہ اوس افسر کا جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل ہوا اور تاریخ حکم مذکور۔

(ب) تاریخ ارجاع نالش یا اپیل جیسا کہ موقع ہو۔

(ج) ہر ایک مدعی اور مدعاعلیہ کا نام بقید ولدیت اور پیشہ اور جائے سکونت (معہ نام تحصیل و ضلع)

(د) نوعیت تعداد مالیت دعوے صاف صاف اور مفصل لکھنی چاہئے اور جب نالشات بابت اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ کے ہوں تو نام شہر یا قصبہ یا موضع معہ نام تحصیل و ضلع جسکے اندر جائداد متنازعہ واقع ہو لکھنا ہوگا۔

ایضاً عدالتہائے فوجداری

۱۳۔ فیصلہ یا حکم عدالت فوجداری کی ہر نقل قسم مذکور ایک عنوان سے شروع کیجاویگی جسمین مراتب مندرجہ ذیل درج ہونگے۔

(الف) نام عدالت فیصل کنندہ مقدمہ معہ نام و اختیارات مستعملہ حاکم جلیس اور بصورت عدالت اپیل کے نیز نام و اختیارات مستعملہ اوس افسر جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل ہوا معہ تاریخ حکم مذکور۔

نوٹ دیکھو رجسٹر د۔ مندرجہ ضمیمہ نمبر ۱

(ب) مستغیث اور ملزم کا نام معہ قید ولدیت اور پیشہ و جائے سکونت (معہ تحصیل و ضلع)

(ج) جرم جسکا ارتکاب ہوا اور حکم سزا جو صادر کیا گیا۔

اعتراض اپیل کرنے کی غرض سے صرف فیصلہ جات و ڈگریات کی نقول دیجاوین۔

۱۴۔ بعض عدالتون میں یہ دستور ہے کہ جو اشخاص نقل حکم کی درخواست اپیل کرنے کے لئے کرتے ہین اونہین صرف فیصلہ اور ڈگری کی نقل کی بجائے کل کارروائی کی نقل دیدیجاتی ہے باوجودیکہ قانون کی رو سے صرف اسقدر مطلوب ہے کہ اپیلانٹ اپنی درخواست اپیل کے ساتھ صرف نقل فیصلہ اور ڈگری داخل کرے یہ طریق مذکور مسدود ہونا چاہئے اور اس امر کی نگرانی کیجانی چاہئے کہ نقلنویس ساعین الحقہ کی ناواقفی سے فائدہ نہ اوٹھاوین کیونکہ سوائے خاص صورتون کے اکثر مقدمات کو فیصلہ اور ڈگری کی نقل سے زیادہ نقل بیمحض اونپر بیفائدہ زیر بار کرتا ہے۔ مگر جب عدالت اپیل امور تنقیح طلب عدالت ماتحت مین حسب دفعہ ۵۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی تجویز کرنے کیلئے بھیجے ہون تو ایک نقل حکم واپسی کی معہ نقل حکم اخیر جو بعد آنے جواب حکم واپسی کے صادر ہوا ہو دینی چاہئے۔

تصحیح نقل کی بشکل کتاب بنی ہوئی جاوین

۱۵۔ جب نقول فیصلجات یا احکام بغرض اپیل عطا کیجاوین تو تختی کاغذ کہ جنپر نقل کی گئی ہو کتاب کی شکل مین بنی ہوئی جاوین اور ایک دوسرے کے سرے پر لپیٹے دار مطلق کی شکل مین نہ جوڑے جاوین۔

نقلنویس کس وقت اپنی نقل کیا کرینگے

۱۶۔ نقلنویس نقل کو بروقت تیار ہونے کے اوس افسر کے سامنے پیش کریگا جو دستخط لینے اور مسطور کرنے درخواست نقول کی مقرر ہو۔ بروقت وصول نقل کے سائل بولایا جاویگا اور روبکار ضروری اسٹام داخل کرنے پر نقل اوسکے حوالہ کیجاویگی اور اگر منجملہ اجرت نقلنویس خلک کچھ رقم باقی بچی ہو تو وہ بھی اوسکو دیدیجاویگی لیکن نقل دینے سے پہلے چاہئے کہ نقل کی بابت رجسٹر مین مراتب ذیل درج ہون۔

(الف) تاریخ گذرنے درخواست نقل کی (ب) تاریخ واپسی درخواست بغرض داخل اجرت نقل اگر درخواست بغرض مذکور واپس ہو۔

(ج) تاریخ داخل اجرت مطلوبہ بطور امانت (د) رقم ادا کردہ بطور اجرت نقل۔

(ہ) نام نقلنویس۔ (و) تاریخ جسمین نقل دینے کیلئے طیار ہو۔ (ز) تاریخ دینے نقل کی سائل کو۔

جب نقل دیجاوے تو اوسیوقت افسر مہتمم کے دستخط رجسٹر پر ہونے چاہئین۔

بغیر حاضری سائل دیجایا جاویگا

۱۷۔ اگر سائل بروقت پکارنے مرتبہ اول واسطے لینے نقل کے حاضر نہ ہو تو نام اوسکا تین روز متواتر پکارا جاویگا اور اگر اوس عرصہ تک بھی وہ حاضر نہ آوے تو درخواست اوسکی داخل دفتر کیجاویگی اور پھر وہ نقل اوسکو تاوقتیکہ نئی درخواست ایک آنہ کی اسٹام پر داخل نکرے نہین دیجاویگی۔

باعث توقف تیاری نقل تحریر کرنا چاہئے

۱۸۔ اگر تاریخ درخواست سے نقل کے تیار کرنے مین دو سے دن سے زیادہ توقف ہو تو باعث توقف نقل پر ہمیشہ لکھنا چاہئے اور اس امر کی تصدیق جبکہ نقل انگریزی مین ہو تو ہیڈ کلرک دفتر انگریزی یا کلرک اوف کورٹ کو کرنی چاہئے اور جبکہ نقل اردو مین ہو تو سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی کو۔ ہر دفتر مین اوس افسر کو جسکو ذمہ کام نگرانی نقول دینے کا ہو اس امر کی نگرانی مین محتاط رہنا چاہئے کہ میعاد معینہ دو روز کی بجز ایسی صورتون کے جنمین فی الحقیقت میعاد مذکور میں نقل دینی ناممکن ہو تجاوز نہ کیا جاوے۔

نوا مد نقول اردو نیز نقول انگریزی کے متعلق ہین۔

۱۹۔ واضح ہو کہ یہ ہدایات نقول اردو اور نیز نقول انگریزی پر اطلاق رکھتے ہین اور ان نقول پر بھی اطلاق رکھتے ہین جو بغرض سند اور نیز بغرض اپیل لیجاوین۔ جو اشخاص نقول تیار کرین وہ مراتب مطلوبہ قواعد ۱۲ و ۱۳ کو نقول بزبان اردو کی پشت پر اردو مین اور نقول انگریزی کی پشت پر انگریزی مین تحریر کرینگے۔

شرح اجرت نقل

۲۰۔ شرح اجرت مندرجہ ذیل مقرر کی گئی ہے۔

نقول انگریزی	۲۰۰ الفاظ اور اوس سے کم	۶/
	فی ۱۰۰ الفاظ علاوہ اوسکے	۲/
نقول اردو	۲۰۰ الفاظ اور اوس سے کم	۳/
	فی ۱۰۰ الفاظ علاوہ اوسکے	۱/

شرح ہای مذکورہ بالا مین کاغذ کی قیمت بھی شامل ہے جو نقل نویس بہم پہونچاویگا۔

شجرہ وحد بست وکار نقشہ وغیرہ کی بابت افسر عطا کنندہ نقل خاص اجرت مقرر کریگا۔

حکام عدالت ہذا اس امر کو جتانا چاہتے ہین کہ شرح اجرت متذکرہ صدر سے یہ منشا ہے کہ اوس سے زیادہ شرح قابل وصول ظاہر ہوتی ہے اور کسی ضلع مین اگر در اصل عمدہ نقل کا کام ارزان تر شرح پر کرانا ممکن ہو تو کمتر شرح مقرر کیجا سکتی ہے۔

فیس وصول شدہ ٹھیک ٹھیک بموجب قاعدہ ۲۰ صرف ہونی چاہئے۔

رجسٹر کا ہر روز ملاحظہ ہونا چاہئے۔

۲۱۔ افسر مہتمم سررشتہ نقلنویسی کو رجسٹر درخواست ہای نقول ہر روز ملاحظہ کرنا چاہئے اور وہ اس امر کا ذمہ وار ہوگا کہ کورٹ فیس نقلونکا رجسٹر ہای معینہ مین حسب ضابطہ درج ہوتا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کو چاہئے کہ رجسٹر ہای مذکور کا کبھی کبھی ملاحظہ کیا کرین۔

نقلو نپر جو ٹکٹ لگے ہون اونکو افسر تصدیق کنندہ قبل دینے نقلونکے کاٹ دیا کرے۔

۲۲۔ افسر تصدیق کنندہ نقل کو چاہئے کہ نقول دینے سے پیشتر ٹکٹ ہای کورٹ فیس چسپانیدہ نقول مزبور اسطرح منسوخ کردے کہ ایک حصہ ٹکٹ کا سوراخ کرکے اسطور سے کاٹ دیا جاوے کہ نہ تو شکل کا سر کٹے اور نہ وہ حصہ ٹکٹ کا کٹے جسپر اوسکی قیمت درج ہو۔ لبطور احتیاط مزید اہلکار تصدیق کنندہ کو چاہئے کہ دستخط معہ تاریخ ٹکٹ کے وار پار اور اوسکے دونون طرف کاغذ پر اوسیطرح کردے جیسا کہ لوگ اکثر اوقات ٹکٹ دار رسید و نیز دستخط کرنے مین کرتے ہین۔

درخواست ہای نقول بعض خاص صورت ہا کے مین چیف کورٹ مین مرسل کیجاوین۔

۲۳۔ جب کبھی ایسے مقدمہ مین جسکی مسل چیف کورٹ مین ہون کسی کاغذ کی نقل کے واسطے درخواست گذرے تو درخواست مذکور برائے تعمیل چیف کورٹ مین مرسل ہونی چاہئے۔ اگر درخواست مذکور کسی قیدی مقید جیلخانہ نے حسب دفعہ ۴۰۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ہو اور وجوہات اپیل یا وجوہات نگرانی کی اوسکے ساتھ پیش کی گئی ہون تو درخواست اپیل یا درخواست نگرانی اوسکے ساتھ ہی مرسل ہونی چاہئے۔

سرکلر نمبر ۱۲۹ ہدایات دربارہ مالیت مقدمات حسب دفعہ ۳ ایکٹ عدالتہای پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء

ان ہدایات کا مدعا اور تاثیر

حوالہ ہدایات منسلکہ حسب دفعہ ۳ ایکٹ مجریہ عدالت ہای پنجاب ۱۸۸۴ء جنکو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے منظور کرلیا ہے حکام چیف کورٹ

* دیکھو رجسٹر دیوانی نمبر ۱۹ اور رجسٹر فوجداری نمبر ۱۶۔

یہ جتلانا چاہتے ہین کہ مدعا و تاثیر ہدایات مذکور یہہ ہی کہ مقدمات اقسام مصرحہ اختیار سماعت منصفان و دیگر افسران جو ڈیشل سے جنکو اختیارات مقدمات مالیتی صما۔ تک محدود ہین نکال لئی جاوین اور مقدمات مذکور اپیل مزید چیف کورٹ مین ہوا کرے۔ جن مقدمات مین کوئی سوال از اقسام مصرحہ مذکور صرف ضمنی طور پر تنقیح ہو اونپر کچہہ تاثیر نہین پڑیگی۔

عرضی دعوی کی پڑتال بلحاظ ہدایات ہذا چاہئیے۔

٢ عرائض دعوی بمقدمات متعلقہ امور متذکرہ کو احتیاط کے ساتہہ پڑتال کرنا چاہئے اور عدالتہای کو لازم ہی کہ ہدایات مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی لنسبت تصدیق تحریرات عرائض دعوی کو احتیاط کے ساتہہ ملاحظہ کرین۔

اشتہار حسب دفعہ ٣٢ - ایکٹ ١٨ ١٨٨٤ء

چونکہ حکام چیف کورٹ کی رائی مین شے مدعا بہا اقسام مقدمات مندرجہ ذیل کی مالیت قابل اطمینان طور پر قایم نہین کیجا سکتی۔ لہذا حکام چیف کورٹ منظوری اقبل لوکل گورنمنٹ یہہ ہدایت فرماتی ہین کہ برائے اغراض ایکٹ عدالتہائی پنجاب بابت ١٨٨٤ء مقدمات مذکور ایسے سمجھے جاوینگے گویا اونکی شے مدعا بہا کی مالیت صما۔ سے زیادہ اور اللہ رر سے زیادہ نہین ہی۔

(١) مقدمات جنین مدعی فریق ثانی از دواج مبینہ کے نام خواہ وہ تن تنہا ہو یا اوسکے ساتہہ دیگر مدعا علیہم ہون عرضی دعوی مین اس مضمون کی ڈگری کی استدعا کرے کہ از دواج ثابت قرار دیا جاوے یا کالعدم ٹھہرایا جاوے یا فسخ کیا جاوے یا اعادہ حق زناشوئی کی ڈگری کی استدعا کرے۔

(٢) مقدمات جن مین مدعی عرضی دعوی مین استدعا ڈگری برائے اثبات حق حفاظت یا ولایت نابالغان جس مین ولایت بغرض شادی بہی شامل ہی کرے

(٣) مقدمات جن مین مدعی اپنی عرضی دعوی مین استدعا ڈگری برائے اثبات یا کالعدم ٹہرانی تبنیت کی (تبنیت مین تقرری وارث بروئے رواج بہی شامل ہی) کرے۔

تشریحات۔ (١) قواعد بالا مین لفظ عرضی دعوی مین مکرر اور اصل عرضی دعوی دونون شامل ہین۔

(٢) قسم (١) مین عرائض بروئے کسی ایکٹ مختص الامر متعلقہ انفساخ از دواج شامل نہین ہین۔

قسم (٢) مین کارروائیہا حسب ایکٹ ٩ ١٨٦١ء یا ایکٹ ١٣ ١٨٧٤ء شامل نہین ہین۔

جو مقدمہ اقسام بالا مین سے کسی قسم مین داخل ہو وہ محض اس وجہ پر اقسام مذکورسے خارج نہین سمجھا جائیگا کہ عرضی دعوی مین کسی مزید دادرسی کی بہی جسکی مالیت قایم کیجا سکتی ہی استدعا کی گئی ہی۔

سرکلر نمبر ١٣٠ - تعطیلات چیف کورٹ و عدالتہائی ماتحت دیوانی

نظم تعطیلات کی جنتری سالانہ مرتب کیجاوے

دفعہ ٧ - ایکٹ عدالتہائی پنجاب مجریہ ١٨٨٤ء مین یہہ حکم ہی کہ ایک فہرست اون تعطیلات کی جو چیف کورٹ مین اور اوسکے

ماتحت عدالت ہائے دیوانی مین ہونیوالی ہون مرتب و مشتہر کیجاوے - اور سوائے ان ایام کے جبکا حسب دفعہ مذکور اعلان کیا جاوے عدالت ہائے دیوانی کام کے واسطے بند نہین ہونی چاہئین - لہذا ایک فہرست عام تعطیلات کی جو کل ملک مین ہونیوالی ہون چیف کورٹ مین جیسا کہ ابتک ہوتا رہا ہے سالانہ مرتب کیجاویگی -

مقامی تعطیلات کی فہرست برائے منظوری ارسال کیجاوے -

۲ - علاوہ عام تعطیلات کے بڑے بڑے تیوہاروں کی بابت جو خاص مقامات سے مخصوص ہون مقامی تعطیلات جیسا کہ ابتک ہوتا رہا ہے دیجا سکتی ہین - مگر آئندہ کو تعطیلات مقامی سالانہ فہرست مین شامل اور مشتہر کرنی ہونگی - عدالتہائے قسمت سے التماس کیا جاتا ہے کہ وہ ہر ایک ضلع کی بابت جو اونکی نگرانی مین ہو ایک علیحدہ فہرست ایسی مقامی تعطیلات کی مرتب کرین جو عدالت دیوانی کی بند کرنیکی واسطے ٹھہرانے کے لئے کافی اہم ہون اور اپنی فہرست ہر سال یکم اکتوبر تک عدالت ہذا مین منظوری کے لئے ارسال کرین -

تعطیل چیف کورٹ و دیوانی عدالتہائے ماتحت - کار دیوانی ایام تعطیل مین جائز طور پر کیا جاسکتا ہے

۳ - چیف کورٹ ۱۵ - اگست سے ۱۵ - اکتوبر تک دیوانی کام کے لئے بند رہیگی اور جملہ دیوانی عدالتہائے ماتحت ماہ ستمبر مین بند رہینگی -

۴ - ایام تعطیل مین یا چھٹی کے دن کوئی نالش یا اپیل دیوانی جائز طور پر سماعت کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ افسر جسکے ذمہ نالش یا اپیل مذکور فیصل کرنا ہو غرض مذکور کے لئے اپنی عدالت کو کہلا رکھنا مناسب سمجھے -

درخواستہائے ضروری

۵ - ہر ضلع مین بایام تعطیل بنابر تصفیہ درخواستہائے دیوانی از قسم ضروری مثلاً اجرائے حکمنامہ برائے انسداد نقصان یا انسداد روپوشی مدعا علیہ یا رہائی مدیونان از قید خانہ انتظام کیا جانا چاہئے -

نقشجات دیوانی بابت سہ ماہی سوئم -

۶ - سوائے ان ضلعوں کے جنمین کوئی مقام کوہی ہو جسکی عدالت ہائے ماہ ستمبر مین کھلی رہین دیوانی نقشجات ششماہی بابت سہ ماہی سوئم مین صرف دو ماہ کی تفصیل ہوا کریگی اور بعد دیکھ بھال ہمیشہ کی طرح روانہ کیجا سکتی ہین -

رخصت اہلکاران ماہ ستمبر

۷ - لوکل گورنمنٹ نے احکام دربارہ اس امر کے صادر کئے ہین کہ تعطیلات ماہ ستمبر مین عملہ ہائے ضلع اور تحصیل کے اسقدر اہلکاران کو رخصت دیجاوے جسکو بلحاظ کمی پیشی کام کے رخصت دیجا سکے - سال بھر مین کسی اور وقت رعایتی رخصت بجز خاص وجوہات نہین ملنی چاہئے -

سرکلر نمبر ۱۳۱ - اسٹام کورٹ فیس (ایکٹ کورٹ فیس نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء)

(الف) کمی داخلے فیس ارجاع نالش یا اپیل

ہدایات سے اون فیسلم مقدمات کا ظاہر کرنا مقصود ہے جو کمی فیس اسٹام سے ہوجاتی ہین

ہدایات مندرجہ ذیل کا اجرا اون تحقیقات سے ہوا ہے جو حکام چیف کورٹ نے اس حد کی نسبت کی تھی جہانتک دیوانی عدالتہائے ماتحت عرائض دعوی و یاد داشت ہائے اپیل ناکافی اسٹام پر لے لیتی ہین اور نیز اون تدابیر کی نسبت کی تھی جو ایسی کمی ہائے کے پورا کرانے کے لئے کیجاتی ہین - یہہ ہدایات اس مراد سے جاری کیجاتی ہین کہ اونکے ذریعہ سے افسران جلیس عدالتہائے دیوانی نہایت معمولی صورتہائے کمی کا وقوع مین آنا مسدود کرسکین اور جبکہ تنازعہ کی مختلف مراحل مین سے کسی مرحلہ مین کسی قسم مذکور معلوم ہو تو جائز کرین طریقہ تشخیص مالیت کی نسبت مفصل ہدایات کے لئے افسران فقرہ جات ۸ تا ۲۱ سرکلر نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۳ء مجریہ صاحب سپرنٹنڈنٹ

اسٹام ملک پنجاب کا لحاظہ مفاد ادا کر سکتے ہین ۔

مقدمات استقرار استحقاق اور متعدد منشائے دعوے والے مقدمات

۲ ۔ ملک پنجاب کی عدالت ہائے ماتحت مین رسوم ارجاع مقدمات مین کمی بالخصوص اسطرح سے ظہور مین آتی ہے کہ عرائض دعوی یا دداشت ہائے اپیل بمقدمات ڈگری استقرار کہ جنمین دادرسی مستلزمہ کی درخواست کی گئی ہو بحوالہ د، ضمیمہ دوم ایکٹ ، سنہ ۱۸۷۰ء بمبلغ ۱۰؎ کے اسٹام پر نامناسب طور پر داخل کر لیا جاتا ہے اور علی ہذا القیاس جن مقدمات مین رسوم مطابق مالیت مناسب طور پر قابل ادائی ہو غلطی سے ان مقدمات کی کارروائی کیجاتی ہے جنمین امر متنازعہ فیہ کی مالیت زر کا اندازہ کرنا ممکن ہے اور جنکی بابت ایکٹ مین اور طرح پر کچھ حکم نہین ہے

دیگر قسم مقدمات جنمین کورٹ فیس اکثر غیر مکتفی ادائے ہوتی ہے اوس قسم کی نالشات ہین جنمین دو یا زیادہ جداگانہ منشار دعوے شامل ہون اور ادنمین رسوم واجب الاخذ حسب دفعہ ۱۷ ایکٹ ، سنہ ۱۸۷۰ء بہ تعداد مجموعی اوس رسوم کے ہوتی ہے جو نالشات مین جداگانہ ہر منشائے دعوی متذکرہ کی بابت ادا کرنی ہوتی ۔

دیگر اقسام مقدمات

۳ ۔ چند دیگر اقسام کے مقدمات ایسے ہین جنمین رسوم مناسب سے کم رسوم کے منظور کر لینے کا میلان ہے اور فقرات ذیل مین ایک فہرست اون اقسام مقدمات کی دیجاتی ہے جنمین پایا جاتا ہے کہ رسوم ارجاع مقدمات کا شمار اکثر غلط طور پر کیا جاتا ہے ۔ وہ کارروائی مناسب ہی بتا دیگئی ہے جو ارجاع مقدمہ کے بعد ایسی غلطیون کے دریافت ہونے پر کیجانی چاہئے کیونکہ جو تدابیر بالفعل کیجاتی ہین وہ مختلف اضلاع مین مختلف ہین اور بعض اضلاع مین اونکے جواز کی نسبت اعتراض کیا جا سکتا ہے ۔

شمار اقسام مقدمات جنمین غلطیان اکثر وقوع مین آتی ہین ۔

۴ ۔ جن مقدمات مین معلوم ہوتا ہے کہ عرائض دعوی یا دداشت ہائے اپیل پر اکثر کم اسٹام لگایا جاتا ہے اونکے اقسام یہہ ہین ۔

(۱) "نالشات ڈگری استقراریہ جنمین حق رسی مستلزمہ کی استدعا کی گئی ہو" یعنے تقریباً کل نالشات ڈگری استقراریہ ۔ ایسے مقدمات مین مدعی یا اپیلانٹ کو دادرسی متدعویہ کی خود مالیت لگانی پڑتی ہے (دفعہ ۷، ضمن ۴ ۔ (ج)

(۲) "نالشات جنمین فریقین تسلیم کرین کہ وہ شے متدعویہ کی مالیت زر نہین بتا سکتے" اگر شے متدعویہ کچھ قیمت بازاری نہ رکھتی ہو تو دفعہ بالا ہی متعلق ہوگا (دفعہ ۷، ضمن ۴ ۔ (الف)

(۳) "نالشات جنمین دو یا زیادہ جداگانہ منشار دعوی شامل ہون" اور جنمین بوجہ مذکور رسوم قابل اخذ حسب دفعہ ۱۷ ایکٹ کورٹ فیس تعداد مجموعی اوس رسم کی ہو جو ہر منشاء دفعہ مذکورہ کی بابت جداگانہ واجب الادا ہو ۔

(۴) "نالشات بنا بر حصول حکم امتناعی" جو بجائے اسکے کہ اوپر دادرسی متدعویہ کی تخمینہ مالیت کے مطابق اسٹام حسب مالیت لگایا جائے اکثر ۱۰؎ کے اسٹام پر رجوع کیجاتی ہین ۔ (دیکھو دفعہ ۷، ضمن ۴ (د)

(۵) "نالشات شکست شراکت و حساب فہمی" ۔ ان نالشات سے احکام دفعہ ۷، ضمن ۴ ۔ (و) و دفعہ ۱۱ ایکٹ کورٹ فیس متعلق ہین

(۶) "نالشات بابت اراضی غیر مزروعہ و غیر مشخصہ گذاری" جنکی مالیت حسب دفعہ ۷، ضمن ۵ (ج) لگائی جانیکے بجائے اکثر خیالی

طور پر اندازہ کی جاتی ہی -

(۱) "تمنالشات جو دفعہ ۷ ضمن ۵ حرف (د) کے ذیل مین آتی ہین"

(۲) "تمنالشات حق شفعہ" - دفعہ ۷ ضمن ۶ -

جبکہ رسوم معلوم ہو تو کارروائی کرنی چاہئے -

۵ - مطالبہ جبکہ جلد رآمد اوسوقت ہونا چاہئے جبکہ کارروائی کی مختلف مراحل پر کمی رسوم معلوم ہو حسب ذیل ہی

(الف) جبکہ رسوم کا غیر مکتفی ہونا بعد ادخال عرضی دعوی یا یادداشت اپیل الّا قبل فیصلہ دریافت ہو تو مدعی یا اپیلانٹ کو حکم دیا جانا چاہئے کہ ایک میعاد معینہ مین کمی کو پورا کر دے اور اگر وہ اوسی پورا کرے تو عرضی دعوی یا یادداشت اپیل حسب دفعہ ۲۰ - ایکٹ رسوم عدالت ناجائز قرار دیجانی چاہئے اور نالش یا اپیل ڈسمس ہونی چاہئے (دفعہ ۱۰ ضمن ۲)

(ب) جبکہ یہہ شاذونادر صورت ظہور مین آوے کہ قلت اسٹام مابین فیصلہ سنانے اور ڈگری پیہ دستخط کرنے کے دریافت ہو تو عدالت کو چاہئے کہ ڈگری پر دستخط کرنی سے تا وقتیکہ کمی اسٹام پوری نہ کر دیجائے اسوجہ پر انکار کرے کہ عرضی دعوی یا یادداشت اپیل اور کل کارروائی جو اوسکے متعلق ہوئی حسب دفعہ ۲۰ - ایکٹ رسوم عدالت ناجائز تھی -

(ج) جبکہ کمی رسوم عدالت ابتدائی مین عدالت مذکور کو معلوم نہوا الّا عدالت اپیل مین معلوم ہو جائے تو عدالت اپیل کو حسب دفعہ ۱۰ ضمن ۲ - ایکٹ رسوم عدالت اختیار ہے کہ فریق ذمہ دار کو اوس کمی کی ایک میعاد معینہ مین پورا کرنے کا حکم دے - اور اگر وہ اوسے اوس میعاد مین پورا نکرے تو بصورتیکہ فریق قاصر اپیلانٹ ہو اپیل کو ڈسمس کرے یا درحالیکہ فریق مذکور رسپانڈنٹ ہو تو اپیل کو منظور کرکے نالش کو بدینوجہ ڈسمس کر دے کہ وہ ایسے عرضی دعوی پر رجوع ہوئی جسپر غیر مکتفی اسٹام چسپان تھا اور جو بوجہ مذکور ناجائز تہا -

فیصلہ کی ہر ایک نقل مین نوعیت دعوی و تعداد مالیت درج ہونی چاہئے -

۶ - اس معاملہ کی نسبت ایک امر قابل توجہ ہے کہ بعض اوقات یہہ وقوع مین آتا ہے کہ جو نقول احکام بغرض اپیل ہم پہونچائی جاتی ہین اونمین کافی مراتب نسبت حکم اپیل شدہ کی درج نہین ہوتی جنسے عدالت اپیل یہہ جانچ سکے کہ کافی اسٹام یادداشت اپیل پر لگایا گیا ہے - جو ڈرشنل سرکلر نمبر ۲۱ - ۱۴ فقرہ - ۱۴ مین ہدایت کی گئی ہے کہ ہر نقل فیصلہ عدالت دیوانی کی عنوان مین بعض خاص مراتب مثل نوعیت و تعداد مالیت دعوی کہ جو صفائی اور مفصل لکہی جاوینگی درج ہونی لازم ہین - پس اس قاعدہ پر توجہ دلائی جاتی ہے -

افسران نگران حالکو چاہئے کہ اس بارہ مین عدالتہائے ماتحت کی کارروائی کی پڑتال کرین -

۷ - حاکمان ہائے ضلع و قسمت کو لازم ہے کہ اپنا اطمینان اس بارہ مین کر لیا کرین کہ خاص اونکی عدالتہائے مین و نیز عدالتہائے ماتحت مین احکام ایکٹ کورٹ فیس کی ٹھیک ٹھیک تعمیل ہوتی ہے - اور طریقہ کی نسبت جسمین تعداد رسوم قابل ادا کسی خاص مقدمہ یا قسم مقدمات مین تجویز ہونی چاہئے کچھہ شبہات پیدا ہون تو وہ فیصلجات چیف کورٹ مطبوعہ پنجاب ریکارڈ کی ملاحظہ سے یا صاحب فنانشل کمشنر سے خاص استصواب کرنیسے رفع ہو سکتی ہین -

(ب) مقدمات برائے کسری حصہ کہاتہ

منقش جنپر الفاظ کورٹ فیس چھپے ہوئے ہوں کیا جائیگا اور اسٹامپ ہائے چسپانیدنی صرف معہ سرکم کی کسرات پورا کرنیکو انکے کام مین لائے جائینگے
سوئم - اگر کسی صورت مین تعداد رسوم قابل اخذ بموجب ایکٹ مذکور ایک آنہ کی کسر ہو تو کسر مذکور معاف کیجا ویگی -
چہارم - اشتہار ہذا اسکیم جون ۱۸۹۰ء سے عملدر آمد ہوگا -
نوٹ - اس سبب سے ابتک مین جدا جدا اقسام کے اسٹامپ جو فیس مستعمل ہین یعنی (۱) پورانی نمونہ کی اسٹامپ ہائے چسپانیدنی (۲) جدید نمونہ کے اسٹامپ ہائے چسپانیدنی (۳) اسٹامپ ہائے منقش ؟

(ھ) رسوم قابل ادا بابت اپیلہائے بنا راضی بعض خاص احکام مصدورہ حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی

احکام حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی

اشتہار گورنمنٹ ہند صیغہ مال و تجارت نمبر ۳۹۶۷ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۰ء

ہرگاہ بعض خاص احکام مصدورہ عدالتہائے دیوانی حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ء بروئے دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۹۰ء اوگرا تعزا دیگر کے مین لینا باستعمال ان اختیارات کے جو بروئے دفعہ ۳۵ - ایکٹ کورٹ فیس ۱۸۷۰ء حاصل ہین نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل یہہ ارشاد فرماتے ہین کہ رسوم عدالت قابل ادا بابت اپیلہائے بنا راضی احکام صادر شدہ بموجب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ مذکور اور رقوماتیکہ محدود ہون کہ جو بروئے ضمیمہ دوم ایکٹ کورٹ فیس قابل اخذ ہین -

(و) معافی رسوم قابل ادا بابت بعض خاص نقول مقدمات فوجداری

معافی رسوم قابل ادا بابت بعض خاص نقول مقدمات فوجداری

توجہ جملہ عدالتہائے فوجداری اشتہار مسلسلہ گورنمنٹ ہند کی طرف جسکے رو سے فیس قابل ادا بابت بعض خاص نقول مقدمات فوجداری معاف کی گئی ہے دلائی جاتی ہے -

اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۱۰۳۱ - مورخہ ۲۱ جنوری ۱۸۸۶ء

باستعمال اختیارات جو بروئے دفعہ ۳۵ کورٹ فیس ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۷۰ء حاصل ہین با تنسیخ اشتہارات مندرجہ حاشیہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل اوس فیس کو جو بروئے ایکٹ مذکور دستاویزات مندرجہ ذیل پر قابل اخذ ہے معاف فرماتے ہین -

> اشتہار سوم ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۷۰۳ مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۷۰ء
> اشتہار صیغہ فنانشل نمبر ۲۰۵۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۷۲ء
> اشتہار صیغہ فنانشل نمبر ۱۳۱۷ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۲ء
> اشتہار سوم ڈیپارٹمنٹ نمبر ۳۳۴ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۸۲ء

(۱) نقل فرد قرارداد جرم مرتبہ زیر دفعہ ۲۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء یا نقل ترجمہ فرد مذکور جبکہ نقل کسی ملزم کو دیجاوے -
(۲) نقل شہادت گواہان تتمہ بعد تفویض مقدمہ جبکہ نقل حسب دفعہ ۲۱۹ مجموعہ مذکور کسی ملزم کو دیجاوے -
(۳) نقل یا ترجمہ فیصلہ کسی مقدمہ سوائے مقدمہ سمن کا و نقل ہدایات صاحب جج بنام اہالیان جوری جبکہ نقل یا ترجمہ حسب دفعہ ۳۷۱ مجموعہ مذکور کسی ملزم کو دیا جاوے -
(۴) نقل یا ترجمہ فیصلہ مقدمہ سمن جبکہ شخص ملزم جسکو نقل یا ترجمہ حسب دفعہ ۳۷۱ مجموعہ مذکور دیا جاوے جیلخانہ مین ہو -
(۵) نقل حکم گذارہ جبکہ نقل مذکور حسب دفعہ ۴۹۰ مجموعہ مذکور اوس شخص کو جسکے حق مین حکم صادر ہوا ہو یا اوسکے ولی کو اگر کوئی ہو یا اس شخص کو جسکو گذارہ دینا قرار پایا ہو دیجاوے -
(۶) نقل ہدایات صاحب جج بنام اہالیان جوری یا کسی حکم یا اظہار یا اور جزو مسل کے جو کسی ایسے شخص کو دیجاوے جسپر تاثیر فیصلہ یا حکم مصدرہ کسی عدالت فوجداری کی پڑتی ہو جبکہ نقل مذکور ایسی نقل نہ ہو جو بروے کسی اسبق ضمن اشتہار ہذا بدون ادائے کورٹ فیس عطا کیجا سکو بلکہ ایسی نقل ہو جسکا دیا جانا بروقت گذرنے درخواست حسب دفعہ ۵۴۸ مجموعہ مذکور صاحب جج یا مجسٹریٹ کسی خاص وجہ سے جو وہ نقول مذکور پر لکھ دین بدون ادائے فیس مناسب سمجھین -
(۷) نقول جملہ دستاویزات جو بروئے احکام کسی عدالت یا مجسٹریٹ کے کسی گورنمنٹ ایڈوکیٹ یا وکیل یا اور شخص کو دیجاوین جسکو اسبارہ مین خاص اختیار اس مراد سے دیا گیا ہو کہ گورنمنٹ کی طرف سے کسی عدالت فوجداری میں کسی تجویز یا تحقیقات کو کرا دے -
(۸) - نقول جملہ دستاویزات جو کسی ایڈوکیٹ یا وکیل یا شخص دیگر مذکورہ بالا کو بہ تعلق کسی تجویز یا تحقیقات مذکور برائے استعمال کسی عدالت یا مجسٹریٹ کو مطلوب ہو یا نامبردہ برائے مشورہ دہی گورنمنٹ بہ تعلق کسی کارروائی فوجداری کی ضروری خیال کرے -

(و) نقول تفتیشات یا اظہارات جو افسران سررشتہ پولیس کو بمدارج تحقیقات جرائم مطلوب ہوں ۔

(ز) معافی رسوم قابل الادا بابت اون نقول کے جو بروئے استعمال بنچ بہم پہونچائی جاوین

افسران پولیٹیکل کی توجہ گورنمنٹ پنجاب کے اشتہار مسلکہ نمبر ۱۳۴۲ مورخہ ۲ جون ۱۸۸۷ء کیطرف دلائی جاتی ہے جسکی رو سے بعض صاحبان پولیٹیکل کی نقول جو ... اور جو بنچ کے استعمال کیواسطے مطلوب ہوں کورٹ فیس سے مستثنیٰ کیگئی ہیں ۔

ہر ایک درخواست میں جو بموجب اشتہار مذکور کیجاوے اس امر کی تصریح ہونی ضرور ہے کہ وہ نقل جسکے واسطے درخواست کی گئی ہے بنچ کے استعمال کیلئے مطلوب ہے اور نقل مذکور کسی عدالت میں نہیں لیجائیگی ۔

باستعمال اون اختیارات کے جو بروئے دفعہ ۳۵ ایکٹ کورٹ فیس مجریہ ۱۸۷۰ء حاصل ہیں نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے ... جو بروئے ضمن ۶ دفعہ ... اول ایکٹ مذکور اون نقول کی بابت واجب الادا ہیں معاف فرماتے ہیں جو عدالتہائے دیوانی و فوجداری اون اشخاص کے تجویز کے استعمال کے واسطے دیوین جو اوسکی درخواست کریں ۔
اختیار ہذا کی نسبت یہ تصور نہیں کیا جائیگا کہ اوسکی رو سے وہ نقول جو اوسکے مطابق دیجاوین اون رسوم قابل ادا بابت نقول مذکورہ اوس حالت میں مستثنیٰ رہینگی جبکہ وہ کسی کورٹ اور جسٹس میں داخل یا ثبوت میں پیش یا شامل مسل کیجاوین جبکہ اونکو کوئی عہدہ دار سرکاری ...

(ح) بگاڑنا اسٹام کورٹ فیس کا

قواعد بابت بگاڑنے اسٹام کورٹ فیس

قواعد مندرجہ ذیل درباب بگاڑنے اسٹام کورٹ فیس واسطے ہدایت جمیع عدالت ہائے ماتحت چیف کورٹ جاری کئے گئے ہیں ۔

قواعد ۔ اول ۔ لازم ہے کہ اسٹام کورٹ فیس صورتہائے مندرجہ ذیل میں بگاڑ دیا جاوے ۔

(الف) جبکہ کوئی دستاویز جسپر اسٹام کورٹ فیس چسپان ہو کسی اہلکار التمیس جو اوسکی تعمیل کا مجاز ہو لیجاوے ۔

(ب) جب اسٹام کورٹ فیس بطور طلبانہ کے داخل ہو ۔

(ج) جبکہ اسٹام کورٹ فیس کسی دستاویز پر جو کسی عدالت یا محکمہ سے دیجاوے چسپان کیا جاوے ۔

(د) جبکہ مسل مقدمہ جسمین اسٹام کورٹ فیس داخل کئے گئے ہوں آخر کار محافظ دفتر کو بغرض حفاظت اوس کے سپرد کیجاوے ۔

دوئم ۔ بصورت ایسے اسٹام ہائے کی جو ضمن ہائے (الف) و (ب) مندرجہ بالا کے ذیل میں آوین اوس افسر کو جو وقتاً فوقتاً بحکم ترتیب عدالت مقرر کیا جاوے لازم ہے کہ جسوقت دستاویز یا اسٹام مذکور لیا جاوے اوسکو فوراً اوسیوقت بطریق حکم مندرجہ دفعہ ۳۰ ایکٹ کورٹ فیس بگاڑ دے ۔ بطور احتیاط مزید لازم ہے کہ اسٹام کے بگاڑنے کے وقت بگاڑنے والے عہدہ دار کے دستخط مع تاریخ ہر ایک ٹکٹ کے آر پار یا اوپر ایسا جاوے لکھی جائیں ۔

سوئم ۔ نسبت اسٹام ہائے چسپانیدہ دستاویزات جو ضمن (ج) مندرجہ بالا کے ذیل میں آوین گورنمنٹ نے بصیغہ فنانشل بذریعہ رزولیوشن نمبر ۳۴۳۳ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۸۶ء یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ جو عدالت یا محکمہ نقول یا سارٹیفکٹ یا دیگر دستاویزات از قسم جن پر بموجب کورٹ فیس ایکٹ رسوم اسٹام لگانا چاہئیے دیوے تو دینے سے پہلے اون ٹکٹوں کو جو اونپر چسپان کئے گئے ہوں اسطرح بگاڑ دے کہ ٹکٹ

ایک جزو سطور پر کاٹ دیا جاوے کہ نہ تو شکل کسر کی اور نہ وہ حصہ ٹکٹ ہائے کا کاٹ جاوے جسپر اوسکی مالیت منقوش ہے اور بطور احتیاط مزید دستخط
افسر مصدق دستاویز معہ تاریخ ٹکٹ کے وار پار اور کاغذ پر ٹکٹ کے ہر دو طرف لکھی جانی چاہئین اسموقع پر بہی اس امر کی احتیاط رکہنی چاہئے کہ اسٹامپ
پامال اور سیاہی سے بگاڑا جاوے -

چہارم - قواعد درباب بگاڑنے اسٹامپ کورٹ فیس بجانب محافظ دفتر گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن صیغہ فنانس نمبر ۳۱۰۷ مورخہ
۴ جولائی ۱۸۸۲ء مین درج ہین جسمین یہ حکم ہے کہ عدالت کے محافظ دفتر کو لازم ہے کہ جب کوئی مقدمہ فیصل ہوجاوے اور مسل حفاظت
کے واسطے اوسکے سپرد کیجاوے تو دوسرا سوراخ بالصورت اسٹامپ ہائے متعلقہ ضمن (ج) تیسرا سوراخ ہر ٹکٹ مین سوراخ اول سے علیحدہ
کردیوے اور اوسی وقت ایسا کرنیکی تاریخ لکہدیوے - جن الفاظ پر سطر کہچی ہوئی ہے اونکی طرف خاص توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ حکام جج کو معلوم ہے کہ
جو ہدایات اونمین درج ہے اوسکی تعمیل بالفعل ہمیشہ نہین ہوتی - محافظ دفتر کو اسقدر ٹکٹ نہین کاٹنا چاہئے کہ جس سے اوسکی مالیت یا قسم معلوم کرنا
ناممکن یا مشکل ہوجاوے - منسلکہ نقل رزولیوشن گورنمنٹ ہند نمبر ۴۰۳۰ مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۸۲ء سے واضح ہوگا کہ یہ ہدایات صرف ٹکٹ
ہائے چسپاندنی مستعملہ بموجب ایکٹ کورٹ فیس سے متعلق ہین نہ "اسٹامپہائے منقوش" سے جنمین دوسری مرتبہ سوراخ کرنیکی حاجت نہین ہے

نقل رزولیوشن گورنمنٹ ہند نمبر ۴۰۳۰ مقام شملہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۸۲ء صیغہ مال و تجارت

رزولیوشن - فنانس رزولیوشن نمبر ۳۱۰۷ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۸۲ء مین یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہر عدالت کا محافظ دفتر جبکہ کوئی مقدمہ
فیصل ہو اور مسل اوسکی تحویل مین جاوے تو ہر ایک ٹکٹ پر سوراخ اول سے جسکو کرنیکا حکم دفعہ ۳۰ ایکٹ رسوم عدالت مین ہے ایک علیحدہ سوراخ
ثانی کردیا کرے اور اوسیوقت اس سوراخ کرنیکی تاریخ لکہدیا کرے -
یہ ہدایات صرف ٹکٹ ہائے چسپاندنی سے متعلق ہین جو حسب ایکٹ رسوم عدالت استعمال کیجاتی ہین اسٹامپ ہائے منقش کو جو بالفعل رسوم
عدالت استعمال مین آتے ہین سوائے اوس طور کے جو دفعہ ۳۰ ایکٹ رسوم عدالت کے رو سے مطلوب ہے بگاڑنے کی یا اون مین سوراخ کرنے
کی ضرورت نہین -

پنجم - جبکہ کوئی مسل جسمین اسٹامپ ہائے کورٹ فیس لگے ہوئے ہون قبل فیصلہ اخیر ایک اہلکار سے دوسرے اہلکار کے پاس منتقل کیجاوے تو جو
اہلکار اوسکو وصول کرے اوسپر لازم ہے کہ اسٹامپ ہائے کورٹ فیس مسل مذکور کو دیکہلے اور یا تو اونکی کاغذات پر تصدیق کرے کہ وہ مکمل ہے یا
کمی جو ہو اوسکی نسبت فوراً اطلاع دے

ششم - محافظ دفتران بذات خاص اس امر کے ذمہ دار گردانے جاوینگے کہ اسٹامپ ہائے متعلقہ مسلہ زیر حراست اونکی مکمل ہین اور
اونکو حسب ضابطہ مطابق ہدایات مندرجہ صدر بگاڑ دیا گیا ہے - اگر کوئی مسل دفتر مین ایسی بہیجی جاوے جسمین اسٹامپ ہائے ناکمل ہون یا جسمین
ضابطہ بگاڑنے کی نہ کی گئی ہو تو محافظ دفتر کا فرض ہوگا کہ محکمہ کے اعلی افسر کے پاس فوراً اس امر کی رپورٹ کردے اور مقدمہ کو اوسکی رجسٹر نمبر
مین اوسوقت تک درج کرے جبتک کہ اس معاملہ مین احکام صادر نہولین -

ہفتم - جبکہ کوئی مسل جسمین اسٹامپ ہائے کورٹ فیس لگے ہوئے ہون دفتر سے کسی مطلب کے لئے نکالی جاوے تو ہر ایک اہلکار کو جسکی تحویل

سے مسل گذرے لازم ہے کہ انڈکس کاغذات یا فہرست مسل مقررشدہ بروئے قاعدہ ہفتم جو ذیل سرکلر نمبر ۱۰ درج ہے مسلات مذکورہ بالا کے
شامل مسل نہو تحریر کرے کہ اونمیں اسٹامپ ہائے کورٹ فیس مسل مذکور کو دیکھ لیا ہے اور وہ مکمل ہیں یا اگر وہ مکمل نہوں تو بغرض صدور احکام
اوسکی فوراً رپورٹ کردیوے -

ہشتم - قواعد مندرجہ بالا سے جو مطلب ہے اوسکو سہل کرنیکی غرض سے انڈکس کاغذات میں جو ہر مسل کے ساتھ ہوتا ہے ایک خانہ بنا دیا گیا ہے جس سے ایک نظر سے معلوم ہو جائیگا کہ مسل میں کس کس کاغذات پر اسٹامپ ہائے کورٹ فیس چسپان ہیں اور اسٹامپ جو ہر ایک کاغذ قسم مذکور پر چسپان ہیں اونکی کیا تعداد ہے اور کیا مالیت ہے -

انتخاب سرکلر ہدایات صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹامپ

نہم - ان قواعد سے ہدایات مجریہ صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹامپ مندرجہ سرکلر نمبر ۱۲ ۱۸۷۸ء کسیطرح پر منسوخ نہیں ہوئے فقرہ ۴ و ۵ سرکلر صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹامپ نمبر ۱۲ ۱۸۷۸ء میں ہدایات مزید متعلقہ کارروائی ہائے زیادہ نسبت ٹکٹ کورٹ فیس درج ہیں اور فقرہ مذکور بغرض اطلاع عدالتہائے ماتحت ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے -

ہدایات مزید درباره روکنے دوبارہ استعمال پر ٹکٹ ہائے کورٹ فیس کے حسب الحکم گورنمنٹ محکمہ ہذا کی سرکلر نمبر ... مورخہ ۱۴ اپریل ۱۸۷۰ء میں جاری کی گئی تھیں اور اونکے اہم حصونکا انتخاب ذیل میں کیا جاتا ہے - یہ امر قابل تحریر ہے کہ اوسوقت بجائے ٹکٹ کورٹ فیس صرف اسٹامپ ہائے چسپانیدنی کا استعمال ہوتا تھا -

سب سے پہلا اور ضروری امر جسکی روک ہونی چاہیئے کرر استعمال اوس اسٹامپ کا ہے جو ایکمرتبہ استعمال میں آچکا ہے ممکن ہے کہ ایسے اسٹامپ جنکے میں سوراخ کئے گئے ہوں یا وہ بلا سوراخ چھوڑ دئے گئے ہوں اور سررشتہ محافظ دفتر میں چلے گئے ہوں اور وہاں سے اوتار لئے گئے ہوں بصورت اوتاری ہوئی اسٹامپ کے جنمیں ایکمرتبہ سوراخ کئے گئے ہوں یہ امر صاف ہے کہ اوس مرتبہ اوسکا استعمال صرف اوسی وثیقہ اہلکار ماتحت کی بددیانتی سے ہو سکتا ہے جو پہلے ہی پہلے دستاویز پیش کردہ اہل مقدمات لیتا ہے - بصورت اوتاری ہوئی اسٹامپ کے جنمیں سوراخ نہ کیا گیا ہو یہ بات ممکن ہے کہ اوتارنے کے وقت اوسکو اسقدر نقصان پہونچا ہو کہ وہ دوسری مرتبہ بدون گرفت کارآمد ہو سکے بجز اوس صورت کے کہ اسٹامپ کی پڑتال بغور کیجاتی ہو - اور ممکن ہے کہ یا تو وثیقہ اہلکار ماتحت کے بددیانتی سے یا عدم احتیاط سے وہ بلا گرفت رہجاوے اس قسم کے فریب کی مداخلت روکنے کے لئے یہ بات از بس ضروری ہے کہ دیسی اہلکار ماتحت کو جنکا کام اس امر کے دیکھنے کا کہ ہر مقدمہ میں پورا اسٹامپ لگایا گیا ہے اور اسٹامپ میں سوراخ کرنے اور احکام کی تحریر کرنیکا ہے افسر کے سامنے کھڑا کیا جاوے یا بٹھلایا جاوے اور وہ اوسیطرح کھڑا ہوا یا بیٹھا ہوا اپنا کام انجام دے اور ہر درخواست پر تصدیق کرے کہ پورا اسٹامپ لگایا گیا ہے اور کل اسٹامپ ہائے میں سوراخ کئے گئے ہیں - یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس اہلکار ماتحت کو خواہ اوسکا درجہ عہدہ میں کسقدر ہی بڑا ہے اسٹامپ ہائے میں رد و بدل کرنیکے لئے کچھ مہلت یا موقع نہ دیا جاوے -

جبکہ اسناد مقدمات منفصلہ دفتر میں بھیجی جاویں تو یہ حکم ہونا چاہیئے کہ محافظ دفتر فوراً اسٹامپ ہائے کی پڑتال کرلیوے اور اسٹامپ میں دو سوراخ کردیوے اور اسپر کرنیکی تاریخ ثبت کردیوے -

اخیر احتیاط اسطور روکنے زیادہ کرر استعمال اسٹامپ کورٹ فیس کے یہ ہے کہ اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹامپ باوقت معینہ معائنہ کریں جنکے فرائض معائنہ اسطرح پر وسیع کئے گئے ہیں کہ کل عدالتہائے و محکمہ جات سے جہاں اسٹامپ داخل کئے جاتے ہیں یا رکھے جاتے ہیں متعلق ہیں (نمبر ۱۰۰۲۱ منجانب گورنمنٹ پنجاب بنام صاحب فنانشل کمشنر مورخہ ۶ جولائی ۱۸۸۰ء جنمیں مزید تشریحات وغیرہ تحریری ہیں)

سرکلر نمبر ۱۳۲ - طلبانہ یعنی رسوم حکمنامہ جات و عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات -

(کورٹ فیس ایکٹ مجریہ ۱۸۷۰ء)

قواعد منسلکہ درباب طلبانہ یعنی رسوم حکمنامجات و عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات منظوری گورنمنٹ عدالت ہائے پنجاب کی ہدایت کی رو سے

کل سابقہ قواعد کے جو اس بارہ مین نافذ تہی منسوخ کیگئی ہین ۔

قواعد مندرجہ حصص اول و دویم و سویم بموجب دفعات ۳۰ و ۳۲ و ۳۳ ۔ ایکٹ کورٹ فیس وضع کئے گئے ہین و قواعد مندرجہ حصہ سویم باتفاق رائے صاحب فنانشل کمشنر بہادر منضبط کئے گئے ہین ۔

کس اختیار کے بموجب قواعد مرتب کئے گئے ہین ۔

قواعد اول تا چہارم دہم نسبت رسوم حکمنامجات دیوانی تعداد اندکوریان جو لازم رکہی جاوینگی تشریح کی کچہہ ضرورت نہین ہے ۔ دفعہ ۲ ۔ ایکٹ مذکور کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے جسکی رو سے یہہ مطلوب ہے کہ آیندہ رسوم قابل اخذ بابت حکمنامجات ہر عدالت کا کسی مقام عام پر آویزان کیاجانا چاہئیے اور نیز اس امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ بموجب قاعدہ چہارم متعدد حکمنامجات کی بابت ایک ہی رسم وصول کیجا سکتی ہے ۔

طلبانہ مذکوریان

۳ ۔ دفعہ ۲ ضمن ۲ کورٹ فیس ایکٹ کے رو سے حکمنامجات فوجداری کی بابت فیس طلبانہ کا لینا صرف مقدمات ناقابل دست اندازی پر محدود کیا گیا ہے مقدمات مذکور اسے رسم کے لینے کا اختیار بموجب قاعدہ پنجم دیا گیا ہے خواہ حکمنامہ کی تعمیل بذریعہ پولیس کیجاوے خواہ بذریعہ عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات رسوم بابت حکمنامجات مذکور کے یکسان شرح سے مقرر کی گئی ہے ۔

رسوم صرف مقدمات فوجداری ناقابل دست اندازی مین وصول کیجا سکتی ہے ۔

۴ ۔ عدالتہای کو یاد دلایا جاتا ہے کہ دفعہ ۳۱ ۔ ایکٹ کورٹ فیس کے مطابق ان مقدمات مین جنمین ملزم پر تہمت جرم بسبب بیجا یا مزاحمت بیجا یا کسی اور جرم ناقابل دست اندازی کا ہوا ہو عدالت کو لازم ہے کہ اپنے حکم کے رو سے ملزم کو یہہ ہدایت کرے کہ وہ مستغیث کو کوئی تعداد روپیہ کے جو مستغیث نے اجرای حکمنامجات مین صرف کی ہو دیوے اور جائز ہے کہ رقم قسم مذکور اسی طریق سے وصول کیجاوے جو جرمانون کی ادائی کے لئے مقرر ہے ۔

کب خرچہ حکمنامہ مستغیث کو واپس دیا جانا چاہئے

۵ ۔ باوجود اسکے کہ عدالتہای مال و عدالتہای دیوانی سے بذریعہ ایکٹ ۸ ۱۸۶۸ء علیحدہ کی گئی ہین وہ آمدنی جو رسوم حکمنامجات کل عدالتہای دفاتر مال سے حاصل ہوتی ہے اور خرچ عملہ جات وغیرہ کا اختیار جو آمدنی مذکور سے ہوتا ہے حسب احکام صاحب فنانشل کمشنر بہادر ہنوز چیف کورٹ کے ہی ہاتہہ مین ہے اور چیف کورٹ کے ہی پاس کل تصوابات بمضمون بالا حسب الحکم بہیجی جانی چاہئیں ۔ صاحبان کمشنر و عدالتہای قسمت کے لئے رجسٹرہای حسابات معینہ سرکار بذا کارکہنا اور نقشجات سالانہ کا بنمونہ معینہ حسب حوالہ قاعدہ ۲۶ مین دیا گیا ہے ارسال کرنا فرض ہوگا

امر انتظامات متعلقہ عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات کا اختیار چیف کورٹ کو ہے ۔

۶ ۔ چونکہ بموجب انتظام ہای جدید مناسب حیثیت صاحبان ڈپٹی کمشنر و صاحب جج ضلع لحاظ عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات کی نسبت شبہہ تہا اور افسران مذکور کے اختیار کی تشریح کرنے معاملہ تقرر و موقوفی ناظران ضلع و نائب ناظران مذکوریان کی ضرورہی ہوگئی تہی لہذا احکام چیف کورٹ نے ہدایات ذیل بمضمون مذکورہ بالا ہدایت رہنمونی عام جاری کی گئی ہین ۔

ہدایات نسبت اختیار عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات ضلع

۷ ۔ ان اضلاع مین جہان کہ صاحب جج ضلع ایک علیحدہ افسر ہے ناظر مقامات صدر صرف زیر حکم صاحب ڈپٹی کمشنر ہوگا ۔ اور صاحب موصوف اسکے مقرر اور موقوف کرینگے ۔ ناظر کے فرائض ایسے ہین کہ اسکو صاحب جج ضلع کے ماتحت رکہنے مین اور صاحب ڈپٹی کمشنر کو

ناظر ضلع صاحب ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ہے اور نائب ناظر صاحب جج ضلع کے ماتحت ہے

اوسکی تعزری کی نسبت کسی اختیار سے محروم کرنیمین کسی طرح کی دقتین حایل ہونگی اس سے یہہ مقصود نہین ہے کہ صاحبان جج ضلع ناظر کے نام براہ راست بنظر سہولیت احکام صادر نکرین لیکن جبکہ نظر بایت انصرام فرایض منصبی خود بحیثیت اہلکار عدالتہائی دیوانی تصور وار معلوم ہو تو صاحب جج ضلع کو چاہیے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کے ساتھہ مضمون بالا سے خط وکتابت کرین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر معاملہ کو بطور مناسب غور کرین۔ مگر نایب ناظران اور تعمیل کنندگان حکمنامجات کی صورت مختلف ہے۔ اونکا کام زیادہ تر اجرائے و تعمیل حکمنامجات دیوانی کے متعلق ہے اور وہ صاحب جج ضلع کے احکام کے ماتحت کاربند ہونگے۔ مگر تاہم وہ برائے تعمیل حکمنامجات مال یا فوجداری جیسا اونکی تعمیل معرفت پولیس کے نہین ہوتی دستیاب ہوسکینگے۔

صرف صاحب جج ضلع کو نسبت اہلکاران عدالتہائے دیوانی اختیار حاصل ہے

۸۔ بحوالہ ہدایات متذکرہ بالا حکام چیف کورٹ یہہ جتلانا چاہتے ہین کہ کار دیوانی اب بالکل صاحب جج ضلع کے پاس منتقل ہوگیا ہے اور صرف صاحب موصوف ہی کو ایکٹ عدالت ہائے پنجاب ۱۸۸۴ء کے بموجب اہلکاران عدالتہائے دیوانی کی نسبت اختیار حاصل ہے صاحب ڈپٹی کمشنر کو کوئی اختیارات از قسم مذکور حاصل نہین ہین ناظر ضلع زیر حکم صاحب ڈپٹی کمشنر اسواسطے رکہا گیا ہے کہ اوسکا کام سوائے فرائض دیوانی اور بہی ہے ساتہہ ہی صاحب جج ضلع کو یہہ بات یاد رکہنی چاہیے کہ عملہ مذکور کو حکمنامجات فوجداری و مال کی بہی تعمیل کرنی ہے اور صاحب موصوف کو لازم ہے کہ اس امر کا لحاظ رکہین کہ حکمنامجات مذکور پر ایسی ہی توجہ کیجاتی ہے جیسی کہ حکمنامجات دیوانی پر ہوتی ہے

حیثیت ناظر ضلع

۹۔ ناظر ضلع حسب سابق مہتمم تعمیل کنندہ حکمنامجات کا افسر بدستور رہیگا۔ مگر جو رپورٹ متعلق ارکان یا فرائض عملہ مذکور کرنی ہو بجائے صاحب ڈپٹی کمشنر کے صاحب جج ضلع کی خدمت مین ارسال کیا کریگا۔

فرد منظور جو ضمیمہ نمبر ۲ مین مشتہر ہے منظور شدہ حالت ظاہر ہوتی ہے

۱۰۔ وہ نقشجات جنسے اندازہ عملہ ہائے تعمیل کنندہ حکمنامجات جو اب منظور کیا گیا ہے ظاہر ہوتا ہے جلد ہذا کے ضمیمہ دوم مین ملینگے۔ نسبت نقشجات متعلقہ عدالتہائے صاحبان کمشنر اور عدالتہائے قسمت کسی تشریح کی ضرورت نہین ہے۔

تعداد نایب ناظران جو ہر ایک ضلع کے لئے مقرر ہے۔

۱۱۔ ایک ناظر ہر ایک ضلع کے لئے مقرر ہے اور تعداد نایب ناظران بلحاظ تعداد عدالتہائے صدر و مفصلات کے مقرر کیجاتی ہے عموماً ایک نایب ناظر ہر ایک صاحب جج ضلع یا صاحب جج کی عدالت کے لئے مقرر ہے اور دیگر افسران جوڈیشل بر مرشتہ صدر مقام مین سب کے لئے ایک نایب ناظر مقرر ہے۔

نایب ناظر متعلقہ عدالتہائے منصفان

۱۲۔ ہر ایک منصف کی عدالت کے لئے ایک ایک نایب ناظر منظور کیا گیا ہے۔ یہہ نایب ناظر زیر احکام منصف کے رہیگا اور جن مقامون مین منصف تحصیل کے صدر مقام مین متعین ہو وہان نایب ناظر مذکور انتظام اور نگرانی کل عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات متعلقہ تحصیل پر رکہیگا اور عدالت تحصیلدار اور نیز عدالت منصف کے حکمنامجات کی تعمیل کے لئے انتظام کریگا۔ جن تحصیلات مین کوئی عدالت منصف نہو تو اہلمد جوڈیشل بحیثیت اپنے عہدہ کے نایب ناظر ہوگا۔ اور جن مقامات مین کوئی اہلمد جوڈیشل نہو تو نظارت کا کام عملہ مین سے کسی شخص کے سپرد کردینا لازم ہے۔

ناظر و ریڈر بیلیف اور نایب ناظران کو ضمانت داخل کرنی چاہیے

۱۳۔ ناظر کو چاہیے کہ ضمانت جو پانچسو روپیہ سے کم نہو داخل کرے۔ اور ریڈر بیلیف کو بھی چاہیے کہ اسیقدر تعداد کی ضمانت داخل کرے تحصیلات کی نایب ناظران و جوڈیشل محمد و کو جو بحیثیت اپنے عہدہ کے نایب ناظر ہون چاہیے کہ ضمانت جو دو سو روپیہ سے کم نہو داخل کرین۔ ہدایات نسبت نوعیت اوس ضمانت کے جو لیجانی چاہیے و نمونہ ضمانت نامہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۰۲۔ اور اون احکام مین جو اوسکے ساتھ شامل کئے گئے ہین۔

فہرست تعداد عملہ کی تتمہ مین درج ہے۔

۱۴۔ تعداد مندرجہ ضمیمہ ہاے تتمہ نمبر ۲ سے وہ غایت تعداد عملہ کی ظاہر ہوتی ہے جو ہر ایک ضلع یا عدالت کے واسطے مقرر کی گئی ہے صاحب جج ضلع کو اختیار ہے کہ نوکریان منظور شدہ کو حدود انتہائی ضلع کو بلحاظ مقدار کام جو مختلف عدالت ہاے کی روبرو پیش ہو اور بلحاظ اوس امانت کے جو تعمیل حکمنامجات مین طلب کرنی ہو جسطرح مناسب سمجھین تقسیم کرین مگر یہہ یاد رکھنا لازم ہے کہ کل تعداد نوکریان کو لوکر نہین رکھنا چاہیے بجز اوس صورت کے کہ اوسکی فی الواقع ضرورت ہو۔ جبکہ رجسٹر دیوانی نمبر ۲ سے یہہ مراد ہے کہ اوس سے یہہ ظاہر ہو کہ مختلف نوکریان مین کسطرح کام تقسیم کیا جاتا ہے اور چیف کورٹ کی یہہ خواہش ہے کہ حکام منتظم رجسٹر مذکور کا بغرض اطمینان خود اکثر ملاحظہ اس غرض سے کیا کرین کہ کوئی غیر ضروری نوکری تو ملازم نہین رکھی گئی جبکہ کوئی نمایان تخفیف کام یا آمدنی مین ہو تو عملہ مین بھی تخفیف کر دینی چاہیے۔

لیاقت جو مذکور لوگون کے لیے ضروری ہے۔

۱۵۔ اگر کوئی ایسا نوکری حکمنامجات کی تعمیل کے لیے رکہنا نہین چاہیے جو قواعد متعلقہ واقعی اجرائی کی تعمیل پوری پوری طور پر اور ہوشیاری سے نکر سکتا ہو۔

اشٹامپ جو بطور رسوم استعمال کیا جاوے اوسکی علیحدہ ٹھیک ٹھیک تحریر رکھنی ضروری ہے۔

۱۶۔ اون ٹکٹ ہاے کورٹ فیس مین جو بطور رسوم حکمنامہ استعمال کئے جاتی ہین اور اون ٹکٹ ہاے کورٹ فیس مین جو دیگر اغراض کے لیے استعمال کئے جاتی ہین اب کچھ فرق نہین ہے۔ مگر اس امر کی ضرورت ہے کہ ایک ٹھیک ٹھیک رجسٹر اشٹامپ ہاے جو ٹکٹ جو بطور رسوم حکمنامجات استعمال کئے جاتی ہین اون اشٹامپ ہاے کی رجسٹر سے علیحدہ رکھا جاوے جو دیگر اغراض کے لیے استعمال ہوتے ہین کچھ فرق نہین آیا ہے۔ حکام چیف کورٹ یہہ باور کرتی ہین کہ رجسٹر دیوانی نمبر ۱۹۔ و رجسٹر فوجداری نمبر ۱۴ سے مطلب مذکورہ بالا کافی طور پر حاصل ہوتا ہے۔ الا احکام صدر و تمام افسران متعلقہ علی الخصوص صاحبان ڈپٹی کمشنر کو اس امر کی ضرورت ذہن نشین کراتی ہین کہ رجسٹر ہاے مذکور باحتیاط جاری و قایم رکھے جاوین اور نیز سالانہ نقشجات محکمہ مہ قاعدہ بست و ششم و ہدایات ضمنی ٹھیک وقت پر ارسال کیا کرین۔

قواعد۔ قواعد و ہدایات ضمنی در باب طلبانہ یعنی رسوم حکمنامجات و عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات منضبطہ حسب

ایکٹ کورٹ فیس ۱۸۷۰ء دفعات ۲۰ و ۲۲ و ۲۳

حصہ اول۔ قواعد حسب دفعہ ۲۰۔ ضمن ہاے (۱) و (۲)

باستعمال اون اختیارات کے جو بذریعہ دفعہ ۲۰ ضمن ہاے (۱) و (۲)۔ ایکٹ کورٹ فیس ۱۸۷۰ء حاصل ہین چیف کورٹ پنجاب نے قواعد ذیل کو نسبت اوس فیس کے جو اون حکمنامجات کے اجرا و تعمیل کی بابت قابل وصول ہے جنکو عدالت مذکور باختیار اپیلی یا عدالتہاے

دیوانی و مال و فوجداری قایم شدہ اندر حدود اُن علاقہ اختیار مذکور جاری کرین نافذ کیا ہی جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے وزیر جناب معلی القاب گورنر جنرل با جلاس کونسل منظور فرمایا ہی -

درجہ ہاے عدالت دیوانی و مال

اول - پنجاب کی عدالتہائے دیوانی و مال بغرض وصول کرنے رسوم حکمنامجات کے چار درجہ ہائے مین تقسیم کیجاوینگی جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہی -

درجہ	عدالت ہائے دیوانی	عدالت ہائے مال
اول	چیف کورٹ	عدالت صاحب فنانشل کمشنر
دویم	عدالت ہائے قسمت	عدالت ہائے صاحبان کمشنر
سیوم	عدالت ہائے ضلع و صاحبان سب جج و صاحبان اسپیشل جج مفوض باختیارات سب جج یا منصف درجہ اول	عدالتہائے صاحبان ڈپٹی کمشنر و صاحبان اسسٹنٹ و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
چہارم	عدالت ہائے سمال کاز و عدالتہائے منصف و عدالتہائے صاحبان اسپیشل جج مفوض باختیارات منصف درجہ دویم یا درجہ سوم	عدالتہائے تحصیلداران و افسران مفوض باختیارات تحصیلدار

شرح رسوم عدالت ہائے مذکور

دویم - ہر ایک درجہ کی عدالت مین بموجب شرح ذیل رسوم لیجاویگی -

قسم حکمنامہ	عدالتہائے درجہ اول	عدالتہائے درجہ دویم	عدالتہائے درجہ سوم	عدالتہائے درجہ چہارم
سمن یا اطلاعنامہ یا کوئی اور حکمنامہ جو وارنٹ گرفتاری یا قرقی نہو -	عا	۸	۸ر	۴ر
وارنٹ قرقی	للعہ ر	عا	عہ ر	۸ر
وارنٹ گرفتاری	للعہ ر	عا	عا	عا

نوٹ - تقسیم عدالت ہائے مال مندرجہ قاعدہ - اول کو و شرح رسوم کو جو اون مین حسب قاعدہ - دویم لیجاوین صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے مشتہر کر دیا ہی -

ہر ایک شخص طلب شدہ کیواسطی جدا جدا حکمنامہ جاری ہوگا - اور جدا جدا رسوم لیجاویگی -

سویم - ہر شخص کیلئے جو طلب کیا جاوے یا گرفتار کیا جاوے یا جسپر اطلاعنامہ کی تعمیل کیجائے ایک علیحدہ حکمنامہ جاری کیا جاویگا اور ہر حکمنامہ کیلئے بپابندی قاعدہ ذیل جداگانہ رسوم لیجاویگی -

اول چار حکمنامہ جات کیبابت صرف ایک فیس لیجاویگی

چہارم - جبکہ کسی حکمنامہ ماسوائے وارنٹ گرفتاری یا قرقی کا چار یا زیادہ اشخاص پر تعمیل کی جاوے تو صرف ایک رسوم اول کے چار حکمنامجات کی بابت بموجب شرح مندرجہ قاعدہ دویم لیجاویگی اور ایک زائد فیس ہر حکمنامہ زائد از چار کی نسبت جن کی تعمیل کرنے ہو حسب شرح ذیل لیجاویگی الا شرط یہہ ہی کہ فیس کی رقم مجموعی جو حسب قاعدہ مذکور قابل وصول ہو اوسکو

اوس غایت قدم سے تجاوز نہوگی جو شرح ذیل میں ہر ایک درجہ کی عدالت کی بابت مقرر ہے۔

	عدالتہائے درجہ اول	عدالتہائے درجہ دویم	عدالتہائے درجہ سویم	عدالتہائے درجہ چہارم
شرح فیس زائد۔	۸ر	۴ر	۲ر	۲ر
غایت مقدار	عـہ	عـہ	صہ ر	عـا ر

(الطلبانہ مقدمات فوجداری)

پنجم۔ پولیس کی معرفت جو حکمنامہ مقدمات قابل دست اندازی میں جاری کیا جاوے اوسکی بابت کچھہ رسوم نہ لیجاویگی۔ مقدمات ناقابل دست اندازی مین ایک یکسان فیس ہے کہ ہر ایک حکمنامہ از قسم مذکور کے لئے خواہ وہ عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات کی معرفت جاری کیا جاوے یا بتوسط پولیس لیجاویگی

(تعمیل حکمنامجات مجریہ عدالتہائے علاقہ انگریزی اندرون حدود ملک پنجاب)

ششم۔ کوئی حکمنامہ جسے علاقہ انگریزی کی کوئی عدالت خواہ وہ عدالت اختیار سماعت دیوانی یا مال یا فوجداری رکہتی ہو صادر کرے اوسکی تعمیل کوئی عدالت واقع ملک پنجاب بلاخرچہ کریگی بشرطیکہ حکمنامہ مذکور پر یہہ تصدیق کیا جاوے کہ واجب رسوم ادن قواعد کے بموجب جو اوس علاقہ مین نافذ ہین جسمین عدالت اجرا کنندہ حکمنامہ مذکور واقع ہے لیگئی ہے۔ جبکہ کوئی عدالت واقع ملک پنجاب خواہ وہ عدالت اختیار سماعت دیوانی یا مال یا فوجداری ہو حکمنامہ برائے تعمیل یا نفاذ کسی عدالت مین بیرون علاقہ اختیار سماعت خود بہیجے تو عدالت مذکور حکمنامہ مذکور کی پشت پر یہہ تصدیق ثبت کریگی کہ فیس قابل وصول حسب قاعدہ دویم یا چہارم جیسی کہ صورت ہو وصول ہو گئی ہے۔

(تعمیل کنندہ حکمنامہ کب ریل کے ذریعہ سفر کرسکتا ہے)

ہفتم۔ تعمیل کنندگان حکمنامجات جبکہ حکمنامہ کی اجرا یا تعمیل کرنیکے لئے جاوین تو وہ عموماً پیادہ پا سفر کرینگے۔ مگر بحالات خاص بلااجازت تحریری حاکم عدالت جاری کنندہ حکمنامہ کی ریل کے ذریعہ سفر کیا جاسکتا ہے۔ حالات مذکورہ مین کرایہ ریل جو ڈیفیشل کنسٹیبلاس سے دیا جاویگا اور اوس شخص کے ذمہ نہین ڈالا جاویگا جسکی درخواست پر حکمنامہ صادر ہوا ہو۔

حصہ دویم۔ قواعد حسب دفعہ ۲۰۔ ضمن (۳)

باستعمال اوس اختیار کے جو حسب دفعہ ۲۰ ضمن (۳) کورٹ فیس ایکٹ ۱۸۷۰ء حاصل ہے چیف کورٹ پنجاب قواعد ذیل جنکو نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب اور جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل نے منظور فرمایا ہے نسبت اجرت اون مذکوریان کے جو تعمیل یا نفاذ حکمنامجات مین مصروف کئے جاوین نافذ کرتی ہے۔

(تنخواہ عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات)

ہشتم۔ عملہ تعمیل کنندہ حکمنامجات کی تنخواہیں بحیثیت مذکور سوائے خاص منظوری چیف کورٹ کے اوس رقم سے جو ہر عہدہ دار کے مقابل درج ہے زیادہ نہوگی

انگریزی بیلف صہ ناظر عـہ نائب ناظر عـہ مذکوریان درجہ اول مین سے ہر ایک سـ ر مذکوریان درجہ دویم مین سے ہر ایک ۵ر

جبکہ دو عدالتہائے ایک ہی انگریزی بیلف سے کام لین تو اوسکی مجموعی تنخواہ بلا منظوری چیف کورٹ لـہ ماہوار سے زیادہ نہوگی۔

بشرطیکہ عملہائے موجودہ اور موجودہ تنخواہیں ہر ایک صورت مین بدستور قائم رہینگی تاوقتیکہ چیف کورٹ کسی تغیر و تبدل کو منظور نہ کرلے۔

(تنخواہ مذکوریان زائد)

نہم۔ جب کبہی ایسے اشخاص یعنی مذکوریان مندرجہ رجسٹر کے علاوہ دیگر اشخاص کو مامور کرنیکی ضرورت ہو تو اشخاص مذکور کی تنخواہ بشرح

پانچ روپیہ اہلکار کے ہوگی۔

حصہ سوئم۔ قواعد حسب دفعات ۲۲ و ۲۳

باستعمال اون اختیارات کے جو حسب دفعات ۲۲ و ۲۳ کورٹ فیس ایکٹ ۱۸۷۰ء مین چیف کورٹ پنجاب بصحبت فنانشل کمشنر پنجاب نے قواعد ذیل (جنکو نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر اور نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل نے منظور فرمایا ہی) دربارہ تعداد اون شخصون کے مرتب کیا ہی جنکا امور کرنا بغرض تعمیل و نفاذ حکمنامجات مجریہ بیرون از عدالتہاے دیوانی و مال و فوجداری ضروری ہو جو انکی اوپر علاوہ حدود اراضی کے مانند قایم کی گئی ہین۔

چیف کورٹ نہایت تعداد نوکریان کی مقرر کریگی

دہم۔ چیف کورٹ نہایت تعداد نوکریان جو ہر ایک صاحب کمشنر و صاحب جج قسمت و صاحب سشن جج کی عدالت کے لئے اور ملک پنجاب کے ہر ضلع کے لئے رکھی جانی چاہئے مقرر کریگی۔ اور وقتاً فوقتاً جیسا ضروری ہو تعداد نوکریان کو تبدیل کرتی رہیگی۔

ہر ایک ضلع کی مختلف عدالتہاے مین نوکریان کی تقسیم

یازدہم۔ تعداد نوکریان کو جو ہر ایک ضلع مین رکھی جانی چاہئے صاحب جج ضلع بپابندی نگرانی صاحب جج قسمت و چیف کورٹ متعلقہ کی مختلف عدالتہاے مین اسطرحسے تقسیم کرینگے جو براے تعمیل حکمنامجات نہایت سہولت بخش ہو۔

نہایت تعداد نوکریان کسطرح مقرر ہونی چاہئے۔

دوازدہم۔ بوقت ارسال تجاویز نسبت نہایت تعداد نوکریان جو کسی ضلع مین رکھی جانی چاہئے اور بوقت تقسیم نوکریان جو مختلف عدالتہاے مین رکھی جانی چاہئین صاحب جج ضلع کو چاہئے کہ تعداد اون حکمنامجات کی تحقیق کرین جو انکی اپنی عدالت اور ہر ایک دیگر ضلع کی عدالت دیوانی و مال و فوجداری سے سال گذشتہ کے ہر ماہ مین جاری ہوئے ہون (اور جیسا ضروری ہو اونکی نسبت رپورٹ کرین) اور نہایت تعداد نوکریان ہر ایک عدالت کے لئے اسیقدر مقرر کیجاوے جسقدر سب سے بڑی تعداد حکمنامجات کی تعمیل کے لئے جو کسی ماہ مین جاری ہوا دریافت ہو کافی ہووے۔ اوس تعداد نوکریان کے شمار کرنے مین جو تعداد دریافت شدہ حکمنامجات مذکورہ بالا کے جاری کرنیکے لئے کافی ہو امور مندرجہ ذیل پر لحاظ کرنا چاہئے۔

(الف) اوسط مسافت جسقدر کہ ہر نوکر کی طے کرنی ہو۔ (ب) قدرتی صورت حال اوس ملک کی جسمین نوکرون کو چلنا پڑیگا اور مقامی حالات۔ (ج) تعداد نوکریان جنکی معرفت تعمیل حکمنامہ واقعی ہوئی۔

تعمیل بصورت مخصوص

سیزدہم۔ اگر کسی فریق نالش یا کارروائی کی تحریک پر یا بغیر دیگر عدالت کو یہ معلوم ہو کہ براے سہولت فریقین یا کسی اور وجہ کے سبب یہ مناسب ہو کہ کسی حکمنامہ کی تعمیل خاص قاصد کے ذریعہ کرائی جاوے تو حکمنامہ مذکورہ کی تعمیل حسب بالا کرائی جاویگی۔ بیجز صورت [illegible] مگر ایک خاص فیس تعمیل بصورت مخصوص از قسم مذکورہ قابل ادا ہوگی اور عدالت بوقت صدور حکم مذکورہ یہ تحریر کریگی کہ کون شخص رسوم مذکور ادا کریگا اور یہ کہ آیا وہ شامل خرچہ مقدمہ کیجاویگی یا وہ کسی خاص فریق کے ذمہ لگائی جاویگی۔

نوکریان صرف حسب [illegible] مصروف کئے جانی چاہئین۔

چہاردہم۔ وہ نوکریان جو قواعد مذکورہ کے بموجب رکھی جاوین محض کار تعمیل و نفاذ حکمنامجات مین مصروف کئے جاوین۔

حصہ چہارم - ہدایات ضمنی نسبت رسوم طلبانہ و عملہائے تعمیل کنندہ حکمنامجات برائے ہدایت عدالتہائے و اشخاص تعمیل کنندہ حکمنامجات ملک پنجاب

پانزدہم - مختلف عدالتہائے مین پیادونکی تقرر اور ترقی کا اختیار عدالت کے حاکم کو ہوگا مگر صاحب جج ضلع کو اختیار ہے کہ کسی تقرری کو جو عدالتہائے ماتحت صاحب موصوف مین ہوئی ہو منسوخ کر دین -

تقرری مذکوریان

شانزدہم - ہر ایک ایسے تقرر کا حال عدالت کے رجسٹر مین درج کیا جاویگا اور اوسمین مراتب مندرجہ ذیل تحریر کیے جاوینگے یعنے مذکوری کا نام و عمر سکونت ولدیت تاریخ تقرر - مذکوریان کے نام اونکی تقرر کی تاریخ کے بموجب ایک رجسٹر مین جسمین مراتب مندرجہ صدر ہون تحریر ہونے چاہئین اور ایک خانہ کیفیت بھی اوسمین ایزاد کرنا چاہئیے جسمین ذکر ہر مذکوری کے چال چلن کا کیا جاویگا جو حاکم جلیس وقتاً فوقتاً تحریر کرنا ضروری سمجھے -

مذکوریان کا درج رجسٹر کرنا

ہفدہم - اس قسم کا ایک رجسٹر عدالت صاحب کمشنر کے لئے اور ایک رجسٹر عدالت صاحب جج قسمت کے لئے اور ایک رجسٹر عدالت صاحب جج ضلع اور عدالتہائے ماتحت بمقام صدر کے لئے اور ایک ایک ہر ایک عدالت مطالبہ خفیفہ کے لئے اور ایک رجسٹر صدر مین کل عدالتہائے بیرونجات کے لئے ہوگا -

وہ عدالتہائے جنمین رجسٹر رکہے جاوینگے

ہیجدہم - کسی شخص سے جو مذکوری رجسٹر شدہ نہو عدالت کی خاص اجازت کے بغیر کسی حکمنامہ دیوانی یا فوجداری کی تعمیل یا اوسکی نفاذ پذیری کرنیکا کام نلیا جاویگا اور وہ اجازت مذکور صرف بحالات ضرورت دیجاویگی اور اجازت کے دینے کی وجوہات تحریر کیجاوینگی -

حکمنامجات کو سوائے مذکوریان رجسٹر شدہ کے اور کوئی تعمیل نکرے -

نوزدہم - ہر ایک مذکوری رجسٹر شدہ کو ایک بلٹی اور چپراس دیجاویگی جسپر انگریزی اور اردو مین اوس عدالت کا نام کندہ کیا جاویگا جس سے وہ متعلق ہو اور اسکا خرچ اخراجات کنٹنجنٹ مینہ جوڈیشل سے کیا جاویگا -

مذکوریان کو ایک بلٹی اور ایک چپراس دینی چاہئیے

بستم - کل تعداد اخراجات کنٹنجنٹ کی جو عملہ جاری کنندہ حکمنامجات کے لئے صرف ہو عملہ مذکور کے سالانہ خرچ پر ۵ فیصدی سے زیادہ نہوگی -

اخراجات کنٹنجنٹ

بست و یکم - مذکوریان ہر دو درجہ ہائے مذکور کا جہانتک ممکن ہو مساوی تناسب ہوگا جو لوگ لکھنا پڑھنا جانتے ہون اونکو ترجیح دینی چاہئیے -

مذکوریان کے دو درجے ہونے چاہئین -

بست و دویم - مذکوریان درجہ اول کا انتخاب بلحاظ چال چلن اور لیاقت کے ہوگا - اور آیندہ کی ترقیات بھی وجہی لحاظ اون حقوق کا بھی ہونا چاہئیے جو قدامت خدمت پر مبنی ہون -

درجہ اول کیلئے منتخب ہونا چاہئیے -

بست و سویم - کوئی حکمنامہ جبتک اسٹامپ واجبی داخل نہو لیا یا صادر نہین کیا جاویگا جب اسٹامپ داخل ہو چکے تو حکمنامہ طیار کیا جاویگا اور اسٹامپ روزنامچہ رسوم حکمنامجات پر چسپان ہوکر فوراً اوسمین سوراخ کر دیا جاویگا اور یہہ امر فریق داخل کنندہ کے اختیار مین رہیگا کہ اگر وہ مناسب سمجھے حکمنامہ جاری کرائے یا جاری نہ کرائے اس صورت مین ضرورت واپس کرنے اسٹامپ کورٹ فیس کے رفع ہو جاویگی جو بابت اون حکمنامجات کے داخل ہون جو آخر کار جاری نہ کئے جاوین -

حکمنامہ جبتک اسٹامپ داخل نہو طیار یا صادر نکیا جاوے -

بست و چہارم - ہر ایک حکمنامہ پر جسکو کوئی عدالت صادر کرے مراتب مندرجہ ذیل تحریر ہونگے یعنے - نام مذکوری جو اوسکی تعمیل یا نفاذ

ہر ایک حکمنامہ پر کیا مراتب لکھے جانے چاہئین -

کے فیؤ تعینات کیا جاوے۔ بموجب مذکوری مزبور کو تعمیل انفاذ کی اطلاع کرنی چاہئے۔ تعداد رسوم ادا شدہ تاریخ لوٹنے کی۔ اور تعمیل یا عدم تعمیل کی تاریخ وہسپی اوسکی پشت پر تحریر کیجاویگی۔ ان تحریرات ظہری پر ناظر یا اہلمد یا بیلف کے دستخط ہونگے۔

حساب رکہنا چاہئے

بست و پنجم۔ حساب طلبانہ داخل شدہ مکتابات و دیوانی و فوجداری و مال اجاری شدہ۔ تعداد مذکریان صرف شدہ۔ خرچ طلبانہ و اخراجات تکشیر کا ہر عدالت کے لئے جہان مہتمم عملہ نوکر رکہا ہوا ہو رکہا جائیگا۔ حساب عدالت ہائے ممدکہ و درجہ ثمن و کیا جاتا ہے (دیکہو قواعد ادول العدد ہم)

نقشہ سالانہ

بست و ششم۔ ایک سالانہ نقشہ جس سے رسد مذکرہ کا حال معلوم ہو سالانہ دیوانی رپورٹ کے ساتہہ بہیجا جاویگا۔

روزنامچہ طلبانہ

بست و ہفتم۔ ہر مسل مقدمہ دیوانی و مال کے ساتہہ اور ہر مسل مقدمہ فوجداری کے ساتہہ جسمین طلبانہ وصول کیا جاتا ہے ایک علیحدہ تختہ کاغذ رکہا جاویگا جو صرف بسبب قائم رکہنے تحریر طلبانہ کے ہوگا اور اوسکا نام روزنامچہ طلبانہ ہوگا۔ روزنامچہ بنمونہ معینہ ہونا چاہئے اور وہ ایک جزو ضمیمہ الف کا ہوگا۔ اس روزنامچہ مین ہر ایک حکمنامہ جسکے جاری کرنیکا حکم مقدمہ مین دیا جاوے بقید سلسلہ تاریخ ہائے وار درج ہونا چاہئے اور ہر حکم کے مقابل طلبانہ جہان ہو نالہ فی الفور لگا دینا چاہئے

سرکلر نمبر ۱۳۳ ۔ قواعد موقوفی کمپنی بموجب ایکٹ متعلقہ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء

قواعد ذیل متعلق طریقہ اوس کارروائی کے جو کسی کمپنی کی موقوفی مین کرنا چاہئے جو بموجب ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۶ بابت ۱۸۸۲ء کے مرتب کئے گئے ہیں اور بموجب دفعہ ۵ ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۸۸۳ء اشرزید یر مین اطلاع و ہدایت عدالتہائے ماتحت ملک پنجاب مشتہر کیجاتی ہین۔ قواعد مذکور تہوڑی سی ترمیم کر کے اون قواعد سے بنائے گئے تہے جو بموجب دفعہ ۱۸۱ ایکٹ سابقہ ہائی کورٹ اف جوڈیکیچر فورٹ ولیم بنگال نے وضع کئے تہے۔

درخواست موقوفی کمپنی

۱ ۔ ہر درخواست بنابر اس امر کے کہ کوئی کمپنی بحکم عدالت یا زیر نگرانی عدالت موقوف کیجائے بطور درخواست بمعاملہ ایکٹ متعلقہ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۸۸۲ء و کمپنی فلان (جس سے درخواست متعلق ہو) رجوع کیجائیگی اور اوسمین وہ نام جس سے کمپنی عموماً نامزد ہو یا کوئی نام جس سے ...

درخواست مشتہر کیجائے

۲ ۔ اس قسم کی ہر ایک عرضی ٹہیک سات روز قبل سماعت ایکبار گزٹ پنجاب مین اور جب ممکن ہو کم سے کم ایکمرتبہ دو اخبارات مقامی مین مشتہر ہونی چاہئے اور اوسکا اشتہار مکان عدالت کی دیواروں پر لگا دینا چاہئے۔ اشتہار مین وہ تاریخ جسدن عرضی گذری ہو اور نام اور پتہ سائل کا اور اوسکے وکیل یا مختار کا (اگر کوئی ہو) لکہنا چاہئے۔

درخواست کی اطلاع کیونکر ہونی چاہئے

۳ ۔ ہر ایسی درخواست کی اطلاع بجز اوس صورت کے کہ وہ بجانب کمپنی گذری ہو کمپنی کے دفتر رجسٹری شدہ مین (اگر کوئی ہو) کرائی جائیگی اور اگر کوئی دفتر رجسٹری شدہ نہ ہو تو درخواست مذکور کی اطلاع بڑے مقام کاروبار کمپنی یا اوس مقام پر جو اخیر مرتبہ کمپنی کا بڑا مقام کاروبار مشہور ہو۔ اگر کوئی ایسا مقام ملے کسی شریک یا افسر یا ملازم کمپنی پر جو اوس جگہہ موجود ہو کرائی جاوے۔ بالصورتیکہ کوئی ایسا شریک یا افسر یا ملازم اوس جگہہ پر دستیاب نہ ہو تو درخواست مذکور کی تعمیل اسطرح کیجاوے کہ دفتر رجسٹری شدہ یا بڑے مقام کاروبار پر چہوڑ دی جائے یا کسی ...

* دیکہو نمونہ دیوانی نمبر ۱۰۰ ۔

شریک یا شرکاؤ کمپنی پر جنکی عدالت ہدایت کرے اطلاع یابی کرائی جاوے۔ ہر ایک درخواست واسطے موقوفی کمپنی زیر نگرانی عدالت کی اطلاعیابی منعم پر بھی (اگر کوئی ہو) جو بغرض موقوفی معاملات کمپنی مقرر ہوا ہو کرائی جاویگی۔

تصدیق درخواست موقوفی کمپنی

۴۔ ہر ایک درخواست واسطے موقوفی کسی کمپنی بذریعہ عدالت یا زیر نگرانی عدالت کی تصدیق نمونہ مقررہ کے مطابق ہونی چاہیے تصدیق مذکور سائل کو یا کسی از سائلان کو (اگر ایک سے زیادہ ہوں) کرنی چاہیے یا اگر بوجہ غیر حاضری یا دیگر سبب معقول کوئی شخص جس یا جسکی جانب سے درخواست مذکور داخل ہوئی ہو خود درخواست کی تصدیق نہ کر سکے تو عدالت کو اختیار ہے کہ کسی دیگر شخص مجاز کو عرضی کی تصدیق کرنیکی اجازت دیوے۔ لیکن جبکہ درخواست کسی کمپنی کیطرف سے گذری ہو تو بیانات مندرجہ درخواست مذکور کی کوئی ڈائرکٹر یا سکرٹری یا کوئی اور افسر کلان کمپنی مذکور تصدیق کریگا۔ اس قسم کی تصدیق بعد گذرنی درخواست چار روز کے اندر ہوکر شامل مسل کیجاوے اور اس قسم کا بیان تصدیق شدہ بادی النظر میں کافی وجہ ثبوت بیانات مندرجہ درخواست کا ہوگا۔

عند الدرخواست مددگار یا قرضخواہ کو درخواست کی نقل دیجاوے۔

۵۔ ہر ایک مددگار یا قرضخواہ کمپنی جب اوس عدالت مین جسمین عذرداری درخواست گذری ہو درخواست کرے تو مستحق ہوگا کہ اوسکو نقل درخواست عند الادائی اجرت جو عدالت مذکور مین معمول اسناد کی نقل کی عموماً اوس وقت مقرر ہو اور نقل بذکور بعد گذرنی درخواست نقل ہوکر چوبیس گھنٹے کے اندر دیجاوے۔

حکم موقوفی مشتہر ہونا چاہیے۔

۶۔ ہر ایک حکم موقوفی کمپنی بذریعہ عدالت یا زیر نگرانی عدالت بارہ روز کے اندر بعد صدور حکم مذکور پنجاب گزٹ مین سائل کی جانب سے یا اور طرح جو عدالت حکم دے مشتہر ہونا چاہیے اور اوسکی اطلاعیابی ایسے اشخاص پر (اگر کوئی ہوں) اور ایسے طریق سے جو عدالت ہدایت کرے کیجاوے۔

درخواست حکم متعلق التوائے موقوفی کمپنی۔

۷۔ بعد صدور حکم موقوفی کسی کمپنی کے دس روز کے اندر سائل حکم اجرائے کارروائی موقوفی کی بابت درخواست کر سکتا ہے اور اگر سائل اس قسم کی درخواست نہ کرے تو اور کوئی شخص جو کمپنی کی موقوفی مین غرض ہو اس امر کی درخواست کر سکتا ہے کہ اوسکو اجازت دیجاوے کہ وہ حکم مذکور کی تعمیل کراوے اس قسم کی درخواست پر حاکم عدالت ایک سمن واسطے اجرائے کار موقوفی اس غرض سے جاری کریگا کہ اوسکی اطلاعیابی اون سب اشخاص پر کرائی جاوے جو درخواست کی ساعت پر حاضر ہوئے ہوں۔ جب سمن مذکور بعد تعمیل کے واپس آجاوے تو منصرم سرکاری کے مقرر کرنیکے واسطے اور ثبوت قرضہ کے واسطے اور فہرست مددگاران کے پیش کرنے کے واسطے ایک وقت مقرر کیا جاویگا۔ اس امر کی ہدایت کیجا سکتی ہے کہ کل امور متذکرہ بالا کے لئے یا منجملہ اون کے کسی ایک کے لئے اور عموماً نسبت کارروائی اور حاضری اشخاص بروز مقررہ کے نسبت اشتہار جاری کیجاوین۔ جو کارروائی بمتابعت حکم مذکور ہو وہ التوا کے ذریعہ اور اگر ضرورت ہو تو سمن مزید کے ذریعہ جاری رہیگی اور کوئی حکم حسب مذکورہ صدر کسی وقت مابعد مین صادر ہو سکتا ہے اور اوسمین ایزادی یا تبدیلی حسب ضرورت ہو سکتی ہے۔

منصرم سرکاری

۸۔ حاکم عدالت کسی شخص کو بلا اشتہار یا قبل از اطلاع کسی فریق کے عہدہ منصرم سرکاری پر مقرر کر سکتا ہے یا واسطے تقرری منصرم سرکاری کے وقت اور مقام مقرر کر سکتا ہے اور اوسکو اختیار ہے کہ وقت اور مقام مذکور پر کسی شخص کو جو نامزد کیا گیا ہو مقرر کرے یا اوسکو نامنظور کر کے کسی شخص کو جو بطور مذکور نامزد نہ کیا گیا ہو مقرر کرے۔

۹ - جبکہ کسی وقت اور مقدمہ میں تقرری منصرم سرکاری کا مقرر کیا جاوے تو مقام مذکور اسطرح پر مشتہر کیا جاویگا جیسا کہ حکم عدالت ہدایت کرے تاکہ پہلا یا صرف ایک ہی اشتہار قبل حکم مقررہ مذکورہ ایسے وقت شایع ہووے کہ کسی صورت دو روز کا اندر ہو اور شائع ہو کر کم نہو ۔ *(حاشیہ: وقت منصرم تقرری منصرم سرکاری مشتہر ہونا چاہئے)*

۱۰ - ہر ایک منصرم سرکاری کو ضمانت دینی ہوگی خواہ وہ اپنی دستاویز معہ دو یا زیادہ کافی ضامنون کے داخل کرے یا کافذات کفالت سرکاری میں قدر تعداد کی داخل کرے جو حاکم عدالت منظور کرلے ۔ *(حاشیہ: ضمانت منصرم سرکاری)*

۱۱ - منصرم سرکاری بموجب حکم مقرر کیا جاوے بصورتیکہ اوسنے ضمانت نہ دی ہو ایک وقت حکم مذکور کرکے مقرر ہونا چاہئے جبکہ اوسکو ضمانت داخل کرنی چاہئے اور حکم مذکور میں یہ بھی مقرر ہونا چاہئے کہ کن تاریخ ماہ یا اوقات معینہ پر منصرم سرکاری کو عدالت میں اپنا حساب حصول و ادائیگی پیش کرنا چاہئے اور اوس حکم میں یہ بھی ہدایت ہونی چاہئے کہ تمام روپیہ جو وصول ہو بعد وصول بنک بنگال میں یا عدالت میں فوراً بحساب کمپنی منصرم سرکاری کے داخل کیا جاوے اور اوسی مطابق ایک حساب رکھا جاوے - اور اگر روپیہ بنک بنگال میں ادا کیا جاوے تو ایک نقل حکم مذکور کی بنک مذکور میں رکھی جاویگی ۔ *(حاشیہ: حساب کتاب منصرم سرکاری)*

۱۲ - جب منصرم سرکاری باتباع ہدایات حکم تقرری خود ضمانت داخل کردیوے تو اوسکی تصدیق صاحب جج یا رجسٹرار کو کرنی ہوگی ۔ *(حاشیہ: ضمانت کی تصدیق ہونی چاہئے)*

۱۳ - ہر موقع پر جب منصرم سرکاری اپنا حساب کتاب داخل کرے اور نیز جب کبھی حاکم عدالت ایسا حکم دے تو منصرم سرکاری کو لازم ہے کہ حاکم عدالت کی اطمینان کردیوے کہ اوسکے ضامنان زندہ ہیں اور برٹش انڈیا میں سکونت پذیر ہیں اور دیوالیہ قرار نہیں دیئے گئے ہیں اور اگر وہ بطور مذکور اطمینان نہ کرسکے تو اوسکی نسبت یہ حکم ہوسکتا ہے کہ وہ ضمانت جدید یا کافذات کفالت مال سرکاری بمیعاد اور اوسقدر تعداد کہ داخل کرے جیسا کہ اوسکو حکم دیا جاوے ۔ *(حاشیہ: کب ضمانت جدید دیجاوے)*

۱۴ - جب منصرم سرکاری مقرر ہوچکے اور ضمانت دیدیوے تو اوسکی تقرری کی نسبت اسی طریق پر جو حاکم عدالت حکم دے فی الفور اشتہار دیا جاویگا ۔ *(حاشیہ: تقرری منصرم سرکاری مشتہر کیجاوے)*

۱۵ - جب یہ منظور ہو کہ منصرم سرکاری اتفاقاً مقرر کیا جاوے تو اوس مطلب کے لئے ایک درخواست کسی وقت بعد گذرنے دن دستور موقوفی کمپنی بلا اشتہار یا اطلاع کسی شخص کے بذریعہ ایک سوال کے دیجا سکتی ہے بشرطیکہ حاکم عدالت اور طرح پر حکم نہ دے - ایسے منصرم سرکاری کی تقرری جو اتفاقاً کیجاوے اگر حاکم عدالت کی دانست میں مناسب ہو تو بلا ضمانت ہوسکتی ہے ۔ *(حاشیہ: منصرم سرکاری بلا ضمانت رکھا جاوے)*

۱۶ - بصورت فوت ہوجانے یا موقوف ہوجانے یا مستعفی ہونے کسی منصرم سرکاری کے دوسرا منصرم اوسکی جگہ اوسی طریق کے مطابق جو بصورت تقرری اول کے محکوم ہے مقرر کیا جاویگا اور اس کام کے لئے کارروائی کوئی ایسا شخص عرض مند کرسکتا ہے جسکو حاکم عدالت اوسکو کرنے کی لئے اجازت دے ۔ *(حاشیہ: وفات یا موقوفی منصرم سرکاری)*

۱۷ - منصرم سرکاری اپنے مقرر ہونیکے بعد تعجیل مناسب کمپنی کی کتب حساب کو مرتب کرنا اور جاری رکھنا و مکمل کرنا اور تعمیل کرنا شروع کریگا اور ایسی کتب حساب ہم پہنچاویگا اور مرتب رکھیگا جو مطلب مذکورہ بالا کے لئے یا کمپنی کی امداد کے ظاہر کرنیکے لئے ضروری ہونگی *(حاشیہ: فرائض منصرم سرکاری)*

جنکا صاحب جج حکم دیوے اور اوسمین ایک کتاب بھی ہونی چاہئے جسمین جدا جدا حساب مددگاران کا درج ہوگا اور اوسمین ہر ایک مددگار کے نام وقتاً فوقتاً وہ رقوم درج کیجاینگی جو اوسکی جانب سے بابت کسی مطالبہ کے جو کیا جاوے حسب منشاء ایکٹ مذکور و قواعد ہذا واجب الادا ہون ۔

تنخواہ منصرم سرکاری

۱۸ ۔ منصرم سرکاری کو اسقدر روپیہ بطور تنخواہ یا حق الخدمت کے جو حاکم عدالت وقتاً فوقتاً ہدایت کرے اوسکو حساب مین مجرا دیا جاویگا یا اوس طرح پر ادا کیا جاویگا اور جو رقم اسطرح سے مقرر کیجاوے وہ اوس سے اخراجات اون مددگاران یا اہلکاران کے جنکو منصرم سرکاری مصروف کرے ادا کی جاوینگی بشرطیکہ حاکم عدالت اوس طرح پر حکم نہ دے۔ اس قسم کی تنخواہ یا حق الخدمت خواہ بوقت تقرری یا کسی وقت بعد اوسکے جیسا حاکم عدالت مناسب متصور کرے مقرر کیجاسکتی ہے ۔ ہر اس قسم کی تنخواہ یا حق الخدمت اگر وقت تقرری یا بوقت منظور ہونے حساب کے نہ دیا جاوے تو در صورت دیا جاویگا جب منصرم سرکاری اوسکے واسطے درخواست کرے اور اطلاع اوسکی ایسے اشخاص کو (اگر کوئی ہون) دیجاوے اور اوسکی تائید ایسی شہادت سے کیجاوے جسکا حاکم عدالت حکم دے۔ مگر شرط یہ ہے کہ حاکم عدالت وقتاً فوقتاً منصرم سرکاری کو اسقدر رقم جو وہ مناسب سمجھے بابت تنخواہ یا حق الخدمت جو بعد مین مقرر ہونیوالی ہو دیسکتا ہے ۔

حساب کتاب کا داخل کرنا

۱۹ ۔ منصرم سرکاری کا حساب کتاب معہ التمین اون اوقات مقررہ پر داخل ہوگا جو اوسکی حکم تقرری مین محکوم ہون اور ایسے دیگر اوقات پر داخل ہوگا جنکی نسبت حاکم عدالت وقتاً فوقتاً حکم دے اور حساب کتاب مذکور بعد اطلاع یابی ایسے اشخاص کے (اگر کوئی ہون) جنکی نسبت حاکم عدالت حکم دے تصدیق اور منظور کیا جاوے اور اوسی طرح پر جیسا کہ رسید یعنی محصل کا حساب تصدیق اور منظور ہوتا ہے ۔

اشتہار قرضہ یا دعاوی کا

۲۰ ۔ بغرض دریافت قرضہ و دعاوی دار فی کمپنی اور بغرض حضار قرضخواہان اور ثبوت اونکے قرضون یا دعاوی کے ایک اشتہار ایسے وقت پر جاری کیا جاویگا جسکا حاکم حکم دے ۔ اس اشتہار کے روسے ایک میعاد مقرر کیجاویگی جسمین قرضخواہان اپنا نام اور پتہ اور کیفیت اپنے قرضہ یا دعاوی کی اور نام اور پتہ اپنے وکلا کا (اگر کوئی ہون) منصرم سرکاری کے پاس بھیجین اور ایک دن اونکی تصفیہ کیلئے مقرر کرین ۔

جو قرضہ غیر متنازعہ ہے اوسکو ثابت کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ۔

۲۱ ۔ جن قرضخواہون کے دعاوی کی نسبت کچھ تنازعہ نہو دے اونکو کچھ ضرور نہیں کہ یوم تصفیہ کو روبرو حاضر ہون اور نہ یہ ضرور ہے کہ وہ اپنے قرضون یا دعاوی کو ثابت کرین ۔

قرضہ متنازعہ کو ثبت کرنا چاہئے ۔

جو قرضخواہ یا قرضخواہان منصرم سرکاری سے اطلاع پا دیوے یا پاوین کہ اوسکی یا اونکی قرضہ یا دعاوی کی نسبت تنازعہ کیا گیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ حاضر ہوکر اپنے قرضہ یا دعاوی کو اندر میعاد مصرحہ اطلاعنامہ ثابت کرین ۔

قرضہ اور دعاوی جنکا تحقیقات منصرم سرکاری کو کرنی چاہیے ۔

۲۲ ۔ منصرم سرکاری کو لازم ہے کہ جو قرضہ اور دعاوی اوسکے پاس بھیجے جاوین اونکی تحقیقات کرے اور حتی المقدور دریافت کرے کہ منجملہ قرضہ یا دعاوی مذکور کے کون کون واجب کمپنی کیطرف سے واجب الادا ہین اور وہ ایک فہرست تمام قرضہ اور دعاوی کی جو اوسکے پاس بھیجے جاوین بناوے اور عدالت مین داخل کرے اور اس فہرست مین اس امر کی تمیز رکھے کہ کون کون سے قرضہ اور دعاوی یا اجزاء قرضہ یا دعاوی اوسکی رائے مین واجباً بلا شہادت منزید واجب الادا اور مجرائی کے لئے مناسب ہین اور کون کون سے منجملہ اونکے اوسکی دانست مین قرضخواہ

تو ثابت کئے جاوینگے اور اوسکو لازم ہے کہ قبل یوم مقررہ تصفیہ ایک بیان حلفی یا بیان تحریری مصدقہ بحلف یا اقرار صالح داخل کرے جسمین یہ تحریر ہو کہ کون کون سے قرضخواہ اور دعاوی اوسکی دانست مین واجباً بلا شہادت مزید واجب الادا ہین اور مناسب ہے کہ مجرائی کرے اور نیز یہ تعیین لکھا ہو کہ قرضخواہ اور دعاوی مذکورہ واجباً واجب الادا ہین اور مناسب مجرائی کی ہین نیز وجوہات یقین منصرم مذکورہ تحریر ہون۔

تصفیہ قرضہ ہا و دعاوی ۲۲ - بوقت مقررہ برائے تصفیہ قرضہ ہا اور دعاوی کے یا اوس وقت جبکہ واسطے تصفیہ مذکورہ ملتوی کیا جاوے صاحب جج کو اختیار ہے کہ خواہ بیان حلفی یا بیان مصدقہ منصرم سرکاری پر قرضون اور دعاوی کو منظور کرے یا دعویداران کو حکم دیوے کہ اونکو یا اونمین سے کسی کو ثابت کرین اور اوسیوقت اوسکی تصفیہ کو ملتوی کرکے کوئی اور وقت تصفیہ کا مقرر کرے اور منصرم سرکاری اُن قرضخواہون کو جنکے قرضے یا دعاوی منظور ہوگئے ہون منظوری کی اطلاع دیوے۔

اطلاع اون قرضخواہون کو جنکے قرضے یا دعاوی منظور نہوئے ہون ۲۳ - منصرم سرکاری کو لازم ہے کہ اون قرضخواہون کو جنکے قرضے یا دعاوی اونکے بیان حلفی یا بیان مصدقہ پر منظور نہوئے ہون اطلاع دیوے کہ اونکی نسبت حکم ہے کہ وہ خود آوین اور اپنے قرضے یا دعاوی کو یوم مندرجہ اطلاعنامہ جو چار روز سے کم بعد تاریخ اطلاعنامہ مذکور نہو ثابت کرین اور وقت مقررہ اطلاعنامہ کو بذریعہ اشتہار یا التوا کے ذریعہ (جیسا موقع ہو) واسطے تصفیہ قرضون اور دعاوی مذکور کے مقرر ہوا ہو حاضر ہوکر۔

قرضہ و دعاوی مشروطہ کا تخمینہ اندازہ کیا جاویگا ۲۴ - تعداد کل قرضہ ہا و دعاوی مشروطہ قابل الثبوت کا اندازہ حتی الامکان مطابق اوسکی تعداد کے جو بتاریخ اصدار حکم موقوفی کمپنی ہو کیا جاویگا۔

سود دعاوی منظور شدہ ۲۵ - قرضہ ہا اور دعاوی منظور شدہ کا سود بسبب قرضہ ہا اور دعاوی کی نسبت جو سود ہوں مطابق ان کے اپنی شرح مقررہ کی شمار کیا جاویگا۔

خرچہ ثبوت قرضہ ہا کیونکر ۲۶ - جو قرضخواہان مطابق اطلاعنامہ منصرم سرکاری کے آوین اور اپنے قرضہ ہا یا دعاوی کو ثابت کرین تو اونکو خرچہ ثبوت کا اُسیطرح جیسا کسی مقدمہ مین قرضہ ہا ثابت شدہ کے لئے مناسب ہو دلایا جاویگا۔

نتیجہ تصفیہ کا سارٹیفکٹ صاحب جج کو دیا جاویگا ۲۸ - نتیجہ تصفیہ قرضہ ہا و دعاوی کا ایک سارٹیفکٹ مین درج کیا جاویگا اور اوس سارٹیفکٹ پر صاحب جج کے دستخط ہونے چاہئین اور سارٹیفکٹ ہائے نسبت کسی ایک قسم کے قرضہ ہا و دعاوی کے وقتاً فوقتاً مرتب کیجا سکتی ہین - اس قسم کے جملہ سارٹیفکٹ ہائے مین یہ امر درج ہوگا کہ آیا قرضہ یا دعاوی منظور ہوگئی ہین یا نامنظور ہوئی ہین اور آیا وہ کسی خاص حالات کی نسبت یا کسی اور شروط یا مخصوص طور پر منظور ہوئی ہین۔

فہرست مددگاران ۲۹ - منصرم سرکاری کو چاہئے کہ اپنی تقرری کے بعد بہ تعجیل ممکن یا ایسے وقت پر جسکی صاحب جج ہدایت کرے ایک فہرست مددگاران کمپنی کی تیار کرے اور عدالت مین داخل کرے اور اوس فہرست کی منصرم سرکاری کو حلفاً یا باقرار صالح تصدیق کرنی چاہئے اور اوسکو چاہئے کہ حتی الامکان ہر ایسے مددگار کا علیحدہ علیحدہ پتہ نام و نشان اور اوسکی تعداد حصص یا وسعت غرض درج کرے اور مددگاران کے علیحدہ علیحدہ قسم کی تمیز کرے فہرست مذکور کو وقتاً فوقتاً باجازت صاحب جج منصرم سرکاری بدل سکتا ہے یا اوسمین کوئی ایزادی کرسکتا ہے۔

اطلاعنامہ بنام مددگاران ۳۰ - جب فہرست مددگاران عدالت مین داخل ہو جاوے تو منصرم سرکاری کو چاہئے کہ مقام جہاں صاحب جج اوسکی تصفیہ کے لئے ایکدن مقرر کرے اوسکی تحریری اطلاع اس تقرری کی ہر ایک شخص مندرجہ فہرست مذکور کو دیوے اور اوسمین یہ تحریر کرے کہ شخص مذکور فہرست مین کس قسم

اور کس تعداد حصص یا زر کے واسطے درج ہوا ہے اگر کسی وقت منضرم سرکاری فہرست مذکور مین کوئی تبدیلی یا ایزادی کریگا تو اوسی قسم کا اطلاعنامہ ہر ایک شخص کے نام جسپر تبدیلی یا ایزادی مذکور موثر ہو جاری کریگا - اس قسم کے جملہ اطلاعنامجات ٹھیک چار روز پیشتر یوم مقررہ تصفیہ فہرست یا تبدیلی یا ایزادی فہرست مذکور کی جاری ہونی چاہئین -

فہرست مددگاران پر صاحب جج کو سارٹیفکٹ تحریر کرنا چاہئے

۳۱ - نتیجہ تصفیہ فہرست مددگاران ایک سارٹیفکٹ مین جسپر صاحب جج کی دستخط ہونگی درج ہوگا اور وقتاً فوقتاً سارٹیفکٹ ہائی مذکور نیز جزو اندراج نتیجہ تصفیہ مذکور کسی خاص وقت تک یا کسی خاص شخص کی نسبت یا بغرض اندراج کوئی تبدیلی فہرست مذکور مین بنائی جا سکتی ہین

نیلام جائداد منقولہ یا غیر منقولہ از آن کمپنی

۳۲ - کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ از آن کمپنی منظوری صاحب جج کی اسطرح پر نیلام ہو سکتی ہے جسطرح صاحب موصوف ہدایت کرے اور صاحب جج کو اختیار ہے کہ کسی نیلام عام مین بولی محفوظہ مقرر کرے اور اگر بسبب قلیل تعداد زر بیع یا کسی اور سبب سے بلحاظ تعداد ضمانت مدخلہ منضرم سرکاری مناسب نہ سمجھا جاوے کہ زر بیع منضرم سرکاری کو ادا کیا جاوے تو تمام شرائط اور اقرارنامہ بیع مین یہہ تجویز ہوگا کہ مشتریان اپنا زر بیع بنگال یا عدالتین سمجہا منضرم سرکاری کمپنی مذکور داخل کرین -

درخواست مطالبہ کرنیکی مددگاران پر -

۳۳ - جو درخواست عدالتین بابت مطالبہ مددگاران یا منجملہ مددگاران کسی ایک مددگار کے کسی غرض حسب منشاء ایکٹ مذکور کیواسطے کیجاوے تو وہ درخواست بذریعہ عرضی باندراج تعداد مجوزہ مطالبہ مذکور کرنی چاہئے اور عرضی مذکور کم سے کم ٹھیک چار دن قبل یوم مقررہ مطالبہ ہر واحد مددگار جو مطالبہ مذکور سے موثر ہو جاری کرنی چاہئے یا اگر صاحب جج حسب کورہ بالا حکم دیوے تو بجای عرضی کے اطلاعنامہ دیگا ہر ان منجملہ انکے کسی پر جاری کیا جاوے - اطلاع اس قسم کے مطالبہ مقصودہ کی بذریعہ اشتہار یا بذریعہ دیگر اعلان علاوہ جو بنسبت صاحب جج کو کافی ہو دیجائیگی

نقل حکم مطالبہ کے ہر واحد مددگار پر اطلاعنامہ جاری ہونی چاہئے

۳۴ - جب کوئی حکم بنسبت کسی مطالبہ کے صادر کیا جاوے تو ایک نقل حکم مذکور کی فوراً ہر واحد مددگار مندرجہ مطالبہ مذکور پر جاری کیجاویگی اور نیز ایک اطلاعنامہ منضرم سرکاری سے جاری ہوگا جسمین تعداد زر جو مددگار مذکور کو بنسبت مطالبہ مذکور دینا ہو بصراحت مندرج ہوگی الا کچہہ ضرور نہین ہے کہ حکم مذکور مشتہر کیا جاوے تاوقتیکہ صاحب جج کسی خاص وجہ سے اوسکی مشتہر کیجانیکی ہدایت نکرے -

التوائی کارروائی

۳۵ - بوقت صدور حکم مطالبہ کارروائی مزید متعلقہ مطالبہ مذکور کسی ایسے وقت تک ملتوی کیجاویگی جو یوم مقررہ ادائی زر مطالبہ مذکور کے پیچھے ہو اور بعد اوسکے وقتاً فوقتاً اوسقدر مدت تک جو ضرور ہووے - اور اوس وقت جو بذریعہ کسی ایسے التوائی کے مقرر کیا جاوے یا اوس وقت جبکہ ادائیگی مطالبہ کی قرار واقعی تعیین ہو جاوے اور بروقت ثبوت تعمیل حکم و اطلاعنامہ تعداد واجب الادا اور عدم ادائی مطالبہ مذکور کے ایک حکم جمیع مددگاران کیواسطے یا منجملہ انکے کسی ایک کیواسطے صادر ہو سکتا ہے جنہوں نے وہ رقم ادا نہ کی ہو جسکا ادا کرنا اونکو بذریعہ حکم و اطلاعنامہ سابقہ کے جداگانہ حکم ہو یا کوئی اور کم رقم جو اونسے جداگانہ واجب الادا معلوم ہو

منضرم سرکاری کمپنی سے روپیہ وصول کرکے داخل نکرنیکی تاخیر

۳۶ - اگر کوئی منضرم سرکاری تمام روپیہ جو اوس نے وصول کیا ہو وے بنک بنگال یا عدالتین سمجہا منضرم سرکاری کمپنی مذکور سات روز کے اندر بعد وصول کرنے زر مذکور کے داخل نکرے تو بشرطیکہ صاحب جج نے اوسکو اور طرح پر حکم نہ دیا ہو منضرم سرکاری مذکور کی ذمہ اوسکی حساب مین

پانچ روپیہ فی ہزار لگایا جاویگا اور اسی حساب سے جو روپیہ ہزار سے زیادہ یا کم ہو وہ اپنے پاس رکھ لے اور اسکی [illegible] کی تقسیم
مدت تک زر مذکورہ اپنے پاس رکھے ایک قسم رسید کی اوسکے ذمہ لگائی جاویگی اور صاحب جج کو اختیار ہے کہ اسطرح ورکہ کسی کی مدت میں تنخواہ
یا حق الخدمت منعرم سرکاری کو نہ دلاوے ۔

پرامیسری نوٹ وغیرہ بنگال بنک یا عدالتیں داخل ہو جاوینگے

۳۷ ۔ تمام پرامیسری نوٹ و دیگر کاغذات کفالت المال جو کمپنی کے یا اوسکے منعرم سرکاری کے واجب الادا ہوں فوراً جس وقت منعرم
سرکاری کے پاس پہنچیں او سیوقت اوسکو چاہیے کہ اونکو بنگال بنک یا عدالتیں میں بغرض سے داخل کرے کہ وہ واسطے سکاری [illegible] یا ادا رہیں یا
ادا رہنے کے لئے جیسا موقع ہو پیش کئے جاویں یا اونسی اسطرح پر برتاؤ کیا جاویگا جسطرح پر عدالت آنریبل حکم دیوے ۔

ادائی زر مطالبہ وغیرہ کسطرح کرنا چاہیے

۳۸ ۔ تمام احکام بابت ادائی مطالبہ یا باقیات یا دیگر روپیہ میں جو کسی مقدمہ یا کسی شخص سے واجب الادا ہو یہی حکم ہوگا کہ زر مذکور
بنگال بنک یا عدالتیں بحساب منعرم سرکاری کمپنی مذکور داخل کیا جاوے بشرطیکہ بسبب تعداد یا باعث دیگر قبلی او تعداد [illegible] منعرم
اسکو کی ہدایت مناسب سمجھی جاوے کہ منعرم سرکاری کی زر مذکور ادا کیا جاوے ۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس صورت میں ایسا حکم صادر کیا ہو جسکی رو سے روپیہ
کوئی عامل روپیہ بنگال بنک یا عدالتیں داخل کیا جاوے تو بعد اوسکے منعرم سرکاری کی اس لئے کہ نیکی لئے کہ وہ وصول ادائگی کے لئے اجرا یا کوئی اور
کاروائی کرا دے یا کسی رو سے یہ بات مناسب ہو تو حکم سابقہ مذکور کی [illegible] پہلے یا وقت مقررہ حکم مذکور کے بعد ایک حکم بلا اجرائی [illegible]
اس امر کا صادر کیا جا سکتا ہے کہ رقم مذکور منعرم سرکاری کو ادا کی جاوے ۔

جو روپیہ جمع ہوگا وہ کس نام جمع کیا جاویگا ۔

۳۹ ۔ تمام روپیہ پرامیسری نوٹ و دیگر کاغذات کفالت المال جو بنگال بنک یا عدالتیں لاد داخل کئے جاوینگے بحساب منعرم
سرکاری کمپنی کے نام جمع کئے جاوینگے اور احکام جو بابت ادائی و واپسی زر مذکور جاری ہونگے اونمیں بھی ہدایت ہوا کریگی ۔

کس حکم سے روپیہ وغیرہ بنک سے ملا کریگا ۔

۴۰ ۔ تمام پرامیسری نوٹ و دیگر کاغذات کفالت المال جو بنگال بنک یا عدالتیں داخل ہونگے وہ بموجب درخواست دستخطی منعرم سرکاری اور
بدستخط التصدیق صاحب جج یا رجسٹرار زیر احکام عدالت دئے جاوینگے اور جو روپیہ منعرم سرکاری کے حساب میں داخل ہوگا وہ بھی بموجب احکام
دستخطی منعرم سرکاری اور بدستخط التصدیق صاحب جج یا رجسٹرار زیر احکام عدالت ادا کیا جاویگا ۔

نفع کے لئے زر نقد لگانا ۔

۴۱ ۔ تمام ہاکسی جز روپیہ جو فی زمانہ بحساب منعرم سرکاری بنگال بنک یا عدالتیں جمع ہو اور فوراً اغراض متوقفی کمپنی کے لئے ضرور
نہ ہو گورنمنٹ پرامیسری نوٹ سودی بنام منعرم سرکاری خریدے جاویں تمام ایسے پرامیسری نوٹ بموجب درخواست دستخطی منعرم سرکاری
اور بدستخط التصدیق صاحب جج خرید کئے جاوینگے اور درخواست مذکور اس کام کے لئے کافی سند ہوگی کہ جو روپیہ اونکی خرید میں صرف ہو وہ
حساب میں بمد خرچ لکھا جاوے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ مذکور بعد میں نہ فروخت ہونگے نہ منتقل کئے جاوینگے نہ کسی اور طرح پر کام میں لائے جاوینگے بجز
اس صورت کے کہ اوسکی لئے ہدایت دستخطی منعرم سرکاری اور بدستخط التصدیق صاحب جج ہو یا جسکے مطابق اس حکم کے جو صاحب جج مذکور نے بدستخط التصدیق

سود پرامیسری نوٹ

۴۲ ۔ تمام سود جو گورنمنٹ پرامیسری نوٹ مذکور سے حاصل ہو وہ وقتاً فوقتاً بنگال بنک یا عدالت وصول کریگی اور وہ بحساب منعرم سرکاری جمع

قرضخواہان یا مددگاران کو جلسہ ہونیکی اطلاع دینی چاہیے۔

۴۳ - جب صاحب جج یہ حکم دے کہ ایک جلسہ قرضخواہان یا مددگاران کمپنی بموجب دفعہ ۱۶۰ یا ۱۶۱ ایکٹ ۱۸۶۶ء طلب کیا جاوے تو منصرم سرکاری کو لازم ہے کہ ٹھیک سات روز پیشتر یوم مقررہ جلسہ مذکور سے ہر ایک قرضخواہ یا مددگار کو اطلاع تحریری وقت اور مقام مقررہ جلسہ مذکور اور اوس معاملہ کی جسکی بابت صاحب جج قرضخواہان یا مددگاران کا منشا دریافت کرنا چاہتے ہیں دیوے یا اگر صاحب جج حسب کورٹ ہدایت کریں تو اطلاع مذکور بذریعہ اشتہار دیجاوے اور اوسمین منشا جلسہ کا تحریر کرنا چاہیے۔

ووٹ قرضخواہان یا مددگاران اصالتاً یا مختاراً دیا جا سکتا ہے۔

۴۴ - ووٹ قرضخواہان یا مددگاران کمپنی کے جو کسی جلسہ مین بموجب حکم صاحب جج طلب کئے گئے ہون خواہ اصالتاً یا مختاراً دئے جا سکتے ہین۔

تقرری چیرمین یعنی میر مجلس جلسہ مین

۴۵ - ہدایات صاحب جج بابت کسی جلسہ قرضخواہان یا مددگاران حسب دفعہ ۱۶۰ یا ۱۶۱ - ایکٹ ۱۸۶۶ء پر اور تقرری کسی شخص کے بطور چیرمین یعنی میر مجلس کسی ایسے جلسہ کے تصدیق بذریعہ ایک یادداشت دستخطی صاحب جج یا رجسٹرار زیر حکم صاحب جج کے ہونی چاہیے

ہنڈی وغیرہ کا تحریر کرنا وغیرہ وغیرہ

۴۶ - منظوری صاحب جج بابت تحریر کرنے یا سکارنے یا مرتب کرنے یا منتقل کرنے کسی بل اوف اکسچینج یا ہنڈی یا پرامیسری نوٹ یعنی منصرم سرکاری بذریعہ ایک یادداشت التصدیق کیجاوے گی جو بل اوف اکسچینج یا ہنڈی یا پرامیسری نوٹ پر تحریر ہو اور دستخط صاحب جج یا رجسٹرار زیر حکم صاحب جج کے ہونے۔

مصالحت

۴۷ - ہر ایک درخواست واسطے منظوری صاحب جج نسبت مصالحت ساتھ کسی مددگار یا شخص دیگر مقروض کمپنی کی تائید مین حلف نامہ یا اقرار صالح منصرم سرکاری ایس مضمون کا ہونا چاہیے کہ اوسنے معاملات مددگار یا شخص مذکور کی تحقیقات کرلی ہے اور اوسکو یہ یقین ہے کہ مصالحت مجوزہ کمپنی کے حق مین مفید ہوگی اور اوسکی وجوہات دربارہ یقین مذکور اوسمین درج ہونی چاہئین۔ اور اوسکی نسبت منظوری صاحب جج کی تصدیق بذریعہ ایک یادداشت دستخطی صاحب جج درباب انصرام مصالحت ہوگی بجز اوس صورت کے کہ کوئی شخص صاحب جج کے فیصلہ کی رو سے اپیل کرنیکا خواہشمند ہو تو اوس صورت مین صاحب جج اوس مطلب کے لئے ایک حکم تحریر کرینگے۔

منظوری صاحب جج نسبت کارروائی کے بذریعہ عرضی حاصل کرنی چاہیے

۴۸ - کوئی اور کارروائی یا فعل جو منصرم سرکاری کرے اوسکے واسطے عرضی کے ذریعہ صاحب جج کی ہدایت پر منظوری حاصل کرنی چاہیے۔

درخواست بذریعہ عرضی ہونی چاہیے۔

۴۹ - ہر ایک درخواست بموجب دفعہ ۱۵۲ یا ۱۵۴ یا ۱۸۷ ایکٹ مذکور بذریعہ عرضی ہوگی۔

اشتہار کس طرح مشتہر ہونا چاہیے۔

۵۰ - جب کسی کام کے لئے اشتہار کی ضرورت ہو تو اشتہار بجز اوس صورت کے کہ جو قواعد ہذا مین اور طرح پر حکم ہو حسب الہدایت صاحب جج مشتہر ہوگا یا اشتہار مذکور بطور اشتہار یا اعلان عام ہو سکتا ہے۔

خرچہ ثبوت دستاویزات

۵۱ - کوئی فریق کسی کارروائی متعلقہ موقوفی کمپنی کا بذریعہ تحریری اطلاعنامہ کسی دوسرے فریق کارروائی مذکور سے جو مجاز تسلیم کرنے دستاویز کا ہو درخواست کر سکتا ہے کہ کسی دستاویز کو برعایت کل واجبی مستثنیات کے تسلیم کرلیوے۔ اگر دستاویز مذکور کے تسلیم کرنے سے انکار یا تغافل کیا جاوے تو خرچہ ثابت کرنے دستاویز مذکور کا اوس فریق کو دینا چاہیے جسنے انکار یا تغافل کیا ہو بجز اوس صورت کے کہ صاحب جج کی رائے مین انکار تسلیم بوجہ معقول ہو۔ کوئی خرچہ کسی دستاویز کے ثبوت کا دلایا نہین جاویگا بجز اوس صورت کے کہ اطلاع مذکور نہ دیگئی ہو سوائے اون صورتون کے جنمین اطلاع مذکور کا نہ دینا صاحب جج کی رائے مین بنظر کفایت خرچ وقوع مین آیا ہو۔

حلف نامے جنکا استعمال مقصود ہو عدالت مین داخل کرنا چاہئین۔

۵۲ ۔ جب کوئی حکم واسطے موقوفی کسی کمپنی کے صادر ہو چکی تو کوئی شخص جسکا یہ ارادہ ہو کہ کوئی حلفنامہ کسی کارروائی مطابق کسی حکم مذکور مین استعمال کیا جاوے تو اوسکو چاہئے کہ حلف نامہ مذکور کو عدالت مین داخل کرے اور اوسکی اطلاع منصرم سرکاری کو دیوے۔

رجسٹر کارروائی

۵۳ عدالت کو چاہئے کہ تمام کارروائی ہائے کا جو عدالت کی پیشگاہ ہر معاملہ مین ہوا ایک رجسٹر مع تاریخ ہا مناسب رکھے تاکہ تمام کارروائی ہا مسلسل اور تاریخ وار سے خلاصہ بیان سوال یا امور منفصلہ ہر اجلاس معلوم ہو۔

معائنہ حساب جانب مددگاران و قرضخواہان

۵۴ ۔ ہر ایک مددگار کمپنی اور ہر ایک قرضخواہ کمپنی جسکا قرضہ یا دعوی منظور ہو گیا ہو مستحق ہوگا کہ باوقات معقول تمام کتب حساب کاغذات یا دستاویزات متعلقہ موقوفی کمپنی بجز است منصرم سرکاری بلاخرچ معائنہ کرے اور اپنے خرچ سے نقول یا انتخابات اونمین سے لیوے یا اوسکو نقول یا انتخابات مذکور حسب شرح چار آنہ تک بابت فی تختہ کاغذ جسمین نوے الفاظ ہون بہم پہونچائے جاوین۔

قواعد مناسب حال منصرمان عارضی

۵۵ ۔ تمام قواعد متذکرہ بالا استعلقہ منصرمان سرکاری جہانتک کہ وہ مناسب حال ہون لحاظ برعایت احکام قتیاج ہر سعد میں منصرمان عارضی متعلق ہونگے

خرچہ حاضری مددگاران یا قرضخواہان وقت کارروائی

۵۶ ۔ ہر ایک شخص جو فی زمانہ اوس فہرست مددگاران کمپنی مین درج ہو جسکو منصرم سرکاری نے عدالت مین داخل کیا ہو اور ہر ایک شخص جسکا قرضہ یا دعوی بنام کمپنی صاحب جج نے منظور کیا ہو مجاز ہوگا کہ اپنے خرچ سے اوس کارروائی مین جو صاحب جج کے روبرو ہو حاضر ہووے اور مستحق ہوگا کہ بروقت ادائے خرچہ اطلاع کل کارروائی کے جسکی اطلاع وہ بذریعہ درخواست تحریری پانی چاہے پاوے۔ الا اگر صاحب جج کی یہ رائے ہو کہ کسی ایسے شخص کے کسی کارروائی مین حاضر باشی سے خرچہ مزید ہو گیا ہے جو کمپنی کو سرمایہ پر نہین پڑنا چاہئے تھا تو صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ ہدایت کرے کہ خرچہ مذکور یا مبلغ بالمقطع بعوض اوسکے شخص مذکور دیوے اور شخص مذکور جب تک اسطور کا مبلغ محکومہ ادا نہین کریگا تب تک کسی اور کارروائی مین حاضر باش ہونیکا مستحق نہ ہوگا۔

تقرری ایک یا زیادہ مددگاران یا قرضخواہان بطور قائم مقامان دیگر مددگاران یا قرضخواہان

۵۷ ۔ صاحب جج کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً کسی ایک یا زیادہ مددگاران یا قرضخواہان جنکو وہ مناسب سمجھے مقرر کرے کہ وہ اوسکی پیشگاہ مین بجز کمپنی تمام یا کسی قسم کے مددگاران یا قرضخواہان کیطرف سے کسی امر متعلقہ معاملت ساتھ کسی مددگار یا قرضخواہ یا کسی دیگر کارروائی مین یا کارروائی کی بابت جو اوسکی روبرو متعلق موقوفی کمپنی کے ہو قائم مقام کے طور پر عمل کرین اور اوسکو اختیار ہے کہ شخص یا اشخاص مجوزہ مقررہ کو موقوف کرے بصورتیکہ ایک سے زیادہ اشخاص اسطرح مقرر کئے جاوین تو وہ ایک اٹرنی یا وکیل یا مختار اپنی طرف سے مقرر کرینگے۔

مددگاران یا قرضخواہان جنکے نام مع پتہ درج کتاب نہ ہون کسی امر کے مستحق نہین کہ کارروائی مین حاضر ہون

۵۸ ۔ کوئی مددگار یا قرضخواہ مستحق نہین ہوگا کہ کسی کارروائی مین روبرو صاحب جج کے حاضر ہووے بشرطیکہ اوسنا وقتیکہ اوسنے ایک کتاب مین جو اس مطلب کے واسطے رکھی جاوے اپنا نام اور پتہ اور نام اور پتہ اپنے اٹرنی یا وکیل یا مختار کا (اگر کوئی ہو) درج کیا ہو اور جب اوسکی یا اوسکے اٹرنی یا وکیل یا مختار کے پتہ مین کوئی تبدیلی ہوئی ہو تو اپنا نیا پتہ اور اپنے نئے اٹرنی یا وکیل یا مختار کا نام اور پتہ درج نہ کیا ہو۔

اطلاعیابی مددگاران و قرضخواہان کسطرح ہونی چاہئے۔

۵۹ مددگاران و قرضخواہان پر بجز اوس صورت کے کہ جہان اطلاعیابی ذاتی مطلوب ہو اطلاعیابی اسطرح کیجاوے گی کہ اطلاعنامہ یا نقل عرضی یا سمن یا حکم یا دیگر کارروائی بسبیل ڈاک بذریعہ چٹھی رجسٹری شدہ اوسی قرضخواہ یا اوسکے اٹرنی یا وکیل یا ایجنٹ کے مطابق پتہ مندرجہ

کی بابت صدر جبکہ بالیستی مطابق قاعدہ شنکرہ بالا بہیجی جاوی یا اگر کوئی ایسا اندراج نہ کیا گیا ہو تو بصورت مدد گار اوسکی اخیر پتہ یا مقام سکونت معلومہ کے نام اور بصورت قرضخواہ بہ پتہ مندرجہ اوسکی مطابق قاعدہ ۲۰ شنکرہ صدر بہیجی جاویگی اور اطلاعنامہ مذکور یا نقل یا سمن یا حکم یا دیگر کارروائی اسطور پر متصور ہوگی کہ اوسکی تعمیل اوسوقت ہوئی جسوقت وہ بذریعہ ڈاک حسب ضابطہ پہونچ جاوی -

بروقت اختتام کارروائی منصرم سرکاری کو چاہیے کہ فرد بقایا پیش کرے

۶۰ - بروقت اختتام کارروائی موقوفی کسی کمپنی کے ایک فرد بقایا منصرم سرکاری اپنے وصولی اور ادائگی کی جسپر اوسکی تصدیق اوسکے حلف یا اقرار صالح سے ہوگی پیش کریگا منصرم سرکاری اپنا حساب اخیر داخل کرے اور بقایا بروی حساب مذکور (اگر کچہہ ہو) کی تصدیق صاحب جج کرینگی اور جب بقایاء مذکور حسب طریق محکومہ عدالت ادا ہوجاوے تو مچلکہ مذکورہ منصرم سرکاری اور اوسکی ضامنان کا کالعدم ہوجائیگا

کہ صاحب جج کو اسکی تصدیق تحریر کرنی چاہیے کہ کمپنی بالکل موقوف ہوگئی ہے

۶۱ - جب منصرم سرکاری اپنا حساب اخیر داخل کردے اور بقایا (اگر کچہہ ہو) جسکی تصدیق ہوگی ہوکہ وہ حساب مذکور پر واجب الادا ہو حسب طریق محکومہ عدالت ادا ہوجاوے تو ایک سارٹیفکٹ صاحب جج کو مرتب کرنا چاہیے کہ کمپنی کے معاملات بالکل موقوف ہوگئی ہین اور بصورتیکہ کمپنی ہنوز موقوف نہوئی ہو تو منصرم سرکاری فوراً بعد جاری سارٹیفکٹ مذکور صاحب جج کیجہت تعین اس حکم کیواسطے درخواست کریگا کہ کمپنی حکم مذکور کی تاریخ سے موقوف سمجہی جاوے

جب موقوفی مکمل ہوجاوی تو کتب و غیرہ عدالت میں داخل کیجاوینگی - نمونہ جات

۶۲ - جبکہ کارروائی موقوفی کسی کمپنی کی ختم ہوجاوی تو تمام کتب اور کاغذات اور دستاویزات از ان یا متعلقہ کمپنی اور کتاب حساب منصرم سرکاری عدالت میں داخل کیجاوینگی

۶۳ - نمونہ جات ضمیمہ بغرض استعمال حسب قواعد ہذا ایسی تغیر و تبدل کے ساتہ جیسا ہر مقدمہ مین حالات کے رو سے مناسب ہو استعمال کرنی جائین -

تشخیص خرچہ

۶۴ - جبکوئی حکم چیف کورٹ سے بسلسلہ ادائی کسی خرچہ کے صادر ہووی تو اوس حکم مین یہہ ہدایت ہوگی کہ حسب طور تشخیص اوس خرچہ کی کریں بجز اون حالات کی کہ جیسا ایک رقم بالمقطع بعوض خرچہ مشخصہ حکم مین مقرر ہوجاوی -

ضابطہ

۶۵ - عام ضابطہ عدالت کا اون مقدمات مین جنکے لئے ایکٹ متعلقہ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء یا قواعد ہذا مین کچہہ حکم نہو اور جہانتک کہ ضابطہ مذکور مناسب حال ہو اور غیر مطابق ایکٹ مذکور یا قواعد ہذا کے نہو تمام کارروائی موقوفی کمپنی پیشگاہ کسی عدالت کے متعلق ہوگا -

کس تاریخ سے ان قواعد کا عملدرآمد ہوگا -

۶۶ - ان قواعد کا عملدرآمد یکم جون ۱۸۸۸ء سے ہوگا -

سرکلر نمبر ۱۳۴ - انتظام جائداد دیوالیہ موجب ایکٹ قوانین پنجاب (دفعہ ۱۳) - ایکٹ نمبر ۲۲ ۱۸۷۲ء

قواعد مندرجہ ذیل درباره بہتر انتظام جائداد دیوالیہ ملک پنجاب کو جنکو چیف کورٹ نے حسب احکام دفعہ ۱۳ - ایکٹ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۲ء منضبط کیا ہے اور با استصواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے منظور کرلیا ہے -

عدالت کا نام

قواعد - ۱ - ہر ایک عدالت جو حسب دفعہ ۲۲ - ایکٹ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۲ء اختیارات کو استعمال کرے اوسکا نام عدالت انتظام جائداد دیوالیہ مقام ہوگا اور افسر اجلاس کرنیوالی کا نام جج عدالت مذکور ہوگا -

ضابطہ کارروائی

۲ - جو قواعد کہ متعلق ترتیب سلسلہ مقدمات دیوانی اور اونکی کارروائی کے ہیں وہی قواعد کارروائی متعلقہ جائداد دیوالیہ کے مناسب حال ہونگے اور جملہ احکام کہ نارامنی سے جو عدالت مذکورہ حسب دفعات ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۸ و ۲۹ - ایکٹ مذکور صادر کرے گی چیف کورٹ میں مطابق اوس قانون کے اپیل ہوا کریگا جسکی رو سے مقدمات دیوانی قسم

نوٹ دیکہو کتاب نمونہ جات دیوانی -

کی پہلوونکا انتظام ہوتا ہے -

درخواستہا کا چیف کورٹ مین منگوانا

۳- علاوہ اختیارات اپیل کے جو چیف کورٹ کو حاصل ہین جائز ہے کہ کسی درخواست کو جو دربارہ دیوالیہ قرار دئیے جانے کے ہو چیف کورٹ مین منگوا لیا جاوے
اور بہ نسبت انتظام جائداد مذکور عدالت موصوف مین مطابق اون قواعد کے کاروائی کیجاویگی جو ذیل مین بعد تحریر کیجاتی ہین -

درباب دیوالیہ جب خود اوسکی طرف سے درخواست گذرے

درخواست کا گذرانا

۴- درخواست سائل کی بمد التمیس لکھا گذرانی ہوگی لیکن اگر سائل عدالت کو اس امر مین مطمئن کر دیوے کہ وہ بوجہ بیماری بمد التمیس حاضر نہین
ہوسکتا تو جائز ہے کہ درخواست بذریعہ مختار جو حسب ضابطہ مقرر کیا گیا ہو پیش کیجاوے اور بعدہ ضرور ہے کہ مختار مذکور جملہ سوالات اہم متعلقہ دیوالیہ سائل کے
جواب دیوے اور سوالات مذکورہ کے متعلق اوسکا اظہار اوسی طور پر لیا جاویگا جیسے سائل کا اظہار لیا جاتا اگر وہ اصالتاً حاضر ہوتا -

مراتب جو درخواست مین درج ہونے چاہئین

۵- درخواست مین مراتب مندرجہ ذیل درج ہونگے - (۱) نام سائل بقید پیشہ و سکونت - (۲) ایک اظہار بدین مضمون کہ سائل فی الحال کوئی سبیل
ادائے اپنے قرضہ کی نہین کر سکتا یا اگر اوسکے پاس کچھہ جائداد ہے تو جو کچھہ جائداد اوسکے قبضہ مین ہے اوسکو وہ عدالت کے اختیار مین دیدیگا اور
(۳) اپنی مخلصی لیکر گرفتاری سے محفوظ ہونیکی استدعا -

فہرست ہائے دیون و جائداد

۶- درخواست کے ہمراہ فہرستہائے منسلک کیجاوینگی جنمین مفصل حال سائل کے جملہ دیون کا اور جملہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ از آن سائل کا درج ہونا چاہئے
معہ اس کے کہ جائداد مذکور اوسکے قبضہ مین ہے یا اوسکو ملنے والی ہے اور معہ اس کے کہ جائداد بذریعہ خاص اوسکے قبضہ مین ہے یا باشتراک دیگران اوسکو قبضہ ہے
ہے یا اور شخص کی جانب سے بطور امین قابض ہو معہ اون فہرستون مقامات یا اشخاص جہان یا جنکے پاس جائداد مذکور ملنے والی ہے درج ہونا چاہئے

تصدیق درخواست و فہرستہائے

۷- درخواست اور فہرستون پر سائل کے دستخط ثبت ہونگے اور عدالت کے روبرو بحلف یا اقرار صالح یا کسی اور طرح جو مطابق قانون مجریہ وقت کے ہو اوسکی تصدیق
اوسکو کرنی لازم ہے لیکن جب بلا اجازت عدالت درخواست مذکور بمعرفت کسی مختار کے حسب قاعدہ ۴ پیش ہوئی ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ مختار مذکور کو
درخواست اور فہرستون کی تصدیق کرنے کی اجازت دیوے یا خود سائل سے اونکی تصدیق کرانے کے لئے ایسی تدابیر عمل مین لاوے جو مناسب معلوم ہون -

خرچ اطلاع نامجات و دیگر مصارف ابتدائی

۸- سائل کو حکم دیا جاوے کہ وہ ہمراہ اپنی درخواست کے اوسقدر روپیہ داخل کرے جسقدر واسطے ادائے خرچ اجرائے اطلاع نامجات بنام قرضخواہان
و دیگر مصارف ابتدائی کے عدالت مکتفی سمجھے -

بر وقت دیوالیہ قرار دئیے جانے سائل کے کاروائی عدالت

۹- اس کارروائی کے بعد عدالت کو اختیار ہے کہ سائل کو دیوالیہ قرار دیوے اور اوسکی جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی نسبت باستثنائے ضروری پارچہ
پوشیدنی اوسکے اور اوسکی زوجہ و بچگان کے اور ضروری آلات اوسکے حرفہ کے قرقی کا حکم صادر کرے اور جملہ بہیات و کاغذات و وثائق و دستاویزات متعلقہ
اوسکی جائداد کے پیش ہونیکا حکم دے -

جائداد کی قرقی کسطرح ہونی چاہئے

۱۰- اگر سائل کی جائداد یا کوئی جزو جائداد مذکور حدود اراضی علاقہ عدالت کے باہر واقع ہو تو قرقی جائداد مذکور یا حصہ جائداد مذکور کی بذریعہ وارنٹ
بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر اوس ضلع کے جہان وہ جائداد واقع ہو بھیجی جاسکتی ہے وارنٹ کے ساتھہ ایک تحریر یا فہرست جائداد کی بھیجی جاتی ہے جسمین

حتی الوسع صحیح پتہ جائداد کا درج ہو۔ اور وارنٹ مذکور کی پہونچنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر کو جنکی خدمت میں وہ وارنٹ بھیجا جاویگا لازم ہے کہ فوراً جائداد مندرجہ وارنٹ مذکور کو قرق کریں اور اوسکو بقید تصفیہ و پابندی احکام اوس عدالت کے جسنے وارنٹ مذکور جاری کیا ہو معرض قرقی مین رکہیں۔

جمع ہونا قرضخواہونکا

۱۱۔ جب سب تدابیر ابتدائی عمل مین آچکین تب عدالت واسطے جمع ہونے قرضخواہون کے اور سماعت مقدمہ کے ایک دن مقرر کریگی۔ اور عدالت کو اختیار ہے کہ حسب اقتضائی رائے خود دیوالیہ کو ایک رسائی حکمنامہ بمضمون عطا کردیوے کہ دیوالیہ کو بابت قرضہ مندرجہ اوسکی فہرست کے گرفتاری یا دیگر حکمنامہ دیوانی سے محفوظ رہیگا۔ بوقت صادر کرنے حکم مندرجہ بالا کے عدالت کو یہ حکم دینا لازم ہے کہ فلان قدر وظیفہ منجملہ کسی آمدنی کے جسکا جائداد سے حاصل ہونا ممکن ہو دیوالیہ کو بوجہ اوسکی اور اوسکے وابستگان کی گذارہ کر دیا جاوے۔

قرضخواہونکو اطلاع دینی چاہیے۔

۱۲۔ تاریخ جو واسطے جمع ہونے قرضخواہان و سماعت مقدمہ کے مقرر ہوئی ہو اوسکی تعین کا اطلاعنامہ حسب ضابطہ جملہ قرضخواہان مندرجہ فہرست گذرانیدہ سائل کے نام جاری ہونا چاہیے اور بذریعہ لوکل گورنمنٹ گزٹ یا اخبارات یا کسی اور طرح پر حسب اقتضائی رائے عدالت کے سائل کے دیوالیہ قرار دیے جانیکا حال مشتہر ہونا چاہیے۔

جہوٹے بیانات یا دیانتداری اخفائے جائداد منجانب سائل کے ساتھ کسطرح عملدرآمد کرنا چاہیے۔

۱۳۔ اگر کوئی قرضخواہ یہ بات ثابت کرے کہ اپنی درخواست یا فہرستون مین جو اوس درخواست کے ساتھ دیوالیہ گذرانی ہو اوسنے اپنی جائداد کی نسبت عمداً کوئی جہوٹا بیان کیا ہے یا فریبانہ کسی جائداد کو مخفی یا منتقل کیا ہے یا اوٹہا دیا ہے یا دستبردار کسی کیا ہے یا بدمعاملگی کا مرتکب ہوا ہے تو سمجھو تب عدالت کو اختیار ہے کہ اوس حکم کو جو اوسکی محافظت کے لیے حسب قاعدہ ۱۱ صادر ہوا ہو منسوخ کردیوے اور دیوالیہ کو طلب یا گرفتار کرے اور تا جمع ہونے اوسکے قرضخواہون کے اوسکو ضمانت پر یا بصورت نہ دینے ضمانت کی حوالات مین رکہے۔

حفاظت جائداد و کاغذات

۱۴۔ جائداد متروکہ و کاغذات متعلقہ جائداد کو عدالت بتوسط اپنے افسر متعلقہ کے اوس طور پر اپنی نگرانی مین رکہیگی جیسی جائداد متروکہ بقصد اجرا ڈگری یا تمین رکہی جاتی ہے

جائداد کسطرح فروخت کیجاوے یا کسطرح اوسکا انتظام کیا جاوے

۱۵۔ جب حالات مقدمہ جسطور کہ عدالت نہایت مناسب سمجہے بمطابقت دفعہ ۲۴ ایکٹ متعلقہ قانون پنجاب بابت ۱۸۷۲ء خواہ بذریعہ اپنے کلرک و دیگر افسران کی خواہ بذریعہ تفویض داران کے جنکو عدالت مقرر کرے بموجب حکم عدالت جائداد فروخت کیجاویگی یا اوسکا انتظام کیا جائیگا۔

حساب

۱۶۔ عدالت کو چاہیے کہ وقتاً فوقتاً کلرک یا تفویضدار سے جیسی کہ صورت ہو حساب طلب کرے۔

وصول قرضہ

۱۷۔ واسطے وصول قرضہ کے جو دیوالیہ کو لوگون سے لینا ہو عدالت تدابیر کریگی اور عدالت کو اختیار ہے کہ بغرض مذکورہ بالا دیوالیہ کے نام سے مقدمات دائر کرائے

قرضخواہان فہرستونکو دیکہہ سکتے ہین۔

۱۸۔ دیوالیہ کی فہرستون کو روزمرہ عدالت کے دفتر مین قرضخواہان معاینہ کرسکینگے۔ اور کلارک یا تفویضدار کو جسے عدالت فی دعاوی کے درج رجسٹر کرنیکے لئے مقرر کیا ہو ایک رجسٹر رکہنا چاہیے۔

درخواستہا بابت اندراج دعاوی

۱۹۔ واسطے درج رجسٹر ہونے دعاوی کے جملہ درخواستین تحریری اوپر کاغذات اسٹام اوس قیمت کے ہونے چاہئین جس قیمت کا کاغذ اسٹام اوس عدالت میں سوال دینے کے لئے مقرر ہو

درباب اجتماع قرضخواہان و مخلصی دیوالیہ

دعاوی پر غور کرنا۔

۲۰۔ جو تاریخ کہ واسطے جمع ہونے قرضخواہان کے مقرر ہوئی ہو اوس تاریخ عدالت رجسٹر دعاوی پر غور کرنا شروع کریگی اگر کسی دعوی کی نسبت عذر کیا جاوے تو عدالت اوس قرضخواہ کو بابت دعوی مذکور اوس عدالت یمین نالش دائر کرنیکی ہدایت کریگی جسمین عموماً نالشات قسم مذکور سماعت کیجاتی ہین اور عدالت کو اختیار ہے کہ ایسے دعوی کے فیصلہ ہونے دینے کے لئے بسبب دیگر وجہ موجہ وقتاً فوقتاً جمع ہونا قرضخواہان کا ملتوی رکہے۔

تقسیم آمدنی

۲۱ - بلا باوجود موجودگی دعاوی غیر تصفیہ شدہ عدالت کو اختیار ہی کہ جائداد دیوالیہ کی آمدنی کو تقسیم کرنا شروع کر دیوی مگر لحاظ رہی کہ منجملہ آمدنی زر بود اوس قدر امانت رکھا جاوی جو بعوض منظور ہونے دعاوی مسطور کی اونکی بابت بقدر حصہ رسدی اونکی خرچ کی کفتنی ہو جاوی۔

انتظام مابین دیوالیہ اور اوسکی قرضخواہونکی

۲۲ - اگر کوئی انتظام مابین دیوالیہ و اوسکے قرضخواہون مین سی اکثر قرضخواہونکی حسب منشاء دفعہ ۲۰ ایکٹ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۸ء قرار پاوے تو عدالت اوس انتظام پر غور کرنیکی لیے ایک تاریخ مقرر کریگی حسب ضابطہ اطلاعنامہ مشعر تعیین تاریخ مذکور ہر ایک قرضخواہ کے نام مشتہر معرفت جاری کیا جاویگا کہ وہ حاضر ہو کر برخلاف انتظام مذکور وجہ ظاہر کر سکے۔ اگر کوئی وجہ موجہ برخلاف انتظام پورے نہ ثابت کیجاوے تو حسب منشاء دفعہ مذکور یعنی دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۸ء عدالت کو لازم ہی کہ انتظام مسطور کو اثر پذیر کرے۔

اظہار دیوالیہ

۲۳ - اگر کچھ انتظام نہووے تو عدالت اظہار دیوالیہ کا بحلف یا باقرار صالح یا مطابق قانون مجریہ وقت کسی اور طرح پر درباب بنیاد اور ماہیت اور حقیقت اوسکے قرضہ کے اور درباب اوسکے روپیہ کی نسبت تعرض مذکور لیویگی اور نسبت نیلام یا انتظام جائداد کے اور اگر کچھ گذارہ دیا جانا چاہیے تو نسبت گذارہ کے جو اوسکو منجملہ ایسی آمدنی کے عطا ہونا چاہیے جسپر وہ قابض ہو عدالت بلحاظ روئداد مقدمہ احکام صادر کریگی۔

دیوالیہ کی مخلصی کب ہو سکتا ہی

۲۴ - جب نیلام یا انتظام جائداد دیوالیہ کی تکمیل ہو جاوے تب اگر اسباب مین کوئی عذر دار نہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ حسب شرائط دفعہ ۲۴ ایکٹ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۸ء دیوالیہ کی مخلصی کا حکم دیوے۔

تعرض نسبت مخلصی دیوالیہ

۲۵ - کوئی قرضخواہ جو حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۸ء نسبت مخلصی دیوالیہ تعرض کرنا چاہے تو اوسکو لازم ہی کہ کم سے کم تین روز قبل اوس تاریخ کے جو واسطے جمع ہونے قرضخواہونکے معین ہوئی ہو اپنے ارادہ کی اطلاع بگذارش درخواست کر دیوے۔ درخواست مذکور مین بیانات مختصر صاف صاف ترتیبوار وجوہات تعرض و نام گواہان جنکو طلب کرانا منظور ہو درج ہونی چاہئیں۔

عدالت کس صورت مین دیوالیہ کی مخلصی کو نامنظور کر سکتی ہی

۲۶ - اگر قرضخواہ جو مانع مخلصی ہو اپنے تعدیہ کو ثابت کر دیوے تو عدالت مجاز ہی کہ دیوالیہ کی مخلصی کو نامنظور کرے اور اوسکی نسبت حسب دفعہ ۲۱ ایکٹ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۸ء کارروائی کرے۔

مابعد دیوالیہ قرار دئے جانے کے دیوالیہ کا اظہار

۲۷ - عدالت کو اختیار ہی کہ کسیوقت مابعد دیوالیہ قرار دئے جانیکے خواہ پہلے یا پیچھے دیوالیہ کی مخلصی سے دیوالیہ کو طلب کرے اور بحلف یا باقرار صالح یا اور طرح پر بابت اوسکی جائداد کے اوسکا اظہار لیوے۔

الزام فریب یا اخفا

۲۸ - نیز عدالت کو اختیار ہی کہ کسیوقت مابعد دیوالیہ قرار دئے جانیکے اوسکی مخلصی سے پہلے یا پیچھے کسی الزام فریب یا اخفاء جائداد کو سماعت اور فیصلہ کرے جو کسی ایسے قرضخواہ کی جانب سے پیش کیا جاوے جسکا قرضخواہ کا شخص دیوالیہ بوقت دیوالیہ قرار پانے کے مقروض ہو اور بصورتیکہ الزام مذکور ثابت ہو جاوے تو عدالت مجاز ہی کہ حسب دفعہ ۲۳ ایکٹ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۸ء برخلاف دیوالیہ عملدرآمد کرے۔

جب دیوالیہ شرائط کا ایفا نہ کرے

۲۹ - اگر بعد حصول مخلصی کے منجملہ اون شرطون کے جنسے وہ مخلصی مشروط ہو کل یا کسی شرط کا ایفاء دیوالیہ نہ کرے تو عدالت کو اختیار ہی کہ کل احکامات سابق کو جو دیوالیہ کی درخواست پر صادر ہوئے ہون یا اون مین سے کسی حکم کو منسوخ یا کالعدم کر دیوے۔

در باب دیوالیہ حسب درخواست قرضخواہ

قرضخواہ کیطرف سے درخواست کا پیش کیا جانا

۳۰۔ قرضخواہ کو لازم ہے کہ درخواست اصالتاً یا بذریعہ اپنے مختار مقبولکے یا بذریعہ وکیل جو حسب ضابطہ اوسکی طرف سے مقرر ہوا ہو پیش کرے۔

درخواست میں کیا درج ہونا چاہیے

۳۱۔ درخواست میں مراتب ذیل درج ہونگے یعنی نام سائل بقید پیشہ و سکونت۔ نام مقروض بقید پیشہ و سکونت۔ و مراتب تعداد و تعداد دعوی از مقروض اور وجوہات جنکی بنیاد پر سائل مقروض کو دیوالیہ قرار دئیے جانیکی درخواست کرے۔

درخواست کی نقل مقروض کے پاس بھیجی جاوے۔

۳۲۔ اگر عدالت کو بات کا اطمینان ہوجاوے کہ مقدمہ سائل از روی بادی النظر میں ثابت کردیا ہے تو عدالت نقل درخواست مذکور کی خاص پاس مقروض کے بھیجیگی اور اوسکے ساتھ ایک سمن اس امر سے جاری کریگی کہ مقروض معاد التعین حاضر آوے اور اس امر کا سبب بتاوے کیوں اوسکو دیوالیہ قرار نہ دیا جاوے اور عدالت کو اختیار ہے کہ اوس زمانہ میں بصورت اس اطمینان کے کہ مقروض اپنی جائداد کو علیحدہ یا مخفی کرنیکو طیار ہے حکم قرقی جائداد مقروض صادر کردیوے۔

مقروض کس صورت میں دیوالیہ قرار دیا جاسکتا ہے

۳۳۔ بصورتیکہ مقروض حاضر آوے اور سبب کے بیان کرنے میں قاصر رہے تو وہ دیوالیہ قرار دیا جاویگا اور حسب طریق معینہ قواعد مندرجہ بالا مقدمہ میں کارروائی شروع ہوگی۔

ضابطہ کارروائی جبکہ مقروض دیدہ و دانستہ غیر حاضر ہووے۔

۳۴۔ بصورتیکہ مقروض اپنی جائے سکونت معمولی پر دستیاب نہو یا تعمیل سمن سے گریز کرے یا حکمنامہ دیوانی کی پہونچ سے باہر رہے یا باہر چلا جاوے اس نیت سے کہ اوسکے قرضخواہونکا مطلب حاصل نہو یا اوس میں تاخیر واقع ہووے تو عدالت ایک اشتہار جاری کریگی اور وہ اوسکو مکان عدالت کی منظر عام پر چسپان کراویگی اور اوسکی نقل معہ نقل درخواست قرضخواہ کے اوس جگہ جہاں مقروض آخر میں سکونت پذیر تھا چسپان کرادیویگی اشتہار مذکور میں مقروض کے نام یہ حکم تحریر ہوگا کہ وہ معاد التعین ایک خاص تاریخ پر جسکا تعین اوس اشتہار میں ہونا چاہیے حاضر آوے اور تاریخ اجرائے اشتہار سے تاریخ مندرجہ بالا کا تعین مابین ایک ایسے عرصہ کے ہونا چاہیے جو ایک مہینہ سے کم نہو اور اگر مقروض تاریخ مزبور حاضر ہوئی اور سبب کے بیان کرنے میں قاصر رہے تو عدالت مجاز ہوگی کہ اوسکو دیوالیہ قرار دیوے اور اوسکی جائداد کو قرق اور نیلام کرنا شروع کردیوے۔ یا اگر عدالت کو وجہ اس امر کا باور کرنیکی ہو کہ مقروض جائداد کو علیحدہ یا مخفی کرتا ہے تو عدالت مجاز ہوگی کہ قبل از دیوالیہ قرار دینے کے اوسکی جائداد کی قرقی کا حکم صادر کرے

فہرست قیدیان مقید بہ علت قرضہ عدالت میں ماہواری بھیجی جاویگی

۳۵۔ اس لحاظ سے کہ قیدیان مقروض مدت دراز تک مقید نرہیں افسر مہتمم جیلخانہ دیوانی کو لازم ہے کہ ماہواری فہرست قیدیان کی جو بعلت قرضہ اوسکے زیر اہتمام جیلخانہ میں مقید ہوں عدالت میں بھیجا کرے بلا اطلاع اس فہرست کے عدالت ایسی کارروائی کریگی جو اوسکو مناسب معلوم ہو۔

در باب حصہ رسدی

اطلاعنامہ حصہ رسدی

۳۶۔ حصہ رسدی جو واجب الادا ہوں اونکا اطلاعنامہ مکان عدالت کی کسی منظر عام پر آویزان کیا جاویگا اور وہ اطلاع لوکل گورنمنٹ گزٹ میں یا اخبار میں یا حسب اقتضای رائے عدالت کسی اور طرح پر مشتہر کیا جاویگا۔

در باب رسوم اسٹام و حکمنامجات

اسٹامپ رسوم حکمنامجات

۳۷۔ اسٹام رسوم حکمنامجات جو اوپر کے [illegible] درخواستوں وغیرہ کے قابل ایصال ہوں جو عدالت انتظام جائداد دیوالیہ میں پیش کیے جاویں

اور جو اور ایسے محکمہ جات کہ قابل الیعال ہون جو عدالت انتظام جائداد دیوالیہ کے ذریعہ سے جاری کیجاوین اونکا انتظام کورٹ میں کیا جائیگا اور ان قواعد کو وہ سے جو چیف کورٹ نے وضع کئی ہین ہوگا۔

درباب حق الخدمت عملہ

زرکمیشن

۳۸۔ رسوم مندرجہ ذیل منجملہ جائداد دیوالیہ بابت محنتانہ عملہ جو نیلام یا انتظام جائداد میں مصروف کئی گئی ہون واجب الادا ہوگی۔

(۱) بابت جز جائداد نیلام شدہ کے ۵ روپیہ فیصدی کمیشن بشرطیکہ زر نیلام صہ ۔۔۔ سے زیادہ نہو۔

جب زر نیلام صہ سے زیادہ ہو تو صہ ۔۔۔ روپیہ پر ۵ روپیہ فیصدی کے حساب سے اور باقی کی بابت ۲ روپیہ فیصدی کے حساب سے۔

(۲) بابت جملہ رسدی یا وصول شدہ کے زرکمیشن جو ۵ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہو۔

عملہ کو کس طرح حق الخدمت دینا چاہئے

۳۹۔ زرکمیشن جو بروئے قاعدہ مندرجہ بالا وصول کیجاوے وہ بعد القیمت جمع رہیگا اور جائز ہے کہ اوس میں سے ایسے عملہ کو جسکا ضرور سمجھین نوکر رکہا گیا ہو اور [illegible]

تعداد و حق الخدمت عملہ

۴۰۔ تعداد اہلکاران و اونکی حق الخدمت اور تعداد کمیشن جو حسب قاعدہ ۔۔۔ بیوپار جانا چاہئیے مناسب طابق نوعیت و مقدار کام متعلقہ بیوپار ... جو منظوری [illegible]

درباب حساب و نمونہ جات وغیرہ

حساب کی بہی نمونہ جات وغیرہ

۴۱۔ حسب منظوری ... ان نمونہ جات کے جو استعمال میں آنی چاہئین اور اوس حساب کتاب کے جو رکہا جانا چاہئے اور ان تنقیحات کے جو بسر رشتہ انتظام ملک دیوالیہ کے بروئے ان قواعد کے ارسال کرنی چاہئین چیف کورٹ کو اختیار حاصل ہوگا۔

سرکلر نمبر ۱۳۵ حلف و اقرار صالح بموجب ایکٹ حلف ملک ہند دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء)

نمونہ جات حلف و اقرار صالح مقررہ چیف کورٹ

حسب دفعہ ۷۔ ایکٹ حلف ہند یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء حکام چیف کورٹ نے حسب ذیل نمونہ جات حلف و اقرار صالح بغرض استعمال عدالتہائی ملک پنجاب اس مراد سے معین فرمائی ہین کہ گواہان سے جنکو کسی عدالت یا شخص مجاز سے یا کسی عدالت یا شخص مجاز کے روبرو شہادت دینے کا حکم ہو لئی جاوین اور نیز ترجمان اور اہلکاران جوری سے لئی جاوین۔

دیوانی

حلف گواہ کے لئے

حلف گواہ کے لئے

جو شہادت کہ مین اس مقدمہ مین عدالتین دونگا وہ سچ ہوگی بالکل سچ ہوگی سوائے سچ کے اور کچھہ نہوگی۔ یا خدا تو میرا امین مددگار رہو۔

اقرار صالح گواہ کے لئے

اقرار صالح گواہ کے لئے

۲۔ مین باقرار صالح خدا کو حاضر و ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہون کہ جو شہادت مین اس مقدمہ مین عدالتین دونگا وہ سچ ہوگی بالکل سچ ہوگی سوائے سچ کے اور کچھہ نہوگی۔ یا خدا تو میرا امین مددگار رہو۔

حلف مترجم کے لئے

حلف مترجم کے لئے

۳۔ جو کچھہ بیان گواہ عدالت کے روبرو کریگا مین اوسکا اچھا اور درست ترجمہ کرونگا۔ یا خدا تو میرا امین مددگار رہو۔

[illegible] کورٹ سے ... قواعد بند کئے واسطے ... کو رکھے۔

اقرار صالح مترجم کے لئے

۴۔ مین باقرار صالح خدا کو حاضر و ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہون کہ جو کچھہ بیان گواہ عدالت کے روبرو کریگا مین اوسکا اچھا اور درست ترجمہ کرونگا۔

(اقرار صالح مترجم کیلئے)

فوجداری۔ حلف گواہ کے لئے اون مقدمات مین جنکی تجویز اہالیان جوری کرین

جو شہادت کہ مین عدالت اور اہالیان جوری کے روبرو متعلق اون معاملات کے دونگا جو تصفیہ طلب ابین ہماری ملکہ معظمہ اور قیدی حاضر عدالت کے ہین وہ سچ ہوگی بالکل سچ ہوگی سوائے سچ کے اور کچھہ نہوگی۔ یا خدا تو میرا اسمین مددگار رہو۔

(حلف گواہ مقدمات جوری)

حلف۔ گواہ کے لئے دیگر مقدمات فوجداری مین

۲۔ جو شہادت کہ مین اس مقدمہ مین دونگا وہ سچ ہوگی بالکل سچ ہوگی سوائے سچ کے اور کچھہ نہوگی۔ یا خدا تو میرا اسمین مددگار رہو۔

(حلف گواہ دیگر مقدمات فوجداری)

اقرار صالح گواہ کے لئے اون مقدمات مین جنکی تجویز اہالیان جوری کرین

۳۔ مین باقرار صالح خدا کو حاضر و ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہون کہ جو شہادت مین عدالت اور اہالیان جوری کے روبرو متعلق اون معاملات کے دونگا جو تصفیہ طلب ابین ہماری ملکہ معظمہ اور قیدی حاضر عدالت کے ہین وہ سچ ہوگی اور بالکل سچ ہوگی سوائے سچ کے اور کچھہ نہوگی۔

(اقرار صالح گواہ مقدمات جوری)

اقرار صالح گواہ کے لئے دیگر مقدمات فوجداری مین

۴۔ مین باقرار صالح خدا کو حاضر و ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہون کہ جو شہادت مین عدالت مین دونگا وہ سچ ہوگی بالکل سچ ہوگی سوائے سچ کے اور کچھہ نہ ہوگی

(اقرار صالح گواہ دیگر مقدمات فوجداری)

حلف مترجم کے لئے

۵۔ جو کچھہ بیان گواہ ابین ہماری ملکہ معظمہ اور قیدی حاضر عدالت کے کریگا مین اوسکا اچھا اور راست ترجمہ کرونگا یا خدا تو میرا اسمین مددگار رہو۔

(حلف مترجم مقدمات فوجداری)

اقرار صالح مترجم کے لئے

۶۔ مین باقرار صالح خدا کو حاضر و ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہون کہ جو گواہ ابین ہماری ملکہ معظمہ اور قیدی حاضر عدالت کے کریگا مین اوسکا اچھا اور درست ترجمہ کرونگا۔

(اقرار صالح مترجم مقدمات فوجداری)

حلف اہالیان جوری کے لئے

۷۔ مین بمقدمہ مابین اپنی ملکہ معظمہ اور قیدی حاضر عدالت کے اچھی اور سچی طرح سے تجویز کرونگا اور سچی رائے دونگا اور سچا فتوی شہادت کے مطابق دونگا۔

(حلف اہالیان جوری)

اقرار صالح اہالیان جوری کے لئے

۸۔ مین باقرار صالح خدا کو حاضر و ناظر سمجھکر اقرار کرتا ہون کہ مین بمقدمہ مابین اپنی ملکہ معظمہ اور قیدی حاضر عدالت کے اچھی اور سچی طرح سے تجویز کرونگا سچی رائے دونگا۔ اور سچا فتوی شہادت کے مطابق دونگا۔

(اقرار صالح اہالیان جوری کے لئے)

سرکلر نمبر ۱۳۶ - عدالتہائے ماتحت چیف کورٹ کے نگرکار آمد مسلہ رجسٹر ہائے صیغہ جوڈیشل کی تلف کرنیکے بارہ مین قواعد (دفعہ ۱۔ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۹۱۷ء)

قواعد ذیل کو جنھین محکمہ عدالت ندائی بہ موجب احکام قاعدہ ۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۸ء مرتب کیا ہی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے بجمل کیا ہی نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے منظور فرمایا ہی۔

(قواعد موجب کیے گئے)

(درخواستین منصفون کی تلف مسلے کے کام مین مصروف کرنے کی)

۲ ۔ بحوالہ قواعد مندرجہ قاعدہ دوم محکمہ چیف کورٹ کی ایسی درخواست پر جو اوکی خدمت مین کسی منصف کی خدمات کی نسبت کیجاوی جیسے مقرر کرنے پر آمادہ ہنگو درصورتیکہ یہ ثابت کیا جا سکی کہ بیکار مسلہ و رجسٹر ہائی سینہ جو ڈیشل کو تلف کرنیکے کام کی نگرانی اور طرح اچھی طرح نہین کیجا سکتی لیکن یہ خواست ضرور ہی کہ وقت مناسب پر کیجاوی اور ضرور ہی کہ اوسمین وجہ اسباب کی تحریر کیجاوی کہ کیون احکام پر منجملہ افسران متعلقہ کوئی افسر امور نہین کیجا سکتا۔ اخیر شرط بوجہ یون تو لہ کہ لابدی ہی جنکو مدعو تو نقصان کرائیخدمت رہنیکی کا انتظام ہو ہی

(تلف کرنیکا کام ہرسال ہوا چاہیے)

۳ ۔ نیز یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بہ لحاظ بہت ضروریات سی ہی کہ ہر ماہ ستمبر مین تلف کرنیکا کام باقاعدہ ہوا کری۔

عدالتہائی ماتحت چیف کورٹ کی غیر کارآمد مسلہ و رجسٹر ہائی سینہ جو ڈیشل کے تلف کرنیکی بارہ مین قواعد

مراتب عام

(غیر کارآمد مسلہ اور رجسٹر ہرسال ماہ ستمبر مین تلف کیے جاوین کاغذات کو تلف کرنیکا طریقہ جو علیحدہ کیے جاوین)

اول ۔ تمام مسلہ و رجسٹر ہائی سینہ جو ڈیشل جو بوجہ انقضائی ایک سال کے بروئی قواعد ذیل قابل تلف کے ہون وہ ہر سال ماہ ستمبر مین تلف کیے جاوینگے

دوم ۔ مسلہ و رجسٹر ہائی مذکور کے تلف کرنیکی کارروائی بہ نگرانی ایک عہدہ دار افسر کی جو منصف کے درجہ سے کم نہ ہوگی اور کاغذ کو بعد ٹکڑے ٹکڑے اور پانی مین بھگونے کی ذریعہ عمل مین آویگی اور اوس امر کی احتیاط رکھی جاویگی کہ کل اسٹام کورٹ فیس حسب ضابطہ ردی ہو چکی ہین ۔ ایسکی بعد کاغذ صاحب سپرنٹنڈنٹ نزدیکتر جیلخانہ ضلع کے پاس بھیجدیا جاویگا جو اوسی بازاری قیمت پر خرید لینگے اور بل محررہ دفتر فروخت کو بانضباط اوسپر دستخط منظوری ثبت کرنیکے بعد اس غرض سی واپس کر دینگے کہ صاحب اکونٹنٹ جنرل کی خدمت مین مرسل کیا جاوی ۔ صاحب موصوف حساب سرکاری مین رقم مذکور کو ریکارڈ اور فس فنڈ مین جمع کر دینگی۔

نوٹ ۔ کوئی منصف چیف کورٹ کی سابق منظوری کی بغیر کسی محکمہ ضلع کے مسلہ و رجسٹر ہائی کے سالانہ تلف کرنیکی کام پر نگرانی کرنی مقرر نہین کیا جاویگا ۔ اجازت قسم مذکور کی لئے بوساطت صاحب جج قسمت اسی وقت درخواست پیش ہونی چاہیے کہ تعطیلات ماہ ستمبر کے شروع ہونے سی پہلے احکام صادر کیے جا سکین ۔ اور درخواست مذکورہ صرف اوس صورت مین منظور کیجاویگی جبکہ حسب اطمینان عدالت یہ ثابت کیا جا سکے کہ اوس کام کرنیکو کوئی اور عہدہ دار مناسب دستیاب نہین ہو سکتا۔

مسلہ

(بستہ ہائی)

سوئم ۔ تمام مسلہ دیوانی و فوجداری بستہ الف و بستہ ب مین علیحدہ علیحدہ مرتب کی جاوینگی۔

(ترتیب مسلہ دیوانی)

چہارم ۔ مسلہ دیوانی کی صورت مین بستہ الف مشتمل کاغذات ذیل ہوگی۔

(الف) مقدمات ابتدائی مین جنھین سوائے عدالت مقدمات خفیفہ کی کسی عدالت نے سماعت کیا ہو ۔ یہ کاغذات ہونگے۔

۱۔ انڈکس کاغذات
۲۔ فرد حکم یا تاریخوار خلاصہ احکام۔
۳۔ عرضی دعویٰ مع فہرست کے جو اسکے ساتھ منسلک ہو اور تمام دستاویزات اصل یا نقل جو عرضی دعویٰ کے ساتھ داخل کی گئی ہوں۔
نوٹ۔ مقدمات متفرق میں سوال یا درخواست تحریری اوس فریق کے جس نے عدالت میں اول تحریک کی ہو بجائے عرضی دعویٰ کے سمجھی جاویگی
۴۔ تحریری بیانات و عذرات فریقین
۵۔ درخواستہائے اختتامی غیر متعلقہ مع احکام عدالت جو اوس پر صادر کیے جاویں
۶۔ یادداشت امور تنقیح طلب امور تنقیح طلب مزید کی (اگر کوئی ہوں)
۷۔ کل اظہارات گواہان۔
۸۔ تمام دستاویزات جو بہنگام تجویز بطور شہادت فریقین مدالتیں لی گئی ہوں
۹۔ احکام تقرر اہل کمیشن۔ کارروائی بروئے احکام مذکورہ و رپورٹہائے اہل کمیشن۔
۱۰۔ رپورٹہائے مرسلہ محکمہ محافظ دفتر
۱۱۔ درخواستہائے تقرر ثالثان۔ احکام تقرر ثالثی فیصلہ ثالثان یا دیگر قطعی جواب ثالثان مع کارروائی و اظہارات و دستاویزات مرسلہ ثالثان و درخواست منسوخی فیصلہ مذکور (اگر گذرانی گئی ہو) مع احکام عدالت۔
۱۲۔ بازدعاوی۔ صلحنامجات یا اقبال دعوی۔
۱۳۔ احکام گرفتاری یا قرقی قبل فیصلہ مع تمام کاغذات متعلقہ۔
۱۴۔ فیصلہ یا دیگر حکم اخیر۔
۱۵۔ فرد ڈگری۔
۱۶۔ جلد افرادیاد داشت دستخطی حاکم۔
۱۷۔ درخواستہائے نظرثانی فیصلہ مع حکم عدالت۔
۱۸۔ فیصلجات و ڈگریات عدالتہائے اپیل (اگر کوئی ہوں)
۱۹۔ تمام احکام جو کارروائی اجرائے ڈگری میں صادر ہوں مع تمام درخواستہائے و عذرداریہائے و حکمنامجات تعمیل شدہ و اطلاعنامجات و رپورٹہائے و جوابات متعلقہ۔
۲۰۔ تمام رسیدات و اقرارات مشمولہ کارروائی اجرائے ڈگری۔

(ب) مقدمات مسموعہ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ میں یہہ کاغذات ہونگے۔

۱۔ انڈکس کاغذات۔
۲۔ فرد حکم یا تاریخوار خلاصہ احکام۔
۳۔ عرضی دعوے مع کاغذات منسلکہ۔
۴۔ کوئی دعوی بالمقابل جو مدعاعلیہ نے بمقابلہ دعوی مدعی کیا ہو۔
۵۔ کل دستاویزات جو بہنگام تجویز بطور شہادت مابین فریقین مع تمیز لیگئی ہوں
۶۔ کوئی فیصلہ ثالثان یا بازدعوی یا راضینامہ یا اقبال دعوی۔
۷۔ فیصلہ یا دیگر حکم اخیر۔
۸۔ فرد ڈگری
۹۔ جلد یادداشت ہائے دستخطی حاکم۔
۱۰۔ کوئی درخواست نظرثانی فیصلہ یا درخواست تجویز جدید حسب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۱۱ ۱۸۸۷ء جو گذرانی گئی ہو مع حکم عدالت۔
۱۱۔ کوئی حکم جو چیف کورٹ نے بحیثیت عدالت استصواب یا نگرانی صادر کیا ہو
۱۲۔ کل احکام جو کارروائی اجرائے ڈگری میں صادر ہوں مع تمام درخواستہائے و حکمنامجات تعمیل شدہ و اطلاعنامجات و رپورٹہائے و جوابات متعلقہ۔
۱۳۔ تمام رسیدات و اقرارات جو کارروائی اجرائے ڈگری میں داخل کیے جاویں۔

(ج) مقدمات اپیل میں یہہ کاغذات ہونگے۔

۱۔ انڈکس کاغذات۔
۲۔ فرد حکم۔ یا تاریخوار خلاصہ احکام۔
۳۔ درخواست اپیل۔
۴۔ نقول فیصلجات و ڈگریات عدالتہائے ماتحت
۵۔ کوئی عذرات بالمقابل جو رسپانڈنٹ نے حسب دفعہ ۵۶۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی داخل کیے ہوں۔
۶۔ امور تنقیح طلب جو عدالت اپیل نے واسطے تجویز کے بھیجے ہوں مع شہادت و نتیجہ دیگر امور مذکورہ۔
۷۔ کارروائی اہل کمیشن جو بموجب حکم کیجائے و رپورٹ ہائے اہل کمیشن۔
۸۔ کوئی شہادت مزید زبانی یا تحریری جو عدالت اپیل نے حسب دفعہ ۵۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی لی ہو۔
۹۔ درخواستہائے بعدالت اپیل بابت تقرری ثالثان حکم تقرری ثالثان فیصلہ ثالثان یا دیگر قطعی جواب ثالثان مع کارروائی و اظہارات و دستاویزات مرسلہ ثالثان اور کوئی درخواست منسوخی فیصلہ ثالثان جو گذرانی گئی ہو مع احکام عدالت۔
۱۰۔ بازدعاوی یا صلحنامجات یا اقبال دعوے۔
۱۱۔ فیصلہ یا دیگر حکم اخیر۔
۱۲۔ فرد ڈگری عدالت اپیل۔
۱۳۔ جلد یادداشت ہائے دستخطی حاکم
۱۴۔ درخواست ہائے نظرثانی فیصلہ مع حکم عدالت
۱۵۔ کوئی فیصلہ ڈگری اعلی عدالت اپیل

مثل ب میں وہ تمام کاغذات شامل ہونگے جو مثل الف میں شامل نہیں ہیں۔

ترتیب مسلہ فوجداری

پنجم مسلہ فوجداری کی صورت مین نتھی الف مشتمل بر کاغذات ذیل ہوگی ۔

(الف) مقدمات ابتدائی مجوزہ عدالت ہاے سشن مین یہہ کاغذات ہونگے ۔

۱ - انڈکس کاغذات ۔
۲ - فرد حکم یا تاریخوار خلاصہ احکام ۔
۳ - الزام ابتدائی و مہر صاحب سشن جج ۔
۴ - تمام اظہارات گواہان و بیانات اشخاص ملزم و اون اظہارات و بیانات کے جو مسل مجسٹریٹ تفویض کنندہ سے منتقل ہوکر آئے ہون
۵ - کل شہادت تحریری ۔
۶ - حکم اخیر ۔
۷ - تجویز اسیسران یا فتوی اہل جوری ۔
۸ - جملہ یادداشت ہاے دستخطی حاکم ۔
۹ - فیصلہ عدالت اپیل (اگر کوئی ہو)
۱۰ - کوئی حکم صادرہ چیف کورٹ بحیثیت عدالت استصواب یا نگرانی
۱۱ - وہ وارنٹ جو بعد تعمیل حکم سزا واپس ہوئے ہون ۔
۱۲ کل کارروائی متعلقہ ایصال جرمانہ ۔

(ب) تحقیقات و تجاویز مجسٹریٹی مین یہہ کاغذات ہونگے

۱ - انڈکس کاغذات ۔
۲ - فرد حکم یا تاریخوار خلاصہ احکام
۳ - اخیر رپورٹ پولیس (چالان) یا عرضی استغاثہ ۔
۴ - جملہ اظہارات گواہان و بیانات اشخاص ملزم ۔
۵ - کل شہادت تحریری ۔
۶ - فرد قرار داد جرم بموجب ضابطہ فرد قرار داد جرم مرتب ہو ۔
۷ - حکم اخیر عدالت ۔
۸ - جملہ یادداشت ہاے دستخطی صاحب مجسٹریٹ ۔
۹ - حکم صاحب سشن جج کا اون مقدمات مین جو حسب دفعہ ۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے منظوری کی ارسال کئے گئے ہون ۔
۱۰ - فیصلہ عدالت اپیل (اگر کوئی ہو)
۱۱ - فیصلہ چیف کورٹ بصیغہ نگرانی (اگر کوئی ہو)
۱۲ - وارنٹ جو بعد تعمیل حکم سزا واپس ہوئے ہون ۔
۱۳ - کارروائی متعلقہ ایصال جرمانہ ۔
۱۴ مچلکہ یا نیک چلنی جو حسب دفعہ ۱۰ الجموعہ ضابطہ فوجداری لیا گیا ہو

(ج) مقدمات اپیل مین یہہ کاغذات ہونگے ۔

۱ - انڈکس کاغذات ۔
۲ - فرد حکم یا تاریخوار خلاصہ احکام ۔
۳ - درخواست اپیل ۔
۴ - نقل فیصلہ عدالت ماتحت
۵ - کوئی شہادت مزید جو حسب دفعہ ۴۲۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری لی گئی ہو
۶ - حکم اخیر عدالت ۔
۷ - جملہ یادداشت ہاے دستخطی صاحب جج ۔

نتھی ب مین وہ تمام کاغذات ہونگے جو نتھی الف مین شامل نہین ہین

مسلہ جو علی الدوام قائم رکھی جاوینگی ۔

ششم مسلہ ذیل علی الدوام قائم رکھی جاوینگے

۱ - نتھی الف کل مقدمات ابتدائی و اپیل کے جو حسب تصریح دفعہ ۴ ضمن ۵ - ایکٹ ۱۸۸۴ء جائداد غیر منقولہ کے استحقاق کے متعلق ہون

نوٹ ۔ نالشات بقایا لگان یا حصہ پیداوار سے درحالیکہ تنازعہ نسبت استحقاق کی نہو بلکہ صرف تعداد کا تنازعہ ہو ضمن ۵ - سے متعلق ہوگا ۔

۲ - نتھی الف کل ایسے مقدمات ابتدائی و اپیل کے جو کسی منصب کے دراثنا یا نیابت کو اثبات یا ممنوع کرنے یا کسی اور طرح پر کسی شخص کا منصب تجویز کرنے کے باب مین ہوا اور نتھی الف کل ایسے مقدمات ابتدائی و اپیل کے جو امانت ہا ئی یا وقف ہاے مذہبی سے متعلق ہون ۔

۳ - مسلہ قرقی و نیلام و حوالگی جائداد غیر منقولہ بصیغہ اجراے ڈگری معہ جملہ عذرات و کارروائی و احکام جو اون عذرداریون پر ہون ۔

۴ - نتھی الف اون کارروائیون کی جو حسب دفعہ ۷ و ۸ ریگولیشن ۱۷ ۱۸۲۷ء کیجاوین ۔

۵ - نتھی الف اون کارروائیون کی جو حسب ایکٹ ۱۴ ۱۸۴۸ء و ایکٹ ۳۵ ۱۸۵۸ء و ایکٹ ۴ ۱۸۷۲ء ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۶ء و ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ء ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء کیجاوین اور اون کل مقدمات کی جو جائداد غیر وصیتی کی حفاظت و علیحدگی سے متعلق ہون ۔

۶ - نتھی الف اون کارروائیون کی جو بموجب ایکٹ طلاق مجریہ ہند نمبر ۴ ۱۸۶۹ء کیجاوین ۔

۷ - مسلہ متعلق علیحدگی اوس جائداد غیر منقولہ کے جو سرکار نے حسب دفعہ ۱۲ مجموعہ تعزیرات ہند ضبط کی ہو ۔

۸ - وہ خط و کتابت جو کہ محکمہ جات سے دربارہ معاملات متعلقہ انفصال گستری ہوئی ہو معہ رپورٹہاے سالانہ و نقشجات منسلکہ رپورٹہاے مذکور ۔ مگر شرط یہہ ہے کہ محکمہ جات کے اعلی حکام منظوری سابقہ صاحب جج قسمت تین سال کے بعد ایسی خط و کتابت کی تلف کرنیکا حکم دیگر ہین جو محض ضابطہ کی یا چند روزہ قسم کی ہو اور حکام موصوف قبل صدار حکم ہر ایک کاغذ کی نسبت جسکی تلف کرنیکا حکم دیا جاوے اسبارہ مین اپنا اطمینان کرلیوین کہ اوسکا قائم رکھنا آئندہ کو ضروری نہین ہے ۔

نوٹ - ضرور ہے کہ ایک فہرست کل ایسے کاغذات کی تیار کیجاوے جنکو حسب ضمن ہذا تلف کرنیکی تجویز ہو اور بصورت محکمہ ماتحت وہ فہرست صاحب قسمت مین واسطے منظوری کے ارسال کیجائے گی یہہ فہرست علی الدوام قائم رکھی جاویگی ۔

مسلہ جو پچاس سال تک قائم رکھی جاوینگی ۔

ہفتم - مسلہ ذیل پچاس سال تک قائم رکھی جاوینگی اور بعد ازان تلف کیجاوینگی ۔

۱ - مسلہ عدالتہاے انتظام جائداد لوارثین جنہین حسب دفعہ ۲۲ - ایکٹ قوانین پنجاب مجریہ ۱۸۷۲ء اختیار سماعت حاصل ہو ۔

۲ - نتھی الف ایسے مقدمات کے جو جرائم مستلزم دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کسی جرم سے جسکی اطلاع کا ہر ایک شخص پر دینا فرض ہے متعلق ہون اور جنمین مشتبہ اشخاص مین سے کوئی شخص گرفتاری سے بچ گیا ہو ۔ مگر شرط یہہ ہے کہ جب کبھی معلوم ہو کہ وہ شخص یا اشخاص مجرم جنکی بابت مسلہ مذکور رکھی گئی ہون مرگئے ہین تو وہ مسلہ تلف کیجا سکتی ہین ۔

۳- نتھی الف مقدمات فوجداری کی جن مین جرم مرتکبہ کی سزا موت ہوا اور یہہ معلوم نہ ہو کہ مجرم کون ہے۔

نوٹ - مسلہ مندرجہ منشا نمبر ۲ و ۳ جب وہ وقت آجاوے کہ وہ معمولی حالات مین قابل تلف کئے جانیکے ہو جاوین تو علیحدہ بستہ مقدمات مجرمان نامعلوم مین رکھی جاوینگی۔

۴- نتھی الف مقدمات فوجداری کی جنمین شخص مجنون متعلق ہو بجز اوس صورت کے کہ شخص مذکور کی نسبت ابد مین تجویز ہو یا وہ مر جاوے۔

مسلہ جو بیس سال تک قایم رکھی جاوینگی۔

ہشتم - مسلہ ذیل ۲۰ سال تک قایم رکھی جاوینگی اور پھر تلف کر دیجاوینگی بجز اوس صورت کے کہ اونکا قایم رکھنا وجوہ خاص مندرجہ ذیل مین سے کسی وجہ سے ضروری ہو۔

۱- نتھی الف مقدمات سشن کی۔ مگر شرط یہہ ہے کہ اگر حکم سزا کی پوری تعمیل نہوئی ہو تو مثل تا واپسی وارنٹ قایم رکھی جاویگی اور پھر تلف کیجاویگی۔

۲- اون مقدمات کی فرد قرارداد جرم و تجویز و حکم سزا کہ جن مین ثبوت جرم ایسے جرم کی بابت ہوا ہو جسکی نسبت ثبوت جرم سابق یا مابعد پر سخت تر سزا کا حکم ہو۔

۳- نتھی الف اون مقدمات کی جنمین کسی عہدہ دار سرکاری کی نسبت تجویز ہوئی ہو خواہ نتیجہ اوس مقدمہ کا کچھ ہی ہوا ہو۔

مسلہ جو بارہ برس تک قایم رکھی جاوینگی۔

نہم - مسلہ ذیل بارہ سال تک قایم رکھی جاوینگی اور لبعد ازان تلف کیجاوینگی۔

۱- نتھی الف مقدمات حسب باب ۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری جنمین گذارہ دلایا گیا ہو۔

۲- کارروائی مقدمات دیوالیہ حسب باب ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

مسلہ جو چھہ سال تک قایم رکھی جاوینگی۔

دہم - مسلہ ذیل چھہ سال تک قایم رکھی جاوینگی اور پھر تلف کیجاوینگی بجز اوس صورت کے کہ اونکا رکھنا وجوہات خاص مندرجہ ذیل مین سے کسی وجہ کی رو سے ضرور ہو۔

۱- نتھی الف تمام مقدمات دیوانی ابتدائی و اپیل کی باستثنائے اون مقدمات ابتدائی و اپیل کی جو قاعدہ ہشتم کی ذیل مین آوین الا شرط یہہ ہے کہ اگر ڈگری کا اجرائے پوری طور پر نہوا ہو یا وہ نا قابل اجرائے مزید ہو گئی ہو تو نتھی الف اوس وقت تک قایم رکھی جاتی ہے جبکہ ڈگری کا پورا اجرائے ہو جاوے یا وہ نا قابل اجرائے مزید ہو جاوے۔

نوٹ - ایک یادداشت کل ایسے مقدمات کی جو محکمہ جات ضلع مین ہو جنکی نتھی الف تلف کیجاوین فہرست مقدمات شمولہ بستہ دہی مین تحریر کیجاویگی۔

۲- نتھی الف اون مقدمات کی جنمین صاحب مجسٹریٹ ضلع نے حسب دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری تجویز کیا ہو اور جنمین اوسنے اوس سزا سے زیادہ سزا دی ہو جو صاحب مجسٹریٹ درجہ اول صادر کر سکتا ہے۔ مگر شرط یہہ ہے کہ اگر حکم سزا کی پوری تعمیل نہیں ہوئی ہے تو مسل تا واپسی وارنٹ قایم رکھی جاوے اور بروقت واپسی وارنٹ تلف کیجاوے۔

۳- مسلہ متعلقہ ایصال جرمانہ آئے مجوزہ عدالتہائے فوجداری۔

مسلہ جو تین سال تک قایم رکھی جاوینگی۔

یازدہم - مسلہ ذیل تین سال تک قایم رکھی جاوینگی اور پھر تلف کر دی جاوینگی۔

۱- مسلہ مقدمات فوجداری جنکی تجویز و تحقیقات صاحبان مجسٹریٹ نے کی ہو اور جنکی نسبت ان قواعد مین اور طرح پر حکم نہو۔

۲- نتھی الف اون اپیلون کی جو بنا بر احکام صاحبان مجسٹریٹ گذرین۔

۳- کل خط و کتابت ابین صاحب مجسٹریٹ ضلع و صاحب جج ضلع و عدالتہائے ماتحت و دیگر کاغذات نقشجات مرتبہ باوقات معینہ ریپورٹ ہائے کارروائی ہائے درخواستہائے وغیرہ جنکی نسبت صریح حکم قواعد ہذا مین نہو۔ مگر شرط یہہ ہے کہ دربارہ اون مسلہ کی جو اس حصہ کے ذیل مین آوین اہل حکام محکمہ جات کو اپنا استصواب رائے اون ریپورٹہائے و جوابات و کارروائی ہائے کے قایم رکھنے مین کام مین لانا چاہیے جنکی آیندہ مفید ہونیکا احتمال ہو اسطور پر کہ ازانجا نتیجہ کسی تحقیقات یا کیفیت کا یا رائے افسران تجربہ کار کی معاملات متعلقہ انصاف تشریحا عام کی نسبت درج ہو۔

مسلہ جو ایکسال تک رکھی جاوینگی۔

دوازدہم - مسلہ ذیل ایکسال تک قایم رکھی جاوینگی اور پھر تلف کر دیجاوینگی۔

۱- نتھی ب کل دیوانی و فوجداری مقدمات ابتدائی و اپیل کے۔

نوٹ - ہر ایک کاغذ کی معاوضہ جو اس ضمن کی بموجب تلف کیا جاوے انڈکس کاغذات نتھی الف پر ایک یادداشت تحریر ہونی چاہیے۔ یادداشت مذکور وہ اہلکار تحریر کر سکتا ہے جو کاغذات کو فی الواقع تلف کرے مگر افسر نگران حال کو جو حسب قاعدہ دہم مقرر کیا گیا ہو اس امر مین کہ یادداشت مذکور حسب ضابطہ تحریر کی گئی ہے اپنا اطمینان کرنیکے تئین مناسب تدابیر اسطور پر کرنی چاہیں جسطرح قیاسا وہ اپنا اطمینان اسبارہ مین کرتا ہے کہ اونکا ماتحتون نے دیگر احکام قواعد کی تعمیل باضابطہ کی ہے۔

۲- کارروائی دیگر عدالتہائے محکمہ جات مثل ترسیل اطلاعنامجات - اشتہارات و طلبی مسلہ وغیرہ۔

میعاد کیونکر شمار کیجاوے

سیزدہم - میعاد ہائے مندرجہ بالا سوائے مقدمات ذیل کی تاریخ حکم اخیر عدالت ابتدائی کے یا بعد منظوری اپیل تاریخ فیصلہ اپیل سے شمار ہوگی - مقدمات حسب باب ۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین جنمین گذارہ دلایا جاوے میعاد اوس اخیر حکم کی تاریخ سے شمار ہوگی جو عطیہ گذارہ کی نفاذ کی

بابت صادر ہوا ہو یکارروائی مقدمات دیوالیہ حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی مین میعاد عدالت کی اوس حکم سے شروع ہوگی جسکی روسے دیوالیہ کو فہرست ادسی قرضہ درج فہرست شدہ سے آیندہ کی لئے بری کیا جاوے۔ کارروائی مقدمات دیوالیہ مین جب ایکٹ ہم ۱۹۰۹ کی لگایا جاوے میعاد حکم بریت کی تاریخ سے شمار ہوگی

اسلیف شدہ کی یادداشت تحریر کیجاوے

چہاردہم۔ ایک یادداشت ہر مسل کی جو بروئے قواعد بالا تلف کیجاوے اوس کی تلف کرنیکے وقت اوس رجسٹر مین جسمین وہ درج ہو تحریر کیجاویگی اوسپر ایک افسر ذمہ وار کے دستخط ثبت ہونگے۔

غیر سرکاری دستاویزات جسکا کو ہر تلف کیا جاوے

پانزدہم۔ قبل تلف کرنے ہتی الف کسی کارروائی میسنہ جوڈیشل کی احتیاط رکہنی چاہئے کہ مسل سے وہ تمام دستاویزات علیحدہ کر کے الگ کردی جاوین جو غیر سرکاری اشخاص کی یا گورنمنٹ کی بحیثیت فریق مقدمہ ہون اور جو اوس مقدمہ مین جسمین وہ پیش ہوئی ہون بذریعہ ڈگری منسوخ نہ ہوئی ہوں یا ضبط نہ ہوئی ہون۔ یہہ دستاویزات قائم رکہی جاوینگی اور اونہین ایک علیحدہ بنڈل مین باندہ دیا جاویگا اور جب کبہی ممکن ہوا اوس کی اطلاع اون اشخاص کو دیجاویگی جنہون نے اونہین عدالت مین پیش کیا ہو اور ان اشخاص کو حکم دیا جاویگا کہ وہ اونہین تاریخ اطلاع سے چہہ ماہ کے اندر واپس لیلیوین۔ اشخاص مذکور کو اس امر سے بہی متنبہ کیا جاوے کہ دستاویزات مذکور اونکی جوکہون پر رکہی جاوینگی اور یہہ کہ عدالت کسیطرح کی ذمہ داری نہین اوٹہائیگی۔ نقول اس اطلاع کی صاحب ڈپٹی کمشنر یا حاکم عدالت مجوز مقدمہ کی مکان عدالت کی کسی نمایان مقام پر یا اگر عدالت مجوز نہ ہو تو کسی دیگر عدالت یا عدالتہائے کی نمایان مقام پر لگائی جاوینگی جنہین بجائے عدالت مذکور اختیار سماعت حاصل ہو۔ ضرور ہے کہ اعلی حکام محکمہ جات ان دستاویز کی تحویل کی لئے سب سے بہتر انتظامات جو حالات موجودہ کی روسے ممکن ہوں عمل مین لاوین محکمہ جات ضلع مین یہہ غالباً نہایت سہولیت کا باعث ہوگا کہ دستاویزات مذکور جس دیہہ کے لبستہ مین رکہی جانی چاہئین رکہی جاوین۔

رجسٹرہائے

رجسٹرہائے جو بعد بارہ سال کے تلف کئے جانے چاہئین

شانزدہم۔ جوڈیشل رجسٹرہائے ذیل تاریخ اندراج اخیر سے بارہ سال تک رکہی جاوینگی اور بعدہٗ تلف کردی جاوینگی۔

رجسٹر دیوانی - نمبر۴ - نمبر۱۴

رجسٹر فوجداری - نمبر۱ - نمبر۳ - نمبر۴ - نمبر۱۷ -

رجسٹرہائے جو بعد چہہ سال کے تلف کئے جانے چاہئین

ہفدہم۔ جوڈیشل رجسٹرہائے ذیل تاریخ اندراج اخیر سے چہہ سال تک رکہی جاوینگی اور بعدہٗ تلف کردی جاوینگی۔

رجسٹر دیوانی نمبر۱۶ نمبر۱۸ نمبر۱۹ نمبر۲۲

رجسٹر فوجداری نمبر۱۶ نمبر۱۸ -

رجسٹر دیوانی و فوجداری نمبر (ج) نمبر (د)

رجسٹر جو بعد تین سال کے تلف کئے جاوین

ہیژدہم۔ جوڈیشل رجسٹرہائے تاریخ اندراج اخیر سے تین سال تک رکہی جاوینگی اور بعدہٗ تلف کردی جاوینگی۔

رجسٹر دیوانی نمبر۷ نمبر۸ نمبر۹ نمبر۱۲ نمبر۱۷ نمبر۲۳ نمبر۲۴ نمبر۲۵ -

رجسٹر فوجداری نمبر۵ نمبر۷ - نمبر۱۳ نمبر۱۴ نمبر۱۵ نمبر۱۹ -

رجسٹر دیوانی و فوجداری - نمبر ہ - و - ز - ح -

کوئی دیگر رجسٹر جوڈیشل تلف نہ کیا جاوے

نوزدہم۔ کوئی رجسٹر جوڈیشل سوائے اون رجسٹرون کے تلف نہ کیا جاویگا جنکی نسبت اوپر ہدایت درج ہوئی ہے۔

باب پنجم

قواعد واحکام متعلقہ چیف کورٹ

سرکلر نمبر ۱۳۷۶ - قواعد مرتبہ چیف کورٹ حسب ضمنی دفعہ (۱) دفعہ ۸ - ایکٹ عدالتہائی پنجاب نمبر ۱۸ ۱۸۸۴ء جنمین یہہ حکم ہے کہ ایک یا زیادہ حکام اختیارات چیف کورٹ کا استعمال کرین

اول - اختیار سماعت فوجداری

(الف) ابتدائی

۱ - چیف کورٹ کے معمولی فوجداری اختیار سماعت ابتدائی حسب دفعہ ۷ - ایکٹ عدالتہائی پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء اور غیر معمولی فوجداری اختیار سماعت ابتدائی حسب دفعہ ۴۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کو واحد حاکم چیف کورٹ استعمال کرسکیگا اور اختیارات مذکور کو واحد حاکم عموماً استعمال کریگا -

۲ - معمولی اختیار سماعت مذکور کو صاحب جج بیرسٹر جو اوسوقت حسب دفعہ ۳ - ایکٹ عدالتہائی پنجاب مقرر ہو عموماً استعمال کریگا - اور غیر معمولی اختیار سماعت کو وہ صاحب جج استعمال کریگا جسکو اوسوقت کا صاحب جج اعلی ہر ایک مقدمہ مین تجویز کرے -

۳ - ہر تجویز جو باستعمال فوجداری اختیار سماعت ابتدائی کیجاوے دو یا زیادہ صاحبان جج کے روبرو کیجاویگی جبکہ اوسوقت کا صاحب جج اعلی اور ایک اور صاحب جج اس مضمون کے تحریری حکم کے ذریعہ ہدایت کا حکم دین مگر شرط یہہ ہے کہ بصورت اوس تجویز کے جو باستعمال معمولی اختیار سماعت کیجاوے اون صاحبان جج مین سے جو حکم مذکور صادر کرین ایک صاحب جج اوسوقت کا صاحب جج بیرسٹر ہوگا -

۴ - اون تجاویز مین جو بموجب قاعدہ ماسبق اجلاس کے روبرو جسمین دو یا زیادہ صاحبان جج شامل ہون - اجلاس مذکور کا اعلی حسب جج اجلاس کریگا اور عدالت کیطرف سے اہالیان جوری کو یا اسیسران کو مقدمہ کا خلاصہ سنادیگا بجز اوس صورت کے کہ صاحبان جج موصوف کسی اور طرح پر انتظام کرین

(ب) اختیار سماعت صیغہ اپیل وصیغہ نگرانی

۵ - بپابندی شرط متعلقہ ضمنی دفعہ (۱) دفعہ ۸ - ایکٹ عدالتہائی پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء اور بجز اوس صورت کے کہ کسی قانون نافذ الوقت مین اور قواعد ہذا مین کسی اور نہج پر حکم ہو اختیار سماعت چیف کورٹ بحیثیت عدالت اپیل فوجداری یا عدالت فوجداری نگرانی کو واحد صاحب جج استعمال کرسکیگا اور وہ عموماً استعمال کریگا -

۶ - کوئی حکم کسی شخص مجرم ثابت شدہ کے ضمانت پر رہا کئے جانیکا کم از کم دو صاحبان جج کے اتفاق رائے کے سوا صادر نہین کیا جاویگا -

۷ - واحد صاحب جج کسی مقدمہ کی نسبت جو اوسکے روبرو بغرض استعمال چیف کورٹ کے اختیار سماعت صیغہ اپیل یا صیغہ نگرانی کے پیش ہو اوس اختیار کا استعمال کرسکتا ہے جو از روے دفعہ ۴۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری حاصل ہے -

(ج) مراتب عام

۸ ۔ عرائض و درخواستہائے متفرق متعلق استعمال فوجداری اختیار سماعت چیف کورٹ کو بجز اوس صورت کے کہ کسی قانون نافذ الوقت میں اور قواعد ہذا میں کسی آؤر نہج پر حکم ہو واحد صاحب جج سماعت کریگا اور فیصل کرسکتا ہے۔ اور اگر عرضی یا درخواست مذکور معمولی اختیار سماعت کے استعمال سے متعلق ہو تو وہ عموماً اوس وقت کے صاحب جج بیرسٹر کے روبرو پیش کیجاویگی۔

۹ واحد صاحب جج کسی عرضی یا درخواست یا کارروائی کو جو اوسکے روبرو جبکہ وہ باستعمال فوجداری اختیار سماعت چیف کورٹ اجلاس کرتا ہو پیش ہو بذریعہ ایک حکم کے دو صاحبان جج کے اجلاس بنچ میں بغرض سماعت مرسل کرسکتا ہے۔

۱۰ ہٹالینے کا اختیار جو از روئے دفعہ ۲۶ ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری عطا کیا گیا ہے بجز اوس اجلاس بنچ کے جسمین دو صاحبان جج سے کم شامل ہون استعمال یا تخمین کیا جاسکیگا۔

دوئم۔ اختیار سماعت دیوانی

(بشمول اشاعت جو حسب دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہٹائے گئے ہون وکل کارروائی از قسم دیوانی بموجب ایکٹ وراثت ہند و ایکٹ طلاق ہند و دیگر ایکٹ ہائے مختص الامر)

بمنسوخی کل قواعد سابقہ جہانتک کہ وہ قواعد ذیل کے مطابق نہ ہون اور منظوری کل قواعد مذکور ماسوائے اوس حد کے کہ وہ قواعد ذیل کے غیر مطابق ہون حکام چیف کورٹ نے حسب دفعہ ۸ ضمن (۱) ایکٹ عدالت ہائے پنجاب ۱۸۸۴ء برائے عملدر آمد استعمال اختیار سماعت دیوانی عدالت ہذا قواعد ذیل وضع فرمائے ہیں۔

(۱) اختیار سماعت جسے عدالت بحیثیت عدالت سول جوڈیشل کے استعمال کرسکتی ہے پانچ قسم کا ہے۔ یعنی۔

(الف) بحیثیت عدالت اختیار سماعت ابتدائی۔

(ب) بحیثیت عدالت اپیل۔

(ج) بحیثیت عدالت استصواب (۱) حسب باب ۴۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۲) بموجب ایکٹ ہائے مختص الامر مثلاً ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ء اور ایکٹ ۱۸۸۱ء)

(د) بحیثیت عدالت نگرانی حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

(ھ) بحیثیت عدالت نظر ثانی۔

(۲) اسوائے اوس صورت کے کہ کسی قانون نافذ الوقت میں آؤر نہج پر حکم ہو اور پابندی شرط مندرجہ دفعہ ۸۔ ایکٹ عدالت ہائے پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء و پابندی قواعد ذیل اختیار سماعت عدالت ہذا بحیثیت عدالت اختیار سماعت ابتدائی و بحیثیت عدالت اپیل و بحیثیت عدالت نگرانی

قابل استعمال واحد حاکم عدالت ہذا ہوگا اور عموماً استعمال کیا جاویگا۔

(۳) کسی فریق کی درخواست پر یا ازخود حاکم کو اختیار ہے کہ جسکو کوئی نالش یا کارروائی برائے استعمال عدالت کے اختیار سماعت ابتدائی کے ملی ہو جائیہ ہے کہ نالش یا کارروائی مذکور بموجب حکم حاکم مذکور باتفاق رائے حاکم اعلی کسی مرحلہ پر قبل اسکے کہ حکم اخیر سنایا جاوے دیا گیا دو حکام کے اجلاس کے روبرو برائے سماعت رکھی جاوے۔

(۴) قاعدہ ۳ کی نسبت یہ خیال نہیں کیا جاویگا کہ اوسکی رو سے یہ مطلوب ہے کہ کسی خاص مقدمہ مین اختیار سماعت کو برابر ایک ہی حاکم استعمال کریگا

(۵) اپیلیں حسب فقرہ ضمن (۱) ایکٹ عدالتہائے پنجاب نسبت ڈگری یا حکم حاکم واحد عموماً دو حکام کے اجلاس مین پہونچینگی۔

(۶) ماسوا اوس صورت کے کہ کسی قانون نافذ الوقت کی رو سے اوسکے برخلاف ہو جو حکم ہو اپیل ہائے نارا ضی درخواست ہائے نگرانی کسی ڈگری یا فیصلہ یا حکم کی سماعت (جو ایک حکم اندرون مراد مجموعہ ضابطہ دیوانی نہو) جسکو عدالت ماتحت نے صادر کیا ہو درصورتیکہ اپیل یا درخواست مذکور کو حاکم واحد نے نامنظور کیا ہو عموماً دو حکام کا اجلاس کریگا۔

(۷) ان اقسام مین سے کسی قسم کے احکام کو جنکی تصریح زین لعبد کی گئی ہے کوئی واحد حاکم باستعمال عدالت کے اختیار سماعت اپیل کے ترمیم یا منسوخ نکریگا۔

(الف) احکام مشعر نامنظوری عذرات حسب دفعہ ۴۷۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (دیکھو فقرہ - ۲۱ - دفعہ ۵۸۸)

(ب) احکام متعلق نالشات امین برائے تصفیہ بین المتنازعین حسب ضمن ہائے (الف) یا (ب) یا (د) دفعہ ۴۷۲ (دیکھو ضمن ۲۳ دفعہ ۵۸۸)

(ج) احکام حسب دفعات ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۵ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۵۰۲ - ۵۰۳ یا ۵۰۴ مجموعہ مذکور (دیکھو ضمن ۲۴ دفعہ ۵۸۸)

(۸) اپیلہائے ناراضی و درخواستہائے نگرانی احکام از اقسام مقررہ قاعدہ ۷ کو جبکہ اونکو حاکم واحد نے نامنظور کیا ہو عموماً دو حکام کا اجلاس سماعت اور تنفیصل کریگا۔

(۹) اپیلہائے ناراضی و درخواستہائے نگرانی کسی حکم کی جو ایک حکم اندرون مراد مجموعہ ضابطہ دیوانی ہو اور جسکی لئے قواعد ۷ و ۸ مین کوئی شرط درج ہے حاکم واحد کے خاص حکم کے ذریعہ دو حکام کے اجلاس مین سماعت کے لئے مرسل کیجا سکتی ہین - اور اونکی سماعت اور فیصلہ اجلاس مذکور کر سکتا ہے

(۱۰) اختیار سماعت عدالت ہذا بحیثیت عدالت استصواب حسب باب ۴۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی کو دو حکام کا اجلاس استعمال کریگا اور عموماً استعمال کیا کریگا۔

۱۱ - اختیار سماعت عدالت بحیثیت عدالت استصواب بموجب کسی ایکٹ مختص الامر کو اسقدر حکام کا اجلاس استعمال کریگا جسکی ایکٹ مذکور مین

ہدایت ہو۔ یا بعدم موجودگی ہدایت مذکور عموماً ادسی درجۂ حکام کا اجلاس استعمال کریگا۔

۱۲۔ درخواست برائے نظر ثانی فیصلہ جسکی تصفیہ کرئی دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین کوئی حکم درج نہو صاحب جج اعلیٰ کی بابت برائے صدور احکام نسبت اوس حاکم یا حکام کے پیش کیجاویگی جو درخواست مذکور کو سماعت کریگا یا کرینگے۔

۱۳۔ ماسوائے اوس صورت کے کہ کسی قانون نافذ الوقت مین اور نیز بہ حکم ہوکل عدالتین و درخواست ہائے متعلق نالشات کارروائے ہائے دیوانی کہ جنکی بابت بنوع دیگر صراحت کی ساتھ قواعد ہذا مین کوئی حکم نہو عموماً حاکم واحد سماعت کریگا اور فیصل کر سکتا ہے۔ اِلّا شرط یہہ ہے کہ کوئی درخواست برائے استعمال اختیارات مفوضہ بذریعہ دفعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سوائے ایسے اجلاس کے جسمین عموماً دو حکام ہون منظور نہین کیجاویگی۔

۱۴۔ کوئی عرضی یا درخواست جو واحد حاکم عدالت کے روبرو پیش ہو جسمین درخواست نگرانی یا نظر ثانی فیصلہ شامل ہے جسکی تصفیہ کی بابت دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین کوئی حکم نہو حاکم مذکور کو حکم خاص کے ذریعہ اوس اجلاس کی سماعت کے لئے مرسل کیجا سکتے جسمین دو حکام شامل ہون اور اوسکی سماعت اور تصفیہ اجلاس مذکور کر سکتا ہے۔

فہرست اون احکام کی جنکو چیف کورٹ کا حاکم واحد بحیثیت عدالت اپیل یا نگرانی (دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی) تنہا جلیس ہو بموجب اوس اختیار کے منسوخ یا ترمیم کر سکتا ہے جو بذریعہ قاعدہ ۲ منجملہ قواعد مرتبہ عدالت حسب ضمن (۱) دفعہ ۰۸ ایکٹ عدالتہائے پنجاب نمبر ۱۷ ۱۸۸۴ء حاصل ہے

قسم الف ۔ وہ اپیل ہائے چیف کورٹ مین حسب دفعہ ۵۸۸ ضمن (۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی دو فعہ ۳۹ ضمن (۲) ایکٹ عدالتہائے پنجاب ۱۸۸۴ء پہونچتی ہین۔

(الف) احکام صادرہ عدالت ماتحت باستعمال اختیار سماعت دیوانی ابتدائی مقدمات جنکی تعداد ازروپیہ ...... از اقسام بموجب دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی مصرحہ ذیل یعنی۔

(۱) حسب دفعہ ۲ مشعر التوائے کارروائی کسی نالش کی (دفعہ ۵۸۸ (۱))

(۲) حسب دفعہ ۳۲ مشعر خارج کرنے نام کسی شخص کے مدعی یا مدعاعلیہ کے زمرہ سے یا شامل کرنے نام کسی شخص کے زمرہ مدعی یا مدعاعلیہم۔ (دفعہ ۵۸۸ (۲))

(۳) حسب دفعہ ۳۶ یا دفعہ ۴۰ مشعر ہدایت اس امر کہ کوئی فریق اصالتاً حاضر ہو (دفعہ ۵۸۸ (۳))

(۴) حسب دفعہ ۴۴ مشعر ایزاد کرنے بناء دعویٰ کی (دفعہ ۵۸۸ (۴))

(۵) حسب دفعہ ۴۴ مشعر اخراج کسی بناء دعویٰ کی (دفعہ ۵۸۸ (۵))

(۶) مشعر واپسی عرضی دعوی بغرض ترمیم یا واسطے پیش کرنیکے جانب عدالت مجاز مین (دفعہ ۵۸۸ (۶))

(۷) بموجب دفعہ ۱۱۱ مشعر اسکے کہ ایک فریق کا قرضہ دوسرے فریق کے قرضہ مین مجرا دیا جاوے یا نہ دیا جاوے (دفعہ ۵۸۸ (۷))

(۸) مشعر نامنظوری درخواست ہائے حسب دفعہ ۱۰۳ در مقدمات قابل اپیل بغرض حصول حکم منسوخی حکم اخراج نالش (دفعہ ۵۸۸ (۸))

(۹) مشعر نامنظوری درخواست ہائے حسب دفعہ ۱۰۸ بغرض حصول حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ (دفعہ ۵۸۸ (۹))

(۱۰) حسب دفعات ۱۱۳ و ۱۲۰ و ۱۷۷ (دفعہ ۵۸۸ (۱۰))

(۱۱) حسب دفعہ ۱۱۶ مشعر نامنظوری بیانات تحریری یا واپسی بیانات تحریری بغرض ترمیم (دفعہ ۵۸۸ (۱۱))

(۱۲) حسب دفعات ۱۳۶ و ۱۳۸ مشعر ہدایت ضبط کرنے کسی شے کے (دفعہ ۵۸۸ (۱۲))

(۱۳) حسب دفعہ ۱۶۲ مشعر قرقی و نیلام جائداد منقولہ (دفعہ ۵۸۸ (۱۳))

(۱۴) حسب دفعہ ۱۶۸ بابت قرقی جائداد و احکام حسب دفعہ ۱۷۰ بابت نیلام جائداد مقروقہ (دفعہ ۵۸۸ (۱۴))

(۱۵) حسب فقرہ ۲ دفعہ ۲۴۴ یا دفعہ ۳۴۷ یا دفعہ ۳۶۸ (دفعہ ۵۸۸ (۱۸))

(۱۶) مشعر نامنظوری درخواست حسب دفعہ ۳۷۰ بابت بحالی اخراج نالش (دفعہ ۵۸۸ (۱۹))

(۱۷) حسب دفعہ ۳۷۱ مشعر انکار منسوخی سقوط یا اخراج نالش (دفعہ ۵۸۸ (۲۰))

(۱۸) حسب دفعات ۴۰۴ یا ۴۰۵ مشعر ہدایت اس امر کی کہ فریق مقدمہ کا رفیق یا ولی دوران مقدمہ خرچہ ادا کرے (دفعہ ۵۸۸ (۲۴))

(۱۹) حسب دفعہ ۵۱۴ درباب فسخ ثالثی (دفعہ ۵۸۸ (۲۵))

(۲۰) بموجب دفعہ ۵۱۸ مشعر ترمیم فیصلہ ثالثی (دفعہ ۵۸۸ (۲۶))

(۲۱) بموجب کسی شرائط مجموعہ مذکور مشعر عاید کرنے جرمانہ یا بابت گرفتاری یا قید کسی شخص کے بجز اس صورت کے کہ وہ قید بعلت اجرائے ڈگری ہو (دفعہ ۵۸۸ (۲۹))

(ب) احکام صادرہ عدالت ہائے ماتحت بصیغہ اجرائے ڈگریات بنا نالشات مذکور حسب دفعہ ۳۴۵ مشعر نامنظوری درخواست ہائے اجرائے ڈگری یا واپسی درخواست ہائے بغرض ترمیم (دفعہ ۵۸۸ (۱۱))

قسم ب اپیلہائے جو چیف کورٹ مین حسب دفعہ ۵۸۹ ضمن (۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی پہونچتی ہین۔

احکام صادرہ عدالت ماتحت از قسم حسب دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی مصرحہ ذیل۔ یعنی۔

(۲۲) دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ضمن ہائے مصرحہ زیر قسم الف مندرجہ بالا مین سے کسی ضمن کے بموجب۔

(۲۳) حسب دفعہ ۵۵۸ مشعر انکار رکرر داخال اپیل یا حسب دفعہ ۵۶۰ مشعر انکار رکرر سماعت اپیل (دفعہ ۵۸۸ (۲۷))

(۲۴) حسب دفعہ ۵۶۲ مشعر واپسی مقدمہ (دفعہ ۵۸۸ (۲۸))

قسم ج - اپیل ہائے جو چیف کورٹ مین حسب دفعہ ۵۹۰ ضمن (۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی پہونچتی ہین -

احکام مصدرہ عدالت ماتحت بعد ڈگری کے خواہ مالیت نالش کچہہ ہی ہو از قسم حسب دفعات مجموعہ مذکور مصرحہ ذیل - یعنی

(۲۵) حسب دفعہ ۲۹۴ متعلق اعتراض نسبت تکمیل مسودہ انتقال نامہ یا عبارت فروختگی (دفعہ ۵۸۸ (۱۵))

(۲۶) حسب دفعہ ۳۱۴ یا فقرہ اول دفعہ ۳۱۲ یا دفعہ ۳۱۳ مشعر بحالی یا استرداد یا انکار استرداد نیلام جائداد غیر منقولہ کے (دفعہ ۵۸۸ (۱۶))

(۲۷) معاملات متعلقہ دیوالہ مین حسب دفعات ۳۵۱ یا ۳۵۲ یا ۳۵۳ یا ۳۵۷ (دفعہ ۵۸۸ (۱۷))

سوئم - اجلاس بنچ ہائے کامل

انضباط اجلاس بنچ ہائے کامل باستعمال اختیارات سماعت دیوانی و فوجداری جس صورت مین کہ چیف کورٹ مین تین سے زیادہ صاحبان جج ہون اور اجلاس بنچ کامل ضرور ہووے - :x:

(۱) اجلاس بنچ کامل کا انضباط عموماً تین صاحبان جج سے ہوگا -

(۲) جس صورت مین چیف کورٹ مین چار یا اوس سے زیادہ صاحبان جج ہون تو اجلاس بنچ کامل کا انضباط بجائے صرف تین صاحبان جج کے تین سے زیادہ صاحبان جج سے ہو سکتا ہے -

(۳) تین سے زیادہ صاحبان جج کے اجلاس بنچ کامل کا انضباط بہ تعمیل اور مطابق ایک حکم تحریری کے ہوگا جو حکام ذیل نے صادر کیا ہو

(الف) دو صاحبان جج کا اجلاس جو اجلاس کامل سے استصواب کرے -

(ب) عدالت کا اوس وقت کا اعلیٰ صاحب جج -

حکم مذکور مین تین سے زیادہ صاحبان جج کی تعداد قائم کرنیکی وجوہات تحریر کیجاوینگی اور حکم مذکور قبل اوس وقت کے کسی وقت صادر کیا جاسکتا ہے جبکہ تین صاحبان جج کا اجلاس بنچ سوال مسئلہ پر غور کرنیکے لئے اجلاس کرے مگر اوسکے بعد نہین ہو سکتا -

(۴) اگر تین صاحبان جج کے اجلاس کامل کی کثرت رائے سے بذریعہ حکم تحریری فیصلہ اخیر کے صادر ہونے سے پیشتر کسی وقت ایسی تجویز ہو تو کسی سوال یا مقدمہ کے فیصلہ کے واسطے جسمین تین صاحبان جج کے اجلاس کامل سے استصواب کیا جاوے اجلاس کامل کا انضباط مطابق حکم مذکور چار یا زیادہ صاحبان جج سے ہوگا -

(۵) صاحب جج یا صاحبان جج (بطور اجلاس) جو کسی سوال یا مقدمہ کی نسبت استصواب کرین عموماً ارکان اوس اجلاس کامل کے ہونگے جو سوال یا مقدمہ مذکور پر غور کرنیکے واسطے مقرر کیا جاوے۔

(۶) اوسوقت کا موجودہ صاحب جج اعلی عموماً ہر ایک اجلاس بنچ کامل کا جو بموجب ایکٹ مذکور منضبط کیا جاوے رکن ہوگا۔

چہارم انتظامیہ نگرانی

(۱) جبکہ چیف کورٹ مین چار سے زیادہ صاحبان جج ہون تو اختیارات چیف کورٹ بطور عدالت نگران حال کو صرف تین صاحبان جج استعمال کرینگے جنمین سے ایک تو ہمیشہ اوسوقت کا اعلی صاحب جج ہوگا اور باقی دو عموماً وہ صاحبان جج ہونگے جو صاحب موصوف سے بلحاظ قدامت دوسرے درجہ پر ہون۔ مگر شرط یہہ ہے کہ جبکہ دو صاحبان جج کا اجلاس دویم دیوانی کام جنڈیشل کے انفصال کے لئے منضبط ہو تو باوجود قدامت کے اون دونون صاحبان جج مین سے عموماً کوئی بہی نگرانی عدالتہائے ماتحت مین شریک نہ ہوگا۔

(۲) جبکہ چیف کورٹ مین تین یا چار صاحبان جج ہون تو اختیارات مذکور کا استعمال جملہ صاحبان جج کرینگے۔

(۳) بغرض نگرانی ملک پنجاب کے دیوانی و فوجداری قسمت ہائے اون صاحبان جج مین جنکو بموجب قاعدہ ہذا اختیار نگرانی دیا جاوے اسطور پر تقسیم کیا جاوینگے جسطرحپر کہ صاحبان جج مذکور آپسمین وقتاً فوقتاً تجویز کرین۔ اور ہر ایک صاحب جج تنہا اون قسمتو کی عدالتہائے کی نگرانی کر سکتا ہے جو تقسیم مذکور مین اوسوقت اوسکو ملی ہوئی ہون۔

(۴) واحد صاحب جج کسی سوال کی نسبت جو اوسکی سامنے استعمال اوسکے اختیار نگرانی کے پیدا ہو باقی صاحبان جج مین سے جو اختیار قسم مذکور کا استعمال کرتے ہون ایک یا دو صاحبان جج سے استصواب کر سکتا ہے۔

سرکلر نمبر ۱۳۸ - قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۱۶ - ایکٹ عدالتہائے پنجاب (۱۸ ا سنہ ۱۸۸۴ع) دربارہ لینے شہادت و تحریر فیصلجات و احکام بعدالت چیف کورٹ

اول - اختیار سماعت دیوانی صیغہ ابتدائی

الف - شہادت

تحریر اظہارات و تعمیل بعدالت

جبکہ مقدمہ کی پیشی اول پر یا کسی مابعد پیشی پر کسی فریق کا جو عدالت مین اصالتاً حاضر ہو یا موجود ہو یا کسی شخص کا جو فریق مذکور یا اوسکے وکیل کے ہمراہ ہو اور مقدمہ کے متعلق کسی امر اہم کا جواب دیسکے عدالت اظہار لیوے تو صاحب جج اظہار مذکور کے خلاصہ کو قلمبند کرینگے اور وہ جزو مسل رہیگا۔

شہادت گواہان کسطرح لیجاویگی۔

۲ - صاحب جج ہر ایک گواہ کے خلاصہ اظہار کو قلمبند کرینگے اور وہ مسل کا جزو متصور ہوگا۔ مگر شرط یہہ ہے کہ اگر صاحب جج مناسب سمجہین تو یہہ حکم دیسکتے ہین کہ اہلکاران عدالت مین سے ایک اہلکار شہادت کو یا تو زبان انگریزی مین یا زبان مروجہ عدالت مین تحریر کرے

اور جبکہ حکم مذکور دیا جاوے تو احکام دفعات ۱۸۲ و ۱۸۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا اطلاق ہوگا باستثنا اوس حد کے جہانتک کہ دفعہ سابق الذکر کے روسے اظہار کے بزبان عدالت تحریر ہونیکا حکم ہے۔

سوالات جنکی نسبت اعتراض کیا جاوے اور جنکی عدالت اجازت دے

۳۔ اگر کسی سوال کی نسبت جو کسی گواہ سے پوچھا جاوے کوئی فریق یا اوسکا وکیل اعتراض کرے اور عدالت اوس سوال کی پوچھنے کی اجازت دے تو اوس سوال اور جواب کو صاحب جج قلمبند کرینگے۔ اور اگر شخص اعتراض کنندہ یہہ چاہے کہ اوسکا اعتراض ضبط تحریر مین لایا جاوے تو صاحب جج اوس اعتراض مذکور کی یادداشت لکھینگے اور وہ مسل کا جزو متصور ہوگا۔

شہادت جو ایسے صاحب جج نے لی ہو جو مقدمہ کے اختتام سے پیشتر چلا جاوے

۴۔ اگر صاحب جج جنہون کوئی شہادت بموجب قواعد ہذا قلم بند کی ہو یا انہون نے وہ قلم بند کرائی ہو مقدمہ کے اختتام سے پیشتر فوت ہو جاوے یا عدالت سے اونکا تعلق نرہے تو وہ صاحب جج جنکے سامنے کارروائی مقدمہ جاری رہے اگر مناسب سمجھے تو اوس شہادت کے ساتھ جو پہلے قلم بند ہو چکی ہو اوسیطرح عمل کرسکتا ہے گویا کہ وہ اوسنے خود قلم بند کی تھی یا اوسکی موجودگی مین قلمبند ہوئی تھی۔

ب۔ فیصلجات یا احکام

فیصلہ کب سنایا جانا چاہئے

فیصلہ یا تو بوقت اختتام مقدمہ یا کسی یوم مابعد پر جسکی حسب ضابطہ اطلاع فریقین یا اونکے وکلاء کو دیجاویگی برملا اجلاس سنایا جاویگا

فیصلہ کسطرح تحریر ہونا چاہئے

۲۔ فیصلہ کو صاحب جج انگریزی مین تحریر کرسکتے ہین یا وہ زبانی سنایا جاسکتا ہے۔ اور صورت موخر الذکر مین اوسکی ایک یادداشت تحریری بالطرز تحریر مختصر اہلکار عدالت جو اس مطلب کیلئے حاضر ہو بزبان انگریزی درج کریگا۔ یادداشت اپیل کے داخل ہونے کے مابعد جبکہ صاحب جج ایسا حکم دیوین وہ اہلکار جسنے یادداشت محولہ بالا تحریر کی ہو اوسکو پوری عبارت مین تحریر کریگا اور اوسکو بغرض تصحیح صاحب جج کے سامنے پیش کریگا۔ اگر صاحب جج اوسکو بلا تصحیح واپس کردین تو وہ فیصلہ کے باضابطہ یادداشت کے طور پر شامل مسل کیجاویگی اور اگر صاحب جج اوسکو صحیح کردین تو وہ صحیح شدہ حالت مین بطور فیصلہ عدالت شامل مسل کیجاویگی۔

آخر پیشی کے بعد مگر فیصلہ سنائے جانے سے پیشتر فریق مقدمہ کا فوت ہونا

۳۔ جبکہ کوئی فریق مقدمہ آخر پیشی کے بعد مگر فیصلہ سنائے جانے سے پیشتر فوت ہو جاوے تو چیف کورٹ حکم دیسکتی ہے کہ فیصلہ پر آخر پیشی کی تاریخ تحریر کیجاوے۔

تحریری رائے اون صاحبان جج کی جو مقدمہ کو سماعت کرین تحریر سے وقت فیصلہ سنائے جانے کے عدالت سے اونکا تعلق نرہے

۴۔ جبکہ مقدمہ کو عدالت کے کسی اجلاس بنچ نے سماعت کیا ہو تو تحریری آرائے اون صاحبان جج کی جنہون نے مقدمہ کو سماعت کیا ہو مگر سنائے جانے فیصلہ سے پیشتر اونکا تعلق عدالت سے نرہا ہو محض آرائے متصور ہونگی اور فیصلہ متصور نہ ہونگی بجز اوس صورت کے کہ جس اجلاس بنچ نے مقدمہ سماعت کیا ہو اوسکا کوئی اور صاحب جج فیصلہ سنادے

ترجمہ فیصلجات

۵۔ اگر فریقین مین سے کوئی فریق چاہے تو فیصلہ کا ترجمہ بزبان مروجہ عدالت کیا جاویگا اور ترجمہ مذکور پر وہ اہلکار دستخط کریگا جسکو عدالت اس کام کیلئے مقرر کرے۔

فیصلجات مین کیا کیا درج ہونا چاہئے

۶۔ فیصلہ مین مختصر حال مقدمہ و امور تنقیح طلب و تجویز بابت امور مذکور و وجوہات تجویز درج ہونگی۔ اور جبکہ امور تنقیح طلب مرتب ہوئے

ہون تو ہر علیحدہ تنقیح طلب کی بابت عدالت کی تجویز یا انفصال مع اوسکی وجوہات کی تحریر کیجاویگی بجز اوس صورت کے کہ تجویز نسبت ایک یا زیادہ امور تنقیح طلب کو کرکے انفصال مقدمہ کے لئے کافی ہو۔

۷۔ جبکہ کوئی حکم عدالت کمرہ مین صادر ہو تو اوسکی مضمون کی ایک یادداشت تحریر کیجاویگی اور صاحب جج یا صاحبان جج صادر کنندہ حکم مذکور اوسپر دستخط کرینگے اور اگر حکم مذکور سے کسی عرضی کا فیصلہ ہوتا ہو تو اوسکی صادر کرنیکی وجوہات تحریر کیجاویگی۔

۸۔ اوس مقدمہ مین جسمین فیصلہ زبانی دیا گیا ہو یادداشت اپیل لیجاویگی اور بدون نقل فیصلہ کے داخل کیجاویگی۔

۹۔ احکام جو زبان عدالت مین نہ لکھے جاوین بزبان مذکور اونکا ترجمہ کرنیکی کچھ حاجت نہین بجز اوس صورت کے کہ نقل مصدقہ کی درخواست کیجاوے اور فریق پیش کنندہ درخواست اوسکی نقل بزبان عدالت لینا چاہے۔

۱۰۔ جبکہ باجازت ارجاع نالش جدید کسی نالش سے دست برداری کرنیکی اجازت دیجاوے تو حکم اسطور پر تحریر کیا جاویگا کہ خرچہ نالش اول کی ادائگی بطور لازمی شرط ارجاع نالش جدید منجانب مدعی کے قرار دیجاوے بجز اوس صورت کے کہ عدالت یا صاحب جج جسنے اجازت دی ہو بصراحت دیگر حکم دیوے۔

نمونہ اوس حکم کا جو صدور تعین کیجاتی ہے باجازت ارجاع نالش جدید دستبرداری کیجاوے۔

حکم جو کمرہ عدالت مین صادر ہو اوسکی یادداشت تحریر ہونا چاہیئے۔

نقل اوس فیصلہ کی جو زبانی سنایا گیا ہو یادداشت اپیل مطلوب نہ ہوگی۔

احکام کا ترجمہ نہین کیا جاویگا بجز اوس صورت کے کہ اوسکی نقل مصدقہ کی درخواست کیجاوے۔

دوئم ۔ اختیار سماعت دیوانی صیغہ اپیل

الف ۔ فیصلجات و احکام

فیصلہ یا تو بوقت اختتام مقدمہ یا کسی یوم مابعد پر جسکی حسب ضابطہ اطلاع فریقین یا اونکے وکلا کو دیجاویگی بر سر اجلاس سنایا جاویگا۔

۲۔ فیصلہ کو صاحب جج انگریزی مین تحریر کرسکتے ہین یا وہ زبانی سنایا جاسکتا ہے۔ اور صورت موخر الذکر مین اوسکی ایک یادداشت تحریری بزبان انگریزی اہلکار عدالت جو اس مطلب کے لئے حاضر ہو درج کریگا یا یادداشت اپیل کے داخل ہونے پر یا بصورتیکہ صاحب جج ایسا حکم دیوین تو وہ اہلکار جسنے یادداشت بحوالہ بالا تحریر کری ہو اوسکو پوری عبارت مین تحریر کریگا اور اوسکو بغرض تصحیح صاحب جج کے سامنے پیش کریگا۔ اگر صاحب جج اوسکو بلا تصحیح واپس کرین تو وہ فیصلہ کی باضابطہ یادداشت کے طور پر شامل مسل کیجاویگی اور اگر صاحب جج اوسکو صحیح کردین تو وہ صحیح شدہ حالت مین بطور فیصلہ عدالت شامل مسل کیجاویگی۔

۳۔ جبکہ کوئی فریق مقدمہ اپیل اخیر پیشی کے بعد مگر فیصلہ سنائے جانے سے پیشتر فوت ہو جاوے تو عدالت حکم دیسکتی ہے کہ فیصلہ اخیر پیشی کی تاریخ تحریر کیجاوے۔

۴۔ جبکہ مقدمہ اپیل کو عدالت کے کسی اجلاس نے سماعت کیا ہو تو تحریری آرائے اون صاحبان جج کی جنہون نے اپیل کو سماعت کیا ہو مگر فیصلہ سنائے جانے سے پیشتر اونکا تعلق عدالت سے نہ رہا ہو محض آرائے متصور ہونگے اور فیصلہ متصور نہ ہونگے بجز اوس صورت کے کہ جس اجلاس نے مقدمہ کی سماعت کیا ہو اوسکا کوئی دوسرا جج فیصلہ سنائے۔

۵۔ اگر فریقین مین سے کوئی فریق چاہے تو فیصلہ کا ترجمہ بزبان مروجہ عدالت کیا جائیگا اور ترجمہ کو پڑھکر وہ اہلکار دستخط کریگا جسکو عدالت احکام کی اپنی مقرر کرے مگر شرط یہ ہے کہ جبکہ صاحب جج عدالت ابتدائی یا عدالت اپیل تحت زبان انگریزی سے واقف نہو تو فیصلہ کا ترجمہ کیا جائیگا اور عدالت مذکور مین بھیجا جاویگا۔

۶۔ احکام جو زبان مروجہ عدالت مین نہ لکھے گئے ہون انکی بزبان مذکور ترجمہ کرنیکی کچھ حاجت نہین بجز اوس صورت کے کہ نقل مصدقہ کی درخواست کیجاوے۔

فیصلہ کب سنایا جانا چاہیئے۔

فیصلہ کسطرح تحریر ہونا چاہیئے۔

اخیر پیشی کے بعد مگر فیصلہ سنائے جانے سے پیشتر فریق مقدمہ کا فوت ہو جانا۔

تحریری آرائے اون صاحبان جج کی جو مقدمہ کو سماعت کرکے مگر بروقت فیصلہ سنائے جانے کے عدالت سے اونکا تعلق نہو۔

ترجمہ فیصلجات

احکام کا ترجمہ نہین کیا جاویگا بجز اوس صورت کے

اور فریق پیش کنندہ درخواست اوسکی نقل زبان مروجہ عدالت لینا چاہی

(نقل اوسکی [illegible] کیجاوے)

(ب) ڈگریات صیغہ اپیل

(زبان و تاریخ ڈگری)

۱- فیصلہ چیف کورٹ کی ڈگری زبان انگریزی مین مرتب کیجاویگی اور اوسپر وہی تاریخ ثبت ہوگی جو فیصلہ پر ہو۔

(ڈگری مین کیا کیا درج ہونا چاہیئے)

۲- ڈگری مین مراتب ذیل درج ہونگے یعنی نمبر اپیل۔ اسما اپیلانٹ و رسپانڈنٹ بقید ولدیت وغیرہ۔ اسمائے مدعی و مدعاعلیہ مقدمہ ابتدائی اور اوس عدالت کا نام بنا اسمی جسکی ڈگری یا حکم کی اپیل کیا گیا ہو تاریخ ڈگری یا حکم۔ اور ڈگری مین دادرسی عطا شدہ یا دیگر تصفیہ اپیل صاف طور پر اسطرح تحریر کیا جاویگا کہ سوائے ڈگریات عدالت ہائے ماتحت کہ جبکہ ڈگریات مذکور بحال رکھی گئی ہون یا ترمیم کیجئے ہون گر منسوخ ہوئی ہون دیگر دستاویزات کو [illegible] نیز ڈگری مین لفظ لفظ اوس خرچ کی جو اپیل مین لگا ہو تحریر کیجاویگی اور یہہ تحریر کیا جاویگا کہ خرچہ مذکور کو اور نیز خرچہ عدالتہائے ماتحت کو کونسی فریق یا فریقین کس تناسب سے ادا کرینگے۔

(ڈگریات پر کسکے دستخط ہونگے)

۳- ڈگری پر صاحب جج یا صاحبان جج کہ جنکا اوس فیصلہ مین اتفاق رائے ہو جسپر ڈگری مبنی ہو دستخط ہونگے۔ مگر یہہ ضرور نہین ہے کہ اوسپر کسی صاحب جج کے دستخط ہون جنکا بوقت منظوری ڈگری عدالت سے تعلق نرہا ہو۔ اور اگر اوسوقت کسی صاحب جج مذکور کا تعلق عدالت سے نرہے تو ڈگری پر صاحب رجسٹرار اس امر کا اپنا اطمینان کرلینے کے بعد دستخط کرینگے کہ ڈگری مطابق فیصلہ کے مرتب ہوئی ہے اور احکام قواعد ہذا کے مطابق ہے۔

(مسودہ ڈگری - اطلاعنامہ تحریری بہ تاریخ برائے تصفیہ مسودہ مذکور - و فریقین یا اونکے وکلاء کا معہ دستاویزات حاضر ہونا۔)

۴- جبکہ یہہ حکم ہوا ہو کہ کسی ڈگری کے مسودہ کا تصفیہ بمواجہہ فریقین کیا جاوے یا جبکہ اون صاحبان جج مین سے جنکا فیصلہ مین اتفاق رائے ہو کسی کا تعلق عدالت سے نرہا ہو اور صاحب رجسٹرار کی نزدیک یہہ بات ضروری ہو کہ مسودہ ڈگری کا تصفیہ بطور مذکور کیا جاوے تو صاحب موصوف بذریعہ تحریری اطلاعنامہ کے جسکے ہمراہ نقول مسودہ مطلوبہ برائے منظوری ہونگی مسودہ کے تصفیہ کے لئے ایک وقت مقرر کرینگے اور فریقین یا اونکے وکلاء کو لازم ہے کہ بروقت مقررہ حاضر ہون اور صاحب موصوف کے سامنے ایسی دستاویزات پیش کرین جو ایسی باتون کی لئے ضروری ہون کہ صاحب موصوف مسودہ کا تصفیہ کرسکین۔ اطلاعنامہ مذکور بمہر عدالت و دستخط صاحب رجسٹرار ہو اور وکلاء فریقین کے نام (اگر کوئی ہون) صادر کیا جاویگا [illegible] اور اوس وکیل کو دستخطی [illegible]

(تعمیل اطلاعنامہ کی فریقین پر جو عدالت حاضر ہوئے ہون)

تعمیل اطلاعنامہ اون فریقین پر جو بحالتا حاضر ہوئے ہون وہ فریق کریگا جسکو ڈگری یا حکم کا اہتمام حاصل ہو۔

جبکہ اسطرح تعمیل کیجاوے تو اصل اطلاعنامہ معہ ایک یادداشت تعمیل مندرجہ اوسکی پشت کے جو تعمیل پر اطلاعنامہ کی نسبت تحریر ہو اور اوسپر فریق تعمیل کنندہ کے دستخط ثبت ہون صاحب رجسٹرار کو دیا جانا چاہیئے۔ اگر صاحب موصوف کا اطمینان اسبابین نہو کہ تعمیل حسب ضابطہ ہوچکی ہے تو وہ حکم دیسکتے ہین کہ تعمیل مذکور کی تصدیق بذریعہ بیان حلفی کیجاوے۔

(وقت مقررہ پر مسودہ [illegible] حاضر نہونے کا اثر)

۵- اگر کوئی فریق اس یوم کو جو صاحب رجسٹرار نے برائے تصفیہ مسودہ کسی ڈگری یا حکم کے مقرر کیا ہے حاضر نہو یا کسی دستاویز کو طلب کرے جو صاحب رجسٹرار کی پیشی کے ضروری ہو تو صاحب رجسٹرار مجاز ہونگے کہ اوسکی غیر حاضری مین یا بلا پیشی ہونے دستاویز مذکورہ بالا کے ڈگری کا تصفیہ کرنا شروع کرین یا یہہ حکم دیسکتے ہین کہ [illegible]

(یوم مقرر شدہ کا التوا)

۶- صاحب رجسٹرار کسی ڈگری یا حکم کے مسودہ کی تصفیہ کو ایسے وقت تک جو وہ مناسب سمجھین ملتوی کرسکتے ہین اور فریقین کو جو بہ یوم مقررہ حاضر ہون بلا فرید اطلاعنامہ اوس تاریخ پر حاضر ہونا لازم ہوگا جس تاریخ تک تصفیہ ملتوی کیا جاوے۔

درخواست ملتوی اتمیل امر سے مراد یہ ہے کہ ڈگری یا حکم تصفیہ کردہ صاحب رجسٹرار کی ترمیم کیجاوے

۷۔ اگر کوئی فریق کسی ڈگری یا حکم سے جسکا تصفیہ صاحب رجسٹرار نے کیا ہو ناراض ہوا اور اس امر کی نسبت عدالتہائے التمیل گذارش کرنیکا ارادہ رکہتا ہو تو چاہئے کہ صاحب رجسٹرار پیشتر ملتوی ادکوارادہ مذکور کی اطلاع دیجاوے بعدازان فریق مذکور کو کافی مہلت عدالتہائے التمیل درخواست کرنیکی دیویگا ڈگری کی تکمیل شروع نہین کرینگے۔ لازم ہے کہ درخواست مذکور بذریعہ تحریر کیا یا بذریعہ اطلاع نامہ اون فریقین کو کیجاوے جو سماعت کے وقت حاضر ہون۔

ترمیم کس طرح ہو لی جا سکتی

۸۔ جبکہ عدالت مسودہ تصفیہ کردہ صاحب رجسٹرار مین ترمیم کرے تو ترمیم مذکور ڈگری یا حکم مین درج کیجاویگی اور سوائے اوسصورت کے جبکہ خرچہ درخواست مذکور کی ادائیگی جانیکا حکم ہو کسی جدید حکم کے مرتب ہونیکی حاجت نہوگی۔

جسصورت میں فیصلہ عدالت ماتحت بحال رکہا جاوے تو کوئی ڈگری مطلوب نہیں ہے ترجمہ ڈگری کسصورت مین عدالت ماتحت مین ارسال ہونا چاہیئے

۹۔ کوئی ڈگری اون مقدمات مین مرتب نکیجاویگی جنمین فیصلہ عدالت ماتحت بموجب دفعہ ۔ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی بحال رکہا جاوے۔

۱۰۔ جبکہ کسی ڈگری یا حکم کی نقل حسب دفعہ ۔ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت ماتحت مین ارسال کیجاوے تو اوسکے ہمراہ اوسکا ترجمہ بزبان اردو ہوگا بجز اوسصورت کے کہ زبان فریقین کی انگریزی ہو اور صاحب جج عدالت ماتحت زبان مذکور سے واقف ہون۔ ترجمہ مذکور پر اوس شخص کے جسنے وہ کیا ہو دستخط ہونگے اور نیز اوس شخص کے اور نیز سپرنٹنڈنٹ مترجم کے تصدیق بارہ مین ہوگی کہ وہ صحیح اور درست ترجمہ ہے اور اوسپر صاحب ڈپٹی رجسٹرار کے دستخط بالمقابل درج ہونگے۔

سرکلر نمبر ۱۳۹۔ قواعد دربارہ چہاپنے پیپر بک اون اپیلونکے جو چیف کورٹ کے ڈویژن بنچ مین بہیجی جاوین (دفعہ ۳۸ الف (الف) ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۴ء)

قواعد مندرجہ ذیل جنکو چیف کورٹ پنجاب نے بموجب احکام دفعہ ۳۸ الف (الف) ایکٹ عدالت العالیہ پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء دربارہ انتظام چہاپنے پیپر بک اون اپیلون کے جو چیف کورٹ کے ڈویژن بنچ مین بہیجی گئی ہون جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے منظور کر لیا ہے اور بغرض اطلاع عام مشتہر کئے جاتے ہیں۔

قواعد

اول۔ پیپر بک جیسا کہ اب تک دستور رہا ہے اون کل اپیلون کا علم ثانی مین تیار کیجاویگی جو صاحب جج بکمرہ واحد کے حکم کے ذریعہ سے اجلاس بنچ مین بہیجے جاوین۔

فی الحال پیپر بک مشتمل کاغذات ذیل ہوگی۔

(۱) نقول یا ترجمہ فیصلہ جات عدالتہائے ماتحت۔

(۲) وجوہات اپیل یا اوسکا ترجمہ بشرطیکہ اپیل بار اردو مین داخل ہوا ہو اور

(۳) حکم صاحب جج بکمرہ واحد جسکی رو سے مقدمہ اجلاس بنچ مین بہیجا جاوے۔

دوئم۔ جن اپیلون مین شے متنازعہ کی تعداد یا مالیت مین سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو پیپر بک قلمی طیار کیا جائیگا بجز اوسصورت کے کہ صاحب جج داخل کنندہ مقدمہ بالخصوص اوسکے چہپوانیکا حکم دے اور اوسصورت مین چہپوائی بصرف گورنمنٹ ہوگی۔

سوئم۔ جملہ دیگر اپیلون کی صورت مین پیپر بک چہاپا جائیگا بجز اوسصورت کے کہ صاحب جج داخل کنندہ مقدمہ اوسکے خلاف حکم صادر کرے۔ اور صاحب ڈپٹی رجسٹرار اپیلانٹ کو حکم دیگا کہ تاریخ حکم ادخال اپیل سے ایک ہفتہ کے اندر فیس مندرجہ ذیل بلحاظ مالیت برائے مصارف چہپوائی داخل کرے۔

(الف) جس صورت مین شی متنازعہ کی مالیت زر نقد مین لگائی جاسکے تو ایک روپیہ بابت ہر فیصدی یا اوسکی جزو کی بعد نہایت تعداد پچیس روپیہ ہوگی
(ب) جبکہ شی متنازعہ مقدمہ کی مالیت تخمینہ کرنا بشکل زر نقد ناممکن ہو تو چار روپیہ اوس صورت مین جبکہ یہ تخمینہ لگایا جاوے کہ پیپر بک طبع شدہ چار
فلسکیپ صفحون سے زیادہ نہ ہوگی اور پانچ روپیہ اوس صورت مین جبکہ یہ تخمینہ لگایا جاوے کہ وہ ایسی چار صفحون سے زیادہ ہوگی -

چہارم - اگر اپیلانٹ رقم طلب شدہ بموجب قاعدہ ماسبق کو عرصہ مقررہ کے اندر داخل کرنے سے قاصر رہے تو صاحب ڈپٹی رجسٹرار اوس مقدمہ کو فوراً اوس
ڈویژن بنچ مین جس سے وہ متعلق ہو پیش کرینگے - اور اگر اپیلانٹ اجلاس بنچ کا اطمینان انیر توقف کی نسبت نہ کرسکے تو مقدمہ بوجہ عدم
پیروی خارج کیا جاسکتا ہے یا اجلاس بنچ ایسا حکم صادر کرسکتا ہے جو اوسکے نزدیک مناسب ہو اور انیر اقتضائی رائے کے موافق اوس عرصہ کو
بڑھا سکتا ہے جسکے اندر فیس داخل ہونی چاہئے -

پنجم - معمولی مقدمات مین پیپر بک کی آٹھ کاپیان چھاپی جاوینگی مگر خاص صورتون مین بذریعہ حکم اوس صاحب جج کے جسنے اپیل کو داخل کیا ہو تعداد
کاپیون کی بڑھائی جاسکتی ہے -

ششم - مقدمات متعلقہ قاعدہ سوئم مین ہر اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ جو علیحدہ علیحدہ حاضر ہوں ایک نقل چھپی ہوئی پیپر بک کی مفت حاصل
کرسکتے ہین - اور مزید نقول اگر دستیاب ہوسکین دو روپیہ فی کاپی کے حساب سے خریدی جاسکتی ہین جن صورتون مین پیپر بک گورنمنٹ کے مصارف
پر حسب قاعدہ دوئم چھاپی گئی ہون تو کوئی فریق اپیل پیپر بک کی اتنی نقلین جتنی دستیاب ہوسکین حاصل کرسکتا ہے جسکی بابت معاوضہ اگر
وہ طبع شدہ چار فلسکیپ صفحون سے زیادہ نہو تو دو روپیہ فی کاپی لیا جاویگا ورنہ تین روپیہ فی کاپی -

ہفتم - ہر ایک پیپر بک کے لفافہ پر جسکو واسطے حسب قاعدہ سوئم فیس لگیگی جو تعداد وصول شدہ تحریر کیجایگی اور تعداد مذکور خرچہ مقدمہ
مین شامل متصور ہوگی بجز اوس صورت کے کہ اجلاس بنچ ڈویژن جو مقدمہ کو سماعت کرے بصورت دیگر حکم دے -

سرکلر نمبر ۱۴ - طیاری مسل نقل شدہ مقدمات اپیل جو چیف کورٹ کے ڈویژن بنچ مین بھیجی جاوین جس صورت مین مالیت مقدمہ صہ ۔۔ یا اوس سے زیادہ ہو

ترمیم شدہ قواعد مندرجہ ذیل مرتبہ حسب احکام دفعہ ۱۴ (۱) ضمن (الف) ایکٹ عدالت العالیہ پنجاب مجریہ ۱۸۸۴ء کو جو در بارہ انتظام طیاری
مسل نقل شدہ اون مقدمات اپیل کے ہین جو چیف کورٹ پنجاب کے ڈویژن بنچ مین بھیجی جاوین جس صورت مین تعداد یا مالیت شی مدعا بہائی
مقدمہ صہ ۔۔ یا اوس سے زیادہ ہو جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے منظور کرلیا ہے اور وہ بغرض اطلاع عام مشتہر کیجاتی ہین -

صاحب ڈپٹی رجسٹرار طیاری مسل نقل شدہ کی بابت احکام کی درخواست کرینگے۔

۱ - قواعد ہذا کے نافذ ہونیکے بعد جب کبھی کوئی اپیل کسی ڈگری کی ناراضی سے اجلاس بنچ مین بھیجا جاوے اور رسپانڈنٹ کے نام نوٹس جاری
کرنیکا حکم دیا جاوے اور شی مدعا بہا مقدمہ کی تعداد یا مالیت صہ ۔۔ یا اوس سے زیادہ ہو تو صاحب ڈپٹی رجسٹرار عدالت کمیٹی
مین اوس امر کی بابت حکم حاصل کرنیکی درخواست کرینگے کہ آیا معمولی پیپر بک طیار کیجاویگی یا موجب قواعد ہذا چھپی ہوئی انگریزی

اگر لیت اظہار کی حمد سے ذرو ایپلانٹ کے نام درسیہ داخل کرنیکے واسطی نوٹس جاری کیا جاوے

۲۔ اگر عدالت چہپی ہوئی انگریزی مسل کی طیاری کا حکم دے تو صاحب رجسٹرار جیسا جلد ممکن ہو ایپلانٹ کے نام تحریری نوٹس ارسال کریگا اوس میں حکم دینگے کہ چودہ یوم کے اندر اوس قدر رقم بابت اخراجات طیاری مسل بطریقہ متذکرہ ذیل داخل کرے جو بلحاظ حالات مقدمہ بموجب شرح معینہ ضمیمہ منسلکہ ہذا کے

واجب الادا ہونے قیاس معلوم ہو۔

تخمینہ اخراجات اگر ادا کی درخواست کیجاوے ہم پہنچایا جاوے

مگر شرط یہ ہے کہ ایپلانٹ کی درخواست پر اگر وہ نوٹس مذکور کے وصول ہونیسے تین روز کے اندر گذرانی جاوے اور فیس ۸ آنہ اوسکے ساتھ داخل کیجاوے تو تخمینہ اوس تمام کام ترجمہ و نقل و طیاری انڈکس و چہپوائی نقل مسل مقدمہ مذکور کا جو اوسکے واسطی مطلوب ہو بحکم صاحب رجسٹرار درخواست مذکور سے چودہ روز کے اندر طیار کیا جاویگا اور ایپلانٹ کو دیا جاویگا۔ رقم بطور مذکور تخمینہ شدہ تخمینہ دیے جانیسے چودہ روز کے اندر داخل کیجاویگی۔

فہرست دستاویزات طیار کیجاوے

۳۔ رقم مطلوبہ کے داخل ہونے پر ایک مفصل فہرست کاغذات مسل کی بہ نمونہ مقررہ قاعدہ ہذا حسب الحکام صاحب رجسٹرار تاریخ داخلہ روپیہ سے چودہ روز کے اندر طیار کیجاویگی۔ جس صورت میں ممکن ہو صاحب رجسٹرار تصفیہ اس امر کا کرینگے کہ مسل کا کونسا خاص حصہ ایک علحدہ کاغذ ہے۔

مضامین نمونہ فہرست

۴۔ فہرست مذکورہ میں تمام کاغذات شمول مسل بجز کاغذات نہتی ایک بعد دیگری درج کیے جاوینگے اور فہرست مذکور دو حصوں پر مشتمل ہوگی اور نیز ایک خانہ ہر ایک کاغذ کی نسبت بتوضیح اس امر کے رکہا جاویگا کہ آیا وہ نقل کیا جاویگا یا متروک کیا جاویگا۔ حصہ اول میں کاغذ از اقسام مندرجہ ضمیمہ ب منسلکہ سرکلر ہذا درج کیا جاویگا اور ہر ایک ایسی کاغذ کی نسبت تحریر کیا جاویگا کہ اوسکی نقل ہونی چاہیے۔ حصہ دوئم میں باقی جملہ کاغذات نہتی الف شامل ہونگے اور ہر ایک ایسے کاغذ کی نسبت تحریر کیا جاویگا کہ وہ متروک کیا جاوے۔

فہرست کی نقول فریقین کے پاس ارسال کیجاوینگی

۵۔ فہرست کی ایک ایک نقل ایپلانٹ اور ریسپانڈنٹ کے پاس مع تحریری اطلاعنامہ کے بہیجی جاویگی جسمیں قواعد ہذا کی طرف توجہ دلائی جاویگی اور یہ جتلایا جاوے کہ تقریر بروقت سماعت اپیل کے اون کاغذات پر محدود ہوگی جو چہپی ہوئی مسل میں شامل ہونگے۔

فریقین کاغذ کی ترک کیے جانے وغیرہ کے واسطی درخواست کر سکتے ہیں

۶۔ فریقین میں سے ہر فریق اسبات کا مجاز ہوگا کہ نقل متذکرہ بالا کے وصول ہونیسے چودہ روز کے اندر یا تو نقل ہم رسانیدہ پر یا اور طرح بذریعہ تحریر مراتب ذیل کا اظہار کرے (اور نقل یا تحریر مذکور صاحب رجسٹرار کو دیجاویگی)۔

(الف) کوئی کاغذ مندرجہ حصہ اول فہرست مذکور جسکا وہ ترک ہونا چاہے اور

(ب) کوئی کاغذ مندرجہ حصہ دوئم فہرست مذکور یا نہتی ب کا کوئی کاغذ جسکی وہ نقل کرانا چاہے۔

رضامندی فریقین۔ حکم عدالت کب مطلوب ہوگا۔

۷۔ اگر فریقین کاغذات مزید کی نسبت جنکی نقل مطلوب ہے متفق ہوں تو اونکی رضامندی کے مطابق عمل کیا جاویگا۔ مگر فہرست کے حصہ دوئم کا یا نہتی ب کا کوئی کاغذ اگر باتفاق رائے فریقین نہو بجز بحکم عدالت ایزاد نہ کیا جاویگا۔ اور فہرست کے حصہ اول کا کوئی کاغذ بجز بحکم عدالت متروک نہ کیا جاویگا۔

اخراجات نقل کاغذات مزید

۸۔ جبکہ کوئی کاغذ سوائے اون کاغذات کے جو ضمیمہ ب میں درج ہیں صرف ایک فریق کی درخواست پر نقل ہونیوالے کاغذات میں ایزاد کیا جاوے تو عدالت اس امر کے حکم دینے کی مجاز ہوگی کہ فریق مذکور میعاد مصرحہ کے اندر وہ رقم داخل کرے جو ایزادی مذکور کے سبب سے اخراجات مزید کے واسطی مطلوب ہو اور اخراجات مذکور اپیل پر حکم اخیر کے ذریعہ سے خرچہ اپیل سے خارج کیے جا سکتے ہیں۔

اخراجات اور مطلوبہ رقم مزید کا داخل کیا جانا

۹۔ اگر رقم مطلوبہ بموجب قاعدہ ۸ یا قاعدہ ۸ بشرح مقررہ ضمیمہ الف اخراجات کے واسطے غیر مکتفی ہو تو صاحب رجسٹرار بذریعہ نوٹس تحریری کے حکم دے سکتے ہیں کہ اسقدر رقم مزید جو ضروری معلوم ہو میعاد مصرحہ نوٹس مذکور کے اندر داخل کیا دے ۔

ترجمہ کاغذات

۱۰۔ تمام کاغذات جنکی نقل مطلوب ہو جنکا اصل انگریزی زبان میں نہو اور جنکا ترجمہ برائے استعمال عدالت ہائے تحت یا چیف کورٹ پہلے نہو چکا ہو ان کا ترجمہ حسب احکام صاحب رجسٹرار کیا جاویگا اور کل ایسے ترجمے کو بہ سبب مترجم یا دیگر ایسے اشخاص جنکو صاحب رجسٹرار مقرر کریں تصحیح اور تصدیق کرینگے جبکہ ترجمہ ہو چکے تو حسب احکام صاحب رجسٹرار بشرح فی الوقت بحوالہ شرح مصرحہ ضمیمہ الف منسلکہ ہذا کے سرکار مذکور سے زر بار ہو کے مسل نقل شدہ طیار کیجاویگی ۔

مسل کی ترتیب انڈکس

۱۱۔ جبکہ مسل نقل شدہ مکمل ہو جاوے تو وہ بپابندی قاعدہ ۱۲ (جہانتک ممکن ہو) تاریخ وار ترتیب میں رکھی جاویگی اور ایک مکمل تاریخوار انڈکس کے نتھی الف کے کل کاغذات کا اور ان کاغذات کا جو نتھی ب سے نقل کی گئی ہوں (اگر ایسے کوئی کاغذات ہوں) طیار کیا جاویگا۔ اور انڈکس میں ایک خانہ بتوضیح اس امر کے رکھا جاویگا کہ نتھی الف میں سے کونسے کاغذات مسل نقل شدہ میں متروک کیے گئے ہیں

تاریخوار ترتیب کے سوا اور ترتیب میں مسل کبھی رکھی جاسکتی ہے۔

۱۲۔ فریقین میں سے کسی فریق کو اس امر کی درخواست کرنیکا اختیار ہے کہ کاغذات مسل نقل شدہ کی ترتیب تاریخوار ترتیب کے سوائے کسی اور طرح کیجائے اگر فریقین ترتیب تجویز شدہ پر متفق ہوں تو کاغذات کی ترتیب اوسی طور پر کیجاویگی اور اگر وہ متفق نہوں تو اس امر کی نسبت عدالت سے استصواب کیا جاویگا

رقم اخراجات کے داخل نہ کرنے کے نتائج۔

۱۳۔ اگر اپیلانٹ میعاد مقررہ کے اندر اصلی یا مزید رقم مطلوبہ حسب قاعدہ ۲ یا ۹ داخل کرنیسے قاصر رہے تو امر مذکور کی نسبت عدالت کے احکام حاصل کیے جاینگے یعنی استصواب کیا جاویگا اور اپیلانٹ کو نوٹس دیا جاویگی اور عدالت سماعت اپیل کو میعاد غیر معینہ کے لئے ملتوی کر سکتی ہے یا اور ایسا حکم صادر کر سکتی ہے جو اوسکے نزدیک مناسب ہو۔ اگر فریقین میں سے کوئی فریق میعاد معینہ کے اندر اصلی رقم مزید مطلوبہ حسب قاعدہ ۸ یا قاعدہ ۹ داخل کرنیسے قاصر رہے تو اوس طرح امر مذکور کی نسبت استصواب کیا جاویگا اور فریق متعلقہ کو نوٹس دیا جاویگی۔ اور عدالت حکم دے سکتی ہے کہ کاغذ یا کاغذات جنکی بابت اخراجات داخل نہیں کی گئی مسل نقل شدہ سے متروک کیے جاوینگے یا اور ایسا حکم صادر کر سکتی ہے جو عدالت کے نزدیک مناسب ہو۔

ترمیم میعاد مقررہ حسب قواعد ہذا۔

۱۴۔ میعاد جو قواعد ہذا کی رو سے کسی فریق کیطرف سے طیاری مسل نقل شدہ کے واسطے کسی کام کے کرنیکے لئے مقرر ہے بذریعہ حکم عدالت وجہ ثابت کیے جانے پر یا تو میعاد مقررہ کے منقضی ہونے سے پیشتر یا اوسکے بعد بڑہائی جاسکتی ہے طیاری مسل نقل شدہ کی میعاد اوسکے مختلف مراحل میں جتنا رجسٹرار کے حکم سے مقرر کیجاویگی اور وقتاً فوقتاً بحکم صاحب موصوف بڑہائی جا سکیگی

تعداد کاپی ہائے مطبوعہ

۱۵۔ اون مقدمات میں جنکے واسطے اون احکام درج ہیں پیپر بک کی دس کاپیاں چہاپی جاینگی مگر خاص صورت میں کاپیوں کی تعداد بذریعہ حکم عدالت بڑہائی جاسکتی ہے ۔

کاپیاں کسطرح صرف کیجاوینگی

۱۶۔ اپیلانٹ و ریسپانڈنٹ چہپی ہوئی پیپر بک کی ایک ایک کاپی مفت لے سکتے ہیں۔ اور کاپیاں مزید اگر دستیاب ہوسکتی ہوں تو تین آنہ فی صفحہ مطبوعہ کے حساب سے خرید کیجاسکتی ہیں ۔

ہر ایک پیپر بک کے لفافہ پر فیس وصول شدہ تحریر کیجاویگی۔

۱۷۔ ہر ایک پیپر بک کے لفافہ پر جسکی بابت فیس وصول کی گئی ہو رقم وصول شدہ اور اوس فریق کا نام جس سے وہ وصول کیگئی ہو تحریر کیجاویگی اور رقم مذکور بپابندی احکام قاعدہ ۵ خرچہ مقدمہ میں شامل کیجاویگی بجز اوس صورت کے کہ ڈویژن بنچ سماعت کنندہ مقدمہ اور طرح حکم دے ۔

۱۸۔ جبکہ چھپی ہوئی مسل مکمل ہو جاوے تو فریقین میں سے کوئی فریق بذریعہ حکم صاحب رجسٹرار تفصیل اخراجات جو اوسکی طرف سے ہوئی ہوں حاصل کر سکتا ہے۔ اور بقیہ اوس رقم کا (اگر کوئی ہو) جو اوسنے بموجب قواعد ہذا داخل کی ہو واپس لے سکتا ہے۔

حساب اخراجات۔

۱۹۔ بصورت شک یا تنازعہ کہ وہ طریقہ جو قواعد ہذا کسی خاص امر میں جسکا اپیلانٹ یا جسکا اپیلانٹ سے تعلق ہو بذریعہ حکم عدالت تجویز کیا جاویگا۔

بصورت تنازعہ عدالت تصفیہ کریگی۔

۲۰۔ صاحب رجسٹرار اپنی قضائی رائے پر اور نیز بشرطیکہ فریقین میں سے کوئی فریق بذریعہ ایک عرضی کے جسپر ٹکٹ بالضابطہ چسپان ہو اس امر کی درخواست کرے تو کسی امر کی نسبت جسکو واسطے ان قواعد میں صریح حکم درج نہو عدالت سے استصواب کریگا۔ اور نیز صاحب موصوف اون خدمات میں سے جو بموجب قواعد اونپر لازم آتی ہیں کوئی خدمات بذریعہ حکم عدالت صاحب ڈپٹی رجسٹرار یا دیگر افسر عدالت کو تفویض کر سکتے ہیں۔

صاحب رجسٹرار کی طرف سے استصواب نیز اختیارات کا حوالہ کرنا۔

۲۱۔ قواعد ہذا کی اغراض کیلئے جب تعمیل حکم عدالت ضرورت ہے تو صرف واحد حکم کافی ہوگا۔ اور جو حکم مذکور بدین شرط کہ جسپر مکرر غور کیا جا سکتا ہے قطعی ہوگا۔

صرف ایک جج کا حکم کافی ہوگا۔

۲۲۔ کل اخراجات جو ہر فریق بموجب قواعد ہذا ادا کر چکا ہے وہ مستوجب اس امر کے ہونگے کہ اپیل کی نسبت عدالت اگر حکم اخیر میں اونکی بابت بطور خرچہ اپیل عمل کیا جاوے۔

اخراجات خرچہ اپیل متصور ہونگے۔

۲۳۔ قواعد مندرجہ بالا جہانتک ہو سکے ہر ایک اپیل پر بالیت صراحۃً قاعدہ۔ ا۔ اور جو بیف کورٹ میں بروقت نفاذ پذیر ہونے قواعد ہذا کی زیر تجویز ہو خواہ وہ اپیل اول ہو یا ثانی بقید شرائط مندرجہ ذیل جاری ہونگے۔ یعنی۔

قواعد ہذا کا اطلاق زیر تجویز مقدمات پر ہوگا۔

(الف) یہہ کہ تاریخ مقررہ سماعت اپیل اوس وقت جبکہ قواعد ہذا نفاذ پذیر ہوں چار ماہ سے کم عرصہ پر نہو۔

(ب) یہہ کہ کوئی کاغذ جو تاریخ متذکرہ اخیر پر ترجمہ ہو چکا ہو یا چھپ چکا ہو اوسکا مکرر ترجمہ نہیں کیا جاویگا اور نہ وہ چھاپا جاویگا۔

(ج) یہہ کہ اپیل ثانی یا اپیل فریقین میں فہرست کاغذات مسل عدالت اپیل ماتحت مرتبہ قاعدہ ۔ کے حصہ اول میں علاوہ کاغذات اقسام متذکرہ ضمیمہ ب کے کاغذات ذیل شامل ہونگے۔ یعنی

(۱) وجوہات اپیل بعدالت اپیل ماتحت۔

(۲) جوابات احکام واپسی۔

ضمیمہ الف

مسل کے ترجمہ اور نقل اور چھپوانے کی بابت اخراجات بشرح مندرجہ ذیل لئے جاوینگے۔

(۱) تخمینہ اخراجات . . . . عہ

(۲) بابت تیاری فہرست کاغذات بحساب ۱۰ اندراجات یا کسر آن . . . . . . عہ

(۳) بابت نقل مسل بحساب ایکہزار الفاظ . . . . عہ

(۴) بابت مقابلہ و تصدیق مسل نقل شدہ بحساب ایکہزار الفاظ ۶/

(۵) ترجمہ مسل بحساب ایکہزار الفاظ اصلی مسل کے . . . . سے

(۶) بابت تصحیح ترجمہ بحساب انگریزی الفاظ اصل مسل کے . . . . [illegible]

(۷) بابت انڈکس تاریخوار بحساب ۱۰ اندراجات یا کسر آن . . . . . . [illegible]

(۸) بابت چھپوائی فی صفحہ مطبوعہ . . . . [illegible]

(۹) بابت مقابلہ تصحیح پروف ہائے مطبوعہ فی صفحہ مطبوعہ . . . . [illegible]

(۱۰) بابت طیاری خاص انڈکس حسب قاعدہ ۱۲ . . . . . . [illegible]

نوٹ (الف) ۔ ترجمہ میں مقابلہ کنندہ کو کاغذ ترجمہ شدہ کا پڑھکر سنانا شامل ہے۔

〃 (ب) شرح اخراجات مندرجہ ضمیمہ بالا وقتاً فوقتاً بحکم عدالت قابل ترمیم ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شرح مقررہ بالا زیادہ نہ کیجاویگی۔ اور کوئی ترمیم ایسی اپیل پر موثر نہوگی جسکی نسبت ترمیم مذکور کے نفاذ سے پیشتر یہ حکم ہو چکا ہو کہ بموجب قواعد ہذا اوسپر عملدرآمد ہوگا

ضمیمہ ب

(۱) عرضی دعوی۔

(۲) اظہارات فریقین یا انکے وکلا یا مختاران کے اور کل اقبالات جو انکی طرف سے کی گئی ہوں خواہ وہ زبانی ہوں یا تحریری

(۳) بیانات تحریری جنمیں دعاوی مطالبہ مجرائی شامل ہیں ۔

(۴) امور تنقیح طلب ۔

(۵) دستاویزات پیش کردہ و ثبوت تحریری ۔

(۶) شہادت گواہان ۔

نوٹ ۔ جبکہ شہادت بزبان اردو تحریر ہوئی ہو اور نیز اوسکی ایک یادداشت بزبان انگریزی تحریر شدہ حسب دفعہ ۱۸۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی موجود ہو تو صرف یادداشت مذکور فہرست کے حصہ اول میں شامل کیجاویگی اور شہادت بزبان اردو حصہ دوئم میں ۔

(۷) رپورٹ ہائے اہالیان کمیشن اور اونکے اظہارات ۔

(۸) اقرارنامجات تفویض مقدمہ بثالثی ۔ حکم تفویض مقدمہ جو اوسپر صادر کیا گیا ہو ۔ ثالثان اور سرپنچان کے فیصلجات ثالثی اور اونکے اظہارات ۔

(۹) عدالت کے احکام درمیانی جو روئداد پر موثر ہوں ۔

(۱۰) فیصلہ ۔

(۱۱) ڈگری ۔

(۱۲) وجوہات اپیل چیف کورٹ ۔

باب ششم

نقشجات و رجسٹرہا و نمونجات وغیرہ

سرکلر نمبر ۱۴۱ - ہدایات درباب تیاری نقشجات مرتبہ باوقات معینہ

نقشہ نمبر ۳ صاحبان مجسٹریٹ

مجسٹریٹون کا نقشہ نمبر ۳ حسب ہدایات ذیل تیار کیا جاویگا -

(۱) خانجات نمبر ۱، ۲، و ۳ صاحب مجسٹریٹ کی زبان مادری مین پر کئے جاوینگے الّا یہہ ضرور نہین ہے کہ خود بقلم صاحب مجسٹریٹ پر کئے جاوین) البتہ جب ضرورت ہو تو کیفیت خانہ نہم مین صاحب مجسٹریٹ خود تحریر کرینگے -

(۲) اس نقشہ مین مقدمات اسی ترتیب سے درج ہونے چاہئین جسمین وہ فیصل ہون -

(۳) خانہ ۹ مین صاحب مجسٹریٹ ضلع نقشہ کو بخدمت صاحب سشن جج ارسال کرنیسے پیشتر ایسی کیفیت درج کرینگے جو وہ ضروری سمجھین اور علی ہذا القیاس صاحب سشن جج خانہ ۹ مین تفصیلی اور پڑتال مسل ان مقدمات کی جنمین یہہ بات ضروری معلوم ہو ایسے احکام صادر کرینگے جو وہ مناسب سمجھین -

(۴) ہر ایک صاحب مجسٹریٹ اپنے اپنے نقشہ پر دستخط کریگا اور وہ اندراجات خانجات ا تا ۸ کی بابت ذمہ دار ہوگا -

نقشجات کب بہیجے جاتے ہین -

۲ - جس مہینے کی بابت یہہ نقشجات ہون اوس سے اگلے مہینے کی ۱۰ تاریخ تک صاحب سشن جج کے پاس پہونچ جانے چاہئین اور بعد ملاحظہ کے نقشجات مذکور صاحب مجسٹریٹ ضلع کے پاس اونکے محکمہ مین داخل دفتر ہونیکے واسطے واپس کئے جانے چاہئین - چیف کورٹ کبھی کبھی نقشجات مذکور ملاحظہ کے لئے طلب کریگی -

بعض عہدہ داران فوجداری نقشہ تیار نہین کرتے ہین -

۳ - افسران نہر و ریونیو جنگلات جنکو اختیارات مجسٹریٹی حاصل ہین مطلوب نہین ہے کہ اس نقشہ کو تیار کرین -

نقشجات ماہواری کا دستور جو چیف کورٹ مین ارسال ہوتا ہے -

۴ - مفصل ہدایات درباب تیاری ماہواری سہ ماہی نقشجات ضلع و نقشجات قسمت جنکا چیف کورٹ مین ارسال ہونا مطلوب ہے نمونجات مطبوعہ کی پشت پر ملینگی اور اونکی ٹھیک ٹھیک تعمیل ہونی چاہئے - چونکہ نقشجات کے نمونہ وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہتے ہین ہدایات مذکورہ کو اس مقام پر درج کرنا مناسب نہین سمجھا گیا -

سرکلر نمبر ۱۴۲ - ملاحظہ نقشجات مرتبہ باوقات معینہ

صاحبان جج قسمت و صاحبان جج ضلع و صاحبان مجسٹریٹ ضلع اپنی اپنی قسمت یا ضلع کے انتظام کے ذمہ دار ہین -

صاحبان جج قسمت و صاحبان جج ضلع و صاحبان مجسٹریٹ ضلع اپنی اپنی قسمتہا و اضلاع کے انتظام کی بابت اولاً ذمہ دار ہین پس سرکلر مذکور کو نقشجات کا ملاحظہ کرنا چیف کورٹ کے ہی بین صاحبان موصوف کو پوری پوری اور محتاط نگرانی کی ذمہ داری سے کسیطرح سبکدوش نہین کر سکتا کیونکہ یہی نگرانی زیادہ تر ذریعہ نگہداشت کارگذاری مسالتہائے ماتحت کا ہے -

ماہواری و سہ ماہی نقشجات کی نسبت صاحبان مجسٹریٹ -

۲ - لہذا صاحبان مجسٹریٹ ضلع و صاحبان جج ضلع کو تاکید کیجاتی ہے کہ اپنے اضلاع کے نقشجات ماہواری و سہ ماہی کو جبکہ وہ اونکے روبرو پیش ہون

صلاح و صاحبان جج ضلع کے فرائض۔

باحتیاط پڑتال کرین اور ایسی امر کی نسبت رائی لکہین جو اونکو بیضابطہ یا ناقابل اطمینان معلوم ہو اور جو کچہہ بیقاعدہ ہو اوسکی تصحیح کیلئے فوراً تدبیر کریں صاحبان موصوف کی کیفیت اور احکام سے افسران متعلقہ کو فوراً اطلاع ملنی چاہیے اور یہہ اونکی ایک نقل مع نقشجات محکمہ صاحب جج قسمت مین ارسال ہونی چاہیے اور اصل تحریر کوائف وغیرہ محکمہ ضلع مین اصل نقشجات کے ساتھہ بطور تحریر رکہی جاویگی۔

فرائض صاحب جج قسمت

۳۔ ہر ضلع کے نقشجات وصول ہونے پر صاحب جج قسمت اونکو باحتیاط ملاحظہ کرینگے اور کسی بیضابطگی کو جسکو صاحب مجسٹریٹ ضلع یا صاحب جج ضلع نے نظرانداز کر دیا ہو تاڑ کر اوسکے رفع کرنیکی تدابیر کرینگے اور اپنی کیفیت کی ایک نقل صاحب مجسٹریٹ ضلع یا صاحب جج ضلع کے پاس بغرض اطلاع افسران متعلقہ ارسال کرینگے جبکہ کل قسمت کے نقشجات اسطرح پر پہنچ جاوین تو صاحب جج قسمت اونکو مع کیفیت صاحب مجسٹریٹ ضلع یا صاحب جج ضلع اور ایک نقل خاص اپنی کیفیت کی چیف کورٹ مین ارسال کرینگے اور اپنی کیفیت کی ایک نقل اپنے محکمہ مین بطور تحریر رکہہ لیوینگے۔

ان ہدایات کی تعمیل کا مدعا

۴۔ واضح ہو کہ اس طریقہ کی بموجب کوائف صاحبان مجسٹریٹ اضلاع و صاحبان جج اضلاع و صاحبان جج قسمت کی اطلاع افسران متعلقہ کو ہمیشہ ہوجایا کریگی اور اونکی ایک نقل افسر ملاحظہ کنندہ کے دفتر مین بطور تحریر رکہی جایا کریگی تحریر رائی مذالتہا ماتحت بعد ملاحظہ ایسے مکمل ہوجانا چاہیئے کہ صاحبان جج چیف کورٹ کو جبکہ نقشجات اونکے سامنے پیش ہون کچہہ گنجایش کیفیت تحریر کرنی یا سوالات کرنیکی نرہے جس صورت مین افسر ملاحظہ کنندہ کو نقشہ ماہواری پر کچہہ رائی تحریر نہ کرنی ہو تو اوسکو چاہیے کہ اوسپر ایک یادداشت اسی مضمون کی تحریر کردے۔

ماہواری نقشہ ضلع نمبر ۴

۵۔ ماہواری نقشہ ضلع نمبر ۴ متوضیح ثبوت جرائم اشخاص مجرم ثابت شدہ سابقہ کی نسبت عدالت ہذا نے یہہ حکم صادر کیا ہے کہ جبکہ صاحب مجسٹریٹ قسمت کو بذریعہ ملاحظہ کسی طلبی ایسے امر کی اطلاع ہو کہ حکم سزا جو کسی مجسٹریٹ ماتحت نے ثبوت جرم ثانی پر صادر کیا ہے خفیف ہے تو صاحب مجسٹریٹ ضلع مقدمہ کو خود ملاحظہ کرین اور مجسٹریٹ متعلقہ کو امور مناسب سے اطلاع دیوین۔ اگر صاحب مجسٹریٹ ضلع کے نزدیک سزا مجوزہ بالکل غیر مکتفی ہو تو اونکو چاہیے کہ مقدمہ کی نسبت معمولی طور پر بغرض نگرانی رپورٹ کرین۔

نقشہ جات چیف کورٹ مین رکہہ لئے جاوینگے

۶۔ کل ماہواری و ششماہی نقشہ جات مرسلہ بچیف کورٹ دفتر چیف کورٹ مین رکہہ لئے جاوینگے۔

نقشہ نمبر ۴ صاحب مجسٹریٹ

۷۔ یہہ ہدایات ماہواری نقشہ نمبر ۴ صاحب مجسٹریٹ سے متعلق نہین ہین جسکے ساتہہ بموجب ہدایات مندرجہ سرکلر ماسبق عملدرآمد ہوگا۔

سرکلر نمبر ۱۴۳ سالانہ نقشجات و رپورٹ ہائے

نقشجات کی تیاری مین تنبیہات مندرجہ تحت نقشجات کے تعمیل کرنی چاہیے

جو تنبیہات تشریحی ہر نقشہ کے مطبوعہ نمونہ جات کے تحت مین درج ہین اونپر کمال توجہ کرکے نقشجات دیوانی و فوجداری طیار کئے جانے چاہیئن اسلئے کہ ٹہیک ٹہیک عملدرآمد کرنے کیلئے افسران رپورٹ کنندہ کو چاہیے کہ ہر سال بروقت وصول نقشجات سادہ ہر ایک تنبیہ کو احتیاط سے اوس شخص کو سمجہا دیوین جسکا کام نقشونکو تیار کرنیکا ہو اور پہلے قبل اسکے کہ نقشجات مذکور روانہ کئے جاوین افسران موصوف کو اپنا اطمینان کر لینا چاہیے کہ تمام ہدایات نسبت تیاری نقشجات کے مناسب طور پر تعمیل ہوگئی ہے۔

تحریر رپورٹ سالانہ مین کن ہدایات کو ملحوظ

۲۔ جو رپورٹ مین نقشجات کے ساتہہ ہون وہ ایسی مختصر ہونی چاہیئن کہ اون مین کوئی امر جو قابل تحقیقات قابل ذکر یا بیان ہو ترک نہ کیا جاوے اور [illegible]

رکہنا چاہئے۔

فولسکیپ کے نصف تختون پر کاغذ ایک ہی صفحہ پر تحریر کرنا چاہئے۔ نصف تختہ ہائے کاغذ سر پشتانی ہائے مطبوعہ محکمہ چیف کورٹ سے بہیجی جاینگی جبکہ کسی مضمون کے تحریر مین نصف تختہ سے زیادہ مطلوب ہو تو حسب ضرورت اور نصف تختے اوسکے ساتھہ لگا دیئے جاہئین۔ جب کسی مضمون مین کسی کیفیت کی تحریر کرنیکی ضرورت نہو تو بہی نصف تختہ کاغذ سر پشتانی مطبوعہ اوسکی جگہہ مناسب مین داخل کر دیا جاویگا اور اوسکے اوپر یہہ الفاظ کیفیت ندارد لکہہ دیئے جائین

تاریخہائے ارسال نقشجات و رپورٹ ہائے فوجداری

۳۔ صاحبان مجسٹریٹ ضلع کے فوجداری نقشجات و رپورٹہائے جو صاحب سشن جج کے خدمت مین ہر سال ۱۵ جنوری تک ارسال ہونی چاہئین اور اوسیوقت اصل (اوفس کاپی) رپورٹ ہائے وغیرہ چیف کورٹ مین ارسال ہونی چاہئین نقشجات سشن بہی ۲۰ جنوری تک چیف کورٹ مین آنہ ہونی چاہئیے اور رپورٹ صاحب سشن جج معہ صاف نقول رپورٹ ہائے و نقشجات ضلع اوسکی بعد ۳۱ جنوری تک ارسال ہونی چاہئین۔

تاریخہائے ارسال نقشجات و رپورٹ ہائے دیوانی

۴۔ دیوانی نقشجات و رپورٹ ہائے صاحبان جج ضلع ہر سال ۳۱ جنوری تک صاحب جج قسمت کی خدمت مین ارسال ہونی چاہئین اور اوسیوقت اصل (اوفس کاپی) رپورٹ ہائے وغیرہ چیف کورٹ مین روانہ کیجاوین۔ نقشجات قسمت بہی ۱۰ فروری تک روانہ ہونی چاہئین اور رپورٹ صاحب جج قسمت معہ صاف نقول رپورٹ ہائے و نقشجات ضلع اوسکے بعد ۲۰ فروری تک بہیجے جانے چاہئین۔

سرکلر نمبر ۴۴ – بہم رسانی نمونجات دیوانی و فوجداری

نمونجات مطلوبہ صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور بہم پہونچاویگا۔

بموجب احکام گورنمنٹ عالی لوگریفی چہاپہ چہاپنے کا کام سنٹرل جیل پریس سے تبدیل ہوکر غیر ملازم کو ٹہیکہ کو دیا گیا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس لاہور ذریعہ خط و کتابت مابین دفاتر و ٹہیکہ داران کے مقرر کیا گیا ہے۔ آئندہ کو کل نمونجات مطلوبہ برائے استعمال عدالتہائے دیوانی و فوجداری صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس لاہور براہ راست بہم پہونچاویگا۔

انڈنٹ چیف کورٹ میں ارسال کئے جاوینگے

۲۔ سالانہ و ضروری انڈنٹ برائے نمونجات جوڈیشل دفتر چیف کورٹ مین جیسا کہ اب تک ہوتا رہا ہے ارسال کئے جایا کرین۔ پڑتال کرنیکے بعد انڈنٹ ہائے مذکور لغرض تعمیل پاس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس کے بہیجے جایا کرینگے۔

سالیانہ انڈنٹ کب تک ارسال ہونے چاہئین

۳۔ سالیانہ انڈنٹ مطبوعہ نمونہ جات جوڈیشل کے لئے معرفت صاحب جج قسمت ایسے وقت بہیجے جانے چاہئین کہ دفتر چیف کورٹ مین ہر سال یکم نومبر تک پہونچ جایا کرین انڈنٹ ہائے کے وصول ہونیکے بعد فوراً ایک عام انڈنٹ دفتر چیف کورٹ سے پاس صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس کے بہیجا جائیگا سالانہ انڈنٹ معہ مثنی ارسال ہونا چاہئے۔

ضروری انڈنٹ

۴۔ ضروری انڈنٹ ہائے نمونہ جات جوڈیشل کے لئے فارم نمونہ معینہ مین کسیوقت بہیجے جاسکتے ہین۔

پیکٹ ہائے کے ساتھہ چالان بہیجا جائیگا اور بعد بہم پہونچنے نمونجات محرر اسکے ہائے کے پڑتال کرکے جاوینگے

۵۔ افسران درخواست کنندہ کو جنمین پیکٹ ہائے یا پارسل حوالہ نمونہ جات ارسال کرنیکے وقت صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس بمع ڈاک ایک چالان بہی بہیجیگا۔ پیکٹ یا پارسل کے وصول ہونے پر افسر متعلقہ کو چاہئے کہ نمونجات کی باحتیاط پڑتال کریوے اور اونکی ٹہیک ٹہیک معلوم کرنے کے بعد چالان صاحب سپرنٹنڈنٹ کے پاس داخل دفتر ہونیکی غرض سے واپس بہیجدیوے۔

نمونہ جات نقشہ جات معینہ بدون انڈنٹ بہم پہونچائے جاوینگے

۶۔ یہہ ہدایات نقشہ جات معینہ کے مناسب حال نہین ہین نقشجات مذکور محکمہ چیف کورٹ سے بلا کسی انڈنٹ کے مطابق فہرست مندرجہ تتمہ ہ۔ ب کے بہیجے جاوینگے

فہرست نمونجات مقررہ

۷ - فہرست نمونجات دیوانی و فوجداری جو چیف کورٹ نے ملک پنجاب مین عام استعمال کے لئے مقرر کی ہے تتمہ نمبر ۲ مین ملیگی - واضح ہو کہ صرف وہ نمونجات جو پنجاب ہی مین عام مستعمل ہین اور جنپر لفظ مطبوعہ لکہا ہے مطبوعہ بہیم پہونچائے جاوینگے - دیگر نمونجات جب کبہی مطلوب ہون قلمی تیار کئے جاوین ۔

نمونجات بل وغیرہ

۸ - نمونہ جات متعلقہ کنٹنجنٹ بل صاحب اکونٹنٹ جنرل بہیجینگے -

نمونجات بزبان اردو

۹ - اردو نمونہ جات کے مہیا کرنیکے واسطے اعلی افسران محکمہ جات اپنے اپنے لئے خود انتظام کرینگے -

سرکلر نمبر ۱۴۵ - فہرست ہائے رجسٹر ہائے معہ ہدایات متعلقہ

یکسان اقسام رجسٹر مقرر کئے گئے ہین

چیف کورٹ نے بمنظوری نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یکسان اقسام رجسٹر ہائے بغرض استعمال عدالتہائے ماتحت دیوانی و فوجداری پنجاب مقرر کئے ہین ۔ نمونہ جات رجسٹر ہائے تتمہ نمبر ۱ مین درج ہین - -

رجسٹرون مین تغیر و تبدیل بلا منظوری چیف کورٹ نہ کیا جاوے

۲ - ان رجسٹرون کے نمونون مین سوائے ماقبل منظوری چیف کورٹ کے کوئی تبدیلی یا ترمیم نہین کرنی چاہئے - اس سے یہ مراد نہین ہے کہ جب کبہی اونکے اصلاح رجسٹر ہائے مذکور تبدیلی ضروری تصور ہو تو اوسکی تحریک نہ کیجاوے - حتی الامکان رجسٹر ہائے مذکور کے مکمل اور آسان بنانیمین ہر طرح کی کوشش کی گئی ہے تاہم ممکن ہے کہ غلطیان اور فرو گذاشت ہائے وقوع مین آئی ہون اور اگر اونکی اطلاع دیجاوے تو حکام چیف کورٹ خوش ہونگے تاکہ اونکی تصحیح عمل مین آوے -

کس اہلکار کو رجسٹر رکہنے چاہئیں

۳ - عدالتہائے جنمین ہر ایک رجسٹر رکہا جاوے اور کون اہلکار اوسکو رکہے اور ہدایات بارہ مین کہ وے کسطرح رکہنے چاہئیں نقشہ مختصر مین مفصلاً تحریر کئے گئے ہین -

رجسٹر علیحدہ علیحدہ کتابون مین یا باہم دیگر رکہے جاوین

۴ - ایک ہی کتاب کے مختلف حصون مین کئی رجسٹر ہائے بنائے جاسکتے ہین جنکے حصون مین اندراجات کے کثیر التعداد ہونیکا احتمال نہو - یا اگر محکمہ کا اعلی افسر چاہے تو ہر رجسٹر کیواسطے علیحدہ علیحدہ کتاب رکہی اور ایک ہی کتاب مین کئی سال کی اندراجات درج ہوسکتی ہین ہر سال ہی نمبر سلسل جدید شروع کیا جاوے -

اوزیری افسران جو ڈپٹی کمشنر کو رجسٹر رکہنے چاہئیں

۵ - جو رجسٹر ہائے واسطے تحصیلداران معین ہوئے ہین اون ہی کے مطابق حتی الامکان اوزیری افسران جو ڈپٹی ہی رجسٹر رکہین صاحبان ڈپٹی کمشنر کتابین طیار کرکے اور انڈکس لگا کر حاکمان مذکور کے پاس بہیجین ۔

افسران نہار و پرمٹ و محکمہ جنگلات کو رجسٹر رکہنے چاہئیں -

۶ - افسران انہار و پرمٹ محکمہ جنگلات کو جنکو اختیارات مجسٹریٹی حاصل ہین رجسٹر ہائے نمبر ۳ - ۷ - ۱۰ - ۱۱ - رکہنے چاہئیں اور اونکو چاہئے کہ ان رجسٹرون کی انتخابات خدمت مین صاحب مجسٹریٹ ضلع جنکے علاقہ مین جرائم وقوع مین آوین اور اونکی تجویز ہو معہ مسلہ مقدمات جنکو اونہون نے بحیثیت مجسٹریٹی فیصل کیا ہو ماہ بماہ بہیجین -

نمبر	نام رجسٹر	عدالتیں	رکھنے والا	کیفیت
	اپیل منظور شدہ و واپس شدہ	عدالت ہائے تحصیل و منصفان عدالت ہائے اونریری عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ عدالت ہائے قسمت	مسلخوان یا کلرک اوف کورٹ	اس رجسٹر کی خانہ پری مسلخوان یا کلرک اوف کورٹ اوسی وقت کریگا کہ جب افسر عدالت حکم نامنظوری یا واپسی کا صادر کرے۔
۹	رجسٹر تاریخہا ئے مقرر شدہ برائے تجویز مقدمات و اپیلہائے و برائے مقدمات اجرائے ڈگری	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل و منصفان عدالت ہائے اونریری عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ عدالت ہائے قسمت	مسلخوان یا کلرک اوف کورٹ	اس رجسٹر میں سال بھر کے لئے ہر یوم کاروباری کیواسطے جدا جدا ایک صفحہ رکھنا چاہئے اور بموجب اسکے کہ کوئی تاریخ مقرر ہووے مقدمہ رجسٹر کے صفحہ مناسب میں درج کرنا چاہئے۔ نالشات لبری و مقدمات اجرائے مسعودہ و دیگر ... تاریخ میں جنپر الف و ب کا نشان ہو درج کئے جانے چاہئیں۔ ایک نقل رجسٹر حسب ہر ہفتہ یا دو ہفتہ آئندہ کی مقدمات مقررہ معلوم ہون کچہری کے برآمدہ میں کسی جگہ بطور فہرست میں لگا دینی چاہئے۔ اس فہرست مقدمات کو ہر روز درست کرنا چاہئے۔ (دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۶۔)
۱۰	رجسٹر اجرائے ڈگریات	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل و منصفان عدالت ہائے اونریری عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ	اہلمد یا کلرک اوف کورٹ	ہر ایک عدالت کو ایک جدا جدا رجسٹر رکھنا چاہئے۔ جب رجسٹر ہائے مذکورہ میں افسر مقررہ بغرض اجرائے ڈگریات عدالت ہائے صدر اندراجات کرے تو مراتب اندراجات مذکورہ کی اطلاع عدالت متعلقہ کو دیجایا کریگی تاکہ عدالت مذکور خانہ جات ۱۲ لغایت ۲۰ دیوانی رجسٹر نمبر ۱ میں اندراجات مطلوبہ تحریر کر سکے
۱۱	رجسٹر فوجداری سبعدات اجرائے ڈگری۔	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل و منصفان عدالت ہائے اونریری عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ	اہلمد یا کلرک اوف کورٹ	ایضاً ایضاً ایضاً
۱۲	رجسٹر درخواست ہائے نظرثانی فیصلہ	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل و منصفان عدالت ہائے اونریری عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ عدالت ہائے قسمت	اہلمد یا کلرک اوف کورٹ	ہر عدالت میں ایک علحدہ علحدہ رجسٹر رکھنا چاہئے
۱۳	رجسٹر اپیل ہائے بنا راضی ڈگریات	عدالت ہائے قسمت و عدالت ہائے ماتحت مفوضہ اختیارات اپیل۔	اہلمد یا کلرک اوف کورٹ	جب کوئی یادداشت اپیل داخل کیجاوے تو عدالت اپیل یا افسر مجاز عدالت مذکورہ اوسکی پشت پر تاریخ ارجاع درج کریگا اور اپیل کو اوس کتاب میں جو اس غرض سے رکھی جاوے اور جسکو رجسٹر اپیل ہائے کہتے ہیں درج کریگا۔ (دفعہ ۵۴۳ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء۔)
۱۴	رجسٹر اپیل ہائے مقدمات متفرق	ایضاً	ایضاً	اس رجسٹر میں وہ حکم اپیل بنا راضی احکام درج ہونگے جو رجسٹر نمبر ۱۳ میں درج نہون۔

۱۵	محافظ دفتر کا رجسٹر عام مقدمات دیسی ہائی منفصلہ	عدالت ہائی صدر (سیکے لئی ایک) عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ عدالت ہائی قسمت	محافظ دفتر	جیسے کہ مسل ہر مقدمہ منفصلہ کی دفتر میں محافظ دفتر کے پاس وصول ہوتی جاوے اس رجسٹر کی خانہ پری ہونی چاہئیے - اگر مابین تاریخ فیصلہ اور تاریخ وصول مسل ایک ہفتہ سے زیادہ عرصہ گذر جاوے تو محافظ دفتر پر یہ فرض ہوگا کہ توقف مذکور کی صاحب ڈپٹی کمشنر کو اطلاع دیوے -
۱۶	رجسٹر دیوانی مقدمات طلب اجرائے ڈگری	عدالت ہائی صدر عدالت ہائی تحصیل و منصفان عدالت ہائی آنریری عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ	ناظر صدر نائب ناظر اہلمد	
۱۷	رجسٹر اشخاص ضمانت یافتہ بیلف تحقیق عدالت -	عدالت ہائی صدر عدالت ہائی تحصیل و منصفان عدالت ہائی آنریری عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ عدالت ہائی قسمت	سلوان یا کلرک اوف کورٹ	
۱۸	رجسٹر ادائی رسوم اسٹامپ و تاوان ناقص	عدالت ہائی صدر عدالت ہائی تحصیل و منصفان عدالت ہائی آنریری عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ	اہلمد کلرک اوف کورٹ	لازم ہے کہ ہر ایک ماہ کی اختتام پر ایک انتخاب اس رجسٹر کا جسمین رسوم اور تاوان ہائی وصول شدہ اندراج ہو دیگر مراتب مندرجہ رجسٹر درج ہوں صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس مرسل کیا جاوے -
۱۹	رجسٹر کورٹ فیس جو ہر روز وصول ہو	عدالت ہائی صدر عدالت ہائی تحصیل و منصفان عدالت ہائی آنریری عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ عدالت ہائی قسمت	سلوان یا کلرک اوف کورٹ	اس غرض سے کہ تعداد کورٹ فیس وصول شدہ دکھائی جاوے یہ ضروریات سے ہے کہ اوسکا ایک علحدہ رجسٹر رکھا جاوے - یہ رجسٹر ہر ایک عدالت میں رکھا جاویگا اور اوس میں کل قیمت کورٹ فیس کی جو روزانہ زیر ہر چہار مدات مندرجہ رجسٹر مذکور بعدالتین مذکور وصول ہو درج ہوگی - کیونکہ اس امر کی احتیاط رکھنا ضروریات سے ہوگی کہ مقدمات منفصل شدہ میں کوئی رقم دوبارہ جمع نہ ہو جاوے اور صاحبان ڈپٹی کمشنر کو امر مذکور کے واسطے انتظام کرنا چاہئیے - جو رقوم روزمرہ اس رجسٹر میں درج ہو تو صاحب جج کو چاہئیے کہ جب دن کا کام ختم ہو جاوے اونکو ملاحظہ کر کے اور اوپر دستخط مختصر اوس پر کرے -
۲۰	رجسٹر جرمانہ جو اہلکاران پر کیا جاوے	عدالت ہائی صدر عدالت ہائی تحصیل و منصفان عدالت ہائی آنریری عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ عدالت ہائی قسمت	ناظر صدر اہلمد	اس رجسٹر میں کل جرمانہ جو اہلکاران پر کیا جاوے درج ہونے چاہئیں -
۲۱	رجسٹر نوکریان	محکمہ صدر عدالت ہائی مطالبہ خفیفہ	ناظر صدر کلرک اوف کورٹ	ہر نوکری کی تقرری معہ مراتب ذیل عدالتین درج رجسٹر ہونی چاہئیے - یعنی نام نوکر کی - اوسکی عمر - اوسکا مقام سکونت - اوسکی باپ کا نام اور تاریخ تقرری - ایک رجسٹر عدالت قسمت کی بابت رکھا جائیگا - ایک بابت کل عدالت ہائی صدر کی - ایک بابت ہر ایک عدالت مطالبہ خفیفہ کی اور ایک رجسٹر صدر میں بابت جملہ عدالت ہائی منفصل کے -

۸	رجسٹر مقدمات مجوزہ صاحبان مجسٹریٹ ضلع باستعمال اختیارات مفوضہ حسب دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری	عدالت ہائے صاحبان مجسٹریٹ ضلع	اہلمد	کو قبل از اختتام سال اطلاع دیجاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دفتر ہذا میں اس امر کی احتیاط کی جاتی ہے کہ نتائج کل استغاثہ جات حسب دفعہ ۴۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری و نوٹیفیکیشن ہائی چیف کورٹ متعلقہ اندر سال کے اطلاع پوری پوری طور پر قبل از اختتام سال دیجاتی ہے۔ اس رجسٹر مین وہ تمام مقدمات درج ہونے چاہئیں جنکی تجویز صاحب مجسٹریٹ ضلع نے استعمال اپنے اختیارات مزید کے کی ہو۔
	رجسٹر تجاویز سشن	عدالت ہائے سشن	اہلمد	
۹	رجسٹر تجاویز رعایا برطانیہ اہل یوروپ (عدالت ہائے ضلع)	صاحبان مجسٹریٹ ضلع و دیگر صاحبان مجسٹریٹ جنکو حسب ضابطہ اختیار حاصل ہو۔	اہلمد	رجسٹر ہذا انگریزی مین رکھا جانا چاہیے۔
۱۰	رجسٹر تجاویز رعایا برطانیہ اہل یوروپ (عدالت ہائے سشن)	عدالت ہائے سشن	کلرک اوف کورٹ	ایضاً
۱۱	رجسٹر استغاثہ جات نسبت چلن ملازمان سرکار و تحقیقات و نتائج آن۔	عدالت ہائے صدر۔ عدالت ہائے سشن	سپرنٹنڈنٹ کلرک اوف کورٹ	
۱۲	رجسٹر اپیل ہائے مقدمات فوجداری	صاحبان مجسٹریٹ ضلع دیگر صاحبان مجسٹریٹ جنکو اختیار سماعت اپیل حاصل ہون عدالت ہائے سشن	مسلخوان عدالت یا کلرک اوف کورٹ	
۱۳	رجسٹر تاریخہائے مقرر شدہ برائے تجویز مقدمات فوجداری معہ تاریخ وصول مقدمات چالان کردہ پولیس	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل عدالت ہائے وزیری عدالت ہائے سشن	مسلخوان عدالت	بموجب دفعہ ۳۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری التوائی یا برخاستگی جو کیجاوے اسکی غایت میعاد پندرہ دن ہے — اور بموجب دفعہ ۳۴۴ مجموعہ مذکور فوجداری مقدمون مین ہمیشہ تاریخ مقرر ہونی چاہیے اور ہر ایک مقدمہ فوجداری کا بیوم پیشی اول فیصل ہونا چاہیے یا کسی تاریخ مقررہ تک ملتوی ہونا چاہیے۔
۱۴	رجسٹر قیدیان زیر تجویز۔	عدالت ہائے صدر	ناظر۔	اس رجسٹر سے مراد یہ ہے کہ صاحب مجسٹریٹ کو تعداد اشخاص سے جو اسکی حوالات مین ہون آگاہ رکھا جاوے اور یہ مراد ہے کہ وہ بطور روک اس امر کے

نمبر رجسٹر	نام رجسٹر	عدالتہائے جن میں رکھنا چاہیے	کون اہلکار رکھیگا	کیفیت
		عدالت ہائے تحصیل، عدالت ہائے آنریری	اہلمد	کارآمد ہو کر کوئی اشخاص خلاف قانون حراست میں نہ رکھے جاویں اور رجسٹر مذکور باحتیاط رکھنا چاہیے -
۱۵	رجسٹر گواہان جو عدالت ہائے فوجداری میں حاضر ہوئے	عدالت ہائے صدر، عدالت ہائے تحصیل، عدالت ہائے آنریری، عدالت ہائے سیشن	اہلمد	اس رجسٹر میں تمام گواہان جو عدالت فوجداری میں حاضر ہوں خواہ وہ معرفت عدالت طلب کیے گئے ہوں یا از خود پولیس حاضر ہوئے ہوں اور جنکو یاد رکھو فریقین نے کو پیش کیا ہو درج ہونے چاہیئیں - اگر کوئی گواہ ہر روز حاضر ہو اور اوسکی رخصت کیا جاوے تو اوسکی ایک روز کی حاضری درج ہوگی اگر دوسرے روز ہو تو اوسکی دو روز کی حاضری درج ہوگی اور علی ہذا القیاس (اور اسکے بابت مزید دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۴۷)
۱۶	رجسٹر کورٹ فیس وصول شدہ روزانہ	عدالت ہائے صدر، عدالت ہائے تحصیل، عدالت ہائے آنریری، عدالت ہائے سیشن	سلسلہ خوان عدالت یا کلرک اوف کورٹ	اندراجات رجسٹر ہذا مفصل نہیں کیے جانے چاہیئیں مگر صرف ایسے ہونے چاہیئیں جس سے کل میزان زر وصول شدہ ہر روز وہ بابت طلبانہ و دیگر رسوم معلوم ہو جو عدالت استغاثہ کو درج کرکے اوسکے نام جو کچھ رسوم استغاثہ پر ادا ہوئی ہو بھیجا جاوے گا - اور اگر مقدمہ بعد میں منتقل کیا جاوے تو جس عدالت میں وہ منتقل کیا جاوے اوسکو نہیں چاہیے کہ دوبارہ رجسٹر میں رسوم داخل شدہ کو درج کرے - اندراجات پر افسر جلیس کو چاہیے کہ ہر روز اپنے دستخط مختصر کرے (نیز دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۲۸ فقرہ ۲۰۱)
۱۷	رجسٹر جرمانہ	عدالت ہائے صدر، عدالت ہائے تحصیل، عدالت ہائے آنریری، عدالت ہائے سیشن	دیکھو خانہ کیفیت	ہر عدالت فوجداری و دیوانی میں سلسلہ خوان عدالت ایک علیحدہ رجسٹر جرمانہ رکھیگا اور علاوہ رجسٹر ہذا کے ہر ضلع کے مقام صدر میں بھی ایک عام رجسٹر جرمانہ متعلق منتظمہ رجسٹر ہذا ضلع کے اہلمد جرمانہ کو رکھنا چاہیے اور اسکے بابت مزید دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۹) -
۱۸	رجسٹر جرمانہ وصول شدہ	عدالت ہائے صدر، عدالت ہائے تحصیل، عدالت ہائے آنریری	دیکھو خانہ کیفیت	دیکھو فقرہ - ۳۲ جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۶ -
۱۹	رجسٹر احکام سزا ئے غیر منقضی شدہ	عدالت ہائے صدر، عدالت ہائے سیشن	اہلمد جرمانہ، سلسلہ خوان عدالت	دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۸ -
۲۰	محافظ دفتر کا رجسٹر عام مقدمات منفصلہ	عدالت ہائے صدر، عدالت ہائے سیشن	محافظ دفتر	اس رجسٹر کی خانہ پری اس ترتیب میں ہونی چاہیے جس میں مسلہ دفتر میں رکھی جاوے اور اگر تاریخ فیصلہ اور تاریخ وصول مسل بدفتر کے درمیان ایک ہفتہ سے زیادہ کا توقف ہو جاوے تو محافظ دفتر کو چاہیے کہ اوسکی اطلاع صاحب مجسٹریٹ ضلع کی خدمت میں کرے -

فہرست رجسٹرہا مشترکہ صیغہ ہائے دیوانی و فوجداری

نمبر رجسٹر	نام رجسٹر	عدالتہائے جن میں رکھنا چاہیے	کون اہلکار رکھیگا	کیفیت
الف	رجسٹر وصول رقوم امانت	عدالت ہائے صدر	ناظر	نقشہ خزانہ نمبر ۴۳ -

ب	رجسٹر واپسی رقوم امانت	عدالت ہائے تحصیل منصفان عدالت ہائے دیوانی عدالت سمال کاز خفیفہ	اہلمد کلارک اوف کورٹ ناظر	عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ مین یہ رجسٹر انگریزی مین رکھا جاتا ہے۔ نقشہ خزانہ نمبر ۲۳
ج	رجسٹر عام آمدنی و اخراجات	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل منصفان عدالت ہائے دیوانی عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ	اہلمد کلارک اوف کورٹ ناظر	عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ مین یہ رجسٹر انگریزی مین رکھنا چاہیے۔ اس رجسٹر مین کل میزان آمدنی و اخراجات مندرجہ رجسٹر ایمکت کتاب یا رجسٹر درج ہونی چاہیے تاکہ کل بقایا بدست ناظر یا دیگر افسر متعلق ہر وقت معلوم ہو سکے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر یا سرِ دفتر کو چاہیے کہ اس رجسٹر کو اکثر معائنہ کر کے اور اپنے نام کے حروف ابتدائی اور تاریخ ملاحظہ جتنی مرتبہ ملاحظہ کریں تحریر کر دیں۔ عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ مین یہ رجسٹر انگریزی مین رکھنا چاہیے۔
د	رجسٹر اخراجات کنٹنجنٹ لیعنی جوڈیشل	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل منصفان عدالت ہائے دیوانی عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ عدالت صاحبان ڈپٹی کمشنر	اہلمد کلارک اوف کورٹ ناظر	
		عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ عدالت ہائے قسمت	کلارک اوف کورٹ	عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ مین یہ رجسٹر انگریزی مین رکھنا چاہیے
ہ	رجسٹر اسلہ برآمد شدہ از دفتر بغرض حوالہ	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ عدالت ہائے قسمت	محافظ دفتر	
و	رجسٹر درخواست ہائے نقول	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل منصفان عدالت ہائے دیوانی عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ عدالت ہائے قسمت	اہلمد	وہ افسر جو واسطے لینے درخواست ہائے نقول کے مقرر ہو اس رجسٹر کی صحت کا ذمہ وار متصور ہے۔ ہر درخواست نقل جو وصول ہوتی جاوے پشت پر تاریخ وصول تحریر ہو کے بعد اس رجسٹر مین درج ہونی چاہیے۔
ز	رجسٹر روبکار ہائے متفرق جو دیگر اضلاع و عدالت ہائے سے وصول ہوں۔	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ عدالت ہائے قسمت	ناظر اہلمد	
ح	رجسٹر روانگی پیکٹ ہائے چٹھیات	عدالت ہائے صدر عدالت ہائے تحصیل منصفان عدالت ہائے دیوانی	اہلمد	

نمبر ۶ — رجسٹر عرائض درخواست ہائے متفرق

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
نمبر شمار	تاریخ رجوع	نام سائل	نوعیت عرضی	خلاصہ عرضی یا درخواست	خلاصہ حکم	تاریخ حکم	نام افسر صادر کنندہ حکم	کیفیت

نمبر ۷ — رجسٹر درخواست ہائے بابت ارجاع نالش یا اپیل بحیثیت مفلس

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
[illegible]	[illegible]	سائل			فریق ثانی			دعوی			[illegible]	حکم اخیر		کیفیت
		نام	ولدیت و قومیت	مقام سکونت	نام	ولدیت و قومیت	مقام سکونت	مراتب	تعداد دعوی	بناء دعوی کب پیدا ہوئی		تاریخ	مطلب	

نمبر ۸ — رجسٹر عرائض دعوی یا یادداشت ہائے اپیل نامنظور شدہ و واپس شدہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نمبر شمار	تاریخ رجوع	مدعی			مدعا علیہ			دعوی	تاریخ نامنظوری یا واپسی	وجہ نامنظوری یا واپسی	کیفیت
		نام	ولدیت و قومیت	مقام سکونت	نام	ولدیت و قومیت	مقام سکونت				

نمبر ۹ — رجسٹر تاریخ ہائے مقرر شدہ برائے تجویز مقدمات ابتدائی و اپیل برائے اجرائے ڈگریات

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
[illegible]	[illegible]	مقدمہ			نوعیت مقدمہ	دعوی	کیفیت
		نمبر	نام مدعی	نام مدعا علیہ			

نمبر ۱ - رجسٹر مقدمات حسب مجموعہ تعزیرات ہند

نمبر شمار	تاریخ ارجاع یا تاریخ وصول بذریعہ انتقال یا بعید استصواب	نام تھانہ	نام دیہہ	مستغیث			ملزم			حاضر ہوا				جرم و قسم جرائم مناسب حال	آیا ملزم زیر حراست ہے یا ضمانت یا مچلکہ پر	منتقل شدہ		حکم درمیانی	خلاصہ حکم اخیر یا حکم استصواب یا حکم انتقال	تاریخ حکم اخیر یا حکم استصواب یا حکم انتقال	دستخط محافظ دفتر بوقت وصول ہونے مسل کے اور تاریخ وصول	کیفیت (مقدمات قابل اپیل بقلم سرخ تحریر کرو)
				نام و ولدیت	قومیت	سکونت	نام و ولدیت	قومیت	سکونت	بذریعہ گرفتاری معرفت پولیس	بذریعہ وارنٹ	بذریعہ سمن	از خود			بضلع دیگر	بملک دیگر					
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳

نمبر ۲ - رجسٹر مقدمات بر روئے قوانین مختص الامر و مختص المقام و مجموعہ ضابطہ فوجداری

نمبر شمار	تاریخ ارجاع یا تاریخ وصول بذریعہ انتقال یا بعید استصواب	نام تھانہ	نام دیہہ	مستغیث			ملزم			حاضر ہوا				جرم معہ دفعہ قانون جسکی بموجب جرم قابل سزا ہے	آیا ملزم زیر حراست ہے یا ضمانت یا مچلکہ پر	منتقل شدہ		حکم درمیانی	خلاصہ حکم اخیر یا حکم استصواب یا حکم انتقال	تاریخ حکم اخیر یا حکم استصواب یا حکم انتقال	دستخط محافظ دفتر بوقت وصول ہونے مسل کے اور تاریخ وصول	کیفیت (مقدمات قابل اپیل بقلم سرخ تحریر کرو)
				نام و ولدیت	قومیت	سکونت	نام و ولدیت	قومیت	سکونت	بذریعہ گرفتاری معرفت پولیس	بذریعہ وارنٹ	بذریعہ سمن	از خود			بضلع دیگر	بملک دیگر					
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳

نمبر ۳ - رجسٹر مقدمات فوجداری متفرق

۱	۲	۳	۴			۵			۶	۷	۸	۹
نمبر شمار	تاریخ ارجاع	نام تھانہ	مستغیث			ملزم			خلاصہ عرضی یا رپورٹ	خلاصہ حکم درمیانی	خلاصہ حکم اخیر و تاریخ	تاریخ وصول بدفتر معہ دستخط ابتدائی نام محافظ دفتر
			نام	قومیت	سکونت	نام	قومیت	سکونت				

نمبر ی - رجسٹر مال واصل شدہ بمال خانہ ناظر

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
نمبر شمار	تاریخ وصول ہونے کی ناظر کے پاس	نمبر مقدمہ دیوانی یا فوجداری جس میں وصول ہوا	تفصیل مال موصولہ	کس واسطے مال وصول ہوا	کس طرح پر شے مال یا اسباب بیکنائی گئی مع تاریخ	کس کے حکم سے بیکنائی گئی	دستخط یابندہ مال	کیفیت

نمبر ک - رجسٹر اہلکاران عملہ ملازم صیغہ جوڈیشل

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نمبر شمار	نام اہلکار	عہدہ حال	تاریخ تقرری جگہ خالی	تنخواہ	تعداد عمر جو سالگرہ گذشتہ کے یوم تھے	کب رخصت لیگئی اور کتنی مدت کے واسطے	ترقی یا تنزل مع تاریخ	حوالہ اعمال نامہ	کیفیت

نمبر ل - اعمال نامہ

۱	۲				۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نمبر شمار	اہلکار				تاریخ ابتدائی ملازمت سرکاری	تعداد عمر جو بوقت تقرری اول تھی	وسار رشتہ داران ملازم سرکار (اگر کوئی ہوں) کہاں ملازم ہیں اور کس عہدہ پر	تفصیل کی جلد اور منظور کی جو اہلکار کے پاس ہو اور وہ کس جگہ پر واقع ہے	عہدہ ہائے سابق جن پر اہلکار رہا ہو	کتنی کتنی مدت ہر عہدہ پر رہا اور سبب چھوڑنے ہر عہدہ کا	رائے افسران	کیفیت
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]								

تنبیہ - ہر اہلکار کے واسطے کئی صفحہ چھوڑ دینے چاہئیں - صرف صفحہ اول پر حسب مندرجہ بالا واسطے اندراج مراتب خانہ جات ۱ تا ۸ نقشہ کھینچنا چاہیے صفحہ ثانی اور صفحہ ہائے مابعد میں ایک خط درمیان صفحہ کے کھینچنا چاہیے اور اس کی بائیں جانب تمام مراتب تعریف و انعامات و احکام ترقی درج ہونی چاہئیں اور جانب راست تمام مراتب ملامت یا سزا [illegible] درج ہونی چاہئیں -

نمبر م - رجسٹر عرائض نویسان

۱	۲	۳	۴										۵
نام	تاریخ عطائے لائسنس و نام عہدہ دار عطا کنندہ	تاریخ منظوری لائسنس و نام عہدہ دار منظور کنندہ	تاریخ پیشی لائسنس برائے ملاحظہ سالانہ										کیفیت
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

تتمہ نمبر ۳

فہرست نمونجات جوڈیشل معینہ برائے استعمال ملک پنجاب

(فقرہ ۷ جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۴۳)

اول - نمونہ جات دیوانی

نمبر نمونہ	تصریح نمونہ	[illegible]	طبع شدہ یا غیر طبع شدہ	نمبر نمونہ	تصریح نمونہ	[illegible]	طبع شدہ یا غیر طبع شدہ
	(الف) نمونجات جو مجموعہ ضابطہ دیوانی			۱۳	حکم ارسال سمن بعلاقہ عدالت دیگر برائے		
۱	رجسٹر عرائض دعویٰ نامنظور شدہ *	۵۳	غیر طبع شدہ		تعمیل	۸۵	طبع شدہ
۲	رجسٹر عرائض دعویٰ واپس شدہ *	۵۷	"	۱۴	روبکار جو دوسری عدالت کو سمن کے جو ہے		
۳	رجسٹر مقدمات دیوانی ج	۵۸	"		کے ساتھ مرسل ہووے	۸۵	"
۴	سمن برائے قطعی انفصال مقدمہ	۶۲ و ۶۸	طبع شدہ	۱۵	اطلاعنامہ بنام مدعا علیہ منجر التوائے تاریخ طلب		
۵	ایضاً برائے قرارداد امور تنقیح طلب	۶۳ و ۶۸	"		سماعت مقرر شدہ برائے قرارداد امور تنقیح	۱۰۰	"
۶	سمن برائے احضار	۶۸	"	۱۶	" " برائے قطعی انفصال مقدمہ	۱۰۰	"
۷	مدعا علیہ پر اصالتاً سمن کی تعمیل کا جواب	۶۵	"	۱۷	اطلاعنامہ بنام فریق ثانی درباره درخواست		
۸	کارندہ یا مہتمم پر "	۷۵، ۷۶، ۷۷	"		تنسیخ فیصلہ صادرہ بوجہ عدم پیروی		
۹	بالغ رشتہ دار رکن خاندان پر "	۷۰	"		یا یکطرفہ	۱۰۹، ۱۱۳	"
۱۰	بصورتیکہ اطلاع یابی سے انکار کیا جاوے "	۸۰	"	۱۸	بند سوالات	۱۲۱	غیر طبع شدہ
۱۱	بصورتیکہ مدعا علیہ دستیاب نہ ہوسکے	۸۰	"	۱۹	اطلاعنامہ برائے پیش کرنی دستاویزات کے	۱۳۱	"
۱۲	بصورتیکہ معمولی طریقہ تعمیل کے سوا کوئی اور			۲۰	فہرست دستاویزات پیش کردہ فریقین	۱۳۰	"
	طریقہ استعمال کیا جاوے سمن کی تعمیل کا جواب	۸۲	"	۲۱	سمن برائے احضار و ادائے شہادت کے	۱۵۹، ۱۶۲	طبع شدہ

* رجسٹر عرائض دعویٰ نامنظور شدہ و واپس شدہ کے واسطے دیکھو رجسٹر دیوانی نمبر ۸ - یہ نمونجات (نمبر ۱ و نمبر ۲) نمونجات عبارت ظہری کے ہیں جو عرضی دعویٰ نامنظور شدہ یا واپس شدہ کی پشت پر تحریر ہونے چاہئیں۔

ج دیکھو رجسٹر دیوانی نمبر ۱۔

نمبر نمونہ	تصریح نمونہ	صفحہ	طبع شدہ یا غیر طبع شدہ	نمبر نمونہ	تصریح نمونہ	صفحہ	طبع شدہ یا غیر طبع شدہ
۲۲	استہار بحکم حاضری گواہ	۱۶۸	غیر طبع شدہ	۳۷	حکم امتناعی درصورتیکہ جائداد قابل قرقی منقولہ ہو جسکا مدعا علیہ بپابندی حق گرفت		
۲۳	وارنٹ قرقی جائداد گواہ مفرور	۱۶۸	"		یا استحقاق شخص دیگر بر آن قبضہ فی الفور		
۲۴	وارنٹ گرفتاری گواہ	۱۷۴	طبع شدہ				
۲۵	ڈگری محض زر نقد	۲۰۵	"		مستحق ہو	۲۶۸	غیر طبع شدہ
۲۶	ڈگری زر نقد حسب دفعہ ۱۳۴ ایکٹ انواع مجریہ ۱۸۸۲ء			۳۸	حکم امتناعی درصورتیکہ جائداد ایسی دیون ہوں جنکی بابت دستاویزات قابل بیع و شری		
			"				
۲۷	یکطرفہ ڈگری زر نقد	۲۰۵	"		نہ ہوں۔	۲۶۸	"
۲۸	ڈگری زر نقد جو بذریعہ اقساط ادا کیا جاوے بشرط وعدہ خلافی	۲۱۰	"	۳۹	حکم امتناعی بصورتیکہ جائداد مشتملبر تنخواہ عہدہ دار سرکاری یا ملازم ریلوے کمپنی ہو۔	۲۶۸	طبع شدہ
۲۹	ڈگری بمقدمات خلیالی وغیرہ	۲۰۵	"	۴۰	حکم امتناعی جبکہ المدین جائداد حصہ کسی		
۳۰	سرٹیفکیٹ عدم ایفاء ڈگری	۲۲۴	"		عام کمپنی وغیرہ کا ہو	۲۶۸	غیر طبع شدہ
۳۱	" "	۲۲۴	"	۴۱	حکم امتناعی بحالت جائداد غیر منقولہ	۲۷۴	"
۳۲	اطلاعنامہ برائے اظہار وجہ کہ کیوں ڈگری اجرائی عمل میں نہ آوے	۲۴۸	"	۴۲	حکم امتناعی بصورتیکہ جائداد زر نقد یا شے مکفولہ بقبضہ عدالت یا عہدہ دار سرکار ہو	۲۷۲ و ۲۷۶	طبع شدہ
۳۳	اطلاعنامہ بنام وارث یا قائممقام	۲۴۸	"	۴۳	حکم مشعر اس امر کہ روپیہ وغیرہ جو کسی غیر		
۳۴	وارنٹ قرقی جائداد منقولہ مقبوضہ مدعا علیہ بعلت اجرائے ڈگری زر نقد	۲۵۴	"		شخص کے قبضہ میں ہو مدعی وغیرہ کو ادا کیا جاوے۔	۲۷۷	غیر طبع شدہ
۳۵	وارنٹ قرقی جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری زر نقد	۲۵۴	"	۴۴	اطلاعنامہ بنام قرضخواہ قرقی کنندہ	۲۷۸	"
				۴۵	وارنٹ نیلام جائداد بعلت اجرائے ڈگری زر نقد	۲۸۷	"
۳۶	وارنٹ بنام سلیف واسطے دلانے قبضہ اراضی وغیرہ	۲۶۳	غیر طبع شدہ	۴۶	اشتہار نیلام	۲۸۷	طبع شدہ

نمبر نمونہ	تصریح نمونہ	صفحہ	طبع شدہ یا غیر طبع شدہ
۴۷	اشتہار نیلام	۲۸۷	طبع شدہ
۴۸	اطلاعنامہ بنام شخص قابض جائداد غیر منقولہ جو بابت اجرائے ڈگری نیلام ہوئی ہو	۳۰۰	غیر طبع شدہ
۴۹	حکم امتناعی باین مراد کہ دیون جو بابت اجرائے ڈگری نیلام کی گئی بجز مشتری کسی اور کو ادا نہ کیجاویں	۳۰۱	〃
۵۰	حکم امتناعی باین مراد کہ حصص جو بابت اجرائے ڈگری نیلام ہوئی ہوں انتقال نہ کیجاویں ۔	۳۰۱	〃
۵۱	حکم منظوری نیلام اراضی وغیرہ	۳۱۲	طبع شدہ
۵۲	سرٹیفکیٹ نیلام اراضی وغیرہ	۳۱۶	〃
۵۳	حکم حوالگی اراضی کا مشتری سرٹیفکیٹ یافتہ نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری کو۔	۳۱۸	غیر طبع شدہ
۵۴	اجازت بنام کلکٹر دربارہ التوائے اراضی کے نیلام عام کے ۔	۳۲۶	طبع شدہ
۵۵	حکم حراست میں رکھنے کا بابت تعرض وغیرہ حسب ڈگری اراضی وغیرہ	۳۲۹	〃
۵۶	وارنٹ گرفتاری بصیغہ اجرائے ڈگری	۳۲۷	〃
۵۷	وارنٹ حوالگی بابت اجرائے ڈگری	۳۲۷	〃
۵۸	کمیشن برائے لینے اظہار گواہان غیر حاضر کے	۳۸۶	〃
۵۹	کمیشن برائے تحقیقات موقع یا پڑتال حساب وغیرہ	۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳	غیر طبع شدہ

نمبر نمونہ	تصریح نمونہ	صفحہ	طبع شدہ یا غیر طبع شدہ
۶۰	اطلاعنامہ بنام فریق ثانی برائے اظہار وجہ کیوں نالش بصیغہ مفلسی داخل نہ کیجاوے	۴۰۸	غیر طبع شدہ
۶۱	کیفیت پرسش کی تعمیل کا جواب	۴۳۶	〃
۶۲	وارنٹ گرفتاری قبل فیصلہ	۴۷۸	طبع شدہ
۶۳	حاضر ضامنی یا ضمانت برائے حاضر مدعا علیہ	۴۷۹	غیر طبع شدہ
۶۴	حکم حراست میں رکھے جانیکا قبل فیصلہ	۴۸۱	〃
۶۵	ضمانت نامہ بغرض تعمیل کسی ڈگری کے جو بنام مدعا علیہ صادر ہو	۴۸۴	〃
۶۶	قرقی قبل فیصلہ معہ حکم ادخال ضمانت برائے تعمیل ڈگری	۴۸۴	طبع شدہ
۶۷	حکم ادخال ضمانت برائے تعمیل ڈگری بلا حکم قرقی	۴۸۴	〃
۶۸	قرقی قبل فیصلہ درصورت ثبوت عدم ادخال ضمانت	۴۸۵	〃
۶۹	حکم امتناعی بالصورت قرقی قبل فیصلہ جہاں جائداد قابل قرقی جائداد منقولہ پابند حق گرفت وغیرہ کے ہو۔	۴۸۶	غیر طبع شدہ
۷۰	حکم امتناعی بالصورت قرقی قبل فیصلہ جہاں کہ جائداد غیر منقولہ	۴۸۶	〃
۷۱	حکم امتناعی بالصورت قرقی قبل فیصلہ جہاں جائداد زر نقد بقبضہ دیگر اشخاص یا دیون اسوائے دستاویزات قابل بیع و شری کے ہوں	۴۸۶	طبع شدہ
۷۲	حکم امتناعی بالصورت قرقی قبل فیصلہ جہاں جائداد مشتمل بر حصص کسی کمپنی وغیرہ کے ہو	۴۸۶	غیر طبع شدہ

نمبر نمونہ	تصریح نمونہ	دفعہ قانون	طبع شدہ یا غیر طبع شدہ
۹۷	اطلاع نامہ تجویز ثانی	دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸	طبع شدہ
۹۸	وارنٹ واسطے پیش کرنے قیدی معتقید کے جو مقدمہ دیوانی میں بطور گواہ طلب ہو	ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸	″
۹۹	سارٹیفکٹ واپسی سمن بنام جو پیل پر لگائی گئی	دفعہ ۱۱ ایکٹ سنہ ۱۸	
۱۰۰	ایضاً جو عند الدرخواست نظر ثانی بعدالت ابتدائی داخل ہو۔	دفعہ ۱۴ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸	
۱۰۱	ایضاً جو عدالت اپیل میں داخل ہو		
۱۰۲	ایضاً جو عدالت ابتدائی میں داخل کیا گیا	دفعہ ۱۵ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸	طبع شدہ بشکل کتاب
۱۰۳	ایضاً جو عدالت اپیل میں داخل کیا گیا		
۱۰۴	انڈکس کاغذات مسلہ جوڈیشل	جوڈیشل سرکلر نمبر	غیر طبع شدہ
۱۰۵	تاریخوار ملاحظہ احکام	جوڈیشل سرکلر نمبر	″
۱۰۶	فہرست مسلہ مرسلہ بدفتر دیگر	جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۰۵	″
۱۰۷	روزنامچہ طلبانہ	جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۲۲	″
۱۰۸	ماہواری رجسٹر مقدمات دیوانی جو غیر پاشت شدہ صاحبان اسسٹنٹ کو ارسال کرنا چاہیے	جوڈیشل سرکلر نمبر ۹۷	طبع شدہ
۱۰۹	رجسٹر مقدمات دیوانی منفصلہ ازاں افسران کے استعمال کیواسطے جنکو اختیارات منصف درجہ سوئم یا درجہ دوئم حاصل ہوں	...	طبع شدہ
۱۱۰	رجسٹر مقدمات دیوانی منفصلہ ازاں افسران کے استعمال کیواسطے جنکو اختیارات سب جج یا منصف درجہ اول حاصل ہوں	...	″

نمبر نمونہ	تصریح نمونہ	دفعہ قانون	طبع شدہ یا غیر طبع شدہ
۱۱۱	ایضاً برائے استعمال عدالت مطالبہ خفیفہ	...	طبع شدہ
۱۱۲	رجسٹر مقدمات اجرائے ڈگری	...	″
۱۱۳	فرد نسبت ملکیت یا قبضہ اراضی جو عرضی دعوی کے ساتھ ہونی چاہیے۔	جوڈیشل سرکلر نمبر ۲	غیر طبع شدہ
۱۱۴	یادداشت جو سمن کے ساتھ اور صورت تعمیل ہونی چاہیے جبکہ شخص مطلوبہ کسی فرم وغیرہ میں ملازم ہو	...	طبع شدہ
۱۱۵	یادداشت جو وارنٹ گرفتاری کے ساتھ اور صورت تعمیل ہونی چاہیے جبکہ شخص جسکی گرفتاری مطلوب ہو کسی فرم وغیرہ میں لازم ہو۔		طبع شدہ
۱۱۶	فہرست مقدمات پیشی برائے عدالت ابتدائی		غیر طبع شدہ
۱۱۷	ایضاً برائے عدالت اپیل		″
۱۱۸	سرورق اپیلہائے دیوانی		طبع شدہ
۱۱۹	سرورق فیصلہ اپیلہائے دیوانی		″
۱۲۰	سرورق فیصلہ عند الدرخواست نظر ثانی فیصلہ عدالت اپیل		غیر طبع شدہ
۱۲۱	چٹھی بنام صاحب جج قسمت بنام صاحب جج		طبع شدہ
۱۲۲	ایضاً ″ بنام صاحب جج ضلع		″
۱۲۳	ایضاً ″ بنام دیگر افسران		″
۱۲۴	ڈاکٹ منی نب ایضاً بنام صاحب جج		″
۱۲۵	ایضاً بنام صاحب جج ضلع		″
۱۲۶	ایضاً بنام دیگر افسران		″

[illegible]	تصریح نمونہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تصریح نمونہ	[illegible]	[illegible]
					بیک بنگال یا عدالت میں داخل کرنے کی ہدایت ہو		
۱۷۹	اطلاع نامہ بنام مددگاران مشعر تعیین تاریخ تصفیہ فہرست مددگاران	[illegible]	غیر طبع شدہ	۱۹۳	اطلاع نامہ (یا اشتہار) اجتماع قرضخواہان یا مددگاران	〃	غیر طبع شدہ
۱۸۰	بیان حلفی نسبت تعمیل اطلاع نامہ	〃	〃	۱۹۴	تقرری قائم مقام [illegible] کہ بحکم قرضخواہان یا مددگاران [illegible]		
۱۸۱	تتمہ فہرست مددگاران و بیان حلفی تائید آن	〃	〃			〃	〃
۱۸۲	سرٹیفکیٹ صاحب جج دربارہ تصفیہ فہرست مددگاران	〃	〃	۱۹۵	یادداشت تقرری کسی شخص کے کہ بحکم قرضخواہان یا مددگاران میں بطور میر مجلس عمل کرے		
۱۸۳	حکم بر درخواست برائے ترمیم فہرست	〃	〃			〃	〃
۱۸۴	بیان حلفی منصرم سرکاری بتائید تجویز مطالبہ	〃	〃	۱۹۶	رپورٹ میر مجلس دربارہ نتیجہ بحکم قرضخواہان یا مددگاران	〃	〃
۱۸۵	سمن بابت مطالبہ مقصودہ	〃	〃	۱۹۷	یادداشت منظوری صاحب جج دربارہ [illegible]	〃	〃
۱۸۶	اشتہار مطالبہ مقصودہ	〃	〃	۱۹۸	یادداشت اقرار مصالحت جو کسی مددگار کے ساتھ کیا جاوے	〃	〃
۱۸۷	عام حکم برائے مطالبہ	〃	〃	۱۹۹	یادداشت منظوری صاحب جج نسبت اقرار مصالحت	〃	〃
۱۸۸	اطلاع نامہ جو بشمول عام حکم مطالبہ کے ساتھ بھیجا جاتا ہے	〃	〃	۲۰۰	کتاب حاضری	〃	〃
۱۸۹	بیان حلفی بتائید درخواست ادائی مطالبہ واجب الطلب منجانب مددگاران	〃	〃	۲۰۱	سمن بنام اشخاص کہ حاضر ہوکر اظہار دیویں	۔	〃
				۲۰۲	سرٹیفکیٹ مشعر اس امر کے کہ کمپنی بالکل موقوف ہوگئی اور منصرم سرکاری نے بنا اخیر حساب داخل کردیا		
۱۹۰	حکم ادائی مطالبہ واجب الطلب منجانب مددگار	〃	〃				
۱۹۱	بیان حلفی نسبت تعمیل حکم ادائی مطالبہ	〃	〃			〃	〃
۱۹۲	بیان حلفی نسبت عدم ادائی زر بذریعہ حکم جسکی رو سے			۲۰۳	حکم انفصال کمپنی	〃	〃

دویم نمونہ جات فوجداری

[illegible]	تصریح نمونہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تصریح نمونہ	[illegible]	[illegible]
۱	سمن بنام شخص ملزم مقدمہ سمن	۶۸	طبع شدہ	۱۱	وارنٹ جو ابتداءً بغرض حاضر کرانے گواہ کے جاری کیا جاوے	۹۰	غیر طبع شدہ
۲	ایضاً ایضاً مقدمہ وارنٹ	۶۸	〃	۱۲	وارنٹ بعد سمن کے بعد گواہ کو حاضر کرنے کی غرض سے جاری کیا جاوے	۹۰	〃
۳	اظہار نسبت تعمیل سمن	۷۴	غیر طبع شدہ	۱۳	وارنٹ تلاشی بعد اطلاع یابی کسی خاص جرم کے	۹۶	〃
۴	وارنٹ گرفتاری	۷۷	طبع شدہ	۱۴	وارنٹ واسطے تلاشی کسی جگہ کی جہاں مال کا رکھا جانا مشتبہ ہو	۹۸	〃
۵	مچلکہ و ضمانت امید حاضری بعد گرفتاری بذریعہ وارنٹ	۸۶	غیر طبع شدہ	۱۵	مچلکہ حفظ امن	۱۰۶ و ۱۰۷	〃
۶	اشتہار بحکم احضار شخص ملزم	۸۷	〃	۱۶	مچلکہ نیک چلنی	۱۰۹ و ۱۱۰	〃
۷	اشتہار بحکم حاضری گواہ	۸۷	〃	۱۷	سمن بر وقت اطلاع یابی احتمال نقض امن	۱۱۴	〃
۸	حکم قرقی برائے جبراً حاضر کرانے گواہ کے	۸۸	〃	۱۸	وارنٹ حوالگی ملزم بصورت عدم ادخال ضمانت حفظ امن	۱۲۲	طبع شدہ
۹	وارنٹ قرقی برائے جبراً حاضر کرانے شخص ملزم کے	۸۸	〃	۱۹	ایضاً ایضاً نیک چلنی	۱۲۳	〃
۱۰	حکم مشعر اجازت قرقی منجانب صاحب ڈپٹی کمشنر [illegible]	۸۸	〃	۲۰	وارنٹ رہائی کسی شخص کے جو بصورت عدم ادخال		

تتمہ نمبر ۴

فہرست نقشہجات مرتبہ باوقات معینہ جو چیف کورٹ میں ارسال کرنی پڑتی ہیں

فہرست ہائے منسلکہ میں مراتب ذیل دکھائے گئے ہیں (الف) رپورٹ ہائے و نقشہجات مرتبہ باوقات معینہ جو چیف کورٹ میں ارسال کیجاتی ہیں اور تاریخہائے جنپر اونکا پہونچنا ضروری ہے (ب) نقشہجات جنکو نمونجات چیف کورٹ سے طلب اندنٹ بہم پہونچائے جاوینگے۔

الف - فہرست رپورٹ ہائے و نقشہجات مرتبہ باوقات معینہ جو چیف کورٹ میں ارسال کیجاتی ہیں اور تاریخہائے جنپر اونکا پہونچنا ضروری ہے۔

تشریح رپورٹ یا نقشہ	زیادہ سے زیادہ دیر کی تاریخ جس پر صاحب جج قسمت پہونچنی چاہئیں	زیادہ سے زیادہ دیر کی تاریخ جسپر چیف کورٹ میں پہونچنی چاہئیں	
سالانہ			
نقشہ پرویٹ ہائے وچٹھیات منتظمی	.	۱۰ جنوری	صاحب جج ضلع کو براہ راست ارسال کرینگے
فہرست اشخاص قانون پیشہ	.	۲۰ جنوری	ایضاً
رپورٹ و نقشہجات فوجداری	۱۵ جنوری	۳۱ جنوری	رپورٹ ہائے و نقشہجات ضلع جو برائے ذخیرہ تحریر چیف کورٹ میں ارسال ہونی چاہئیں ہمراہ انکی نقول جج قسمت بھیجے [illegible]
رپورٹ و نقشہجات دیوانی	یکم فروری	۱۵ فروری	
نقشہ توضیح آمدنی و خرچ کاغذات عرائض وغیرہ -		۱۵ اپریل	صاحبان ڈپٹی کمشنر براہ راست ارسال کریں
رپورٹ ہائے ملاحظہ عدالت ہائے ماتحت	۱۵ اپریل	یکم مئی	.
سفارشات برائے ادخال نام رجسٹر ب امیدواران عہدہ منصفی	.	۳۰ جون	صاحبان جج قسمت ارسال کرینگے۔
سالانہ نقشہ لائسنسداران عرائض نویسان	۱۵ ستمبر	یکم اکتوبر	.
سفارشات برائے ادخال برجسٹر الف امیدواران عہدہ منصفی	ایضاً	ایضاً	.
نقشہجات امیدواران جنکو نام رجسٹر الف سے خارج ہونے چاہئیں	ایضاً	ایضاً	.
تخمینہ بجٹ	۱۰ اکتوبر	۲۰ اکتوبر	.
اندنٹ برائے نمونجات جوڈیشل	۱۵ اکتوبر	یکم نومبر	.
اندنٹ برائے کاغذات عرائض	.	۱۵ نومبر	صاحبان ڈپٹی کمشنر براہ راست ارسال کرینگے
سفارشات برائے عطاء لائسنس عرائض نویسان	۱۵ اکتوبر	ایضاً	.
سفارشات برائے منظوری لائسنس عرائض نویسان	یکم نومبر	یکم دسمبر	.
سہ ماہی			
نقشہجات فوجداری	۱۰ تاریخ ماہ مابعد اوس سہ ماہی کے جسکی بابت نقشہجات بھیجے جاویں	۱۵ تاریخ ماہ مابعد اوس سہ ماہی کے جسکی بابت نقشہجات بھیجے جاویں	
نقشہجات دیوانی			
نقشہ توضیح کار جوڈیشل تحصیلداران و نائب تحصیلداران	.	ایضاً	صاحبان ڈپٹی کمشنر براہ راست ارسال کریں
نقشہ جرائم متعلقہ سکہ	.	ایضاً	صاحبان مجسٹریٹ ضلع براہ راست ارسال کریں
فہرست استصوابات جنکو جواب نہیں بھیجے گئے	.	ایضاً	صاحبان جج قسمت ارسال کریں
ماہواری			
انڈکس خط و کتابت جوڈیشل	.	۵ تاریخ ماہ مابعد	ایضاً
نقشہ کار دیوانی و فوجداری عدالت ہائے قسمت	.	ایضاً	ایضاً
نقشہ توضیح عطائے پرویٹ وچٹھیات منتظمی بنسبت ترکہ اون اشخاص کے جو ایل پرکیجی سی ہوا	.	ایضاً	صاحبان جج ضلع ارسال کریں
دیوانی نقشہجات ضلع (نمبر ۱ و نمبر ۲)	۲ تاریخ ماہ مابعد	۵ تاریخ ماہ مابعد	صاحبان جج ضلع ارسال کریں
فوجداری نقشہجات ضلع (نمبر ۱ تا ۴)	ایضاً	ایضاً	صاحبان مجسٹریٹ ضلع ارسال کریں

فہرست نقشجات مرتبہ بادفعات معینہ کو نمونجات چیف کورٹ بلا انڈنٹ بہم پہونچاویگی

تفریح نقشہ	تعداد کاپی ہائی جو بہم پہونچائی جاویگی — [illegible]	تعداد کاپی ہائی جو بہم پہونچائی جاویگی — بہ صاحبان مجسٹریٹ ضلع یا صاحبان جج ضلع
سالانہ		
فوجداری نقشہ جات ضلع نمبر ۱ تا ۱۲ و نقشہ جات مرتبہ بادفعات معینہ نمبر ۲۴ و ۲۵ بزبان انگریزی	۰	۴
ایضاً ایضاً ایضاً بزبان اردو	۰	۱۴
دیوانی نقشہ جات ضلع نمبر ۱ تا ۱۴ بزبان انگریزی	۰	۴
ایضاً ایضاً بزبان اردو	۰	۱۶
نقشہ جات سشن نمبر ۱ تا ۷ بزبان انگریزی	۳	۲
ایضاً ایضاً بزبان اردو	۴	۰
دیوانی نقشہ جات اپیل نمبر ۱ تا ۷ بزبان انگریزی	۳	۰
ایضاً ایضاً بزبان اردو	۴	۰
سرورق پیشانی برائے رپورٹ ہائے دیوانی و فوجداری	۲	۳
نقشہ پروبیٹ و چٹھیات منتظمی	۰	۳
سہ ماہی		
فوجداری نقشہ جات ضلع نمبر ۱ تا ۵ بزبان انگریزی	۰	۸
ایضاً ایضاً بزبان اردو	۰	۲۰
دیوانی نقشہ جات ضلع نمبر ۱ تا ۴ بزبان انگریزی	۰	۸
ایضاً ایضاً بزبان اردو	۰	۲۴
فہرست استفسارات جنکا جواب نہیں بھیجا گیا یا جنکا جواب نہیں پہونچا	۱۶	۰
نقشہ سگ	۰	۹
نقشہ جرمانہ ہائے وصول شدہ بمقدمات سشن	۰	۱۰
ماہواری		
فوجداری نقشہ جات ضلع نمبر ۱ تا ۴ - بزبان انگریزی	۰	۲۶
ایضاً ایضاً بزبان اردو	۰	۳۰
دیوانی نقشہ جات ضلع نمبر ۱ و ۲ بزبان انگریزی	۰	۴۰
ایضاً ایضاً بزبان اردو	۰	۲۴
نقشہ کار دیوانی و فوجداری صاحبان جج قسمت و سشن جج نمبر ۱ تا ۳	۳۰	۰
نقشہ علی رپورٹ ہا و چٹھیات منتظمی	۰	۳۰
انڈکس خط و کتابت جوڈیشل	۲۶	۰

تتمہ نمبر ۵

(دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۳۴ فقرہ ۱۰ء ۱۴)

نمونہ جات و حسابی کتاب و نقشجات معینہ حسب قواعد دیوالیہ

نمونہ جات جلد کتاب و نقشجات معینہ چیف کورٹ

۱۔ بروئی اون اختیار کے جو چیف کورٹ کو بموجب اون قواعد کے حاصل ہے جو واسطے بہتر انتظام جائداد دیوالیہ مطابق ایکٹ ہم کے منظور بنائی گئی ہین تو چیف کورٹ نے جلد بغرض انتظام جائداد دیوالیہ کے لئے نمونہ جات حساب و کتاب و نقشجات مندرجہ ذیل مقرر فرمائے ہین۔

اگر کوئی نقشہ کی ضرورت ہو تو جج اوسکو بنا کر چیف کورٹ کے واسطے منظوری کو ارسال کرے

۲۔ اگر ان نمونہ جات سے جملہ احکام مندرجہ قواعد دیوالیہ کی تعمیل نہ ہو سکی تو حاکم عدالت دیوالیہ کو لازم ہے کہ وہ اور نمونہ جسکی ضرورت ہو بنا لیوے مگر یہہ ملحوظ رہے کہ وہ نمونہ ٹھیک ٹھیک مطابق اور جہانتک ممکن ہو بعبارت قواعد دیوالیہ ہو اور حاکم موصوف کو یہہ بھی لازم ہے کہ وہ اوس نمونہ کی نقل واسطے ملاحظہ چیف کورٹ کے بھیجدیوے۔

۳۔ قواعد برائے داد و ستد امانت عدالتہائے دیوانی جو جوڈیشل سرکلر نمبر ۱۰ء ۱ مین درج ہین اون رقومات سے بھی متعلق ہین جو عدالتہائے خفیفہ مین اس مد مین وصول ہون۔ مزید ہدایات مندرجہ ذیل واسطے مرتب کرنے اون نمونہ حساب کے وضع کی گئی ہین جو انتظام جائداد دیوالیہ بموجب ایکٹ مذکور کے متعلق مطلوب ہے۔

حسابی کتاب جو رکھنا چاہئے

۴۔ حسابی کتاب جو رکھی جاوے حسب ذیل ہوگا۔

چلتا حساب

(الف) خزانہ کے ساتھ چلتا حساب

اس حساب کے ماہ بماہ پڑتال ہونی چاہئے اور باقی نکالنی چاہئے اور وہ صرف بزبان انگریزی کلرک اوف کورٹ کو رکھنا چاہئے۔

جملہ نقد موجودہ مہینے کے اختتام سے پیشتر خزانہ مین جمع کرنا چاہئے تاکہ وہ بقایا چلتے حساب سے جو لفٹ بہر مین درج ہوگی ٹھیک ہو۔

کہاتہ بہی۔

(ب) کہاتہ بہی اس کتاب مین ہر ایک جائداد کو (خواہ جائداد دیوالیہ بطور ایک جائداد کے متصور ہو) ایک علیحدہ کہاتہ ہوگی۔ اسمین روزنامچے کے اندراجات روزمرہ لکہنے اور ماہ بماہ اونکی میزان ہونی چاہئے اور اوپر کلرک اوف کورٹ کے دستخط ہونے چاہئین اور اونکا مقابلہ روزنامچہ سے ہوکر صحیح کے دستخط تصدیقی ہونے چاہئین۔ کہاتہ مذکور کو انگریزی مین کلرک اوف کورٹ اور اردو زبان مین محرر مرتب کریگا اور اس غرض سے کہ متعلقہ کہاتہ کے حسابی کتاب کے حوالہ مین سہولیت ہو اوسمین ایک ردیف وار انڈکس رکھا جاویگا۔

رجسٹر حصہ رسدی

(ج) ہر جائداد کی بابت ایک رجسٹر حصہ رسدی کا رکھا جاویگا۔ جب کوئی حصہ رسدی قائم ہووے تب اوسکا نمبر و تاریخ فوراً درج کیا جاویگا اور وقتاً فوقتاً بقایا حصہ رسدی ہائے سابقہ اوسمین شامل کیا جاویگی۔

یہہ رجسٹر اردو زبان مین رکھا جاویگا۔ لیکن ہر تقسیم رسدی کے قائم ہونے پر ایک گوشوارہ تقسیم رسدی کا انگریزی مین مرتب کیا جاویگا اور شامل مسل کیا جاویگی۔

معاملات نقدی

۵۔ جب کچھ روپیہ وصول ہووے تو خزانچی (یا دیگر عہدہ دار جو اوس کام کے لئے مقرر ہو) اوس روپیہ کی رسید دیوے اور جب کچھ روپیہ دیا جاوے تب اوسکی رسید لیجاوے گی۔ ہر روز شمار اون رسیدون کی جو دیجاوین اور اون رسیدون جو لیجاوین بسر و محرر کو دینے چاہئین کہ وہ اونکو اپنی اپنی متعلقات مین شامل کر دیوے۔

روپیہ کسطرح دینا چاہئے

۶۔ جو کچھ مقروض کو دینا اور جو کچھ قرضخواہون کو دیا جاوے وہ سب کلرک اوف کورٹ کے سامنے ہونا چاہئے اور اس کا حکم تحریری ان سے اور جو دیجاوین کیجاوین اوسی تعمیل کر دیا۔

بقایا جو خزانچی کے پاس رہے

۷۔ خزانچی کو (یا دیگر عہدہ دار کو جو اوس کام کے لئے مقرر ہو) سوا اجازت کسی معین تعداد سے زیادہ نہ ہونی چاہئے کہ وہ اپنے پاس اوس تعداد سے زیادہ روپیہ رکھے۔

بقایا در خزانہ مین

۸۔ یہہ سب روپیہ جو دیوالیہ کا جمع ہو خزانہ مین رکھنا چاہئے اور جیسے اوس روپیہ کے جو خزانچی کے پاس ہو زیادہ ہو یہہ دینے کی ضرورت ہو تو بذریعہ چک کے روپیہ منگوا لیا جاوے۔

بقایا جو جائداد دیوالیہ مین جمع ہے

۹۔ ہر ششماہی مین ایک مفصل فہرست اون رقوم بقایا کی جو ہر جائداد دیوالیہ کے نام جمع ہونے چاہئے بقایا مندرجہ حساب چلتے خزانہ کی میزان سے مطابق ہونی چاہئے۔

فہرست نمونجات معینہ برائے عدالتہائے دیوالیہ

دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۲ ۱۲ الفقرہ ۴۱

۱- درخواست مقروض واسطے دیوالیہ قرار دئے جانے کے۔
۲- درخواست قرضخواہ واسطے مقروض کے دیوالیہ قرار دئے جانے کے۔
۳- سمن بنام دیوالیہ۔
۴- فہرست دیون
۵- فہرست جائداد و قرضہ یافتنی دیوالیہ۔
۶- حکم قرقی۔
۷- وارنٹ قرقی جائداد واقع بیرون از علاقہ اختیار عدالت۔
۸- درمیانی حکمنامہ مشعر حفاظت دیوالیہ۔
۹- دیوالیہ قرار دئے جانیکا اشتہار۔
۱۰- اطلاعنامہ ہرایک قرضخواہ کے نام۔
۱۱- تقرری نامہ ریسیور یا تفویض دار۔
۱۲- اطلاعنامہ بنام مقروضان۔
۱۳- نمونہ رجسٹر دعاوی۔
۱۴- درخواست واسطے درج رجسٹر کرانے دعوی کے۔
۱۵- اطلاعنامہ تاریخ مقرر شدہ واسطے غور کرنے کسی انتظام کے جو مابین دیوالیہ اور اسکے قرضخواہوں میں سے اکثر قرضخواہوں کے قرار پایا ہو۔
۱۶- حکمنامہ مخلصی۔
۱۷- اطلاعنامہ حصص رسدی واجب الادا۔
۱۸- وارنٹ حوالگی۔
۱۹- دیوالیہ قرار دئے جانیکی درخواستہائے کا رجسٹر
۲۰- خزانہ کے ساتھ چلتی حساب کا نمونہ۔
۲۱- نمونہ کہاتہ بہی۔
۲۲- نمونہ بہی روزنامچہ۔
۲۳- نمونہ رجسٹر حصہ رسدی و فرد حصہ رسدی۔
۲۴- نمونہ چیک۔
۲۵- نمونہ چالان برائے ترسیل زر بمد امانت بخزانہ۔
۲۶- انتقال نامہ جائداد غیر منقولہ نیلام شدہ۔

نمبر ۱- درخواست مقروض واسطے دیوالیہ قرار دئے جانیکے

(قواعد ۴ و ۵)

بخدمت صاحب جج عدالت انتظام جائداد دیوالیہ مقام

درخواست (اسجگہ نام سائل بقید پیشہ و سکونت مفصل تحریر کرو)

جناب عالی سائل اپنے معاہدون کو پورا نہین کرسکتا - اور جو کچہ جائداد سائل کی ہے خواہ وہ اسکے قبضہ مین ہے یا اسکو ملنی والی ہے یا اور طرح ہے اسکو عدالت کے اختیار مین دینے کے لئے سائل راضی ہے پس سائل عرض رسان ہے کہ وہ دیوالیہ قرار دیا جاوے اور گرفتاری یا دیگر حکمنامہ دیوانی

سی بابت اون قرضہ ہائی کی جو فہرست منسلکہ مین مندرج ہین محفوظ رہی۔

(دستخط) الف ۔ ب

مورخہ

مین (الف ۔ ب) سائل جسکا نام درخواست بالامین مرقوم ہی اقرار اسبات کا کرتا ہون کہ جوکچہہ درخواست بالامین لکہا ہی مطابق علم ویقین میرے درست ہی

نمبر ۲ ۔ درخواست قرضخواہ واسطی مقروض کی دیوالیہ قرار دئے جانیکے

(قواعد ۔ ۳۰ و ۳۱)

بخدمت صاحب جج عدالت انتظام جائداد دیوالیہ مقام ۔

درخواست (اسجگہہ نام سائل بقید پیشہ وسکونت مفصل تحریر کرو)

جناب عالی سائل مسمی ح ۔ د ۔ (اسجگہہ نام مقروض بقید پیشہ وسکونت یا آخر جائی سکونت مقروض مفصل تحریر کرو) کا بہ تعداد (اسجگہہ تعداد زر قرضہ جولینا ہو تحریر کرو) قرضخواہ ہی مسمی ح ۔ د ۔ مذکور ۔ (اسجگہہ فعل متعلق دیوالیہ جسکا ارتکاب بیان کیا گیا ہو مفصل مگر بعبارت مختصر تحریر کرو)

گواہان مندرجہ ذیل (اسجگہہ اسمار گواہان بقید ولدیت وسکونت تحریر کرو) امور بالا کی گواہ ہین ۔ لہذا سائل عرض پرداز ہی کہ مسمی ح ۔ د مذکور دیوالیہ قرار دیا جاوی ۔

(دستخط) الف ۔ ب

مورخہ

مین (الف ۔ ب) سائل جسکا نام درخواست بالامین مرقوم ہی اقرار اسبات کا کرتا ہون کہ جوکچہہ درخواست بالامین لکہا ہی تا مقدور علم ویقین میرے درست ہی

نمبر ۳ ۔ سمن بنام دیوالیہ

(قاعدہ ۔ ۳۲)

بعدالت انتظام جائداد دیوالیہ مقام

مقدمہ نمبر بابت سنہ ۱۹ء

بنام

از انجا کہ مسمی الف ۔ ب نی ایک درخواست عدالت ہذا مین بدین استدعا گذرانی ہی کہ تم دیوالیہ قرار دئے جاؤ اسلئے بذریعہ سمن ہذا تمہارے نام نفاذ حکم ہوتا ہی کہ تم عدالت ہذا مین بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ء بوقت حاضر ہو اور وجہ اس امر کی حسب قاعدہ ۳۲ کی قواعد منضبط حسب دفعہ ۱۳ ۔ ایکٹ ہذا کے ظاہر کرو کہ کیون تمہین دیوالیہ قرار نہ دیا جاوی ۔

نقل درخواست سمن ہذا کے ساتہہ اطلاعاً ملفوف ہی ۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے یہہ سمن آج بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ء جاری ہوا ۔

(دستخط) جج (مہر عدالت)

نمبر ۴ ۔ فہرست دیون

(قواعد ۶ و ۷)

نام قرضخواہ بقید ولدیت وسکونت	تعداد رقوم واجب الادا	کب قرض لیا	کس بابت

مین (الف ۔ ب) اقرار کرتا ہون کہ تا مقدور علم ویقین میرے کو فہرست بالامین دیون جو میرے ذمہ ہین پوری پوری اور ٹہیک تحریر ہین

(دستخط) الف ۔ ب

مورخہ

نمبر ۵ - فہرست جایداد دیوالیہ
(قواعد ۶ و ۷)

قسم جایداد	مراتب	تخمینہ مالیت

مین (الف - ب) اقرار کرتا ہون کہ جہانتک مجھکو علم و یقین ہے فہرست بالا مفصل صحیح فہرست میری جایداد کی (علاوہ قرضہ کے) ہے
تاریخ
(دستخط) الف ب -

نقشہ قرضہ غیر وصول شدہ جو دیوالیہ کو واجب الطلب ہے

نام مقروض بقید ولدیت و سکونت	تعداد قرضہ اور کب لیا گیا	تعداد: منقضی میعاد	تعداد: بین المیعاد	ثبوت تائید دعوے	تعداد زر جو آخرکار وصول ہوا۔

نمبر ۶ حکم قرقی
(قاعدہ ۹)

بعدالت انتظام جایداد دیوالیہ مقام
مقدمہ نمبر بابت سنہ ۱۹ء

بنام

از انجا کہ مسمی الف تبا عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اسلئے بذریعہ حکمنامہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ مطابق قاعدہ - منجملہ قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۹۰۹ء نامبردہ کی کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ باستثنائے ضروری پارچات پوشیدنی اسکی اور اسکی زوجہ و بچگان کے اور ضروری آلات اسکے پیشہ کے قرق کیجاوے اور تمام بہیات و کاغذات و دستاویزات و مسودات متعلقہ اسکی جایداد کے عدالت ہذا مین پیش کیجاوین۔
بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا کے یہ حکمنامہ آج بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ء جاری ہوا۔

(دستخط)
جج

(مہر عدالت)

نمبر ۷ - وارنٹ قرقی جایداد واقعہ بیرون از علاقہ اختیار عدالت
(قاعدہ ۱۰)

بعدالت انتظام جایداد دیوالیہ مقام
مقدمہ نمبر بابت سنہ ۱۹ء

بنام

از انجا کہ مسمی الف ب بیشگاہ عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ الف ب مذکور کی جایداد مندرجہ فہرست منسلکہ وارنٹ ہذا علاقہ عدالت ہذا کے باہر اور آپکے ضلع مین واقع ہے اسلئے بذریعہ وارنٹ ہذا آپ سے درخواست کیجاتی ہے کہ آپ بموجب قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۵ بابت ۱۹۰۹ء جایداد مذکور کو فوراً قرق کرادین اور بقید تصفیہ و بپابندی احکام عدالت ہذا معرض قرقی مین رکھیں۔
بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا کے یہ وارنٹ آج بتاریخ سنہ ۱۹ء جاری ہوا
(دستخط)
جج

(مہر عدالت)

نمبر ۸ - درمیانی حکمنامہ مشعر حفاظت دیوالیہ
(قاعدہ ۱۱)

بعدالت انتظام جایداد دیوالیہ مقام
مقدمہ نمبر بابت سنہ ۱۹ء

بنام

ازانجاکہ مسمی الف ب پیشگاہ عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور تاریخ ماہ سنہ ۱۹ء بغرض اجلاس قرضخواہان نامبردہ اور سماعت مقدمہ کی قرار پائی ہے اسلئے ازروئے حکمنامہ ہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تا حکم ثانی عدالت ہذا الف ب مذکور گرفتار رہے اگر حکمنامہ دیوانی سے بابت قرضہ کے مندرجہ فہرست خود محفوظ رہے۔

بہ ثبت دستخط جاری اور مہر عدالت ہذا کے یہ حکمنامہ آج بتاریخ سنہ ۱۹ء جاری ہوا۔

(دستخط)
جج

(مہر عدالت)

نمبر ۹۔ دیوالیہ قرار دئے جانیکا اشتہار

(قاعدہ ۔ ۱۲)

بعدالت انتظام جائداد دیوالیہ مقام

مقدمہ نمبر بابت سنہ ۱۹ء

ازانجاکہ مسمی الف ب پیشگاہ عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اسلئے بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ تاریخ ماہ سنہ ۱۹ء بغرض اجلاس قرضخواہان اور سماعت مقدمہ کے مقرر ہوئی ہے۔

فہرست گذرانیدہ دیوالیہ کا عدالت ہذا کے دفتر میں ہر روز ملاحظہ ہو سکتا ہے

کل اشخاص کو جو الف ب مذکور پر دعاوی رکھتے ہوں آگاہ کیا جاتا ہے کہ تاریخ مقررہ پر یا قبل اوسکے درخواست بغرض درج رجسٹر کرانے اپنے دعاوی کے گذرانیں۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا کے یہ اشتہار آج بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ء جاری ہوا۔

(دستخط)
جج

(مہر عدالت)

نمبر ۱۰۔ اطلاعنامہ ہر ایک قرضخواہ مندرجہ رجسٹر کے نام

(قاعدہ ۔ ۱۲)

بعدالت انتظام جائداد دیوالیہ مقام

مقدمہ نمبر بابت سنہ ۱۹ء

بنام

ازانجاکہ مسمی الف ب پیشگاہ عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور تمہارا نام فہرست گذرانیدہ دیوالیہ میں درج ہے اسلئے تمہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ ماہ سنہ ۱۹ء واسطے اجلاس قرضخواہان اور سماعت مقدمہ کے مقرر ہوئی ہے۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے یہ اطلاعنامہ آج بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ء جاری ہوا۔

(دستخط)
جج

(مہر عدالت)

نمبر ۱۱۔ تقرری نامہ ریسیور یا تفویض دار

(قاعدہ ۔ ۱۵)

بعدالت انتظام جائداد دیوالیہ مقام

مقدمہ نمبر بابت سنہ ۱۹ء

بنام

ازانجاکہ مسمی الف ب دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور نامبردہ کی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ بحکم عدالت ہذا قرق ہو گئی ہے اسلئے تم بذریعہ حکمنامہ ہذا بحیثیت ریسیور یا تفویض دار جائداد مذکور کے زیر نگرانی عدالت ہذا فروخت یا انتظام کرنیکی (یہ) حسب قاعدہ ۔ منجملہ قواعد منضبطہ حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ سنہ ۱۹ء مقرر کئے گئے ہو۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے یہ حکمنامہ آج بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ء جاری ہوا۔

(دستخط)
جج

(مہر عدالت)

نمبر ۱۲ - اطلاعنامہ بنام مقروضان
(قاعدہ - ۱۷)

مقدمہ نمبر سنہ ۱۹ء

بمقدمہ

بنام مقروض

اطلاعنامہ ہذا کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ مسمی فلان آج دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور روپیہ فہرست جایداد میں تمہارے نام قرض درج ہے۔ اسلئے تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ رقم مذکور راقم سطور ذیل کے پاس روز میں بھیجدو ورنہ رقم مذکور کی وصولیابی کی بابت نالش کیجاویگی۔

تاریخ سنہ ۱۹ء

(دستخط)

تفویضدار

نمونہ ۱۳ - نمونہ رجسٹر دعاوی
(قاعدہ ۱۸)

نمبر	قرضخواہ بقید ولدیت وسکونت	رقم متدعویہ	تاریخ دعوی	کس بابت	تسلیم شدہ یا نا منظور	احکام ریسیور	حکم اخیر

نمبر ۱۴ - درخواست واسطے درج رجسٹر کرانے دعوے کو
(قاعدہ - ۱۹)

بعدالت انتظام جایداد دیوالیہ مقام

بمقدمہ

درخواست (سایل کا نام)

جناب عالی

سایل قرضخواہ شخص فلان (اسجگہ نام پتہ وغیرہ دیوالیہ کا لکھو) کا ہے اور روپیہ اوس سے مجہکو لینا ہے اور کمترین کی عرض ہے کہ رقم مذکور درج رجسٹر کیجاوے۔ سایل ثبوت مندرجہ ذیل اپنے دعوی کی تائید میں پیش کرتا ہے

الف ب

(دستخط)

مین فلان سایل جسکا نام درخواست بالا مین مرقوم ہے اقرار اسبات کا کرتا ہون کہ بیان مندرجہ درخواست تا حد علم و یقین میرے کے درست ہے۔

نمبر ۱۵ - اطلاعنامہ تاریخ مقرر شدہ واسطے غور کرنے کسی انتظام کے جو مابین دیوالیہ اور اوسکے قرضخواہوں میں سے اکثر قرضخواہ ہونیکے قرار پایا ہو
(قاعدہ - ۲۲)

بعدالت انتظام جایداد دیوالیہ مقام

مقدمہ نمبر بابت سنہ ۱۹ء

بنام

از انجا کہ مسمی الف ب دیوالیہ اور اسکے قرضخواہوں میں سے اکثر قرضخواہ نسبت ایک انتظام کے حسب دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۹ء رضامند ہوئے ہیں۔ اسلئے تمہین آگاہ کیا جاتا ہے کہ تاریخ ماہ سنہ ۱۹ء پیشگاہ عدالت ہذا سے انتظام مزبور پر غور کرینگے اور کسی وجہ کی سماعت کرینگے جو انتظام مزبور کے برخلاف ظاہر کیجاوے مقرر ہوئی ہے۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے یہ اطلاعنامہ آج بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ء جاری ہوا۔

(دستخط) مہر عدالت

جج

نمبر ۱۶ - حکمنامہ مخلصی
(قاعدہ - ۲۶)

فہرست تقسیم پنجاب ریکارڈ و گنج شائگان

نمبر	ضلع	صاحبان کمشنر		صاحبان جج قسمت		صاحبان ڈپٹی کمشنر		صاحبان جج ضلع		افسران مہتمم حصہ ضلع		صاحبان جج عدالت مطالبہ خفیفہ		صاحبان مجسٹریٹ چھاؤنی	
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	دہلی	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۱	•	•	۱	۱	•	•
۲	گوڑگانوہ	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۳	حصار	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۴	روہتک	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۵	انبالہ	•	•	۱	۱	۲	۱	۱	۱	•	•	•	•	۱	۱
۶	کرنال	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۷	شملہ	•	•	•	•	۱	۱	۱	۱	•	•	•	•	•	•
۸	جالندہر	۱	۱	۱	۱	۳	۳	•	•	•	•	•	•	۱	۱
۹	لودہانہ	•	•	•	•	۲	۱	۱	۱	•	•	•	•	•	•
۱۰	ہوشیارپور	•	•	۱	۱	۳	۲	۱	۱	•	•	•	•	•	•
۱۱	کانگڑہ	•	•	•	•	۲	۱	۱	۱	•	•	•	•	•	•
۱۲	امرتسر	•	•	۱	۱	۲	۱	۱	۱	•	•	۱	۱	•	•
۱۳	گورداسپور	•	•	•	•	۳	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۱۴	سیالکوٹ	•	•	۱	۱	۲	۱	۱	۱	•	•	•	•	۱	۱
۱۵	گوجرانوالہ	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۱۶	لاہور و میان میر	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۱	•	•	۱	۱	۱ [illegible]	۱ [illegible]
۱۷	فیروزپور	•	•	۱	۱	۲	۲	•	•	•	•	•	•	۱	۱
۱۸	ملتان	•	•	۱	۱	۲	۱	۱	•	•	•	•	•	۱	۱
۱۹	جھنگ	•	•	•	•	۳	۳	•	•	•	•	•	•	•	•
۲۰	منٹگمری	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۲۱	مظفرگڑھ	•	•	•	•	۲	۳	•	•	•	•	•	•	•	•
۲۲	راولپنڈی	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۱	•	•	•	•	۱	۱
۲۳	جہلم	•	•	۱	۱	۲	۳	•	۱	•	•	•	•	•	•
۲۴	گجرات	•	•	•	•	۲	۳	•	•	•	•	•	•	•	•
۲۵	شاہپور	•	•	•	•	۳	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۲۶	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۱	•	•	•	•	•	•
۲۷	ڈیرہ غازیخان	•	•	•	•	۳	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۲۸	بنوں	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۲۹	پشاور	۱	۱	۱	۱	۳	۱	۱	۱	•	•	•	•	۱	۱
۳۰	ہزارہ	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
۳۱	کوہاٹ	•	•	•	•	۲	۲	•	•	•	•	•	•	•	•
	میزان	۶	۶	۱۳	۱۳	۶۴	۵۰	۱۳	۱۳			۳	۳	۸	۸
	مقامات خاص ضلع	•	•			•									
۱	کسولی	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۲	لکھو	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۳	ڈلہوزی	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۴	قصور	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۵	اٹک	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۶	مری	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۷	پنڈدادنخان	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۸	راجن پور	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۹	میانوالی	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۱۰	مردان	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۱۱	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	۱	•	•	•	•
۱۲	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	•	۱	•	•	•	•
۱۳	جملہ میزان	۶	۶	۱۳	۱۳	۶۴	۵۰	۱۳	۱۳	۱۰	۱۲	۳	۳	۸	۸

فہرست تقسیم گنج شایگان

نمبر	ضلع	منصفان	تحصیلداران	کیفیت
۱	دہلی	۱	۳	
۲	گوڑگانوہ	۰	۵	
۳	حصار	۱	۶	
۴	روہتک	۲	۴	
۵	انبالہ	۳	۶	
۶	کرنال	۱	۳	
۷	شملہ	۰	۲ ٭	٭ بلا نائب تحصیلداران
۸	جالندہر			
۹	لودہانہ	۴	۳	
۱۰	ہوشیارپور	۷	۴	
۱۱	کانگڑہ	۱	۵ † ۲ †	† نائب تحصیلداران پالم پور و بلاج
۱۲	امرتسر	۵	۳	
۱۳	گورداسپور	۵	۴	
۱۴	سیالکوٹ	۷	۵	
۱۵	گوجرانوالہ	۳	۳	
۱۶	لاہور	۴	۴	
۱۷	فیروزپور	۳	۵	
۱۸	ملتان	۲	۵	
۱۹	جہنگ	۱	۳	
۲۰	منٹگمری	۱	۴	
۲۱	مظفرگڑہ	۲	۳	
۲۲	راولپنڈی	۴	۷	
۲۳	جہلم	۳	۴	
۲۴	گجرات	۳	۳	
۲۵	شاہپور	۲	۳	
۲۶	ڈیرہ اسمعیلخان	۲	۵	
۲۷	ڈیرہ غازیخان	۲	۴	
۲۸	بنوں	۲	۴	
۲۹	پشاور	۲	۶	
۳۰	ہزارہ	۲	۳	
۳۱	کوہاٹ	۱	۲	
	میزان	۸۳	۱۲۷	

تنبیہ ۱ - ایک ایک جلد گنج شایگان ایسی صدر الہائی صاحبان اوزیری کو بہی بہم پہونچائی جاویگی جنکو گورنمنٹ نے ایک علیحدہ جوڈیشل عملہ دیا ہے
۲ - ہر ایک ضلع کی منصف کے لئے جلد ہا معرفت صاحب جج ضلع بہم پہونچائی جاوینگی اور صاحب ممدوح کو انکی تقسیم کا انتظام کرنا چاہئے اور کل دیگر جلد ہا معرفت صاحبان ڈپٹی کمشنر بہم پہونچائی جاوینگی -

تتمہ نمبر ۶ - الف

فہرست مستند کتب قانونی جو افسران جوڈیشل کو بہم پہونچائی جاوینگی

نوٹ اسسٹنٹ کمشنر سے وہ اسسٹنٹ کمشنر مراد ہے جو مہتمم حصہ ضلع ہو

نام کتاب	کس افسر کو بہم پہونچائی جاینگی
ایکٹ ہائے متعلق پنجاب -	ہر ایک افسر جوڈیشل کو جسکا رتبہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے رتبہ سے کم نہو اور جو انگریزی سے واقف ہو۔
مجموعہ ضابطہ دیوانی (برو ڈن صاحب یا اوکینلی صاحب)	ایضاً
مجموعہ ضابطہ فوجداری (پرنسپ صاحب یا اگینو صاحب و ہنیڈرسن صاحب)	ایضاً اگر عدالت ہائے بندوبست کے لئے بہم نہین پہونچائے جاوینگے۔
مجموعہ تعزیرات ہند (مین صاحب)۔	ایضاً ایضاً
ایکٹ معاہدہ (کنگہم صاحب و شیپرڈ صاحب)	ہر ایک افسر جوڈیشل کو جسکا رتبہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے رتبہ سے کم نہو اور جو انگریزی سے واقف ہو۔
ایکٹ کورٹ فیس (کلفرڈ صاحب)	ایضاً
ایکٹ شہادت (فیلڈ صاحب)	ایضاً
ایکٹ میعاد (ریواز صاحب)	ایضاً
ایکٹ رجسٹری (ریواز صاحب)	ایضاً
ایکٹ دادرسی خاص (کالٹ صاحب)	ایضاً
ایکٹ طلاق (سیکری صاحب)	صرف صاحبان جج قسمت کو۔
پنجاب ریکارڈ	ہر ایک افسر جوڈیشل کو جسکا رتبہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے کم نہو اور جو انگریزی سے واقف ہو۔
انڈین لا رپورٹ	ایضاً۔ مگر صاحبان مجسٹریٹ چھاونی یا عدالت ہائے بندوبست کو بہم نہین پہونچائی جاویگی۔
ڈائجسٹ پنجاب ریکارڈ (ریواز صاحب)	ہر ایک افسر جوڈیشل کو جو رتبہ مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے کم نہ ہو اور انگریزی سے واقف ہو۔
ڈائجسٹ انڈین لا رپورٹ (برنیسن صاحب)	ایضاً۔ مگر صاحبان مجسٹریٹ چھاونی و عدالت ہائے بندوبست کو بہم نہین پہونچایا جاویگا۔
ڈائجسٹ فیصلجات پریوی کونسل (برنیسن صاحب)	ایک ایک جلد ہر ایک صاحب جج قسمت اور دفتر ضلع کو۔
قانون و دستور اہل ہنود (مین صاحب)	ایضاً
قانون دربارہ بیوہ ہنود (ٹگور لکچر ۱۸۷۹ء)	ایضاً
قانون وراثت (ٹگور لکچر ۱۸۸۰ء)	ایضاً
قانون ازدواج و استری دہن (ٹگور لکچر ۱۸۷۸ء)	ایضاً
اصول و نظائر میکناٹن صاحب (دہرم شاستر)	ایضاً

نام کتاب	کس افسر کو بہم پہونچائی جائیگی
ڈائجسٹ میلی صاحب - (ہر دو جلد)	الیضاً
ہدایہ ہیملٹن صاحب	ایک ایک جلد ہر ایک صاحب جج قسمت اور دفتر ضلع کو
اصول و نظائر میکناٹن صاحب (شرح محمدی)	الیضاً
ٹگور لیکچر ۱۸۷۲ء و ۱۸۷۳ء	الیضاً
پنجاب کسٹمری لا (جیسا کہ وہ طبع کیا گیا ہی)	ہر ایک افسر جوڈیشیل کو جو رتبہ مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے کم نہو اور انگریزی سے واقف ہو۔
ڈائجسٹ کسٹمری لا (رٹیگن صاحب)	الیضاً
قانون رہن میکفرسن صاحب ۔	الیضاً
مینول اوف لا (سپیا صاحب)	الیضاً
حقوق ٹیشل سرکارات پنجاب	الیضاً
انڈین کیس لا اوف ٹارٹس (الگزنڈر صاحب)۔	ایک ایک جلد ہر ایک صاحب جج قسمت و دفتر ضلع کو
جیل مینول	الیضاً
قانون ریلوے ہائی ہندوستان و حمالان (میکفرسن صاحب)	الیضاً
قانون متعلق استحقاق ترکہ بلا وصیت و بربناء وصیت (ہینڈرسن صاحب)	الیضاً
قانون متعلق نابالغان (ٹگور لیکچر ۱۸۷۷ء)	الیضاً
قانون رہن (ٹگور لیکچر ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء)	الیضاً
قانون امانت (الیضاً ۱۸۷۸ء)	الیضاً
اصول قانون طبی برائی ہندوستان (شیورز صاحب)	الیضاً
پنجاب سول کوڈ (ٹرملیٹ صاحب)	الیضاً
کامن لا - ابردم صاحب طبع بار ششم)	الیضاً
لیگل میکسم (برودم صاحب)	الیضاً
لا اوف مرکنٹائل ایجنسی (کیمبل صاحب)	الیضاً
کتاب کالٹ صاحب دربارہ ٹارٹ	الیضاً
کتاب ایوانز صاحب دربارہ قانون اصل مالک و گماشتہ	الیضاً
کتاب لیک صاحب دربارہ معاہدات	الیضاً
کتاب پالک صاحب دربارہ معاہدات	الیضاً
ڈائجسٹ پالک صاحب دربارہ قانون شراکت	الیضاً
کتاب سنل صاحب دربارہ اصول قانون حقیقی (طبع بار آخر مولفہ برونم صاحب)	الیضاً
کتاب ایڈلیس صاحب دربارہ ٹارٹ	صرف عدالتہائے قسمت کو
لیڈنگ کیسیز مولفہ سمتھ صاحب (طبع بار آخر)	الیضاً
لیڈنگ کیسیز مولفہ وائٹ ٹیو ڈر صاحب	الیضاً

تتمہ نمبر ۷

سرکلرہائے و دیگر مضامین جو جلد ہذا مین داخل نہین ہوئے تہے

تتمہ ہذا مین چند سرکلرات وغیرہ جمع کئی گئی ہین جو وقت پر دستیاب نہین ہوئی تہی کہ اس جلد مین اپنی مناسب جگہہ داخل کئی جاتے

الف ۔ یادداشت دربارہ چند امور متعلق بہ سپردگی و تجویز مقدمات سشن

ہدایات تتمہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۵

جوڈیشل سرکلر نمبر ۵ مین مفصل ہدایات نسبت سپردگی و تجویز مقدمات سشن کے درج ہین ۔ چیف کورٹ کو معلوم ہوتا ہی کہ ہدایات مذکور ہمیشہ یاد نہین رکہی جاتین ۔ اور چونکہ اور بہی معاملات ضروری ایسے ہین جنکی نسبت کارروائی صاحبان سشن جج و صاحبان مجسٹریٹ سپرد کنندہ بعض اوقات نقص آمیز ہوتی ہی اسلئی یہہ ضروری پایا جاتا ہی کہ کچہہ مزید ہدایات جاری کیجاوین جو سرکلر متذکرہ بالا کے ساتہہ پڑہی جاوین۔

اسم گواہان جنکو دیکہ لیکر نہ بہیجا ہو طلب ہونی چاہئین ۔

۲۔ صاحبان مجسٹریٹ سپرد کنندہ مقدمات سشن کی توجہ اس امر کیطرف دلائی جاتی ہی کہ رپورٹ ہائے پولیس کا ملاحظہ کرنا اس امر کے دریافت کرنیکی لئی ضروری ہی کہ آیا پولیس نے کل گواہان جنکی شہادت سے حالات مقدمہ منکشف ہون بہیجا ہی یا نہین ۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیشک گواہان مذکور طلب ہونے چاہئین ۔

شہادت طبی کی تحریر کرنے مین نقص

۳۔ باوجود کہ سرکلر ہدایات کے چیف کورٹ مین اکثر ایسے مقدمات پیش ہوتے ہین جنمین شہادت طبی بدرجہ کمال ناکمل ہوتی ہی بعض مقدمات مین ایسا ہوتا ہی کہ صاحب مجسٹریٹ شہادت طبی اسوقت نہین لیتا جبکہ مقدمہ اول ہی اول پولیس سے چالان ہو کر آتا ہی اور صاحب سول سرجن تبدیل ہوجاتا ہی یا رخصت پر چلا جاتا ہی اور سوائی بیان ہوسپٹل اسسٹنٹ کی اور کچہہ دستیاب نہین ہوتا جو بروقت امتحان نعش بعد مرگ موجود ہوا اور جسکو اوسکی شہادت مین بذریعہ اون یادداشتہائی کے مدد ملتی ہی جو صاحب سول سرجن چہوڑ گیا ہو ۔

بعض مقدمات مین دیسی صاحب مجسٹریٹ جو تحقیقات کرتا ہو بروقت تحریر کرنے شہادت طبی کے اردو حروف مین اصطلاحات مستعملہ افسر طبی کو لکہہ دیتا ہی ۔ یہہ امر ممکن ہی کہ صاحب مجسٹریٹ نے خود اصطلاحات مستعملہ کی تشریح پوچہنے کی تکلیف اوٹہائی ہو مگر صاحب سشن جج اور چیف کورٹ کے لئی تحریر اظہار کو سمجہنا بدرجہ غایت مشکل ہوتا ہی ۔ دیگر مقدمات مین جنمین کسی صاحب مجسٹریٹ اہل یوروپ سے دیسی صاحب مجسٹریٹ نے افسر طبی کا اظہار تحریر کرنیکے لئی التماس کیا ہو صاحب مجسٹریٹ اہل یوروپ اوس کام کو بے اعتنائی سے انجام دیتا ہی اور مفصل ہدایات مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۴ و فقرہ ۵ جوڈیشل سرکلر نمبر ۵ کیطرف کچہہ توجہ نہین کرتا بلکہ صرف وہی حالات تحریر کر لیتا ہی جو افسر طبی نے بیان کئی ہون اور جرح سوالات نہین پوچہتا اور اس بات کی سمجہنے کی تکلیف نہین اوٹہاتا کہ وہ خاص امور جنکی نسبت آگاہی ضروری ہی کیا کیا ہین بیشک ان نقصون کو صاحب سشن جج رفع کر سکتا ہی اگر وہ گواہ طبی کو طلب کرے اور بروقت تجویز اوسکا اظہار قلمبند کرے ۔ اور اگر ضروری ہو تو یہہ بات ہمیشہ کیجانی چاہئی ۔ مگر اکثر یہہ وقوع مین آتا ہی کہ اوسی اثنا مین افسر طبی تبدیل ہوجاتا ہی اور بروقت تجویز سشن حاضر نہین ہوسکتا ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین ایک شرط خاص اس مطلب کیواسطے مرتب ہوئی ہی کہ افسران طبی کی گواہی

لینے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور صاحبان مجسٹریٹ کو یہ دیکھ لینا فرض ہے کہ شہادت طلبی جو وہ تحریر کرین مکمل ہو اور کوئی امور ایسے باہر نہ رہین جنکا
اوسمین ذکر نہ کیا جاوے۔ اگر مقدمہ کسی ایسے صاحب مجسٹریٹ کی پیشی مین ہو تو اوسکو چاہئے کہ بروقت تحریر شہادت طلبی کسی انگریزی افسر سے جو اوسکو
اصطلاحات سمجھا دیوے امداد لے۔

ہتھیار کا خاکہ تحریر ہونا چاہئے

۴۔ جملہ مقدمات قتل عمد یا ضرر رسانی مین ہتھیارات مستعملہ کا خاکہ تحریر ہونا چاہئے جس سے اونکی شکل اور طول و عرض ظاہر ہو مثلاً ہر مولد نیزہ و تلوار تحریر کیا جاوے

نقشہ موقع واردات

۵۔ کل مقدمات ضروری مین موقع کا ایک نقشہ مسل سپردگی کے ساتھ ارسال ہونا چاہئے۔ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس سے التماس کی گئی ہے کہ وہ اپنے ماتحتو
نقشہ جات قسم مذکور کی طیاری کرانے کے لئے ہدایت کرین۔ مگر یہ بات یاد رکھنی لازم ہے کہ نقشہ جات و نیز رپورٹ ہائے پولیس وجہ ثبوت
مین داخل نہین ہین تاوقتیکہ عدالت مین وہ اشخاص جنہون نے نقشہ جات وغیرہ کو طیار کیا ہو یا جو اپنے ذاتی واقفیت سے اوسکی صحت کی نسبت
اظہار دیسکین حلفاً اظہار نہ دیوین۔

صاحب سشن جج کو چاہئے کہ مسل سپردگی مقدمہ کے وصول ہونیپر اوسکا احتیاط سے معاینہ کرین

۶۔ بلحاظ اون مقدمات کے جو چیف کورٹ مین پیش آتے ہین یہ بات مشتبہ معلوم ہوتی ہے کہ آیا مسل سپردگی کی وصول ہوتے ہی جیسا سشن جج اسکی
پڑتال اس امر کے دیکھنے کے لئے کرتے ہین کہ وہ مکمل ہے یا کہ وہ مقدمہ کو فی الفور صاحب مجسٹریٹ سپردکنندہ کے پاس اس امر سے واپس بھیجین
کہ نقص اگر کوئی اونکو معلوم ہون رفع کیجاوین۔ جبکہ یہ بات عمل مین نہ آئی ہو اور صاحب سشن جج پڑتال کرنیکے بغیر سپردگی مقدمہ کو
منظور کر لیوین اور تجویز کے لئے تاریخ مقرر کرین تو صاحب ممدوح کو تجویز شروع کرنیکے بعد بعض اوقات معلوم ہوتا ہے کہ بعض اہم گواہان متروک
ہوگئے ہین جنکی شہادت اون دو باتون وغیرہ جو صاحب ممدوح نے تجویز مقدمہ کے لئے مقرر کی ہون حاصل ہونی ناممکن ہے۔

بعض اوقات نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جبکہ مقدمہ کسی مقام سپردنجات پر جو صدر مقام قسمت سشن سے دور ہے سماعت ہوا ہو تو صاحب
سشن جج بجائے اسکے کہ مقدمہ ملتوی کرین اور مقام صدر سے پہر ایک دفعہ سفر کرنیکی تکلیف برداشت کرین نقص مذکور کو رفع کرنیکی کوشش
اسطرح کرتے ہین کہ اون بیانات یا کاغذات کو جنکی نسبت وجہاً اعتراض کیا جاسکے بطور وجہ ثبوت منظور کر لیتے ہین۔

تاریخ جس سے سپردگی تکمیل متصور ہونی چاہئے

۷۔ وقت مذکور بعض اوقات بعض صاحبان مجسٹریٹ اور خصوصاً دیسی صاحبان مجسٹریٹ کے اس عمل سے بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنے حکم سپردگی پر تاریخ
تحریر کر دیتے ہین جس سے اونہون نے گواہ اخیر کا اظہار سماعت کیا ہو یا فرد قرارداد جرم کی نسبت ملزم کا جواب تحریر کیا ہو۔
الا اگرچہ صاحبان مجسٹریٹ مقدمہ کو اپنے مقدمات زیر تجویز مین سے اوسی دن خارج کر دیتے ہین تاہم وہ صاحب سشن جج کے پاس اوسکی
کے لئے کسیطرح طیار نہین ہوتا کیونکہ وجوہات سپردگی اور کلندرہ اکثر طیار نہین ہوتی اور شہادت طلبی اور اظہار ملزم اور اوسکی جواب
فرد قرارداد جرم کا اور خود کلندرہ کا ترجمہ کرنا ہنوز باقی ہوتا ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مسل سپردگی صاحب سشن جج کے پاس اوس وقت
سے جبکہ مقدمہ سپرد شدہ کہا جاتا ہے ہفتون بعد تک نہین پہونچتی۔ اور چونکہ یہ امید کیجاتی ہے کہ تاریخ سپردگی سے تین ماہ کے اندر مقدمہ
کی تجویز ہونی چاہئے تو صاحب سشن جج اوسکو بغرض حصول مزید شہادت واپس کرنیکے لئے اور بہی زیادہ ناگوار سمجھتے ہین جبکہ ذکر یہ

معلوم ہوتا ہے کہ تین مہینون مین سے بہت سا حصہ پہلے ہی گذر چکا ہے۔ صاحبان مجسٹریٹ سپرد کنندہ کو بغیر حسب ضابطہ مقدمات کو خارج کرنیکی اجازت نہین دیجانی چاہیئے تاوقتیکہ وہ تجربہ وغیرہ سب ہو کر روانگی بخدمت صاحب سشن جج کی لیئے در اصل طیار نہون ۔

صاحب سشن جج کو مسل سپردگی کی جانچ کس طور پر کرنی چاہیئے

۸۔ مسل سپردگی کی پہونچنے پر اول امر جو دیکہنا چاہیئے یہہ ہے کہ گواہان مناسب کے نام تحریر کیئے گئے ہین۔ اندیشہ یہہ ہے کہ صاحبان مجسٹریٹ سپرد کنندہ رپورٹ ہای پولیس کو شاذ پڑہتے ہین اور اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ وہ بعض اوقات ایسے گواہ کا اظہار لینا ترک کر دیتے ہین جسکو پولیس نے نہ بہیجا ہو گو اوسنے پولیس کے سامنے تحقیقات کے سب سے ابتدائی مرحلہ پر ہی بیان کیا ہو۔ بعض اوقات جبکہ مقدمہ چیف کورٹ میز ہو قسم اخیر پیش ہو رہا ہو یہہ نوبت مین آتا ہے کہ اگرچہ اوس وقت مقدمہ کو واپس کرنیکی لیئے حد سے زیادہ دیر ہوئی ہوتی ہے تاہم حکام چیف کورٹ کو یہہ تحریر کرنا پڑتا ہے کہ اگر بعض خاص گواہان کا جنکا نام تحقیقات کی شروع مین بیان کیا گیا تہا اظہار لیا جاتا تو مقدمہ زیادہ صاف ہو جاتا بلکہ اوس سے بہی زیادہ سنگین الزام عاید ہو سکتا۔ بالفرض صاحب سشن جج کو حوالہ کاغذات پولیس کے ملاحظہ کی بعد یا بلا لحاظ اون کاغذات کی یہہ معلوم ہو کہ اور گواہان طلب ہونے چاہیئن تو اونکو اس امر مین کچہہ تامل نہین کرنا چاہیئے کہ مقدمہ کو فی الفور واپس کرین اور صاحب مجسٹریٹ کو حسب دفعہ ۲۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنیکی ہدایت کرین۔ یہی طریقہ اوس صورت مین اختیار کیا جانا چاہیئے جبکہ دستاویزات یا تحریرات ثبت شدہ گم ہو گئی ہون یا ارسال کی گئی ہون گو بطور شہادت قابلی کی اتفاق نہ ہو سکی جیسا کہ وہ اکثر ہوتی ہے مگر صاحب سشن جج کی لیئے غالباً یہہ بہتر ہوگا کہ مسل سرحد اپنی عدالت مین طلب کر لین اور اوسکا اظہار

مسل صاحب مجسٹریٹ کا رپورٹ ہای پولیس کے ساتھ مقابلہ کرنا۔

۹۔ صاحب سشن جج کی لیئے اس امر کو دریافت کرنیکا کہ آیا کل گواہان ضروری طلب کیئے گئے ہین یا نہین سب سے عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ مسل صاحب مجسٹریٹ کی پہونچتے ہی اوسکا معائنہ کر لین اور رپورٹ ہای پولیس سے مقابلہ کر لین ۔

مقدمہ کے قطعی طور پر فیصل کرنیسے پیشتر رپورٹ ہای پولیس کو آگے یا پیچہے دیکہنا تو ضرور پڑتا ہے اور اگر صاحب سشن جج کلندرہ کے اول ہی اول پہونچنے کی وقت معائنہ رپورٹہای مذکور کی لیئے وقت نکال لیوین تو وہ یہہ کہہ سکینگی کہ آیا شہادت مزید کی حاصل ہونیکا احتمال ہے یا نہین اور وہ طلب ہونی چاہیئے یا نہین۔ علاوہ برین بہت سے مقدمات مین تاوقتیکہ یہہ کارروائی نہ کیجاوے واقعات کو ٹہیک ٹہیک سمجہنا بالکل ناممکن ہوتا ہے۔ اور اگرچہ رپورٹ ہای کی معائنہ سے مقدمہ منجانب استغاثہ کی گاہے گاہے تائید ہو جاتی ہے تاہم رپورٹ ہای کا مقابلہ کرنا ملزم کی فائدہ کی لیئے اور نیز اس امر کی جانچ پڑتال کی لیئے اور بہی زیادہ ضروری ہوتا ہے کہ آیا شہادت ارتکاب جرم کی بعد فی الفور دیگئی تہی یا ایام بعد بنائی گئی ہے۔ ممکن ہے کہ رپورٹ ہای پولیس کی معائنہ کرنیسے بعض اوقات بہت بے انصافی عمل مین آوے۔ اور بلحاظ اون مقدمات کی جو چیف کورٹ کی سامنے پیش ہوتی ہین یہہ کہا جاسکتا ہے کہ افسران جوڈیشل بعض اوقات اس فرض کو فروگذاشت کر دیتے ہین اور اس سبب سے شہادت کی معتبری کی نسبت رائی قایم کرنیمین بڑی غلطیان کرتی ہین۔ سب سے عام نظیرین اون مقدمات کی ہین جنمین یا تو بوقت شب حملہ کیا گیا ہو یا نقب زنی ہوئی ہو۔ جرم کی رپورٹ تہانہ مین فی الفور بہیجی جاتی ہے اور مستغیث اور اوسکی رفقا راہگیران سے بیان کر دیتے ہین کہ چونکہ رات اندہیری تہی اسلیئے وہ حملہ آوران و ملزمین سے کسیکو شناخت نہ کر سکے اور یہہ رپورٹ حسب ضابطہ قلمبند کیجاتی ہے

دو یا تین دن کے بعد جبکہ کچھ ہم کا مقابلہ ہو چکتا ہی وغیرہ وغیرہ اور کچھ پتہ لگ جاتا ہی تو مستغیث کو اس بات کے کہنے کی رغبت ہوتی ہی کہ اوسنے بعض خاص لوگونکو شناخت کیا تہا جو برطبق اوسکی چالان کئی جاتی ہیں۔ اور ایسے مقدمات ہوئے ہیں جنمین افسران جوڈیشل نے اس قسم کی شہادت پر جرم ثابت شدہ قرار دیا ہی اس سبب سے کہ اونہون نے رپورٹہائے پولیس کے معاینہ کرنیکی تکلیف نہین اوٹہائی۔

بعض اوقات یہہ وقوع مین آتا ہی کہ جبکہ تحقیقات پولیس چند روز ہو چکی تو کسی گواہ کو جو کہ تحقیقات کے وقت حاضر رہا ہو اور قیاساً اوسکے بیان کرنیکی رغبت ہوتی ہی کہ اوسنے اشخاص ملزم کو بروز واردات موقع واردات کیطرف جاتے ہوئے پایا اور کچھہ آتے ہوئے دیکہا تہا۔*

* ایک مقدمہ مین جسکو وقوع مین آئی چند ماہ گذرے ایک صاحب سشن جج نے ایک شخص پر زیادہ تر چند ایسے گواہان کی شہادت پر حکم سزا صادر کیا جنمیں سے بعض نے اوس وقت جبکہ تحقیقات ہوتی ہوئی کچھہ عرصہ گذر چکا تہا یہہ اظہار دیا کہ اونہون نے ملزم کو نعش اوس جگہ لیجاتی ہوئے دیکہا تہا جہاں کہ وہ دستیاب ہوئی اور دیگر گواہان نے یہہ بیان کیا کہ اونہون نے ملزم کو نعش دفن کرتی ہوئے دیکہا تہا۔ شہادت مذکور بالکل ناقابل اعتبار تہی اور اسیسران نے اوسکو باور کرنے سے انکار کیا تہا۔

شہادت قسم مذکور اکثر بلا کسی تحقیقات نسبت اس امر کے منظور کر لیجاتی ہی کہ کیا وجہ ہی کہ گواہ نے پیشتر بیان نہین کیا اور کوئی سوالات نہین پوچہے جاتے صرف اسوجہ سے کہ حسب لست اسبات کے دیکہنے کا فکر نہین کرتی کہ بیان مذکور کب کیا گیا تہا۔ عدالتہائے ساتے کو دیکہنا لازم ہی کہ آیا شہادت مذکور پولیس مین حسب ابتدائی موقع پر دیگئی تہی اور اگر نہین دیگئی تو اوسکی کیا وجہ ہی۔ اس جانچ و پڑتال سے فروگذاشت کرنا ملزم کے حق مین محض بے انصافی کا باعث ہوتا ہی۔

اقبالہائی تحریر شدہ روبرو صاحبان مجسٹریٹ

۱۰۔ ہدایات مندرجہ سرکلر نمبر ۵ دربارہ تحریر اقبالہائے کو مکرر درج کرنیکی کچھہ ضرورت معلوم نہین ہوتی مگر اکثر یہہ وقوع مین آتا ہی کہ نزدیکترین صاحب مجسٹریٹ جسکے پاس ملزم اقبال کنندہ کو پولیس جہٹ پٹ لیجاتی ہی تحصیلدار یا اور زیری مجسٹریٹ ہوتا ہی جو ضوابط مذکور کی ہمیشہ تعمیل نہین کرتا۔ صاحبان سشن جج کو بوقت پڑتال مسل یہہ دیکہہ لینا چاہئے کہ آیا کارروائی درست طور پر کی گئی ہی۔ اور اگر نہین کی گئی ہو تو وہ افسر جسکے سامنے اقبال کیا گیا ہو ہمیشہ طلب ہونا چاہئے تاکہ بموجب شرائط دفعہ ۵۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری اقبال مذکور کو ثابت کرے۔ ایسے موقع پر افسر مذکور کو یہہ جتایا جانا چاہئے کہ اگر وہ جیسا کہ اوسکو چاہئے تہا قانون کی تعمیل کرتا تو اوسکو عدالت مین طلب ہونیکی دقت نہ اوٹہانی پڑتی۔

ب ضابطہ قابل التعمیل بوقت عملدرآمد اون مقدمات دیوانی کے جنکو کلاً یا جزواً کسی اور افسر جوڈیشل نے سماعت کیا ہو (کتابی سرکلر نمبر ۲ - ۱۸۸۱ء)

ہدایات جاری کیجاتی ہیں۔

حکام چیف کورٹ کو ضروری معلوم ہوتا ہی کہ جملہ دیوانی افسران جوڈیشل کی توجہ اون شرائط کیطرف دلادین جنکی تعمیل کسی افسر کو ایسے مقدمہ دیوانی کی عملدرآمد کیوقت کرنی چاہئے جسکو جزواً و کلاً کسی اور افسر نے جو فوت ہو گیا ہو یا چلا گیا ہو سماعت کیا ہو مگر جسمین فیصلہ نہ سنایا گیا ہو۔

احکام مجوزہ کی تعمیر کیجاتی ہی۔

۲۔ دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے روسے صاحب جج کو اگر وہ مناسب سمجہے اختیار رہتا ہی کہ اوس شہادت یا یادداشت کے ساتہہ جو لکہی تہا

عبدہ اوسکے متقدم نے تحریر کی ہو اوسیطرح سے عمل کرے گویا کہ وہ اوسنے خود تحریر کی تہی یا کرائی تہی۔ مگر دفعہ مذکور کی روسے اوسکو تو یہہ اختیار ملتا ہے اور نہ اوسکی واسطے یہہ ضرور ہی ہے کہ ایسے مقدمات مین بہی جنمین شہادت طرفین کیطرف سے کل ہو لی مزید امور ضابطہ کی اوسی پر فیصلہ کرنا شروع کردے۔

حاضری فریقین کے لئے تاریخ مقرر کیجاوے

۳۔ بارہ مین لازم ہے کہ دفعہ ۱۹۰ یا ارتباط دفعہ ۱۹۱ اوپر پہیجاوے۔ صاحب جج کو جبکہ اوسکو کوئی مقدمہ جزءً سماعت شدہ یا ختم شدہ ملے ہمیشہ ایک تاریخ مقرر کرنی چاہئے جبمین فریقین یا اونکے وکلا روبرو حاضر ہون۔ استثنا قابل لحاظ صرف یہہ ہے کہ جبکہ اوسکے متقدم نے فیصلہ سنانے جانیکے لئے کوئی تاریخ مقرر کی ہو اور باقی کام جو رہتا ہو صرف یہہ ہو کہ بموجب دفعہ ۱۹۹ فیصلہ جو اوسکے متقدم نے سنایا ہو سنایا جاوے

بر تاؤ اوس شہادت کے ساتھ جو صاحب جج کے متقدم نے تحریر کی ہو

۴۔ اوس تاریخ پر جو بطور مذکور مقرر کیجاوے صاحب جج کو چاہئے کہ اس معاملہ کی نسبت بیانات فریقین سماعت کرنیکے بعد مسل مقدمہ کا ملاحظہ کرے اور یہہ تصفیہ کرے کہ آیا وہ اوس اختیار اقتضائے رائے سے جو اوسکو بروئے دفعہ ۱۹۱ حاصل ہے فایدہ اوٹھاویگا یا نہین اور اگر اوٹھاویگا تو کس حد تک یہ استعمال اقتضائے رائے صاحب جج کی نسبت معین قواعد قایم کرنا نہ ضروری ہے نہ مناسب ہے۔ صرف یہہ ہی جتانا کافی ہے کہ فریقین کی خواہشات قابل لحاظ ہونی چاہئین اور اونپر غور ہونا چاہئے مگر فریقین کی رضامندی کے سبب سے صاحب جج پر یہہ لازم نہین آتا کہ تحریر شدہ شہادت کو بطور ایسے شہادت کے منظور کرین کہ گویا اونہون نے خود تحریر کی تہی اگر صاحب موصوف کے نزدیک یہہ مناسب ہو کہ وہ کل شہادت یا اوسکا کوئی جز دوبارہ اونکو خود لکہ لینی چاہئے۔ اور نہ عذرات فریقین اسبات کے مانع ہین کہ صاحب جج اوس کل شہادت کو یا اوسکے کسی جزو کو منظور نہ کرین۔ صاحب مذکور اوس امر کا تصفیہ کسیقدر تو بلحاظ نوعیت امور تنقیح طلب و نوعیت شہادت مذکور کے کر سکتے ہین اور کسی قدر بلحاظ خواہشہائے فریقین کے جس صورت مین کہ وہ معقول وجوہات پر مبنی ہون۔ مگر صاحب جج کو یہہ بات یاد رکہنی چاہئے کہ عموماً اون مقدمات مین جنمین ایسے امور واقعاتی متنازعہ ہون جو گواہونکی معتبری پر منحصر ہون تو صاحب موصوف کا فیصلہ اخیر خود اپنے نزدیک یا فریقین یا عدالت اپیل کے نزدیک قابل اطمینان نہین ہو سکتا اگر کم از کم نہایت ضروری گواہان کے اظہار اونہون نے خود لئے ہون۔

مقدمہ کی نسبت مکرر کارروائی کرنا۔

۵۔ اگر صاحب جج کلاً یا جزءً شہادت مقدمہ کی مکرر سماعت کرنیکا تصفیہ کرے تو تصفیہ مذکور صاف طور پر تحریر ہونا چاہئے اور فریقین کو معلوم کرانا چاہئے۔ جبکہ کل مقدمہ کی کارروائی کیجاوے تو سماعت مقدمہ اوسی طور پر کیجاویگی جو مجموعہ ضابطہ دیوانی مین مقدمہ کی سماعت کیلئے مقرر ہے۔ جبکہ مقدمہ کی نسبت جزءً مکرر کارروائی کیجاوے تو صاحب جج کو احتیاط رکہنا لازم ہے کہ ہر ایک فریق کو اپنے مقدمہ کی ثابت کرنیکا مناسب موقع ملے اور ایسا کرنیمین اوسکو اوس تصفیہ سے جو حسب دفعہ ۱۹۱ اجزاء شہادت تحریر شدہ کی منظور کرنیکی نسبت کیا گیا ہو کچہہ ضرر نہ پہونچے۔

اگر مقدمہ کی نسبت مکرر کارروائی نہ کیجاوے۔

۶۔ جبکہ غور قرار واقعی کے بعد صاحب جج حسب دفعہ ۱۹۱ یہہ تصفیہ کرین کہ کسی ختم شدہ مقدمہ مین شہادت کو مکرر سماعت کرنا غیر ضروری ہے تاہم حسب دفعہ ۱۹۸۔ اونپر لازم ہے کہ فریقین یا اونکے جداگانہ وکلا یا مختاران مقبولہ کے بیانات سماعت کرے بجز اوس صورت کے کہ وہ اپنے

جو بیانات سماعت کیجاوین اونسی بصراحت دستبرداری کرین اور اوسکی صحیح تین اسطرح دست بردار ہونا صاف طور پر درج مسل کیا جانا چاہیئے ورنہ ممکن ہے کہ فریقین یا اونکے وکلاء را انحصار ان کے بیانات حسب دفعہ ۱۹ اسماعت نکرنا بروقت اپیل ایک مہلک حیلہ بلکہ باہمی جاوے جس سے حکم واپسی کا صادر کرنا ضروری ہو اور اگر صاحب جج نے شہادت کے کر لینے سے انکار کر کے نہیں غلط تصفیہ کیا ہو تو شاید ہے کہ ایک حکم صادر کرنے ایسی کارروائی عمل کر دیا جاوے جو در اصل نمبر لہ جدید تجویز کی ہون -

۷ - آخر الامر دفعہ ۱۹۱ کی رو سے ایک افسر کو اسبات کا اختیار نہیں ہے کہ خاص اپنی مسل میں اوس شہادت کو شامل کرے جو ایسے افسر نے لی ہو جبکہ عدالت سے مقدمہ خاص اوسکی عدالت میں بذریعہ انتقال آیا ہو۔ مگر برضامندی فریقین صاحب جج اگر مناسب سمجھیں شہادت قسم مذکور کو منتقل کر سکتے ہین۔ مگر صاحب جج کو یہ امر تحریر کرنے مین محتاط ہونا چاہیئے کہ رضامندی قسم مذکور ظاہر کی گئی ہے -

شہادت جو کسی اور افسر نے لی ہو جبکہ یا اس کی مقدمہ منتقل ہوکر آیا ہو مسل مین درج نہ کیجاوے -

ج - استعمال اختیارات حسب ایکٹ مجرمان مفرور مجریہ ۱۸۸۱ء (سرکلر یاد داشت نمبر ۲۱ مورخہ ۱۸۹۶ء)

بدین غرض کہ ضابطہ کا باقاعدہ عملدرآمد محفوظ ہوجاوے حکام عدالت ہذا اس امر کی ہدایت کرنی مناسب تصور کرتے ہین کہ لازم ہے کہ تا ایکٹ مذکور کی اجراء کریں اور اونپر عبارت ظہری تحریر کرنیکی اختیارات کو اور سمن ہا کی اجراء کرنے اور اونپر عبارت ظہری تحریر کرنیکی اختیارات کو اور اون اختیارات کو جو عموماً صاحبان مجسٹریٹ کو بذریعہ ایکٹ مجرمان مفرور ۱۸۸۱ء و جو گزٹ اوف انڈیا مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۸۱ء کے حصہ اول مین مکرر طبع کیا گیا ہے عطا کئے گئے ہین عموماً خود صاحب مجسٹریٹ ضلع استعمال کیا کرین۔ یا بصورت ہائے ضرورت صرف وہ صاحبان مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول استعمال کیا کرین جو زبان انگریزی سے واقف ہون۔

د - دادوگرفت مجرمان

(بحوالہ یاد داشت مجریہ تحت صفحات ۱۰۰ و ۱۰۱ کوئی اشتہار حسب ایکٹ ۲۱ مجریہ ۱۸۷۹ء اس بارہ مین اب تک مشتہر نہین ہوا ہے)

ھ - معافی فیس بابت ضمانت اسجات (جو سرکلر نمبر ۱۳ کی سی متروک ہوگیا تھا)

حکام چیف کورٹ کل افسران کی توجہ جو مجسٹریٹ درجہ اول سے کمتر درجہ کی اختیارات استعمال نہین کرتے گورنمنٹ ہند کی اشتہار مندرجہ ذیل (نمبر ۱۳۳ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۸۸۱ء) کیطرف دلانا چاہتے ہین جسکی رو سے بعض خاص ضمانت نامجات ادائیگی اسٹام سے بری کئے گئے ہین -

اشتہار

باستعمال اون اختیارات کے جو بروئے دفعہ ۳ - ایکٹ کورٹ فیس نمبر ۷ ۱۸۷۰ء حاصل ہین نواب مستطاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کل برٹش انڈیا مین اوس فیس کو معاف فرماتے ہین جو ایکٹ مذکور کی رو سے تحریر کنندگان کے سوا دیگر اشخاص سے حفظ امن یا نیک چلنی کی ضمانت نامجات کی بابت قابل اخذ ہے -

انڈکس

الف

اپیلانٹ

اپیل دیوانی

اجازت

اجرت نقل

اجراے ڈگری

اختیارات

اختیار سماعت

اختیار سماعت عدالتہائی دیوانی

اختیار سماعت عدالتہائے مال

اختیار سماعت عدالتہائی مطالبہ خفیفہ

اخراجات

التوا

امانت

امتحان ہائے طبی محکومہ قانون

امتحان ہائے نعش بعد مرگ

اسلہ

تجویز

تحریر

تحصیلداران

تحقیر عدالت

خ

و

رجسٹر مقدمات پیشی

رجسٹر ہائے دیوانی ۔ دیکہو رجسٹر ہا،

رجسٹری شدہ دستاویز

رخصت

رسالجات ۔ دیکہو کتب

رسپانڈنٹ

رسید

شئے مدعا بہا

عدالتہائے دیوانی

عدالت ضلع

عدالتہائے علاقہ سرکار انگریزی

عدالت قسمت

عدالتہائے ماتحت

عدالتہائے مال

عدالتہائے مطالبہ خفیفہ

عدم پیروی

عذر الغش ۔ دیکھو درخواستہائے۔

عذرات

عرضی دعوی

عرضی نویسان

فہرست

فہرست ہائے مقدمات پیشی

فیس

گ

مجموعہ ضابطہ دیوانی

مجموعہ ضابطہ فوجداری

مچلکہ

محنتانہ وکلا

مختاران

مختاران مقبولہ

مختارنامہ

منصرم سرکاری

نگرانی

نمونہ